شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شاملِ کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمّال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ٦

حصہ یازدہم، دوازدہم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ ومعین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

اردو ترجمہ وتحقیق کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس

ضخامت : 658 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلّہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات......حصہ یازدہم

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوان	صفحہ نمبر

فہرست عنوانات......حصہ دوازدہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الفرائض

الفصل الاول فی فضلہ واحکام ذوی الفروض والعصبات وذوی الارحام

پہلی فصل ...... میراث کے فضائل اور احکام کے بیان میں

۳۰۳۶۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میراث کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ کیونکہ وہ آدھا علم ہے وہ بھلایا جائے گا وہ سب سے پہلے میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ ابن ماجه، مستدرک بروایت ابوهریره رضی الله عنه

کلام: ...... اسنی المطالب ۱۴۹۷ التمییز ۵۹

۳۰۳۷۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علم میراث اور قرآن کریم سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ کیونکہ وہ آدھا علم ہے وہ بھلا دیا جائے گا میری امت سے سب سے پہلے یہی علم اٹھالیا جائے گا۔ مستدرک بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۳۰۳۷۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علم فرائض اور قرآن کو سیکھو اور لوگوں کو سکھلاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھالیا جاؤں گا۔ ترمذی بروایت ابوهریره رضی الله عنه

اس حدیث میں کلام ہے۔ امام ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے ضعیف الجامع ۲۴۵

۳۰۳۷۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”ماں باپ کے حقوق“ اللہ تعالیٰ نے ماں کے حقوق کے بارے میں تین مرتبہ حکم فرمایا اور باپ کے حقوق کے بارے میں دو مرتبہ اور اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ جو جتنا زیادہ قریب ہو اس کا حق اتنا زیادہ ہے۔

بخاری ادب المفرد ابن ماجه طبرانی مستدرک بروایت مقداد رضی الله عنه

۳۰۳۷۳ ...... فرمایا: میراث کو ورثہ کے درمیان کتاب اللہ میں بیان کردہ حصوں کے مطابق تقسیم کرو حصے داروں کے حصے دینے کے بعد جو مال باقی بچے وہ مرد رشتہ دار یعنی عصبہ کو دیا جائے گا۔ ابو داؤد

اس روایت کو بخاری و مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

۳۰۳۷۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ عصبہ کا حق میراث ورثہ میں تقسیم کرو جو مال باقی بچے وہ میت کے مرد رشتہ دار یعنی عصبہ کو دیا جائے گا۔

احمد، بیهقی ترمذی بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۳۰۳۷۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

بھانجہ بھی قوم میں شمار ہوگا۔ احمد، بیهقی، ترمذی، نسائی بروایت انس رضی الله عنه، ابوداؤد بروایت ابوموسی اشعری رضی الله عنه، طبرانی بروایت جبیر بن مطعم، ابن عباس، ابومالک اشعری رضی الله عنه

۳۰۳۷۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
تمہارا بھانجہ تمہارے خاندان سے شمار ہوگا اور جس سے معاہدہ ہوا وہ نیز تمہارے غلام بھی (حکم میں) تمہارے خاندان سے شمار ہوں گے۔ قریش سچے اور امانتدار ہیں جو صرف ان کی لغزشوں کو تلاش کرے اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرا دے گا۔
حدیث کے آخری جملہ میں ایسے لوگوں کو وعید سنائی گئی ہے جو قریش کو نقصان پہنچانے اور ایذاء رسانی کے درپے ہوں۔

۳۰۳۷۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
ماموں بھی وارث ہے۔ ابن نجار بروایت ابوهريره رضی الله عنه

۳۰۳۷۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
جس شخص کا کوئی شخص وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہوگا۔
ترمذی بروایت حضرت عائشه رضی الله عنها عقیلی بروایت ابی درداء رضی الله عنه

خالہ کا مقام

۳۰۳۷۹ ..... خالہ ماں کے قائم مقام ہے۔ بیهقی ابوداؤد، ترمذی بروایت براء بن عازب رضی الله عنه ابوداؤد بروایت علی رضی الله عنه

۳۰۳۸۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
خالہ والدہ کی طرح ہیں۔ ابن سعد بروایت محمد بن علی مرسلاً. الاتقان: ۲۸۹

۳۰۳۸۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
باپ اور بیٹے نے جو کچھ مال کمایا (مرنے کے بعد) وہ عصبہ کا ہے جو بھی عصبہ بنے۔
احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، بروایت عمر رضی الله عنه

ملاعنہ کے بچہ کا وارث

۳۰۳۸۲ ..... ملاعنہ کے بچہ کا عصبہ ماں کا عصبہ ہے یعنی جو وارث ماں کا عصبہ بنے گا وہی بچے کا بھی وارث بنے گا۔
کلام :...... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۶۱۳۰۔

۳۰۳۸۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
بچہ اگر پیدا ہونے کے بعد نہ روئے (یعنی ماں کے پیٹ سے مرا ہوا پیدا ہو) تو نہ اس پر جنازہ پڑھا جائے گا نہ وہ کسی کا وارث ٹھہرے گا نہ ہی کوئی اس کا وارث ہوگا۔ ترمذی بروایت جابر رضی الله عنه
کلام :...... اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع: ۳۶۵۸
امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرفوعاً ضعیف ہے البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی مروی ہے وہ صحیح ہے۔

۳۰۳۸۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
نومولود بچہ روئے (یعنی زندہ پیدا ہو) تو وہ وارث قرار پائے گا۔ ابوداؤد، بیهقی بروایت ابوهريره رضی الله عنه

۳۰۳۸۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
اگر ایک بیٹی اور ایک پوتی اور بہن وارث ہوں تو بیٹی کو آدھا مال ملے گا: پوتی کو چھٹا حصہ اور بقیہ مال بہن کا ہوگا۔
بخاری بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

زمانہ جاہلیت اورزمانہ اسلام کی میراث

۳۰۳۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
میراث کا جو مال دورجاہلیت میں تقسیم ہوگیا وہ اس زمانے کے مطابق ہے اور جو مال اسلام لانے تک باقی ہے وہ اسلامی قانون کے مطابق تقسیم ہوگا۔
ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے ضعیف قرار دیا۔
کلام:......ذخیرۃ الحفاظ:۴۸۵۳۔
۳۰۳۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
جو مال جاہلیت میں تقسیم ہو چکا ہواس کی تقسیم تو جاہلیت کے مطابق ہے اور جو مال زمانہ اسلام میں تقسیم کرنا ہو وہ اسلامی قوانین کے مطابق تقسیم ہوگا۔ابو داؤد ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۳۰۳۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:
عورت تین قسم کی میراث جمع کر لیتی ہے (۱) اپنے آزاد کردہ غلام کی (جب کہ اس کا کوئی دوسراوارث نہ ہو) (۲) لقیط (جو غیر معروف النسب ہو) (۳) جس بچہ پر (اپنے شوہر کے ساتھ) لعان کیا ہو۔مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ مستدرک بروایت واثلہ
کلام:......اس حدیث کو ابن ماجہ اور ترمذی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ضعیف ابن ماجہ:۶۰۰ ضعیف ترمذی ۳۷۵۔
۳۰۳۸۹......عورت اپنے شوہر کی دیت اور میراث کی حقدار ہے شوہر اپنی بیوی کی دیت اور میراث کا حقدار ہے جب تک ایک دوسرے کے قتل میں ملوث نہ ہوں جب میاں بیوی کو ایک دوسرے کے قتل میں ملوث پایا جائے تو قاتل مقتول کی دیت اور مال میں سے کسی چیز کا وارث نہ ہوگا اگر قتل خطاء ہو تو مال کا وارث ہوگا دیت کا نہ ہوگا۔ابن ماجہ بروایت ابن عمر ضعیف الجامع ۵۹۲۱

میراث کا مال غصب کرنے کا گناہ

۳۰۳۹۰......میراث کا حصہ کھانے پر جرأت کرنے والا جہنم کی آگ پر جرأت کرنے والا ہے۔
سعید بن مسیّب نے مرسلاً روایت کی ہے اسنی المطالب ۵۴ ضعیف الجامع ۱۴۸

الاکمال

۳۰۳۹۱......فرمایا کہ میراث کا مال شرعی حصہ داروں کے حوالہ کرو جو باقی رہ جائے وہ عصبہ کو دیا جائے۔
طبرانی، احمد، سعید منصور بخاری مسلم ترمذی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
عصبہ اس وارث کو کہا جاتا ہے، جس کے لئے آدھا چوتھائی وغیرہ حصہ مقرر نہیں بلکہ جن کے لئے حصہ قران نے مقرر کر دیا ان کا مقررہ حصہ ادا کر دینے کے بعد بقیہ مال اگر دوسرے ورثہ نہ ہوں تو کل مال کا وہ مستحق ہوتا ہے۔جیسے بیٹا یا باپ وغیرہ۔
۳۰۳۹۲......فرمایا کہ: میراث کو حصہ داروں میں تقسیم کردو جو بچ جائے وہ عصبہ کو دے دو۔ابن حبان بروایت ابن عباس
۳۰۳۹۳......فرمایا کہ سعد رضی اللہ عنہ کی میراث اس طرح تقسیم کرو کہ دونوں بیویوں کو دو تہائی مال دو اور ماں کو آٹھواں حصہ اور جو بچ گیا وہ تمہارا ہے۔
احمد، ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ مستدرک، بیھقی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۰۳۹۴...... رسول اللہ ﷺ نے میراث کا ایک فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میراث تو دوسرے کی ہے اے سودۃ آپ اس سے پردہ کریں کیونکہ وہ آپ کا بھائی نہیں ہے۔احمد، الطحاوی، دارقطنی، مستدرک، طبرانی، بیهقی بروایت ابن زبیر رضی اللہ عنه

۳۰۳۹۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کا عاقلہ تو عصبہ ہیں البتہ میراث میں سے وہی مال ملے گا جو اصحاب الفرائض سے بچ جائے۔

عبدالرزاق، بیهقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

عاقلہ سے مراد باپ کے خاندان کے وہ افراد ہیں۔جو قتل خطاء کی دیت برداشت کرتے ہیں۔

۳۰۳۹۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی دیت تو عصبہ ادا کریں گے اور وارث اولاد ہوگی۔عبدالرزاق بروایت مغیرہ بن شعبه

میراث میں داوی کا حصہ

۳۰۳۹۷...... رسول اللہ ﷺ نے دادی کے لئے میراث کا چھٹا حصہ مقرر فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبه، طبرانی، بروایت مغیرہ بن شعبه ومحمد بن سلمه ایک ساتھ

۳۰۳۹۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میراث کا جو مال اسلام سے پہلے تقسیم ہو چکا وہ جاہلیت کے طریقہ پر ہو گیا (یعنی اس کو دوبارہ تقسیم نہیں کیا جائے گا) اور جو مال اسلام آنے تک بغیر تقسیم رہا اب وہ اسلامی قانون کے مطابق تقسیم ہوگا۔

عبدالرزاق، حلیة الاولیاء، وبروایت عمر وبن دینار مرسلاً

۳۰۳۹۹...... ارشاد فرمایا جو شخص میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو گیا اس کو اس کا حصہ ملے گا۔دیلمی بروایت ابوهریرہ رضی اللہ عنه

کسی وارث کو میراث سے محروم کرنے کا گناہ

۳۰۴۰۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص وارث کو اس کے مقررہ حصہ سے محروم کردے اللہ تعالیٰ اس کے جنت کے حصہ سے اس کو محروم کر دے گا۔سعید بن منصور سلیمان بن موسیٰ مرسلاً

۳۰۴۰۱...... ارشاد فرمایا ورثہ کے درمیان صرف قابل تقسیم مال تقسیم کیا جائے گا۔ابوعبید فی الغریب بیهقی بروایت ابوبکر محمد بن حزم مرسلاً

مطلب یہ ہے کہ اگر ترکہ میں کوئی ایسی چیز ہو جو تقسیم کرنے سے فائدہ حاصل کرنے کے قابل نہ رہے مثلاً کوئی ٹوپی جگ گلاس وغیرہ تو اس کو تقسیم نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت تقسیم کی جائے گی۔

۳۰۴۰۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ولاء کا وہی وارث ہوگا جو مال کا وارث ہوتا ہے والد ہو یا اولاد۔

احمد، بروایت عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عمر بن خطاب وسنده حسن

ولاء کا مطلب یہ ہے کہ آزاد کردہ غلام مال چھوڑ کر مر جائے اس کا کوئی نسبی وارث موجود نہ ہو تو آزاد کرنے والا مالک اس کا وارث ہوتا ہے۔اس کو ولاء کہا جاتا ہے آزاد کرنے والا زندہ نہ ہو تو اس کا عصبہ ولاء کا حقدار ہوگا عورتوں کو ولاء میں سے حصہ نہیں ملے گا۔

خنثیٰ کی میراث کا مسئلہ

۳۰۴۰۳...... ارشاد فرمایا جس راستہ سے پیشاب کرتا ہو اس کے اعتبار سے میراث کا حصہ دار ہوگا۔

ابن عدی فی الکامل بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی نومولود بچہ ایسا ہو کہ اس کی دو پیشاب کی جگہ ہو تو اس کو میراث میں مرد کا حصہ ملے گا یا لڑکی کا تو آپ نے یہی ارشاد فرمایا کہ دیکھا جائے کہ پیشاب مردانہ آلہ سے کرتا ہے یا زنانہ آلہ سے جس آلہ سے پیشاب کرتا ہو اس کے مطابق میراث کا فیصلہ ہوگا۔

۳۰۴۰۴.....رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے بدترین کام دین میں بدعات ایجاد کرنا ہے ہر بدعت گمراہی ہے جو شخص مال چھوڑ کر مرا وہ مال اہل وعیال کا حق ہے جو شخص اپنے ذمہ قرضہ چھوڑ کر مرا وہ میرے ذمہ ہے اور اہل وعیال چھوڑ کر مرا وہ میری کفالت میں ہوں گے۔ابن سعد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی.....دوسری فصل لاوارث شخص کے بیان میں

۳۰۴۰۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب (قرآن کریم) ہے سب سے بہتر راستہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا راستہ ہے اور بدترین کام دین میں بدعات کا ایجاد کرنا ہے اور دین میں نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے قیامت اچانک آئے گی میری بعثت اور قیامت اس طرح قریب ہیں (دوسری روایت میں آپ نے شہادت کی انگلی اور بیچ والی انگلی ملا کر اشارہ فرمایا) قیامت تمہارے پاس صبح آئے گی یا شام کو میں ہر مومن کا اس کے نفس سے بھی زیادہ حقدار ہوں جو کوئی مال چھوڑ کر مرے وہ مال اس کے اہل وعیال کا ہے جو کوئی قرضہ چھوڑ کر مرے وہ میری کفالت میں ہوگا، میں مسلمانوں کا مددگار ہوں۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۰۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں میں اس کو قید سے چھڑاتا ہوں اور اس کے مال کا وارث ہوں اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں وہ اس کو قید سے چھڑاتا ہے اور مال کا وارث بنتا ہے۔

ابوداؤد، مستدرک بروایت مقدام رضی اللہ عنہ

قید سے چھڑانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو کچھ دیت وغیرہ لازم ہے وہ عاقلہ ادا کرتے ہیں۔

۳۰۴۰۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر مومن کا اس کے نفس سے زیادہ حقدار ہوں جو کوئی میرے ذمہ قرضہ چھوڑ کر یا اہل وعیال چھوڑ کر مرا وہ میرے ذمہ میں ہیں اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرا وہ ورثہ کا حق ہے میں اس کا مولیٰ ہوں جس کا کوئی مولیٰ نہیں اس کے مال کا وارث ہوں اور اس کی گردن چھڑاتا ہوں ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں اس کے مال کا وارث بنتا ہے اور اس کی طرف سے دیت دیتا ہے۔

ابوداؤد بروایت مقدام رضی اللہ عنہ

۳۰۴۰۸.....اور ارشاد فرمایا کہ میں مؤمنین کا حقدار ان کے نفس سے بھی زیادہ ہوں جو مؤمن انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو کچھ مال چھوڑے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۰۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ہر مؤمن کا اس کے نفس سے زیادہ حقدار ہوں جو کوئی اپنے ذمہ قرض لے کر مر جائے اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔احمد، ابوداؤد، نسائی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں کتاب اللہ کی رو سے مؤمنین کا سب سے زیادہ حقدار ہوں تم میں سے جو کوئی دین یا اہل وعیال چھوڑ کر انتقال کر جائے تو مجھے اطلاع کریں میں اس کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی مال چھوڑ کر جائے وہ اپنے مال سے عصبہ کو ترجیح دے عصبہ جو بھی ہو۔

مسلم بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۱.....ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بھی مؤمن ہے اس کا سب سے زیادہ حقدار ہوں دنیا وآخرت میں اگر چاہو تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ لو النبی

اولی بالمؤمنین من انفسھم ، جوکوئی مؤمن مال چھوڑ کر انتقال کر جائے تو وہ ورثہ کا حق ہے جوبھی وارث ہوں اور جوکوئی قرض یا اہل وعیال چھوڑ کر جائے وہ میرے پاس آئے میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ بخاری بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۲ ..... ارشادفرمایا کہ، جس نے مال چھوڑا وہ اس کے ورثہ کا حق ہے اور جو عیال چھوڑ کر گیا اس کی کفالت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا ذمہ ہے میں ہر اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں اس کی طرف سے دیت اداء کرتا ہوں اور اس کا وارث بنتا ہوں اور ماموں وارث ہے اس شخص کا جس کا کوئی وارث نہیں اس کی طرف سے دیت (وغیرہ) ادا کرتا ہے اور اس کے مال کا وارث بنتا ہے۔

احمد، ابن ماجہ بروایت ابی کریمہ

۳۰۴۱۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے روئے زمین پر بسنے والے ہرمؤمن کا میں زیادہ حقدار ہوں جوکوئی تم میں سے قرضہ یا اہل وعیال چھوڑ کر دنیا سے چلا جائے میں اس کا مولیٰ ہوں۔ (یعنی اس کی ادائیگی اور دیکھ بھال میرے ذمہ ہے) اور جوکوئی مال چھوڑ جائے وہ عصبہ (ورثہ) کا حق ہے جوبھی ہو۔ مسلم بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۰۴۱۴ ..... ارشادفرمایا کہ سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام بدعت کا ایجاد کرنا ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جوکوئی مال چھوڑ کر جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے اور جوکوئی اپنے ذمہ قرضہ اپنے اہل وعیال چھوڑ کر جائے وہ میرے ذمہ ہے۔

ابن سعد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۵ ..... اور ارشادفرمایا کہ میں ہر اس شخص کا ولی ہوں جس کا کوئی ولی نہیں اس کا وارث بنتا ہوں اور اس کو قید سے چھڑاتا ہوں ماموں ولی ہے اس شخص کا جس کا کوئی ولی نہیں اس کا وارث بنتا ہے اور اس کو قید سے چھڑاتا ہے۔ ابن عساکر بروایت راشد بن سعد مرسلاً

۳۰۴۱۶ ..... اور ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہر اس شخص کے ولی ہیں جس کا کوئی نہیں اور ماموں وارث ہے اس شخص کا جس کا کوئی وارث نہیں۔ احمد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ ابن الجارود، وابن ابی عاصم، والشاشی، عبدالرزاق ابن حبان، دارقطنی، سعید منصور عن عمر، عبد الرزاق، مستدرک، بیھقی عن عائشہ، عبدالرزاق، عن عائشہ عبدالرزاق، عن رجل سعید بن منصور عن طاؤس مرسلاً

۳۰۴۱۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ماموں وارث ہے اس شخص کا جس کا کوئی وارث نہیں اور رسول اللہ ﷺ اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں۔ عبدالرزاق عن رجل من اھل المدینہ

۳۰۴۱۸ ..... جس نے کوئی مال چھوڑا وہ ورثہ کا حق ہے اور جو قرض چھوڑ کر دنیا سے گیا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ ہے۔

مسند احمد، ابویعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۴۱۹ ..... جس نے کوئی مال چھوڑا وہ ورثہ کا حق ہے اور جوکوئی قرض اپنے ذمہ چھوڑ کر مرا وہ میرے ذمہ ہے اور میرے بعد حاکم مسلم کے ذمہ ہے جو بیت المال سے ادا کرے گا۔

میراث تقسیم کرنے کا طریقہ

کسی کا انتقال ہوجائے تو اس کے مال سے سب سے پہلے کفن دفن کا متوسط خرچہ نکالا جائے گا اس کے بعد اس کے ذمہ کسی کا قرض ہو اس کو چکایا جائے گا اس کے بعد اگر اس نے کوئی جائز وصیت کی ہو تو تہائی مال تک اس کو نافذ کیا جائے گا اس کے بعد باقی ماندہ کل مال کو شرعی ورثہ کے درمیان تقسیم کیا جائے گا اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کے مال کو بیت المال، میں جمع کر دیا جائے گا ان روایات میں جہاں یہ فرمایا گیا کہ میں اس کے مال کا وارث بنتا ہوں اس سے مراد بیت المال میں جمع کرانا ہے اور اگر کسی کا انتقال ہوگیا اور باوجود کوشش کے وہ اپنی زندگی میں قرضہ سے

سبکدوش نہ ہوسکا اب اس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے گا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذمہ لینے کا یہی مطلب آخری حدیث میں بیان فرمایا ہے۔

الاکمال

۳۰۴۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ ان دونوں (یعنی خالہ اور پھوپی) کے لئے میراث نہیں ہے۔

عبدان فی الصحابہ مستدرک عن الحارث عن عبد ویقال ابن عبد مناف

مطلب یہ ہے کہ شریعت نے خالہ اور پھوپھی کو وارث قرار نہیں دیا، بلکہ ان کو ذوی الارحام میں رکھا اس طرح ماموں وغیرہ ذوی الارحام میں داخل ہیں۔

الفصل الثالث

فصل سوم......موانع میراث کے بیان میں

اس فصل میں وارث کے میراث سے محروم ہونے کی صورتیں بیان ہوں گی۔

ولدالزنا میراث سے محروم ہے

۳۰۴۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا پیدا ہونے والا بچہ حرامی ہوگا نہ وہ زانی کا وارث ہوگا نہ زانی اس کے مال کا وارث ہوگا۔

قاتل میراث سے محروم ہوگا

۳۰۴۲۲......ارشاد فرمایا کہ قاتل وارث نہ ہوگا۔ ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......اس کو ضعیف ہے کہا ہے ضعیف الجامع ۳۲۶ ذخیر الحفاظ ۳۸۷۵۔

۳۰۴۲۳......ارشاد فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے مال میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ملے گا۔ بیہقی عن ابن عمر ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۸۶

۳۰۴۲۴......ارشاد فرمایا کہ قاتل کو مقتول کے مال سے کچھ حصہ نہیں ملے گا اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو مال دوسرے قریبی رشتہ داروں کو دیا جائے گا قاتل وارث نہ ہوگا۔ ابوداؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۴۲۵......ارشاد فرمایا کہ قاتل کے لئے میراث میں کوئی حق نہیں۔ ابن ماجہ عن رجل حسن الاثر ۳۲۶

۳۰۴۲۶......ارشاد فرمایا کہ قاتل کے حق میں وصیت بھی نافذ نہ ہوگی۔ ابن ماجہ عن رجل حسن الاثر :۳۲۸ ذخیرہ الحفاظ:۴۶۸۸

۳۰۴۲۷......ارشاد فرمایا کہ قاتل کے حق میں وصیت نافذ نہ ہوگی۔

بیہقی سنن کبریٰ بروایت علی رضی اللہ عنہ حسن الاثر، ذخیرۃ الحفاظ

جس قتل کے سبب سے قصاص یا دیت واجب ہو ایسا قتل اگر وارث کی طرف سے مورث کی حق میں صادر ہو تو ایسا قاتل مقتول کا وارث نہ ہوگا۔

کافر مسلمان کا وارث نہیں

۳۰۴۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں اور مسلم کسی کافر کا وارث نہ ہوگا۔

مسند احمد، بیهقی، ابوداؤد، ترمذی ابن ماجه نسائی بروایت اسامه

۳۰۴۲۹......ارشاد فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے۔

احمد بیهقی، ابوداؤد، نسائی ابن ماجه، بروایت اسامه رضی الله عنه

۳۰۴۳۰......ارشاد فرمایا کہ دوملت (مذہب) والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

ترمذی، عن جابر رضی الله عنه، نسائی مستدرک بروایت اسامه بن زید رضی الله عنه

۳۰۴۳۱......ارشاد فرمایا کہ، دو مختلف مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ابن شیبه، احمد، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابن عمر

الاکمال

۳۰۴۳۲......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا وہ اس مقتول کا وارث نہ ہوگا اگر چہ اس کا کوئی دوسرا وارث موجود نہ ہو اگر چہ قاتل مقتول کا بیٹا ہو یا والد۔ابوداؤد، بیهقی، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما عبدالرزاق عن عمرو بن شعیب مرسلاً

۳۰۴۳۳......ارشاد فرمایا کہ قاتل کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔احمد، دارقطنی، بیهقی عن عمر رضی الله عنه

۳۰۴۳۴...... قاتل کو میراث کا کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا اگر مقتول کا کوئی وارث نہ ہو تو دوسرے قریبی رشتہ دار وارث قرار پائیں گے قاتل میراث کا حقدار نہ ہوگا۔بیهقی عن ابن عمر رضی الله عنهما

۳۰۴۳۵...... قاتل کو مقتول کی دیت میں سے کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا۔(ابوداؤد نے مراسیل میں روایت کی ہے اور بیہقی نے سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلاً)

۳۰۴۳۶......دو مختلف مذہب والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ابن ابی شیبة بروایت اسا مه زید رضی الله عنه

۳۰۴۳۷...... ایک ملت والے دوسری ملت والے کے وارث نہ ہوں گے اس طرح ایک ملت والے کی گواہی دوسری ملت والے کے حق میں قابل قبول نہ ہوگی سوائے امت محمدیہ ﷺ کے کیونکہ ان کی شہادت دوسری ملت والوں کے حق میں قابل قبول ہوگی۔

عبدالرزاق عن ابی سلمه بن عبد الرحمن مرسلاً

کلام:......اس میں ضعف ہے ضعاف الدارقطنی ۲۴۷

۳۰۴۳۸......ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے وارث نہیں ہوں گے نیز وہ بھی ہمارے وارث نہ ہوں گے الا یہ کہ آدمی اپنے غلام یا باندی کا وارث ہو ہمارے لئے ان کی عورتیں حلال ہیں ان کے لیے ہماری عورتیں حلال نہیں۔دارقطنی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۰۴۳۹......دو مختلف مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اور ایک مذہب والے کی گواہی دوسرے کے حق میں قابل قبول نہیں سوائے امت محمدیہ ﷺ کے کیونکہ ان کی گواہی دوسروں کے حق میں قابل قبول ہے۔سنن بیهقی بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۳۰۴۴۰......دو مختلف مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

سعید بن منصور، احمد، ابوداؤد، ابن ماجه، بیهقی عن عمرو بن شعیب بن ابیه عن جده، سعید بن منصور عن الضحاک مرسلاً

۳۰۴۴۱......کوئی مسلمان کسی نصرانی کا وارث نہ ہوگا الا یہ کہ وہ نصرانی مسلمان کا غلام ہو یا باندی۔

دارقطنی مستدرک، بیهقی عن جابر رضی الله عنه، ابن ابی شیبة عن جابر رضی الله عنه، ابوداؤد بروایت علی موقوفا ذخیرة الحفاظ ۶۳۲۷

۳۰۴۴۲......کوئی کافر کسی مسلمان کا یا کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہ ہوگا اور دو مذہب والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

طبرانی، بروایت اسامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۴۳......ایک مذہب والے دوسرے مذہب والے کے وارث نہیں ہوں گے اور ایک مذہب والے کی شہادت دوسرے مذہب والے کے حق میں قابل قبول نہیں سوائے امت محمدیہ ﷺ کے ان کی شہادت دوسروں کے حق میں قابل قبول ہے۔

ابن عدی فی الکامل، بیهقی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ: ۶۳۲۵

۳۰۴۴۴......جس نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا پھر اس زنا سے بچہ پیدا ہوا تو وہ بچہ زانی کا یا زانی بچہ کا وارث نہ ہوگا۔

مستدرک، ابن عساکر فی تاریخہ بروایت ابن عمر

۳۰۴۴۵......جس نے بھی کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا پیدا ہونے والا بچہ حرامی ہوگا وہ زانی کا زانی اس کا وارث نہ ہوگا۔

ابن ابی شیبہ ترمذی عن عمر وبن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۳۰۴۴۶......جس شخص نے کسی قوم کی باندی سے زنا کیا یا کسی آزاد عورت سے زنا کیا اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ حرامی ہے وہ زانی کا اور زانی اس کا وارث نہ ہوگا۔عبد الرزاق عن عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ

۳۰۴۴۷......ولدالزنا نہ زانی کا وارث ہوگا نہ زانی والدالزنا کا وارث ہوگا۔مستدرک فی تاریخہ، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۴۴۸......اور ارشاد فرمایا کہ امت راہ حق پر قائم رہے گی جب تک ان میں زنا کاری عام نہ ہو جب زنا کاری عام ہو جائے تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عمومی عذاب میں مبتلا فرمادیں گے۔مسند احمد، طبرانی بروایت میمونہ رضی اللہ عنہا

۳۰۴۴۹......لوگوں پر ظلم وزیادتی نہیں مگر زنا کی اولاد یا جس میں کسی قدر زنا شامل ہو۔

الرابطی وابن عساکر بروایت بلال بن ابی بردہ بن موسیٰ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ

۳۰۴۵۰......لوگوں پر ظلم وزیادتی نہیں کرتا مگر زنا کی اولاد یا جس میں زنا کی کوئی رگ ہو۔طبرانی بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:......اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ۶۳۱۹ کشف الخفاظ ۳۱۰۰۔

۳۰۴۵۱......جنت میں نہ زنا کی اولاد داخل ہوگی نہ ان کی اولاد نہ اولاد کی اولاد۔

ابن نجار عن ابی هریرہ رضی اللہ عنہ ترتیب الموضوعات ۹۱۱ التنزیہ ۲۲۸۲

۳۰۴۵۲......زنا سے پیدا ہونے والا بچہ جنت میں نہ جائے گا۔بیهقی عن ابن عمر تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰ ابوالحشیث ۵۲۲

۳۰۴۵۳......نومولود بچہ وارث نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کے رونے کی آواز سنائی دے۔

ابن ماجہ طبرانی عن جابر، والمسور بن مخرمہ عن عاصم، ابن ابی شیبۃ سعید بن منصور بروایت جابر

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ وارث ہونے کے لئے بچہ کا زندہ پیدا ہونا ضروری ہے۔

الفصل الرابع

فصل چہارم......رسول اللہ ﷺ کی میراث کے بارے میں

۳۰۴۵۴......نبی کریم ﷺ کے مال کا کوئی وارث نہ ہوگا انہوں جو کچھ چھوڑا ہے وہ مسلمان فقراء ومساکین کے لئے ہے۔

مسند احمد بروایت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۵......نبی کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔ابویعلی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۶...... ہر مال صدقہ ہے مگر جو اپنے گھر والوں کو کھلا دیا یا پہنا دیا ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی۔

ابو داؤد بروایت زبیر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۷......ارشاد فرمایا میرا ترکہ میراث نہیں ہوگا جو کچھ میں چھوڑ کر جاؤں گھر والوں کے نفقہ کے سلسلہ میں یا عمال کے خرچ کے سلسلہ میں وہ صدقہ ہے۔احمد، بیھقی ابو داؤد براویت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۸......ارشاد فرمایا ہمارے ترکہ میں میراث جاری نہ ہوگی جو کچھ ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے۔

مسند احمد، بیھقی ابو داؤد، ترمذی، نسائی بروایت عمر رضی اللہ عنہ وعثمان، وسعد وطلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف مسند احمد، بیھقی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلم ترمذی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۵۹......اور ارشاد فرمایا کہ ہم انبیاء کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ ہم نے چھوڑا وہ صدقہ ہے محمد ﷺ کے گھر والوں کا نفقہ اس مال میں ہے یعنی میری زندگی میں۔مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، نسائی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۰......ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے یہ مال (فی الحال) محمد ﷺ کے گھر والوں کے لئے ہے کہ وہ اپنے ذاتی ضروریات اور مہمانوں پر خرچ کریں جب میری موت واقع ہوجائے تو میرے بعد جو شخص بھی مسلمانوں کی حکومت کا ذمہ دار بنے یہ اس کے تصرف میں ہوگا۔ابو داؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۳۰۴۶۱......ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ ہم چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے۔

احمد، بروایت عبدالرحمن بن عوف وطلحہ بن زبیر وسعد رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۲......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بخدا میرے بعد میرا ترکہ دینار (وغیرہ) تقسیم نہ ہوں گے جو کچھ میں گھر والوں کے نفقہ یا کام کرنے والے عمال کے خرچ کے سلسلہ میں چھوڑ کر جاؤں وہ صدقہ ہے۔ابن عساکر بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۳......میری وراثت دینار (وغیرہ) تقسیم نہ ہوگی جو کچھ چھوڑ کر جاؤں میرے گھر والوں کے خرچ اور اعمال کے خرچہ کے علاوہ وہ صدقہ ہے۔

احمد، مسلم، ابو داؤد بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۴۶۴......ہمارے مال میں میراث جاری نہ ہوگی۔ترمذی حسن غریب عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

حرف الفاء......کتاب الفرائض من قسم الافعال

میراث کے متعلق فعلی روایات کا بیان

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۳۰۴۶۵......مسند الصدیق میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہمارے سامنے ذکر کیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ سورۃ النساء کی شروع میں میراث کی جو آیات ہیں ان میں سے پہلی آیت تو باپ بیٹے کے حق میں نازل ہوئی ہے دوسری آیت شوہر بیوی ماں شریک بھائی کے متعلق ہے اور سورہ نساء کی آخری آیت ”آیتِ کلالہ“ یہ حقیقی بہن بھائیوں کی میراث سے متعلق ہے اور سورۃ الانفال کی جو

آخری آیت ہے"اولی الاحام بعضھم اولی بعض فی کتاب اللہ" اس میں ان ورثہ کا ذکر ہے جو میراث کی اصطلاح میں عصبہ کہلاتے ہیں۔
عبد بن حمید و ابن جریر فی التفسیر بیھقی سنن کبریٰ

نانی کا حصۂ میراث

۳۰۴۶۶......قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص کے انتقال کے بعد اس کی دادی اور نانی دونوں میراث کے لئے آئیں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میراث نانی کو دی دادی کو محروم کر دیا تو انصار میں سے بنی حارثہ کے ایک شخص نے کہا، جس کا نام عبدالرحمٰن بن سھل تھا، اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! آپ نے تو اس کے حق میں میراث کا فیصلہ کیا کہ اگر وہ (نانی) مرتی تو یہ شخص میراث کا مستحق نہ ہوتا اس کے بعد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مال کا چھٹا حصہ دادی نانی دونوں کو تقسیم کر کے دیا۔مالک، عبدالرزاق، سعید بن منصور، دارقطنی، بیھقی

مسئلہ یہی ہے دادی یا نانی تنہا وارث ہو تو چھٹا حصہ پورا ایک کو ملے گا اگر دونوں ہی زندہ ہوں اور وارث ٹھہریں تو چھٹا حصہ دونوں کو تقسیم کر کے دیا جائے گا۔

۳۰۴۶۷......خارجہ بن زید نے بیان کیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق فیصلہ فرمایا جو ان میں سے زندہ تھے ان کو تو اموات کے وارث قرار دیا لیکن اس لڑائی میں مرنے والوں کو آپس میں ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا۔رواہ عبدالرزاق

کسی حادثہ میں بہت سے رشتہ دار اکٹھے مارے جائیں اور موت کے وقت کا علم نہ ہو تو مرنے والوں کی میراث زندوں میں تقسیم ہوگی مرنے والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

۳۰۴۶۸......زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اہل یمامہ میں سے زندہ لوگ مرنے والوں کے وارث قرار دیئے جائیں لیکن مرنے والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔بیھقی سنن کبریٰ

۳۰۴۶۹......ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال زندگی ہی میں اولاد کے درمیان تقسیم فرمایا دیا ان کے انتقال کے بعد ان کا ایک بچہ پیدا ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی اور عرض کیا کہ مجھے پوری رات اس فکر نے سونے نہیں دیا کہ سعد کے ہاں بچہ پیدا ہوا وہ ان کے لئے کچھ چھوڑ کر نہیں گئے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عنہ نے جواب دیا کہ سعد کے اس نو مولود بچے کی وجہ سے مجھے بھی نیند نہیں آئی میرے ساتھ چلیں قیس بن سعد کے پاس تا کہ ان سے ان کے بھائی کے بارے میں بات چیت کریں تو قیس نے کہا کہ سعد نے جو تقسیم کر دیا ہے اس کو تو میں ہرگز واپس نہیں کرونگا البتہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میرے برابر اس کے لئے بھی حصہ ہوگا۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۴۷۰......ابو صالح روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ نے اپنا مال اپنی اولاد کے درمیان (زندگی میں) تقسیم فرمادیا اور ملک شام چلے گئے وہیں ان کا انتقال ہو گیا اس کے بعد ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا پھر صدیق اکبر اور فاروق رضی اللہ عنہ قیس بن سعد کے پاس گئے اور ان سے گفتگو کی کہ دیکھو سعد کا تو انتقال ہو گیا یہ معلوم نہیں ان کا کیا حال ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ اس نو مولود کا حصہ اس کو واپس کر دیں تو قیس نے کہا کہ میں تو والد کی تقسیم میں ردوبدل نہیں کر سکتا البتہ اپنا حصہ اس کو دیدیتا ہوں۔سعید بن منصور عساکر بروایت عطاء

۳۰۴۷۱......حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ انہوں نے میراث تقسیم کی بیٹی اور بہن کے درمیان آدھا آدھا ہے۔الطحاوی، بیھقی

۳۰۴۷۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ سے تین سوالات کر لیتا تو یہ میرے لئے سرخ اونٹ ملنے زیادہ پسندیدہ ہوتا (۱) جو لوگ فرضیت زکوٰۃ کا اقرار تو کرتے ہیں لیکن ادا نہیں کرتے کیا ان سے قتال جائز ہے یا نہیں؟ (۲) کلالہ کی میراث کے بارے میں (۳) آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا۔عبدالرزاق، والطبرانی، وابن منذر والشیرازی فی الالقاب مستدرک

۳۰۴۷۳...... ابن شہاب نے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماں شریک بھائیوں کے درمیان میراث کو عام اصول کے مطابق تقسیم فرمایا، لڑکے کو لڑکی سے دوگنا دیا راوی کہتے ہیں میرا گمان یہی ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ رسول اللہ ﷺ سے سیکھ کر ہی کیا ہوگا۔ ابن ابی حاتم

تشریح:...... علماء کی رائے یہ ہے کہ ماں شریک بہن بھائیوں کو میراث میں برابر حصہ ملے گا "للذکر مثل حظ الانثیین" کا قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

۳۰۴۷۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علم میراث کو سیکھو کیونکہ یہ بھی دین کا اہم جز ہے۔ سعید بن منصور، دارمی بیہقی

۳۰۴۷۵...... سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ جب کھیل تفریح کرنا ہوتو تیراندازی کیا کرو اور جب گفتگو کرو تو مسائل میراث کے بارے میں گفتگو کیا کرو۔ مستدرک، بیہقی سنن کبری

۳۰۴۷۶...... حسن فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالہ اور پھوپی میں میراث کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ پھوپی کو دو تہائی اور خالہ کو ایک تہائی دیا۔ عبد الرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبة، بیہقی

ثبوت نسب کے لئے گواہوں کا ہونا

۳۰۴۷۷...... قاضی شریح رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھا کہ جس غیر معروف النسب بچہ کے متعلق بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا جائے وہ اس وقت تک وارث شمار نہ ہوگا۔ جب تک گواہوں سے اس کا نسب ثابت نہ ہو جائے اگر چہ اس بچہ کو (چھوٹا ہونے کی وجہ سے) کپڑے میں لپیٹ کر لایا جائے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شبیة، بیہقی وضعفه

۳۰۴۷۸...... ابی وائل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ آیا کہ جب کسی کا عصبہ (وارث) ماں کی وجہ سے قریب تر ہو جائے تو مال اس کو دے دو۔ عبدالرزاق سعید بن منصور، وابن جریر

۳۰۴۷۹...... ضحاک بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ملک شام میں طاعون کی بیماری پھیل گئی تو اس سے پورا خاندان ہلاک ہو جاتا۔ دوسرا خاندان اس کا وارث بنتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا کر ان کے متعلق پوچھا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ اگر سب باپ کی طرف سے رشتہ داری میں برابر ہوں، تو جو ماں کی وجہ سے زیادہ قریب ہوں ان کو ترجیح دو حب بنوالاب زیادہ قریب ہوتو جو ماں باپ دونوں میں شریک ہوں ان کو ترجیح دو۔ عبدالرزاق، وابن جریر، بیہقی

۳۰۴۸۰...... عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ جو مسلمان انتقال کر جائے اس کا کوئی وارث معلوم نہ ہو اور اس قوم سے بھی نہیں جن سے قتال اور دشمنی ہے تو اس کی میراث مسلمانوں کے درمیان مال غنیمت کی طرح تقسیم ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۴۸۱...... حکم بن مسعود ثقفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ ایک عورت کا انتقال ہوا اور ورثہ میں اس کا شوہر، ماں، ماں شریک بھائی ماں باپ شریک بھائی تھے تو حضرت عمر نے، ماں شریک بھائی اور حقیقی بھائی دونوں کو ایک تہائی مال میں شریک کردیا ایک شخص نے کہا کہ آپ نے تو فلاں فلاں سال دونوں کو شریک نہیں کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ ہمارے اس وقت کے فیصلہ کے مطابق تھا، یہ ہمارے اس وقت کے فیصلہ کے مطابق ہے۔ عبد الرزاق، بیہقی، ابن ابی شیبة

۳۰۴۸۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے آزاد کرنے والے مولیٰ کے علاوہ اور کوئی وارث نہیں ملا تو میراث کا مال بطور ولاء کے مولیٰ کو دیدیا گیا۔ عبد الرزاق، سعید بن منصور

۳۰۴۸۳...... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ ذوی الارحام کو وارث قرار دیتے نہ کہ غلاموں کو۔ سفیان ثوری فی الفرائض عبدالرزاق ابن ابی شیبة سعید بن منصور بیہقی

۳۰۴۸۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماموں والد کی طرح ہیں۔ عبدالرزاق ضعیف الجامع: ۲۴۸

۳۰۴۸۵...... حضرت عمر، علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

عبدالرزاق، الاتقان ۶۸۸ اسنی المطالب ۱۳۱

۳۰۴۸۶...... عبدالرحمن بن حنظلہ رقی قریش کے ایک غلام سے روایت کرتے ہیں جنہیں پہلے ابن مریسی کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا، جب وہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اے یرفا (غلام کا نام ہے) کتاب لے آؤ جس کتاب میں پھوپی کے متعلق احکام تھے کہ ان کے متعلق لوگوں سے سوال کرنا اور جواب دینا وغیرہ یرفا وہ کتاب لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی کا پیالہ منگوایا پھر پانی سے اس لکھائی کو مٹا دیا، پھر فرمایا کہ اگر اللہ کو منظور ہوا تو۔

۳۰۴۸۷...... سعید بن میسّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنی ثقیف کے ایک آدمی کی دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث قرار دیا۔ عبدالرزاق، ابن شیبۃ، سعید بن منصور، بیھقی

تشریح: مطلب یہ ہے کہ ورثہ میں میت کا بیٹا ہے اور دادی ہے تو دادی کو بھی وارث قرار دیا ہے۔

۳۰۴۸۸...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ایک راستے پر ہمیں چلاتے ہیں ہم اس کو آسان پاتے ہیں ان کے سامنے میراث کا ایک مسئلہ رکھا گیا بیوہ، ماں اور باپ، تو آپ رضی اللہ عنہ نے بیوہ کو تو مال کا چوتھائی حصہ دیا اور ماں کو ثلث مابقیہ اور باقی باپ کو دیا۔ سفیان الثوری فی الفرائض عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، مستدرک، سعید بن منصور، بیھقی

۳۰۴۸۹...... عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور زفر بن اوس بن حدثان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب ان کی بینائی جا چکی تھی ہم نے ان سے میراث کے مسائل کے سلسلہ میں گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا کہ جو شخص عالج کی رمل (ریت) گننے پر قادر ہو وہ اس مسئلہ کو حل کرنے پر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے زیادہ قادر نہ ہوگا نصف نصف اور ثلث ایک مسئلہ میں جمع ہو جائے تو مال کو کس طرح تقسیم کیا جائے اس لئے جب دونوں نصف والوں کو آدھا آدھا دے دیا گیا تو ثلث والے کو حصہ کہاں سے ملے گا تو زفر نے پوچھا کہ میراث میں سب سے پہلے عول کا مسئلہ کس نے نکالا تو ابن عباس نے فرمایا عمر بن خطاب نے تو پوچھا گیا کیوں فرمایا کہ جب حصے مخرج سے بڑھ گئے اور بعض بعض پر چڑھ گئے کہا کہ بخدا معلوم نہیں اب کیا معاملہ کروں؟ اور معلوم نہیں کس کو اللہ نے مقدم کیا اور کس کو موخر کیا بخدا میں اس مال کو تقسیم کرنے کے سلسلہ میں اس سے اچھا طریقہ نہیں پاتا کہ اس کو حصص کے اعتبار سے تقسیم کر دیا جائے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کی قسم جس وارث کو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا جائے اس کو مقدم کیا جائے اور جس کو مؤخر کیا اس کو مؤخر کیا جائے تو میراث کے کسی مسئلہ میں عول لازم نہ آئے تو زفر نے ان سے کہا کہ کس کو اللہ نے مقدم کیا اور کس کو مؤخر کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میراث کا ہر حصہ کم ہو کر دوسرے حصہ کی طرف جاتا ہے یہی ہے جس کو اللہ نے مقدم کیا۔ مثلاً شوہر کا حصہ نصف ہے اگر کم ہوگا تو ربع ہوگا اس سے کم نہ ہوگا بیوی کا حصہ ربع ہے کم ہوگا تو ثمن ہوگا اس سے کم نہ ہوگا: بہنوں کا حصہ دو ثلث ہے ایک بہن ہو تو اس کا حصہ نصف ہے اگر بہنوں کے ساتھ ورثہ میں بیٹیاں بھی ہوں تو بہنوں کو بیٹیوں کا مابقیہ ملے گا یہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مؤخر کیا اب اگر جس کو اللہ تعالیٰ نے مقدم فرمایا اس کا پورا حصہ اس کو دیدیا جائے پھر مابقیہ ان میں تقسیم کیا جائے جن کو اللہ نے مؤخر فرمایا تو میراث کے کسی مسئلہ میں عول نہ ہوگا تو زفر نے کہا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ مشورہ کیوں نہیں دیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رعب کی وجہ سے امام زھری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر ان سے پہلے امام ھدیٰ کی رائے گذری نہ ہوتی تو ان کا فیصلہ ورع پر ہوتا کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ورع و تقویٰ پر اہل علم میں سے کسی دو نے اختلاف نہیں کیا۔ ابوالشیخ فی الفرائض، بیھقی

۳۰۴۹۰...... ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر اور علی رضی اللہ عنہ حضرت صفیہ کے موالی کے سلسلہ میں ایک مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ غلام مجھے ملنا چاہئے کیونکہ یہ میری پھوپی کا غلام ہے میں ان کی طرف سے دیت ادا کرتا ہوں زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میری والدہ کا غلام ہے میں ان کا وارث ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میراث کا تو حضرت زبیر

رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ سنایا اور دیت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبۃ سعید بن منصور، بیھقی

۳۰۴۹۱...... حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ ملک شام میں جب طاعون کی وبا پھیل گئی پورے پورے گھر والے مر گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تقسیم میراث کے متعلق حکم نامہ بھیجا کہ نیچے والے کو اوپر والے کا وارث قرار دیا جائے اگر اس طرح نہ ہو تو فرمایا کہ یہ اس کا وارث ہوگا اور یہ اس کا۔ ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۳۰۴۹۲...... طاعون کے زمانہ میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمواس کا طاعون جس میں پورا پورا قبیلہ ایک ساتھ ہلاک ہو رہا ہے اور دوسرے لوگ ان کے وارث بن رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ زندہ لوگوں کو مردہ لوگوں کا وارث قرار دیا جائے ایک ساتھ مرنے والوں کو آپس میں ایک دوسرے کا وارث نہ قرار دیا جائے۔ رواہ بیھقی

۳۰۴۹۳...... سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عجمیوں میں سے کسی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے الا یہ کہ کوئی عرب میں پیدا ہو۔ رواہ مالک، بیھقی

یہودی کا وارث یہودی ہوگا

۳۰۴۹۴...... سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد بن اشعث نے بتایا کہ ان کی ایک پھوپی یہودی یا نصرانی تھی اس کا انتقال ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ اس کا وارث کون ہوگا؟ تو فرمایا کہ اس کے مذہب والے۔ رواہ مالک، بیھقی

۳۰۴۹۵...... سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ماں شریک بہن کو بھی دیت میں سے حصہ دیتے تھے۔

مسدد، عقیلی

۳۰۴۹۶...... ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود اور زید رضی اللہ عنہما نے ایک عورت کی میراث کے بارے میں فیصلہ فرمایا ورثہ میں شوہر، ماں، ایک ماں شریک ایک ماں باپ شریک بھائی شوہر کے لئے نصف، ماں کے لئے سدس اور حقیقی بھائی اور ماں شریک بھائی کو ایک تہائی مال میں شریک قرار دیا اور کہا کہ ماں نے قرابت میں ہی اضافہ کیا ہے۔ (میراث میں نہیں)۔

عبدالرزاق سعید بن منصور، بیھقی

۳۰۴۹۷...... امام زھری کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب صرف ایک تہائی مال باقی بچے اور ورثہ میں ایک حقیقی بھائی اور ایک ماں شریک بھائی ہو تو یہ تہائی مال دونوں کے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدہ پر تقسیم ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۴۹۸...... حارث کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حقیقی بھائیوں کو میراث کا حصہ نہیں دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۴۹۹...... ابومجلز کہتے ہیں کہ حضرت علی حقیقی بھائیوں کو میراث میں شریک نہیں کرتے تھے جب کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شریک کرتے تھے۔

عبدالرزاق سعید بن منصور

۳۰۵۰۰...... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عورت کی میراث کے متعلق فرمایا کہ جس کا انتقال ہوا اور ورثہ میں شوہر، ماں، ماں شریک بھائی ماں باپ شریک بہن ہو، ماں کے لئے سدس (چھٹا حصہ) شوہر کے لئے نصف، ماں شریک بھائی اور حقیقی بہن دونوں ایک تہائی مال میں شریک ہوں گے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ باپ کو تو ہوا میں چھوڑ دو یہ حقیقی بہن باپ کی وجہ سے وارث نہیں بنی بلکہ ماں شریک بھائی کی وجہ سے وارث بنی ہے۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۱...... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کے متعلق فیصلہ فرمایا جن کی موت اکٹھی واقع ہوئی تھی اور یہ پتہ نہیں چلا کہ کس کی موت پہلے واقع ہوئی اور کس کی بعد میں کہ وہ ان میں سے بعض بعض کے وارث ہوں گے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۲...... شعبی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے کو موروثی مال کا تو وارث قرار دیا لیکن بعض کو بعض کا وارث ہوئے اس مال

کا وارث قرار نہیں دیا۔

۳۰۵۰۳.....ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما نے اس قوم کے متعلق فیصلہ فرمایا جو ایک ساتھ غرق ہوئی ان میں یہ پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کون پہلے مرا گویا کہ تین بھائی تھے اور تینوں اکٹھے ہی مر گئے ان میں سے ہر ایک کے پاس ہزار ہزار درھم ہیں اور ان کی ماں زندہ ہے تو اس کا وارث ماں اور بھائی ہے پھر اس بھائی کا وارث بھی ماں اور بھائی ہے تو ماں کو ہر ایک کے ترکہ میں سے سدس ملے گا بھائیوں کو مابقیہ تینوں کے کا ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا پھر ہر بھائی اپنے بھائی کے ترکہ سے جو ملا وہ مال پھر رد ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۴.....ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خاندان کے وہ افراد جو حالت اسلام میں ایک دوسرے کے ساتھ رہے وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ مسدد، عبدالرزاق

۳۰۵۰۵.....عمرو بن شعیب کہتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی قوم کا حلیف ہو یا ان کا آپس میں معاہدہ ہوا اور قوم نے اس کی طرف سے دیت ادا کی ہو اور اس کی مدد کی ہو تو یہ اگر لاوارث مر جائے تو اس کی میراث اس قوم کے لئے ہوگی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۶.....ابوبکر بن محمد عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن سلیم غسانی نے وصیت کی اس حال میں کہ وہ بارہ سال کا بچہ تھا ایک کنویں کے بارے میں جس کی قیمت تیس ہزار لگائی گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی وصیت نافذ فرمادی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۰۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہوگیا اس کا میراث میں حصہ ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

دادیوں کا حصہ

۳۰۵۰۸.....محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میراث کا چھٹا حصہ چار دادیوں کو تقسیم کرکے دیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۰۹.....ابی الزناد ابراہیم بن یحییٰ بن زید بن ثابت سے وہ اپنی دادی ام سعد بنت سعد بن ربیع جو ابن ثابت کی بیوی ہیں سے، انہوں نے خبر دی بتایا کہ زید بن ثابت ایک دن میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ تم اگر ضروری سمجھو تو میں تمہارے والد کی میراث کے سلسلہ میں گفتگو کرتا ہوں کیونکہ آج میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک حمل (پیٹ کے اندر کا بچہ) کو وارث قرار دیا ہے ام سعد ان کے والد سعد بن ربیع کے قتل کے وقت حمل کی حالت میں تھیں انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنے بھائیوں سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتی۔ بیھقی سنن کبریٰ

۳۰۵۱۰.....ابووائل کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف حکم نامہ بھیجا کہ دو بھائیوں میں سے ایک ماں شریک ہو وہ میراث کا زیادہ حقدار ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۰۵۱۱.....ابراھیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ جب کئی عصبہ ہوں ان میں ایک ماں کی وجہ سے زیادہ قریب ہے تو مال سارا اسی کو ملے گا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۵۱۲.....ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ بنی حنظلہ کا ایک شخص جس کا نام حسکہ تھا ان کا ایک بیٹا ہلاک ہوگیا ورثہ ایک والد حسکہ تھا اور ایک دادی تھی میراث کی تقسیم کے لئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ ام حسکہ کو اپنے بیٹے حسکہ کے ساتھ وارث قرار دو۔ رواہ عبدالرزاق

مطلب یہ ہے کہ میت کے باپ کی وجہ سے دادی میراث سے محروم نہ ہوگی۔

۳۰۵۱۳.....ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کو معلوم تھا کہ ان کی ایک بہن زمانہ جاہلیت میں قید ہو چکی تھی بعد میں وہ مل گئی اس کے ساتھ اس بہن کا ایک لڑکا بھی لیکن اس کے باپ کا علم نہیں کہ وہ کہاں ہے تو اس شخص نے اپنی بہن اور بھانجے کو خرید لیا پھر دونوں کو آزاد کر دیا لڑکے نے کچھ مال کمایا اس کے بعد اس کا انتقال ہوگیا اب اس شخص نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر میراث کا مسئلہ پوچھا

تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھیں اور جو مسئلہ بتائیں مجھے اس کی اطلاع کریں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے خیال میں نہ آپ اس کے اصحاب الفرائض میں سے ہیں نہ عصبہ وہ شخص واپس ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب سنایا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ آپ نے اس شخص کو ذوی الارحام ہونے کی وجہ سے وارث قرار دیا ہے نہ ولاء کا حقدار سمجھا تو حضرت عمر نے کہا کہ آپ کی کیا رائے ہے، تو عرض کیا کہ میں ان کو ذوی الارحام بھی سمجھتا ہوں اور ولاء کا حقدار بھی میرا خیال یہی ہے کہ آپ اس شخص کو وارث قرار دیں چنانچہ اس شخص کو وارث قرار دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۱۴...... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ماموں کو پورے ترکہ کا وارث قرار دیا وہ ماموں بھی تھا مولی بھی (یعنی اپنے بھانجہ کو آزاد کرنے والا)۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۱۵...... عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رثاب میں حذیفہ نے ایک عورت سے نکاح کیا رثاب کے تین لڑکے تھے ان کی ماں کا انتقال ہوا ان کو ماں کا مکان میراث کے طور پر ملا نیز آزاد کردہ غلاموں کا ولاء بھی عمرو بن العاص اس عورت کے بچوں کے عصبہ تھے ان کو لے کر ملک شام چلے گئے وہاں سب کا انتقال ہو گیا پھر اس عورت کے ایک غلام کا انتقال ہوا اس کے ترکہ میں کچھ مال تھا اس عورت کے بھائیوں نے عمرو بن العاص سے ترکہ کے بارے میں جھگڑا کیا اور مقدمہ فیصلہ کے لئے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ما احز الولد او الوالد فهو لعصبته من كان یعنی بیٹا یا باپ جو کچھ مال جمع کرے مرنے کے بعد عصبہ کا حق ہے عصبہ جو بھی ہو ان کو ایک دستاویز لکھ کر دی اس میں عبدالرحمٰن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک شخص کی شہادت تھی جب عبدالملک خلیفہ بنے تو یہ پھر اس مقدمہ کو ہشام بن اسماعیل کے پاس لے گئے اور انہوں نے عبدالملک کے پاس بھیجا تو عبد الملک نے کہا کہ یہ وہ فیصلہ ہے جو میری رائے کے خلاف ہے پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دستاویز کے مطابق فیصلہ سنایا ہم قیامت تک اس فیصلہ پہ قائم رہیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، بیهقی، وهو صحیح

۳۰۵۱۶...... طلحہ بن عبداللہ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت الاصبغ کو عبدالرحمٰن بن عوف کا وارث قرار دیا تھا عبدالرحمٰن بن عوف ان کو اپنی بیماری میں طلاق دے چکے تھے۔ دارقطنی

تشریح:...... مرض الموت میں طلاق واقع ہونے کے بعد اگر عدت میں شوہر کا انتقال ہو جائے تو بیوی وارث ہوتی ہے۔

۳۰۵۱۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر میت کے صرف دو بھائی موجود ہوں وہ ماں کے حصہ کو ثلث سے کم نہیں کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور ”فان كان له اخوة“ اور اخوان' تمہاری قوم کی زبان اخوہ نہیں ہے (یعنی، اخوة، جمع کا لفظ جو دو سے زائد پر بولا جاتا ہے) تو حضرت عمر عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تو اس کو رد نہیں کر سکتا جو مجھ سے پہلے سے ہے فیصلہ ہو چکا ہے اور لوگوں میں اس کا توارث چلا آ رہا ہے۔ ابن جریر، مستدرک، بیهقی

۳۰۵۱۸...... امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دادی کو وارث قرار نہیں دیتے تھے جب کہ اس کا بیٹا زندہ ہو (یعنی میت کا باپ زندہ ہو)۔ عبدالرزاق، دارمی، بیهقی

مسئلہ میراث میں اختلاف رائے

۳۰۵۱۹...... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حجاج بن یوسف کو ایک مرتبہ ضرورت پڑی تو مجھے بلا بھیجا میں اس کے پاس پہنچا تو کہنے لگا اگر ورثہ میں ماں، بہن اور دادا ہو تو میراث کس طرح تقسیم ہوگی میں نے کہا کہ اس مسئلہ میں پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اور عبداللہ بن عباس ﷺ تو حجاج نے پوچھا ابن عباس کی کیا رائے ہے اگر وہ

سمجھدار ہے۔

میں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دادا کو باپ کا قائم مقام قرار دیا ہے اور بہن کو میراث سے محروم کیا اور ماں کو تہائی مال دیا پھر حجاج نے پوچھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا ماں کو حصہ دیا۔ پوچھا کہ امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے میں نے کہا: مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا پوچھا ابوتراب یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا چھ سے مسئلہ بنایا بہن کو تین حصے ماں کو دو حصے اور دادا کو ایک حصہ دیا پوچھا اس میں زید بن ثابت کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا نو سے مسئلہ بنایا ماں کو تین دادا کو چار اور بہن کو دو حصے دیا تو حجاج نے کہا کہ قاضی کو حکم دو کہ امیر المؤمنین (عثمان رضی اللہ عنہ) کی رائے پر فیصلہ کرے۔ بزار، بیہقی

۳۰۵۲۰..... ابوالمہلب کہتے ہیں حضرت عثمان نے فیصلہ فرمایا کہ بیوہ ماں اور باپ کی صورت میں بیوہ کو چوتھائی حصہ ماں کو ثلث مابقیہ باپ کو ما بقیہ دو حصے دیئے۔ سفیان ثوری فی الفرائض، سعید بن منصور، الدارمی، بیہقی

۳۰۵۲۱..... ابوقلابہ کہتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک شخص کا انتقال ہو ورثہ میں بیوہ اور ماں باپ کو چھوڑا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ترکہ چار حصے کر کے بیوہ کو ایک حصہ ماں کو مابقیہ کا ثلث اور باپ کو مابقیہ دو حصے دیئے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۲۲..... ابوملیکہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا کہ اگر کوئی بیوی کو طلاق دیدے پھر اس کی عدت کے دوران اس شخص کا انتقال ہو جائے تو بیوہ کا میراث میں حصہ ہوگا؟ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی بنت الاصبغ کلبی کو طلاق دی تھی پھر اس کی عدت کے دوران ابن عوف رضی اللہ عنہ انتقال کر گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بیوہ کو وارث قرار دیا تھا لیکن میں معتدہ کو وارث نہیں سمجھتا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۲۳..... ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے عورت کو کسی بیماری میں تین طلاقیں دیدیں وہ عدت کیسے گزارے گی اور اس بیماری میں اگر اس شخص کا انتقال ہو جائے تو یہ معتدہ وارث ہوگی یا نہیں؟ تو ابن شہاب نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی کے متعلق فیصلہ فرمالیا تھا کہ وہ عدت بھی گذارے گی اور وارث بھی ہوگی اور ان کو وارث قرار دیا تھا عدت کے بعد کیونکہ ابن عوف رضی اللہ عنہ کی بیماری طویل ہوگئی تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۲۴..... ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی کو عدت کے بعد وارث قرار دیا تھا اور اس کو مرض کے دوران طلاق دی گئی تھی۔ مالک، عبدالرزاق

۳۰۵۲۵..... عبدالرحمٰن بن ہرمز کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مکمل کو فالج کا عارضہ لاحق ہوا تو انہوں نے اپنی دو بیویوں کو طلاق دے دی، پھر طلاق کے بعد دو سال تک زندہ رہا اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کر گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں کو وارث قرار دیا۔ مالک، عبدالرزاق

تقسیم میراث سے پہلے مسلمان ہو گیا

۳۰۵۲۶..... زید بن قتادہ شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص تقسیم میراث سے پہلے مسلمان ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو وارث قرار دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۲۷..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک عورت کا انتقال ہوا ورثہ میں چچازاد بھائی تھے ان میں سے ایک ماں شریک بھائی تھا تو حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما نے ماں شریک بھائی کو سدس الگ سے دیا اور دوسرے بھائیوں کے ساتھ شریک بھی قرار دیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ مال میں چچازاد بھائیوں کا حصہ نہ ہوگا۔ (سارا اس کو ملے گا جو چچازاد ہونے کی ساتھ ماں شریک بھی ہے)۔ ابن ابی شیبۃ

۳۰۵۲۸..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پھوپی اور خالہ کو وارث قرار دیتے تھے جب

کہ ان کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہو۔سعید بن منصور اور ابن ابی شیبة

۳۰۵۲۹..... عبداللہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالہ کو اور غلام کو اس کے آقا کا وارث قرار دیا۔ابن ابی شیبة

۳۰۵۳۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قوم جو ایک ساتھ غرق ہوئی تھی کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔

۳۰۵۳۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس کے لئے مہر مقرر نہیں ہوا اور نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے ہی شوہر کا انتقال ہوگیا فرمایا اس پر عدت گذارنا لازم ہے اور وہ شوہر کی وارث بھی ہوگی البتہ اس کو مہر نہیں ملے گا اور فرمایا کہ کتاب اللہ کے مقابلہ میں قبیلہ اشجع کی ایک عورت کا قول قابل قبول نہیں۔عبدالرزاق سعید بن منصور بن ابی شیبة بیہقی

۳۰۵۳۲..... حکیم بن عقال کہتے ہیں کہ ایک عورت کا انتقال ہوا ورثہ میں دو چچازاد بھائی چھوڑے ایک ان کا شوہر ہے دوسرا اس کا ماں شریک بھائی مقدمہ کا فیصلہ قاضی شریح کی عدالت میں لے گئے تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف مال ملے گا باقی نصف ماں شریک بھائی کا حق ہے پھر معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں لے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ آپ کو یہ مسئلہ کتاب اللہ میں ملا یا سنت رسول اللہ ﷺ میں قاضی شریح نے کہا بلکہ کتاب اللہ میں پوچھا کتاب اللہ میں کس جگہ بتایا ”واولو الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ“ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کیا تم کتاب اللہ میں پاتے ہو شوہر کے لئے نصف اور ماں شریک بھائی کے لئے سدس تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف دیا جائے اور بھائی کو سدس بقیہ سدس میں دونوں شریک ہوں گے۔سعید بن منصور، ابن جریر، بیہقی ابن عساکر

۳۰۵۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب لڑکی بالغ یا قریب البلوغ ہوجائے تو اس کی ذمہ داری اٹھانے کے اولیا زیادہ حقدار ہیں۔

رواہ ابو عبید

۳۰۵۳۴..... ابن حنفیہ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا ورثہ میں ایک بیٹی اور ایک آقا تھے تو بیٹی کو نصف اور آقا کے لئے نصف مال کا فیصلہ فرمایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فیصلہ فرمایا تھا۔ابو شیخ فی الفرائض

۳۰۵۳۵..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی شخص کے عصبہ میں ماں اور باپ دونوں طرف کے رشتہ دار ہوں اور ایک ان میں ماں کی طرف سے زیادہ قریب ہو تو وہ میراث کا زیادہ حقدار ہوگا۔ابو الشیخ

۳۰۵۳۶..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ماں باپ شریک بھائی وارث ہوگا نہ کہ صرف باپ شریک۔(ابوالشیخ)

۳۰۵۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مسئلہ پیش ہوا کہ ایک عورت اور ماں باپ اور لڑکیاں ورثہ ہوں تو فرمایا کہ بیوہ کا حق تو ثمن (آٹھواں حصہ) ہے اور یہ نواں ہوگیا۔عبدالرزاق سعید بن منصور ابو عبید فی الغریب دارقطنی بیہقی

۳۰۵۳۸..... امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دونوں کہتے ہیں، غلام بھائی یہود و نصاری جو ماں کے لئے حاجب بنیں گے نہ ہی وارث ہوں گے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حاجب بنیں گے وارث نہیں ہوں گے۔

سفیان ثوری فی الفرائض عبدالرزاق بیہقی

۳۰۵۳۹..... ابو صادق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص محروم ہو وہ حاجب نہیں بن سکتا۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۴۰..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اصحاب الفرائض میں ہر ایک پر بقدر سہم رد کرتے تھے، سوائے میاں بیوی کے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماں کے ہوتے ہوئے ماں شریک پر رد کے قائل نہیں تھے اس طرح بنت حقیقی کے ہوتے ہوئے پوتی پر رد نہ ہوگا اسی طرح عینی بہن کے ہوتے ہوئے علاتی بہن محروم ہوگی اس طرح دادی اور میاں بیوی پر بھی رد نہیں۔

سفیان عبدالرزاق سعید بن منصور

۳۰۵۴۱..... حارث بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا کہ ایک شخص چچازاد بھائیوں کو وارث چھوڑ کر انتقال کر گیا ان میں سے ایک ماں شریک بھائی بھی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سارے مال کا وارث اسی کو قرار دیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی عبد

اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے وہ فقیہ ہیں اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو اس کا حصہ (یعنی سدس) اس کو دیتا پھر اس کو اور بھائی کا شریک قرار دیتا۔

عبد الرزاق سعید بن منصور ابن جریر بیهقی

۳۰۵۴۲ ...... دو بھائی جنگ صفین میں مارے گئے یا ایک شخص اور اس کا بیٹا مارا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا۔ عبدالرزاق، بیهقی

۳۰۵۴۳ ...... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خنثی کو مرد فرض کر کے وارث قرار دیا مردانہ آلہ سے پیشاب کرنے کی وجہ سے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۴۴ ...... (مسند بریدۃ بن الحصیب الاسلمی) بریدۃ بن حصیب اسلمی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے پاس قبیلہ ازد کے ایک شخص کی میراث ہے کوئی ازدی مجھے مل نہیں رہا ہے کہ میں مال اس کے حوالہ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ ازدی کو سال بھر تلاش کرو اور مال اس کے حوالہ کر دو وہ شخص چلا گیا دوسرے سال پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی ازدی نہیں ملا جسے میں مال حوالہ کروں آپ نے فرمایا کہ جاؤ قبیلہ خزاعیہ کی پہلی نسل میں اس کو تلاش کر و اس کو پاؤ گے تو وہ شخص جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو واپس بلاؤ وہ آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ قبیلہ خزاعہ کے سردار کے حوالہ کر دو۔ ابن ابی شیبة

۳۰۵۴۵ ...... اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل کو جب رسول اللہ ﷺ نے یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو انہوں نے میراث کے متعلق ایک فیصلہ فرمایا کہ ورثہ میں ایک لڑکی اور ایک بہن تھیں لڑکی کو نصف اور بہن کو نصف مال دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۴۶ ...... اسود کہتے ہیں معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں فیصلہ فرمایا تھا میت کی لڑکی اور بہن کے بارے میں لڑکی کے لئے نصف اور بہن کے لئے نصف۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۴۷ ...... قبیصہ بن ذوئیب کہتے ہیں کہ ایک دادی / نانی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اپنے پوتے کی یا نواسے کی میراث کے سلسلہ میں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ کتاب میں تو تمہارا حصہ مذکور نہیں پاتا نہ ہی تمہارے حصہ میراث کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے میں نے کچھ سنا کہ انہوں نے تمہارے لئے کوئی حصہ مقرر کیا ہو البتہ شام کو دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھوں گا ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ایک دادی / نانی، پوتے یا نواسے کی میراث کا مطالبہ کر رہی ہے مجھے تو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ میں ان کیے لئے میراث کا کوئی حصہ نہیں ملا کیا تم میں سے کسی نے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے حق میں سدس کا فیصلہ فرمایا ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی گواہی دی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دادی کے لئے سدس کا فیصلہ فرما دیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا دوسری جدہ (یعنی نانی) آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فیصلہ تو دوسری کے حق میں تھا لیکن جب تم دونوں بیک وقت ایک میراث میں جمع ہوں تو دونوں سدس میں شریک ہوں گی اور جو تنہا وارث ہو اسی کو سدس ملے گا۔

مالک عبدالرزاق سعید بن منصور

بھانجہ کے وارث ہونے کی صورت

۳۰۵۴۸ ...... محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ثابت بن دحداحہ کا انتقال ہوا اور اپنے پیچھے نہ کوئی وارث چھوڑا نہ عصبہ تو ان کا معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا ان کے متعلق عاصم بن عدی سے پوچھا کیا اس نے کوئی وارث چھوڑا ہے تو عاصم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کوئی نہیں چھوڑا تو رسول اللہ ﷺ نے سارا مال ان کے بھانجے ابولبابۃ بن عبدالمنذر کو دے دیا۔

سعید بن منصور وسندہ صحیح

۳۰۵۴۹..... (مسند زید بن ثابت) ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادا کو میت کے بھائی بہنوں کے ساتھ میراث میں شریک فرماتے تھے تہائی مال کی حد تک جب تہائی تک پہنچ جاتا تو تہائی مال ان کو دیتے اور مابقیہ بھائی بہنوں کو دیتے اور باپ شریک بھائی کے ساتھ مقاسمہ فرماتے پھر بھائی پر رد فرماتے اور دادا کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی کو کچھ نہیں دیتے اس طرح باپ شریک بھائی کے ساتھ مقاسمہ فرماتے اور عینی بھائیوں کے ساتھ مقاسمہ فرمانے کے بعد ان کو ان کو میراث میں کوئی حصہ نہیں دیتے اور جب ایک عینی بھائی ہوتا اس کو نصف مال دیتے اور جب بہنوں کے ساتھ آتے تو دادا کو ایک ثلث اور بہنوں کو دو ثلث دیتے۔ اگر دادا کے ساتھ دو بہنیں ہوتیں تو ان کو نصف اور دادا کو نصف مال دیتے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۰..... (ایضاً) عبدالرحمٰن بن ابی الزناد اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں وہ خارجہ بن زید وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وہ پہلا شخص ہے جنہوں نے عول کا مسئلہ نکالا میراث میں اور عول کی زیادہ سے زیادہ مقدار نفس مسئلہ سے دو تہائی تک ہے۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۵۱..... (ایضاً) زید بن ثابت نے شوہر اور والدین کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف، ماں کو ثلث مابقیہ اور باقی باپ کو دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۲..... امام شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادی/ نانی میں سے جو میت کے زیادہ قریب ہو اس کے لئے سدس کا فیصلہ فرماتے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کو مساوی حصہ دیتے قریب ہو یا نہ ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۳..... امام شعبی خارجہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اصحاب الفرائض کو ان کا حصہ دے کر باقی مال بیت المال میں جمع کرواتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۴..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ زید بن ثابت سے روایت کرتے ہیں انہوں نے زندوں کو مردوں کا وارث قرار دیا لیکن مردوں کو آپس میں ایک دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا یہ یوم حرہ میں ہوا۔ رواہ عبدالرزاق

تشریح:..... یوم حرہ مدینۃ الرسول ﷺ پر حملہ ہوا تھا جس میں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے تھے۔

۳۰۵۵۵..... (مسند ابی ہریرہ) ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ! میراث کا علم سیکھو اور سکھلاؤ کیونکہ نصف علم ہے وہ بھلا دیا جائے گا وہ پہلا علم ہے جو میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔ بیہقی مستدرک بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ الجامع المصنف ضعیف ابن ماجہ

۳۰۵۵۶..... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس مسئلہ میں دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی شوہر اور والدین شوہر کو نصف اور ماں کو کل مال کا ثلث دیا اور باپ کو مابقیہ۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۷..... عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ ورثہ میں شوہر اور والدین ہوں تو ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا تو انہوں نے فرمایا شوہر کے لئے نصف ماں کے لئے ثلث مابقیہ باقی باپ کے لئے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ یہ مسئلہ کتاب اللہ میں ملا ہے یا آپکی اپنی رائے ہے تو فرمایا میری ذاتی رائے ہے میں نہیں سمجھتا کہ ماں کا حصہ باپ سے زیادہ ہو جائے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما ماں کو ثلث کل دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۸..... ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے میں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص نے آکر مسئلہ پوچھا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا ورثہ میں بیٹی اور حقیقی بہن ہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ بیٹی کو نصف مال دیا جائے بہن کو کچھ نہیں ملے گا جو آدھا مال باقی بچا وہ عصبہ کا حق ہے اس شخص نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے کہ آدھا بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ شریعت کو تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ یہاں تک میری ملاقات ابن طاوس رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی میں نے ان سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے والد طاؤس نے مجھے بتلایا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ان امرؤ هلک لیس له ولد وله اخت فلها نصف ما ترک

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ اس کو نصف ملے اگرچہ اس کی اولاد ہو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۵۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں میں اور مسئلہ میراث میں میری مخالفت

کرنے والے رکن یمانی میں ہاتھ رکھ کر مباہلہ کریں کہ اللہ کی لعنت ہو جھوٹے پر اللہ نے ان کے قول کے مطابق فیصلہ نہیں فرمایا۔
سعید بن منصور عبدالرزاق

۳۰۵۶۰...... ابن طاؤس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ بھائی ماں کے لئے جو سدس کے حق میں حاجب بن گئے وہ سدس بھائی کو ملے گا باپ کو نہیں ملے گا ماں کا حصہ اس لئے کم کیا گیا کہ وہ بھائی کو مل جائے ابن طاؤس نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بھائیوں کو سدس دیا تھا پھر میری ملاقات اس شخص کے بیٹوں سے ہوئی جس کے بھائیوں کو سدس ملا تھا انہوں نے بتایا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ماں کی طرف سے ان کے حق میں وصیت تھی۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میراث کے اصل حقدار تو اولاد ہیں اللہ نے ان سے شوہر اور والد کا حصہ نکالا ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۲...... ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ فرائض میں کوئی عول نہیں بیوی، شوہر، ماں، باپ، ان کے حصوں میں کوئی کمی نہیں آتی کمی تو لڑکی لڑکے بھائی بہنوں کے حصوں میں آتی ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۳...... ھذیل بن شرجیل کہتے ہیں کہ ایک شخص ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ باھلی کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ ایک شخص کے ورثہ میں بیٹے اور پوتی ہے تو دونوں نے جواب دیا کہ بیٹے کو نصف ملے گا اور پوتی کو کچھ بھی نہیں ملے گا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مسئلہ پوچھیں وہ ہماری موافقت کریں گے کہتے ہیں پھر وہ شخص ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا ان دونوں نے جو مسئلہ بتایا وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے عرض کر دیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے قول کی اتباع کروں تو گمراہ ہو جاؤں میں تو رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیٹے پوتی اور بہن میں اس طرح فیصلہ فرمایا تھا کہ بیٹے کو نصف پوتی کو سدس اور ما بقیہ بہن کو۔ رواہ عبدالرزاق

دادی و نانی دونوں کے لئے سُدس

۳۰۵۶۴...... ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سدس دادی اور نانی میں تقسیم فرمایا تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۶۵...... حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث قرار دیا تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۶۶...... زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے ورثہ میں پھوپھی اور خالہ ہیں تو رسول اللہ ﷺ اس لفظ کو بار بار دہراتے رہے خالہ اور پھوپی اور وحی کا انتظار فرماتے رہے آپ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی وحی نہیں آئی وہ شخص دوبارہ سوال لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے بھی اس سوال کو دہرایا (خالہ اور پھوپی) تین مرتبہ لیکن کوئی وحی نہیں آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی میراث کے متعلق کوئی وحی نہیں اتری ہے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۷...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ماں اور ماں شریک بھائی کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ ماں شریک بھائی کے لئے سدس اور باقی سب ماں کو ملے گا۔
رواہ عبدالرزاق

۳۰۵۶۸...... امام شعبی رحمہ اللہ علیہ سے لوگوں نے بیان کیا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے بہن کو پورے ترکہ کا وارث ٹھہرایا تو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ابوعبیدہ سے بہتر کون ہوگا کہ انہوں نے اس طرح فیصلہ فرمایا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس طرح فیصلہ فرمایا کرتے تھے۔
رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۶۹...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ورثہ میں صرف ایک لڑکی اور بہن ہو تو پورا مال دونوں کو مل جائے گا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۷۰...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حصہ والا وارث ترکہ کا زیادہ حقدار ہے غیر حصہ والے سے۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۷۱...... جریر مغیرہ سے وہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی میراث کا کوئی حصہ دار نہ پاتے تو دیگر رشتہ داروں کو دیدیتے تھے نواسی کو سارا مال دیدتے ماموں کو مال دیدیتے اس طرح بھتیجی، اخیافی، بہن کی لڑکی، حقیقی بہن کی

علاتی بہن کی لڑکی، پھوپی چچا کی بیٹی، پڑپوتی، نانایا اور کوئی قریب یا دور کے رشتہ دار اسی کو مال حوالہ کرتے جب ان کے علاوہ قریب کے رشتہ دار موجود نہ ہوں اگر ایک نواسا اور ایک بھانجا موجود ہوتو دونوں کو آدھا آدھا مال دے دیتے اگر پھوپی اور خالہ ہوتو ایک تہائی اور دوتہائی دیتے ماموں کی لڑکی اور خالہ کی لڑکی ہوتب بھی ثلث اور ثلثان دیتے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۲۔۔۔۔۔حارث اعور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میت کے شوہر اور ماں باپ زندہ ہوں تو شوہر کو نصف ماں کو ثلث مابقیہ اور باپ کو دوحصے ملیں گے۔ سعید بن منصور بیھقی

۳۰۵۷۳۔۔۔۔۔یحیٰی بن جزار روایت کرتے ہیں کہ شوہر اور ماں باپ کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف ماں کو ثلث اور باپ کو سدس۔ (سعید بن منصور، بیہقی سنن کبریٰ بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے)۔

۳۰۵۷۴۔۔۔۔۔ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کی موجودگی میں بھتیجے کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔

رواہ بیھقی

۳۰۵۷۵۔۔۔۔۔اسماعیل بن ابی خالد امام شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھتیجا جب دادا کے ساتھ آجائے تو بھائی اور باپ والا معاملہ فرماتے جب کہ دوسرے صحابہ اور معاملہ فرماتے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۶۔۔۔۔۔امام شعبی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ زید بن ثابت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ تین جدات کو وارث قرار دیتے دو باپ کی طرف سے اور ایک ماں کی طرف سے۔

۳۰۵۷۷۔۔۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی او زید بن ثابت جدہ کو ثلث ثلثان یا سدس دیتے نہ اس سے کم کرتے نہ زیادہ جب میت سے ان کی قرابت مساوی درجہ کی ہوا گرایک کی قرابت زیادہ ہوتو اس کو وارث قرار دیتے دوسری کو محروم کردیتے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۸۔۔۔۔۔جریر مغیرہ بن شعبہ اور ان کے ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت، حضرت علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ جب میت ایک بیٹا چھوڑ کر جائے تو سارا مال اسی کو ملے گا اگر دو بیٹے چھوڑ کر جائے تو مال دونوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا اگر تین بیٹے ہوں تب بھی مساوی تقسیم ہوگا اگر میت کے لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو ''مال للذکر مثل حظ الانثیین '' کے قاعدہ پر تقسیم ہوگا اور اگر صلبی اولاد موجود نہ ہو بلکہ پوتے اور پوتیاں ہوتو مال ان کے آپس میں ''للذکر مثل حظ الانثیین '' کے قاعدہ پر تقسیم ہوگا وہ صلبی اولاد کی جگہ ہوجائیں گے جب صلبی اولاد موجود نہ ہو جب کہ ایک حقیقی بیٹا اور ایک پوتا ہوتو پوتا میراث سے محروم ہوگا، اس طرح جب کچھ پوتے اور پوتے کی اولاد ہوں دوسرے سے کچھ پوتے پوتیاں ہوں اور نیچے نسل کی تو اعلیٰ کی موجودگی میں اسفل کو حصہ نہیں ملے گا جس طرح بیٹے کی موجودگی میں پوتے کو نہیں ملتا اگر صرف باپ وارث ہے اور کوئی نہیں تو سارا مال باپ کا ہوگا اگر میت کا باپ اور بیٹا موجود ہوتو باپ کو چھٹا حصہ ملے گا باقی مال بیٹے کا ہوگا اگر پوتا ہو بیٹا نہ ہوتو پوتا بیٹے کے قائم مقام ہوگا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۷۹۔۔۔۔۔امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس عورت کے ورثہ میں دو چچازاد بھائی ہوں ان میں سے ایک اس کا شوہر ہو اور دوسرا ماں شریک بھائی حضرت علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق شوہر کو نصف اور ماں شریک بھائی کو سدس بقیہ مال میں دونوں شریک ہوں گے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق شوہر کو نصف باقی مال شریک بھائی کو ملے گا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۰۔۔۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں مولیٰ کو وارث قرار نہیں دیتے تھے زید بن ثابت اور علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قریبی رشتہ دار کا جو حصہ بنتا ہے اس کا حصہ اس کو دیا جائے گا بقیہ مال مولیٰ کو ملے گا وہی کلالہ ہے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۱۔۔۔۔۔سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ جس کے ورثہ میں ایک بیٹی اور مولیٰ تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو نصف اور مولیٰ کو نصف مال دیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۲۔۔۔۔۔سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ ورثہ میں بیٹی، بیوی اور مولیٰ ہوتو حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹی کو نصف بیوہ کو ثمن دیتے بقیہ مال بیٹی پر رد فرمادیتے۔ رواہ بیھقی

دادا باپ کے قائم مقام ہے

۳۰۵۸۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دیت اسی کا حق ہے جو میراث کا حقدار ہے اور دادا باپ کے قائم مقام ہے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۴..... عبید بن نضلہ کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب دادا کو تہائی مال دیتے پھر سدس کی طرف رجوع فرما لیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سدس دیا کرتے تھے پھر ثلث کا قول اختیار کیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۵..... شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا چھ بھائی اور دادا کے متعلق پوچھا جواب دیا کہ دادا کو بھی ایک بھائی بنا کر میراث تقسیم کر دو اور میرا خط مٹادو۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۶..... شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بصرہ سے خط لکھا چھ بھائی اور دادا کے حصہ میراث سے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مال کا ساتواں حصہ دادا کو دیا جائے گا۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۷..... عبداللہ بن سلمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ دادا کو ایک بھائی کے برابر حصہ دیتے یہاں تک ان کو چھٹا حصہ مل جائے۔ رواہ بیھقی

۳۰۵۸۸..... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور شعبی سے روایت ہے کہ ورثہ میں ایک حقیقی بہن ہے ایک اخیافی بہن اور دادا ہے تو حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف اخیافی بہن کو سدس اور بقیہ مال دادا کو ملے گا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں بہنوں کو نصف اور دادا کو نصف ملنے گا اخیافی بہن اپنا حصہ حقیقی بہن پر رد کرے گی ایک حقیقی بہن اور دو علاتی بہن اور دادا وارث ہونے کی صورت میں حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف دونوں علاتی بہنوں کو سدس تکملہ للثلثین اور باقی دادا کو ملے گا اگر علاتی بہنیں دو سے زیادہ ہوں تب بھی ان کا حصہ سدس سے زیادہ نہ ہوگا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دادا کو دو خمس اور بہنوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک خمس (یعنی دادا کو ۲/۵ اور ہر بہن کو ۱/۵ ملے گا) پھر دونوں علاتی بہنیں اپنے حصے حقیقی بہن کو واپس کریں گی یہاں تک اس کا نصف مکمل ہو جائے نصف مکمل ہونے کے بعد جو باقی بچے وہ دونوں علاتی بہنوں کو مل جائے گا۔ اگر تین یا چار علاتی بہنیں ایک حقیقی بہن اور دادا کے ساتھ جمع ہو جائیں تو دادا کا حصہ ثلث سے کم نہ ہوگا اور حقیقی بہن کو نصف مل جائے گا مابقیہ علاتی بہنوں کا ہوگا۔

اگر ایک حقیقی بہن ایک علاتی بھائی اور دادا وارث ہوں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف ملے گا مابقیہ بھائی اور دادا کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوگا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دادا کو نصف اور حقیقی بہن کو نصف اور علاتی بھائی محروم ہوگا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دس حصے کر کے دادا کو چار حصے اور علاتی بھائی کو چار حصے اور حقیقی بہن کو دو حصے پھر بھائی تین حصے حقیقی بہن کو واپس کرے گا اس طرح اس کا نصف مکمل ہو جائے گا تو بھائی کے پاس ایک حصہ باقی بچے گا وہی اس کا حق ہے۔

ایک حقیقی بہن ہے ایک علاتی بھائی ہے اور ایک علاتی بہن ہے اور دادا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف باقی دادا علاتی بھائی اور بہنوں کے درمیان خمسا تقسیم ہوگا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق حقیقی بہن کو نصف باقی دادا کے لئے علاتی بھائی بہنیں محروم ہوں گے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق مال کے بارہ حصے کئے جائیں گے دادا کو ثلث چھ حصے اور بھائی کو چھ حصے اور دونوں بہنوں مین سے ہر ایک کو تین تین حصے پھر علاتی بھائی اور بہن اپنے حصے حقیقی بہن پر رد کریں گے یہاں تک نصف یعنی نو حصے مکمل ہو جائیں اور ان دونوں کے درمیان تین حصے باقی رہیں گے۔

دو حقیقی بہنیں ایک علاتی بھائی اور دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں بہنوں کو ثلثان اور بقیہ بھائی اور دادا کے درمیان آدھا آدھا ہوگا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں بہنوں کو ثلثان اور جو باقی بچا دادا کے لئے اور علاتی بھائی محروم ہوگا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق تین حصے ہوں گے دادا کا ایک حصہ بھائی کا ایک حصہ اور بہنوں کا ایک پھر بھائی اپنا حصہ بہنوں پر رد کردے گا تا کہ ان کے حصے ثلثان مکمل ہو جائیں اور خود بھائی کے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچے گا۔

دو حقیقی بہنیں ایک علاتی بہن اور دادا حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں حقیقی بہنوں کو ثلثان مابقیہ دادا کو علاتی بہن محروم ہوگی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دس حصے کر کے دادا کو چار حصے اور تینوں بہنوں میں سے ہر ایک کو دو دو حصے پھر علاتی بہن اپنے حصے حقیقی بہنوں کو واپس کردے اس طرح اس کے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچے گا وہ وارث نہیں ہوگی۔

دو حقیقی بہنیں ایک علاتی بھائی ایک علاتی بہن اور دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں حقیقی بہنوں کو دو تہائی داد کو سدس مابقیہ مال علاتی بھائی بہن میں "للذکر مثل حظ الانثیین" کے قاعدہ کے مطابق تقسیم ہوگا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق دونوں حقیقی بہنوں کو ثلثان اور مابقیہ دادا کے لئے اور علاتی بہن بھائی محروم ہوں گے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق تین حصے کر کے ایک حصہ ثلث دادا کے لئے اور دو ثلث حقیقی بہنوں کے لئے دونوں آپس میں تقسیم کرلیں اور علاتی بہن بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۹۰..... ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میراث کے مسائل میں عول کا قول اختیار فرمایا۔
رواہ بیہقی

۳۰۵۹۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتد کے مال کا حقدار اس کے مسلمان ورثہ کو قرار دیا (بیہقی، امام شافعی اور احمد سے اس روایت کی تضعیف منقول ہے)

۳۰۵۹۲..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں شوہر، ماں، اخیافی بھائی اور حقیقی بھائی کے ورثہ ہونے پر حضرت علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے فیصلہ فرمایا کہ شوہر کو نصف، ماں کو سدس، اخیافی بھائیوں کو ثلث، حقیقی بھائیوں کو اخیافی بھائیوں کے ساتھ شریک نہیں کیا بلکہ ان کو عصبہ قرار دیا اگر کچھ مال بچ گیا تو حقیقی بھائیوں کو ملے گا ورنہ محروم ہوں گے۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۹۳..... حارث کہتے ہیں کہ حضرت علی اخیافی بھائیوں کو وارث قرار دیتے تھے ان کے ساتھ حقیقی بھائیوں کو شریک نہیں ٹھہراتے وہ عصبہ ہیں اس کے لئے مال نہیں بچا۔ رواہ بیہقی

۳۰۵۹۴..... عبداللہ بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اخیافی بھائیوں کے حصہ میراث کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کا اگر وہ سو افراد ہوتے تو کیا تو ان کے حصہ ثلث سے بڑھاتے لوگوں نے عرض کیا نہیں تو فرمایا کہ میں ان کا حصہ ثلث سے کم نہیں کروں گا۔ (بیہقی نے روایت کی اور کہا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت ہے)

۳۰۵۹۵..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حقیقی بھائیوں کو اخیافی بھائیوں کے ساتھ میراث میں شریک نہیں فرماتے تھے۔

۳۰۵۹۶..... (مسند علی) قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں فیصلہ فرمایا جس نے دو چچازاد بھائیوں کو وارث بنایا ایک ان میں سے ماں شریک بھائی ہے کہ ماں شریک بھائی کو سدس بقیہ مال دونوں کے درمیان مشترک ہوگا۔ رواہ ابن جریر

۳۰۵۹۷..... حکیم بن عقال کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مقدمہ آیا ایک عورت کے دو چچازاد بھائی وارث ہیں ایک ان میں سے شوہر ہے دوسرا اخیافی بھائی تو شوہر کو نصف مال دیا اور بھائی کو سدس اور بقیہ مال کو دونوں کے درمیان مشترک قرار دیا۔ رواہ ابن جریر

الجدہ

دادی اور نانی کے لئے حصہ میراث کی تفصیل

۳۰۵۹۸......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”جدہ“ کو پہلی مرتبہ میراث میں چھٹا حصہ دیا گیا وہ میت کی دادی اپنے بیٹے (میت کے والد) کے ساتھ وارث ہوئی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۵۹۹......شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین جدات کو وارث قرار دیتے تھے دو باپ کی جانب سے اور ایک ماں کی جانب سے تینوں میں مساوی تقسیم فرماتے تھے جب تک باپ کی طرف کی دو دادیوں میں سے ایک دوسری کی وارث نہ بن جائے۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۰......ابوعمر شیبانی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کو اس کے بیٹے کے ساتھ وارث قرار دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۱......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پہلی جدہ (دادی) جو اسلام میں وارث قرار پائی وہ اپنے بیٹے کے ساتھ وارث بنی۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۲......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میت کی دادی کو اپنے بیٹے کے موجودگی میں سدس کا مستحق قرار دیا یہ پہلا واقعہ تھا اسلام میں کہ دادی وارث قرار پائی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۳......ابن سیرین کہتے کہ سیرین نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اسلام میں پہلی مرتبہ جو دادی کو سدس دیا گیا وہ خاتون اپنے بیٹے کے ساتھ پوتے کی وارث بنی تھی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۴......ابن سیرین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دادی کو میراث میں سے سدس دیا وہ عورت بنی خزاعہ کی تھی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۰۵......امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادی اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار نہیں دیتے تھے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ وارث قرار دیتے تھے اسلام میں پہلی مرتبہ جو دادی کو وارث قرار دیا وہ اس کے بیٹے کی موجودگی کی صورت میں ہوا۔

حلیۃ الاولیاء، بیہقی

۳۰۶۰۶......شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ علی اور زید رضی اللہ عنہما دادی کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار نہیں دیتے تھے اور باپ اور ماں کی طرف جو دادی اور نانی ہوتیں ان میں سے رشتہ داری میں جو زیادہ قریب ہو اسی کو وارث قرار دیتے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دادی کو اس کے بیٹے کی موجودگی میں وارث قرار دیتے اور قریب والی اور دور دونوں کو وارث قرر دیتے اور ان کے لئے میراث کا چھٹا حصہ مقرر فرماتے جب مختلف جہات سے ہوں اور اگر ایک جہت سے ہوں تو قریب والی کو وارث قرار دیتے۔

الجد......دادا کی میراث کے متعلق تفصیلات

۳۰۶۰۷......(مسند الصدیق) ابن زبیر کہتے ہیں کہ صدیق اکبر دادا کو میراث میں باپ کے قائم مقام قرار دیتے۔

عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، سعید بن منصور، بخاری، دارمی، دارقطنی، بیہقی

۳۰۶۰۸......شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ دادا کو بھائی سے زیادہ حقدار سمجھتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ اس میں مزید کلام کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ دادا بن گئے تو فرمایا یہ ایک کام ہونے والا تھا لہٰذا لوگوں کو اس کا مسئلہ معلوم

ہونا چاہئے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ ان سے دادا کے حصہ میراث معلوم کیا جائے تو انہوں نے کہا کہ میری اور صدیق اکبر کی رائے یہ ہے کہ دادا بھائی سے اولی ہے اور کہا اے امیر المؤمنین! ایسا نہ کیجئے کہ ایک درخت لگایا جائے پھر اس سے شاخ نکلے پھر اس شاخ سے دو شاخیں نکلیں کہ آپ پہلی شاخ کو دوسری شاخ سے اولی قرار نہ دیں حالانکہ شاخ شاخ سے نکلی ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رائے مطابق رائے دی مگر انہوں نے اس طرح تشبیہ دی کہ ایک سیلاب بہہ گیا اس سے ایک گھاٹی نکلی پھر اس گھاٹی سے دو گھاٹیاں نکلیں اور کہا کہ بتائیں اگر یہ درمیان والی گھاٹی لوٹ جائے تو کیا ان دو گھاٹیوں کی طرف نہیں جائے گی ایک اکٹھی یہ جواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور پوچھا کیا تم میں سے کسی نے دادا کے حصہ میراث کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک مسئلہ میراث پوچھا گیا اس میں دادا بھی شامل تھا آپ ﷺ نے اس کو ثلث (تہائی) مال دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس وقت دادا کے ساتھ دیگر ورثہ کون تھے تو اس شخص نے کہا یہ یاد نہیں فرمایا تجھے یاد نہ رہے پھر خطبہ ارشاد فرمایا اور لوگوں سے پوچھا کہ کسی نے دادا کے حصہ میراث سے متعلق کوئی حدیث سنی ہے تو ایک شخص کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے ایک میراث کا فیصلہ سنا رسول اللہ ﷺ نے دادا کو سدس (چھٹا حصہ) عطا فرمایا تو پوچھا ان کے سات دیگر ورثہ کون تھے تو بتایا یاد نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا تمہیں یاد نہ رہے امام شعبی کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دادا کو بھائی کی حیثیت دیتے یہاں تک ان کا حصہ ثلث تک پہنچ جائے جب وہ تیسرا ہوا اور جب بھائیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو بھی دادا کو ثلث ہی دیتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی دادا کو بھائی فرض کرتے یہاں تک تعداد چھ تک پہنچ جاتی وہ ان کا حصہ چھٹا ہوا اگر تعداد اس سے بڑھ جاتی تو بھی ان کا حصہ سدس ہی ہوتا۔

عبدالرزاق، بیھقی

۳۰۶۰۹......عطاء کہتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے جب کہ ان کے نیچے باپ زندہ نہ ہو جیسا کہ پوتا بیٹے کی عدم موجودگی میں بیٹے کے قائم مقام ہوتا ہے۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۱۰......اسماعیل بن سمیع کہتے ہیں کہ ایک شخص ابن وائل کے پاس آیا کہ اور کہا کہ ابو بردہ کا خیال یہ ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہے ابن وائل نے کہا کہ جھوٹی نسبت ہے اگر اس کو باپ کے قائم مقام قرار دیا ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مخالفت نہ کرتے۔

ابن ابی شیبۃ

۳۰۶۱۱......سعید بن مسیب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: دادا کے حصہ کے بارے میں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر! یہ کیسا سوال ہے؟ میرا خیال یہ ہے کہ اس کا علم ہونے سے پہلے آپ کو موت آ جائے گی عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا اس کے علم ہونے سے پہلے۔ عبدالرزاق، بیھقی، ابوالشیخ فی الفرائض

۳۰۶۱۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دادا کے حصہ کے متعلق کئی فیصلہ کئے کسی مسئلہ میں حق کے متعلق کوتاہی نہیں کی۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۱۳......عبیدہ سلمانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سو فیصلے یاد کئے جو دادا کے حصہ کے متعلق تھے ہر فیصلہ دوسرے فیصلہ کو توڑنے والا تھا۔ ابن ابی شبیۃ، بیھقی ابن سعد، عبدالرزاق

۳۰۶۱۴......ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے دادا کے حصہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

۳۰۶۱۵......نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہنم پر سب سے زیادہ جری دادا کے حصہ میراث کے متعلق فیصلہ کرنے والا ہے۔

رواہ عبدالرزاق

دادا اور مقاسم

۳۰۶۱۶......سعید بن مسیّب عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ قبیصہ بن ذویب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ دادا حقیقی بھائی اور علاتی بھائی کے ساتھ مقاسمہ کرے گا جب تک مقاسمہ دادا کے حق میں بہتر ہو ثلث مال ہے اگر بھائیوں کی تعداد بڑھ جائے تو دادا کو ثلث مال دے کر باقی مال بھائی بہنوں میں للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدہ کے موافق تقسیم کیا جائے گا۔ اور یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی بہنیں علاتی بھائی بہنوں سے اولیٰ ہیں سوائے اس کے علاتی بھائی بھی تقسیم میں داخل ہوں گے حقیقی بھائی کی طرح بعد میں اپنا حصہ حقیقی بھائی کو دیدیں گے حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے علاتی بھائی کو کچھ نہیں ملے گا الا یہ کہ حقیقی بہنوں کو ان کا حصہ ملنے کے بعد کچھ مال باقی بچے وہ علاتی بہن بھائی آپس میں للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدہ کے مطابق تقسیم کریں گے۔ رواہ بیهقی

۳۰۶۱۷......عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کہتے ہیں کہ ابوالزناد نے یہ رسالہ خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے لیا وہ زید کے خاندان میں بڑے تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: لعبداللہ معاویہ امیر المومنین. من زید بن ثابت فذکر الرسالة بطولها فیها.

اس رسالہ میں مذکور ہے کہ میں نے امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ کو دیکھا جس میں انہوں نے دادا کو بھائی فرض کر کے میراث تقسیم فرمائی جب دادا ایک بھائی کے ساتھ آیا تو مال کو دونوں میں آدھا آدھا تقسیم فرمایا اور اگر دادا ایک بہن کے ساتھ آیا تو بہن کو ثلث دیا اگر دو بہنیں ہوں تو نصف دادا کو اور نصف دونوں بہنوں کو دیا اگر دادا اور دو بھائی ہوں تو دادا کو ثلث دیا اگر بھائیوں کی تعداد زیادہ ہو تو میں نے نہیں دیکھا کہ دادا کا حصہ ثلث سے کم کیا ہو دادا کو ثلث دینے کے بعد جو مال باقی بچا وہ بھائیوں کے لئے ہے کیونکہ حقیقی بھائی بہنیں ایک دوسرے سے اولی ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے میراث کے حصے مقرر فرمائے نہ علاتی بہن بھائیوں کے لئے اسی وجہ سے میرا خیال یہ ہے کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ دادا اور علاتی بھائیوں میں مقاسمہ فرماتے تھے اور اخیافی بھائیوں کو دادا کی موجودگی میں کچھ نہیں عطاء فرماتے تھے اور کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جو میں نے آپ کی طرف لکھا اسی کے مطابق فیصلہ فرماتے تھے۔

رواہ بیهقی

۳۰۶۱۸......یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر پوچھا دادا کے حصہ کے متعلق تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا آپ نے مجھ سے دادا کے حصہ کے متعلق دریافت کیا ہے واللہ اعلم دادا کے متعلق تو امراء یعنی خلفاء ہی فیصلہ فرمایا کرتے تھے میں آپ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ دونوں دادا کو ایک بھائی کے ساتھ وارث ہونے کی صورت میں دادا کو نصف دیتے دو بھائی ہونے کی صورت میں ثلث دیتے اگر بھائیوں کی تعداد بڑھ جائے تو دادا کا حصہ ثلث سے کم نہیں کرتے تھے۔ مالک، عبدالرزاق بیهقی

۳۰۶۱۹......سلیمان یسار کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دادا کو ثلث دیا ہے بھائیوں کی موجودگی میں۔ مالک بیهقی

۳۰۶۲۰......عبیدہ سلمانی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کے ساتھ آنے کی صورت میں ثلث دیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سدس دیا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم نے دادا پر ظلم کیا ہو اس لئے دادا کو ثلث دیا کرو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو انہوں نے دادا کو سدس دیا تو عبیدہ نے کہا کہ تم دونوں کا اجتماعی فیصلہ تنہا فیصلہ کے مقابلہ میں مجھے پسند ہے۔ رواہ بیهقی

۳۰۶۲۱......شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسلام میں پہلا شخص جو دادا ہونے کی حیثیت سے وارث بنا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا انتقال کر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میراث کا مال لینا چاہا میت کے بھائیوں کو چھوڑ کر تو ان سے حضرت علی اور زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کو یہ حق نہیں ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم دونوں کا اجتماعی فیصلہ نہ ہوتا تو میں اس بات کو قبول نہ کرتا کہ وہ میرا بیٹا ہو اور میں اس کا باپ نہ ٹھہروں (بیہقی نے روایت کی اور کہا یہ امام شعبی رحمہ اللہ کا مرسل ہے کیونکہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا البتہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے مراسیل بھی اچھے ہوتے تھے)۔

۳۰۶۲۲......ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا ماں بہن اور دادا کی صورت میں بہن کو نصف ماں کو ثلث اور دادا کو مابقیہ۔عبدالرزاق ابن ابی شیبة بیهقی

۳۰۶۲۳......ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماں کو دادا پر فوقیت نہیں دیتے تھے۔
سفیان عبدالرزاق سعید بن منصور بیهقی

دادا باپ کے قائم مقام

۳۰۶۲۴......طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شانہ اٹھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا تاکہ لکھیں کہ وہ دادا کو باپ کے قائم مقام سمجھتے ہیں اچانک ایک سانپ نمودار ہوا تو سارے منتشر ہو گئے تو فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس رائے کو باقی رکھنا ہوا تو باقی رکھیں گے۔بیهقی سعید بن منصور

۳۰۶۲۵......سفیان ثوری رحمہ اللہ عاصم سے وہ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہیں اسلام میں دادا ہونے کی حیثیت سے میراث ملی ہے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۲۶......مروان کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ کے زخم لگنے کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں دادا کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اگر تم اسے قبول کرنا چاہو تو قبول کر و تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر ہم آپ کی رائے کا اتباع کریں تو آپ کی رائے اچھی ہے اور اگر آپ سے پہلے شیخ (یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) کی رائے پر عمل کریں ہے یہ بھی اچھا ہے دونوں صاحب رائے ہیں۔

۳۰۶۲۷......قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی بن ابی طالب زید بن ثابت اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان سے دادا کے حصہ کے متعلق دریافت فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے لئے ہر حال میں ثلث ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھائیوں کے ساتھ آئے تو ثلث ہے دوسرے اصحاب الفرائض کے ساتھ آئے تو سدس جن صورتوں میں مقاسمہ بہتر ہو ان میں مقاسمہ پر عمل کیا جائے گا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ باپ کے قائم مقام ہیں لہٰذا دادا کی موجودگی میں بھائیوں کو میراث نہیں ملے گی ارشاد باری تعالیٰ ہے ملة ابیکم ابراهیم ہمارے اور ان کے درمیان بہت سے آباء حائل ہیں اس کے باوجود ابراہیم علیہ السلام کو باپ قرار دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ڈرانا شروع کیا۔عبدالرزاق

مطلب یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دلیل کو پسند کیا۔

۳۰۶۲۸......معمر زھری سے روایت کرتے ہیں کہ یہ میراث کے مسائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تخریج کردہ ہیں بعد میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو اور پھیلایا اور انہیں کے نام پر پھیل گئے۔

۳۰۶۲۹......معمر زھری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دادا کو بھائی کے ساتھ شریک کرتے تھے جب کہ ان دونوں کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہو اور دو بھائیوں کی موجودگی میں دادا کو ثلث دیا کرتے تھے اور دادا کے حق میں مقاسمہ جب تک بہتر ہو مقاسمہ پر عمل کرتے تھے اور کل مال کے سدس سے دادا کا حصہ کم نہیں کرتے تھے پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ کی اشاعت کی اور انہی سے مسئلہ عام ہو گیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۳۰......ابن شہاب فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عمر رضی اللہ عنہ نے دو دادیوں کو وارث قرار دیا دونوں کو ایک حصہ میں شریک کیا۔
رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۳۱...... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دن ان کے پاس داخل ہونے کی اجازت مانگی تو ان کو اجازت دی گئی اس حال میں ان کا ایک جاریہ کی گود میں تھا جو زید رضی اللہ عنہ کے سر پر کنگھی کر رہی تھی انہوں نے سر باہر نکالا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سر کو چھوڑ دو تا کہ وہ اچھی طرح کنگھی کرے تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اگر آپ بلا لیتے میں خود حاضر ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ضرورت میری تھی میں اس غرض سے آیا ہوں کہ دادا کے مسئلہ کو حل کریں تو زید نے کہا: نہیں خدا کی قسم! اس میں وہ کیا کہتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو دنیا سے جا چکے ہیں ان کی رائے میں کمی زیادتی نہیں ہو سکتی ہے وہ تو اب ہم نے غور کرنا ہے اگر تمہاری رائے میرے موافق ہو تو قبول ہے ورنہ تم پر کوئی الزام نہیں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کوئی رائے دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں نکل گئے اور جاتے ہوئے کہا میں تو ضرورت سے آیا تھا اور میرا خیال تھا کہ آپ مجھے فارغ کر دیں گے پھر دوسرے دن اسی وقت دوبارہ آئے جس وقت پہلے دن آئے تھے وہ مسلسل رائے مانگتے رہے یہاں تک زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپ کو ایک تحریر لکھ کر دوں گا پھر ان کو اونٹ کی ہڈی میں لکھ کر دیا اس کے لئے ایک مثال پیش کی کہ دادا کی مثال ایک درخت کی ہے جو ایک تنے پر قائم ہے پھر اس سے شاخیں نکلیں پھر شاخ سے اور شاخ نکلی تو وہ تنا سیراب کرتا ہے شاخ کو اگر پہلی شاخ کاٹ دی جائے تو پانی دوسری شاخ کی طرف آجائے گا اگر دوسری شاخ کاٹ دیجائے تو پہلی کی طرف آئے گا وہ تحریر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا پھر اس تحریر کو لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ زید بن ثابت نے دادا کے متعلق ایک فیصلہ کیا ہے جس کو میں نے نافذ کر دیا وہ پہلا دادا تھا جو پوتے کا کل مال خود لے کر بھائیوں کو محروم کرنے جا رہا تھا اس تحریر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میراث کو تقسیم کر دیا۔ رواہ بیہقی

۳۰۶۳۲...... حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا کہ تم میں سے جس کو دادا کے حصہ میراث کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا کوئی فرمان یاد ہو وہ کھڑا ہو جائے تو معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دادا کے متعلق فیصلہ فرمایا تھا جو ہم میں موجود تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کتنا حصہ دیا تھا معقل بن یسار نے کہا سدس پوچھا دیگر ورثہ کون تھے عرض کیا معلوم نہیں تو فرمایا کہ تمہیں معلوم نہ ہو۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۳۳...... ابومعشر نے عیسیٰ بن عیسیٰ حناط سے روایت کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دادا کے حصہ کے متعلق کوئی روایت سنی ہے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: میں نے سنی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کتنا حصہ دیا؟ تو عرض کیا کہ سدس پوچھا دیگر ورثہ کون تھے؟ عرض کیا معلوم نہیں تو فرمایا تمہیں معلوم نہ ہو دوسرے نے کہا امیر المؤمنین مجھے معلوم ہے کہ ان کو ثلث دیا تھا پوچھا دیگر ورثہ کون تھے عرض کیا معلوم نہیں فرمایا کہ تمہیں معلوم نہ ہو تیسرے نے کہا کہ مجھے معلوم ہے پوچھا کتنا حصہ دیا تھا عرض کیا نصف مال پوچھا دیگر ورثہ کون تھے کہا کہ معلوم نہیں فرمایا کہ تمہیں معلوم نہ ہو چوتھے شخص نے کھڑے ہو کر کہا مجھے معلوم ہے کہ دادا کو کتنا مال دیا تھا ان کو پورا مال دیا تھا پوچھا ان کے ساتھ دیگر ورثہ کون تھے؟ کہا معلوم نہیں فرمایا تمہیں معلوم نہ ہو جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے میراث کے اصول وضع کئے تو دادا کو ثلث مال دیا میت کے ایک لڑکے کی موجودگی میں اور ان کو تہائی مال دیا بھائیوں کی موجودگی میں اور ان کو نصف مال دیا ایک بھائی کی موجودگی میں اور ان کو پورا مال دیا جب کوئی دیگر وارث نہ ہو۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۳۴...... سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دو کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیا تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۳۵...... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک پوتا انتقال کر گیا تو ورثہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت کو بلوایا زید بن ثابت میراث کا حساب کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور فرمایا کہ تم ترکہ کو تقسیم کر کے دنیا چاہتے ہو میں تو تقسیم کر کے نہیں لونگا میری زندگی کی قسم میں جانتا ہوں کہ میت کے بھائیوں کے مقابلہ میں میراث کا زیادہ حقدار ہوں۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۳۶...... زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ دادا کو باپ کے قائم مقام سمجھے تھے۔ عبدالرزاق رواہ عن عطاء

۳۰۶۳۷ ...... عبید بن نضلہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دادا اور بھائیوں میں مقاسمہ فرماتے جب تک مقاسمہ سدس سے بہتر ہو یعنی مقاسمہ کی صورت میں مال زیادہ ملے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے دادا پر زیادتی کی ہے جب آپ کے پاس خط پہنچے تو دادا اور بھائیوں میں مقاسمہ کریں جب تک مقاسمہ ثلث سے بہتر ہو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی قول کو اختیار کرلیا۔ سعید بن منصور ابن ابی شیبة بیھقی

۳۰۶۳۸ ...... عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ پہلا دادا جو اسلام میں وارث قرار پایا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے پورا ترکہ لینا چاہا میں نے کہا یا امیر المؤمنین! یہ آپ کے علاوہ بھی درخت ہیں یعنی ان کی اولاد کے بھی اولاد ہے۔ ابن ابی شیبة

۳۰۶۳۹ ...... مسروق کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کا حصہ سدس سے نہیں بڑھاتے تھے جب کہ وہ بھائیوں کے ساتھ آئے میں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو دادا کو بھائیوں کے ساتھ ثلث دیا تھا تو پھر انہوں نے بھی ثلث دینا شروع کیا۔ ابن ابی شیبة

۳۰۶۴۰ ...... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جو شخص یہ گمان رکھے کہ کسی صحابی نے اخیافی بھائی کو دادا کے ساتھ وارث قرار دیا تو اس نے جھوٹ بولا۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۴۱ ...... ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ دادا کو تین بھائیوں تک بھائی شمار کر کے میراث دیتے جب بھائیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو دادا کو ثلث دیتے اگر میت کی بہنیں ہوتیں تو ان کو ان کا حصہ دے کر مابقیہ دادا کو دیتے دادا کی موجودگی میں اخیافی بہن بھائی کو میراث کا حصہ نہیں دیتے تھے اور فرماتے جب حقیقی بہن علاتی بھائی اور دادا کی صورت میں حقیقی بہن کے لئے نصف مابقیہ دادا کے لئے علاتی بھائی محروم۔

رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۴۲ ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادا بیٹی اور بہن کے وارث ہونے کی صورت میں مسئلہ چار سے تخریج کر کے بیٹے کو دو حصے دادا کو ایک حصہ اور بہن کو ایک حصہ دیا اگر دو بہنیں ہوتیں تو مسئلہ کی آٹھ سے تخریج کرتے پھر بیٹی کو چار حصے دادا کو دو حصے دونوں بہنوں کو دو حصے ہر ایک کو ایک حصہ اور تین بہنیں ہوں ترکہ کو دس حصوں میں تقسیم فرماتے پانچ حصے بیٹی کو دو حصے دادا کو اور تین حصے بہنوں کو ہر ایک کو ایک حصہ۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۴۳ ...... ثوری اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بیوہ ماں بھائی اور دادا کی صورت میں اس طرح فیصلہ فرمایا کہ ترکہ کے چار حصے کر کے ہر ایک کو ایک حصہ دیا اعمش کے علاوہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ ترکہ کو ۲۴ حصوں میں تقسیم کیا ماں کو سدس دیا چار حصے بیوہ کو ربع چھ حصے باقی دادا اور بھائی کو سات سات حصے دیئے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۴۴ ...... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دادا نے حقیقی بہن اور دو علاتی بھائیوں کی صورت میں فیصلہ فرمایا کہ بہن کو نصف مال اور باقی دادا کو دیا علاتی بھائیوں کو کچھ نہیں دیا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۴۵ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کو جہنم کے جراثیم میں گھسنے کا شوق ہو وہ دادا اور بھائیوں کے درمیان میراث کا فیصلہ کرے۔

عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیھقی

۳۰۶۴۶ ...... عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو باپ کے قائم مقام قرار دیتے تھے۔ عبدالرزاق، بیھقی

۳۰۶۴۷ ...... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ دادا کو بھائیوں کی تعداد چھ ہونے تک بھائیوں کے ساتھ میراث میں شریک کرتے تھے اور ہر ایک کو اپنا حصہ دیتے اور دادا کی وجہ سے اخیافی بہن بھائی کو محروم کرتے اس طرح حقیقی بھائی اور دادا کے ساتھ علاتی بھائی کو میراث کا حصہ نہیں دیتے ولاء کی موجودگی میں دادا کو سدس سے زیادہ نہیں دیتے ہاں میت کے بھائی بہن موجود ہوں اگر میت کی ایک حقیقی بہن دادا اور علاتی بھائی ہو تو حقیقی بہن کو نصف بقیہ مال دادا کو اور علاتی بھائی کے درمیان تقسیم کرتے آدھا آدھا اگر بھائیوں کی تعداد بڑھ جاتی تو دادا کو بھائیوں کے ساتھ میراث میں شریک رکھتے جب تک مقاسمہ سدس سے بہتر رہے جب سدس بہتر ہوتا تو دادا کو سدس دیتے اگر ایک حقیقی بہن دادا علاتی بہن اور بھائی ہوتا تو ترکہ کو دس حصوں میں تقسیم کرتے حقیقی بہن کو پانچ حصے آدھا دادا کو دو حصے علاتی بھائی کو دو حصے علاتی بہن کو ایک حصہ۔

عبدالرزاق، بیھقی

۳۰۶۴۸......شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ زید بن ثابت عثمان بن عفان ابن عباس رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا اس مسئلہ میں دادا ماں اور حقیقی بہن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ بہن کو نصف ماں کو ثلث دادا کو سدس ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بہن کو نصف ماں کو سدس دادا کو ثلث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماں کو ثلث، بہن کو ثلث، دادا کو ثلث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کل ترکہ کو نو حصوں میں تقسیم کر کے ماں کو تین حصے مابقیہ کا دو ثلث دادا کو اور ایک ثلث بہن کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ماں کو ثلث مابقیہ دادا کو بہن محروم ہوگی۔ عبدالرزاق، ورواہ عن ابراھیم بدون قول عثمان و ابن عباس

۳۰۶۴۹......ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ماں بہن شوہر اور دادا وارث ہونے کی صورت میں فیصلہ فرمایا کہ مسئلہ آٹھ سے ہوگا بہن کو نصف ۳ شوہر کو نصف ۳ حصے ماں کو ایک حصہ اور دادا کو ایک حصہ دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نو حصے کئے جائیں گے شوہر کو تین حصے بہن کو تین حصے ماں کو دو حصے اور دادا کو ایک حصہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ترکہ کو ۲۷ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا یہی مسئلہ اکدریہ ہے یعنی ام الفروج کہ مسئلہ پہلے نو (۹) سے بنایا پھر تین سے اس کو ضرب دیا تو ستائیس ۲۷ ہوگئے شوہر کے لئے ۹ ماں کے لئے ۶، دادا کے لئے ۸ بہن کے لئے ۴۔

سفیان الثوری فی الفرائض عبدالرزاق سعید بن منصور بیہقی

من لا میراث لہ......یعنی وہ رشتہ دار جن کا میراث میں حصہ نہیں بنتا وہ میراث سے محروم رہتے ہیں، ان کے احکام کا بیان

۳۰۶۵۰......(مسند الصدیق) ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم حمل کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔

رواہ دارمی

۳۰۶۵۱......حمید بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا فرمایا کہ میری تمنا تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پھوپی اور خالہ کی میراث کے حصہ کے متعلق سوال کروں۔ مستدرک حاکم

۳۰۶۵۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھوپی پر تعجب ہے وہ وارث تو بناتی ہیں لیکن خود وارث نہیں بنتی۔

مالک، ابن ابی شیبۃ، بیہقی

۳۰۶۵۳......ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حمل کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔ ابن ابی شیبۃ

۳۰۶۵۴......ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حمل کو وارث قرار نہیں دیتے تھے۔ ابن ابی شیبۃ

۳۰۶۵۵......ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا حمل کی میراث کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی اپنی رائے پیش کی حضرت عثمان نے فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کے مال کا وارث نہیں بنانا چاہتے ہیں مگر اسی کو جس کا خرچہ ہو۔ (بیہقی نے روایت کر کے ضعیف قرار دیا)۔

۳۰۶۵۶......حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے فرمایا کہ حمل کو وارث قرار نہیں دیں گے مگر گواہی کی بنیاد پر (بیہقی نے روایت نقل کر کے ضعیف قرار دیا ہے)

۳۰۶۵۷......زبن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بھانجہ بھانجی پھوپی دادا بہن، ماموں، پھوپی، خالہ، وارث نہیں ہوں گے۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۵۸......عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر قباء پہنچے تا کہ پھوپی اور خالہ کی میراث کے متعلق اللہ تعالیٰ سے حکم معلوم کریں اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ان کے لئے میراث کا حصہ نہیں ہے۔ رواہ سعید بن منصور

من لا وارث لہ۔۔۔۔۔وہ لوگ جو ورثہ کے بغیر انتقال کر جائیں ان کا ترکہ کہاں خرچ کیا جائے اس کے احکام

۳۰۶۵۹۔۔۔۔سعید بن ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ ہمارے علاقہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا اس کا کوئی رشتہ دار اور ولی نہیں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا اگر ذوی الارحام میں سے کوئی ہے تو اس کو دیا جائے اگر کوئی نہ ہو تو ولا ہوگا اگر وہ بھی نہ ہو تو بیت المال میں جمع کرایا جائے اس لئے وہ دیت برداشت کرتا ہے لھذا وارث بھی ہوگا۔(کنز العمال میں تو یہ حدیث بغیر حوالہ کے منقول ہے جب کہ سنن بیہقی میں اس کے شواہد موجود ہیں نیز موطاء میں بھی اس کے شواہد ہیں حاشیہ)

۳۰۶۶۰۔۔۔۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قریبی رشتہ داروں پر رد نہیں فرماتے تھے۔دار قطنی عبدالرزاق

۳۰۶۶۱۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے وردان نامی غلام کھجور کی ٹہنی سے گر پڑا اور انتقال کر گیا اس کی میراث رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو کہ ان کا کوئی قریبی رشتہ دار ہے یا نہیں لوگوں نے بتایا کہ ان کے رشتے دار موجود نہیں تو آپ نے فرمایا ان کا کوئی گاؤں والا تلاش کر کے میراث اس کے حوالہ کردو۔رواہ الدیلمی

۳۰۶۶۲۔۔۔۔عوسجہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہو گیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا سوائے ایک آزاد کردہ غلام کے رسول اللہ ﷺ نے مال اسی کے حوالہ کردیا۔(سعید بن منصور مغنی میں ہے کہ عوسجہ فرائض کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرے تو وہ مجہول ہے امام بخاری نے فرمایا کہ اس کی حدیث صحیح نہیں ہے)

۳۰۶۶۳۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا تمہاری جان سے زیادہ حقدار نہیں ہوں عرض کیا کیوں نہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ جو کوئی قرض چھوڑ جائے وہ ہمارے ذمہ ہے اور جو کوئی اہل وعیال چھوڑ جائے ان کی کفالت ہمارے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ اس کے ورثہ کا حق ہے۔رواہ ابن النجار

مانع الارث۔۔۔۔۔وراثت سے مانع امور کا بیان یعنی جن اسباب کی بناء پر وارث حق میراث سے محروم ہو جاتا ہے

۳۰۶۶۴۔۔۔۔ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ ہم مشرکین کے وارث ہوں گے نہ وہ ہمارے وارث ہوں گے۔سفیان ثوری فی الفرائض دارمی

۳۰۶۶۵۔۔۔۔انس بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے جو وارث نہ ہو وہ دوسرے وارث کے حق میں حاجب بھی نہ ہوگا۔عبدالرزاق، دارمی، سعید بن منصور، بیہقی

۳۰۶۶۶۔۔۔۔شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قاتل مقتول کی میراث میں سے کسی چیز کا حقدار نہیں اگرچہ عمداً قتل کرے یا خطاء۔ابن ابی شیبۃ، عبدالرزاق، دارمی، عقیلی، بیہقی

۳۰۶۶۷۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوسرے مذاہب والے ہمارے وارث نہ ہوں گے اور نہ ہم ان کے وارث ہوں گے۔
مالک، عبدالرزاق، سعید بن منصور، بیہقی

۳۰۶۶۸۔۔۔۔ابوقلابہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنے بھائی کو قتل کردیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاتل کو میراث

سے محروم کردیا تو اس نے عرض کیا کہ میں نے تو خطاءً قتل کیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم عمداً قتل کرتے ہم تمہیں قصاصاً قتل کرتے۔
رواہ عبد الرزاق

۳۰۶۶۹ ..... عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ بنی مدلج کے قتادہ نامی شخص نے اپنے بیٹے کے سر میں تلوار ماری پنڈلی کو لگ گئی اس سے خون بہہ گیا اور انتقال کر گیا سراقہ بن مالک بن جعشم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واقعہ بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماء دید (نامی جگہ پر) میرے لئے ایک سوبیس ۱۲۰ اونٹ تیار کرو یہاں تک میں وہاں پہنچ جاؤں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے ان اونٹوں میں سے تیس حقے اور تیس جذعے اور چالیس حاملہ اونٹیاں لیں پھر فرمایا کہ مقتول کا بھائی کہاں ہے تو اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا کہ یہ اونٹ لے لو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاتل کو میراث کا کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ مالک، شافعی، بیھقی

۳۰۶۷۰ ..... شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اشعث بن قیس وفد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اپنی ایک یہود یہ پھوپی کی میراث کے سلسلہ میں مسئلہ معلوم کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ مقرات بنت الحارث کی میراث کے متعلق معلوم کرنے آئے ہیں عرض کیا کہ کیا میں ان کا قریب ترین رشتہ دار نہیں ہوں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کا جو ہم مذھب ہے وہی اس کے دین پر ہے۔ (دو مختلف دین کے حامل ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے)۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۷۱ ..... عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ بنی مدلج کا ایک شخص اپنے بیٹے پر ناراض ہوا اس پر تلوار ماری تو پاؤں پر لگی اس کا خون بہہ جانے کی وجہ سے انتقال ہو گیا تو وہ شخص اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اپنے نفس کا دشمن کیا تم نے ہی اپنے بیٹے کو قتل کیا اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی ”لایقاد للابن من ابیہ“ کہ بیٹے کے قتل پر باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا میں تجھے قتل کرا دیتا قصاصاً اب اس کی دیت لاؤ تو وہ ایک سوبیس یا تیس اونٹ لے کر آیا آپ نے اس میں سو اونٹ لئے تیس حقے تیس جذعے اور چالیس ۶ سے نو سال کے درمیان عمر کے سب حاملہ یہ اس مقتول بچہ کے ورثہ کے حوالہ کر دیا دوسرے الفاظ میں بھائی کو دیا باپ (قاتل) کو محروم کیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۷۲ ..... عبداللہ بن ابی بکر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ عجم میں پیدا ہونے والے بچوں کو وارث نہیں قرار دیتے جب کہ وہ اسلام سے پہلے پیدا ہوئے ہوں۔ رواہ عبدالرزاق

مشرک مسلمان کا وارث نہیں

۳۰۶۷۳ ..... محمد بن عبدالرحمٰن ثوبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شرک کی حالت میں پیدا ہونے والے بچوں کو وارث نہیں قرار دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۷۴ ..... زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آدمی اپنی ماں کے حق میں حاجب بنتا ہے جس طرح ماں نانی کے حق میں حاجب بنتی ہے۔
رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۷۵ ..... ابن مسیب کہتے ہیں کہ زید بن ثابت میت کے باپ کی موجودگی میں دادی کو میراث سے محروم قرار دیتے تھے۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۷۶ ..... ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس شخص نے بھی کسی کو قتل کیا وہ قاتل مقتول کا وارث نہ ہوگا اگرچہ قاتل کے علاوہ اور کوئی وارث نہ ہو اگر قاتل مقتول کا والد ہو یا بیٹا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ قاتل وارث نہ ہوگا اور یہ بھی فیصلہ فرمایا کہ کسی مسلمان کو کافر کے قتل کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۷۷ ..... محمد بن یحییٰ عبدالرحمٰن بن حرملہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جذام سے سنا کہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس کو مدی کہا جاتا تھا کہ انہوں نے ایک عورت کو پتھر مارا جس سے اس کا انتقال ہو گیا تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گیا اور آپ کو پورا واقعہ بیان

کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی دیت ادا کی جائے وہ قاتل خود اس کا وارث نہ ہوگا۔

کنز العمال میں حوالہ موجود نہیں حافظ ابن حجر نے اصابہ میں کہا ہے اخرجہ البغوی والطبرانی۔

۳۰۶۷۸.....جلاس کہتے ہیں کہ ایک شخص نے پتھر پھینکا اس کی ماں کو لگ گیا اور اس سے انتقال کر گئی تو اس نے ماں کی میراث میں سے اپنا حصہ لینا چاہا اس کے بھائیوں نے کہا میراث میں تیرا کوئی حق نہیں اور مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارا حصہ میراث میں وہی پتھر ہے اور تاوان میں دیت ادا کی اور اس کو میراث میں سے کوئی حصہ نہیں دیا۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۷۹.....ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مشرک نہ حاجب بنتا ہے نہ وارث اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حاجب تو بنتا ہے وارث نہیں بنتا۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۸۰.....جابر بن زید کہتے ہیں کہ جو شخص بھی عمداً یا خطاءً کسی ایسے مرد یا عورت کو قتل کرے جس سے قاتل کو میراث ملتی ہو تو اس کو مقتول کا ترکہ میراث نہیں ملے گی اگر قتل عمداً ہو تو قصاص بھی لازم ہوگا الا یہ کہ اولیاء معاف کر دیں اگر معاف کر دیں تو قاتل کو مقتول کی دیت اور مال میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح جیسے مسلمان قاضیوں نے یہی فیصلہ فرمایا ہے۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۸۱.....حضرت علی فرماتے ہیں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہ ہوگا الا یہ کہ مملوکہ غلام ہو۔ رواہ بیھقی

۳۰۶۸۲.....ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی یہودی نصرانی اور مجوسی غلام کو حاجب نہیں کہتے نہ ہی ان کو وارث قرار دیتے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حاجب بھی مانتے اور وارث بھی قرار دیتے۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۸۳.....ابو بشر سدوسی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک قبیلہ کے کچھ لوگوں نے بیان کیا کہ ان کی ایک مسلمان عورت انتقال کر گئی اور ورثہ میں نصرانی ماں ہے اس کی ماں تقسیم میراث سے پہلے مسلمان ہوگئی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کیا اس عورت کے انتقال کے وقت اس کی ماں نصرانی نہیں تھی؟ لوگوں نے کہا تھی تو فرمایا کہ اس کی ماں کو میراث نہیں ملے گی'' پھر پوچھا اس کی بیٹی نے کتنا مال چھوڑا لوگوں نے بتایا تو فرمایا کچھ اس میں اس کو دو لوگوں نے ترکہ میں سے کچھ اس کو دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۶۸۴.....(مسند اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کل کہاں قیام ہوگا؟ یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا جب مکہ کے قریب پہنچے تو پوچھا کہ عقیل بن ابی طالب نے ہمارے لئے کوئی قیام کی جگہ چھوڑی ہے پھر فرمایا کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی اس کا سبب یہ ہوا کہ بنی کنانہ قریش سے معاہدہ کیا تھا کہ بنو ہاشم کے خلاف کہ نہ ان کے شادی بیاہ کا تعلق ہوگا نہ ان کو پناہ دیں گے نہ ہی ان سے خرید و فروخت کریں گے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں خیف اس وادی کا نام ہے۔ العدنی، ابو داؤد، ابن ماجہ

۳۰۶۸۵.....(ایضاً) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا آپ مکہ والے گھر میں قیام فرمائیں گے تو فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی زمین یا مکان چھوڑا ہے عقیل ابو طالب کے وارث ہوئے جعفر اور علی رضی اللہ عنہما کو وارثت میں کچھ بھی نہیں ملا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور ابو طالب کافر تھے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، دارمی، نسائی ابن خزیمہ، ابو عوانہ، ابن جارود، ابن حبان، دارقطنی، مستدرک

''الکلالہ''

یعنی کسی ایسے شخص کا انتقال ہو جائے جس کے اصول فروع میں سے کوئی زندہ نہ ہو البتہ بھائی بہنیں زندہ ہوں تو ایسے شخص کو میراث کی اصطلاح میں کلالہ کہتے ہیں۔

۳۰۶۸۶.....حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی شخص کا انتقال ہوجائے اور اس کے ورثہ میں نہ والد ہو نہ اولاد تو اس کے ورثہ کلالہ ہوں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ پہلے اس قول سے اتفاق نہیں کرتے تھے بعد میں ان کے قول سے اتفاق کیا۔عبد ابن حمید

۳۰۶۸۷.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمر بن مرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تین مسائل اگر رسول اللہ ﷺ ہم سے بیان کرتے تو وہ میرے لئے دنیا ومافیہا سے بہتر ہوتا(۱) خلافت کا حق دار کون ہے(۲) کلالہ کے احکام (۳) سود کی تفصیلات عمر نے بیان کی کہ میں نے مرہ سے کہا کلالہ کے بارے میں کس کو شک پیش آسکتا ہے وہ والد اور اولاد کے علاوہ ہیں فرمایا کہ ان کو والد کے بارے میں شک ہوتا تھا۔

عبدالرزاق، طبرانی، ابن ابی شیبہ، عدنی ابن ماجہ، شاشی اور ابوالشیخ فی الفرائض، مستدرک، بیھقی، ضیا مقدسی

۳۰۶۸۸.....سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کلالہ کی میراث کس طرح تقسیم ہوگی تو ارشاد فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں فرمادیا ہے پھر آیت تلاوت فرمائی۔وان کان رجل یورث کلا لہ او امراۃ الایۃ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بات سمجھ میں نہیں آئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ 'الی آخر الایۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سمجھ میں نہیں آیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا جب تم رسول اللہ ﷺ کو طمینان اور مسرت کی حالت میں دیکھو تو کلالہ کے بارے میں سوال کرلینا۔(تو انہوں نے سوال کیا) اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا آپ کے والد نے یہ سوال پوچھوایا ہے؟ میرے خیال میں آپ اس مسئلہ کو کبھی سمجھ نہیں پائیں گے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد میں فرمایا کرتے تھے میرے خیال میں، میں اس مسئلہ کو کبھی سمجھ نہیں پاؤں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے متعلق یہی کچھ فرماچکے ہیں۔ابن راھویہ وابن مردویہ وھو صحیح

۳۰۶۸۹.....ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے آخری مرتبہ ان سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ بات وہی ہے جو میں نے کہی میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا کہا فرمایا کہ　میری رائے ہے کہ کلالہ وہی ہے جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔

عبدالرزاق، سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ، وابن جریر، وابن المنذر، وابن ابی حاتم، مستدرک، بیھقی

۳۰۶۹۰.....سمیط روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ کلالہ والد اور اولاد کے علاوہ ہیں۔ابن ابی شیبۃ

بیہقی نے روایت کی ان کے الفاظ یہ ہیں، میرے اوپر ایک زمانہ ایسا گذرا مجھے کلالہ کی حقیقت معلوم نہیں تھی کلالہ وہ میت ہے جس کی اولاد اور والد نہ ہوں۔

۳۰۶۹۱.....شعبی کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کلالہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں کلالہ کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہوں اگر جواب درست ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر غلط ہو تو میری طرف سے اور شیطان کی طرف سے میری رائے یہی ہے کہ کلالہ والد اور اولاد کے علاوہ ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو فرمایا کہ کلالہ اولاد کے علاوہ ہیں ایک روایت میں الفاظ میں "من لاولدلہ" جس کی اولاد نہ ہو نیزہ کے زخم لگنے کے بعد فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کی مخالفت کروں اب میری رائے بھی یہی ہے کہ کلالہ والد اور اولاد کے علاوہ ہیں۔سعید بن منصور، عبدالرزاق، ابن ابی شیبۃ، دارمی، ابن جریر، ابن المنذر، بیھقی

۳۰۶۹۲.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کلالہ کی میراث کا مسئلہ معلوم ہونا ملک شام کے بڑے بڑے محلات حاصل ہونے سے زیادہ محبوب ہے۔رواہ ابن جریر

۳۰۶۹۳.....مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے ایک رشتہ دار کے بارے میں پوچھا جو کلالہ کا وارث ہوا تو فرمایا: کلالہ کلالہ اور اپنی داڑھی پکڑلی۔پھر فرمایا کہ بخدا مجھے اس کا علم ہوجانا پوری روئے زمین کی حکومت ملنے سے زیادہ محبوب ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کلالہ کا مسئلہ پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے آیت سیرین نہیں سنی جو کلالہ کے حکم کے بارے میں نازل ہوئی تین مرتبہ ان کلمات کو دہرایا۔رواہ ابن جریر

۳۰۶۹۴.....ابن سیرین کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب یہ آیت تلاوت فرماتے "اللہ لکم ان تضلوا" تو یہ دعا پڑھتے "اللھم من بینت لہ الکلالۃ فلم یبین لی"۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۶۹۵.....سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دادا اور کلالہ کی میراث کا مسئلہ ایک ہڈی پر لکھا پھر اللہ تعالیٰ سے دعا

مانگی شروع کی اے اللہ! اگر اس میں خیر مقدر ہو تو اس کو جاری فرمادے جب نیزہ کا زخم لگا تو اس تحریر کو منگوایا اور مٹا دیا پھر فرمایا کہ میں نے ایک تحریر لکھی تھی دادا اور کلالہ کے بارے میں پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی اب میں چاہتا ہوں تمہیں تمہارے سابقہ موقف کی طرف لوٹا دوں لوگوں کو معلوم نہ ہو سکا اس تحریر میں کیا بات تھی۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبة

میراث ولد المتلاعنین

یعنی شوہر اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور یہ دعویٰ کرے یہ بچہ میرے نطفہ سے نہیں ہے اور عورت کا دعویٰ ہو کہ یہ شوہر ہی کے نطفہ سے ہے پھر قاضی دونوں کو قسم دے کر تفریق کرا دے تو اس بچے کا نسب اس مرد سے ثابت نہ ہوگا بلکہ اس کو ماں کی طرف منسوب کیا جائے گا اب یہ کسی سے وارث ہوگا یا نہیں اب بچہ کا انتقال ہو جائے تو اس کے مال کا حق دار کون ہوگا اس کی تفصیلات یہاں مذکور ہیں۔

۳۰۶۹۶.....ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس متلاعنہ کے بچہ کی میراث کے متعلق فیصلہ کے لئے آئے اس کے باپ کی اولاد میراث کی دعویدار تھی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سارا مال ماں کو دیدیا اور اسی کو اس بچہ کا عصبہ قرار دیا۔ رواہ بیہقی

۳۰۶۹۷.....امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے کہ ملاعنہ کے بیٹے کا عصبہ اس کی ماں ہے اس کے پورے مال کا وارث ہوگی اگر ماں زندہ نہ ہو تو ماں کا عصبہ اس بچہ کا عصبہ ہوگا ولد الزنا کا بھی یہی حکم ہے اور زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ ماں کو ثلث ملے گا باقی بیت المال میں جمع کرا دیا جائے گا۔ سعید بن منصور بیہقی

۳۰۶۹۸.....شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ملاعنہ کے بیٹے کی میراث کا فیصلہ فرمایا ورثہ میں اس کی ماں اور بھائی تھا ماں کو ثلث بھائی کو سدس مابقیہ انہی دونوں میں ان کے حصہ میراث کے حساب سے رد فرما دیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھائی کے لئے سدس ہے مابقیہ ماں کے لئے وہی عصبہ ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ماں کے لئے ثلث بھائی کے لئے سدس مابقیہ بیت المال میں جمع کروایا جائے۔ سعید بن منصور بیہقی

میراث الخنثیٰ

جو بچہ اس حالت میں پیدا ہو کہ اس کی دو شرمگاہ ہوں دونوں سے پیشاب کرتا ہو اس کی میراث کا حکم

۳۰۶۹۹.....حسن بن کثیر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا خنثیٰ کا مسئلہ معلوم [illegible] انہوں نے فرمایا۔ پیشاب کا راستہ دیکھو (یعنی مردانہ آلہ سے پیشاب کرتا ہے یا زنانہ سے اس کے مطابق فیصلہ کرو)۔ سنن کبری بیہقی

۳۰۷۰۰.....عبدالجلیل بن بکر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان سے خنثیٰ کے متعلق مسئلہ پوچھا گیا انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا لوگ نہ بتا سکے تو انہوں نے فرمایا کہ اگر وہ مردانہ آلہ سے پیشاب کرے تو وہ لڑکا ہے اور اگر زنانہ پیشاب گاہ سے کرے تو لڑکی ہے۔ رواہ بیہقی

۳۰۷۰۱.....شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمدللہ الذی جعل عدونا یسالنا عما نزل بہ من امر دینہ یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمارے دشمنوں کو بھی دینی معاملات میں ہم سے مسائل پوچھنے کی توفیق دی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خنثیٰ کا مسئلہ مجھ سے پوچھا تو میں نے جواب لکھا کہ پیشاب کا راستہ دیکھ کر اس کی میراث کا فیصلہ کرو۔

رواہ سعید بن منصور

۱۱=ذیل المواریث=۱۱

میراث سے متعلق متفرق مسائل

۳۰۷۰۲ ... زید بن وھب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دیا پھر اس کے اولیاء کو بلایا اور فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا ہے تم اس کے وارث ہوں گے یہ تمہارا وارث نہ ہوگا اگر اس نے کوئی جنایت کی تاوان تمہارے ذمہ ہوگا۔ ابن ترتال

۳۰۷۰۳ ... حارث اعور کہتے ہیں کہ ایک قوم کشتی میں غرق ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے بعض کو بعض کا وارث قرار دیا۔

سعید بن منصور و مسدد

۳۰۷۰۴ ... عبداللہ بن شداد بن ھاد کہتے ہیں کہ سالم مولیٰ ابی حذیفہ یمامہ کی جنگ میں شہید ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ترکہ بیچا تو دو سو درہم ملے یہ ان کی ماں کو دیدیا اور فرمایا کہ یہ کھاؤ۔ ابن سعد

۳۰۷۰۵ ... عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے عمرو بن العاص کو خط لکھا کہ آپ نے مجھ سے خط میں مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک قوم اسلام میں داخل ہوگئی اور ایک ہی واقعہ میں انتقال کرگئی تو ان کا مال بیت المال میں جمع کروایا جائے گا دوسرا مسئلہ پوچھا تھا کہ ایک شخص اسلام قبول کرتا ہے قوم کے پاس آتا ہے قوم اس کی دیت برداشت کرتی ہے اس شخص کی ان سے کوئی رشتہ داری نہیں ہے نہ ان کا اس پر کوئی احسان ہے تو اس کی میراث اسی کو دی جائے جس نے اس کی دیت برداشت کی اور اس پر احسان کیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۰۶ ... بریدۃ الحصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہا یا رسول اللہ! میں نے اپنی ماں کو ایک باندی ہدیہ میں دی تھی اب میری ماں انتقال کرگئی ہے تو ارشاد فرمایا کہ تجھے صدقہ کرنے کا اجر ملا اب وہ باندی میراث کے طور پر تجھے واپس ملے گی۔

عبدالرزاق سعید بن منصور ابن جریر فی تھذیبہ

۳۰۷۰۷ ... تمیم داری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ایک شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے اس کے بعد اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص اس کا قریب ترین ولی ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ،

احمد، دارمی، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن ابی عاصم، دار قطنی، بغوی، طبرانی، مستدرک ابو نعیم، ضیاء مقدسی

۳۰۷۰۸ ... (مسند حاطب بن ابی بلتعہ) سعد بن زرارہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا کہ اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت کا وارث بنائے۔ رواہ طبرانی

۳۰۷۰۹ ... مغیرہ بن شعبہ ابو ثابت بن حزن سے یا ابن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا کہ اشیم الضبابی کی بیوی کو اس کی دیت کا وارث بنائیں۔ (ابن عسا کرنے اپنی تاریخ میں نقل کیا اور کہا کہ خالد بن عبدالرحمٰن مخزومی نے ابو ثابت کی متابعت نہیں کی اور خالد ضعیف ہے)

۳۰۷۱۰ ... (مسند الضحاک بن سفیان کلابی) ابن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیت کا حقدار عصبہ کو سمجھتا ہوں کیونکہ وہی دیت برداشت کرتے ہیں پھر پوچھا کیا تم میں سے کسی نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ ضحاک بن سفیان کلابی نے کہا جس کو نبی کریم ﷺ دیہات کے لئے عامل مقرر فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس خط لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت کا وارث بنایا جائے اس کے شوہر کو خطاً قتل کیا گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو قبول کیا ہے۔

عبدالرزاق سعید بن منصور

۳۰۷۱۱ ... بشیر بن محمد بن عبداللہ زید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید نے اپنا سارا مال صدقہ کر کے رسول اللہ ﷺ کے حوالے

کرر ہے تھے تو ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ کا جس مال پر گذارا تھا وہ سارا صدقہ کر چکا رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ کو بلایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول فرمالیا پھر مال اس کے والد کے حوالہ کر دیا۔ رواہ الدیلمی

۳۰۷۱۲..... شفیق بن عمر وحمید الاعرج اور عبداللہ بن ابی بکر نے روایت کی کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کہ ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی اور مال نہیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے مال ان کو واپس کر دیا باپ کے انتقال کے بعد وہ اس کے وارث ہوئے۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۱۳..... ابن زبیر کہتے ہیں کہ زمعہ کی موطوءہ باندی تھی لوگ اس باندی پر زنا کی تہمت رکھتے تھے اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میراث تو اسی لڑکے کا حق ہے البتہ اے سودہ آپ سے پردہ کریں کیونکہ یہ اپکا بھائی نہیں۔

عبدالرزاق مسند احمد طحاوی دارقطنی طبرانی مستدرک بیھقی

مطلب یہ ہے کہ نسب میں چونکہ احتیاط اس میں ہے کہ نسب ثابت مانا جائے اس لئے اس لڑکے کو باندی کے آقا سے ثابت نسب قرار دیا اور پردہ کے حکم میں احتیاط اس میں ہے کہ مشکوک سے بھی پردہ کیا جائے اس لیے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہ کو والد کی باندی کے لڑکے سے پردہ کا حکم فرمایا۔

ولد الزنا بے قصور ہے

۳۰۷۱۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے جب یہ کہا جاتا کہ ''ولد الزنا شر الثلاثہ '' یعنی تین برائیوں کا مرکز ہے تو اس قول کو برا مانتی اور کہتی کہ ماں باپ کے گناہ کا بوجھ اس پر نہیں لقولہ تعالیٰ ولاتزر وازرۃ وزر اخری۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اولاد زنا کو آزاد کر دو اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۱۶..... میمون بن مہران کہتے ہیں کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ابن الزنا پر جنازہ پڑھیں کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے انہوں نے جنازہ نہیں پڑھا اور فرمایا ''ھو شر الثلاثہ'' تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ھو خیر الثلاثۃ

رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۱۷..... ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اس آدمی کے بارے میں کہتے ہیں جو کوئی مال صدقہ کرے پھر وہ مال وارثت کے طور پر اس کے پاس واپس آجائے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ لوگ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اس جہت پر خرچ کردیں جس پر پہلے خرچ کیا تھا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۱۸..... حسن کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ آپس میں معاہدہ کیا کرتے تھے کہ وہ میرا وارث ہوگا میں تیرا وارث ہوں گا تو ایسی صورت میں معاہدہ کرنے والے کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملتا تھا پھر ورثہ بقیہ مال آپ میں تقسیم کرتے تھے بعد میں اس آیت کی وجہ سے معاہد کو میراث دینے کا حکم منسوخ ہوگیا۔

واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۱۹..... سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آدمی معاہدہ کی وجہ سے ایک دوسرے کی میراث کا حقدار قرار پاتے تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی ایک آدمی سے معاہدہ کیا تھا اس کی وجہ سے وارث ہوئے۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۰..... شعبی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شوہر کو (بیوی) کی دیت کا حقدار قرار دیا۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۱..... اسماعیل بن عیاش ابن جریج سے وہ عطاء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر میراث جو جاھلیت کے زمانہ میں تقسیم ہوچکی ہے وہ تو تقسیم جاھلیت پر رہے گی اور جو میراث زمانہ اسلام تک غیر منقسم رہی وہ اسلامی طریقہ تقسیم پر تقسیم ہوگی۔ رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۲..... زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سنت متوارثہ یہی ہے کہ ہر میت کا وارث زندہ رشتہ دار ہیں مرنے والے ایک دوسرے کے وارث نہ

ہوں گے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۲۳.....ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس وقت ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمایا تھا اسی مواخات کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث قرار پائے رشتہ داری کی بنیاد پر میراث تقسیم نہیں ہوتی تھی یہاں تک یہ آیت نازل ہوئی۔

واولوالارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله تو مواخات کی بجائے رشتہ داری کی بنیاد پر میراث تقسیم ہونے لگی آپ ﷺ نے طلحہ بن عبید اللہ اور ابوایوب خالد بن زید کے درمیان مواخات قائم فرمایا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۰۷۲۴.....ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کا ایک شخص دوسرے الفاظ میں عبداللہ بن زید انصاری نے اپنا ایک باغ صدقہ کر دیا تھا تو ان کے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی ضرورت کا اظہار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ باغ ان کو دے دیا باپ کے انتقال کے بعد بیٹے اس باغ کے وارث بنے۔رواہ عبدالرزاق

۳۰۷۲۵.....(مسند علی) حکم شموس سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مقدمہ لے گئے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں کہ ان کے والد کا انتقال ہوا وہ اور باپ کے آزاد کردہ غلام وارث ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو نصف دیا اور موالی کو نصف دیا۔سعید بن منصور اور ضیاء مقدسی

۳۰۷۲۶.....''ایضاً'' حضرت حسن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ماں شریک بھائی،شوہر،بیوہ دیت کے حقدار نہیں ہوں گے۔

رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دیت کا مال انہی ورثہ میں تقسیم ہوگا جن پر میراث کا مال تقسیم ہوتا ہے۔

سعید بن منصور ضیاء مقدسی

۳۰۷۲۸.....(ایضاً) ضحاک فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ ان کے اموال کے پانچویں حصے کے رشتہ دار وارث نہ ہوں۔رواہ سعید بن منصور

۳۰۷۲۹.....(مسند اسعد بن زرارہ) مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ اسعد بن زراہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا اشیم بن انضبابی کی بیوہ کو اس کی دیت کا وارث قرار دے۔

کلام:......(طبرانی حافظ بن حجر نے اطراف میں کہا ہے **هذا غریب جدالعله عن ابی امامه اسعد بن زراره** کیوں کہ اسعد بن زرارہ کا انتقال تو ہجرت کے پہلے سال شوال میں ہو چکا تھا **وقال فی الاصابه هذا وفیه نظر کان فیه اسعد بن زراره مصحف والله اعلم والا فیحمل علی انه اسعد بن زراره اخر** اور بعض نے اس حدیث کو عبداللہ بن اسعد بن زرارہ سے وہ ان کے والد اسعد بن زرارہ کے طریق سے روایت کیا ہے **فلعله کان فیه ان ابن اسعد وهو عبدالله انتهٰی**)

الکتاب الثانی من حرف الفاء

کتاب الفراسة من قسم الاقوال ویعنی بالفراسة الفراسة الشرعیة بمعنی الخوارق والحکمة بعنی الاستدلال بالشی علی الشیء وفیه علامات محبة الله تعالٰی للعبد.

کتاب الفراسہ کے اندر ایسی باتوں کا بیان ہوگا جن کا تعلق انسانی فہم و فراست سے ہے کہ ایک چیز کو دیکھ کر دوسری باطنی اور مخفی چیزوں کا اندازہ لگالینا انہی باتوں میں اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت کی علامتیں بھی بیان ہوں گی۔

۳۰۷۰۳.....ارشاد فرمایا کہ مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔بخاری فی التاریخ ترمذی عن ابی سعید الحکیم وسمویه طبرانی عدی فی الکامل عن ابی امامه ابن جریر عن ابن عمر السی المطا لب ۴۸ الا تقاق ۴۲

۳۰۷۳۱......ارشاد فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور بصیرت سے دیکھتا ہے اور اللہ کی توفیق سے گفتگو کرتا ہے۔
ابن جریر عن ثوبان، ضعیف الجامع ۱۹۲

۳۰۷۳۲......ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ لوگوں کو علامات سے پہچان جاتے ہیں (یعنی کس خصلت کا انسان ہے)۔
الحکیم والبزار عن انس رضی اللہ عنہ

۳۰۷۳۳......ارشاد فرمایا کہ ہر قوم کی فراست ہے اس کو اس کے اشراف پہچانتے ہیں۔(مستدرک بروایت عروہ ہے اس کو ضعیف قرار دیا ہے ضعیف الجامع:۱۹۳۹کشف الخفاء۸۰)

۳۰۷۳۴......ارشاد فرمایا کہ زمین کی پہچان حال کر واس کے ناموں سے اور ساتھی کی پہچان حاصل کرو دوسرے ساتھی کو دیکھا کر۔عدی فی الکامل بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیہقی شعب الایمان بروایت ابن مسعود موقوفاً ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۵۱ ضعیف الجامع ۹۲۷۔

۳۰۷۳۵......ارشاد فرمایا جب آدمی کسی سیرت اور عمل کو پسند کرتا ہے تو یہ بھی اسی کی طرح ہے۔طبرانی بروایت عقبہ بن عامر ضعیف ہے الجامع ۱۴۴۴

۳۰۷۳۶......ارشاد فرمایا کہ جب کوئی کسی قوم کے پاس آئے وہ اس کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرے تو یہ اس کے حق میں خوشی کا ذریعہ ہوگا قیامت کے دن یا جس دن وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور جب آدمی کسی قوم کے پاس آئے وہ اس کے حق میں ناراضگی کا اظہار کرے تو یہ اس کے حق میں براہوگا قیامت کے روز۔طبرانی مستدرک، بروایت ضحاک بن قیس

۳۰۷۳۷......ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پڑوسی تمہارے اخلاق کی تعریف کریں تو تم اچھے ہو اور جب تمہارا پڑوسی تمہارے اخلاق کی مذمت کرے تو تم برے ہو۔ابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

۳۰۷۳۸......ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے زمین کے لوگوں کی زبان بولتے ہیں جو کچھ آدمی میں خیر اور شر ہو۔
مستدرک، بیہقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

تشریح:......مطلب یہ ہے کہ جس انسان کی عادات واخلاق کے اچھے ہونے پر لوگ گواہی دیں تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے اور جس کے عادات واخلاق براہونے کا چرچا ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں برا ہے۔

۳۰۷۳۹......ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پڑوسی گواہی دیں کہ تم نے اچھا برتاؤ کیا تو یقیناً تمہارا برتاؤ اچھا ہوگا اور جب پڑوسی گواہی دیں کہ تم نے برا برتاؤ کیا تو یقیناً تمہارا برتاؤ برا ہوگا۔مسند احمد طبرانی برزایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بن ماجہ بروایت کلثوم خزاعی

کلام:......وقال فی الزوائد حدیث عبداللہ بن مسعود صحیح ورجالہ ثقات.

۳۰۷۴۰......ارشاد فرمایا کہ جنتی وہ شخص ہے کہ جس کے دونوں کان اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی اچھی تعریفوں سے بھر دیئے جو وہ لوگوں سے سنتا ہے اور جہنمی وہ شخص ہے جس کے دونوں کان اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی برائیوں سے بھر دیئے ہیں جو وہ لوگوں سے سنتا رہتا ہے۔
ابن بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۰۷۴۱......ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان کی متعلق آدمی خیر کی گواہی دیں (یعنی مرنے کے بعد لوگ کہیں کہ یہ آدمی اچھا تھا) تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا ایک روایت میں تین آدمیوں کا ایک روایت میں دو آدمیوں کا ذکر ہے۔احمد، بخاری، نسائی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۷۴۲......ارشاد فرمایا جب تم یہ جاننا چاہو کہ اس آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مرتبہ ہے لوگوں کی رائے اس کے متعلق معلوم کرو۔
ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ ومالک بروایت کعب موقوفاً

کلام:......مناوی نے فیض میں کہا ہے کہ اس کی سند میں عبداللہ بن سلمہ متروک ہے ضعیف الجامع ۳۰۰۔

٣٠٧٤٣ ..... ارشادفرمایا کہ جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی گناہگار کو دنیا کی مال ودولت عطاء فرمارہا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے استدراج ہے۔
مسند احمد، طبرانی، بیهقی شعب الایمان بروایت عقبه بن عامر رضی الله عنه

٣٠٧٤٤ ..... ارشادفرمایا کہ جب تم دیکھو کہ آخرت کے اجروثواب کا طلب گار رہو اور اپنے لئے آسانی تلاش کرتے ہو اور جب دنیا کی کو چیز طلب کرو اور اپنے اوپر تنگی تلاش کرو سمجھ لو کہ تم اچھی حالت میں ہو اور جب تم دیکھو کہ آخرت کے طلبگار رہو اور اپنے لئے تنگی تلاش کرو اور امور دنیا کا طلبگار رہو اور آسانی تلاش کرو تو جان لو کہ تم بری حالت میں ہو۔(ابن المبارک نے اپنی کتاب الزھد میں سعد بن ابی سعید سے مرسلاً نقل کی ہے اور ابن عدی نے الکامل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ضعیف الجامع)

٣٠٧٤٥ ..... ارشادفرمایا کہ انسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اولاد ان کے مشابہ پیدا ہوں۔(شیرازی فی الالقاب بروایت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اس میں کلام ہے۔ضعیف الجامع ٥٠٢)

٣٠٧٤٦ ..... ارشادفرمایا کہ آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے کہ وہ اپنے باپ کی مشابہ پیدا ہو۔(مستدرک فی مناقب الشافعی بروایت انس رضی اللہ عنہ اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ٥٣٠١)

٣٠٧٤٧ ..... ارشادفرمایا کہ بچے کا شریر ہونا بڑے ہو کر عقلمند ہونے کی دلیل ہے۔(الحکیم عن عمرو بن معدیکرب ابوموسیٰ المدینی فی امالیہ عن انس اسنی المطالب ٨٠٠ ضعیف الجامع ٣٦٩٧)

٣٠٧٤٨ ..... ارشادفرمایا کہ ہلکی داڑھی آدمی کی سعادت مندی کی علامت ہے۔(ابن عساکر نے اپنی تاریخ مسند فردوس بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بخاری فی امالیہ طبرانی عدی ابن کامل بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما الاتقان ١٢٠٩١ اسنی المطالب ٥٣٣)

٣٠٧٤٩ ..... ارشادفرمایا کہ آنکھوں میں بعض زردی مبارک ہونے کی علامت ہے۔(ابن حبان نے ضعفاء میں نقل کی ہے بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ابن عساکر نے اپنی تاریخ مسند فردوس میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

٣٠٧٥٠ ..... ارشادفرمایا کہ زردی کا ہونا برکت کی علامت ہے۔خطیب بغدادی)

کلام: .... اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ٥٢٨٨ الضعفاء ٢١٧/١٢

٣٠٧٥١ ..... ارشادفرمایا کہ تمام بھلائی موسم بہار میں ہے۔ابن بلال بروایت عائشه رضی الله عنها

سعادت مندی کی علامات

٣٠٧٥٢ ..... ارشادفرمایا کہ تین خصلتیں دنیا میں مسلمان کی سعادت مندی کی علامت ہیں۔
(١) نیک پڑوسی (٢) کشادہ مکان (٣) مناسب سواری۔مسند احمد، طبرانی مستدرک، بروایت نافع بن عبد الحارث

٣٠٧٥٣ ..... ارشادفرمایا کہ چار چیزیں انسان کی سعادت مندی کی علامت ہیں۔
(١) نیک بیوی (٢) کشادہ مکان (٣) نیک پڑوسی (٤) مناسب سواری اور چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں (١) بری عورت (٢) برا پڑوسی (٣) بری سواری (٤) تنگ مکان۔مستدرک، حلیة الاولیاء، بیهقی، بروایت سعد

٣٠٧٥٤ ..... ارشادفرمایا کہ تین باتیں ابن ادم کے لئے سعادت ہیں اور تین باتین بدبختی کی ہیں سعادت کی باتوں میں ہے نیک بیوی کا میسر ہونا (٢) مناسب سواری کا دستیاب ہونا (٣) کشادہ مکان کا ہونا اور بدبختی کی باتیں ہیں (١) برا مکان (٢) بری سواری (٣) بری عورت۔
الطیا لسی بروایت سعید

٣٠٧٥٥ ..... ارشادفرمایا کہ تین باتیں سعادت مندی کی ہیں اور تین باتیں بدبختی کی ہیں سعادت مندی کی باتوں میں سے (١) نیک بیوی جس کو دیکھنے سے شوہر کو خوشی حاصل ہو شوہر کے غائب ہونے کی صورت میں اس کے مال اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے (٢) سواری کا

جانور جو فرمانبردار اور دوران سفر دوسرے ساتھیوں کے ساتھ چلائے (٣) کشادہ مکان کے اندر سہولیات زیادہ ہوں اور بدبختی کی علامات یہ ہیں (١) وہ عورت جو شوہر کو دکھ پہنچائے اور زبان درازی کرے گھر سے دور ہونے کی صورت میں عورت پر اور اپنے مال پر اطمینان نہ رہے (٢) سواری جو چلنے میں کمزور اور سست ہو اگر ماریں تو تھکا دے اگر مارنا چھوڑ دیں سفر کے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ نہ چلائے (٣) تنگ گھر جس میں سہولیات نہ ہوں۔مستدرک بروایت سعد کشف الخفاء ١٠٤٧

٣٠٧٥٦......ارشاد فرمایا کہ چار باتیں آدمی کی سعادت مندی کی ہیں (١) بیوی نیک ہو (٢) اولاد نیک ہو (٣) دوست احباب نیک صالح ہوں (٤) ذریعہ معاش اپنے شہر میں ہو۔ابن عساکر مسند فردوس بروایت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان بروایت عبداللہ بن حکیم عن امیہ عن جدہ

کلام:......اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ٧٥٩ الضعیفہ ١١٤٨،٧٥٩

٣٠٧٥٧......ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دیکھنا چاہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے تو وہ یہ دیکھے اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے احکام کا کیا مقام ہے یعنی احکام خداوندی کو کتنا بجالاتا ہے۔

دارقطنی فی الافراد بروایت انس رضی اللہ عنہ حلیۃ الاولیاء بروایت ابوہریرۃ وبروایت سمرہ رضی اللہ عنہ

٣٠٧٥٨......جس کی اصل اچھی ہو اور جائے پیدائش اچھی ہو اس کا ذہن صاف ہوگا۔

ابن نجار بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ٥٥٥٠ ضعیف الجامع ٥٨٢٠

٣٠٧٥٩......ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں اس کی محبت فرشتوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتے ہیں اس کا بغض فرشتوں کے دلوں میں اتار دیتے ہیں پھر اس کے بعد لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

حلیۃ الاولیا بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع :٢٩٨ الضعیفہ ٢٢٠٨۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کا اعلان

٣٠٧٦٠......ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو تو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمان پر ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتے ہیں تم سب اس سے محبت کرو تو سارے آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کے لئے زمین پر قبولیت اتاری جاتی ہے اور جب کسی بندہ سے ناراض ہوتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلا کر فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں تو جبرائیل علیہ السلام بھی اس سے بغض رکھتا ہے اس کے بعد آسمان والوں میں ندا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے بغض رکھتا ہے تم سب بھی اس سے بغض رکھو تو سارے آسمان والے اس سے بغض رکھتے ہیں پھر اس کے حق میں بغض زمین پر اتار جاتا ہے۔مسند احمد بروایت ہریرہ رضی اللہ عنہ

٣٠٧٦١......ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو پکار کر کہتے ہیں کہ میں فلاں سے محبت رکھتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں میں نداء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو تو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کے لئے زمین پر قبولیت اتاری جاتی ہے۔

بیہقی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

٣٠٧٦٢......ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے دل میں نصیحت کرنے والا پیدا فرما دیتے ہیں جو اس کو اچھائی کا حکم کرتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔مسند فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس حدیث کلام ہے ضعیف الجامع ۳۳۰ الضعیفہ ۲۱۲۴۔

۳۰۷۶۳......ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو لوگوں میں اس کی محبوبیت پیدا کردی جاتی ہے پوچھا گیا اس کی کیا علامت ہے فرمایا اس کی علامت یہ ہے کہ اس کو اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے پھر اس پر اس کی موت آتی ہے۔

احمد، طبرانی، بروایت ابی عنبہ

۳۰۷۶۴......ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو عمل پر ڈال دیتے ہیں عرض کیا گیا عمل پر کس طرح ڈالا جاتا ہے فرمایا کہ موت سے پہلے اس کو اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے یہاں تک کہ اس کے پڑوسی اس سے راضی ہوتے ہیں۔

احمد، مستدرک عمرو بن حمق

۳۰۷۶۵......جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو نیند کی حالت میں اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں (تاکہ وہ اپنے احوال کی اصلاح کرے)۔مسند فردوس بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس حدیث پر کلام ہے اسنی المطالب ۱۰۶ ضعیف الجامع ۳۳۲۔

۳۰۷۶۶......جب اللہ تعالیٰ کسی بندکے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو عمل پر ڈالتے ہیں عرض کیا عمل پر ڈالنے کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ اس کو موت سے پہلے عمل صالح کی توفیق ہوتی ہے اور اسی پر اس کی موت آتی ہے۔

مسند احمد، ترمذی ابن حبان، مستدرک، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۷۶۷......ارشادفرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو موت سے پہلے پاک فرماتے ہیں عرض کیا گیا کہ پاکی کا کیا مطلب ہے فرمایا عمل صالح کی اس کو تلقین کی جاتی ہے اسی پر اس کی موت آتی ہے۔طبرانی بروایت ابی امامہ

۳۰۷۶۸......ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کے لئے اس کے دل کے تالے کھول دیتے ہیں اس میں یقین اور سچائی بھردیتے ہیں اور اس کے دل کو یقین کا محرف بنادیتے ہیں سب جس میں وہ چلتا رہتا ہے اس کے دل کو سلیم زبان کو صادق اور اخلاق کو درست بنادیتے ہیں کان کو حق سننے والا آنکھوں کو حق دیکھنے والا بنادیتے ہیں۔ابو الشیخ بروایت ابی

کلام:.......اس حدیث پر کلام ضعیف الجامع ۳۳۳ الضعیفہ ۲۲۲۷۔

الاکمال

۳۰۷۶۹......ارشادفرمایا کہ مسلم کی بددعاء اور اس کی فراست سے بچو۔حلیۃ الاولیا بروایت ثوبان

۳۰۷۷۰......ہر قوم کی علامتیں ہیں اس قوم کے سردار ہی ان کو پہچانتے ہیں۔مستدرک، بروایت عروہ مرسلاً

۳۰۷۷۱......جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو سات قسم کی خیر کی اس کو توفیق ملتی ہے جو اس نے پہلے کبھی نہیں کی ہوتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر ناراض ہوتے ہیں تو اس پر سات قسم کے شر کے راستے کھول دیتے ہیں جو اس نے اس سے پہلے کبھی اس پر عمل نہیں کیا ہوتا ہے۔

بیھقی فی الزھد بروایت ابی سعید

۳۰۷۷۲......جب تم میں سے کسی کو دوران گفتگو چھینک آئے تو یہ اس کے حق ہونے کی علامت ہے۔

ابن عدی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الالفاظ ۳۵۲ الموضوعات

۳۰۷۷۳......عقل کی انتہا یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک محبوب بن جائے اور آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے کہ داڑھی کا خفیف ہونا (عدی نے روایت کرکے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اور ابن عسا کرنے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے التنزیہ ۲۰۲ ذخیرۃ الحفاظ ۱۱۰۷)

۳۰۷۷۴......ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے زمین میں آدمی کے خیر وشر کے بارے میں بنی آدم کی زبان پر گفتگو فرماتے ہیں۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۷۷۵......فرشتے اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں آسمانوں اور تم اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو زمین میں (نسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیہقی ابوداؤد، طبرانی بروایت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اور ھناد نے اتنا اضافہ کیا کہ تم نے کسی بندہ کے حق میں خیر وشر کی گواہی دیدی وہ واجب ہوگئی (یعنی جنت یا جہنم)

۳۰۷۷۶......ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! آدمی کے اچھے اور برے ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور فرشتے ہی آدم کی زبان بولتے ہیں۔

مستدرک بیہقی بروایت انس رضی للہ عنہ

۳۰۷۷۷......ارشاد فرمایا کہ آدمی کی سعادت مندی میں سے ہے نیک بیوی کا ملنا سلامتی والا مکان ملنا اور صحیح سواری کا دستیاب ہونا اور آدمی کی بدبختی میں یہ بات داخل ہے کہ بیوی نیک نہ ہو یا مکان صحیح نہ ہو اور سواری مناسب نہ ہو۔ (طبرانی بروایت محمد بن سعد بن عبادہ اپنے والد سے)

۳۰۷۷۸......ارشاد فرمایا کہ مسلمان کی سعادت مندی میں سے ہیں گھر کا کشادہ ہونا پڑوسی کا نیک ہونا سواری کا مناسب ہونا۔

بیہقی ابن نجار بروایت نافع بن عبدالحارث خزاعی

سعادت مند ہونے کی علامتیں

۳۰۷۷۹......ارشاد فرمایا کہ آدمی کی سعادت کی بات یہ ہے کہ (۱) بیوی نیک ہو (۲) اولاد نیک ہو اور (۳) اور ملنے جلنے والے دوست، احباب، نیک صالح ہوں (۴) ذریعہ معاش اپنے شہر میں ہو۔ ابن النجار من الحسن عن علی

۳۰۷۸۰......ایک مسلمان کے لئے دنیا میں سعادت کی بات یہ ہے کہ (۱) پڑوسی نیک ہوں (۲) گھر کشادہ ہو (۳) سواری عمدہ ہو۔ (مستدرک بروایت عبداللہ بن حارث خزاعی انصاری مسند احمد طبرانی مستدرک بیہقی بروایت نافع بن عبدالحارث خزاعی وہ سعد سے)

۳۰۷۸۱......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن آدم کے لئے سعادت مندی یہ ہے کہ (۱) اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہے (۲) اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے ابن ادم کی شقاوت اور بدبختی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر ناراض رہے اور اللہ تعالیٰ سے استخارہ چھوڑ دے ابن آدم کی سعادت مندی کی تین علامتیں ہیں اور بدبختی کی تین علامتیں ہیں سعادت مندی کی علامات یہ ہیں (۱) نیک بیوی (۲) عمدہ سواری (۳) کشادہ مکان اور بدبختی کی علامت ہیں (۱) بدخلق بیوی (۲) ناموافق سواری (۳) تنگ مکان (مسند احمد مستدرک بیہقی ابن عساکر بروایت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے)

۳۰۷۸۲......دنیا میں آدمی کی بدبختی کی تین علامات ہیں (۱) گھر کا ناموافق ہونا (۲) بدخلق عورت (۳) نامناسب سواری عرض کیا گیا گھر کے ناموافق ہونے کا کیا مطلب ہے: فرمایا: گھر تنگ ہو پڑوسی شریر ہوں عرض کیا گیا سواری ناموافق ہونے کا کیا مطلب ہے فرمایا اس کی پیٹھ ناہموار ہو اور چلنے میں سست ہو عرض کیا گیا عورت کی برائی کیا ہے؟ فرمایا اس کا بانجھ ہونا اور بداخلاق ہونا۔

طبرانی بروایت اسماء بنت عمیس

۳۰۷۸۳......ارشاد فرمایا کہ جس کو حسن صورت حسن اخلاق نیک بیوی اور سخاوت کا مادہ عطاء ہوا اسکو دنیا اور آخرت کی بھلائی مل گئی۔

ابن شاهین بروایت انس رضی اللہ عنه

۳۰۷۸۴......جس کو اللہ تعالیٰ نے وجاہت عطاء فرمائی خوبصورت چہرہ عطاء فرمایا اور اس کو ایسی جگہ رکھا جہاں اس کی شان ظاہر نہ ہو تو وہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ ہے۔ بیهقی ابن عسا کر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۰۷۸۶......عورت کی برکات میں سے یہ ہیں اس کا نکاح آسانی سے ہو مہر کم ہو اور اولاد جننے والی ہو۔

مسند احمد بروایت عائشه رضی الله عنها الشذره ۱۰۳۴ المقاصد الحسنه ۱۲۰۵۰

۳۰۷۸۷......فرمایا کہ بالوں کی سفیدی پیشانی پر ہو یہ برکت ہے کنپٹی پر ہو تو یہ سخاوت ہے چوٹیوں میں ہو تو شجاعت ہے گدی پر ہو تو نحوست ہے۔

الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

محبت آسمان سے اتاری جاتی ہے

۳۰۷۸۸ ..... ارشاد فرمایا کہ محبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے آسمان سے اتاری جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں اے جبرائیل! تیرا رب فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہے تو بھی اس سے محبت کر تو جبرائیل علیہ السلام آسمانوں پہ آواز لگاتے ہیں کہ تمہارا رب فلاں بندہ سے محبت فرماتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس کی محبت زمین پر اتاری جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بغض رکھتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں تم بھی اس سے بغض رکھو تو جبرائیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ تمہارا پروردگار فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو تو زمین میں اس کے خلاف بغض ونفرت عام ہو جاتی ہے۔

مسند احمد طبرانی وابن عساکر سعید بن منصور بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۰۷۸۹ ..... فرمایا کہ ہر بندہ کی ایک شہرت ہے اگر نیک ہو تو اس کی نیک نامی زمین میں پھیلا دی جاتی ہے اور اگر برا ہو تو اس کی بدنامی زمین پھیلا دی جاتی ہے۔الحکیم وابو الشیخ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اس حدیث پر کلام کیا گیا ہے ضعیف الجامع ۴۷۳۴۔

۳۰۷۹۰ ..... جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مرتبہ ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس نے کیا اعمال کئے۔حلیۃ الاولیاء بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۷۹۱ ..... قریب ہے کہ تم جان لو کہ اہل جنت واہل جہنم کون ہیں اس طرح تم میں سے نیک اور بدکون ہیں اچھی تعریف اور برے اوصاف کے ذریعے تم اہل زمین اللہ تعالیٰ کے دربار میں ایک دوسرے کے حق میں گواہ ہو۔

مسند احمد، ابن ابی شیبۃ، طبرانی، بغوی، حاکم فی الکنی، دارقطنی فی الافراد مستدرک، بیھقی بروایت ابی زھیر الثقفی

۳۰۷۹۲ ..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں اس کو اپنے میں مشغول فرما دیتے ہیں اس کو بیوی اور بچوں میں مشغول نہیں فرماتے۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن سعود رضی اللہ عنہ

مطلب یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ عبادات کے لئے فارغ فرما دیتے ہیں بیوی بچوں کے مسائل سے پریشانی میں مبتلا نہیں فرماتے۔

۳۰۷۹۳ ..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں جب اس سے پوری محبت فرماتے ہیں تو اس کو بچا لیتے ہیں عرض کیا بچانے سے کیا مراد ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کے پاس مال اور اولاد کو نہیں چھوڑتے۔

طبرانی وابن عساکر بروایت ابی عقبہ خولانی تذکرۃ الموضوعات ۱۹۳ ترتیب الموضوعات ۱۰۴۱

۳۰۷۹۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو آزمائش میں مبتلا فرماتے ہیں جب آزما لیتے ہیں تو اس کو بچا لیتے ہیں عرض کیا گیا بچانے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ اس کے پاس مال اولاد کو نہیں چھوڑتے۔

طبرانی ابن عساکر ابی عقبہ خولانی

۳۰۷۹۵ ..... ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو موت سے پہلے اس کو عامل بنا دیتے ہیں تو عرض کیا گیا عامل بنانے سے کیا مراد ہے تو فرمایا کہ اس کو اعمال صالحہ کی توفیق دیتے ہیں پھر اسی پر موت دیتے ہیں۔

مسند احمد بروایت عمر وبن حمق

۳۰۷۹۶ ..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس اس کو نیک صفت بنا دیتے ہیں پھر فرمایا کہ جانتے ہو کہ نیک صفت بنانے سے کیا مراد ہے کہ اس کی لئے موت سے پہلے اعمال صالحہ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے یہاں تک اس کے پڑوس والے اس کے اخلاق سے

راضی ہوجاتے ہیں۔مسند احمد، طبرانی، مستدرک بروایت عمر وبن حمق

۳۰۷۹۷...... ارشادفرمایا بہترین گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی پر معمولی درجہ کی سفیدی ہو اور دائیں ٹانگ میں کوئی سفیدی نہ ہو۔رواہ ابن ماجہ

۳۰۷۹۸...... ارشادفرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو نیک صفت بنادیتے ہیں پوچھا گیا کہ نیک صفت سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اس کے اخلاق کو پڑوسیوں کے لئے پسندیدہ بنادیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمرو بن الحمق

۳۰۷۹۹...... جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہوں پہ دنیا میں سزاء دیدیتے ہیں اور جس بندہ کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی سزاء کو قیامت کے لئے مؤخر فرمادیتے ہیں یہاں تک قیامت کے دن گدھے کی شکل میں آئے گا اور اس کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ھناد بروایت حسن مرسلاً

۳۰۸۰۰...... جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو دنیا میں جلدی سزا مل جاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہ کے باوجود دنیا میں سزا نہیں ملتی یہاں تک قیامت کے روز اس کو پوری سزا ملے گی۔

ترمذی حسَن غریب مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ عدیٰ ابن کامل بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۰۱...... ارشادفرمایا محسن بنو! عرض کیا گیا یہ کیسے معلوم ہوگا کہ میں محسن بن گیا ہوں فرمایا اپنے پڑوسیوں سے پوچھو اگر وہ گواہی دیں کہ آپ اچھا سلوک کرتے ہیں تو آپ محسن ہیں اگر وہ گواہی دیں آپ کا سلوک برا ہے تو آپ برے ہیں۔مستدرک بروایت ابی ھریرۃ

۳۰۸۰۲...... خواب کی تعبیر دو اس کے ناموں سے اور اس کے لئے مثال پیش کرو کنیت سے خواب تعبیر آنے سے پہلے آتا رہتا ہے۔

ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:...... اس حدیث پر کلام ہے۔ضعیف ابن ماجہ وقال فی الزوائد وفی اسنادہ یزید بن اباب رقاشی وھو ضعیف۔

کتاب الفراسۃ من قسم الاعمال

۳۰۸۰۳...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے روایت بیان کی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یا عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے اللہ! آپ کے مخلوق سے راضی ہونے کی کیا علامت ہے فرمایا کہ ان کی کھیتی اگنے کے وقت بارش برساتا ہوں اور فصل کٹنے کے وقت بارش روک لیتا ہوں اور ان کے معاملات عقلمند لوگوں کے سپرد کرتا ہوں اور ان کے مال غنیمت سخی لوگوں کے ہاتھ میں دیتا ہوں پھر عرض کیا باری تعالیٰ ناراضگی کے علامات کیا ہیں تو فرمایا فصل پکنے کے وقت بارش برساتا ہوں ظہور کے وقت روک لیتا ہوں اور ان کے امور حکومت کم عقل لوگوں کے سپرد کردیتا ہوں اور مال غنیمت بخیلوں کے حوالہ کردیتا ہوں۔بیھقی خط فی رواۃ مالک

۳۰۸۰۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی شخص میں تین باتیں پائی جائیں تو اس کے نیک ہونے میں شک مت کرو۔ جب رشتہ دار، پڑوسی اور دوست واحباب اس کی تعریف کرنے لگیں۔ رواہ ھناد

۳۰۸۰۵...... نعیم بن حماد نے اپنے نسخہ میں کہا کہ ابن مبارک نے عبدالرحمٰن ابن یزید بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجھے کیسے معلوم ہو سکے گا کہ میرا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے؟ تو ارشادفرمایا کہ جب دنیا کے اعمال میں تمہیں خوشی محسوس ہو اور آخرت کے اعمال میں تنگی پریشانی محسوس ہو تو سمجھو کہ تم برے حال میں ہو اور جب امور دنیا میں تنگی محسوس ہو اور اعمال آخرت میں خوشی تو سمجھو کہ تم اچھے حال میں ہو۔ (منقطع پہلے حدیث ۳۰۷۴۴ میں گذر چکی ہے)

۳۰۸۰۶...... ابورزین عقیلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں مؤمن ہوں تو ارشادفرمایا کہ میری

امت کا جو بھی فرد یا اس امت کا جو بھی فرد کوئی نیک عمل کرے یہ جانتے ہوئے کہ یہ نیک عمل ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر نیک بدلہ عطاء فرمانے والے ہیں یا کوئی برا عمل کرے یہ جانتے ہوتے کہ یہ برا عمل ہے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اور یہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں تو وہ مؤمن ہے۔ابن جریر ابن عساکر

۳۰۸۰۷......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلا دیں جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو ارشاد فرمایا تو نیک نفس انسان بنو عرض کیا مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں محسن ہوں؟ تو فرمایا کہ اپنے پڑوس سے پوچھیں اگر وہ گواہی دیں کہ آپ محسن ہیں تو آپ محسن ہیں اگر وہ کہیں آپ برے انسان ہیں تو آپ برے ہیں۔

بیھقی برقم ۳۰۶۷۶

اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت

۳۰۸۰۸......عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کو چاہنے اور نہ چاہنے کی کیا علامتیں ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا کہ صبح کس حالت میں کی تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے اس حالت میں صبح کی کہ نیکی کو پسند کرتا ہوں نیک لوگوں کو پسند کرتا ہوں اور نیک کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہوں اگر کوئی نیک کام کروں تو اس پر اچھا بدلہ ملنے کا یقین ہوتا ہے اگر کوئی نیک عمل چھوٹ جائے تو افسوس کرتا ہوں تو ارشاد فرمایا۔کہ یہی علامات ہیں اللہ تعالیٰ کے چاہنے اور نہ چاہنے کی۔اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ دوسرا ارادہ فرماتے تو تمہیں اس کی توفیق نہ دیتے۔پھر اس کی پرواہ نہ ہوتی کہ تم کس وادی میں ہوئے۔

حلیۃ الاولیاء

۳۰۸۰۹......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے کہ ایک سوار آیا اور اپنا اونٹ ایک طرف بٹھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نو منزلیں طے کر کے آیا ہوں میں نے اپنے اونٹ کو کمزور کر دیا۔رات بیداری میں گذاری اور دن بھوک اور پیاس میں مجھے دو باتوں نے نیند سے محروم کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ عرض کیا زید الخیل تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلکہ آپ کا نام زید الخیر ہے پوچھیں جو پوچھنا چاہتے ہیں اس لئے بعض مشکل باتیں پہلے پوچھی جا چکی ہیں تو اس نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کسی بندہ کو چاہنے اور نہ چاہنے کی کیا علامات ہوں گی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے کیا حالات ہیں عرض کیا کہ میں خیر اور اہل خیر سے محبت رکھتا ہوں اور خیر اور نیکی کے کام کرنے والوں سے محبت رکھتا ہوں اگر کسی نیک کام کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالیٰ سے ثواب ملنے کا یقین رکھتا ہوں اگر کوئی نیک عمل چھوٹ جائے تو اس پر افسوس کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے چاہنے اور نہ چاہنے کی علامات ہیں اگر اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ تمہارے لئے پسند کرتے تو تمہارے لئے اس کا راستہ آسان کر دیتے پھر اس کی پرواہ نہ فرماتے کہ تم کس وادی میں ہلاک ہو رہے ہو یا کس راستہ پر چل رہے ہو۔ابن عدی فی الکامل وقال منکر ابن عساکر

۳۰۸۱۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نیک اخلاق والا کیسے بنوں گا؟ ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے پڑوسی گواہی دیں کہ تم محسن ہو تو سمجھو لو کہ تم نیک اخلاق والے ہو اور جب وہ گواہی دیں کہ تم بد اخلاق ہو تو سمجھو کہ تم بد اخلاق ہو۔ابن عساکر. موجو رقم ۳۰۷۴۳

۳۰۸۱۱......حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس میں چار باتیں جمع فرما دیں اس کے لئے دینا واخرت کی بھلائی جمع فرما دی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ باتیں کونسی ہیں فرمایا۔(۱) شکر گزار دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) متوسط درجہ کا مکان (۴) نیک بیوی۔ابن النجار النھایۃ فی غریب الحدیث

الكتاب الثالث من حرف الفاء

كتاب الفتن والاهواء والاختلاف من قسم الاقوال

یہ کتاب فتنے خواہش پرستی اوراخلاقیات کے متعلق احادیث کے بیان میں ہے۔

الفصل الاول ......فی الوصیة عندالفتن

فتنے کے وقت کے متعلق وصیتیں

۳۰۸۱۲......رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جب زمانہ میں اختلاف پیدا ہوجائے اور خواہشات مختلف ہوجائیں تو تم دیہات میں رہنے والوں کا دین اختیار کرو۔ مسند فردوس بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما الجامع المصنف ۱۳۲ ذخیرة الحفاظ ۱۷۹

دیہاتیوں کا دین اختیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں سے الگ رہ کراپنا دین بچانے کی فکر کریں۔

۳۰۸۱۳......ارشادفرمایا کہ جب تم دیکھو کہ لوگوں کا دین فاسد ہورہا ہے اورامانتداری ختم ہورہی ہے اور آپس میں اس طرح گتھم گتھا ہورہے ہیں ایک دوسرے میں داخل کرکے دکھایا تو اپنے گھر کو لازم پکڑلو (یعنی ایسے فتنے کے وقت گھر کے اندر رہو) اوراپنی زبان کی حفاظت کرو جس بات کو شریعت کے موافق پاتے ہو اس پر عمل کرو اور جو بات شریعت کے خلاف ہو اس اجتناب کرو صرف اپنی اصلاح کی فکر کرو عام لوگوں کے معاملات کو چھوڑ دو۔

مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۳۰۸۱۴......ارشادفرمایا کہ فتنے تمہارے اوپر اس طرح سایہ کئے ہوئے ہوں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے اس میں سب سے نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو پہاڑوں میں زندگی بسر کرے اوراپنی بکریوں کے دودھ پر گذارا کرے وہ شخص اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر پہاڑی دروں میں زندگی بسر کرے اوراپنی تلوار کی کمائی سے کھائے۔ مستدرک بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۳۰۸۱۵......ارشادفرمایا کہ عنقریب مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی جس کو لے کر پہاڑی گھاٹیوں اور وادیوں میں فتنوں سے اپنا دین بچانے کے لئے بھاگیں گے۔ مالک احمد، عبد بن حمید، بخاری ابوداؤد نسائی ابن ماجه ابن حبان بروایت ابی سعید)

۳۰۸۱۶......ارشادفرمایا اس میں یعنی فتنے کے زمانہ میں اپنی کمانوں کو توڑ دو تانت کو کاٹ دو اور گھر کے اندرونی حصے میں قیام کرو اور اس زمانہ میں آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے بہتر بیٹے (یعنی مقتول) کی طرح بنے رہو۔

ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۳۰۸۱۷......ارشادفرمایا کہ فتنے کے زمانہ میں گھر کو لازم پکڑلو اگرچہ کھانے کے لئے مشک کے علاوہ کچھ بھی نہ ملے۔ ابن لال بروایت ابی طفیل

۳۰۸۱۸......ارشادفرمایا کہ عنقریب تم امراء کی طرف سے اقرباء پروری دیکھو گے اور ایسے خلاف شرع امور جن کو تم ناپسند کرتے ہو تو تمہارے ذمہ جو حقوق ہیں وہ ادا کرتے رہو اوراپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ بخاری ترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۰۸۱۹......ارشادفرمایا کہ عنقریب گروہ بندی اوراختلافات پیدا ہوں گے اگر ایسا ہوجائے تو اپنی تلواریں توڑ دو اور لکڑی کی تلواریں بنالو اوراپنے گھروں میں بیٹھے رہو یہاں تک گناہگار (ظالم) ہاتھ تم تک پہنچ جائے یا طبعی موت آجائے۔ احمد ترمذی، ابن ماجه بروایت احبان بن صیفی

۳۰۸۲۰......اور ارشادفرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا گروہ بندیاں اوراختلافات پیدا ہوں گے جب ایسا ہو تو اپنی تلوار کے دھار کو مارو

یہاں تک ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ یہاں تک کو گناہگار (قاتل) ہاتھ تم تک پہنچ جائے یا موت آجائے۔

احمد، ترمذی، بروایت محمد بن سلمہ

فتنے کے متعلق تعلیم

۳۰۸۲۱...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا چلنے والا اس میں دوڑ دھوپ کرنے والے سے بہتر ہوگا عرض کیا گیا کہ اگر کوئی مجھے ظلماً قتل کرنے کے لئے میرے گھر میں گھس آئے تو کیا کروں؟ تو فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے مقتول بیٹے کا کردار ادا کرو۔ ابو داؤد بروایت سعد بن ابی وقاص

۳۰۸۲۲...... ارشاد فرمایا کہ عنقریب جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے جس نے ان کے الفاظ پر لبیک کہا وہ اس کو جہنم میں داخل کردیگا میں نے کہا یا رسول اللہ! ان کی صفات کیا ہوں گی فرمایا کہ وہ ہماری طرح ہی کے لوگ ہوں گے ہماری ہی زبان بولیں گے میں نے عرض کیا اگر ہم ایسے لوگوں کا زمانہ پائیں تو ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کا ساتھ دو اگر کوئی برحق جماعت یا امیر نہ ہو لڑنے والی تمام جماعتوں سے علیحدگی اختیار کرلو اگرچہ کسی درخت کی جڑ میں پناہ ملے یہاں تک تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔

ابن ماجہ بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۲۳...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں بہتر شخص وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو ڈرائے یا وہ دشمن اس کو ڈرائے یا وہ شخص بہتر ہوگا وہ دیہات میں اس طرح زندگی گذارے کہ اللہ تعالیٰ کے جو حقوق اس کے ذمہ ہیں ان کو ادا کرتا رہے۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما طبرانی بروایت ام مالک البہزیہ

۳۰۸۲۴...... رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اس زمانہ میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنوں میں دوڑ دھوپ کرنے والے سے جو فتنہ کی طرف جھانک کر دیکھے گا فتنہ بھی اس کو جھانک دیکھے گا یعنی وہ فتنہ میں واقع ہوگا جو کوئی فتنہ سے بچنے کے لئے پناہ گاہ پائے یا بچنے کے لئے کوئی غار پالے اسی میں پناہ لے لے۔

مسند احمد بیہقی بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۲۵...... ارشاد فرمایا کہ فتنہ کے وقت سلامتی کا راستہ گھر میں بیٹھا رہنا ہے۔

مسند فردوس وابو الحسن ابن فضل مقدسی فی الاربعین المسلسلہ بروایت ابی موسیٰ المقاصد الحسنۃ ۵۲۸۷

۳۰۸۲۶...... ارشاد فرمایا کہ میرے بعد مختلف لشکر بھیجے جائیں گے تم خراسانی کے لشکر میں جانا پھر مرو شہر میں اترنا کیونکہ اس کو ذوالقرنین نے آباد کیا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی وہاں کے باشندوں پر کبھی (عمومی) عذاب نہیں آئے گا۔

مسند احمد، بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۲۷...... ارشاد فرمایا کہ تمہیں فتنے اس طرح ڈھانپ لیں گے جس طرح اندھیری رات کے ٹکڑے سب سے کامیاب وہ شخص ہوگا جو پہاڑ میں زندگی بسر کرتا ہو بکریوں کا دودھ پیتا ہو یا وہ شخص جو گھوڑے کی لگام تھام کر پہاڑوں پر زندگی گذارتا ہے اور اپنی تلوار کے ذریعہ کمائی کرکے کھاتا ہے۔

مستدرک، بروایت ابی ہریرۃ

تشریح:...... تلواروں سے کمانے کا مطلب جہاد میں شرکت کرے اور مال غنیمت حاصل کرے۔

۳۰۸۲۸...... ارشاد فرمایا کہ قیامت سے قبل ایسے اندھے فتنے ظاہر ہوں گے جیسے سخت اندھیری رات لوگوں کی حالت یہ ہوگی صبح مؤمن ہو تو شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہے صبح کو کافر فتنہ کے زمانہ میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر، کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنہ میں سعی کرنے والے سے اس میں اپنی کمانیں توڑ دو تانت کو کاٹ دو تلواروں کو پتھر سے مارو (یعنی کند کردو) اگر تم میں سے کسی کے گھر میں کوئی ظالم (قاتل) گھس آئے

تو آدم علیہ السلام کے بیٹے (مقتول) کا کردار ادا کرے (یعنی اپنے ہاتھ مسلمان کے خون سے رنگین نہ کرے)۔

احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، مستدرک بروایت ابو موسیٰ رضی الله عنه

۳۰۸۲۹.....ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے اس میں بیٹھا ہوا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنہ میں حصہ لینے والے سے عرض کیا اے اللہ کے رسول اگر کوئی فتنہ والا مجھے قتل کرنے کے لئے میرے گھر میں گھس آئے تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا تم ابن آدم (ھابیل) کی طرح بن جاؤ۔ مسند احمد، ابی داؤد، ترمذی، مستدرک، بروایت سعد

۳۰۸۳۰.....ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا لیٹے ہوئے شخص کا فتنہ بیٹھے ہوئے سے کم ہوگا بیٹھا ہوا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا اس میں واقع ہونے والے سے مگر یہ کہ فتنہ ظاہر ہوتے ہی جس کے پاس (شہر سے باہر) اونٹ ہو وہ اسی کے پاس چلا جائے جس کے پاس بکریاں ہوں تو وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا جائے جس کے پاس (گاؤں میں) زمین ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے اور جس کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی تلوار اور پتھر سے اس کی دھار توڑ دے پھر بچ جائے اگر بچ سکے **اللھم ھل بلغت اللھم ھل بلغت** تین مرتبہ ارشاد فرمایا یعنی اے اللہ میں نے پہنچا دیا۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد بروایت ابی بکرہ رضی الله عنه

۳۰۸۳۱.....ارشاد فرمایا وہ زمانہ کتنا خطرناک ہوگا جس کا وقت قریب آچکا ہے اس میں لوگوں کو چھانا جائے گا اس میں لوگوں میں سے صرف بھوسہ رہ جائے گا وہ عہد اور امانت کی پاسداری نہ ہوگی اور آپس میں گڈمڈ ہو جائیں گے انگلیوں کو دوسرے کی ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے دکھایا عرض کیا اس وقت ہم کیا عمل کریں؟ فرمایا جو باتیں شریعت کے موافق ہوں ان کو قبول کرلو اور جو خلاف شرع ہوں ان سے اجتناب کرو اپنے خاص لوگوں کے اصلاح کی فکر کرو عام لوگوں کی اصلاح کو چھوڑ دو۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۳۰۸۳۲.....ارشاد فرمایا اے ابوذرؓ اگر لوگ اس قدر شدید بھوک میں مبتلاء ہو جائیں کہ اپنے بستر سے مسجد تک آنے کی بھی استطاعت نہ رہے پھر کیا طریقہ اختیار کریگا۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ لوگوں سے سوال کرنے سے بچو اور فرمایا اے ابوذر اگر اس قدر کثرت سے موت واقع ہو کہ گھر ہی قبر بن جائے پھر کیا طریقہ اختیار کرے گا پھر خود ہی ارشاد فرمایا کہ صبر کا راستہ اختیار کرو پھر فرمایا کہ اے ابوذر اگر لوگ آپس میں ایک دوسرے کا اس قدر (ناحق) خون بہائیں کہ خون سے زبت کے پتھر ہی ڈوب جائیں تو کیا راستہ اختیار کرو گے پھر خود ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ اور گھر کا دروازہ بند کرلو عرض کیا کہ اگر اہل فتنہ مجھے نہ چھوڑیں۔ فرمایا کہ انہی کے ساتھ آؤ جس میں سے تم ہو اور انہی کے ساتھ رہو عرض کیا کہ میں اپنا اسلحہ بھی لے لوں تو ارشاد فرمایا کہ پھر تم بھی ان کے ساتھ شریک فتنہ ہو جاؤ گے ہاں اگر تمہیں خوف ہو کہ تلوار کی شعاعیں تمہیں خوف زدہ کررہی ہیں تو اپنی چادر منہ پر ڈال لو تا کہ قاتل اپنا گناہ اور تمہارا گناہ بھی اپنے سر لے اور جہنم کا مستحق ٹھہرے۔

احمد، ابو داؤد، ابن ماجه، ابن حیان، مستدرک بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۳۰۸۳۳.....ارشاد فرمایا کہ قریش کا یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کرے گا عرض کیا اس وقت ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا لوگ اس وقت ان فتنہ کرنے والوں سے دور رہیں۔ مسند احمد، بیهقی، بروایت ابوهریره رضی الله عنه

الفصل الثانی ......فی الفتن والھرج

دوسری فصل......فتنہ اور قتل وقتال کے بیان میں

۳۰۸۳۴.....ارشاد فرمایا کہ یہود اکہتر فرقوں میں بٹ گئے ایک فرقہ جنت میں ستر فرقے جہنم میں ہوں گے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے ایک جنت میں اور اکہتر جہنم میں جائیں گے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے محمد کی جان ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک

فرقہ جنت میں باقی بہتر　جہنم میں پوچھا گیا جنت میں جانے والا فرقہ کون ہوگا ارشاد فرمایا کہ وہ جماعۃ اہل السنۃ والجماعۃ ہے۔

ابن ماجه بروایت عوف بن مالک الجامع المصنف ۱۱۴

۳۰۸۳۵..... ارشاد فرمایا کہ سن لو تم سے پہلے جو اہل کتاب تھے وہ بہتر فرقوں بٹ گئے اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی بہتر جہنم میں جائیں گے ایک جنت میں وہی جماعت ہے (جو سنت پر قائم ہے) اور میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے کہ خواہشات نفسانی ان کے ساتھ ایسا کھیلے گی جس طرح کتا اپنے مالک کے ساتھ کھیلتا ہے کوئی رگ یا جوڑ باقی نہ رہے گا مگر یہ کہ خواہش پرستی اس میں داخل ہو جائے گی۔

ابو داؤد بروایت معاویه رضی الله عنه

۳۰۸۳۶..... ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب جہنم میں ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے کہ وہ جنتی ہوگا (یعنی اہل السنت والجماعۃ) جماعت ہے۔ ابن ماجه بروایت انس رضی الله عنه

۳۰۸۳۷..... ارشاد فرمایا کہ میری امت پر بعینہ وہی حالات ہوں گے جو بنی اسرائیل کے تھے یہاں تک اگر بنی اسرائیل میں کسی نے علانیہ طور پر اپنی ماں سے بدکاری کی تو میری امت میں بھی ایسا ہی ہوگا بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تو میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب جہنم میں داخل ہوں گے سوائے ایک کے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ فرقہ ناجیہ کونسا ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔
(ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ترمذی نے کہا ہے۔ ھذا حدیث　غریب)

۳۰۸۳۸..... ارشاد فرمایا کہ یہود اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

ابن عدی بروایت ابی هريرة رضی الله عنه

۳۰۸۳۹..... ارشاد فرمایا کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ میں تم سے بعد میں وفات پاؤنگا سن لو میں تم سے پہلے وفات پا جاؤں گا میری بعد مختلف گروہ ہوں گے ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ احمد بروایت واثله بن اسقع

۳۰۸۴۰..... ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بعد ظاہر ہونے والے سات فتنوں سے تمہیں ڈراتا ہوں:

۱..... ایک فتنہ مدینہ منورہ میں ظاہر ہوگا۔

۲..... مکہ میں ظاہر ہوگا۔

۳..... یمن کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

۴..... ایک فتنہ شام کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

۵..... مشرق سے ظاہر ہوگا۔

۶..... مغرب کی طرف سے ظاہر ہوگا۔

۷..... بطن شام سے ظاہر ہوگا وہ سفیانی فتنہ ہے۔

مستدرک بروایت ابن مسعود رضی الله عنه ضعيف الجامع ۱۸۹ الضعيفه ۱۸۷۰

چھ باتوں سے اجتناب کرنا

۳۰۸۴۱..... ارشاد فرمایا کہ چھ باتوں سے دور رہو:

۱..... کم عمر لوگوں کی امارت سے۔

۲..... آپس کی خون ریزی سے۔

۳..... فیصلہ فروخت کرنے سے۔

۴۔۔۔قطع رحمی سے۔
۵۔۔۔ایسے لوگوں سے جو قرآن کریم کو مزامیر بنائیں (یعنی قرآن کو گانے کے انداز میں پڑھیں)۔
۶۔۔۔زیادہ شرط ٹھہرانے سے۔طبرانی عن عوف بن مالک کشف الخفاء ۱۶۱

۳۰۸۴۲۔۔۔ارشادفرمایا کہ مجھے اپنی امت پر دو باتوں کا خوف ہے کہ تم عیش پرستی اور شہوت پرستی میں مبتلا ہو جاؤ اور نماز اور قرآن کو چھوڑ بیٹھو منافقین قرآن سیکھ لیں پھر قرآن کے ذریعہ اہل علم سے بے جا بحث ومباحثہ کریں۔طبرانی بروایت عقبہ بن عامر

کلام:۔۔۔۔اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع:۹۷ الضعیفہ ۱۷۷۹۔

۳۰۸۴۳۔۔۔ایک دفعہ ارشادفرمایا سبحان اللہ آج رات کس قدر فتنوں کا نزول ہوا اور کتنے خزانوں کے دروازے کھولے گئے حجروں میں سونے والی (یعنی ازواج مطہرات) کو بیدار کرو بعض دنیا میں لباس پہننے والی آخرت میں ننگی ہوں گی۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۰۸۴۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ جب تم ملک فارس اور روم کو فتح کرلو گے تو تمہاری کیا کیفیت ہوگی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم بجالانے والے ہوں گے پوچھا کیا تمہاری حالت بدل تونہیں جائے گی؟ کہ تم دنیا جمع کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے لگو اور آپس میں حسد کرنے لگو ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے لگو اور ایک دوسرے سے بغض کرنے لگو پھر تم مہاجرین کے گھروں میں گھس بعض کو بعض کی گردن پر ڈالدو۔(یعنی قتل کرنے لگو)۔مسلم ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۸۴۶۔۔۔ارشادفرمایا کہ جب ابوالعاص کے بیٹوں کی تعداد تیس ہو جائے گی تو وہ اللہ کے بندوں کو غلام مال کو دولت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو فساد کا ذریعہ بنالیں گے۔مسند احمد، ابویعلی مستدرک بروایت ابی سفیان مستدرک بروایت ابی ذر

۳۰۸۴۵　فرمایا کہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ حکم بن ابی العاص کے بیٹے میرے منبر پر چڑھ رہے ہیں جیسے بندر (درخت پر) چڑھتے ہیں۔

مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۴۷۔۔۔ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو شروع فرمایا نبوت اور رحمت کے ذریعہ پھر یہ خلافت اور رحمت ہوگی پھر بادشاہت اور اقربا پروری ہوگی پھر امت میں سرکشی ظلم وفساد ہوگا کہ شرمگاہیں شراب اور ریشم کو حلال سمجھا جانے لگے گا منصور اور مرزوق ہوں گے ہمیشہ یہاں تک اللہ عزوجل کے پاس پہنچ جائے۔الطیالسی بیھقی بروایت ابی عبیدہ اور معاذ رضی اللہ عنہ ایک ساتھ

۳۰۸۴۸۔۔۔ارشادفرمایا کہ فتنے بھیجے جائیں گے اس کے ساتھ نفس پرستی اور صبر بھی بھیجا جائے گا جس نے خواہش کی اتباع کی، اس کا قتل اندھا قتل ہوگا اور جس نے صبر کی اتباع کی اس کا قتل روشن ہوگا (یعنی قتل کا سبب واضح ہوگا)۔طبرانی بروایت ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۱۵۱۴

۳۰۸۴۹۔۔۔ارشادفرمایا کہ میرے بعد امراء ہوں گے اگر تم ان کی اطاعت کروتو تمہیں کفر کی طرف لے جائیں اور اگر طاعت نہ کروتو تم کو قتل کر دیں گے آئمہ کفر ہیں اور گمراہی کے رئیس۔طبرانی بروایت ابی برزہ

کلام:۔۔۔۔اس حدیث کلام ہے ضعیف الجامع ۱۸۴۴ الضعیفہ ۱۴۹۶۔

ھرج کی کثرت کا زمانہ

۳۰۸۵۰۔۔۔ارشادفرمایا کہ تمہارے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ جہالت بڑھ جائے گی علم اٹھالیا جائے گا اور ھرج کی کثرت ہوگی صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ ھرج کیا ہے؟ فرمایا قتل (وقتال)۔ترمذی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۰۸۵۱۔۔۔ارشادفرمایا کہ تمہارے بعد ایک صبر آزما زمانہ آرہا ہے جو اس میں صبر کرکے حق پر قائم رہے گا اس کو تمہارے پچاس شہیدوں کا ثواب

ملے گا۔ طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۸۵۲..... ارشادفرمایا کہ عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا جوعرب کا صفایا کردے گا اس لڑائی کے مقتولین جہنم میں جائیں گے اس میں زبان چلانا تلوار سے زیادہ خطرناک ہوگا۔ مسند احمد، ترمذی ابوداؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اس حدیث پر کلام ہے ابوداؤد نے ضعیف قرار دیا ضعیف ابوداؤد ۹۱۸ ضعیف الجامع ۲۰۸۰

۳۰۸۵۳..... ارشادفرمایا کہ دلوں پر فتنے اس طرح وارد ہوں گے جس طرح چٹائی کی لکڑی یکے بعد دیگرے رکھی جاتی ہے جوان فتنوں کوقبول کرے اس کے دل پر سیاہ نکتہ نقطہ لگ جائے گا اور دل انکار کرے تو اس پر سفید نقطے ہوں گے اس کا دل بالکل سفید ہوجائے گا سفید پتھر کی طرح اب اس کو فتنہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا جب تک آسمان وزمین قائم رہے دوسرا دل سیاہ ٹمیالا ہوگا، ٹیڑھے کوزہ کی طرح نہ اچھائی کو اچھا سمجھے نہ برائی کو برا سمجھے مگر جو کچھ اس کی خواہش نفس قبول کرے۔ مسند احمد، مسلم بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۵۴..... ارشادفرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو ۶۰ کے شر سے اورلڑکوں کی امارت سے۔ مسند احمد، ابویعلی بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع :۱۴۶۱

۳۰۸۵۵..... ارشادفرمایا کہ کفر کا سر وہاں سے طلوع ہوگا جہاں شیطان اپنا سینگ طلوع کرتا ہے یعنی مشرق۔ مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۳۰۸۵۶..... ارشادفرمایا کہ فتنہ وہاں سے ظاہر ہوگا جہاں سے شیطان اپنا سینگ ظاہر کرتا ہے یعنی مشرق۔ مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۳۰۸۵۷..... ارشادفرمایا کہ سن لوکہ فتنہ وہاں سے ظاہر ہوگا جہاں شیطان اپنا سینگ ظاہر کرتا ہے۔ بیھقی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۳۰۸۵۸..... ارشادفرمایا کہ کفر کے سر مشرق کی طرف سے فخر وغرور گھوڑوں اوراونٹ والوں میں ہے آواز بلند کرنے والے جانور چرانے والے ہوتے ہیں سکینت ووقار بکری والوں میں ہے۔ مالک، بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۵۹..... ارشادفرمایا کہ فتنہ یہاں سے ظاہر ہوگا مشرق کی طرف سے گنوارپن سخت دلی جانوروں کے ساتھ ہل چلانے والوں میں ہوگا اور وقار بکری والوں میں۔ مالک وبیھقی بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۰..... ارشادفرمایا کہ فتنوں کا ظہور یہاں سے ہوگا مشرق کی طرف اشارہ فرمایا گنوارپن کے جانوروں کے ساتھ مشغول رہنے والوں میں ہوگا اور جو ربیعہ کے لوگ اونٹ گائے کے دم پکڑے رہتے ہیں۔ بخاری بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۱..... ارشادفرمایا کہ یہاں فتنہ کی سرزمین ہے جہاں سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوتا ہے۔ ترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۲..... ارشادفرمایا کہ میں نے رغبت اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے لئے تین دعائیں کیں دو مجھے عطاء ہوئیں اور ایک ردکردی گئی میں نے درخواست کی دشمن کو ان پر مسلط نہ فرماوہ دعا قبول ہوئی پھر میں نے درخواست کی ان کو طوفان سے (سب کو اکٹھا) ہلاک نہ فرماوہ دعا بھی قبول ہوئی پھر میں نے درخواست کی ان کے آپس میں خون ریزی نہ ہووہ دعا رد ہوئی۔

احمد ابن ماجہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۳..... ارشادفرمایا یہ انتہائی رغبت وتوجہ والی نماز تھی میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے میں دعائیں مانگی جو دو قبول ہوئیں اور ایک رد ہوئی:

۱..... ایسے عمومی عذاب سے ہلاک نہ ہوں جس طرح ان سے پہلے امتیں اس طرح ہلاک ہوئیں یہ دعا قبول ہوئی۔

۲..... اور ایسی ظالم قوم مسلط نہ ہو جوان کو بالکل ختم کردے یہ دعا بھی قبول ہوئی۔

۳..... آپس کی ایسی لڑائی مسلط نہ ہو کہ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں، یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

طبرانی والضیاء مقدسی بروایت خالد خزاعی مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن حبان والضیاء مقدسی بروایت خباب ابن ارت رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۴..... ارشادفرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعائیں مانگیں دو قبول ہوئیں ایک رد ہوگئی:

۱..... میں نے درخواست کی میری امت قحط سالی سے تباہ نہ ہو قبول ہوگئی۔

۲..... میری امت طوفان سے ہلاک نہ ہو دعا قبول ہوئی۔

۳......میری امت کی آپس میں لڑائی نہ ہوتو عاردہوئی۔احمد بروایت سعد

۳۰۸۶۵......ارشادفرمایا کہ جب زنا کاری عام ہوجائے گی موت کی کثرت ہوگی جب حاکم ظلم کریں گے تو بارش کم ہوجائے گی جب ذمیوں سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوگی تو دشمن غالب آئیں گے۔مسند فردوس بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۸۷ ضعیف الجامع ۵۹۱

پندرہ اوصاف کا تذکرہ

۳۰۸۶۶......ارشادفرمایا کہ جب میری امت میں پندرہ باتیں پائی جائیں گی تو ان پر مصیبتیں نازل ہوں گی۔

۱......جب مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جائے گا۔

۲......امانت غنیمت سمجھی جائے گی۔

۳......زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے گا۔

۴......آدمی بیوی کی اطاعت کرے گا۔

۵......ماں کی نافرمانی کرے گا۔

۶......دوستوں سے حسن سلوک ہو۔

۷......باپ سے بے وفائی کرے۔

۸......مساجد میں بلند آواز سے باتیں کرنے لگیں گے۔

۹......قوم کا رذیل شخص قوم کا سردار ہوگا۔

۱۰......آدمی کی عزت کی جائے اس کے شر سے بچنے کے لئے۔

۱۱......شراب پی جانے لگیں۔

۱۲......مرد ریشم کا لباس استعمال کرنے لگے۔

۱۳......گانے بجانے کے آلات عام ہوجائیں۔

۱۴......اس امت کی آخری طبقہ پہلے لوگوں پر ملامت کرنے لگے تو اس وقت سرخ آندھی اور خسف ومسخ کا انتظار کرو۔

ترمذی بروایت علی رضی اللہ عنہ

لکڑی کی تلوار بنائی جائے

۳۰۸۶۷......ارشادفرمایا کہ جب مسلمانوں کے آپس میں فتنہ پھیل جائے تو لکڑی کی تلوار بنالو۔ابن ماجہ بروایت حبان

تشریح:......مطلب یہ ہے کہ اس فتنہ میں مت گھسو بلکہ کنارہ کش رہو۔

۳۰۸۶۸......ارشادفرمایا جب تمہارے امراء شریف لوگ ہوں اور مالدار سخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشورہ سے طے ہونے لگیں تو زمین کی پشت باطن سے بہتر ہے (یعنی زندگی بہتر ہے)

اور جب تمہارے امراء تمہارے شریر لوگ ہوں گے اور مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کو سپرد ہوں تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ پیٹھ سے بہتر ہے (یعنی موت بہتر ہے)۔ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۶۹......ارشادفرمایا کہ جب میری امت عیش پرستی کی زندگی گذارے گی اور روم اور فارس کے شہزادے ان کے خادم بنیں گے تو شریروں کو

نیک لوگوں پر غلبہ حاصل ہوگا۔ترمذی بروایت ابی هريرة

کلام:.......ذخیرۃ الالفاظ ۴۲۵

۳۰۸۷۰.....ارشادفرمایا کہ جب میری امت کے آپس میں ایک دفعہ تلوار چل جائے گی تو قیامت تک نہیں رکے گی۔

ترمذی بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ

۳۰۸۷۱.....تلوار کے ساتھ کوئی وبا نہیں ٹڈی کے ساتھ کوئی نجات کا راستہ نہیں۔ابن صصری فی امالیہ عن براء ضعیف الجامع ۶۳۱۵

۳۰۸۷۲.....فرمایا تمہیں سب سے زیادہ مشکل میں ڈالنے والے رومی ہوں گے ان کی ہلاکت قیامت کے ساتھ ہوگی۔

مسند احمد بروایت مستورد

۳۰۸۷۳.....ارشادفرمایا کہ لوگ دین میں فوج کی شکل میں داخل ہوئے عنقریب فوج کی شکل میں نکلیں گے۔

مسند احمد بروایت جابر ضعیف جامع ۱۷۹۶

۳۰۸۷۴.....اپنے گھر کو لازم پکڑلو۔طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۸۷۵.....فرمایا غوطہ شہر میں خون ریزی کے دن مسلمانوں کا خیمہ شہر کے ایک جانب جس کو دمشق کہا جاتا ہے مسلمانوں کے بہترین شہروں میں سے ہے۔ابوداؤد بروایت ابوالدرداء

۳۰۸۷۶.....ارشادفرمایا کہ میری امت کی ہلاکت ایک دوسرے کے ساتھ خون ریزی میں ہے۔دارقطنی فی الافراد عن اجل

کلام:.......اس حدیث پر کلام ضعیف الجامع ۱۸۸۷

۳۰۸۷۷.....ارشادفرمایا میرے بعد اہل بیت کے متعلق تمہاری آزمائش ہوگی۔طبرانی بروایت خالد بن عرفطہ ضعیف الجامع ۲۰۳۷

۳۰۸۷۸.....ارشادفرمایا کہ تم میرے بعد (حکام کی طرف سے) اقربا پروری دیکھوگے تو تم صبر سے کام لو یہاں تک کل قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو۔احمد، ترمذی، بیہقی، نسائی بروایت اسید بن حضیر مسند احمد، بیہقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۸۷۹.....ارشادفرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر کا سفر کرے گا انہوں نے اپنے لئے جنت واجب کروالی اور میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر (روم) پر حملہ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمادیں گے۔ بخاری عن ام حرام بنت ملحان

۳۰۸۸۰.....اندھیری رات کے ٹکڑں کی طرح فتنوں کے ظہور سے پہلے پہلے اعمال صالحہ انجام دو کیونکہ اس زمانہ میں بعض صبح مومن ہوں گے تو شام کو کافر اور شام کو مومن تو صبح کو کافر تم میں بعض اپنے ایمان کو دنیا کے تھوڑے سے سامان کے عوض فروخت کردیں گے۔

احمد مسلم ترمذی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۸۸۱.....ارشادفرمایا کہ چھ باتوں سے پہلے اعمال صالحہ انجام دے لو:

۱.....کم عقل لوگوں کی امارت سے پہلے۔

۲.....علامات قیامت کے بکثرت ظاہر ہونے سے پہلے۔

۳.....فیصلے فروخت ہونے سے۔

۴.....مسلمان کا خون ارزاں ہونے سے پہلے۔

۵.....قطع رحمی سے پہلے۔

۶.....اور قرآن کریم کو گانے کے طرز پر پڑھے جانے سے پہلے انہیں نماز کے لئے آگے کیا جائے گا ان کے ترنم کی وجہ سے اگرچہ علم کے اعتبار سے کم مرتبہ کا ہو۔طبرانی بروایت عابس الغفاری

۳۰۸۸۱.....فتنے ظاہر ہوں گے اس میں ہاتھ اور زبان سے تغیر نہیں ہوسکتا۔رستہ فی الایمان بروایت علی قیل ضعیف الجامع ۲۴۷۶

۳۰۸۸۳..... عنقریب ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ جس میں لوگ صبح مؤمن ہو تو شام کو کافر ہوں گے مگر جن کو اللہ تعالیٰ علم کی بدولت بچالیں۔
طبرانی بروایت ابی امامه

کلام:...... اس حدیث پر کلام ہے ابن ماجہ نے ضعیف قرار دیا ہے ۸۵۷ وضعیف الجامع ۳۲۵۸۔
۳۰۸۸۴..... فرمایا عنقریب اندھے بہرے اور گونگے فتنے ظاہر ہوں گے جس نے بھی اس کی طرف جھانک کر دیکھا وہ اس میں واقع ہو جائے گا اس فتنہ میں زبان چلانا تلوار چلانے کی طرح خطرناک ہے۔ ابوداؤد بروایت ابی هریره رضی الله عنه
کلام:...... اس حدیث کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے ضعیف ابوداؤد ۹۱۷ ضعیف الجامع ۳۲۵۷۔
۳۰۸۸۵..... عنقریب حوادثات، فتنے، گروہ بندی اور اختلافات ظاہر ہوں گے (اگر فتنہ سے بچنے کی صورت نہ ہو) تو مقتول ہو قاتل نہ ہو
مستدرک بروایت خالد بن عرفطه

تین چیزوں کی قدر

۳۰۸۸۶..... ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں تین چیزیں سب سے زیادہ معزز ہوں گی (۱) حلال دراھم (۲) غمخوار بھائی جس سے انسیت حاصل ہو سکے (۳) ایسا علم جس پر عمل ہو سکے۔ طبرانی فی الاوسط حلیة الاولیاء بروایت حذیفه
کلام:...... اس حدیث کلام ہے ضعیف الجامع ۳۲۹۶ المتناهیہ ۱۲۰۲
۳۰۸۸۷..... عنقریب عذراء کے مقام پر کچھ لوگوں کو قتل کیا جائے گا ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور آسمان والے ناراض ہوں گے۔
یعقوب بن سفیان فی تاریخه وابن عساکر بروایت عائشه ضعیف الجامع ۳۳۰۲
۳۰۸۸۸..... فرمایا عنقریب مصر میں بنی امیہ اخنس کا ایک شخص ہوگا اس کو پہلی حکومت ملے گی پھر لوگ اس پر غالب آجائیں گے یا اس سے حکومت چھین لی جائے گی پس وہ روم بھاگ جائے گا ان کو اسکندریہ لے آئے گا وہاں اہل اسلام سے قتال کرے گا یہ پہلی خون ریزی ہوگی۔
الرویانی وابن عساکر بروایت ابی داؤد ضعیف الجامع ۳۳۰۸
۳۰۸۸۹..... فرمایا کہ میرے بعد کچھ حکام ہوں گے جو حکومت کے لئے ایک دوسرے سے لڑیں گے۔ طبرانی بروایت عمار
کلام:...... اس حدیث میں کلام ہے ضعیف الجامع ۳۳۰۳
۳۰۸۹۰..... فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں عبادت ایسی ہے جیسا کہ ہجرت کر کے (مدینہ منورہ) میرے پاس آنا۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجه بروایت معقل بن یسار
۳۰۸۹۱..... ارشاد فرمایا کہ فتنہ سویا ہوا ہے اس پر لعنت ہو جو اس کو جگائے۔ الرافعی بروایت انس رضی الله عنه اسنی المطالب
کلام:...... ضعیف الجامع ۴۰۲۴
۳۰۸۹۲..... فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب امراء تم پر ظلم کریں گے۔ طبرانی بروایت عبدالله بن بسر ذخیره الالفاظ ۴۴۰۷
کلام:...... اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع: ۴۲۸۹
۳۰۸۹۳..... میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے آدمی اس میں صبح مؤمن ہو تو شام کو کافر ہوگا اور شام مؤمن ہو تو صبح کافر ہو کچھ اپنے دین کو دنیا کے چند ٹکوں کی خاطر فروخت کر دیں گے۔ مستدرک بروایت ابن عمر
۳۰۸۹۴..... فرمایا کہ اگر تمہیں ان حالات کا علم ہو جائے جو مجھے ہے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے نفاق ظاہر ہوں گے امانت اٹھائی جائے گی رحمت روک لی جائے گی امانت دار پر تہمت لگائی جائے گی اور خائن پر اعتماد کیا جائے گا تم پر فتنے نازل ہوں گے سیاہ اونٹ کی طرح فتنے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے۔ مستدرک بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۰۸۹۵ ۔۔۔ فرمایا اگر تمہیں (ان فتنوں کا) علم ہو جائے جن کا مجھے ہے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔

مسند احمد، بیھقی، ترمذی، ابن ماجه بروایت انس رضی الله عنه

کلام: ۔۔۔ ذخیرۃ الالفاظ ۴۵۹۶

۳۰۸۹۶ ۔۔۔ فرمایا اگر تمہیں (ان فتنوں کا) علم ہو جائے جو مجھے ہے تو تم کم ہنستے زیادہ روتے اور کھانا پینا تمہیں اچھا نہ لگتا۔

مستدرک بروایت ابی ذر

کلام: ۔۔۔ اس حدیث پر کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۴۸۱۶

کم ہنسو زیادہ روؤ

۳۰۸۹۷ ۔۔۔ اور فرمایا کہ اگر تمہیں علم ہو جاتا جن کا مجھے علم ہے تو تم کم ہنستے زیادہ روتے اور پہاڑی گھاٹیوں کی طرف نکل جاتے اللہ تعالیٰ کی پناہ کی تلاش میں تمہیں معلوم نہ ہوتا کہ نجات پاؤ گے یا ہلاک ہو جاؤ گے۔ طبرانی مستدرک ابن ماجه بروایت ابی الدرداء

کلام: ۔۔۔ اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۴۸۱۴۔

۳۰۸۹۸ ۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کے اترنے کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے اترنے کی جگہ۔

مسند احمد، بیھقی بروایت اسامه

۳۰۸۹۹ ۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند کم عمر لڑکوں کے ہاتھ ہوگی۔ مسند احمد، بخاری بروایت ابی ھریرہ رضی الله عنه

۳۰۹۰۰ ۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ ہلاکت ہو عرب کے لئے اس شر سے جس کا زمانہ قریب آچکا ہے وہ نجات پا جائے گا وہ جو اپنے ہاتھ کو روک لے۔

ابو داؤد مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی الله عنه

۳۰۹۰۱ ۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف مت لوٹو کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

احمد بیھقی، ابن ماجه، نسائی بروایت جریر، احمد، بخاری، نسائی، ابن ماجه بروایت عمر رضی الله عنه، نسائی بروایت ابی بکر، بخاری، ترمذی بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۳۰۹۰۲ ۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ فتنہ سے بچو کیونکہ اس میں زبان چلانا ایسا ہے جسے تلوار چلانا۔

ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما ضعیف الجامع ۲۲۰۵

۳۰۹۰۳ ۔۔۔ فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے قتل کافی ہے۔ احمد، طبرانی بروایت سعید بن زید

۳۰۹۰۴ ۔۔۔ فرمایا تیس سال تو خلافت نبوت کے طریقہ پر ہوگی۔ اس کے بعد تیس سال خلافت وحکومت ہوگی پھر انیس سال بادشاہت ہوگی اس کے بعد کوئی خبر نہیں۔ یعقوب بن سفیان فی تاریخه عن معاذ

۳۰۹۰۵ ۔۔۔ فرمایا عنقریب کانیں ہوں گی اس میں شریر لوگ حاضر ہوں گے۔ مسند احمد بروایت رجل من بنی سلیم

۳۰۹۰۶ ۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ پولیس والے ہوں گے جو صبح وشام اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی میں ہوں گے تم ان کی جماعت میں سے مت بنو۔ طبرانی بروایت ابی امامه

۳۰۹۰۷ ۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کچھ سلاطین ہوں گے فتنے ان کے دروازے پر ہوں گے کسی کو دنیا کی کوئی چیز نہیں دیں گے مگر یہ کہ اسی کے برابر دین لے لیں گے۔ طبرانی مستدرک، بروایت عبد الله بن الحارث بن جزء

کلام: ۔۔۔ اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع: ۳۳۰۶

تشریح: ۔۔۔ مطلب یہ ہے کہ ان بادشاہوں کی عادت ہوگی انہی لوگوں کو مال دیں گے جو ان کے خلاف شرع امور اور ظلم وستم کی تعریف کریں۔

۳۰۹۰۸..... فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ قاتل کو پتہ نہ ہوگا کہ کسی مسلمان کو ناحق کیوں قتل کررہا ہے اور مقتول کو پتہ نہ ہوگا کہ کس جرم میں قتل ہورہا ہے۔ مسلم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۰۹..... فرمایا کہ قیامت سے پہلے قتل وقتال ہوگا کافروں کے ساتھ قتال نہیں بلکہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک آدمی اپنے بھائی سے ملے گا اسکو قتل کردے گا اس زمانہ کے لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی اس کے بعد ایسے کم حیثیت کے لوگ آئیں گے ان میں سے اکثروں کا خیال ہوگا کہ وہ بھی کسی مرتبہ پر ہیں حالانکہ وہ کسی مرتبہ پر نہیں ہوں گے۔

مسند احمد مسلم بروایت ابی موسی

خلافت کا زمانہ

۳۰۹۱۰..... ارشادفرمایا کہ اسلام کی چکی ۳۵/۳۶/۳۷ سال تک چلے گی پھر اگر ہلاک ہوگئے تو راستہ ہلاک ہونے والوں کا ہے اگر دین (اصلی شکل میں) باقی رہا تو ستر سال تک باقی رہے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۱۱..... ارشادفرمایا: فتنۃ الاحلاس (یعنی ہر ایک کو گھیرنے والا فتنہ) اس میں فرار اور قتال ہوگا پھر فتنہ سراء ہوگا جس کا دھواں میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے پاؤں کے نیچے سے نکلے گا لوگ سمجھیں گے کہ اس کا تعلق مجھ سے ہے حالانکہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا اس لئے کہ میرے تعلق والے تو وہی ہیں جو تقوی والے ہیں پھر لوگ ایک ایسے شخص پر صلاح کرلیں گے گویا کہ اس کے سرین پسلی کے اوپر ہے پھر فتنہ دھما کہ ہوگا وہ میری امت میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا مگر ایک تیر ضرور مارے گا جب کہا جائے کہ فتنہ تھم گیا فرو ہوگیا تو اس وقت لوگ صبح کو مؤمن ہونگے تو شام کو کافر ہوں گے یہاں تک لوگ دو گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک خالص مؤمنین کی جس میں نفاق کا دخل نہ ہوگا دوسرا منافقین ان میں ایمان کا شائبہ بھی نہ ہوگا جب وہ وقت پہنچ جائے تو دجال کا انتظار کرو اسی دن یا دوسرے دن۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۹۱۲..... ارشادفرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایک درھم دینا نہ نکال سکو گے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے نام پر کیا ہوا معاہدہ توڑا جائے گا اللہ تعالیٰ ذمیوں کے دلوں کو سخت کردیں گے وہ اپنے اموال کو روک کر رکھیں گے۔ بیھقی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۱۳..... ارشادفرمایا کہ عراق سے اس کا درھم اور قفیز روک لیا جائے گا شام سے اس کی مد اور دینار روک لیا جائے گا مصر سے اس کا اردب اور دینار روک لیا جائے گا تم وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے ابتداء کی تھی تم وہیں لوٹ جاؤ گے جہاں سے تم نے ابتداء کی تھی۔

مسند احمد سلمه، ابو داؤد بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۱۴..... ارشادفرمایا کہ ہر چیز میں (ایک مدت کے بعد) کمی آتی ہے مگر شر (برائی) اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۰۹۱۵..... ارشادفرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کو مال کے بارے میں کوئی پرواہ نہ ہوگی کہ مال کہاں سے آرہا ہے حلال طریقہ سے یا حرام سے۔ نسائی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۱۶..... ارشادفرمایا کہ عنقریب ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ (کافر) قومیں ہر طرف سے تمہارے خلاف اکٹھی ہوں گی جیسے کہ کھانے والے برتن کے گرد جمع ہوتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت مسلمانوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ ایسا ہوگا فرمایا نہیں بلکہ تمہاری حیثیت سیلاب کے جھاگ کی طرح ہوگی تمہارے دلوں میں بزدلی چھائی ہوئی ہوگی دنیا سے محبت کرنے اور موت سے گھبرانے کی وجہ سے۔

مسند احمد ابو داؤد، بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ

۳۰۹۱۷..... ارشادفرمایا کہ تمہارے پاس تباہ کن آفات آئیں گی اس میں بعض فتنے بالکل واضح ہوں گے۔

طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......اس میں کلام ہے ضعیف الجامع ۸۴۔

۳۰۹۱۸......میں (حوض کوثر پر) کھڑا ہوں ایک جماعت کا وہاں سے گذر ہوا یہاں تک میں نے ان کو پہچان لیا (کہ یہ میری امت کے لوگ ہیں) اچانک ایک شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوا ان کو ہنکار کر لے جا رہا ہے میں نے پوچھا کہاں جواب دیا جہنم میں میں نے پوچھا ان کا قصور کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے میں نہیں سمجھتا کہ ان کو عذاب سے چھٹکارا حاصل ہو گا مگر بغیر چرواہے اونٹ چرنے کے مثل۔ بخاری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۱۹......ارشاد فرمایا کہ یہ امت اگلی امتوں کا کوئی طریقہ نہیں چھوڑے گی یہاں تک اس کا ضرور اتباع کرے گی۔

طبرانی فی الاوسط عن المستورد

۳۰۹۲۰......(ایک دفعہ لوگوں کے معجزہ کے مطالبہ پر) ارشاد فرمایا سبحان اللہ یہ تو ایسا ہی مطالبہ ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا: اجعل لنا الھا کمالھم الھتہ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور اگلی امتوں کے راستہ پر چلو گے۔ ترمذی بروایت ابی واقد

۳۰۹۲۱......ارشاد فرمایا کہ میرے بعد (حکام کی طرف سے) اقرباء پروری ہو گی اور ناپسندیدہ باتیں ظاہر ہوں گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسے موقع پر ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا تمہارے ذمہ جو حقوق ہیں ان کو ادا کرتے رہو اور تمہارے حقوق جو ان کے ذمہ ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔ احمد بیہقی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲۲......ارشاد فرمایا کہ فتنہ فساد کے زمانہ میں عبادت میں مشغول ہونا ایسا (باعث اجر) ہے جیسا کہ میری طرف ہجرت کر کے آنا۔

طبرانی بروایت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲۳......ارشاد فرمایا کہ تم اگلی امتوں کا ضرور اتباع کرو گے بالشت بالشت کے ساتھ ذراع ذراع کے ساتھ حتیٰ کہ گروہ (گمراہی میں) گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی داخل ہوں گے عرض کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں تو ارشاد فرمایا اس کے علاوہ اور کون؟

مسند احمد، بیہقی، ابن ماجہ بروایت ابی سعید، مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲۴......ارشاد فرمایا کہ تم ضرور اگلی امتوں کا اتباع کرو گے قدم بقدم ہاتھ در ہاتھ حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی (گمراہی میں) گوہ کے سوراخ میں داخل ہو تو تم بھی داخل ہو گے حتیٰ کہ اگر کسی نے اپنی بیوی کے ساتھ پچھلے راستہ سے ہمبستری کی تو تم بھی ایسا کرو گے۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۰۹۲۵......ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے اس میں آدمی کا دل اس طرح مردہ ہو جائے گا جس طرح اس کا جسم مردہ ہوتا ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:......اس حدیث پر کلام ہے۔ ضعیف الجامع: ۴۶۵۴

۳۰۹۲۶......ارشاد فرمایا کہ میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو ریشم شراب اور گانے بجانے کو حلال سمجھیں گے کچھ لوگ ایک جھنڈے تلے اتریں گے ان کے جانور شام کے وقت ان کے پاس چرتے ہوں گے ان کے پاس ایک شخص اپنی ضرورت لے کر آئے گا تو وہ اس سے کہیں گے کل صبح آنا رات کو ہی اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل فرمائیں گے جھنڈا انہی پر گرے گا اور ان میں سے بعض کے چہروں کو مسخ فرما دیں گے بندر اور خنزیر کی شکل میں قیامت کے دن تک۔ بخاری ابو داؤد بروایت ابی عامر وابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ

۳۰۹۲۷......ارشاد فرمایا کہ ارے تمہارا ناس ہو میرے بعد کفر کی طرف مت لوٹو کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

بیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۹۲۸......ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کفر کی طرف مت لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو: آدمی کو باپ کے جرم کی وجہ سے یا بھائی کے جرم

کی وجہ سے سزانہیں دی جائے گی۔نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ المعلقہ: ۲۲۵

۳۰۹۲۹.....ارشادفرمایا کہ یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا یہاں تک بارہ خلفاء گذرجائیں گے خلافت پر امت کا اجماع ہوگا سب کا تعلق خاندان قریش سے ہوگا اس کے بعد فتنہ پھیل جائے گا۔

احمد، بیھقی، ابو داؤد، نسائی بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۳۰.....ارشادفرمایا کہ زمانہ قریب ہوتا جارہا ہے علم اٹھالیا جائے گا بخل دلوں میں پیدا ہوگا جہالت عام ہوگی فتنے ظاہر ہوں گے قتل عام ہوگا۔

بخاری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

مکہ اور مدینہ کے درمیان لشکر کا دھنسنا

۳۰۹۳۲.....ارشادفرمایا کہ ایک خلیفہ کے موت کے وقت اختلافات پیدا ہوں گے اہل مدینہ میں سے ایک شخص بھاگتا ہوا مکہ مکرمہ کی طرف نکلے گا تو اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو نکالیں گے اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے رکن حجر اسود بیت اللہ اور مقام ابراھیم کے درمیان پھر شامیوں کا ایک لشکر اس کے پاس بھیجا جائے گا مکہ و مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر وہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا جب لوگ اس واقعہ کو دیکھیں گے تو ملک شام کے ابدال اور اہل عراق کی ایک جماعت اس کے پاس آئیں گے اور حجر اسود اور مقام ابراھیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت ہوں گے پھر قریش کا ایک شخص بیدار ہوگا جس کے ننھیال بنوکلب کے لوگ ہوں گے وہ لشکر بھیجے گا تو وہ لشکر ان پر غالب آجائے گا یہ بنوکلب کا لشکر ہوگا اور خسارہ و نقصان اس شخص کے لئے ہے جو بنو کلب کے مال غنیمت میں شریک نہ ہو مال تقسیم ہوگا اور لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ ہوگا اور اسلام زمین پر مستحکم ہوگا اسطراح سات سال تک رہے گا پھر وہ وفات پاجائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

مسند احمد ابوداؤد مستدرک بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:.......اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع :۶۴۳۹۔

۳۰۹۳۳.....ارشادفرمایا اس امت میں چار فتنے واقع ہوں گے آخری فناء ہوگا۔ابو داؤد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس حدیث پر کلام ہے۔ضعیف ابوداؤد ۹۱۲ ضعیف الجامع ۶۴۴۲

۳۰۹۳۴.....اگر تمہاری عمر طویل ہو تو ممکن ہے تم ایسی قوم دیکھو جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے ان کی صبح اللہ تعالیٰ کے غضب اور شام اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوگی۔مسلم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۳۵.....ارشادفرمایا کہ ممکن ہے مسلمانوں کو ایک شہر میں محصور کردیا جائے ان کا آخری راستہ اسلحہ ہو۔

ابوداؤد، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۰۹۳۶.....ارشادفرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئیگا اس میں مؤمن اپنی بکری سے زیادہ مسکین ہوگا۔

ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:.......اس حدیث پر کلام ہے ضعیف الجامع ۶۵۱۰ الضعیفہ ۱۱۳۷

۳۰۹۳۷.....ارشادفرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مال حاصل کرنے کے بارے میں اس کی پرواہ نہیں کریں گے کہ حلال طریقہ سے مل رہا ہے یا حرام طریقہ سے۔مسند احمد بخاری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

الفصل الثالث......فی قتل الخوارج وعلاماتهم وذکر الرافضه قبحهم الله

تیسری فصل......خوارج کے قتل ان کی علامات رافضی کا تذکرہ وغیرہ کے بارے میں

۳۰۹۳۸......ارشادفرمایاخوارج جہنم کے کتے ہیں۔مسند احمد، مستدرک ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه ذخیرة الحفاظ ۲۸۴

۳۰۹۳۹......ارشادفرمایا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اطاعت کون کرے گا کیا اللہ تعالیٰ زمین والوں کو مجھ پراعتماد دلادیں گے جب کہ تم مجھ پراعتماد نہیں کررہے ہو میرے خاندان میں سے ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو قرآن کو (بناسنوارکر) پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح صاف ہوکر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اگر مجھے ان کا زمانہ مل جائے تو ان کو قوم عاد کی طرح قتل کرونگا۔بخاری بروایت ابی سعید

۳۰۹۴۰......ارشادفرمایا تیرا ناس ہو اگر میں عدل نہ کروں تو عدل وانصاف سے کون کام لے گا۔بیهقی عن ابی سعید

۳۰۹۴۱......فرمایا: اے تیرا ناس ہو، کیا میں اس کا حقدار نہیں ہوں کہ اہل زمین میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا بنوں۔

بیهقی بروایت ابی سعید

۳۰۹۴۲......(ایک منافق کے قتل کے سوال پر) فرمایا چھوڑ دے کہیں ایسا نہ ہو لوگ باتیں کرنے لگیں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کروادیتے ہیں۔

بخاری ومسلم بروایت جابر رضی الله عنه

۳۰۹۴۳......فرمایا میرے بعد میری امت میں ایک قوم ایسی ہوگی کہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اہل اسلام کو قتل کریں گے بت پرست مشرکوں کو چھوڑ دیں گے۔اور دین سے اس طرح (صاف ہوکر) نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو ان کو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔بیهقی، ابوداؤد، نسائی بروایت ابو سعید

۳۰۹۴۴......ارشادفرمایا کہ میری امت کی ایک جماعت ایسی ہوگی کہ ان کی علامت تحلیق ہے (یعنی آواز کو سنوارنا) قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتے ہیں پھر دین کی طرف واپس نہیں آئیں گے وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں۔احمد، مسلم، ابن ماجه بروایت ابی ذر ورافع بن عمر والغفاری

۳۰۹۴۵......میرے خاندان میں سے ایک قوم ایسی ہوگی کہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا مسلمانوں کو قتل کریں گے مشرکوں سے تعارض نہیں کریں گے دین سے اس طرح نکل جائین گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اگر انہیں پاؤں تو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔

بیهقی، ابوداؤد، نسائی بروایت ابی سعید

۳۰۹۴۶......فرمایا میری امت کی ایک جماعت ان کی علامت تحلیق ہے یعنی سرمنڈآنا وہ قرآن پڑھتے ہیں لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا دین سے اس طرح نکل جاتے ہیں جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں۔

احمد، مسلم بروایت ابی برذره رضی الله عنه

۳۰۹۴۷......میرے ہی خاندان سے کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے ترنم کے ساتھ لیکن وہ ان کے حلق سے بھی نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اگر میں ان کو پاؤں تو قوم عود کی طرح قتل کروں گا۔

احمد بیهقی بروایت ابی سعید

۳۰۹۴۸......فرمایا مسلمانوں کے اختلاف کے دوران ایک جماعت نکلے گی اس کو دونوں جماعتوں میں سے برحق جماعت قتل کرے گی۔

مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید

۳۰۹۴۹..... فرمایا آخری زمانہ میں کم سن لوگوں کی ایک جماعت ہوگی جو انتہائی احمق لوگ ہوں گے باتیں ایسی کریں گے جیسے سب سے شریف یہی ہیں قرآن پڑھیں جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس تیر کمان سے نکلتا ہے جب ان سے ملاقات ہوانہیں قتل کردو کیونکہ ان کو قتل کرنے والے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے دربار میں اجروثواب کے مستحق ہوں گے۔

بیهقی بروایت علی رضی الله عنه

۳۰۹۵۰..... فرمایا عنقریب میری امت میں اختلافات پیدا ہوں گے گروہ بندی ہوگی ایک قوم ایسی ہوگی گفتگو بہت شیریں لیکن فعل بہت براہوگا قرآن پڑھے گی لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسی نکلے گی جیسے تیر کمان سے پھر دین کی طرف واپس نہیں آئے گی جس طرح تیر کمان میں واپس نہیں آتا، وہ بدترین مخلوق بدترین اخلاق والے ہیں خوش خبری ہے ایسے شخص کے لئے جوان کو قتل کرے وہ اس کو قتل کرے وہ اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیتے ہیں حالانکہ وہ خود کتاب پر عمل پیرا نہیں ہیں جو ان سے قتال کرے وہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہوگا ان کے مقابلہ میں ان کی علامت سرمنڈ آنا ہے۔

ابو داؤد، مستدرک بروایت ابی سعید وانس دونوں ایک ساتھ احمد او داؤد ابن ماجه مستدرک، انس وحده

۳۰۹۵۱..... فرمایا میرے بعد میری امت میں ایک قوم ایسی ہوگی کہ قرآن کی تلاوت کرے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں ہے اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر دین کی طرف دوبارہ نہیں لوٹے گی وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہوں گے ان کی علامت سرمنڈانا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجه بروایت ابی ذر ورافع بن عمر والغفاری

۳۰۹۵۲..... ارشاد فرمایا مبادا کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ باتیں بنائیں کہ محمد ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرادیتے ہیں یہ اور اس کے ساتھ قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا دین سے س طرح نکل جاتے ہیں جس طرح کمان تیر سے۔

احمد، بیهقی بروایت جابر رضی الله عنه

احمقوں کا زمانہ

۳۰۹۵۳..... ارشاد فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے عمران کی کم ہوگی انتہائی احمق ہوں گے بہت عمدہ گفتگو کریں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جہاں کہیں ان کو پاؤ قتل کردو کیونکہ ان کو قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بڑا اجر ملے گا۔ بخاری، ابوداؤ، د نسائی بروایت علی رضی الله عنه

۳۰۹۵۴..... فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم نکلے گی کم عمر اور کم عقل ہوں گی قرآن پڑھے گی اپنی زبان سے لیکن وہ قرآن سینے سے نیچے نہیں اترے گا انتہائی شیریں گفتگو کریں گے۔ اور دین سے ایسے صاف ہو کر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے جو ان سے ملے ان کو قتل کرے کیونکہ ان کو قتل کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا مرتبہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۳۰۹۵۵..... فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ان کی علامت تحلیق (یعنی سرمنڈانا) ہے جب وہ تمہیں ملے ان کو قتل کرڈالو۔ ابن ماجه عن انس رضی الله عنه

۳۰۹۵۶..... فرمایا میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ قرآن کو اس طرح پئیں گے جیسے دودھ پیا جاتا ہے۔ طبرانی بروایت عقبه بن عامر

تشریح:..... مطلب وہ بظاہر قرآن سے اسی محبت کا اظہار کریں گے جس طرح دودھ سے محبت ہوتی ہے۔

۳۰۹۵۷..... فرمایا میری امت کی ایک جماعت قرآن پڑھے گی لیکن دین سے اس طرح نکل جائے گی جسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

احمد، ابن ماجه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۳۰۹۵۸..... فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل

جائیں گے جس طرح تیر کمان سے۔ابویعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۹۵۹...... فرمایا میری امت میں ایک جماعت نکلے گی قرآن تو پڑھے گی لیکن ان کی قرأت تمہاری قرأت کی طرح نہیں ہوگی نہ تمہاری نماز ان کی نماز کی طرح ہوگی نہ ہی تمہارے روزے ان کے روزے کی طرح ہوں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے ان کا گمان ہوگا کہ اس میں ان کے لیے اجروثواب ہے حالانکہ وہ تلاوت ان پر وبال ہے ان کی نمازیں ان کے سینے تک نہیں اتریں گی وہ دین اسلام سے ایسے صاف ہوکر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے اگر لشکر اسلام کو معلوم ہوجاتا ان کے لئے نبی ﷺ کی زبانی اجروثواب کی کیا بشارت ہے تو بقیہ اعمال کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اس جماعت کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا اس کا بازو ہوگا لیکن کلائی نہ ہوگی اور اس کے بازو کے سرے پر تھن کی طرح ابھرا ہوا گوشت ہوگا اس پر چند سفید بال ہوں گے۔مسلم ابوداؤد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۰۹۶۰...... فرمایا شیطان الردھہ جس کی قبیلہ بجیلہ کا ایک شخص حفاظت کرتاہے جس کا نام شہاب ہے یا ابن شہاب گھوڑوں کا چرانے والا جو ظالم قوم میں بدی کی علامت ہے۔مسند احمد، ابویعلی، مستدرک

کلام:......ابن ماجہ بروایت سعید ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۳۲ ضعیف الجامع ۳۴۲۲۔

۳۰۹۶۱...... ارشاد فرمایا کہ مشرق سے ایک قوم نکلے گی جنکے سر منڈے ہوئے ہوں گے زبان سے قرآن تو پڑھیں گے تو لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے صاف ہوکر نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔احمد، بیھقی بروایت سھل بن حنیف

۳۰۹۶۲...... اور فرمایا کہ تم میں ایک جماعت ایسی ظاہر ہوگی کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے اور اپنے روزے کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلہ میں وہ قرآن تو پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائے گی جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے تیر پھینکنے والا تیر کے پھل کو دیکھتا ہے اس میں کچھ بھی نظر نہیں آتا لکڑی کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا، پروں کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا اور کمان کے منہ کے متعلق شک ہوتا ہے کہ کیا اس میں بھی کچھ خون لگا ہے۔

بیھقی، ابن ماجہ بروایت ابی سعید

۳۰۹۶۳...... فرمایا مشرق سے لوگوں کی ایک جماعت ظاہر ہوگی قرآن تو پڑھتے ہوں گے وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے ایسے صاف ہوکر نکلے گی جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے پھر تیر کمان کے نالے میں واپس نہیں لوٹتا۔(یہ بھی دین کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے)ان کی علامت سر منڈا کر رکھنا ہے۔احمد، بخاری، بروایت ابی سعید

الفتن من الاکمال

۳۰۹۶۴...... فرمایا جب میری امت خواہش پرستی میں مبتلا ہوجائے تو دیہاتیوں کے دین کو لازم پکڑلو۔عدی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۳۰۹۶۵...... ارشاد فرمایا کہ فتنے کے زمانہ میں خوش نصیب وہ شخص ہے جو چھپا رہے اور فتنوں سے دور رہے اگر وہ لوگوں کے سامنے آئے تو پہچان نہ پائے اگر چھپ جائے تو اس کو تلاش نہ کیا جائے بدنصیب وہ خطیب ہے جو فصیح و بلیغ ہو (یعنی اپنی خطابت کے ذریعہ لوگوں کو فتنہ کے لئے ابھارے) یا کسی بلند جگہ پر ہو اس فتنہ کے شر سے وہ چھٹکارا حاصل کرسکتا ہے جو ایسی (عاجزی کے ساتھ) دعا کرے جیسے کہ سمندر میں غرق ہونے والا کرتا ہے۔نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ وھو ضعیف

۳۰۹۶۶...... ارشاد فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے مال میں (مویشیوں) میں ایک طرف ہوکر رہے رب کی عبادت کرے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرے اور ایک وہ شخص جو گھوڑے کا لگام پکڑ کر رہے دشمن کو خوف زدہ کرے اور دشمن اس کو خوف زدہ کرے۔

مسند احمد، طبرانی بروایت ام مالک البھریہ

۳۰۹۶۷...... فرمایا فتنہ کے زمانہ میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنی تلوار (یعنی مال غنیمت سے) کھائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکل کر دشمن کو ڈرائے اور ایک

شخص وہ جو پہاڑ کی چوٹی پر زندگی بسر کرے اور اپنی بکریوں کے دودھ پر گذارا کرے۔ نعیم عن ابی خثیمہ مر سلاً
۳۰۹۶۸...... فرمایا ایک وہ شخص جو اپنے مویشیوں میں زندگی بسر کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور ایک وہ شخص جو گھوڑے کی لگام پکڑ کر دشمن کو خوف زدہ کرے اور دشمن اس کو خوف زدہ کرے (ترمذی غریب) اور ام مالک بہنر یہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا جو قریب آ چکا ہے میں نے عرض کیا کہ اس میں بہتر آدمی کون ہوگا تو فرمایا باقی حدیث اوپر کی مذکور ہے۔ ترمذی کتاب الفتن
۳۰۹۶۹...... فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں آدمی کی سلامتی اسی میں ہے کہ اپنے گھر میں رہے۔

الدیلمی عن ابی موسیٰ، کشف الخفاء ۱۴۸۶ المقا صدا لحسنة ۵۶۷

۳۰۹۷۰...... فرمایا کہ جب میری امت پر تین سو اسی سال گذر جائیں تو ان کے لئے تجرد تنہائی اور پہاڑ کی چوٹیوں پر رہبانیت کی زندگی گذارنا حلال ہو جائے گا۔ مستدرک فی التاریخ بیهقی فی الزهد والثعلبی والدیلمی عن ابن مسعود رضی الله عنه اورده ابن الجوزی فی الموضوعات ورواه علی بن سعید فی کتاب الطاعة والعصیان عن الحسن بن واقد الحنفی قال اظنه من حدیث بهز بن حکیم وهو معضل
نیز الاسرار المرفوعہ ۴۵۱ اور تحذیر المسلمین ۱۶۸ میں بھی یہ روایت مذکور ہے۔
۳۰۹۷۱...... عنقریب مسلمان کے لئے بہترین مال بکریاں ہوں گی جن کو لے کر پہاڑی گھاٹیوں اور وادیوں میں فتنہ سے اپنا دین بچانے کی خاطر چلا جائے۔ مالک، احمد وعبد بن حمید، بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، طبرانی بروایت ابوسعید
۳۰۹۷۲...... عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں میں بہتر شخص وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے اور لوگوں کے شر سے دور رہے دوسرا شخص جو اپنی بکریوں میں زندگی گذارے ان کا حق ادا کرے اور مہمان نوازی کرے۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۰۹۷۳...... فرمایا کہ عنقریب بہترین مال بکریاں ثابت ہوں گی کہ ان کو لے کر مکہ اور مدینہ کے درمیان پہاڑوں کے اوپر چرتے۔ قتادہ درخت کے پتے اور بشام درخت کے پتے کھائے اور بکریوں کے مالک بکریوں کا گوشت کھائے اور دودھ پیئے اور سرزمین عرب کے ٹیلوں پہ فتنے پھیل جائیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں اس زمانہ میں تین سو بکریاں ہوں ان میں سے کھائے یہ اس کو محبوب ہوگا تمہارے ان سونے چاندی کے کنگن سے۔ مستدرک عن عبادة بن الصابت

فتنے سے کنارہ کشی اختیار کرنے والے

۳۰۹۷۴...... فرمایا کہ عنقریب میرے بعد سخت فتنے ظاہر ہوں گے اس زمانہ میں بہترین لوگ دیہات کے رہنے والے وہ مسلمان ہوں گے جو مسلمانوں کی جان و مال پر دست درازی نہ کریں۔ طبرانی وابن منده وتمام وابن عساکر عن ابی الفادیه مزنی
۳۰۹۷۵...... فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں بہترین مال بکریاں ہوں گی جو دو مسجدوں کے درمیان (مسجد حرام اور مسجد نبوی) چرتی ہوں گی درختوں کے پتے کھاتیں اور پانی پیتیں اور ان بکریوں کے مالک ان کا دودھ پیتے اور ان کے اون کا لباس پہنے عرب کی آبادیوں میں فتنہ پھوٹ پڑے اور (ناحق) خون بہایا جائے۔ طبرانی عن مخول اسلمی
۳۰۹۷۶...... ارشاد فرمایا کہ میرے بعد صبر کا زمانہ آئے گا اس زمانہ میں صبر کرنے والے کو آج کے مقابلہ میں پچاس گنا زیادہ اجر ملے گا۔

طبرانی عن عتبه بن غزوان

۳۰۹۷۷...... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا (سخت) آنے والا ہے کہ اس میں اپنے ثابت قدم رہنے والے کو تمہارے مقابلہ میں پچاس گنا زیادہ اجر ملے گا۔ ابوالحسن القطان فی منتخباته بروایت انس رضی الله عنه
۳۰۹۷۸...... فرمایا کہ تم میرے بعد حکام کی طرف سے) اقرباء پروری اور خلاف شرع امور کا ارتکاب دیکھو گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا

رسول اللہ! اس زمانہ میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا ان کے حقوق ادا کرو اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

بخاری ترمذی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۷۹...... فرمایا میرے بعد اختلاف ہوگا یا خلاف طبع امور پیش آئیں گے اگر تم صلح کا راستہ اختیار کرسکو تو ایسا کرو۔

زیادات عبداللّٰہ بن احمد علی مسند احمد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۰۹۸۰...... فرمایا عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا گروہ بندی ہوگی جب ایسا زمانہ آجائے تو اپنی تلوار کو توڑ دے اور لکڑی کی تلوار بنالے۔

طبرانی بروایت رہبان بن سیفی

۳۰۹۸۱...... فرمایا کہ اس تلوار سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرو جب مسلمانوں کی گردنیں اپنے سامنے ہوجائیں (یعنی قتل وقتال ہو) اس تلوار کو پتھر پر مار دو اور اپنے گھر میں داخل ہوجاؤ تو پڑا ہوا ٹاٹ بن جایہاں تک تجھے گناہگار ہاتھ قتل کردے یا طبعی موت آجائے۔

البغوی والباوردی طبرانی مستدرک وابونعیم فی المعرفہ عن سعد بن زید الاشہلی ومالہ غیرہ

۳۰۹۸۲...... فرمایا تلوار کے ساتھ جہاد کرو جب تک دشمنوں کو قتل کیا جائے جب تم دیکھو کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو قتل کررہے ہیں تو اپنی تلوار اٹھا کر پتھر پر مار دو پھر گھر میں بیٹھ جاؤ یہاں تک موت آجائے یا کوئی گناہگار قاتل ہاتھ تجھے قتل کردے۔ مسند احمد بروایت محمد بن سلمہ

۳۰۹۸۳...... عنقریب فرقہ واریت اور اختلافات ظاہر ہوں گے جب ایسا ہونے لگے تو اپنی تلوار توڑ دو اپنی خود توڑ دو (اور جنگی سامان چھوڑ کر) اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ۔ طبرانی بروایت محمد بن سلمہ

مال پر لڑنے والوں سے دور رہنا

۳۰۹۸۴...... فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ میری امت کے دو آدمی مال پر لڑ رہے ہیں تو اس وقت لکڑی کی تلوار لے لو۔ (طبرانی بروایت علایہ بنت راہبان بن صیفی الغفارہ اپنے والد سے)

۳۰۹۸۵...... فرمایا جب تم دیکھو کہ دو مسلمان بھائی ایک بالشت زمین پر لڑ رہے ہیں تو اس زمین سے نکل جاؤ۔ طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۰۹۸۶...... فرمایا کہ جب معاملہ اس طرح ہوجائے (یعنی آپس میں خون ریزی) تو لکڑی کی تلوار بنالو۔

طبرانی مستدرک عن الحکیم بن عمر والغفار

۳۰۹۸۷...... فرمایا کہ میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اور خلاف شرع امور اس میں بہتر شخص وہ ہوگا جو مستغنی رہے مخفی رہے اور فتنوں سے دور رہے۔

ابن عساکر بروایت سعد

۳۰۹۸۸...... فرمایا کہ میرے بعد فتنہ ہوگا پوچھا گیا کہ اس میں ہم کیا کریں اے اللہ کے رسول؟ فرمایا کہ تم پہلے معاملہ کی طرف لوٹ آؤ۔

طبرانی بروایت ابی واقد

۳۰۹۸۹...... فرمایا کہ جب تم لوگوں پر تنقید کرو گے تو لوگ بھی تم پر تنقید کریں گے اگر تم لوگوں کو چھوڑو گے تو لوگ تمہیں نہیں چھوڑیں گے عرض کیا کہ میں اس وقت کیا طریقہ اختیار کروں؟ فرمایا کہ اپنی عزت چھوڑ دو اپنی محتاجی کے دن کے لئے۔

الخطیب وابن عساکر بروایت ابی الدرداء وصحیح الخطیب وقفه المتناهیه ۱۲۱۹ الوقوف ۳۱

۳۰۹۹۰...... فرمایا کہ لوگ پھلدار درخت کی طرح ہیں عنقریب لوگ کانٹے دار درخت کی طرح ہوجائیں گے اگر تم تنقید کرو گے تو وہ بھی تم پر تنقید کریں گے اگر تم ان کو چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے اگر تم ان سے بھاگو گے وہ تمہیں تلاش کریں گے عرض کیا یا رسول اللہ! بچنے کا راستہ کیا ہوگا فرمایا اپنی عزت ان کو قرض دیدو اس دن کے لئے جس میں تمہیں ضرورت ہوگی۔ (ابویعلی طبرانی ابن عساکر بروایت ابی امامہ اور انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے)۔

۳۰۹۹۱..... فرمایا عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا اس میں سویا ہوا شخص لیٹے ہوئے سے بہتر ہوگا اور لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے اور بیٹھا ہوا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے اور سوار دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس میں مرنے والے سارے جہنم میں جائیں گے عرض کیا گیا ایسا کب ہوگا یہ فتنے فساد کا زمانہ ہوگا کہ آدمی اپنے ہم نشین پر بھی اعتبار نہ کر سکے گا عرض کیا اس وقت ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ اپنے ہاتھ اور نفس کو روک لو اور اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ عرض کیا گیا اگر وہ قاتل میرے پاس پہنچ جائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ عرض کیا اگر وہ بھی میرے گھر میں گھس آئے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ اور اشارہ کر کے فرمایا کہ اس طرح کروا پنے دائیں سے اور کہو ربی اللہ میرا رب اللہ ہے یہاں تک اسی حالت میں موت آجائے۔

مسند احمد، طبرانی مستدرک وابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹۲..... فرمایا فتنہ ظاہر ہوگا اس میں بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوا اور کھڑا چلنے والے سے چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے اگر اس زمانہ کو پا لو تو اللہ کا مقتول بندہ بنو قاتل مت بنو۔ (عبدالرزاق احمد دارقطنی طبرانی بروایت عبداللہ بن خباب وہ اپنے والد سے)

۳۰۹۹۳..... عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا اس میں بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے سے بہتر ہے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا اس میں دوڑ دھوپ کرنے والے سے عرض کیا اگر کوئی قاتل قتل کرنے کے ارادہ سے میرے گھر داخل ہو جائے تو کیا کروں؟ فرمایا کہ آدم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے (مقتول) کی طرح ہو جاؤ۔ ابن عساکر بروایت سعد میں ابی وقاص

۳۰۹۹۴..... فرمایا عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے اگر تم درخت کی جڑ سے چمٹ کر جان دے دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اس سے کہ تم ان میں سے کسی کا پیچھا کرو۔ ابن ماجہ بروایت حذیفہ

۳۰۹۹۵..... فرمایا کہ تم فتنوں میں خوب آزمائے جاؤ گے یہاں تک تم لوگوں میں جھاگ کی طرح ہو جاؤ گے ان کے معاہدہ ٹوٹ چکے ہوں گے اور امانتیں خراب ہو چکی ہوں گی ایک شخص نے عرض کیا کہ ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ تم معروف پر عمل کرو اور جن باتوں کو تمہارا دل منکر سمجھے ان کا انکار کرو۔

حلیۃ الاولیاء بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹۶..... فرمایا کہ میرے بعد (حکام کی طرف سے) اقرباء پروری ہوگی اور ایسے امور ظاہر ہوں گے جن کو تم ناپسند کرو گے عرض کیا یا رسول اللہ اس زمانہ میں ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ تمہارے جو حقوق ہیں وہ ادا کرتے رہو اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

احمد، بخاری، مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹۷..... فرمایا کہ میرے بعد فتنے ایسے ظاہر ہوں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے آدمی صبح کو مؤمن ہے تو شام کو کافر شام کو مؤمن ہے تو صبح کافر عرض کیا گیا کہ ہم اس وقت کیا کریں فرمایا اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور اپنے حالات کو چھپا لو عرض کیا اگر کوئی قتل کے لئے کسی کے گھر میں گھس آئے فرمایا کہ وہ اپنا ہاتھ روک لے اور اللہ تعالیٰ کا مقتول بندہ بنے کیونکہ ایک شخص مسلمانوں میں ہوتا ہے مسلمان کا مال (ناحق) کھاتا ہے اور اس کا خون بہاتا ہے اور اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے اور کفر اختیار کرتا ہے اس کے لئے جہنم کی آگ واجب ہو چکی ہوتی ہے۔

طبرانی بروایت جندب بجلی

صبح مؤمن شام کو کافر

۳۰۹۹۸..... فرمایا کہ تمہارے پاس فتنے ایسے ظاہر ہوں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے آدمی صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر شام کو مؤمن ہے تو صبح کافر تم بعض سے بعض اپنے دین کو دنیا کے معمولی ساز و سامان کے عوض میں فروخت کر ڈالے گا عرض کیا گیا اس وقت ہم کیا معاملہ کریں فرمایا کہ اپنا ہاتھ توڑ دو اگر کسی نے اسکو جوڑ دیا تو دوسرا توڑ دو عرض کیا کہ کب تک ایسا کرتے رہیں فرمایا کہ یہاں تک کوئی گناہگار (قاتل) ہاتھ تمہاری گردن تک پہنچ جائے یا طبعی موت واقع ہو جائے۔ طبرانی فی الاوسط بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۰۹۹۹..... فرمایا دنیا کی عمر میں سے بلاء اور فتن باقی رہ گئے تو بلاء کے صبر کو اختیار کر لو۔ احمد، بخاری طبرانی ونعیم بن حماد فی الفتن والحاکم فی الکنی وابن عساکر بروایت معاویہ اور حاکم نے الکنی میں بروایت نعمان بن بشیر

۳۰۱۰۰..... فرمایا خوش نصیب وہ ہے جو فتنوں سے محفوظ رہا جس کو کسی تکلیف کے ذریعہ آزمائش میں مبتلا کیا گیا اس پر اس نے صبر کیا تو اس کے لئے بہت ہی خوبی کی بات ہے۔ ابو النصر النجری فی الآبانة وقال غریب عن المقداد

۳۱۰۰۱..... قتل وقتال اور فتنہ کے زمانہ میں عبادت میں مشغول رہنا اجر وثواب کے لحاظ سے ایسا ہے جیسے کوئی شخص ہجرت کر کے میرے پاس آ جائے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن النعمان بن مقرن ذخیرة الحفاظ ۳۵۷۱

۳۱۰۰۲..... فرمایا ہمارے زمانے کا زھد تو دراھم اور دنانیر سے دور رہنا ہے عنقریب ایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں لوگوں سے دوری دراھم دنانیر کی دوری سے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔ الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۳۱۰۰۳..... فرمایا کہ فتنہ جب بھڑک اٹھے اس کے قریب مت جاؤ جب پھیل جائے اس کے درمیان میں مت گھسو جب سامنے آ جائے تو اس کے اہل کو مار ڈالو۔ طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۱۰۰۴..... فرمایا اے حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھ لے اور اس کے احکام پر عمل کر عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا اس خیر کے زمانہ کے بعد شر کا زمانہ بھی ہوگا؟ فرمایا (ہاں) فتنے ہوں گے جن کی دروازے پر جہنم کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے تمہاری موت اس حالت میں آ جائے کہ تم کسی درخت کی جڑ کے ساتھ چمٹے رہو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم کسی (شریر) کا پیچھا کرو۔

مستدرک حلیة الاولیاء بروایت حذیفه

۳۱۰۰۵..... فرمایا اے خالد میرے بعد تو حوادث فتنے گروہ بندی اور اختلافات ہوں گے جب ایسا وقت آ جائے تو اگر تم سے ہو سکے تو اللہ کا مقتول بندہ بنو قاتل بندہ نہ بنو تو ایسا کر لینا۔

ابن ابی شیبة احمد، نعیم بن حماد فی الفتن طبرانی بغوی باوردی ابن قانع، ابونعیم نسائی مستدرک بروایت خالد بن عرفطه

۳۱۰۰۶..... فرمایا کہ عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے اس سے نجات والا اللہ کی ذات کے سوا کوئی نہیں یا ایسی دعا ہے جو غرق ہونے والا والا مانگتا ہے۔

مستدرک فی تاریخه، ابن حیان بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۳۱۰۰۷..... فرمایا کہ تمہارے اوپر (فتنہ کا) ایک ایسا زمانہ آئے گا اس سے نجات والا یا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہوگی یا ایسی دعا جو کہ غرق والا مانگتا ہے۔ ابن حیان بروایت حذیفه نعیم بن حماد فی الفتن عنه موقوفًا

۳۱۰۰۸..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں کسی دیندار کا دین محفوظ نہیں رہے گا مگر اس کا جو دین کو بچانے کے لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائے یا لومڑی کی طرح اپنے بچوں سمیت کسی بل میں گھس جائے یہ ایسا آخری زمانہ میں ہوگا جب گناہ کے بغیر ذریعہ معاش نہ ہوگا جب ایسا زمانہ آ جائے تو تجرد کی (شادی کے بغیر) کی زندگی گذارنا جائز ہوگا اس زمانہ میں لوگ اگر والدین ہوں تو ان کے کے ہاتھ اگر نہ ہو تو بیوی بچوں کے ہاتھ ہلاک ہوگا اگر والدین بیوی بچے نہ ہوں تو دیگر رشتہ دار اور پڑوسیوں کے ہاتھ ہلاک ہوگا کہ اس کو تنگی معاش کی وجہ سے عار دلائیں گے اور اس پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالیں گے۔ یہاں تک خودکشی کرے گا۔

حلیة الاولیاء بیهقی فی الزهد الخلیلی والرافعی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۱۰۰۹..... فرمایا کہ میری امت کو آخری زمانہ میں سخت آزمائش میں ڈالا جائے گا اس میں وہی نجات پا سکتا ہے جو اللہ کے دین کو پہچانے اس پر زبان اور دل سے جہاد کرے یہ وہی شخص ہے جس کے لئے خوش بختی لکھ دی گئی ہے ایک وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا اور اس کی تصدیق کی۔

ابو النصر السحری فی الدبانه وابونعیم بروایت عمر رضی اللہ عنه

خواہشات پر چلنا گمراہی ہے

۳۱۰۱۰...... فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا انا اللہ وانا الیہ راجعون میں نے بھی کہا ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ اے جبرائیل اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ آپ کی امت آپ کے تھوڑے دنوں کے بعد فتنہ میں مبتلا ہوگی میں نے پوچھا کفر کا فتنہ یا گمراہی کا فتنہ فرمایا ہر طرح کا فتنہ ہوگا میں نے پوچھا یہ کیسے ہوگا جب کہ میں ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب چھوڑ کر جاؤں گا؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی کے ذریعہ گمراہ ہوگی ان کے قراء اور حکام کی طرف سے اس میں تاویلیں گھڑی جائیں گی حکام لوگوں کو ان کے حقوق نہیں دیں گے اور علماء حکام کی خواہش پر چلیں گے اور گمراہی میں گھستے چلے جائیں گے پھر اس میں کوتاہی نہیں کریں گے میں نے کہا اے جبرائیل! ان میں سے جو لوگ نجات پائیں گے ان کے لئے نجات کا راستہ کیا ہوگا فرمایا۔ (اپنے ہاتھ اور زبان کو) روکنے اور صبر کے ذریعہ۔ اگر ان کے حقوق ملیں تو لے لیں اگر نہ دیں تو چھوڑ دیں۔

الحکیم بروایت عمر وھو ضعیف

۳۱۰۱۱...... فرمایا کہ جنت میرے سامنے کی گئی میں نے درخت کی شاخوں کو دیکھا کہ پھلوں سے جھکی ہوئی ہے میں نے کچھ پھل توڑنا چاہا تو مجھے وحی کی گئی کہ کچھ وقت کے لئے انتظار کروں میں پیچھے ہوگیا پھر جہنم میرے سامنے کی گئی اتنی قریب جتنے تمہارے اور میرے درمیان فاصلہ ہے حتیٰ کہ میں نے اپنا تمہارا سایہ اس میں دیکھا میں نے تمہیں اشارہ کیا کہ پیچھے ہو جاؤ میرے پاس وحی آئی کہ ان کو بہرے رہنے دو کیونکہ تم نے اسلام قبول کیا انہوں نے بھی قبول کیا تم نے ہجرت کی انہوں نے بھی ہجرت کی تم نے جہاد کیا انہوں نے بھی جہاد کیا میں تمہارے لئے ان پر فضیلت نہیں پاتا ہوں مگر نبوت کی وجہ سے میں نے اس خواب کی تعبیر کی اس سے کہ میرے بعد امت میں فتنہ میں مبتلا ہوگی۔

مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۰۱۲...... فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت کو دیکھا میں نے دیکھا کہ شاخیں پھلوں سے جھکی ہوئی ہیں ایک ایک پھل کدو کے برابر ہے میں ایک پھل توڑنے لگا تو وحی کی گئی کہ پیچھے ہو جاؤ پھر میں نے جہنم کو دیکھا اتنے فاصلہ پر جتنا میرے اور تمہارے درمیان ہے حتیٰ کہ اپنے اور تمہارے سایہ کو دیکھا میں نے تمہیں اشارہ کیا کہ پیچھے ہٹ جاؤ مجھ سے کہا گیا کہ ان کو اپنی جگہ رہنے دو کیونکہ تم نے اسلام قبول کیا انہوں نے بھی اسلام قبول کیا تم نے ہجرت کی انہوں نے بھی کی تم نے جہاد کیا انہوں نے بھی کیا میں تمہارے لئے فضیلت نہیں دیکھتا مگر نبوت کی۔

الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۰۱۳...... فرمایا اے لوگو! تم پر فتنے سایہ فگن ہیں اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اے لوگو! اگر تمہیں ان باتوں کا علم ہو جائے جن کا مجھے ہے تو تم کم ہنسو اور زیادہ رو۔ لوگو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو عذاب قبر کے شر سے کیونکہ عذاب برحق ہے۔ احمد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۰۱۴...... فرمایا قیامت سے پہلے فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اس میں آدمی صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مؤمن ہے تو صبح کو کافر ہوگا آدمی دنیا کے معمول فائدہ کے عوض اپنا دین بیچ ڈالے گا۔

ابن ابی شیبة، مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ ونعیم بن حماد فی الفتن بروایت مجاھد مرسلاً

۳۱۰۱۵...... فرمایا اندھیری رات کے ٹکڑوں کے مانند فتنے مسلسل ظاہر ہوں گے ایک دوسرے کے مشابہ ہوں گے گائے کے سر کی طرح تمہیں معلوم نہ ہو سکے گا اس فتنہ کا تعلق کس سے ہے۔ (نعیم بن حماد فی الفتن بروایت حذیفہ اس سند میں سفر بن نسیر مجہول ہے)۔

۳۱۰۱۶...... آگ دکھائی گئی جہنمیوں کے لیے اور فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں جن کا مجھے علم ہے تو تم کم ہنستے اور زیادہ روتے۔ طبرانی بروایت ابن ام مکتوم

۳۱۰۱۷...... فرمایا جہنم کی آگ دکھائی گئی اور جنت قریب کی گئی اے حجروں میں سونے والیو! اگر تم کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں جن کا مجھے علم ہے تو تم کم ہنستے زیادہ روتے۔ طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

خون ریزی ہلاکت ہے

۳۱۰۱۸...... فرمایا کہ میرے بعد فتنے اس طرح ظاہر ہوں گے جس طرح اندھیری رات کے ٹکڑے لوگ اس میں دوڑیں گے تیزی کے ساتھ جانے والے کی طرح پوچھا گیا کیا سارے لوگ ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا ان کی ھلاکت کے لئے قتل کافی ہے۔

طبرانی بروایت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۳۱۰۱۹...... فرمایا میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے اندھیری رات کے ٹکروں کی طرح آدمی اس میں صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر ہوگا شام کو مؤمن ہے صبح کافر ہوگا بہت سے لوگ اس میں اپنے دین کو دنیا کے معمولی فائدکی خاطر فروخت کردیں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی عمر اس میں سعید بن منان مالک بھی ہے۔

۳۱۰۲۰...... فرمایا میرے بعد میری امت کو فتنے ڈھانپ لیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اس میں آدمی صبح کو مؤمن ہے تو شام کو کافر، شام کو مؤمن ہے تو صبح کو کافر ہوگا کچھ لوگ اپنے دین کو دنیا کی معمولی چیزوں کے عوض فروخت کرڈالیں گے۔

طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۰۲۱...... فرمایا عرب وعجم کے جس گھرانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خیر کا ارادہ فرمایا ہے ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی پھر فتنے ظاہر ہوں گے گویا کہ وہ سائبان ہیں قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے تم اس میں الٹ پلٹ ہو گے گوہ کی طرح اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے اس زمانہ میں سے افضل وہ شخص ہوگا جو سب سے الگ ہو کر کسی پہاڑی گھاٹی میں پناہ لے اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو چھوڑ دے ان کے شر سے بچنے کے لئے۔احمد طبرانی مستدرک بروایت کرز بن علقمہ خزاعی

۳۱۰۲۲...... فرمایا کہ عرب کا ناس ہو ایک شر ان کے قریب آچکا ہے فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اس میں آدمی صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر ہوگا اور اپنے دین کو دنیا کے معمولی سامان کے عوض فروخت کردے گا اس وقت دین پر قائم رہنے والا ایسے مشکل میں ہوگا جیسے خبط لکڑی کے پتوں کو قابو میں کھنے والا یا عضاء کے انگاروں کو مٹھی میں بند کرنے والا۔الدیلمی وابن البخاری بروایت ابی ھریرۃ

تشریح:...... اس حدیث میں دین پر قائم رہنے والے کی مشکلات کو دو مثالوں سے سمجھایا کہ خبط ایک قسم کا درخت جس سے لاٹھی بنائی جاتی ہے اس کے پتے تیزی کے ساتھ گر جاتے ہیں ان کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے یا دوسری مثال پیش کی عضاء جو کانٹے دار درخت ہوتا ہے اس کے انگارے کو مٹی میں بند کرنا یہ بھی مشکل کام ہوتا ہے فتنہ کے زمانہ میں دین پر قائم رہنا ایسے ہی شکل ہوگا لیکن اس کے باوجود جو شخص دین پر قائم رہے گا اس کے لئے بڑا اجر وثواب ہوگا۔

۳۱۰۲۱...... فرمایا اے صاحب حجرات آگ دھکائی گئی ہے اور فتنے ظاہر ہوگئے گویا کہ وہ اندھیری رات کے ٹکڑے ہیں اگر تمہیں ان باتوں کا علم ہوجائے جن کا مجھے علم ہے تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔ھناد بروایت عبید بن عمیر مرسلاً حلیۃ الاولیاء بروایت ابن ام مکتوم

۳۱۰۲۴...... فرمایا کہ قیامت سے پہلے فتنے ظاہر ہوں گے (ایسے مسلسل جیسے) اندھیری رات کے ٹکڑے۔

ابن ماجہ مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۰۲۵...... فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس مسجد سے ایسے فتنے ظاہر ہوں گے جیسے گائے کے سینگ۔

ابونعیم بروایت سبرۃ بن سبرۃ

تشریح:...... اس حدیث میں فتنہ کی شدت اور مشکل ہونے کو گائے کے سینگ سے تشبیہ دی ہے۔النہایہ

۳۱۰۲۶...... فرمایا کہ تمہارا کیا عمل ہوگا اس وقت جب فتنہ زمین میں ہر طرف پھیل جائے گا گویا کہ گائے کا سینگ اس وقت ان کی ان کے ساتھیوں کی اتباع کرنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔احمد، طبرانی بروایت البھزی

۳۱۰۲۷..... فرمایا اے اللہ! تیری ذات برحق ہے زمین والوں پر فتنے بھیجے جائیں گے۔ ابن سعد عن ابن سبیلہ

۳۱۰۲۸..... زمین والوں پر فتنے اتارے جائیں گے بارش کے قطروں کی طرح۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت قیس بن ابی حازم مرسلاً

۳۱۰۲۹..... فرمایا پاک ہے وہ ذات جوان پر فتنوں کو اس طرح بھیجے جس طرح بارش کے قطرے (یعنی مسلسل)۔

طبرانی سعید بن منصور بروایت بلال رضی اللہ عنہ

۳۱۰۳۰..... فرمایا پاک ہے وہ ذات جوان پر فتنوں کو اس طرح نازل فرمائے گی جس طرح بارش کے قطرے۔

البغوی و ابونعیم بروایت عبداللہ بن سیلان

۳۱۰۳۱..... فرمایا پاک ہے وہ ذات ان پر کس قدر فتنے بھیجے جائیں گے بارش کے قطرے گرنے کی طرح۔ طبرانی بروایت جریر

۳۱۰۳۲..... فرمایا کہ میں تمہیں ڈراتا ہوں اس فتنہ سے جو مشرق سے ظاہر ہوگا پھر اس فتنہ سے جو مغرب کی طرف سے ظاہر ہوگا۔ (نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ ضعیف ہے)۔

۳۱۰۳۳..... فرمایا کہ سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے　　تو اس کا پہلا حصہ فتنہ ہوگا درمیان گمراہی اور آخری حصہ کفر ہوگا۔ (نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اس روایت میں داخل بن جبار ہے جو متروک ہے)

۳۱۰۳۴..... فرمایا کہ بنی عباس کے دو جھنڈے ہیں اوپر والا کفر ہے درمیان والا گمراہی اگر تم وہ زمانہ پاؤ تو تمہیں گمراہ نہ کرنے پائے۔

طبرانی بروایت ثوبان

۳۱۰۳۵..... فرمایا مشرق کی طرف سے بنو عباس کے جھنڈے ظاہر ہوں گے اس کے اول حصہ میں بھی ہلاکت ہے اور آخری حصہ میں بھی ہلاکت ہے ان کے مددگار مت بنو اللہ ان کی مدد نہیں فرمائے جو کوئی ان کے کسی جھنڈے تلے چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو جہنم میں داخل کرے گا سن لو وہ بدترین مخلوق ہیں اور ان کی اتباع کرنے والے بھی بدترین مخلوق ہیں ان کا خیال ہوگا کہ ان کا تعلق مجھ سے ہے سن لو میں ان سے بری ہوں وہ مجھ سے بری ہیں ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان کے بال لمبے لمبے ہوں گے اور سیاہ لباس پہنیں گے ان کو اپنی مجالس میں جگہ مت دو اور بازاروں میں ان کے ساتھ خرید و فروخت مت کرو اور ان کو سیدھا راستہ مت دکھلاؤ اور ان کو پانی مت پلاؤ ان کی تکبیر سے آسمان والوں کو ایذا پہنچتی ہے۔

طبرانی عن بروایت ابی امامہ

۳۱۰۳۶..... فرمایا اہل عباس کے ساتویں نسل کا بیٹا لوگوں کو انصاف کی طرف بلائے گا اس کے اہل بیت اس سے کہیں گے تو ہمیں اپنی معاش سے نکالنا چاہتا ہے وہ کہے گا میں تو　صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت پر چلنا چاہتا ہوں تو وہ سارے خاندان والے اس پر حملہ آور ہوں گے اس کے گھر والوں میں سے بنی قاسم کے متعدد افراد کو قتل کر ڈالیں گے جب خود اس (داعی) پر حملہ ہوگا اس وقت حملہ آوروں کے آپس میں اختلاف پیدا ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۰۳۷..... فرمایا کہ مشرق سے بنو عباس کے جھنڈے ظاہر ہوں گے وہ زمین میں ٹھہریں گے جتنا عرصہ ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا پھر ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک کے ہاتھ مشرق سے چھوٹے جھنڈے ظاہر ہوں گے۔ نعیم بن حمد فی الفتن بروایت سعید بن مسیب مرسلاً

۳۱۰۳۸..... فرمایا میرے چچا زاد بھائیوں کا مشرق کی جانب ایک شہر آباد ہوگا جو دجلہ اور دجیلہ کے درمیان ہوگا اس کے پلوں کو لکڑی اینٹ چونے اور سونے سے مضبوط بنایا جائے گا اس شہر کا نام بغداد ہوگا اس میں میری امت کے شریر اور دجال لوگ آباد ہوں گے ان کی ہلاکت اس سفیانی کے ہاتھ ہوگی گویا کہ بغدا میں اس شہر کو اپنی چھتوں پر گرا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ (الخطیب نے اس کو روایت کر کے ضعیف قرار دیا ہے بروایت علی رضی اللہ عنہ)

۳۱۰۳۹..... فرمایا زمانہ کے ختم ہونے کے وقت فتنے کے ظہور کے وقت ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام سفاح ہوگا وہ خوب بھر بھر کر مال عطیہ کرے گا۔ (مسند احمد میں اس کو حضرت ابوسعید سے روایت کر کے ضعیف قرار دیا)۔

کالے جھنڈے والے

۳۱۰۴۰..... فرمایا مشرق سے کچھ کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے ان کی قیادت کرنے والا جھول والے بختی اونٹ کی طرح ہوگا بڑے بڑے بال والے ان کا نسب دیہاتیوں کا ہوگا ان کے نام کنیت سے ہوں گے وہ دمشق شہر کو فتح کرلیں گے تین گھنٹے کے لئے ان سے رحمت اٹھائی جائے گی۔(نعیم بن حماد نے فتن میں اس کو روایت کی بروایت عمرو بن شعیب وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے)۔

۳۱۰۴۱..... فرمایا فرات اور دجلہ کے درمیان ایک شہر ہوگا اس میں بنی عباس کا ایک حاکم ہوگا اس شہر کا نام بغداد ہے اس میں سخت برائی ہوگی جس میں عورتوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور مردوں کو ذبح کیا جائے گا جیسے بکریوں کو ذبح کیا جاتا ہے۔(الخطیب نے بروایت علی نقل کیا اور کہ اس میں شدید ضعف ہے)

میں نے کہا جلال الدین شیخ نے کہا یہ واقعہ خطیب کے انتقال کے دوسرے سال کے بعد نہیں آیا اس سے حدیث کی تائید ہوتی ہے۔انتھی

۳۱۰۴۲..... فرمایا کہ میرا بنی عباس سے کیا تعلق ہے انہوں نے میری امت کو جماعتوں میں تقسیم کردیا ان کا خون بہایا ان کو سیاہ لباس پہنایا اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کا لباس پہنائے۔طبرانی بروایت ثوبان نعیم بن حماد فی الفتن مکحول سے مرسلاً حضرت علی سے موصولاً

۳۱۰۴۳..... فرمایا کہ جب اپنے معاہد کو قتل کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان میں عداوت پیدا فرمائے گا یہاں تک بڑا یا کوئی امیر زندہ نہیں بچے گا سب قتل ہوجائے گا اور جزیرۃ العرب میں سخت خون ریزی ہوگی۔(نعیم بن حماد فی الفتن سکاسک کے ایک آدمی کے حوالہ سے)

۳۱۰۴۴..... فرمایا کہ جب بنی کعب بن لوی کا بارہواں آدمی حکومت سنبھالے گا تو قتل وقتال شروع ہوگا جو قیامت تک (کسی نہ کسی شکل میں) جاری رہے گا۔ابن عدی خطیب بغدادی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الالفاظ ۴۲۶

۳۱۰۴۵..... فرمایا جب دو آزاد شدہ غلام حکومت کے مالک بنیں گے ایک عرب کا آزاد شدہ اور ایک روم کا تو دونوں کے ہاتھوں سخت خوں ریزی ہوگی۔
طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۰۴۶..... فرمایا جب خون ریزی شروع ہوگی تو دمشق سے ایک جماعت نکلے گی وہ اولین اور آخرین میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہوں گے۔
ابن عساکر بروایت ابن عطیہ

۳۱۰۴۷..... فرمایا کہ میرے بعد چار فتنے ہوں گے پہلے میں خون ریزی ہوگی دوسرے میں خون ریزی اور لوٹ مار دونوں ہوں گے تیسرے میں خون ریزی لوٹ مار کے ساتھ عصمت دری بھی ہوگی چوتھا اندھا بہرا چمٹنے والا وہ سمندر کی موج کی طرح موج مارے گا یہاں تک لوگوں کو کوئی پناہ گاہ میسر نہ ہوگی، پورے شام کا دورہ کرے گا اور طوفان کی طرح ڈھانپ لے گا پوری امت بلا میں ایسی رگڑی جائے گی جیسا کہ چمڑا رگڑا جاتا ہے پھر کسی انسان کو یہ کہنے کا موقع ہاتھ نہ آئے گا کہ رک جاؤ رک جائے ایک جانب سے فتنہ کو دبانے کی کوشش کرے گا تو دوسرے جانب سے پھوٹ پڑے گا۔(نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کے تمام رجال ثقات ہیں البتہ اس سند میں انقطاع ہے)

۳۱۰۴۸..... فرمایا میرے بعد تم پر چار فتنے ظاہر ہوں گے چوتھا فتنہ بہرہ اندھا چمٹنے والا ہوگا اس فتنہ میں امت کو خوب رگڑا جائے گا چمڑے کو رگڑنے کی طرح یہاں تک اچھائیاں برائیاں شمار ہوں گی اور برائیاں نیکی اس میں ان کے دل مردہ ہوجائیں گے جیسے ان کے جسم مردہ ہیں۔(نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی سند ضعیف ہے)

۳۱۰۴۹..... فرمایا کہ چار فتنے ظاہر ہوں گے پہلا اس میں (مسلمانوں) کے خون کو حلال سمجھا جائے گا دوسرا خون اور مال دونوں کو حلال سمجھا جائے گا تیرا خون مال اور شرمگاہ تینوں کو حلال کرلیا جائے گا چوتھا دجال کا فتنہ ہوگا۔نعیم بروایت عمران بن حصینؓ

۳۱۰۵۰..... فرمایا کہ میری امت میں چار فتنے ہوں گے میری امت آخری زمانہ میں پے درپے فتنوں میں مبتلا ہوگی پہلی مرتبہ آزمائش ہوگی تو مؤمن کہے گا یہ میری ہلاکت ہے پھر وہ فتنہ ٹل جائے گا دوسری مرتبہ کہے گا یہ میری ہلاکت ہے پھر ہٹالیا جائے گا پھر تیسری مرتبہ جب کہا جائے گا

کہ اب فتنہ رفع ہوگیا تو دوسری طرف سے بھڑک اٹھے گا چوتھا فتنہ اس میں لوگ کفر کی طرف چلیں گے اس وقت امت کبھی اس فرقہ کے ساتھ کبھی اس فرقہ کے ساتھ بلا کسی امام کے اور بلا کسی بڑی جماعت کے ہوگی اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ اس کے بعد سورج مغرب سے طلوع ہوگا قیامت سے پہلے بہتر دجالوں کا ظہور ہوگا بعض ایسے ہوں گے کہ ان کا ایک ایک پیروکار ہوگا۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت حکم بن نافع بلاغا

۳۱۰۵۱۔۔۔۔۔فرمایا کہ مجھے پانچ فتنوں کا علم ہے ان میں سے چار گذر چکے ہیں پانچویں میں تم مبتلا ہوگے جب فتنہ کا وہ زمانہ آجائے اگر تم سے ہو سکے کہ گھر میں بیٹھے رہو تو گھر میں بیٹھ جاؤ اگر ہو سکے کہ کسی سرنگ میں داخل ہوجاؤ تو ایسا کرلو۔ الدیلمی بروایت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۰۱۵۲۔۔۔۔۔فرمایا چار فتنے ظاہر ہوں گے ایک میں (مسلمانوں کے) خون کو حلال کیا جائے گا دوسرے میں خون اور مال دونوں کو حلال کرلیا جائے گا۔ تیسرے میں خون مال شرمگاہ کو۔ طبرانی سعید بن منصور بروایت عمران بن حصین

۳۱۰۵۳۔۔۔۔۔فرمایا کہ میری امت میں چار فتنے ظاہر ہوں گے چوتھے میں امت کی ہلاکت ہوگی۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

بندر کی طرح اچھلنا کودنا

۳۱۰۵۴۔۔۔۔۔فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ حکم بن عاص کی اولاد میرے منبر پر اس طرح اچھل کود کررہی ہیں جس طرح بندر کودتے ہیں۔

مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۵۔۔۔۔۔فرمایا کہ جب بنوابی العاص کی تعداد تیس تک پہنچ جائے گی تو اللہ تعالیٰ کے دین کو فساد کا ذریعہ اور اللہ کے مال کو مال فیئ کی طرح خرچ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو غلام بنالیا جائے گا۔ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۶۔۔۔۔۔فرمایا کہ جب بنوالحکیم کی تعداد تیس تک پہنچ جائے گی تو اللہ کے مال (بیت المال) کو ذاتی دولت سمجھ لیا جائے گا اللہ تعالیٰ کی کتاب کو فساد کا ذریعہ اور جب تعداد چار سو ننانوے تک پہنچ جائے گی ان کی ہلاکت کھجور کی نوک سے زیادہ تیز ہوگی۔

طبرانی، بیھقی بروایت معاویہ ابن عباس رضی اللہ عنھما

۳۱۰۵۷۔۔۔۔۔فرمایا جب بنوابی العاص کی تعداد تیس مردوں تک پہنچ جائے گی تو اللہ کے بندوں کو غلام اور اللہ کے مال کو ذاتی دولت اور اللہ کی کتاب کو فتنہ فساد کا ذریعہ بنالیں گے۔ احمد، ابویعلی، طبرانی، مستدرک بروایت ابی سعید مستدرک بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۸۔۔۔۔۔فرمایا کہ جب بنوامیہ کی تعداد چالیس مردوں تک پہنچ جائے گی تو اللہ کے بندوں کو غلام بنالیں گے اور اللہ کے مال کو ذاتی دولت اور اللہ کی کتاب کو فتنے ذریعہ۔ ابن عساکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۱۰۵۹۔۔۔۔۔فرمایا بنی امیہ کے لئے تین مرتبہ ھلاکت ہو۔

ابن سندہ وابو نعیم بروایت حمران بن جابر الیمامی ابن قانع بروایت سالم حضرمی الاباطیل ۲۳۰

۳۱۰۶۰۔۔۔۔۔فرمایا یہ عنقریب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کرے گا اور اس کی اولاد سے فتنے ظاہر ہوں گے اس کا دھواں آسمان تک بلند ہوگا تم میں سے بعض اس کی جماعت میں شامل ہوں گے مراد حکم بن ابی العاص ہے۔ دارقطنی فی الافراد بروایت ابن عمر

۳۱۰۶۱۔۔۔۔۔فرمایا کہ میں محمد اللہ کا نبی ہوں مجھے فواتح الکلم اور خواتیم الکلم عطا ہوا ہے جب تک میں تم میں موجود ہوں میری اطاعت کرو جب اللہ تعالیٰ مجھے اپنے پاس بلالے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب تم میں موجود ہے جن چیزوں کو قرآن کریم نے حلال قرار دیا ان کو حلال سمجھو اور جن کو حرام قرار دیا ہے ان کو حرام سمجھو یہاں تک تمہیں موت واقع ہوجائے تمہیں راحت وسکون ملے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں یہ بات لکھی جا چکی ہے تمہارے اندر فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح جب ایک فتنہ ختم ہوگا اس کے پیچھے فوراً دوسرا فتنہ ظاہر ہوگا نبوت ختم ہوجائے

گی اس کے بعد بادشاہت آئے گی اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو حکومت کو سنبھالے اور اس کے حقوق ادا کرے جیسے داخل ہوا تھا ویسے نکل آئے (یعنی ظلم کر کے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر نہ لے) ٹھہر جا اے معاذ! گن لے جب حاکم کی تعداد پانچ تک پہنچ جائے گی تو پانچواں یزید ہوگا اللہ تعالیٰ یزید کی حکومت میں برکت نازل نہ فرمائے، مجھے حسین کی موت کی خبر دی گئی ہے اور میرے پاس ان کے مقتل کی مٹی بھی لائی گئی اور ان کا قاتل بھی بتلایا گیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس قوم کے درمیان وہ قتل ہوگا وہ ان کی مدد نہیں کرے گی اللہ تعالیٰ انکے دلوں میں اختلافات پیدا فرمادیں گے ان پر ان کے بدترین لوگوں کو مسلط فرمادیں گے اور ان کی قوت تقسیم فرمادیں گے افسوس ہے آل محمد کے بچے ہوئے افراد پر ایک ایسا ظالم حاکم ہوگا جو میرے خلیفہ کو اور خلیفہ کے خلیفہ کو قتل کرے گا اے معاذ! رک جا جب میں دس پر پہنچا تو فرمایا ولید فرعون کا نام ہے شرائع اسلام کو منہدم کرنے والا ہوگا جو میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے خون کا ذمہ دار ہوگا جب اللہ تعالیٰ اس کی تلوار کو نیام سے باہر کرے گا وہ پھر کبھی نیام میں داخل نہ ہوگی۔

لوگوں میں اختلافات پیدا ہو جائیں گے وہ اس طرح ہو جائیں گے انگلیوں کو ایکدوسرے میں داخل کر کے دکھایا پھر فرمایا ایک سو بیس سال کے بعد تو تیزی کے ساتھ موت واقع ہوگی اور سرعت کے ساتھ قتل کے واقعات ہوں گے اسی میں ان کی ہلاکت ہوگی ان پر بنی عباس میں سے ایک شخص حاکم مقرر ہوگا۔ طبرانی بروایت معاذ

۳۱۰۶۲..... فرمایا پہلا وہ شخص جو میری سنت میں بتدیلی کرے گا وہ بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا۔

ابویعلی بیهقی بروایت ابی ذر رضی الله عنه ذخیرة الحفاظ ۵ ۸۴

۳۱۰۶۳..... فرمایا کہ پہلا شخص جو میری سنت میں تبدیلی کرے گا وہ بنوامیہ کا ایک شخص ہوگا۔

ابن ابی شیبه ابویعلی ابن خزیمه والرویانی وابن عساکر سعید بن منصور بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۳۱۰۶۴..... فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بنوالحکیم میرے منبر پر ایسے چڑھ رہے ہیں جسے بندر اچھلتے کودتے ہیں۔

ابویعلی بیهقی فی الدلائل بروایت ابی هریرة

۳۱۰۶۵..... سن لو یہ شخص عنقریب کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی مخالفت کرے گا اور اس کی نسل سے فتنہ ظاہر ہوگا اس کا دھواں آسمان تک پہنچے گا تم میں سے بعض اس دن اس کی جماعت میں شامل ہوں گے یعنی حکم مراد ہے اس سے۔ طبرانی بروایت ابن عمر

۳۱۰۶۶..... میری امت کے لیے ہلاکت ہے اس شخص کی نسل میں۔ (ابن نجیب فی جزءہ وابن عساکر بروایت نافع بن جبیر بن مطعم وہ اس کے والد ہیں) فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تھے وہاں سے حکم بن ابی العاص گذرا تو فرمایا اور راوی نے حدیث اس طرح ذکر کی۔

۳۱۰۶۷..... میری امت کی ہلاکت کا سبب ہے یہ اور اس کی اولاد۔ (ابن عساکر بروایت حمزہ بن حبیب فرمایا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مروان بن حکم کو لایا گیا اس حال میں کہ وہ نومولود بچہ تھا تا کہ اس کی تحنیک فرمائیں آپ ﷺ نے تحنیک نہیں فرمائی بلکہ یہ مذکورہ بالا ارشاد فرمایا)۔

۳۱۰۶۸..... فرمایا خلافت کا سلسلہ بنی امیہ میں چلتا رہے گا، اس کو گیند کی طرح ایک دوسرے سے لیتے رہیں گے جب خلافت ان سے چھین لی جائے گی تو اس کے بعد زندگی میں کوئی خیر نہیں ہوگی۔ طبرانی فی الاوسط وابن عساکر بروایت ثوبان

۳۱۰۶۹..... فرمایا کہ میری امت کا معاملہ انصاف کے ساتھ چلتا رہے گا یہاں تک پہلا شخص جو اس میں رخنہ ڈالے گا وہ بنوامیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام یزید ہوگا۔ (ابویعلی ونعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن عمر اس کی سند میں سعید بن سنان ہے وہ انتہائی ضعیف ہے)

۳۱۰۷۰..... فرمایا فتنہ آتا ہے تو مشتبہ ہوتا ہے جب منہ موڑتا ہے تو صاف ہوتا ہے شروع ہوتا ہے سرگوشی کے ساتھ جب پھیلتا ہے تو دردناک ہوتا ہے جب بھڑک اٹھے تو اسکومت پھیلاؤ جب پھیل جائے تو اس کا سامنا مت کرو فتنہ چرتا ہے اللہ کی زمین میں لیتا ہے اس کی رسی میں مخلوق میں سے کسی کے لئے حلال نہیں اس کو جگائے یہاں تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت ہو ہلاکت ہے اس کے لیے جو اس کی رسی پکڑے ہلاکت ہے پھر ہلاکت ہے۔ نعیم وحلیة الاولیاء بروایت ابن الدرداء

۳۱۰۷۲..... فرمایا اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے اس کو بندوں کے سامنے بے نیام نہیں فرماتے یہاں تک کہ بندے خود اس کو نیام سے نکالیں جو بندے خود اس کو

اپنے اور پرسونت لیتے ہیں پھراس کو قیامت تک نیام میں داخل نہیں فرماتے۔مستدرک فی تاریخه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۱۰۷۳......فرمایا میری امت کو شکار کرلے جائے گی ایک ایسی قوم جس کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی ان کے چہرے گو یا کہ ڈھال ہیں تین مرتبہ یہاں تک ان کو جزیرۃ العرب پہنچادے گی پہلی مرتبہ ہنکانے سے وہ لوگ نجات پاجائیں گے جوان سے بھاگ نکلے دوسری مرتبہ بعض لوگ نجات پائیں گے بعض ہلاک ہوں گے تیسری مرتبہ میں بقیہ تمام لوگوں کو ہلاک کردیں گے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا ترک قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ ضرور اپنے گھوڑوں کو مسلمانوں کی مساجد کے ستون سے باندھیں گے۔احمد، ابویعلی مستدرک، بیهقی فی البعث سعید بن منصور بروایت زید ورواه مختصراً

۳۱۰۷۴......فرمایا میرے خاندان کے کچھ لوگ میری بعد میری امت کو سخت قتل وقتال میں مبتلا کریں گے ہماری قوم میں ہمارے لئے سب سے مبغوض بنوامیہ بنومغیرہ اور بنومخزوم ہیں۔نعیم بن حماد فی الفتن مستدرک بروایت ابی سعید

۳۱۰۷۵......فرمایا ایک فتنہ ظاہر ہونے والا ہے اس میں قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں ہوں گے کیونکہ مقتول نے بھی تو قاتل کو (ناحق) قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔طبرانی بروایت ابی بکره رضی الله عنه

۳۱۰۷۶......فرمایا میری امت کی ہلاکت ایک دوسرے کے ہاتھ سے ہوگی۔دارقطنی فی الافراد بروایت رجل من الصحابه ضعیف الجامع ۱۸۸۷

۳۱۰۷۷......فرمایا تم یہ باتیں کرتے ہو کہ میری وفات آخر میں ہوگی ایسی بات نہیں بلکہ میری وفات تو پہلے ہوگی میرے بعد فتنہ فساد ہوگا مسلسل ایک دوسرے کو فنا کروگے۔طبرانی بروایت معاویه طبرانی بروایت واثله

۳۱۰۷۸......فرمایا کہ تم میرے بعد۔

اترانے،فخر کرنے والا بدتر ہے

۳۱۰۷۹......فرمایا میری امت کو دوسری امتوں کی بیماریاں لگیں گی بلکہ ان سے بدتر اترانے، مال ودولت پر فخر کرنے، دنیا کی حرص میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے، بغض، حسد یہاں تک ظلم وتعدی کا بازار گرم ہوگا پھر قتل وقتال ہوگا۔ابن ابی الدنیا وابن النجار بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۳۱۰۸۰......فرمایا کہ تم بنی اسرائیل کے سب سے زیادہ مشابہ امت ہو تم ان کے راستہ پر چلو گے قدم بقدم یہاں تک ان میں جو بھی غلط باتیں تھیں تم میں بھی اس طرح ہوگی یہاں تک ایک قوم کے سامنے سے ایک عورت گذرے گی ایک (بدبخت) اس سے سب کے سامنے جماع کرے گا پھر اپنے ساتھیوں کے پاس آکر اس فعل پر ہنسے گا اور لوگ بھی اس کے اس فعل پر ہنسیں گے۔طبرانی بروایت ابن سعود

۳۱۰۸۱......فرمایا: اللہ اکبر یہ تو بالکل ایسا ہے جیسے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: **اجعل لنا الها کمالهم الهة** تم اپنے پہلے لوگوں کی اتباع کروگے۔(الشافعی احمد، بیہقی فی المعرفہ طبرانی بروایت ابی واقد لیثی انہوں نے بتایا کہ ہم نے کہا یارسول اللہ! ہمارے لئے بھی کوئی جیسے کفار کے لئے)۔

۳۱۰۸۲......فرمایا اس امت کے شریر لوگ اہل کتاب کے گذشتہ لوگوں کے راستہ پر چلیں گے بالکل قطار درقطار۔

ابوداؤد الطیالسی احمد والبغوی وابن قانع طبرانی سعید بن منصور بروایت ابن شداد بن اوس ذخیره الحفاظ ۴۲۴۹

۳۱۰۸۳......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ضرور امم سابقہ کے نقش قدم پر چلو گے۔

احمد طبرانی بروایت سهیل بن سعد

۳۱۰۸۴......فرمایا کہ یہ مراکز ہوں گے اور اس میں بدترین مخلوق ہوں گے۔طبرانی فی الاوسط بروایت ابن عمر

۳۱۰۸۵......فرمایا عنقریب میری امت میں فتنہ برپا ہوگا اے ابوموسیٰ! اگر تم اس میں سوئے ہوئے ہو تو فبہا تمہارے حق میں بہتر ہے۔بیدار رہنے سے اور بیٹھے رہنا یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے چلنے پھرنے سے۔(طبرانی بروایت عمار وابوموسیٰ ایک ساتھ)

۳۱۰۸۶..... فرمایا میں بہرہ فتنہ کو جانتا ہوں اس میں سویا ہوا بیٹھے ہوئے سے اور بیٹھا ہوا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا اس فتنہ میں کوشش کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ طبرانی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۱۰۸۷..... فرمایا کہ میرے بعد فتنہ ظاہر ہوگا اس میں سویا ہوا بیدار سے بہتر ہوگا لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے بیٹھا ہوا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا فتنے میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا ہر شخص جو اس میں گھسے گا وہ ہلاک ہوگا اور ہر فصیح اللسان خطیب ہلاک ہوگا اگر وہ زمانہ پالو تو اپنے پیٹ کو زمین سے چمٹالو یہاں تک نیکی کی حالت میں راحت پالو یا کسی فاجر کے ہاتھ راحت دیے جاؤ۔ (یعنی قتل ہو جاؤ)۔

ابویعلی بروایت حذیفہ

۳۱۰۸۸..... فرمایا کہ عنقریب اندھا گونگا بہرہ فتنہ ظاہر ہوگا اس میں لیٹا ہوا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا بیٹھا ہوا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جس کو (فتنہ میں) لایا گیا وہ اپنی گردن لمبی کرے۔ بقی بن مخلدفی مسندہ بخاری فی التاریخ والبغوی وابن اسکن والباوردی وابن قانع وابن شاھین بروایت انیس بن ابی مدثر الانصاری

۳۱۰۸۹..... فرمایا کہ میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اس میں سویا بیدار سے بہتر ہوگا بیٹھا ہوا کھڑے سے کھڑا چلنے والے سے سن لو جس پر وہ زمانہ آجائے تو اپنی تلوار کو سخت چکنے پتھر پر مار کر توڑ دے پھر اپنے گھر میں لیٹ جائے یہاں تک فتنہ رفع ہو جائے۔ احمد وابویعلی وابن مندہ والبغوی وابن قانع وعبد الجبار ابن عبداللہ الخولانی فی تاریخ داریا طبرانی سعید بن منصور بروایت خرشۃ المحاربی

۳۱۰۹۰..... فرمایا فتنہ ظاہر ہوگا اس میں بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اور دوڑنے والا سوار سے اور سوار　قیادت کرنے والے سے بہتر ہوگا۔ ابن ابی شیبہ ابن عساکر بروایت سعید بن مالک

۳۱۰۹۱..... عنقریب فتنہ ظاہر ہوگا اس میں سویا ہوا بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اور دوڑنے والا سوار سے بہتر ہوگا۔ طبرانی بروایت خریمہ بن فاتک

فتنے سے کنارہ کشی کرنے والا بہتر ہے

۳۱۰۹۲..... فرمایا کہ فتنہ ظاہر ہوگا گرمی کی ہوا کی طرح اس میں بیٹھا ہوا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا چلنے والے سے جو اس کو جھانک کر دیکھے گا فتنہ اس کو پکڑے گا اور نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے اگر وہ فوت ہو جائے تو گویا کہ اس کے اہل اور مال سب ہلاک ہو گئے۔

طبرانی بروایت نوفل بن معاویہ

۳۱۰۹۳..... فرمایا ناس ہو عرب! کا ایک فتنہ ان کے قریب آچکا ہے جو اندھا بہرہ گونگا فتنہ ہوگا اس میں بیٹھا ہوا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اس میں کوشش کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے قیامت کے دن اللہ کے عذاب سے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ھریرۃ

۳۱۰۹۴..... اے ابن حوالہ! تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنہ پیدا ہوگا اس میں بیٹھا ہوا بہتر ہوگا کھڑے ہوئے سے اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے اے ابن حوالہ! تمہارا کیا حال ہوگا جب دوسرا فتنہ ظاہر ہوگا پہلا بھی اس میں خوشی کی طرح دوڑے گا گویا گائے کا سینگ ہے یہ اوران کے ساتھی حق پر ہوں گے۔ (یعنی عثمان بن عفان)۔ مسند احمد ابو داؤد الطیالسی طبرانی سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۱۰۹۵..... فرمایا اے حذیفہ! عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا اس میں کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا بیٹھا ہوا کھڑے سے قاتل ومقتول دونوں جہنم میں ہوں گے۔ طبرانی بروایت عمار

۳۱۰۹۶..... فرمایا میں تمہاری وجہ سے اور امتوں پر فخر کروں گا میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹنا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

مسند احمد بروایت صنابحی

۳۱۰۹۷......فرمایا کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر ہوں گا میں تمہاری وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا میرے بعد آپس میں خون ریزی نہ کرنا۔
احمد ابویعلی ترمذی ابن فانع سعید بن منصور بروایت صنابحی بن اعز والخطیب وابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن ماجہ ابن ابی شیبۃ والشیرازی فی الا لقاب والبغوی عن الصنابحی

۳۱۰۹۸......فرمایا کہ میں نے بہت رغبت اور خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھی اس میں اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کی دو قبول ہوئیں ایک رد ہوئی میں نے سوال کیا میری امت قحط سالی میں مبتلا نہ ہو یہ دعا قبول ہوئی میں نے سوال کیا دشمن کا ان پر غلبہ نہ ہو دعا قبول ہوئی۔ میں نے دعا کی ان کے اس میں خون ریزی نہ ہوئی یہ دعا رد ہوئی۔ (احمد وسمویہ حلیۃ الاولیا مستدرک سعید بن منصور بروایت انس بن مالک احمد والہیثم بن کلیب سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن جابر بن عتیک طبرانی وابن قانع بروایت عبداللہ بن جبر الانصاری وہ بروایت معبد بن جابر بن عتیک الانصاری ابن قانع نے کہا وہ جابر بن عتیک کے بھائی ہیں)۔

۳۱۰۹۹......فرمایا انتہائی خضوع والی نماز تھی اس میں میں نے اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کی دو مجھے دے دی گئیں اور ایک کا انکار فرما دیا میں نے درخواست کی ان پر کسی ایسے دشمن کو مسلط نہ فرما جو ان کو جڑ سے ختم کردے یہ دعا قبول ہوئی دوسری ان کو کسی ایسی قحط سالی میں مبتلا نہ فرما کہ سب کو ہلاک کردے یہ دعا بھی قبول ہوئی تیسری دعا کی کہ ان کے آپس میں خون ریزی نہ ہو یہ دعا رد ہوگئی۔

طبرانی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۰۰......فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ میرے امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو دعاء قبول ہوئی میں نے درخواست کی ان پر غیروں میں سے ایسا دشمن مسلط نہ ہو جو ان کو بالکل ختم کردے یہ دعا بھی قبول ہوئی میں نے درخواست کی ایسی فرقہ واریت میں مبتلا نہ ہو کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جائیں یہ دعا رد ہوئی میں نے کہا پھر بخار یا طاعون پھر بخار یا طاعون پھر بخار یا طاعون بخار پھر طاعون۔

احمد بروایت معاذ

۳۱۱۰۱......فرمایا میں نے رب تعالیٰ سے چار درخواستیں کیں مجھے تین عطا ہوئیں ایک رد ہوئی میں نے درخواست کی میری امت گمراہی میں اکٹھی نہ ہو دعا قبول ہوئی میں نے درخواست کی کہ یہ قحط سالی سے ہلاک نہ ہو جیسے اس سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں یہ دعا قبول ہوئی میں نے درخواست کی کہ ان پر غیر سے کوئی دشمن مسلط نہ ہو یہ دعا بھی قبول ہوئی میں نے درخواست کی ان کے آپس میں خون ریزی نہ ہو کہ بعض بعض کو قتل کرے یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ طبرانی بروایت ابی بصرہ الغفاری

رسول اللہ ﷺ کی تین درخواستیں

۳۱۱۰۲......فرمایا کہ میں نے رب اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کیں دو قبول ہوئیں ایک رد ہوئی میں نے درخواست کی کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہو یہ دعا قبول ہوئی اور میں نے درخواست کی کہ میری امت طوفان سے ہلاک نہ ہو یہ دعا بھی قبول ہوئی میں نے درخواست کی۔ ان کے آپس میں لڑائی نہ ہو یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ (ابن ابی شیبہ احمد، مسلم، وابن خزیمہ، ابن حبان بروایت عامر بن سعد وہ اپنے والد سے)

۳۱۱۰۳......فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کیں دو قبول ہوئیں ایک رد ہوئی میں نے درخواست کی اے رب میری امت بھوک سے ہلاک نہ ہو فرمایا قبول ہے میں نے درخواست کی ان پر غیروں سے کوئی دشمن مسلط نہ فرما یعنی مشرکین میں سے جو ان کو جڑ سے ختم کردے فرمایا یہ بھی قبول ہے میں نے درخواست کی یا اللہ! ان کے آپس میں لڑائی نہ ہو لیکن اس دعا کو قبولیت سے روک لیا۔

طبرانی بروایت جابر بن سمرہ بروایت علی

۳۱۱۰۴......فرمایا کہ پہلی چیز جو میری امت کو اسلام سے الٹ دے گی جیسے برتن کو شراب میں الٹ دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر

۳۱۱۰۵......فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا مسجد میں ہزار یا اس سے زیادہ نمازی ہوں گے ان میں ایک بھی مؤمن نہ ہوگا۔ الدیلمی بروایت ابن عمر

۳۱۱۰۶......فرمایاایک قوم ایمان کے بعد کافر ہوجائے گا توان میں سے نہیں۔طبرانی بروایت ابی الدرداء
۳۱۱۰۷......فرمایالوگ اسلام سے فوج کی شکل میں نکلیں گے جس طرح فوج کی شکل میں داخل ہوئے۔

مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۰۸......ایک قوم ایمان کے بعد کفر اختیار کرے گی۔تمام وابن عساکر بروایت ابی الدرداء ضعیف الجامع ۴۹۵۴
۳۱۱۰۹......فرمایالوگوں پرایک زمانہ آئے گا مساجد میں جمع ہوکر نماز پڑھیں گے ان میں کوئی بھی مؤمن نہ ہوگا۔

ابن عساکر فی تاریخہ بروایت ابن عمر

۳۱۱۱۰......ایک قوم کامؤذن اذان کہے گا اور نماز بھی قائم کرے گی لیکن وہ مؤمن نہ ہوں گے۔

طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۱۱۱......فرمایالوگوں پرایک زمانہ آئے گا کہ ان میں مؤمن اس طرح چھپے گا جس طرح آج تم میں منافق چھپتا ہے۔

ابن اسنی بروایت جابر ذخیرۃ الحفاظ ۶۴۷۱

۳۱۱۱۲......فرمایامیں تمہاری کمر پکڑ کر کہتا ہوں جہنم کی آگ سے،بچو حدود اللہ کو پامال کرنے سے بچو جب میں انتقال کر جاؤں گا تمہیں چھوڑ دوں گا میں تم سے پہلے حوض کوثر پر جاؤں گا جس کو ایک دفعہ حوض کوثر کا پانی نصیب ہوگیا وہ کامیاب ہوگیا ایک قوم لائی جائے گی پھر ان کو پکڑ کر شمال کی طرف (یعنی جہنم کی طرف) لے جائیں گے میں کہوں گا اے میرے،رب! یہ میری امت ہیں تو فرمائیں گے یہ تو آپ کے بعد مسلسل مرتد ہوتے رہے اپنی ایڑیوں کے بل۔احمد طبرانی وابوالنصر السنجری فی الابانۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
۳۱۱۱۳......فرمایا کہ میں تمہاری کمر پکڑ کر کہتا ہوں جہنم سے بچواور حدود اللہ کی پامالی سے بچو جب میں وفات پاجاؤں میں تمہارے فرط (آگے پہنچنے والا) ہوں، ملاقات حوض کوثر پر ہوگی جس کو وہاں پہنچنا نصیب ہوگیا وہ کامیاب ہوگیا ایک قوم آئے گی ان کو پکڑ کر شمال (جہنم) کی طرف لے جائیں میں عرض کروں گا اے رب! میری امت ہے کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ بعد کیا نئی بات ایجاد کرلی کہ مرتد ہوکر اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ گئے۔طبرانی بروایت ابن عباس

حوض کوثر پر استقبال

۳۱۱۱۴......فرمایامیں حوض پر تمہارے لئے فرط ہوں میں انتظار کرونگا جو میرے پاس حوض پر آئے اگر میں پاؤں کسی کو حوض سے ہٹایا جارہا ہو میں کہوں گا یہ بھی میرا امتی ہے تو کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعت ایجاد کی ہے۔طبرانی فی الاوسط بیھقی عن ابی الدرداء
۳۱۱۱۵......فرمایاسن لو! کیابات ہے کچھ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رشتہ ان کو فائدہ نہ دے گا قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرا رشتہ تو دنیا وآخرت دونوں میں فائدہ دے گا میں تمہارے لئے فرط ہوں اے لوگو! حوض پر سن لو عنقریب قیامت میں کچھ لوگ آئیں گے ان میں سے کہنے والے کہیں گے یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں میں کہوں گا کہ نسب سے تو میں نے پہچان لیا لیکن تم میرے بعد مرتد ہوگئے تھے اور ایڑی کے بل دین سے پھر گئے تھے۔طبرانی احمد، وعبد بن حمید ابویعلی مستدرک ابن ابی شیبۃ بروایت ابی سعید
۳۱۱۱۶......فرمایا کہ تم میرے بعد کمزور شمار کئے جاؤ گے۔احمد بروایت ام الفضل
۳۱۱۱۷......فرمایا کہ بنی حام جن پر نوح علیہ السلام کی زبانی لعنت کی گئی ہے ان کے لائے جانے پر خوش مت ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان کو دیکھ رہا ہوں گویا شیاطین ہیں جو فتنوں کے جھنڈے کے اردگرد چکر کاٹ رہے ہیں ان کی طرح طرح کی آوازیں ہیں آسمان میں حرکت پیدا ہوتی ہے ان کی اعمال سے اور زمین چلانے کی آواز نکالتی ہے ان کے افعال سے وہ رعایت نہیں کریں گے میرے ذمہ کی حرمت یادین کی حرمت کی جو وہ زمانہ پائے تو اسلام پر روئے اگر اس کو رونا ہو۔(الشیرازی فی الالقاب میں روایت کی ابن عباس رضی اللہ

عنہما کے حوالہ سے)

۳۱۱۱۸..... فرمایا سن لو میں تمہیں فتنہ کے قتال کے متعلق بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ اس زمانے میں کسی ایسے فعل کو حلال نہیں فرمائیں گے جو پہلے حرام تھا تم میں بعض کا یہ فعل بڑا تعجب خیز ہوگا آج کسی مسلمان کے بھائی کے دروازے پر آ کر آواز دے کر اجازت حاصل کرے کل اسی کو قتل کردے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت قاسم بن عبدالرحمن مرسلاً

۳۱۱۱۹..... فرمایا اچھے لوگوں کے بعد برے لوگوں کا زمانہ آئے گا ایک سو پچاس سال کے بعد وہ پوری دنیا کے مالک ہوں گے وہ ترک قوم ہیں۔

الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۱۲۰..... فرمایا کہ جب عورتیں گھوڑوں پر سواری کرنے لگیں گی اور قباطی (یعنی باریک کپڑے پہنیں گی) اور ملک شام میں قیام کریں گی مرد مرد سے اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کرنے لگیں گی اللہ تعالیٰ ان کو عمومی عذاب میں مبتلا فرمائیں گے۔

ابن عدی فی الکامل ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۱۲۱..... فرمایا کہ جب بال لٹکا لئے جائیں گے اور متکبرانہ چال چلیں گے اور نصیحت سنانے والے سے کان بند کرلیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری ذات کی قسم بعض کو بعض سے لڑوادوں گا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۱۱۲۲..... فرمایا السلام علیکم یا اھل القبور! اگر تم جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کس شر سے بچالیا جو تمہارے بعد ہونے والا ہے یہ تم سے بہتر ہیں یہ دنیا سے چلے گئے انہوں نے اپنے اعمال (جہاد وغیرہ) کا کوئی دنیوی فائدہ حاصل نہیں کیا اور دنیا سے اس وقت چلے گئے کہ میں ان پر گواہ ہوں اور تم نے کچھ فائدہ حاصل کرلیا ہے اب معلوم نہیں میرے بعد تم کیا حادثہ پیدا کروگے۔ ابن المبارک بروایت حسن مرسلاً

۳۱۱۲۳..... فرمایا: ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ ابن ابی شیبہ بروایت ابی سعید

۳۱۱۲۴..... فرمایا فتنہ ظاہر ہوگا اس میں لوگ لڑیں گے جاہلیت کے دعویٰ (یعنی عصبیت) پر دونوں طرف مقتولین جہنم میں ہوں گے۔

مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۲۵..... فرمایا میرے بعد فتنے، خلاف شرع امور اور بدعات ہوں گی۔

ابوالنصح السجزی فی الابانہ وقال غریب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۲۶..... فرمایا کہ فتنے ظاہر ہوں گے اس میں لوگوں کی عقلیں ٹیڑھی ہوں گی یہاں تک اس وقت ایک بھی صحیح عقل والا آدمی نہ ملے گا۔ (نعیم بروایت حذیفہ یہ صحیح روایت ہے)

۳۱۱۲۷..... فرمایا کہ فتنہ ظاہر ہوگا اس سے وہی شخص نجات پائے گا جو باطل طریقہ سے مال کو ہاتھ نہ لگائے اور جس نے مال کھایا گویا کہ ناحق خون بہایا۔

نعیم بن حماد بروایت ابی جعفر مرسلاً

۳۱۱۲۸..... فرمایا چھ باتیں ظاہر ہو جائیں تو تم موت کی تمنا کرو۔ کم عقل لوگوں کو حکومت دی جائے فیصلہ کو بیچا جائے اور خون ریزی کو ہلکا سمجھا جائے اور شرط کی کثرت ہوجائے اور قطع رحمی عام ہوجائے اور ایسے مست لوگ جو قرآن کریم کو گانے کی طرز پر پڑھیں آدمی کو (نماز کے لئے) آگے کیا جائے گانے کے طرز آنے کی وجہ سے حالانکہ وہ مسائل سے زیادہ واقف نہ ہوگا۔ طبرانی بروایت عباس الغفاری

۳۱۱۲۹..... فرمایا کہ تین مواقع ہیں جو اس وقت نجات پا گیا وہ کامیاب ہوگیا میرے انتقال کی وقت اور ایک خلیفہ کے قتل کے وقت جس کو ظلماً قتل کیا جائے گا وہ حق پر قائم ہوگا حق ادا کررہا ہو گا وہ بھی نجات پانے والا اور ایک جو فتنہ دجال سے نجات پائے وہ بھی نجات یافتہ ہے۔

طبرانی والخطیب فی المتفق المفترق بروایت عقبہ بن عامر

۳۱۱۳۰..... فرمایا جو شخص تین حادثات میں نجات پاجائے وہ نجات یافتہ ہے میرے انتقال کے وقت، دجال کے خروج کے وقت، ایک خلیفہ کو ظلماً قتل کئے جانے کے وقت جب کہ وہ حق پر قائم ہوگا۔ مسند احمد طبرانی ضیاء مقدسی مستدرک بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۱۱۳۱..... فرمایا کہ تم نے وہ سوال کیا کہ میری امت میں سے کسی نے یہ سوال نہیں کیا میری امت کی خوشحالی کی مدت سو سال ہے عرض کیا کہ کیا

اس کی کوئی نشانی ہے فرمایاہاں خسف (دھنسا) رجف زلزلہ اور باہر سے لائے ہوئے شیاطین کولوگوں پر چھوڑ دینا۔

احمد، مستدرک بروایت عبادة بن الصامت

خوشحالی کا زمانہ سوسال

۳۱۱۳۲.....فرمایا میرے بعد میری امت کی خوشحالی کا زمانہ سوسال ہے عرض کیا کہ اس کی کوئی نشانی بھی ہے؟ فرمایاہاں زمین میں دھنسا، زنا کا عام ہونا، صورتوں کا مسخ ہونا اور باہر سے لائے ہوئے شیاطین کولوگوں پر چھوڑ دینا۔ (احمد مستدرک اور تابع ذکر کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت سے)

۳۱۱۳۳.....فرمایا فتنے ظاہر ہوں گے اس میں آدمی اپنے بھائی اور والد سے جدا ہو جائے گا اس سے لوگوں کے دلوں میں فتنہ پیدا ہوگا ان سے قیامت کے دن تک کے لئے یہاں تک ایک شخص کو نماز پڑھنے کی وجہ سے عار دلائی جائے گی جس طرح زانیہ کو زنا کی وجہ سے عار دلائی جاتی ہے۔

طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۱۳۴.....فرمایا فتنہ پیدا ہوگا اس کے بعد پھر اتفاق ہو جائے گا پھر اتفاق پیدا ہوگا اس کے بعد جو فتنہ ہوگا اس کے بعد اتفاق کی کوئی صورت نہ ہوگی اس میں آوازیں اٹھیں گی آنکھیں پھٹی رہ جائیں گی عقلیں زائل ہوں گی حتیٰ کہ ایک بھی عقلمند نظر نہ آئے گا۔

الد یلمی بروایت حذیفه رضی الله عنه

۳۱۱۳۵.....فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ قرآن کے صرف نقوش ہی باقی رہ جائیں گے اور اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے گا نام تو مسلمانوں کا رکھ لیں گے لیکن وہ اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مساجد ظاہراً آباد ہوں گی لیکن اندر سے خراب ہوں گی اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین علماء ہوں گے انہی سے فتنہ کا ظہور ہوگا انہیں میں لوٹے گا۔ مستدرک فی تاریخه بروایت ابن عمر الدیلمی بروایت معاذ

۳۱۱۳۶.....عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے گا اور قرآن بھی صرف حروف کے نقوش باقی رہے گا اس زمانہ کے علماء آسمان کے نیچے بدترین علماء ہوں گے انہی سے فتنہ ظاہر ہوگا اور انہی کی طرف لوٹ کر جائے گا۔

عد ی ابن کا مل شعب الایمان ببهقی بروایت علی

کلام:.......ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۸۳

۳۱۱۳۷.....عنقریب اسلام مٹ جائے گا اس کا نام ہی باقی رہے گا قرآن مٹ جائے گا اس کے نقوش باقی رہ جائیں گے۔

الدیلمی بروایت ابی هریرة

۳۱۱۳۸.....فرمایا پس تمہارا کیا حال ہوگا جب فتنہ میں مبتلا کئے جاؤ گے کئی سالوں تک گرفتار رہو گے اس میں بچے نوجوان ہوں گے جوان بوڑھے اگر کسی سال فتنہ ختم ہو جائے تو کہا جائے گا ایک سال چھوڑ دیا جب تمہارے قاریوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور علماء کی تعداد کم ہو جائے گی امراء کی تعداد بڑھ جائے گی امانتدار لوگوں کی قلت ہوگی اور اعمال آخرت کے ذریعہ دنیا طلب کی جائے گی، اور علم کو غیر اللہ کے لئے حاصل کیا جائے گا۔

حلية الاولياء بروايت ابن مسعود رضى الله عنه

کم درجہ کے لوگوں کا زمانہ

۳۱۱۳۹.....فرمایا اس زمانہ میں تمہارا کیا حال ہوگا جو عنقریب تمہارے اوپر آئے گا اس میں لوگوں کو خوب آزمائش میں ڈالا جائے گا وہ لوگ رہ جائیں گے جن کی حیثیت جھاگ کی سی ہوگی ان کی عہد کی پابندی اور امانتداری کمزور ہو جائے گی اور آپس میں اس طرح اختلاف ہوگا

انگلیوں کو ایکدوسرے میں ڈال کر دکھایا عرض کیا ہمارے لئے کیا حکم ہے یا رسول اللہ ﷺ وہ زمانہ آجائے فرمایا کہ معروف پر عمل کرو منکرات کو ترک کردو اپنے خواص کی اصلاح کی طرف توجہ کرو عوام کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو۔

ابن ماجه ونعيم بن حماد في الفتن طبراني بروايت ابن عمر رضي الله عنهما

۳۱۱۴۰......فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب تم کمزور ایمان والوں میں زندگی گذارو گے جن میں وعدہ عہد کی پابندی امانتداری کمزور ہوچکی ہوگی اور آپس میں اختلاف کرکے اس طرح ہوجائیں گے انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر دکھایا عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو ہی علم ہے فرمایا معروفات پر عمل کرو اور منکرات کو ترک کرو اللہ کے دین میں رنگ بدلنے سے اجتناب کرو اپنے نفس کی اصلاح کی فکر کرو عام لوگوں کا معاملہ چھوڑو۔

طبراني بروايت سهل بن سعد الشيرازي في الالقاب بروايت حسن مرسلاً ذخيرة الحفاظ ۴۴۱۰

۳۱۱۴۱......فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا کمزور ایمان والے لوگوں میں وہ آپس میں اختلاف کرکے اس طرح ہوجائیں گے۔ (انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرکے دکھایا) فرمایا معروف باتوں پر عمل کرو اور منکرات کو ترک کرو۔ طبراني بروايت عباده بن الصامت رضي الله عنه

۳۱۱۴۲......فرمایا تمہارا کیا معاملہ ہوگا اس زمانہ میں جب لوگوں کے عہد کی پابندی ایمان اور امانتداری کمزور ہوگی اور اس میں اختلاف کرکے اس طرح گتھم گتھا ہوں گے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرکے دکھایا عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس وقت کیا کریں؟ فرمایا صبر سے کام لو اور لوگوں کے ساتھ اخلاقی برتاؤ کرو البتہ خلاف شرع افعال میں ان کی مخالفت کرو یعنی ان کا ساتھ مت دو۔

نسائي سعيد بن منصور بروايت ثوبان رضي الله عنه

۳۱۱۴۳......فرمایا تمہارا کیا معاملہ ہوگا اس آخری زمانہ میں جب بہت کم حیثیت کے لوگ رہ جائیں گے ان کی وعدہ کی پابندی نذر کی ایفاء بہت کمزور ہوچکی ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے فرمایا معروف پر عمل کرو منکرات کو ترک کرو ہر شخص خاص اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرے اور عام لوگوں کے معاملات کو چھوڑ دے۔ طبراني بروايت سهل بن سعد

۳۱۱۴۴......تمہارا کیا حال ہوگا! اے عوف! جب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی ایک فرقہ جنت میں باقی جہنم میں میں نے عرض کیا ایسا کب ہوگا یا رسول اللہ! فرمایا جب رذیل لوگ زیادہ ہوجائیں باندیاں مالک بن جائیں کمینے لوگ منبر پر بیٹھ جائیں قرآن کو گانے کی طرز پر پڑھا جائے مساجد میں غیر ضروری زیب و زینت اختیار کی جائے منبروں کو بہت اونچا کیا جائے مال غنیمت کو ذاتی دولت سمجھا جانے لگے زکوٰۃ کو تاوان امانت کو مال غنیمت اور دین کا علم غیر اللہ کے لئے سیکھا جانے لگے آدمی ماں کی نافرمانی اور بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور باپ کو اپنے سے دور کرے اور امت کا آخری طبقہ پہلے لوگوں پر لعنت کرے اور قبیلہ کا سردار فاسق کو بنایا جائے اور قوم کا بڑا ان کے کمینہ بن جائے اور آدمی کا اکرام اس کے شر سے بچنے کے لئے ہو اس زمانہ میں ایسا ہوگا تو لوگ گھبرا کر ملک شام اور ایک شہر جس کا نام دمشق ہے جو شام کے بہترین شہروں میں سے ہے وہاں پہنچ کر اپنے دشمنوں سے قلعہ بند ہوجائیں گے عرض کیا گیا کیا دشمن شام کو فتح کریں گے؟ فرمایا ہاں کچھ عرصہ کے لئے اس کے بعد فتنے پھوٹ پڑیں گے پھر ایک فتنہ ظاہر ہوگا غبار آلود اندھیرا پھر پے در پے فتنے ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوگا جس کا نام مہدی ہے تم ان کا زمانہ پالو تو ان کی اتباع کرو اور صراط مستقیم پر چلنے والے لوگوں میں داخل ہوجاؤ۔

طبراني بروايت عوف بن مالك

۳۱۱۴۵......فرمایا تم صاف کئے جاؤ گے جس طرح کھجور کو ردی کھجور سے صاف کرکے نکالا جاتا ہے۔

ابن عساكر بروايت ابي هريره رضي الله عنه

۳۱۱۴۶......فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے اچھے لوگ اٹھالئے جائیں گے یکے بعد دیگرے حتیٰ کہ اس جیسے لوگ باقی رہ جائیں گے۔

بخاري في تاريخه طبراني سعيد بن منصور بروايت رويفع بن ثابت

راوی کا بیان ہے یہ اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ آپ کے سامنے پکی اور نیم پختہ کھجوریں رکھی گئیں آپ نے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے تناول فرمایا حتیٰ کہ گٹھلیاں باقی رہ گئیں ان گٹھلیوں کی طرف کرکے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۱۱۴۷ ...... فرمایا کہ میری امت ہلاک نہ ہوگی یہاں تک ان میں تمایز، تمایل اور معامع ظاہر نہ ہوجائے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! تمایز کیا ہے؟ فرمایا وہ (قومی جماعتی) عصبیت جو میرے لوگ اسلام میں پیدا کریں گے پوچھا گیا تمایل کیا ہے؟ فرمایا ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ آور ہوگا اور ان کی جان و مال کو حلال کرلیا جائے گا پوچھا گیا معامع کیا ہے فرمایا ایک شہر والے دوسرے شہر والوں پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک گردنیں آپس میں گڈمڈ ہوں گی۔ (مستدرک اس کی تابع لائی گئی حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۳۱۱۴۸ ...... فرمایا کہ تم خیر پر قائم رہو گے جب تک تمہارے دیہاتی شہریوں سے مستغنی رہے پھر قحط اور بھوک ان کو ہنکا کر لے آئیں گے یہاں تک وہ تمہارے ساتھ ہوں گے شہر میں ان کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے تم ان کو روک نہیں سکو گے۔ وہ کہیں گے ایک مدت سے ہم بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے ہیں اور تم بھرے پیٹ ہو ایک مدت سے ہم قسمت کے مارے ہوئے ہیں اور تم نعمتوں میں ہو لہٰذا آج ہمارے ساتھ غمخواری کرو پھر زمین تم پر تنگ ہوجائے گی یہاں تک شہری لوگ دیہاتیوں پر غبطہ کریں گے زمین کی تنگی کی وجہ سے زمین تمہیں لے کر جھک جائے گی جس سے ہلاک ہونے والے ہلاک ہوجائیں گے اور باقی رہنے والے باقی رہیں گے یہاں گردنیں آزاد کی جائیں گی پھر زمین تمہیں لے کر سکون میں آئے گی یہاں تک آزاد کرنے والے نادم ہوں گے پھر زمین دوسری مرتبہ جھک پڑے گی تو اس میں ہلاک ہونے والے ہلاک ہوجائیں گے اور باقی رہنے والے باقی رہیں گے پھر گردنیں آزاد کی جائیں گی پھر زمین تمہیں لے کر سکون میں آجائے گی لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم آزاد کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہم آزاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جھٹلائیں گے تم نے جھوٹ بولا تم نے جھوٹ بولا میں آزاد کرتا ہوں ضرور آزمایا جائے گا اس امت کے آخری طبقہ کو زلزلہ پتھر اور ٹکڑیوں کی برسات چہروں کا مسخ ہونا زمین میں دھنسنا بجلی کی کڑک وغیرہ کے ذریعہ جب کہا جائے گا کہ لوگ ہلاک ہوگئے لوگ ہلاک ہوگئے کہنے والے تو ہلاک ہو ہی گئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی امت کو عذاب میں مبتلا نہیں فرماتے جب تک کہ وہ عذر نہ کریں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ فرمایا کہ گناہوں کا اعتراف تو کرے لیکن توبہ نہ کرے اور ان کا دل مطمئن ہو اس پر جو کچھ اس میں ہیں نیکی اور گناہ جیسے درخت مطمئن ہوتا ہے اپنے اوپر لگے ہوئے پھلوں سے یہاں تک کسی نیکوکار کو نیکی میں اضافہ کی قدرت نہیں اور کسی بدکار کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی یہ اس وجہ سے ہوگا کہ ارشاد باری ہے:

كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون

ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگے ہوئے گناہوں کے۔

نعيم بن حماد في الفتن مستدرك وتعقب عن ابن عمر رضي الله عنه اخرجه الحاكم في المستدرك كتاب الفتن والملاحم

۳۱۱۴۹ ...... فرمایا کہ لوگوں ایک زمانہ آنے والا ہے اگر ایک پتھر آسمان سے زمین کی طرف گرے تو ضرور کسی فاسق عورت یا منافق مرد پر گرے گا۔

ابن عساكر في تاريخه بروايت انس رضي الله عنه

تشریح: ...... مطلب یہ ہے کہ پوری زمین فاسق اور بدکردار مرد و عورتوں سے بھر جائے گی۔

۳۱۱۵۰ ...... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ مال دولت اور اولاد کے کم ہونے والے پر غبطہ کریں گے جس طرح آج مال و دولت اور اولاد کی زیادتی پر غبطہ ہوتا ہے یہاں تک آدمی کسی کی قبر پر گذرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا جس طرح جانور اپنے باڑہ میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور کہے گا اے کاش! میں صاحب قبر کی جگہ ہوتا اس کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کا کوئی شوق یا اعمال صالحہ جو آگے بھیجے اس کے ثمرات کا کوئی شوق نہیں ہوگا بلکہ آفات و مصائب سے تنگ ہو کر یہ تمنا کرے گا۔ طبراني بروايت ابن مسعود رضي الله عنه

۳۱۱۵۱ ...... فرمایا ناس ہو عرب کا ایک شر ان کے قریب آچکا ہے عنقریب تم میں سے کوئی اپنے بھائی یا کسی رشتہ دار کی قبر پر جائے گا اور تمنا کرے گا اے کاش! کے میں اس کی جگہ ہوتا اور جو کچھ مصائب دیکھ رہا ہوں ان کو نہ دیکھتا۔ الخطيب بروايت ابي هريره رضي الله عنه

۳۱۱۵۲ ...... فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک زندہ آدمی جب مردہ کو تخت پر دیکھے گا تو تمنا کرے گا اے کاش! کہ اس کی جگہ میں اس تخت پر ہوتا ایک کہنے والا کہے گا تمہیں معلوم بھی ہے کہ کس حالت میں اس کی موت آئی ہے وہ کہے گا جس حالت میں بھی آئی ہو۔ (بہتر موت آجائے یہی تمنا ہے)۔ الديلمي بروايت ابي ذر رضي الله عنه

۳۱۱۵۳..... فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک ایک شخص کا قبر پر گذر ہوگا وہ تمنا کرے گا اے کاش! کہ میں اس کی جگہ ہوتا ان فتنوں کی وجہ سے یہ تمنا کرے گا جن میں لوگ مبتلا ہوں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن عمر

۳۱۱۵۴..... فرمایا کہ میری امت کے تین سو آدمی نکلیں گے ان کے ساتھ تین سو جھنڈے ہوں گے وہ بھی پہچانے جائیں گے اوران کے قبائل بھی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے طلبگار ہوں گے گمراہی میں مارے جائیں گے۔ (نعیم بن حماد فی الفتن بروا　حذیفہ رضی اللہ عنہ اس سند میں عبدالقدوس ہے جو کہ متروک ہے)

فتنے کے احوال و کیفیات

۳۱۱۵۵..... فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب دین کمزور پڑ جائے گا خون ریزی ہوگی زنا عام ہوگا اونچی اونچی عمارتیں ہوں گی بھائی آپس میں لڑیں گے اور بیت اللہ کو جلایا جائے گا۔ طبرانی بروایت میمونہ رضی اللہ عنہا

۳۱۱۵۶..... فرمایا کہ زمانہ کی جس حالت کو تم ناپسند کرتے ہو وہ وہی ہے وہ تمہارے اعمال کی بگڑی ہوئی حالت ہے اگر اچھی حالت ہے خوشی کی بات ہے اور اگر بری حالت ہے تو بہت افسوس کی بات ہے۔ ابن عساکر بروایت ابی الدرداء.

فرمایا: حدیث غریب ہے۔

۳۱۱۵۷..... فرمایا کہ جس کو فتنہ کے زمانہ میں دینار اور درھم مل جائے اس کے دل پر نفاق کا بٹہ لگ جائے گا۔

الدیلمی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۵۸..... فرمایا قسم ہے اس ذات کی! جس نے مجھے حق دے کر مبعوث فرمایا کہ میرے بعد ایک ایسا انقطاع کا زمانہ آئے گا جس میں حرام طریقہ سے مال حاصل کیا جائے گا (ناحق) خون بہایا جائے گا قرآن کو اشعار سے بدلا جائے گا۔ الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۱۵۹..... فرمایا کہ میرے بعد تیرا ناس ہو جب تو دیکھے کہ عمارتیں سلعہ پہاڑ سے اونچی ہو رہی ہیں تو تو مغرب میں بنی قضاعہ کی سرزمین میں چلا جا کیوں کہ تم پر ایک دن ایسا آئے گا جو قریب ہے دو نیزوں کے یا ایک تیر یا دو تیر کے اس طرح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے فرمایا۔ ابن عساکر بروایت ابی ذر　رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۰..... فرمایا عرب کی ہلاکت ہے ایک شر ان کے قریب آچکا ہے اگر تم سے ہو سکے تو مر جاؤ۔ مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۱..... فرمایا عرب کے لئے ہلاکت ہے ایک شر ان کے قریب پہنچ چکا ہے ساٹھ سال کے سرے پر اس میں امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا صدقہ (زکوٰۃ) کو تاوان شہادت جان پہچان دیکھ کر دی جائے گی نفسانی خواہشات کی بنیاد پر فیصلے ہوں گے۔

مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

حکومت کی خاطر قتل و قتال

۳۱۱۶۲..... فرمایا میرے بعد ایک قوم ہوگی حکومت حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ احمد بروایت عمار

۳۱۱۶۳..... فرمایا کہ عنقریب اہل عراق پر ایسا زمانہ آئے گا ان کے پاس گندم تو آئے گی لیکن درھم نہ ہوگا۔

احمد وابو عوانہ ابن حبان مستدرک بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۴..... عنقریب ان پر ایک روتجل کو امیر مقرر کیا جائے گا اس کے گرد ایک قوم جمع ہوگی ان کی گدی منڈی ہوئی ہوگی اور قمیص سفید ہوگی جب وہ ان کو کسی بات کا حکم دیں گے تو فوراً حاضر ہوں گے۔ طبرانی بروایت عبداللہ بن رواحہ

۳۱۱۶۵..... عنقریب ایسا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عجمی غلاموں سے تمہارے ہاتھ بھر دیں گے ان کو ایسے شیر بنا دیں گے جو نہ بھاگیں گے بلکہ تمہاری گردن

ماریں گے اور تمہارے مال کو بطور غنیمت کھائیں گے۔

بزاز مستدرک بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما مستدرک ضیاء مقدسی بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۶......فرمایا میرے بعد ایسے حکام ہوں گے ان کی صحبت میں بیٹھنا بڑی آزمائش ہوگی اور ان سے دوری کفر کا سبب ہوگا۔

ابن النجار بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۱۶۷......فرمایا میری امت میں دو شخص ہوں گے ایک ھبہ کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو علم وحکمت عطاء فرمائے گا دوسرا غیلان ہوگا اس کا فتنہ اس امت پہ شیطان کے فتنہ سے زیادہ بھاری ہوگا۔ (ابن سعد وعبد بن حمید ابو یعلی طبرانی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کر کے ضعیف قرار دیا ہے بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی نے موضوعات میں نقل کر کے اس کی تصحیح نہیں کی)

۳۱۱۶۸......فرمایا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد جو امت کے بہترین لوگ ہوں گے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔

بیہقی دلائل النبوہ الخطیب وابن عساکر بروایت ایوب بن بشیر المعافری مرسلاً

۳۱۱۶۹......فرمایا جبل خلیل اور قطران میں میرے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کیا جائے گا۔

البغوی وابن عساکر. بروایت یزید بن ابی حبیب عن رجال من الصحابہ

۳۱۱۷۰......فرمایا کہ آخری زمانہ میں فتنہ کو ناپسند مت کرو کیونکہ فتنہ آخری زمانہ میں منافقین کو ہلاک کرے گا۔

ابو نعیم بروایت علی الاتقان ۰۱ ۲۳ الاسرار المرفوعہ ۵۸۶

۳۱۱۷۱......فرمایا میرے بعد ظلم زیادہ عرصہ ٹھہرا نہیں رہے گا بلکہ طلوع ہو جائے گا جب ظلم ظاہر ہوگا اس کے برابر انصاف مٹ جائے گا یہاں ظلم میں ایسا شخص پیدا ہوگا کہ وہ ظلم کے علاوہ (انصاف) کو نہیں پہچانے گا پھر اللہ تعالیٰ انصاف کو ظاہر فرمائے گا پھر انصاف کا جو حصہ ظاہر ہوگا اسی قدر ظلم مٹ جائے گا یہاں تک ایک شخص انصاف کے زمانہ میں پیدا ہوگا تو ظلم کو نہیں پہچانے گا۔احمد بروایت معقل بن یسار

۳۱۱۷۲......فرمایا اے ابو عبیدہ میرے بعد کسی پر اعتماد مت کرنا۔الحکیم بروایت ابو عبیدہ بن جراح

۳۱۱۷۳......فرمایا اے عبداللہ بن عمرو! تم میں چھ خصلتیں پیدا ہوں گی۔

۱......تمہارے نبی کی روح قبض ہوگی۔

۲......اور مال کی بہتات ہوگی۔ یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو ہزار دینار مل جائیں تو اس پر بھی ناراض ہوگا۔

۳......ایک فتنہ ظاہر ہوگا جو تم میں سے ہر شخص کے گھر میں داخل ہوگا۔

۴......موت عام ہوگی قعاص الغنم کی طرح۔

۵......تم میں اور رومیوں میں ایک صلح ہوگی نو ماہ تک یعنی مدت حمل، تمہارے خلاف ہتھیار جمع کریں گے، اس کے بعد وہ پہلے غداری کر کے معاہدہ کی خلاف ورزی کریں گے۔

۶......قسطنطنیہ کا شہر فتح ہوگا۔ طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۱۷۴......فرمایا اے قیس! ہوسکتا ہے میرے بعد تم ایک مدت تک زندہ رہو تو تمہیں ایسے حکام سے سابقہ پڑے گا تم کو ان کے سامنے حق بیان کرنے پر قدرت نہ ہوگی۔طبرانی بروایت قیس بن خرشہ

۳۱۱۷۵......فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے چہرے تو انسانوں جیسے ہوں گے لیکن ان کی دل شیاطین کی طرح ہوں گے خون ریزی کرنے والے ہوں گے کسی برائی کا ارتکاب کرنے سے نہیں ڈریں گے اگر ان سے خرید وفروخت کا معاملہ کرو تو دھوکہ دیں اگر ان کے پاس امانت رکھو تو خیانت کریں ان کے بچے شریر ہوں گے اور ان کے جوان عیار ومکار ہوں گے ان کے بوڑھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غافل ہوں گے سنت ان میں بدعت بن جائے گی اور بدعت کو وہ سنت کا مقام دے دیں گے ان کا سردار گمراہ ہوگا اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے شریروں کو ان پر مسلط فرما دیں گے اس وقت ان کے نیک لوگ دعاء مانگیں تو وہ قبول نہ ہوگی۔الخطیب بروایت

ابن عباس رضی اللہ عنھما

۳۱۱۷۶..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مؤمن اس میں عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا خاص اپنے لئے دعا کرو تو میں قبول کروں گا کیونکہ عوام پر میں ناراض ہوں۔ حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۱۷۷..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ کتے کے پلے کو پالے یہ اس کے حق میں بہتر ہوگا اپنے بچہ کو پالنے سے۔

مستدرک فی تاریخ بروایت انس رضی اللہ عنہ التنکیت والافادہ ۱۸۸ کشف الخفاء ۳۲۶۸

۳۱۱۷۸..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا فتنہ کی وجہ سے دجال سے ملنے کی تمنا کریں گے۔ بزار بروایت حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۷۹..... لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا فتنہ کی کثرت کی وجہ سے دجال سے ملنے کی تمنا کریں گے۔ بزار بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۰..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی کو اختیار دیا جائے گا ذلت قبول کرے یا گناہ کرے جس کو ایسا زمانہ ملے وہ فجور پر ذلت کو ترجیح دے۔ احمد ونعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۱..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا۔ (رعایا پہ خوب ظلم ہوگا مالدار اپنے مال کو روک لے گا)۔ احمد بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۲..... فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں علماء کو اس کثرت سے قتل کیا جائے گا جس طرح کتوں کو کثرت سے مارا جاتا ہے کاش کہ اس زمانہ میں علماء بتکلف احمق ہونے کا اظہار کریں۔ الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۳..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے علماء فتنہ ہوں گے ان کے حکماء فتنے ہوں گے مساجد اور قراء کی کثرت ہوگی وہ کوئی عالم (ربانی) نہیں پائیں گے مگر اگا دگا۔ (ابونعیم بروایت بہز وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے)۔

۳۱۱۸۴..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر دنیاوی گفتگو کریں گے ایسے لوگوں کی مجالس میں مت بیٹھو اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی حاجت نہیں۔ شعب الایمان بیھقی بروایت حسن مرسلاً

۳۱۱۸۵..... فرمایا کہ لوگ پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک آدمی کسی قوم کی مجلس میں بیٹھے گا کہ صرف اس خوف سے اٹھ جائے گا کہ وہ کہیں اس حملہ نہ کردے۔ الدیلمی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۶..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا مقصد ان کا پیٹ ہوگا اور ان کی عزت مال اسباب ہوگی ان کا قبلہ ان کی عورتیں ہوں گی ان کا دین دراھم ودنانیر ہوں گے یہ بدترین مخلوق ہوں گے ان کا اللہ تعالیٰ کی ہاں کوئی مقام نہ ہوگا۔

اسلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ کشف الخفاء ۳۲۷۰

بے حیائی، بے شرمی کا زمانہ

۳۱۱۸۷..... فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں عالم کی اتباع نہیں کی جائے گی کسی بردبار شخص سے شرمایا نہیں جائے گا، کسی بڑے کی عزت نہ ہوگی کسی چھوٹے پر رحم نہ کیا جائے گا دنیا کی خاطر ایک دوسرے کو قتل کریں گے دل ان کے عجمیوں کی طرح ہوں گے زبانیں عرب کی طرح نہ اچھائی کی تمیز نہ برائی کی نیک لوگ اس میں چھپ کر زندگی گذاریں گے وہ بدترین لوگ ہوں گے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائیں گے۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۸..... فرمایا کہ علماء پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ موت ان کے نزدیک سرخ سونے سے زیادہ محبوب ہوگی۔

ابونعیم بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۸۹..... فرمایا اس امت کی ھلاکت کفار کے چند نوجوانوں کے ہاتھ ہوگی۔ احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

قرآن اور مسجد کی شکایت

۳۱۱۹۰.....فرمایا قیامت کے روز قرآن کریم، مسجد اور اہل خاندان حاضر ہوں گے قرآن شکایت کرے گا یا اللہ! انہوں نے مجھے جلایا اور پھاڑا ہے اور مسجد شکایت کرے گی یا اللہ! انہوں نے مجھے خراب کیا ویران کیا اور ضائع کیا ہے اور خاندان والے کہیں گے یا اللہ! انہوں نے مجھے دھتکارا ہے اور قتل کیا اور منتشر کیا۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ان کا مقدمہ لڑنا میری ذمہ داری ہے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔

الدیلمی بروایت جابر رضی اللہ عنہ احمد طبرانی سعید بن منصور بروایت ابی امامہ

۳۱۱۹۱.....فرمایا صالحین اولین یکے بعد دیگرے ختم ہوجائیں گے اس کے بعد کھجور اور جو کے بھوسے کی طرح کم حیثیت کے لوگ رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔ الراھمھرمزی فی الامثال بروایت مرادس

۳۱۱۹۲.....فرمایا کچھ مسلمانوں کو دھوکہ سے قتل کیا جائے گا ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور آسمان والے ناراض ہوں گے۔ (یعقوب بن سفیان فی تاریخہ بروایت عائشہ اس کی سند میں انقطاع ہے)

۳۱۱۹۳.....فرمایا کہ رمضان میں شورش برپا ہوگی اور منیٰ میں عظیم جنگ شروع ہوگی اس میں بکثرت قتل ہوں گے اور خون بہایا جائے گا یہاں تک ان کا خون جمرۃ کے پیچھے تک بہے گا۔ نعیم بروایت عمر وبن شعیب

۳۱۱۹۴.....فرمایا تمہارے بعد ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں جہالت عام ہوگی علم اٹھ جائے گا ھرج بڑھ جائے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ھرج کیا ہے؟ فرمایا قتل۔ (ترمذی نے روایت کرکے حسن صحیح قرار دیا ابن ماجہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ)

۳۱۱۹۵.....فرمایا قیامت سے پہلے ھرج بڑھ جائے گا عرض کیا گیا ھرج کیا ہے؟ فرمایا قتل، کفار کا قتل نہیں بلکہ امت مسلمہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے یہاں تک ایک شخص پہلے اپنے (مسلمان) بھائی سے ملاقات کرے گا پھر اس کو قتل کرے گا اس زمانہ کے لوگوں کی عقلیں سلب کرلی جائیں گی اس کے بعد کم حیثیت کے لوگ ہوں گے جیسے گرد وغبار ان میں سے اکثر کا خیال ہوگا کہ ان میں انسانیت ہے حالانکہ ان میں انسانیت نہیں ہوگی۔ احمد، ابن ماجہ طبرانی بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۹۶.....فرمایا کہ اس امت میں ایک ایسی جماعت ہوگی کہ ان کے ہاتھ میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے صبح کریں گے اللہ تعالیٰ ناراضگی میں اور شام کو اللہ کے غضب میں ہوں گے۔ احمد طبرانی سعید بن منصور بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۱۱۹۷.....فرمایا ساٹھ سال گذرنے پر ایسے ناخلف لوگ ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کریں گے اور خواہشات کی اتباع کریں گے وہ عنقریب کھڈے میں گریں گے پھر اس کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھتے ہیں مؤمن منافق اور فاسق۔ احمد ابن حبان مستدرک بیھقی بروایت ابی سعید

۳۱۱۹۸.....فرمایا کہ تمہارے اوپر ایسے حکام ہوں گے اگر تم ان کی اطاعت کروتو تمہیں جہنم میں داخل کریں گے اور اگر نافرمانی کروتو تمہیں قتل کردیں گے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! (ﷺ) ان کا نام لے کر بتائیں تاکہ ہم ان کے چہروں پر خاک ڈالیں ارشاد فرمایا شاید وہ تمہارے چہرے پر خاک ڈالے اور تمہاری آنکھیں پھوڑ دیں۔ طبرانی بروایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

۳۱۱۹۹.....فرمایا کہ شاید تمہارا سابقہ ایک ایسے سوار سے ہو جو تمہارے پاس آکر سواری سے اترے اور کہے کہ زمین ہماری زمین ہے بیت المال پر بھی ہمارا ہی حق ہے اور تم ہمارے غلام ہو اس طرح وہ بیوگاں اور یتیموں اور ان کے بیت المال کے حقوق کے درمیان حائل ہوجائیں یعنی بیت المال پر قبضہ کرکے یتیموں اور بیوگاں کو ان کے حق سے محروم کردیں۔ ابن النجار بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۰۰.....فرمایا کہ مضر کا یہ قبیلہ زمین پر اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے کو نہیں چھوڑے گا مگر اس کو فتنہ میں مبتلا کرکے ہلاک کردے گا یہاں تک اللہ

تعالیٰ ان کے پاس اپنے بندوں کا ایک ایسا لشکر بھیجے گا جوان کو رسوا کر کے چھوڑے گا حتیٰ ان (مضروالوں) کو سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔
طبرانی احمد مستدرک سعید بن منصور والرویانی بروایت ابو الطفیل

۳۱۲۰۱..... فرمایا قسم خدا کی! یہ مضر والے اللہ کے کسی نیک بندہ کو نہیں چھوڑیں گے مگر یہ کہ اس کو فتنہ میں گھسیٹ کر لائیں گے یا قتل کریں گے یہاں تک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور مومنین ان کی سخت پٹائی کریں گے حتیٰ کہ ان کو چھپنے کی جگہ بھی نہیں ملے گی۔ احمد بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

الاکمال..... مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان

نوٹ:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آپس میں جو اختلافات ہوئے وہ ذاتی نوعیت کے نہیں تھے بلکہ اجتہادی نوعیت تھے جن افراد میں اجتہاد کی صلاحیت موجود ہو وہ اپنے اجتہاد سے کوئی رائے قائم کرے تو اگر وہ رائے درست ہو تو ان کو دو اجر ملتے ہیں اور اگر درست نہ ہو تو تب بھی ایک اجر ملتا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشاجرات کے بارے میں جمہور علماء یہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی کو تنقید کا نشانہ بنانا جائز نہیں بلکہ سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ توقف کیا جائے دونوں فریقوں کو حق پر مانا جائے۔ از ابن شائق عفا اللہ عنہ

۳۱۲۰۲..... فرمایا کیا تم ان سے محبت رکھتے ہو؟ تم ہی اس کے خلاف کھڑے ہو کر قتل قتال کرو گے اور تم ان پر ظلم کرنے والے ہو گے۔
مستدرک بروایت علی وطلحہ رضی اللہ عنہما

۳۱۲۰۳..... فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک دو عظیم جماعتیں آپس میں لڑیں گی جب کہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا ایک جماعت دونوں کی اطاعت سے باہر ہوگی اس کو دونوں جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہے وہ قتل کرے گی ایک روایت میں ہے دونوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے وہ قتل کرے گی۔ عبد الرزاق بروایت ابی سعید

۳۱۲۰۴..... فرمایا کہ جب دیکھو کہ معاویہ اور عمرو بن العاص دونوں اکٹھے ہو گئے ہیں تو ان دونوں کو جدا کر دو۔ طبرانی بروایت شداد بن اوس

۳۱۲۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے فرمایا کہ عنقریب تمہارے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک معاملہ پیش آنے والا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں یا رسول اللہ فرمایا ہاں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر تو میں بدبخت ہوں گا فرمایا نہیں البتہ جب یہ معاملہ پیش آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کی جگہ پہنچا دینا۔ (احمد طبرانی بروایت ابی رافع اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے)

۳۱۲۰۶..... ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو ایک خون ریزی ہوگی۔ (ابونعیم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا) یہ ارشاد آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک اونچے ٹیلہ پر ہوں میرے گردگا ئیں ذبح ہو رہی ہیں۔

۳۱۲۰۷..... فرمایا ایک قوم خروج کر کے ہلاک ہوگی ان کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوگی اور ان کی قیادت ایک خاتون کرے گی ان کی قائد جنت میں ہوگی۔ (طبرانی ابویعلی بیہقی بروایت ابوبکرہ ابن جوزی نے اس روایت کو موضوعات میں ذکر کیا)۔
کلام:..... التعقبات ۵۸ التنزیہ ۲۲۲

۳۱۲۰۸..... فرمایا تم میں سے ایک کا کیا حال ہوگا جب اس کو بھونکے کلاب الحواب۔ احمد، مستدرک بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۲۰۹..... فرمایا اے اہبان! اگر تو میرے بعد زندہ رہا تو صحابہ میں اختلافات دیکھے گا اگر تو اس زمانہ تک زندہ رہا تو اپنی تلوار کو کھجور کی ٹہنی بنالینا۔
طبرانی بروایت اھبان بن صفی

۳۱۲۱۰..... فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک فتنہ ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ ان کی سابقہ نیکیوں کی وجہ سے ان کی مغفرت فرمائیں گے۔
نعیم بن یزید بن ابی حبیب مرسلا

۳۱۲۱۱..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں میرے انتقال کے بعد بعض وہ ہوں گے ان کو پھر میری زیارت کبھی بھی نصیب نہ ہوگی۔
احمد مستدرک بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

وقعة الجمل من الاكمال

اکمال میں جنگ جمل کا تذکرہ

۳۱۲۱۲ ..... فرمایا تمہارے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک واقعہ پیش آنے والا ہے جب ایسا ہو تو ان کو امن کی جگہ پہنچا دینا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ احمد بزار برروایت ابی رافع

۳۱۲۱۳ ..... حضرت علی سے فرمایا کہ تمہارے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ایک واقعہ پیش آنے والا ہے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ فرمایا ہاں عرض کیا میرے ساتھ فرمایا ہاں عرض کیا میں ان میں بدنصیب ہوں گا؟ فرمایا نہیں البتہ جب ایسا وقت آجائے تو ان کو (جنگ سے دور کر کے) امن کی جگہ پہنچا دینا۔ (احمد طبرانی برروایت ابی رافع اور اس روایت کو ضعیف قرار دیا)۔

۳۱۲۱۴ ..... فرمایا کتاب اللہ پر عمل کرو جیسی بھی حالت پیش آئے ہم نے عرض کیا جب اختلاف پیدا ہو جائے تو ہم کس کا ساتھ دیں؟ تو فرمایا جس جماعت میں سمیہ کا بیٹا ہو ان کا ساتھ دو کیونکہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ چلنے والا ہوگا۔ مستدرک برروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

کلام: ..... حاکم نے مستدرک میں اس روایت کو نقل کیا ہے اس روایت میں مسلم بن کیسان ہے جس کو امام احمد اور ابن معین نے ترک کیا ہے اور یہاں ابن سمیہ سے مراد عمار بن یاسر ہے۔ سعید بن منصور

الخوارج من الاكمال

الاکمال میں خوارج کا تذکرہ

۳۱۲۱۵ ..... فرمایا اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو پھر کون انصاف کرنے والا ہوگا؟ فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت (خلیفہ کے خلاف) بغاوت کرے گی ان کی نشانی اس کی طرح ہوگی وہ دین سے اس طرح صاف ہو کر نکل جائے گی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے تم اس کے پروں کو دیکھو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے تانت کو دیکھو تمہیں کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے منہ کو دیکھو تمہیں خون کا کوئی قطرہ نظر نہ آئے گا۔ طبرانی برروایت طفیل

۳۱۲۱۶ ..... فرمایا اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو میرے بعد کون انصاف کرے گا؟ فرمایا ایک جماعت بغاوت کرے گی وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر جس طرح تیر کمان کے منہ میں دوبارہ داخل نہیں ہوتا اس طرح یہ لوگ دین کی طرف لوٹ کر دوبارہ نہیں آئیں گے یہ لوگ قرآن تو پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا باتیں اچھی اچھی کریں گے لیکن فعل ان کا برا ہوگا جو ان کو قتل کرے اس کو بہترین اجر ملے گا جس کو وہ لوگ قتل کر ڈالیں وہ افضل شہید ہوگا وہ بدترین مخلوق ہیں اللہ عزوجل ان سے بری ہیں ان کو قتل کریں گے دونوں جماعتوں میں سے وہ جو حق کے زیادہ قریب ہیں۔ مستدرک برروایت ابی سعید

۳۱۲۱۷ ..... فرمایا کہ میرے بعد تمہارے ساتھ کون انصاف کرے گا یہ اور اس کے ساتھی دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان کا اسلام سے کوئی تعلق باقی نہ رہے گا۔ طبرانی برروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۱۸ ..... فرمایا کہ اگر میں بھی اللہ تعالیٰ نافرمانی کروں تو اطاعت کون کرے گا؟ کیا آسمان والے زمین والوں پر اعتماد کریں گے جب تم میرے اوپر اعتماد نہیں کر رہے ہو۔ ابوداؤد والطیالسی مسلم ابوداؤد برروایت ابی سعید

۳۱۲۱۹..... تین مرتبہ ارشادفرمایاواللہ تم مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والے نہیں پاؤ گے۔احمد بروایت ابی سعید
۳۱۲۲۰..... فرمایا تیراناس ہواگر میں انصاف نہ کروں تو پھر تیرے ساتھ اور کون انصاف کرے گا؟ یاارشادفرمایا کہ میرے بعد کون انصاف تلاش کرنے کے لئے کسی کے پاس جائے گا؟ عنقریب اس جیسی ایک قوم آئے گی کتاب اللہ کے بارے میں سوالات پوچھیں گے حالانکہ وہ کتاب اللہ کے دشمن ہوں گے کتاب اللہ کو پڑھیں گے سرمنڈا کر جب وہ لوگ نکلیں تو ان کی گردن اڑادو۔مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما
۳۱۲۲۱..... فرمایاارے! تیراناس ہوکیازمین والوں میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حقدارنہیں ہوں۔احمد بروایت ابی سعید
۳۱۲۲۲..... فرمایاارے! تیراناس ہواگر میرے پاس انصاف نہ ملے تو پھر کس کے پاس ملے گا اس کو چھوڑ دو کیونکہ عنقریب اس کی ایک جماعت ہوگی دین میں غلو کرنے والے اور دین سے ایسا صاف ہوکرنکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اس کا دستہ دیکھا جائے اس میں کچھ (اثر) نہیں نظر آئے گا پھر پر دیکھا جائے اس میں بھی کچھ نشان نہ ہوگا پھر کمان کا منہ دیکھا جائے اس میں بھی کچھ نہ ہوگا وہ گوبر اور خون سے آگے ہوکرنکل جائے گا۔احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما
۳۱۲۲۳..... ارے! تیراناس ہوکون انصاف کرنے والا ہوگا اگر میں انصاف نہ کروں اور میرے بعد کس کے پاس انصاف تلاش کیا جائے گا عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی اس کی مثل وہ کتاب اللہ کے مطابق عمل کا مطالبہ کریں گے خود کتاب اللہ کے دشمن ہوں گے اپنے سرمنڈا کر کتاب اللہ کو پڑھیں گے یہ لوگ نکل آئیں تو ان کی گردن اڑادو۔طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما
۳۱۲۲۴..... فرمایااس کو چھوڑ دو کہیں لوگ باتیں نہ بنائیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کوقتل کرواتے ہیں۔
بخاری، مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

منافقین کوقتل نہ کرنے کی حکمت

۳۱۲۲۵..... میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ لوگ باتیں کریں کہ محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کوقتل کرواتے ہیں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کے شر سے بچالے آگ کے اولے کے ذریعہ جوان کے دل پرنکل آئے اور اس کوقتل کردے۔طبرانی فی الاوسط بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ
۳۱۲۲۶..... فرمایا میری امت کی ایک جماعت ان کی زبان قرآن کے ساتھ بہت تیز چلنے والی ہوگی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح صاف ہوکرنکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے جب ان سے ملاقات ہوجائے ان کوقتل کردو کیونکہ ان کوقتل کرنے والا بڑے اجروثواب کا مستحق ہوگا۔ابن جریر مستدرک بروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ
۳۱۲۲۷..... فرمایا کہ تم میں ایک قوم ہے عبادت کرتی ہے تو بہت ہی ادب کا اظہار کرتی ہے حتیٰ کہ لوگ ان کو پسند کرتے ہیں وہ خود بھی اپنے آپ کو پسند کرتے ہیں وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔(احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے مجھے ذکرفرمایااور فرمایامیں نے آپ سے نہیں سنا)
۳۱۲۲۸..... فرمایاعنقریب میری امت ایک جماعت ہوگی جوقرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا قرآن کو اس طرح سے پھیلائیں گے جس طرح ردی کھجور پھیلائی جاتی ہے اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے جب تک تیر واپس کمان میں داخل نہ ہو اس وقت یہ دین کی طرف نہیں لوٹیں گے۔آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے خوشخبری ہو اس شخص کو جوان کوقتل کرے یا یہ اس کوقتل کرے۔الحکیم طبرانی بروایت ابی امامہ
۳۱۲۲۹..... یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر دین کی طرح لوٹ کرنہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر کمان میں لوٹ کرآجائے ان کوقتل کرڈ یہ بدترین مخلوق ہیں۔
احمد بروایت ابی سعید

۳۱۲۳۰..... فرمایا عنقریب میری امت میں اختلاف اور گروہ بندی ہوگی کچھ لوگ قول کے اچھے ہوں گے لیکن فعل ان کا برا ہوگا قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے صاف ہوکر نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ دین کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے یہاں تک تیر کمان کے منہ میں واپس لوٹ آئے وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہیں خوشخبری اس کے لیے جوان کو قتل کرے یا وہ جس کو قتل کرے وہ اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں حالانکہ وہ خود کسی بات پر عمل نہیں کرتے جو ان سے قتال کرے وہ اللہ کا مقرب ہوگا ان کے مقابلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا سر منڈانا۔ (ابوداؤد مستدرک بیہقی سعید بن منصور بروایت قتادہ وہ ابوسعید سے وانس رضی اللہ عنہ ایک ساتھ احمد ابوداؤد ابن ماجہ مستدرک سعید بن منصور بروایت قتادہ وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تنہا راوی کہتے ہیں قتادہ نے یہ حدیث ابوسعید سے نہیں سنی انہوں نے ابی متوکل ناجی سے سنی ہے انہوں نے ابی سعید سے)۔

۳۱۲۳۱..... فرمایا میری امت کی دو جماعتوں کے درمیان اختلاف ہوگا اور دونوں کے درمیان ایک باغی جماعت ہوگی اس کو دونوں میں سے وہ قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہے۔ ابوداؤد الطیالسی احمد ابویعلی وابوعوانہ ابن حبان مستدرک بروایت ابی سعید

۳۱۲۳۲..... فرمایا اس کو چھوڑ دو اس کے کچھ ساتھی ہیں کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نماز کی مقابلہ میں اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے اس کے دستہ کو دیکھا جائے اس میں کچھ بھی (خون کا دھبہ وغیرہ) نظر نہیں آئے گا پھر اس کے تانت کو دیکھا جائے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا پھر اس کی لکڑی کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا پھر اس کے پروں کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا وہ گوبر اور خون سے آگے نکل جائے گا ان کی علامت ایک کالا آدمی ہوگا اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا شرمگاہ کی طرح ہوگا اس کو چبا تا رہے گا وہ لوگوں کے اختلافات کے دوران ظاہر ہوں گے۔ بخاری ومسلم بروایت ابی سعید

۳۱۲۳۳..... فرمایا کہ عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر دوبارہ دین کی طرف نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر کمان میں لوٹ آئے خوشخبری اس کے لئے جوان کو قتل کریں وہ اس کو قتل کریں۔ ابو النصر السجزی فی الابانۃ بروایت ابی امامہ

۳۱۲۳۴..... فرمایا ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے۔

ابو النصر السجزی فی الابانۃ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

بے عمل قاری کا حال

۳۱۲۳۵..... فرمایا میری امت میں ایک جماعت ہوگی وہ قران پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگوں سے اچھی بات کریں گے جب وہ لوگ ظاہر ہوں تو انہیں قتل کرو۔ ابو نصر بروایت ابی امامہ

۳۱۲۳۶..... فرمایا اس کے لئے خوشخبری ہے ان کو قتل کرے یا وہ اس کو قتل کریں یعنی خوارج۔ احمد بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۳۱۲۳۷..... فرمایا کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔

احمد، ابن جریر، طبرانی، ابن عساکر بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۳۸..... فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی عمران کی جوانی کی ہوگی عقل کے لحاظ سے بے وقوف ہوں گے۔ اور بہت عمدہ گفتگو کریں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان کا ایمان حلق سے نیچے ہوگا جہاں کہیں بھی مل جائیں ان کو قتل کرو کیونکہ ان کو قتل کرنے والے کو قیامت کے دن بڑا اجر ملے گا۔ ابوداؤد الطیالسی، بخاری احمد مسلم نسائی ابوداؤد وابوعوانہ ابویعلی ابن حبان

بروایت علی رضی اللہ عنہ الخطیب وابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۳۹...... آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی عقل کے لحاظ سے بے وقوف ہوں گے اور بہت عمدہ کلام کریں گے قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ جہاں ملے قتل کردیا جائے کیونکہ ان کو قتل کرنے میں بڑا اجر ہے۔ الحکیم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۱۲۴۰...... فرمایا ایک قوم آئے گی وہ قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے پھر دین کی طرف نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر کمان میں واپس لوٹ آئے۔ ابن ابی شیبہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۴۱...... فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر کبھی بھی دین کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے وہ بدترین مخلوق اور بدترین اخلاق والے ہوں گے۔

ابن جریر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۴۲...... فرمایا کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی سران کے منڈے ہوئے ہوں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ قران پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا خوشخبری اس کے لئے جوان کو قتل کرے یا وہ اس کو قتل کریں۔

ابو النصر السنجزی فی الابانۃ والخطیب وابن عساکر بروایت عمر

۳۱۲۴۳...... فرمایا میری امت میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے ان کو جبل لبنا اور خلیل میں قتل کیا جائے گا۔ ابن مندہ طبرانی بیہقی ابن عساکر بروابت عبد الرحمن بن عدیس

۳۱۲۴۴...... فرمایا کہ مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ان کی ایک نسل ختم ہوگی تو دوسری نسل ظاہر ہوگی حتیٰ کہ آخری نسل مسیح دجال کے ساتھ ظاہر ہوگی۔ احمد طبرانی مستدرک حلیۃ الاولیا بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۳۱۲۴۵...... میری امت میں ایک جماعت پیدا ہوگی جو دین سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان کو علی بن ابی طالب قتل کریں گے۔ طبرانی بروایت سعد و عمار ایک ساتھ

۳۱۲۴۶...... فرمایا کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے۔ ابو داؤد الطیالسی بروایت ابن عباس

۳۱۲۴۷...... فرمایا: کچھ قومیں ایسی ہوں گی کہ ان کی زبان قرآن کے ساتھ بہت سخت تیز چلنے والی ہوں گی اس کو پڑھیں گے اور اس کو پھیلائیں گے جس طرح ردی کھجور پھیلائی جاتی ہے وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ان کو دیکھو قتل کرڈالو جس کو وہ لوگ قتل کریں گے وہ بھی بڑے اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔ احمد، طبرانی، بیہقی بروایت ابی بکرہ

۳۱۲۴۸...... فرمایا میری امت میں ایک جماعت ہوگی قرآن پڑھیں گے جوان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جو مسلمانوں کو قتل کریں گے جب وہ ظاہر ہوں ان کو قتل کرو پھر جب دوبارہ ظاہر ہوں ان کو قتل کرڈالو جوان کو قتل کرے اس کی لئے خوشخبری ہے اور جس کو وہ قتل کریں اس کے لئے بھی خوشخبری ہے جب بھی ان کا سینگ ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو کاٹ ڈالیں گے۔ احمد بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۲۴۹...... فرمایا آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی یہ ان میں سے ہے ان کا طریقہ یہ ہوگا کہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے پھر اسلام کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے پھر دست مبارک کو اس کے سینہ پر رکھا اور فرمایا ان کی علامت سر منڈا کر رکھنا ہوگی یہ قوم پیدا ہوتی رہے گی یہاں تک آخری جماعت مسیح الدجال کے ساتھ ظاہر ہوگی جب ان سے ملاقات ہوجائے تو ان کو قتل کردو وہ بدترین مخلوق بری فطرت والے ہیں۔

ابن ابی شیبہ، احمد، نسائی، طبرانی مستدرک، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۱۲۵۰...... وہ اللہ کی طرف دعوت دیں گے لیکن خود دین پر نہیں ہوں گے جوان سے قتال کرے گا وہ ان کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ مقرب ہوگا یعنی خوارج۔ طبرانی بروایت ابی زید الانصاری

۳۱۲۵۱...... فرمایا کہ اس قرآن کا وارث ہوگی ایک قوم جو قرآن دودھ پینے کی طرح سے حلق میں سنوار کر پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ ابوالنصر السجزی فی الابانة والدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۱۲۵۲...... فرمایا خارجیوں کو قتل کریں گے دونوں فریقوں میں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں یا جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہیں۔

ابویعلی والخطیب بروایت ابی سعید

۳۱۲۵۴...... میرے بعد ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کی حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین اسلام سے صاف طور پر نکل جائیں گے پھر اس طرف واپس نہیں لوٹیں گے یہاں تک تیر کمان میں واپس لوٹ آئے خوشخبری ہے ان کو قتل کرنے والوں کے لئے یا جس کو خارجی قتل کرنے بدترین مقتول ہیں جن پر آسمان کا سایہ ہے یا زمین نے ان کو چھپایا ہے جہنم کے کتے ہیں۔

طبرانی بروایت عبداللہ بن خباب بن ارت رضی اللہ عنه وفیه محمد بن عمر الکلاعی وهو ضعیف

۳۱۲۵۵...... فرمایا میری امت میں ایک قوم ہوگی ان کی زبان قرآن پر سخت پھسلنے والی ہوگی جب ان کو دیکھو تو قتل کر ڈالو۔

مستدرک بروایت ابی بکرہ رضی اللہ عنه

۳۱۲۵۶...... فرمایا عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی وہ قرآن تو پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح صاف ہو کر نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے خوشخبری ہے ان کے لئے جو ان کو قتل کرے یا وہ ان کو قتل کریں اے یمامی تمہاری ہی سرزمین میں ان کا ظہور ہوگا وہ نہروں کے درمیان قتال کریں گے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہاں تو کوئی نہر نہیں ہے فرمایا عنقریب ہوگی۔

طبرانی بروایت طلق بن علی رضی اللہ عنه

۳۱۲۵۷...... فرمایا جن کو حروریہ مل جائے انہیں قتل کر ڈالے۔ مستدرک فی تاریخه بروایت ابی مسعود

۳۱۲۵۸...... فرمایا جس کو حروریہ (خارجی فرقہ) قتل کرے شہید ہے۔ ابوالشیخ بروایت عمر رضی اللہ عنه ذخیرة الالفاظ ۵۴۸۵

کتاب الفتن من قسم الافعال

فصل فی الوصیة فی الفتن

۳۱۲۵۹...... (مسند سعد بن تمیم السکونی والد بلال) سعد بن زید بن سعد الاشہلی نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کو نجران کی بنی ہوئی ایک تلوار ہدیہ میں ملی آپ نے محمد بن مسلمہ کو عطا کر دی اور فرمایا کہ اس کے ذریعہ اللہ کی راہ میں جہاد کرو جب مسلمانوں آپس میں لڑنے لگیں تو اس تلوار کو پتھر پر مارو اور اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ اور پھینکے ہوئے ٹاٹ بن جاؤ یہاں تک کوئی گناہگار ہاتھ تمہیں قتل کر دے یا طبعی موت آ جائے۔

البغوی والدیلمی ابن عساکر

۳۱۲۶۰...... فرمایا اے ابوذر تمہارا کیا حال ہوگا جب ادنیٰ درجہ کے لوگوں میں زندگی گذارو اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈال کر دکھایا عرض کیا میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا صبر کہ صبر کر صبر کر اور لوگوں سے معاملہ کر ان کے مزاج کے مطابق اور ان کے اعمال کی مخالفت کر۔

ابن ماجه مستدرک وتعقب البیهقی فی الزهد

۳۱۲۶۱...... ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر جب لوگوں کو سخت بھوک ستائے گی تجھے بستر سے اٹھ کر مسجد آنے کی قدرت نہ ہوگی تو تم کیا کرو گے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے فرمایا سوال کرنے سے بچتے رہو پھر فرمایا اے ابوذر بتاؤ اگر لوگوں میں موت کی کثرت ہونے لگے حتیٰ کہ گھر قبر بن جائے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہے ارشاد فرمایا صبر سے کام لو پھر فرمایا اے ابوذر، بتاؤ اگر مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے یہاں تک زیتون کا پتھر خون میں غرق ہو جائے تو تمہارا کیا حال ہوگا؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جاؤ عرض کیا اگر لوگ مجھے گھر کے

اندر بھی نہ چھوڑیں تو کیا کروں؟ فرمایا ان کے پاس آجاؤ جن میں سے تم ہو عرض کیا اپنا اسلحہ تھام لوں ارشاد فرمایا کہ پھر تم بھی اس خون ریزی میں شریک ہو جاؤ گے لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ ان کی تلوار کی شعاعیں تمہیں پہنچے گی تو اپنے چہرہ پر چادر ڈال لو تا کہ وہ (قاتل) اپنا گناہ اور تمہارے گناہ اپنے سر لے کر جہنمی بن جائے۔

ابن ابی شیبہ ابوداؤد الطیالسی، احمد، ابوداؤد، ابن ماجه وابن منیع والرویانی ابن حبان مستدرک بیهقی سعید بن منصور

۳۱۲۶۲.....ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر تمہارا کیا حال ہوگا جب مال غنیمت کے سلسلہ میں تم پر اوروں کو ترجیح دیجائے تو میں نے عرض کیا پھر تلوار لے کر ان کو سیدھا کرونگا یہاں تک حق ظاہر ہو جائے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس سے اچھی بات نہ بتلادوں کہ صبر سے کام لو یہاں تک۔(موت کے بعد) مجھ سے ملاقات ہو جائے۔رواہ ابن النجار

۳۱۲۶۳.....حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بھوسے سے بھی کم حیثیت لوگوں میں زندگی گذاروگے؟ امانتداری وعدہ عہد کی پابندی بجھ چکی ہوگی اور آپس میں اس طرح دست وگریباں ہوں گے انگلیوں کو آپس میں داخل کر کے دکھایا صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کیا جب وہ زمانہ آجائے تو ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا کہ معروفات پر عمل کرو منکرات کو ترک کرو پھر عبداللہ بن عمرو بن عاص نے عرض کیا اس زمانہ میں میرے لیے کیا حکم ہے یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں صرف اپنے اعمال کی اصلاح کی فکر کرو عوام کے معاملات کو چھوڑ دو۔رواہ بیهقی

۳۱۲۶۴.....ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے حکام اس مقام پر پہنچ گئی کہ مجھے دو باتوں کا اختیار دیا کہ یا تو ایسی باتوں پر قائم رہوں جو میری چاہت کے بالکل خلاف ہیں جس سے میری عزت خاک میں مل جائے یا یہ کہ اپنی تلوار ہاتھ میں لوں اور قتال کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں اور جہنم میں داخل ہوں تو میں نے اس کو اختیار کیا کہ ان باتوں پر قائم رہوں جو میری طبیعت کے خلاف ہیں جس سے میری عزت خاک میں مل گئی میں نے تلوار ہاتھ میں نہیں لی جس سے قتال کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں اور جہنم میں داخل ہو جاؤں۔

نعیم فی الفتن

۳۱۲۶۵.....جندب بن سفیان جیلہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح لوگوں سے اس طرح ٹکرائے گا جیسے دوسانڈوں کے سر آپس میں ٹکراتے ہیں آدمی اس صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہے تو صبح کو کافر ایک مسلمان نے پوچھا کہ یارسول اللہ ہم اس زمانہ میں کیا کریں؟ فرمایا کہ اپنے گھروں میں داخل ہو اور بے نام ونشان بن جاؤ، ایک مسلمان نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر وہ ہم میں سے کسی کے گھر میں گھس آئے تو کیا کیا جائے فرمایا: اپنے ہاتھ کو روک لے اور اللہ تعالیٰ کا مقتول بندہ بنے قاتل نہ بنے کیونکہ آدمی اسلام کے فتنہ میں مبتلا ہو کر اپنے مسلمان بھائی کا مال۔(ناحق) کھاتا ہے اور اس کا خون بہاتا ہے اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے اور خالق کا انکار کرتا ہے اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ابن ابی شیبة

۳۱۲۶۷.....عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا جو لوگ اپنے دین کی حفاظت کے لئے (فتنہ سے) بھاگتے ہیں ان کا حشر عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔نعیم بن حماد فی الفتن

خیانت اور بدعہدی

۳۱۲۶۸.....عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے تو فتنہ کا تذکرہ شروع ہوا۔آپ کے پاس فتنہ کا ذکر کیا گیا تو راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو لوگوں کو کہ ان میں عہد کی پابندی ختم ہوگئی ہے اور امانت داری کمزور ہوگئی ہے اور آپس میں اس طرح دست وگریبان ہونے لگے ہیں۔(انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے دکھایا) راوی کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اس زمانہ میں میں کیا عمل کروں؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر

کولازم پکڑلواوراپنی زبان پرقابورکھواوراچھی باتوں پرعمل کرومنکرات کوترک کروصرف اپنے نفس کی اصلاح کی فکرکرواورلوگوں کامعاملہ چھوڑ دو۔

ابن ابی شیبہ

۳۱۲۷۰......عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں میں زندگی گذاروجن کی حیثیت بھوسے کی طرح ہوگی کہ عہد کی پابندی کمزور ہوگی اور آپس میں اس طرح دست گریباں ہوں گے انگلیوں کو آپس میں داخل کرکے دکھایا عرض کیا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے حکم فرمائیں آپ نے ارشادفرمایا کہ معروف پرعمل کرومنکرات کو چھوڑ دواور خاص اپنے نفس کی اصلاح کی فکر کرولوگوں کے معاملات کوچھوڑ دوجب جنگ صفین کا دن ہوا تو ان سے ان کے والد عمرو نے کہا اے عبداللہ نکلو قتال میں حصہ لوعرض کیا اے ابا جان آپ مجھے نکل کر قتال کرنے کا حکم دے رہے ہیں جب کہ میں رسول اللہ ﷺ سے وہ ارشادات سن چکا ہوں جوانہوں نے مجھ سے عہد لیتے ہوئے فرمایا تو عمر وبن عاص نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا یہ آخری بات نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے ہاتھ پکڑ کہ میرے ہاتھ تھما دیا تھا کہ اپنے باپ کی اطاعت کروتوانہوں نے کہا اللھم بلی ہاں ضرورایسا ہوا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۲۷۱......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں بہترین لوگ سیاہ بکری والے ہیں جوان کو پہاڑی گھاٹیوں اور وادیوں میں چراتے ہیں اور برےلوگ وہ ہیں جوکسی اونچی جگہ سوار ہیں یا فصیح۔ خطیب، نعیم

۳۱۲۷۲......حکیم بن نوفل سے روایت ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا کیا معاملہ ہوگا جب نمازی آپس میں لڑیں گے میں نے کہا کبھی ایسا بھی ہوگا فرمایاہاں صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایسا ہوگا میں نے عرض کیا ایسے موقع پر مجھے کیا کرنا چاہئے؟ فرمایا کہ اپنی زبان کوروک کررکھواوراپنا ٹھکانہ خفیہ رکھواوراچھے کام کرتے رہواورمنکرات کی وجہ سے اچھے کاموں کوترک مت کرو۔ ابن ابی شیبہ

۳۱۲۷۳......ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محمد بن سلمہ کوایک تلوارعنایت فرمائی ارشادفرمایا کہ اس کے ساتھ مشرکین سے قتال کرتے رہوجب تک وہ تم سے قتال کریں جب مسلمان آپس میں قتال کرنے لگیں تو تلوار لے کر احد پہاڑ پر چڑھواوراس پر مارو یہاں تک تلوار کند ہوجائے پھر اپنے گھر واپس لوٹو اوراندرہی رہو یہاں تک کوئی گناہگار ہاتھ تمہیں قتل کرے یا طبعی موت آجائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۲۷۴......واصل ابی عیینہ کے غلام سے روایت ہے کہ مجھے یحیی بن عقیل نے ایک صحیفہ دیا اور کہا کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خطبہ ہے مجھے بتلایا گیا ہے کہ وہ ہر جمعرات کی شام کواپنے ساتھیوں کوخطبہ ارشادفرماتے تھے اس میں یہ بھی ہے کہ عنقریب لوگوں پرایک زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں نمازیں مردہ ہوں گی عمارتیں اونچی اونچی ہوں گی اورقسم اورلعن وطعن کی کثرت ہوگی اس میں رشوت خوری زناکاری عام ہوگی دنیا کے بدلے میں آخرت فروخت ہوگی جب وہ زمانہ آجائے تو نجات کا راستہ تلاش کروعرض کیا گیا کہ نجات کا راستہ کیا ہے؟ فرمایا کہ گھر میں ہی رہا کرواپنی زبان اور ہاتھ کوقابو میں رکھو۔ ابن ابی الدنیا فی العزلہ

۳۱۲۷۵......(مسندعلی) ہمیں ابن نجار نے کہا کہ ہمیں قاضی ابوالحسن عبدالرحمٰن احمد بن العمری نے کہا کہ عبداللہ حسین بن محمد بلخی نے بتلایا کہ میں نے پڑھا اقضی القضاۃ ابی سعید محمد بن نصر بن منصورالہروی کے پاس جامع القصر میں سن ۵۱۵ میں انہوں نے بتلایا کہ تم کوخبردی ہے کہ فقیہ حافظ ابو سعدحمد بن علی الرھاوی نے مسجد اقصی میں کہ ہمیں خبردی ہے فقیہ ابوحمائل مقلد بن قاسم ابن محمد الربعی نے انہوں نے کہا ہمیں خبردی ہے قاضی ابوالوفاء سعید بن علی النشوی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابواسحاق ابراہیم بن علی السرابی نے یہ ایک بستی ہے نہاوند کے دروازے پر سن ۴۹۸ھ میں انہوں نے کہا کہ میں نے علی بن ابی طالب سے سنا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ کہہ رہے تھے کہ جب تم دیکھو کہ لوگوں میں عہد کی پابندی کمزور ہوگئی ہے۔ اورامانتداری ختم ہوگئی تو اپنی زبان کوروک کررکھوتو اپنے اچھے اعمال کواختیارکرومنکرات سے اجتناب کرواورتم صرف اپنی اصلاح کی فکرکروابن نجار نے کہا کہ محمد بن نصر نے بغداد میں بہت سی حدیثیں بیان کی ہیں جن کی اسانید میں کلام ہے ان کا ذکر میزان اورلسان میں موجود نہیں نہ ہی ان اسانید کے رجال کا تذکرہ ہے نہ اس ابراھیم کا تذکرہ موجود ہے ۲۹ھ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماعت کادعویٰ کیا ہے مجھے تعجب ہوا کہ دونوں ان رجال کے تذکرہ سے کیسے غافل رہے۔

۳۱۲۷۶......(مسنداھبان) مجھے میرے حبیب محمد ﷺ نے وصیت کی عنقریب فتنہ اوراختلافات ظاہر ہوں گے جب ایسا ہوجائے تو اپنی تلوارتو

رُکر اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ اور لکڑی کی تلوار بنالو۔ نعیم بن حماد فی الفتن طبرانی و ابو نعیم

فصل فی متفرقات الفتن

فتن کے متعلق متفرق احادیث

۳۱۲۷۷......حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ہلاک نہ ہوگی یہاں تک ان میں تمایز تمایل اور معامع ظاہر ہو جائے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو تمایز کیا ہے ارشاد فرمایا کہ عصبیت جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کریں گے میں نے عرض کیا تمایل کیا ہے؟ فرمایا ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کرتا ہے اور ظلماً ان کی جان و مال کو نقصان پہنچاتا ہے میں نے کہا معامع کیا ہے فرمایا ایک شہر والے دوسرے شہر والوں پر حملہ آور ہوں گے اور ان کی گردنیں لڑائی میں ایک دوسرے میں اس طرح مخلوط ہوں گی آپ نے انگلیوں کو آپس مین ڈال کر دکھایا فرمایا یہ اس وقت ہوگا جب حکام میں فساد ہوگا اور خواص میں صلاح خوشخبری ہے ایسے شخص کے لئے جس کے خواص کی اللہ تعالیٰ نے اصلاح فرمادی ہے۔

نعیم بن حماد مستدرک وتعقب بان فیه سعید بن سنان عن ابی الزهدیة هالک

۳۱۲۷۸......حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتنہ کے متعلق اور لوگوں کے مقابلے میں مجھے سب سے زیادہ علم ہے وہ قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے فتنوں کے متعلق بتاتے تھے دوسرے کو نہیں بتاتے ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ نے وہ تمام فتنے بتادیئے جو قیامت تک ظاہر ہونے والے تھے چھوٹے اور بڑے اب میرے سوا اس جماعت کے سارے لوگ ختم ہو گئے۔ (احمد انعیم والرویانی اس کی سند حسن ہے)

۳۱۲۷۹......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ فتنے ظاہر ہوتے ہیں گائے کے سینگ کی طرح اس میں اکثر لوگ ہلاک ہوں گے سوائے ان کے جنہوں نے پہلے اس کے متعلق معلومات حاصل کرلیں۔ ابن ابی شیبة ونعیم

۳۱۲۸۰......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے اور فتنے کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت کے سوا کوئی فراخ حائل نہیں۔

نعیم ابن عساکر

۳۱۲۸۱......حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں کا اس طرح دین داخل ہونا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ عنقریب لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں جس طرح عورت اپنی شرمگاہ کو خالی کردیتی ہے۔ ابن ابی شیبة نعیم

۳۱۲۸۲......حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ ہوگا اس کے بعد اتفاق اور توبہ ہوگی اس کے بعد بھی اتفاق اور توبہ ہوگی چار مرتبہ اس طرح ذکر کیا اس کے بعد پھر نہ اتفاق ہوگا نہ توبہ ہوگی۔ ابن ابی شیبة ونعیم

۳۱۲۸۴......حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے پردہ فرمانے کے بعد سے لے کر قیامت تک چار فتنے ہوں گے پہلا پانچ دوسرا دس تیرا بیس اور چوتھا دجال کا فتنہ ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۲۸۳......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ امت میں چار فتنے ظاہر ہوں گے چوتھا دجال کا حوالہ ہوگا اقطا مظلمہ اور فتنہ فساد۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۲۸۵......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنہ تین ہیں دوسرے لفظوں میں ہے کہ فتنے تین ہوں گے چوتھا ان کو ہنکا کر لے جائے گا دجال کی طرف جو گرم پتھر پر پھینکے گا فوراً خشک سالی میں مبتلاء کرے گا سخت اندھیروں میں ڈالے گا اور سمندر کی طرح موج مارے گا۔

ابن ابی شیبة انعیم

۳۱۲۸۶......(ایضاً) صلہ بن زفر سے روایت ہے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان سے سنا کہ ان سے ایک شخص نے کہا کہ دجال کا خروج ہو گیا ہے تو

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زندہ ہیں اس کا خروج نہ ہوگا اس کا خروج نہ ہوگا یہاں تک ایک اس کے خروج کی تمنا کرے اس کا خراج نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کا خراج بعض لوگوں کو سخت گرمی کے دنوں میں ٹھنڈا پانی پینے سے زیادہ محبوب ہوگا اے امت کے افراد! تم میں چار فتنے ظاہر ہوں گے وقطا مظلمہ فلانہ فلانہ چوتھا تمہیں دجال کا سپرد کرے گا اس وادی دو جماعتیں قتال کریں گے مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ کس پراپنی ترکش سے تیر پھینکوں۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۸۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ صبح آدمی بینا ہوگا اور اس حال میں شام کرے گا کہ اس کو اپنے مال بھی نظر نہیں آئیں گے۔

آپس میں خون ریزی کرنے والوں سے دور رہا جائے

۳۱۲۸۸..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا کہ دنیا پر لڑنے والی دو جماعتوں سے دور رہو کیونکہ وہ دونوں جہنم کی طرف گھسیٹی جائیں گی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۸۹..... (ایضاً) رسول اللہ ﷺ نے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دعوت دینیوالوں کا تذکرہ فرمایا کہ جو ان کی اطاعت کریں گے وہ اس میں داخل کئے جائیں گے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ان سے نجات کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور امام کو لازم پکڑ وعرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی ایسی متفق علیہ جماعت ہی نہ ہو تو ارشاد فرمایا کہ تمام فرقوں کو چھوڑ کر ایک طرف ہو جاؤ اگرچہ تمہیں پناہ لینی پڑے کسی درخت کی جڑ میں یہاں تک تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۰..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صبر کی عادت ڈال لو بلا و مصیبتیں نازل ہونے سے پہلے کیونکہ عنقریب تم پر بلائیں نازل ہوں گی لیکن تمہاری بلائیں اس سے زیادہ سخت نہ ہوں گی جو ہم پر رسول اللہ کے ساتھ نازل ہوئیں۔ نعیم فی الحلیة بیھقی ابن عساکر

۳۱۲۹۱..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں تم کو خبر دوں کہ تمہاری جانیں تمہارے خلاف لڑیں گی کیا تم میری تصدیق کروگے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ بات حق ہے فرمایا حق ہے۔ نعیم فی الحلیة

۳۱۲۹۲..... (ایضا) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوالات کرتے تھے اور میں آئندہ وقوع پذیر ہونے والے حالات کے متعلق سوالات کرتا تھا اس خوف سے کہ میں کسی برائی میں مبتلاء نہ ہو جاؤں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم تو جہالت اور برائی میں پڑے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خیر (ابن اسلام) عطا فرمایا تو کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا کہ اس شر کے بعد کوئی خیر ہوگی؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں اس میں دخان یعنی خیر کا دھواں ہوگا میں نے پوچھا کہ خیر کا دھواں کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک قوم جو غیر سنت کو سنت سمجھ کر غیر احکام کو احکام سمجھا کر عمل کرے گی ان کے بعض اعمال اچھے ہوں گے اور بعض برے میں نے عرض کیا کہ اس خیر کی بعد بھی کوئی شر ہوگا تو فرمایا کہ ہاں کہ جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر کچھ لوگ دعوت دینے والے ہوں گے جو ان کی دعوت قبول کرے وہ جہنم میں داخل ہوں گے میں نے عرض کیا کہ ان کے اوصاف بیان فرمائیں اے رسول اللہ تو ارشاد فرمایا کہ وہ تو ہمارے ہی خاندان کے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن والعسکری فی الامثال

۳۱۲۹۳..... حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں قیامت تک فتنہ برپا کرنے والے ہر شخص کا نام اور ان کے والد اور علاقہ کا نام لے کر بتا سکتا ہوں اگرچہ ان کی تعداد تین سو تک پہنچ جاتے یہ سب اس لئے ممکن ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتلایا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا ان کو متعین کر کے بتلایا ہے تو فرمایا ان کے مشابہ جس کو فقہاء یا علماء پہچان لیں گے تم تو رسول اللہ ﷺ سے خیر کی باتیں دریافت کرتے تھے اور میں شر کے متعلق دریافت کرتا تھا اور تم دریافت کرتے جو حالات پیش آچکے اور میں دریافت کرتا جو حالات پیش آنے والے ہیں ان کے متعلق۔ رواہ ابونعیم

بادشاہ ہونے کی پیشین گوئی

۳۱۲۹۴..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بعد بنی امیہ میں سے بارہ بادشاہ ہوں گے ان سے پوچھا گیا خلفاء ہوں گے تو فرمایا کہ نہیں بلکہ بادشاہ ہوں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۵..... حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آدمی فتنہ میں گھرا ہوا ہوگا لیکن خود فتنہ کرنے والوں میں سے نہ ہوگا۔ ابن ابی شیبۃ ونعیم

۳۱۲۹۶..... (ایضا) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا جب کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ پہلے سے وہاں تشریف فرما تھے تو انہوں نے فرمایا کہ اے ابن عباس ارشاد باری تعالیٰ: حم عسق تو کچھ دیر کے لئے گردن جھکالی اوران سے اعراض کیا پھر دوبارہ اس بات کو دہرایا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کوئی جواب نہیں دیا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ انہوں نے کیوں ناپسند کیا کہ یہ آیت اس کے خاندان کے ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی ہے اس کا نام عبداللہ یا عبداللہ ہوگا کہ وہ مشرق نہروں میں سے ایک نہر پر اترے گا وہاں دوشہر آباد کرے گا نہران دونوں کو دوحصوں میں تقسیم کردے گی اس میں ہر قسم کے جابر ظالم لوگوں کو جمع کرے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مشرق سے ایک شخص نکلے گا جو اپنے آپ کو آل محمد کی طرف منسوب کرے گا لیکن وہ خاندان نبوت سے سب سے دور ہوگا سیاہ جھنڈے گاڑے گا اس کا اول حصہ نصرت ہے اور آخری حصہ کفر ہے اس کے پیروکار عرب کے کم درجہ کے لوگ ہوں گے اس طرح نچلے درجہ کے غلام اور بھگوڑے غلام ہوں گے ان کی علامت گنوار پن اور ان کا دین شرک اور ان میں سے اکثر جدع ہوں گے پوچھا گیا کہ جدع کیا چیز ہے؟ تو فرمایا بغیر فتنہ کے ہونا پھر حذیفہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ان سے آپ کی ملاقات نہیں ہوگی تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں اپنے بعد والوں کو خبر دوں گا تو فرمایا ایک فتنہ ہے جو مونڈنے کی دعوت دیگا اور دین کو مونڈ کرر کھ دے گا اس میں عرب کے خالص لوگ ہلاک ہوں گے اور نیک غلام مالدار لوگ اور فقہاء اور جب تھوڑے سے لوگ باقی رہ جائیں گے اس وقت فتنہ ختم ہوجائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۸..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم ترک کے پہلے دستہ کو دیکھو تو ان سے قتال کرو یہاں تک ان کو شکست دو یا اللہ تعالیٰ ان کے شر سے تمہاری حفاظت فرمائے کیونکہ وہ اصل حرم کو حرم میں رسوا کریں گے وہ علامت ہوگی اہل مغرب کے بغاوت کی اور تمہاری بادشاہ کی بادشاہت ختم ہونے کی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۲۹۹..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک لوگوں پر ایسا شخص حکومت کرے گا جس کی ذرہ برابر حیثیت نہ ہوگی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۰۰..... حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اہل مصر سے کہا کہ جب تمہارے پاس اہل مشرق کی طرف سے ایک خط اور اس کو عبداللہ امیر المؤمنین پڑھا جائے تو تم انتظار کرو ایک خط کا جو اہل مغرب کی طرف سے آئے گا اور عبداللہ امیر المؤمنین کی طرف سے پڑھا جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں حذیفہ کی جان ہے تم ان کے ساتھ قتال کروگے پل کے پاس تو تمہارے درمیان مقتولین کی تعداد ستر ہزار ہوگی تم کو سرزمین مصر اور سرزمین شام سے یکے بعد دیگرے نکالا جائے گا اور ایک عربی عورت دمشق کی سیڑھیوں میں پندرہ درہم میں بیچی جائے گی۔ پھر تم حمص کی سرزمین میں داخل ہوں گے اور وہاں اٹھارہ مہینے مقیم رہو گے اس میں مال تقسیم ہوں گے مردوں اور عوتوں کو قتل کیا جائے گا پھر ایک شخص کا ظہور ہوگا جو آسمان کے نیچے سب سے بدترین شخص ہوگا ان کو قتل کرے گا اور ان کو شکست دے گا یہاں تک ان کو سرزمین مصر میں داخل کرے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۰۱..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو عظیم فتح حاصل ہوئی بعثت کے بعد اس جیسی فتح پہلے حاصل نہ ہوئی۔

میں نے کہا یا رسول اللہ فتح مبارک ہو اب لڑائی دم توڑ چکی ہے تو ارشاد فرمایا کہ بہت دور کی بات ہے بہت دور کی بات ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اے حذیفہ اس سے پہلے چھ باتیں پیش آنے والی ہیں میری موت میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر بیت المقدس فتح ہوگا۔ اس کے بعد دو عظیم جماعتوں کی لڑائی ہوگی اس میں بکثرت قتل وقتال ہوگا جبکہ دونوں جماعتوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا۔ پھر تم پر موت مسلط ہوگی پھر تمہیں تیزی کے ساتھ قتل کیا جائے گا جیسے بکری قتل ہوتی ہے پھر مال کی کثرت ہوگی اور مال عام ہوگا حتیٰ کہ ایک شخص کو سو دینار قبول کرنے کے لئے بلایا جائے گا اس کو لینے میں عار محسوس کرے گا پھر تمہارے ایک شہزادہ بنی اصفر (یعنی عائیوں) میں بڑھا ہوگا میں نے عرض کیا بنی الاصفر کون لوگ ہیں؟ فرمایا رومی تو وہ لڑکا ایک دن میں ایک بڑھا ہوگا جتنا دوسرے لڑکے ایک مہینہ میں بڑے ہوتے ہیں اور ایک مہینہ میں ایک بڑا جتنا دوسرے لڑکے ایک سال میں بڑھتے ہیں جب وہ بالغ ہوگا لوگ اس سے محبت کریں گے اور اس کی اتباع کریں گے اس جیسی اتباع اس سے پہلے کسی بادشاہ کی نہیں کی گئی ہوگی پھر وہ ان کے درمیان کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ عرب کے اس گروہ کو کب تک چھوڑا جائے گا تمہیں مسلسل ان کی طرف سے ہلاکت ملتی رہی حالانکہ ہم بحر وبر میں ان سے زیادہ ہیں تعداد کے لحاظ سے بھی اور سامان جنگ کے لحاظ سے بھی کب تک ان کا غلبہ ہوتا رہے گا اب مجھے مشورہ دو تمہاری کیا رائے ہے تو ان کے سردار کھڑے ہوں گے اور ان میں خطبہ دیں گے اور کہیں گے کہ تمہاری رائے کتنی اچھی ہے اب تمہارا ہی حکم مانا جائے گا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۰۲..... حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوصدیوں میں تم میں بہتر شخص وہ ہے جو خفیف الحاذ ہو پوچھا گیا یا رسول اللہ خفیف الحاذ کا کیا معنی ہے تو ارشاد فرمایا کہ جس کی نہ بیوی ہو نہ اولاد۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۰۳..... حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے متعلق پوچھا فتنہ کے متعلق جو فرمایا کو تموج دوج البحر" اس کا کیا معنی ہے تو میں نے کہا کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے عنقریب یہ دروازہ توڑا جائے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا توڑا جائے گا تیرے باپ نہ ہو میں نے عرض کیا کہ جی ہاں توڑا جائے گا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر فتنے کا دروازہ کھولا جائے تو بند ہونے کا احتمال ہے تو میں نے کہا توڑا جائے گا اور میں نے بیان کیا کہ باپ ایک شخص ہے وہ قتل ہوگا یا اس کو موت آئے گی یہ ایسی حدیث ہے جس میں غلطی نہیں۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۰۴..... (ایضاً) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا تو فرمایا کہ ہاں شر اور فتنہ ظاہر ہوگا میں نے عرض کیا اس شر کے بعد کوئی خیر کا زمانہ بھی ہے تو فرمایا صلح ہوگی دھندلا سا اتفاق ہو آنکھ کے تنکا کی مانند اس میں کچھ لوگ جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے اے حذیفہ تو کسی درخت کے ساتھ چمٹ کر مرجائے یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اس سے کہ ان میں سے کسی کی دعوت پر لبیک کہے۔

العسكري في الامثال

۳۱۳۰۵..... (ایضاً) زید بن سلام اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کے موت کے وقت کچھ ایسا کے سان کی پاس حاضر ہوئے انہوں نے کہا اے حذیفہ ہم دیکھتے ہیں اپ کی روح قبض ہونے والی ہے تو ان سے فرمایا میں خوش ہوں دوست کی طرف سے مجھ پر فاقہ آیا ہے وہ شخص کامیاب نہیں ہوسکتا ہے جو نادم ہوا ے اللہ میں کسی غدار کے غدر میں شریک نہیں ہوا میں آج آپ سے برے دوست اور بری صبح سے پناہ مانگتا ہوں لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے متعلق سوالات کرتا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم شر میں تھے اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس خیر کو بھیجا (یعنی اسلام کو) کو کیا اس شر کے بعد شر ہوگا؟ ارشاد فرمایا ہاں میں نے پوچھا تو کیا اس شر کے بعد خیر ہوگا ارشاد فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کیسے ہوگا؟ ارشاد فرمایا میرے بعد ائمہ (حکام) ہوں گے جو میری تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے میری سنت کی اتباع نہیں کریں گے کچھ ان کے خلاف کھڑے ہوں گے ان کے دل شیاطین کے دل ہوں گے انسانی جسم میں میں نے عرض کیا وہ زمانہ مل جائے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟ تو ارشاد فرمایا برے امیر کی اطاعت کرو اگرچہ تمہاری پیٹھ توڑ دے اور تمہارے مال پر قبضہ کرلے۔

رواہ ابن عساکر

امت میں پہلا فتنہ قتل عثمان ہے

۳۱۳۰۶..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پہلا فتنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل ہے اور آخری فتنہ خروج دجال ہے۔ ابن ابی شیبہ ابن عساکر اس میں مزید یہ اضافہ ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص کے دل میں قتل عثمان رضی اللہ عنہ کی ذرہ برابر محبت ہوگی وہ خروج دجال کی صورت میں اس کی ضرور اتباع کرے گا اگر دجال کا زمانہ نہ پائے تو اس کی قبر میں اس کو فتنہ میں مبتلا کیا جائے گا۔)

۳۱۳۰۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (فتنوں کے متعلق) اگر وہ تمام باتیں بتلا دوں جو مجھے معلوم ہے تو تم رات میں سونا چھوڑ دو (نعیم فی الفتن اس کی سند ضعیف ہے)

۳۱۳۰۸..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا اس میں وہی شخص نجات پا سکتا جو غرق ہونے والے شخص کی (عاجزی) کے ساتھ دعا مانگے۔ ابن ابی شیبة

۳۱۳۰۹..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے راستوں میں سے کوئی راستہ ایسا نہیں کہ تم میں کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہو فتنوں کے متعلق میں قیامت تک ظہور پذیر ہونے والے ہر فتنہ کو اس کے ہنکانے والے اور قیادت کرنے والے سمیت جانتا ہوں۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۱۰..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا دیہات گاؤں شہر کے راستوں میں سے کوئی جس میں قتل عثمان کے بعد وقوع پذیر ہونے والے فتنوں کو مجھ سے زیادہ کوئی جاننے والا ہو۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۱۱..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل چار جمعوں میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا کہ جب شراب کو نبیذ کے نام پر سود کو بیع وشراء کے نام پر رشوت کو ہدیہ کے نام پر حلال کیا جائے گا اور زکوۃ سے تجارت کی جائے گی اس وقت امت کی ہلاکت ہوگی ان کے گناہ بڑھ جائیں گے۔ الدیلمی

۳۱۳۱۲..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا اس میں سب سے افضل شخص خفیف الحاذ ہوگا پوچھا گیا کہ یارسول اللہ خفیف الحاذ کا کیا معنی ہے ارشاد فرمایا کہ کم اہل وعیال والے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۱۳..... (ایضاً) نصر بن عاصم لیثی سے روایت ہے کہ میں نے حذیفہ سے سنا کہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق سوالات کرتے تھے اور میں شر کے متعلق سوالات کرتا تھا اور میں جانتا تھا کہ خیر مجھ سے فوت نہیں ہوگی میں نے پوچھا یارسول اللہ کیا اس خیر کے بعد شر کا زمانہ بھی آئے گا تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم سیکھو اور اس میں موجود احکام کی پیروی کرو تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ فتنہ اور شر ہوگا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا اس شر کے بعد کوئی خیر ہے ارشاد فرمایا، اے حذیفہ رضی اللہ عنہ کتاب اللہ کا علم سیکھو اور اس کی احکام کی پیروی کرو تین مرتبہ ارشاد فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ اس خیر کے بعد کوئی شر ہے ارشاد فرمایا اندھا اور بہرا فتنہ اس کی طرف دعوت دینے والے جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوں گے اے حذیفہ کسی درخت کی جڑ سے چمٹ کر جان دے دے یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم ان میں سے کسی کی اتباع کرو۔ ابن ابی شیبة

۳۱۳۱۴..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے پاس فتنے آئیں گے اندھیری رات کی طرح اس میں ہر بہادر ہلاک ہوگا ہر اونچی جگہ پر سوار ہونے والا اور ہر فصیح وبلیغ خطیب۔ ابن ابی شیبة

۳۱۳۱۵..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے پوچھا کہ تم میں سے کس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یاد ہے جیسا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا مجھے یاد ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم جری ہو اور کیسے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ آدمی کا فتنہ اپنے گھر والوں مال جان اور پڑوس کے متعلق نماز روزے صدقہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا مقصد یہ نہیں ہے

بلکہ مقصود وہ فتنہ ہے جوسمندر کی طرح موج مارے گامیں نے عرض کیایاامیر المؤمنین آپ کا اس فتنہ سے کیاواسطہ اس لئے کہ آپ کے اور فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا میں نے کہانہیں بلکہ توڑا جائے گا تو فرمایا یہ اس لائق ہے کہ اس کو کبھی بند نہ کیا جائے راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایاہاں ایسا ہی جانتے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ رات کے بعد صبح ہوگی میں نے ان سے حدیث بیان کی وہ کوئی اغالیط نہیں ہے ہم نے چاہا کہ معلوم کریں کے دروازہ کون ہے تو ہم نے مسروق سے کہا ان سے پوچھیں دروازہ کون ہے تو انہوں نے پوچھا تو فرمایا عمر ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۱۶......خرشہ بن حر سے روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب اونٹ کی رسی کھینچتے لوگ تمہارے پاس ہر طرف سے آئیں گے تو انہوں نے کہا بخدا ہمیں معلوم نہیں تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ مجھے معلوم ہے تم سے اس زمانہ میں غلام وآقا والا معاملہ ہوگا اگر آقا اس کو گالی بھی دے تو غلام جواب نہ دے سکے گا اگر آقا مارے تو غلام مار نہ سکے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۱۷......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم دین سے اس طرح نکل جاؤ گے جس طرح عورت کی شرمگاہ کھل جائے اور کسی برائی کرنے والے کو روکنے پر قدرت نہ رہے انہوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ مجھے معلوم ہے کہ تم اس وقت عاجز اور فاجر کے درمیان میں ہو گے تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا اس سے عاجز کا چہرہ کالا ہو۔ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، اس کی پیٹھ پر کئی مرتبہ مار کر تمہارا چہرہ کالا ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۱۸......میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا بنی اسرائیل نے ایک ہی دن میں کفر اختیار کرلیا؟ فرمایا نہیں بلکہ ان کے اوپر فتنہ ظاہر ہوتا وہ قبول کرنے سے اعراض کرتے (یعنی بچ جاتے) وہ اس پر مجبور کئے جاتے پھر فتنہ پر پیش ہوئے انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا یہاں تک انہیں کوڑوں اور تلواروں سے مارا گیا یہاں تک وہ گناہوں میں اس طرح گھس گئے کہ ان کے سامنے اچھے برے اعمال کی تمیز ختم ہوگئی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۱۹......ربعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس تخت والے (یعنی اس میت) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے اللہ کے رسول سے کوئی لڑائی نہیں اگر تم آپس میں قتال کرو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہوکر بیٹھ جاؤں گا اگر مجھے قتل کرنے کے لئے کوئی میرے گھر میں داخل ہوجائے تو میں کہوں کا میرا گناہ اور اپنا گناہ دونوں اپنے سر لے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۰......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم اللہ صبح کے وقت بینا ہوگا اور شام کے وقت یہ حالت ہوگی کہ اس کو آنکھوں سے کچھ بھی نظر نہ دے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۱......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اگر (آئندہ پیش آنے والے واقعات کے متعلق) جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تمہیں بتلا دوں تو تم تین حصوں میں بٹ جاؤ گے ایک مجھ سے قتال کرنے لگے گا دوسرا میری مدد سے کنارہ کش ہوگا تیسرا مجھے جھٹلائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۲......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے بہت سی مثالیں بیان فرمائی ایک تین، پانچ، سات، نو، گیارہ پھر ایک کی تفسیر بیان فرما کر باقیوں سے خاموشی اختیار کی فرمایا ایک قوم کمزور اور مسکین تھی انہوں نے ایسی قوم سے قتال کیا جو حیلے اور دشمنی والی تھی پھر ان پر غالب آئی ان پر غلبہ حاصل کر کے ان پر مسلط ہوگئی اور اپنے رب کو اپنے اوپر ناراض کرلیا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۳......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ کی قسم ان پر۔ (دینی اعتبار سے) ایک حادثہ پیش آئے گا وہ اس پر شور مچائیں گے اتنے میں دوسرا حادثہ پیش آئے گا جو ان کو پہلے سے مشغول کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۴......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتنہ ظاہر ہوگا اسکے خلاف کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اس کی ناک کے بانسے پر مار کر اس کو لوٹا دیں گے اتنے میں دوسرا فتنہ ظاہر ہوگا اس کے خلاف بھی کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک مار کر اسکو لوٹا دیں گے پھر تیسرا فتنہ ظاہر ہوگا

اس کو ناک پر مار کر واپس کردیں گے پھر چوتھا فتنہ ظاہر ہوگا اس کو بھی ناک پر مار کر واپس کردیں گے پھر پانچواں فتنہ ظاہر ہوگا سخت اندھیرا گرجنے والا زمین میں ایسا گڑ جائے جس طرح پانی جذب ہوجاتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۵..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے پاس بار برداری کے گدھے ہوں ان پر سامان لادکر ملک شام لے جائے یہ اس کو زیادہ محبوب ہوگا دنیا کے مال ومتاع سے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۶..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کلمہ اسلام کا تلفظ کرنے والوں کو گن لو ہم نے کہا کیا آپ کو ہم پر خوف ہے جبکہ ہماری تعداد چھ سو سے سات سو کے درمیان ہے تو ارشاد فرمایا کہ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ تمہاری آزمائش ہوگی راوی کا بیان ہے ہم آزمائش میں مبتلا ہوئے حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے پر قادر نہ ہوتا مگر خفیہ طور پر۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۷..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے اور شر ظاہر ہونے کے درمیان کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہے سوائے موت کے جو ایک شخص کی گردن پر ہے وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۸..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے گھوڑے کے کان بندھے ہوئے ہیں فرات کے دونوں کنارے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۲۹..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتنہ دلوں پر پیش ہوگا جو دل بھی اس کو پی لے اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ظاہر ہوگا اور جو دل اس کو پینے سے انکار کرے اس کے دل پر ایک سفید نقطہ ظاہر ہوگا اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ معلوم کرے کہ فتنہ میں مبتلا ہوگا یا نہیں وہ اس بات کو دیکھ لے اگر وہ کسی بھی حرام کو حلال سمجھے یا کسی بھی حلال کو حرام سمجھے تو وہ فتنہ میں مبتلا ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۰..... حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ جمعہ میں ان کو ایک تیر آکر لگے تو وہ کافر کو لگے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

تشریح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں ظاہری طور پر مسلمان ہوں گے جمعہ میں بھی حاضر ہوں گے لیکن اکثر باطنی طور پر کافر ہوں گے اس لئے اس مجمع میں کوئی تیر آکر لگے تو باطنی کافروں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے کافر ہی کو تیر لگے گا۔

۳۱۳۳۱..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتنوں کے ظہور میں کبھی وقفہ ہوگا اور کبھی مسلسل ظاہر ہوں گے اگر ممکن ہو وقفہ میں مر جائے تو ایسا کرے اور فرمایا شراب فتنے سے زیادہ لوگوں کی عقلوں کو اڑانے والی نہ ہوگی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۲..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں دو باتوں میں سے کس کا ارادہ کیا تم نے ارادہ کیا کہ ایک قوم کے بادشاہ سے اعراض کرو تم اس فتنہ کو ٹال نہیں سکو گے کیونکہ اس کی رسی چھوڑ دی گئی ہے وہ قائم ہوگئی وہ اللہ کی طرف سے زمین پر بھیجا گیا وہ زمین میں چرے گا یہاں تک اس کی رسی روندی جائے گی کسی کی قدرت نہ ہوگی اس کو لوٹا دے جو بھی اس فتنہ میں قتال کرے گا وہ مارا جائے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ ایک بادل بھیجے گا موسم خریف کے بادل کی طرح وہ ان کے ساتھ ان کے درمیان۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۳..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اس میں موت کی تمنا کرے گا پھر قتل، گا یا کفر اختیار کرے گا اور تم پر ایک زمانہ آئے گا کہ آدمی اس میں موت کی تمنا کرے گا یہ فقر کی وجہ سے نہ ہوگا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۴..... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس قسم کے حالات بنی اسرائیل میں وقوع پذیر ہوئے بقیہ تم میں ہوں گے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم میں قوم لوط کی مثل ہوگا؟ فرمایا ہاں۔ ابن ابی شیبة

بنی اسرائیل کے نقش قدم پر

۳۱۳۳۵..... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم بنی اسرائیل کے طریقے پر چلو گے ہو بہو قدم بقدم سوائے اس کے کہ مجھے علم نہیں کہ بچھڑے کی بھی پوجا کرو گے یا نہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۶...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام کے غلام گالیاں دینے لگیں تو جو تم میں سے مرنے پر قدرت رکھتا ہو وہ مر جائے۔
رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۷...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ باطل حق پر غالب آجائے گا حتیٰ کہ حق نظر نہیں آئے گا مگر بہت معمولی درجہ میں۔
رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۸...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب تم پر آسمان سے شر کی بارش ہوگی حتیٰ کہ فیافی تک پہنچ جائے گی پوچھا گیا فیافی کیا چیز ہے تو فرمایا بنجر زمین۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۳۹...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ مضر برابر ہر مسلمان کو قتل کرتا رہے گا اور فتنہ میں مبتلا کرتا رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ یا اس کے فرشتے یا مؤمنین ان کی پٹائی کریں حتیٰ کہ کوئی پہاڑی وادی بھی ان کو نہ بچا سکے گی جب تم دیکھو غیلان ملک شام میں اتر چکے ہیں تو اپنے بچاؤ کی تدبیر کرو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۰...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ مضر کسی بھی مسلمان کو نہیں چھوڑے گا مگر یہ کہ اس کو یا تو فتنہ میں مبتلا کرے گا یا قتل کرے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ اور اللہ کے فرشتے اور مؤمنین ان کی پٹائی شروع کریں، حتیٰ کہ پہاڑی گھاٹی بھی ان کا بچاؤ نہ کر سکے گی تو قبیلہ مضر کے ایک شخص نے کہا اے ابوعبداللہ تم ایسی بات کرتے ہو حالانکہ خود تمہارا تعلق بھی قبیلہ مضر سے ہے تو انہوں نے کہا: میں تو وہی باتیں کر رہا ہوں جو خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۱...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بصرہ والے ھدایت کا کوئی دروازہ نہیں کھولیں گے اور گمراہی کا کوئی دروازہ نہیں چھوڑیں گے طوفان پورے روئے زمین سے اٹھالیا گیا مگر بصرہ سے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۲...... حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں سے کوئی دلہن کے کمرہ سے نکل کر باغ کی طرف آئے گا تو جب واپس لوٹے گا تو بندر بنادیا جائے گا مجلس تلاش کرے گا تو وہ نہیں پائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۳...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس وادی میں دو جماعتیں لڑیں گی مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ تم کس جماعت میں پہچانے جاؤ ایک شخص نے کہا یہ لڑنے والے جنت میں جائیں گے یا جہنم میں فرمایا میں یہی تو تم سے کہہ رہا ہوں پوچھا ان کے مقتولین کا کیا حال ہوگا فرمایا: جاہلیت کے مقتولین کا جو حال ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۴...... حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتنہ دجال کا بعض حصہ تو رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ظاہر ہو چکا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۵...... حذیفہ سے روایت ہے کہ دجال کے ظہور سے پہلے کے فتنے دجال سے زیادہ خطرناک ہیں دجال کا فتنہ چالیس دن تک ہوگا۔
رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۶...... (ایضاً) قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلتا تھا فرات کی طرف تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم دریائے فرات کی طرف نکلو گے تمہیں پینے کے لئے پانی کا ایک قطرہ بھی نصیب نہ ہوگا میرا یہ گمان نہیں بلکہ یقین ہے۔ (کہ ایسا ہونے والا ہے)۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۷...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوں گے اچانک آزاد اونٹ وہاں سے گذرے گا لوگ کہیں اے اونٹ تمہارا مالک کہاں ہے تو اونٹ کہے گا ہمارے مالک چاشت کے وقت جمع کئے گئے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۳۴۸...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں ایک ایسے سوار سے سابقہ پڑے گا جو تمہارے پاس آکر اترے گا اور دعویٰ کرے گا یہ زمین ہے یہ ہماری زمین ہے یہ شہر ہمارا شہر ہے اور بیت المال ہمارا ہے اور تم ہمارے غلام ہو تو وہ بیواؤں اور یتیموں کے درمیان اور سرکاری بیت المال کے درمیان حائل ہو جائے گا۔ (یعنی بیت المال میں جن مستحقین کا حق ہے ان کو حق نہیں ملے گا سارے مال پر ناحق قبضہ کرے گا)۔ رواہ ابن النجار

۳۱۳۴۹......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ تمہارے پاس فتنے آئیں گے اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح اس میں آدمی صبح مؤمن ہے تو شام کو کافر ہوگا شام کو مؤمن ہے تو صبح کافر ہوگا اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے سے نفع کے عوض فروخت کرڈالے گا میں نے عرض کیا اس زمانہ میں ہمیں کیا کرنا چاہئے یارسول اللہ! فرمایا اپنا ہاتھ توڑ ڈالو میں نے عرض کیا اگر ٹوٹا ہوا ہاتھ درست ہوجائے تو فرمایا دوسرا توڑ دو میں نے عرض کیا کب تک ایسا کرتے رہیں فرمایا حتیٰ کہ کوئی گناہگار آکر تمہارا خاتمہ کردے یا ایسے ہی موت آجائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۵۰......(ایضاً) ابی مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابوموسیٰ اشعری سے کہا آپ بتلائیں اگر میں اللہ کی خاطر لڑتے ہوئے شہید ہوجاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا تو فرمایا کہ جنت میں حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آدمی سے پوچھیں پھر اس کو سمجھائیں کہ آپ نے کیا فتویٰ دیا تو فرمایا آپ ہمیشہ کوئی ایسی بات لاتے ہیں جس سے اشتباہ پیدا ہوجاتا ہے فرمایا میں دینی تلوار سے لڑتا ہوں اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کی خاطر یہاں تک قتل کیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کچھ لوگ اپنی تلوار میں لے کر نکلیں گے اس سے مارتے رہیں گے مقصد ان کا رضا الٰہی ہوگا اللہ تعالیٰ ان کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالیں گے اللہ کی قسم تین سو آدمی ایک جھنڈا اٹھا کر (جہاد کے نام پر نکل پڑیں) تو میں جان لوں گا یہ ھدایت پر ہیں یا گمراہی پر۔ رواہ ابن جریر

۳۱۳۵۱......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم سے حق مانگا جائے تو تم حق ادا کرو اور جب تم اپنا حق مانگو تو انکار کیا جائے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم صبر کریں گے ارشاد فرمایا کہ تم داخل ہوگے رب کعبہ کی قسم یعنی جنت میں۔

رواہ ابن جریر

فتنہ دنیا کی خاطر دین بدلنا

۳۱۳۵۲......کرز بن علقمہ خزاعی کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اسلام کا کوئی منتہیٰ بھی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں کہ عرب وعجم کے جس گھر والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر کا ارادہ ہوگا ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دیں گے عرض کیا پھر کیا ہوگا ارشاد فرمایا پھر فتنے ظاہر ہوں گے گویا (اندھیرے) سایہ ہیں اس شخص نے عرض کیا ان شاء اللہ ہرگز ایسا نہیں ہوگا یارسول اللہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے پھر تم اس میں کالے سانپ کی کھال بدلنے کی طرح مذہب تبدیل کروگے اور ایکدوسرے کی گردن ماروگے اس زمانہ میں افضل شخص وہ ہوگا جو مؤمن ہو اور پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں قیام کرے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے ان کو چھوڑ دے۔

ابن ابی شیبة احمد ونعیم بن حماد فی الفتن طبرانی مستدرک ابن عساکر

۳۱۳۵۳......محمد بن سلمہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے مجھے ایک تلوار عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا: کہ مشرکوں سے لڑتے رہو جب تک کہ وہ لڑیں اور جب تم میری امت کو دیکھو کہ ایک دوسرے کی گردنیں مار رہے ہیں تو احد پر آکر تلوار کو اس سے مار کر توڑ دو پھر گھر میں بیٹھ رہو تا آنکہ موت کا فیصلہ آجائے یا کوئی خطا کار ہاتھ۔ (تجھے قتل کردے)۔ ابن ابی شیبة ونعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۵۴......انس سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ عنقریب فتنے ہوں گے اور اختلاف وانتشار ہوگا اور جب ایسا ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پر آؤ اور اس پر مار کر توڑ دو اور پھر گھر میں بیٹھ رہو یہاں تک کہ موت آجائے یا کوئی خطاوار ہاتھ۔ (تیرا کام تمام کردے)

ابن ابی شیبة

۳۱۳۵۵......انہیں سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جب نمازی اختلاف کرنے لگیں تو میں اسوقت کیا کروں؟ فرمایا سرزمین حرہ کی طرف نکل جاؤ اور وہاں تلوار توڑ دو اور پھر گھر میں داخل ہوجاؤ یہاں تک کہ موت آجائے یا کوئی گناہ کار ہاتھ۔ (تیرا قصہ پاک کردے)۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۳۵۶......(مسند الحکم بن عمرو الغفاری) ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے کئی آدمیوں نے یہ بات بتائی کہ ایک دفعہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی آدمی نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ وہ حکم الغفاری کہتے تھے کہ اے کاش کہ میں اس طاعون میں مرجاؤں! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تو نے سنا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ موت کی تمنا اور دعا سے منع فرمایا ہے؟ اس لئے معلوم نہیں کہ موت کس حالت میں آئے انہوں نے فرمایا کہ کیوں نہیں سنا لیکن میں نے آپ علیہ السلام کو چھ چیزوں کا ذکر کرتے سنا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ میں ان میں سے کسی سے دوچار نہ ہو جاؤں ابو ہریرۃ نے پوچھا کہ وہ چھ چیزیں کیا ہیں فرمایا: (۱) علم کا بیچنا۔ (۲) خون کو بے دریغ بہانا (۳) بیوقوفوں کا حکمران بن جانا (۴) کمینہ لوگوں کی کثرت ہوگی (۵) قطع رحمی عام ہو جانا (۶) اور ایسے لوگوں کا ظہور کہ جو قرآن کو بانسریاں بنا کر اس سے نغمہ سازی کریں گے۔ نفس عبدالرزاق

۳۱۳۵۷......(مسند خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) عزرہ بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید شام میں تقریر کر رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ بے شک فتنوں کا ظہور ہو چکا ہے حضرت خالد نے فرمایا کہ جب تک عمر بن خطاب زندہ ہیں فتنے نہیں ہیں فتنے تو اس وقت ہوں گے کہ جب کوئی شخص برائی سے بھاگنے کے لئے کسی جگہ کی جستجو کرے لیکن اسے ایسی کوئی جگہ نہ مل سکے گی جہاں وہ برائی نہ ہو۔

ابن عساکر و نعیم بن حماد

۳۱۳۵۸......طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت خالد نے ایک آدمی کو حد لگائی دوسرے دن پھر کسی آدمی کو حد لگائی تو ایک آدمی کہنے لگا خدا کی قسم یہ فتنہ کا دور ہے کہ ہر روز کسی کو حد لگ رہی ہے خالد نے فرمایا یہ کیا فتنہ ہے فتنہ تو یہ ہوگا کہ تم کسی جگہ ہو گے جہاں خدا کی نافرمانی ہوتی ہوگی اور آپ کا ارادہ ہوگا کہ آپ ایسی جگہ جائیں جہاں یہ گناہ نہ ہوتے ہوں لیکن آپ ایسی جگہ نہیں پاسکیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۳۵۹......اسی طرح عزرہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خالد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فتنہ ظاہر ہو چکے ہیں! تو خالد نے فرمایا جب تک عمر زندہ ہیں ایسا نہیں ہوسکتا ہاں ان کے بعد فتنے ضرور ظاہر ہوں گے۔

پھر آدمی فکر مند ہوگا کہ کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں یہ شر و فتنہ نہ ہو تو اسے کوئی جگہ نظر نہیں آئے گی۔ یہی وہ ایام ہیں کہ جن بارے میں نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت کے قریب قتل کے دن“ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان دنوں سے بچائے۔ رواہ ابن عساکر

معاذ بن جبل

۳۱۳۶۰......معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو سن لو! کہ تم دنیا سے سوائے فتنہ اور مصیبت کے اور کچھ نہیں دیکھو گے اور معاملہ سنگینی میں بڑھتا ہی رہے گا اور حکمرانوں سے تمہیں سختی اور ترشی ہی ملے گی اور ہر ہولناک اور سخت فتنہ آنے والے فتنے کے سامنے چھوٹا اور حقیر دکھائی دے گا۔ (یعنی ہر آنے والا فتنہ پہلے کے مقابلے میں سخت اور ہولناک ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۳۱۶۱......اور فرمایا: جب تم خون کو بغیر حق کے بہتا دیکھو اور مال کو جھوٹ بولنے پر دیا جارہا ہے اور شک اور لعن طعن ظاہر ہو جائے اور ارتداد شروع ہو جائے تو پھر جو کوئی اپنی طور پر کر سکے تو اسے مرجانا چاہیے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۶۲......ارشاد فرمایا: (ایضاً) سب سے خطرناک جن کا مجھے اپنی امت پر خوف ہے وہ تین چیزیں ہیں

۱......ایک شخص اللہ کی کتاب قرآن کریم پڑھے گا یہاں تک کہ جب اس کا حسن اس پر ظاہر ہوگا اور اس پر اسلام کی چادر ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے حق میں عار کا سبب بنادے گا وہ تلوار ہاتھ میں لے کر اپنے پڑوسی کو قتل کر دے گا اور اس پر مشرک ہونے کا الزام لگائے گا پوچھا گیا یا رسول اللہ الزام لگانے والا اس کا زیادہ حقدار ہوگا یا جس پر الزام لگایا گیا؟ تو ارشاد فرمایا الزام لگانے والا شرک کا زیادہ حقدار ہوگا۔

۲......وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا کی وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وہ جھوٹا ہوگا کیونکہ کوئی ایسا خلیفہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعد اس کا مرتبہ ہو۔

۳......وہ شخص جس کے لئے افسانہ گوئی آسان ہو جب بھی کوئی کہانی ختم ہو تو پہلے سے لمبا کوئی افسانہ گھڑے اگر وہ دجال کو پائے تو اس کی

پیروی کرے گا۔ طبرانی

۳۳۱۶۳..... معاذ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ میری وفات تم سب کے بعد ہوگی؟ سن لو میری وفات تم سب سے پہلے ہوگی میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے جس میں ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۶۴..... واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ میری وفات تم سے بعد ہوگی؟ میری زندگی کی قسم میری وفات تم سے پہلے ہوگی پھر میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے اس میں ایکدوسرے کو قتل یا ھلاک کرو گے۔ (ابن عساکر نے روایت کی ہے سند کے تمام رواۃ ثقہ ہیں)۔

۳۱۳۶۵..... (مسند رفاعۃ بن عرابۃ الجہنی) رسول اللہ ﷺ کو خشک اور تازہ کھجوریں پیش کی گئیں پھر سب نے کھجوریں کھائیں اور آخر میں صرف گٹھلیاں اور نا قابل خوردگلی سڑی کھجوریں رہ گئیں آپ ﷺ نے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم دنیا سے جاتے رہو گے ایک بہترین جائے گا پھر دوسرا یہاں تک کہ صرف اس کی طرح کے لوگ رہ جائیں گے۔
ابن حبان المعجم الکبیر

۳۱۳۶۶..... ابوثعلبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: خبر سن لو ایسی وسیع وعریض دنیا کی جو تمہارا ایمان ہڑپ کر جائے گی اس وقت جس شخص کا اپنے رب پر پورا یقین وایمان ہوگا تو اس کے پاس ایسا فتنہ آئے گا جو روشن اور واضح ہوگا اور وہ آسانی سے اسے پہچان کر اس سے بچ جائے گا۔

اور جس کا ایمان مضبوط نہ ہوگا بلکہ وہ شک کا مریض ہوگا تو اس کے پاس تاریک وہ سیاہ فتنہ آئے اور پھر وہ جس وادی میں چلا جائے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ رواہ ابونعیم

ابوعبیدہ کی تعریف فرمانا

۳۱۳۶۷..... (مسند ابی ثعلبہ) فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملا اور عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ایسے آدمی کے حوالے کیجئے جو بہت اچھا معلم ہو۔ تو آپ علیہ السلام نے مجھے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے حوالے فرما دیا اور پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ایسے آدمی کے سپرد کیا ہے جو تمہاری اچھی تعلیم وتربیت کرے۔

چنانچہ میں ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا اس وقت ابوعبیدہ اور بشیر بن سعد باتیں کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا اے ابوعبیدہ آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی تو وصیت بہتر کی تھی! تو انہوں نے کہا جب آپ آئے تو ہم ایک حدیث کا تذکرہ کر رہے تھے جو ہم نے آپ علیہ السلام سے سنی تھی آپ بیٹھ جائیں آپ کو بھی سنا دیتے ہیں اور پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک تم میں نبوت کا زمانہ ہوگا پھر اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی اور اس کے بعد بادشاہت اور استبداد زمانہ آجائے گا۔
ابونعیم فی المعرفہ

۳۱۳۶۸..... ارشاد فرمایا کہ تمہیں ملک شام سے گاؤں گاؤں کر کے نکالا جائے گا، یہاں تک تمہیں بلقاء تک لے آئیں گے اس طرح دنیا ہلاک اور فناء ہوگی آخرت دائم اور باقی رہے گی۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۶۹..... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتنوں سے پہلے مرجانا کتنی خوش نصیبی کی بات ہے۔ رواہ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۷۰..... اسی طرح فرمایا کہ عنقریب تم ایسے معاملات دیکھو گے کہ تمہارے لئے انوکھے ہوں گے پس تم صبر ہی کرنا اور انہیں تبدیل کرنے کی کوشش نہ کرنا اور نہ ہی یہ کہنا کہ ہم انہیں تبدیل کریں گے تا آنکہ اللہ تعالیٰ خود ہی ان کی حالت کو تبدیل فرما دے۔

۳۱۳۷۱..... اور فرمایا: جب تم مسجدوں کی زینت وآرائش میں لگ جاؤ اور قرآن پر زیورات چڑھانے لگو تو سمجھو کہ تمہاری ہلاکت آ گئی ہے۔
ابن ابی الدنیا فی المصاحف

۳۱۴۷۲۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا! جب بنی امیہ کا نوجوان خلیفہ شام وعراق کے درمیان حالت مظلومیت میں قتل کر دیا جائے تو پھر اس کے بعد ہمیشہ اطاعت ایک ہلکی اور بے حیثیت چیز سمجھی جائے گی اور زمین پر ناحق خون بہنا شروع ہوجائے گا نوجوان خلیفہ سے مراد یزید بن ولید ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۷۳۔۔۔ ابوالعالیہ سے روایت ہے کہ ہم شام میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: سب سے پہلے جو شخص میری سنت کو تبدیل کرے گا وہ فلاں قبیلے کا آدمی ہوگا یزید بن سفیان نے کہا یا رسول اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۴۷۴۔۔۔ سہل بن حثمہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی جب وہ آپ علیہ السلام سے جدا ہو کر باہر آیا تو حضرت علی نے اسے روک لیا اور پوچھا اگر نبی علیہ السلام کی وفات ہوگئی تو تم کس سے اپنا حق لو گے اس نے کہا کہ معلوم نہیں!

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جاؤ پوچھ کر آؤ دیہاتی آیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اپنا حق لے لینا جب وہ باہر آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہوجائے تو کس سے حق وصول کرو گے اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں فرمایا جاؤ پوچھ کر آؤ۔ وہ آیا اور پوچھا آپ نے فرمایا کہ پھر عمر رضی اللہ عنہ سے اپنا حق لے لینا جب وہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو پھر کس سے اپنا حق لوگے اس نے کہا معلوم نہیں کہا جاؤ پوچھ کر آؤ وہ آیا اور پوچھا تو آپ نے فرمایا عثمان سے، پھر جب باہر آیا تو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ بھی فوت ہوگئے تو پھر؟ اس نے کہا معلوم نہیں کہا جاؤ پوچھ کر آؤ وہ آیا اور پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب عثمان کا انتقال ہوجائے تو پھر اگر تم مرسکو تو مرجاؤ۔ ابن عساکر عقیلی فی الضعفاء

۳۱۴۷۵۔۔۔ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ مجھے وہ زمانہ نہ دکھا کہ جس میں عالم کی اتباع نہیں کی جائے گی اور بردبار شخص سے حیا نہیں کیا جائے گی۔ رواہ العسکری فی الامثال وسندہ ضعیف

۳۱۴۷۶۔۔۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ میرے لیے زمین کو سمیٹا گیا یہاں تک کہ میں نے مشرق ومغرب دیکھ لئے اور بلاشبہ میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک اسے میرے لئے سمیٹا گیا اور مجھے دو خزانے دیئے گئے سرخ اور سفید۔ اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ:

۱۔۔۔ میری امت عام قحط میں ہلاک نہ کی جائے۔

۲۔۔۔ اور ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط نہ ہوجائے جو انہیں عمومی طور پر ہلاک کردے۔

۳۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں فرقے فرقے نہ کرے۔

۴۔۔۔ اور انہیں ایک دوسرے کے ذریعے عذاب نہ دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کردیتا ہوں تو پھر وہ واپس نہیں لیا جاتا اور میں نے تیری امت کو یہ بات عطا کردی کہ میں انہیں عمومی قحط میں مبتلا کر کے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے علاوہ کسی دوسرے دشمن کو ایسا مسلط نہیں کروں گا جو انہیں عمومی طور پر تباہ و برباد کردے لیکن وہ خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے ایک دوسرے کی گردیں ماریں گے اور ایک دوسرے کو پابند سلاسل کریں گے۔

راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف گمراہ کن حکمرانوں کا ہے۔ جب میری امت میں تلوار چل گئی تو پھر قیامت تک چلتی رہے گی۔ احمد ضیا مقدسی فی المختارہ

۳۱۴۷۷۔۔۔ زاذان سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم عابس غفاری کے ساتھ تھے عابس غفاری نے کہا کہ مجھے ایسی عادت سے اندیشہ ہے کہ جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو اپنی امت کے بارے میں خطرہ تھا۔ کسی نے کہا کہ وہ چیزیں کیا ہیں؟ جواب دیا (۱) بیوقوفوں کی حکمرانی (۲) شرطیوں کی کثرت (۳) قطع رحمی (۴) خون کی بے حیثیتی (بے دریغ قتل) (۵) اور ایسی قوم کی پیدائش کہ جو قرآن کو بانسریاں بنالیں گے (۔یعنی جس طرح بانسری سے آواز میں آہنگ پیدا کیا جاتا ہے اس طرح وہ لوگ قرآن کے ذریعے آواز میں آہنگ اور نغمہ پیدا کریں گے

قرآن کا مقصود اصلی نصیحت پس پشت ڈال دیں گے) وہ لوگ نماز میں ایک ایسے آدمی کو آگے کریں گے جو نہ تو ان میں افضل ہوگا اور نہ ہی فقیہ لیکن محض اس لئے تا کہ انہیں اپنی آواز سے محفوظ کرے۔

۳۱۳۷۹ ...... حارث بن مجد کو ایک آدمی نے بتایا، کہ اسے ایک آدمی جس کی کنیت ابو سعید تھی یہ بات بتائی کہ عالیہ سے مدینہ آیا جب میں مدینہ پہنچا تو بہت تھک ہار چکا تھا میں اسی طرح مدینہ کے ایک بازار میں جا رہا تھا کہ ایک آدمی دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ آج رات رسول اللہ ﷺ نے دعوت فرمائی ہے جب میں نے دعوت کا نام سنا اور میں بہت نڈھال ہو رہا تھا تو میں آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے آج دعوت فرمائی ہے فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا وہ کھانا کیا تھا یا رسول اللہ! آپ علیہ السلام نے ایک کھانے کا نام بتایا (سخینہ جو کہ آٹے اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے) عرض کیا: باقی ماندہ کہاں ہے؟ فرمایا اٹھالیا گیا ہے۔ (سب ختم ہو چکا ہے)

پھر میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کی امت کے ابتدائی حصہ میں موت ہے یا آخر حصے میں فرمایا ابتدائی حصہ میں بعد میں تم میرے پاس جماعت در جماعت آؤ گے لوگ ایک دوسرے کو فنا کریں گے۔ ابن مندہ ابن عساکر

قتل وقتال کی کثرت

۳۱۳۸۰ ...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت سے پہلے مسلمانوں کے درمیان کشت و خون بہت زیادہ ہوگا حتیٰ کہ آدمی اپنے پڑوسی کو قتل کرے گا اپنے چچازاد کی گردن کاٹے گا اپنے بھائی کو مارے گا اور اپنے باپ کا خون بہائے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۸۱ ...... ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہی فرمایا: کہ تمہارے بعد تاریک رات کی طرح فتنے آئیں گے صبح ایک آدمی مومن ہوگا تو شام کافر اور شام مومن ہوگا تو صبح کافر ایسے فتنوں میں بیٹھ رہنے والا کھڑے رہنے والے سے کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے بہتر حالت میں ہوگا لوگوں نے کہا کہ پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ گھروں کی چٹائیاں بن جاؤ۔ (جو ہمیشہ گھر میں ہی پڑی رہتی ہیں)۔ ابن ابی شیبة نعیم بن حماد

۳۱۳۸۲ ...... انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے ھرج بہت زیادہ ہوگا پوچھا گیا کہ یہ ھرج کیا ہے؟ فرمایا قتل اور جھوٹ لوگوں نے کہا آج کل جو کفار قتل ہو رہے ہیں کیا اس سے بھی زیادہ قتل ہوگا! آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یہ قتل اس طرح نہیں ہوگا کہ تم کفار کو قتل کرو گے بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی اپنے بھائی اور چچازاد کو قتل کرے گا۔

تو لوگ حیران و ششدر رہ گئے اور ان کے چہروں سے ہنسی کے آثار غائب ہو گئے پھر ہم نے کہا: کیا اس وقت ہمارے اندر عقل موجود ہوگی ارشاد فرمایا: اس زمانے کے اکثر لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی اور خس و خاشاک کی طرح لوگ۔ (بے عقل و حیثیت) ہوں گے وہ سمجھیں گے ہم کچھ ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں ہوں گے۔ ابن ابی شیبة نعیم بن حماد

۳۱۳۸۳ ...... حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ جب حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ حکم بنائے جانے کے بعد جدا ہوئے تو ایک آدمی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے آیا اور کہنے لگا: یہی وہ فتنہ ہے کہ جس کا ذکر کیا جاتا تھا حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا یہ تو فتنوں کی ایک جھلک ہے گھیر لینے والی عظیم فتنے ابھی آنے ہیں! جو آدمی ان کے درپے ہوگا ان کا شکار ہو جائے گا ان فتنوں پر بیٹھنے والا کھڑے سے، کھڑا چلنے والے سے چلنے والا دوڑنے والے سے خاموش بات کرنے والے سے اور سونے والا جاگنے والے سے بہتر۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۸۴ ...... ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو! ایک فتنہ ہوگا جو لوگوں کا شیرازہ بکھیر کے رکھ دے گا بردبار و دانا شخص اس میں ایسے چھوڑ دیا جائے گا جیسے وہ کل کا بچہ ہو وہ پیٹ کے درد کی طرح آئے گا پتہ نہیں چلے گا کہ کہاں سے اس کا مقابلہ کیا جائے۔ (علامہ طاہر مجمع میں لکھتے ہیں کہ اس فتنے کو پیٹ کے درد کے مثل اس لئے فرمایا کہ پتہ ہی نہیں چلے گا کہ یہ آیا کہاں سے اور کیسے اس کا مداوا کیا جائے چنانچہ پیٹ کا درد بھی ایسا ہی ہوتا ہے ان میں لیٹا ہو بیٹھے سے بیٹھا کھڑے سے کھڑا چلتے سے اور چلتا دوڑتے سے بہتر ہوگا۔ نعیم ابن عساکر

۳۱۳۸۵ ...... ابو موسیٰ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے آنے والے ایک فتنہ کا ذکر کیا میں نے عرض کیا کیا کتاب اللہ

کے ہوتے ہوئے فرمایاہاں میں نے عرض کیا کیاعقل کی موجودگی میں فرمایاہاں تمہاری عقلیں بھی ہوں گی۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۳۸۶...... رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ ذکر فرمایا جو قیامت سے پہلے آئے گا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری اور تمہاری خلاصی اس وقت ہوسکتی ہے جبکہ ہم اس فتنہ سے اسی طرح نکلیں جس طرح اس میں داخل ہوں اور ہم میں کوئی نئی بات نہ آئے۔ (یعنی فتنہ میں ثابت قدمی اور طریق سنت کولازمی پکڑنا یہی فتنہ سے بچاؤ ہے)۔ابن ابی شیبة ونعیم

۳۱۳۸۷...... میناجوعبدالرحمٰن بن عوف کے آزاد کردہ غلام ہیں کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چند بچوں کو یہ کہتے سنا کہ بعد والا برا ہے بعد والا برا ہے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ہاں ہاں خدا کی قسم ایسا ہی ہے قیامت تک ایسا ہے۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۱۸۸...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ انہیں موت شہد سے اور سخت گرمی میں ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ میٹھی معلوم ہوگی لیکن پھر بھی موت انہیں نہیں آئے گی۔رواہ ابونعیم

۳۱۳۸۹...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا۔ جب کہ آپ چوتھے فتنے کاذکرفرمارہے تھے کہ اس فتنے سے وہی نجات پائے گا جوغرق ہوجانے جیسی دعائیں مانگے گا اور سب سے زیادہ سعادت منداور خوش بخت وہ مومن ہوگا جو بالکل گمنام ہے کہ جب وہ لوگوں کے سامنے آئے تو کوئی اسے نہیں پہچانتا اور اگر چلا جائے تو کوئی اس کی جستجو نہیں کرتا اور سب سے بدبخت وہ ہوگا جو نہایت فصیح وبلیغ خطیب ہے یا بہت تیز شہسوار ہے۔رواہ ابونعیم

۳۱۳۹۰...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کے رہنے کے لئے سب سے موزوں جگہ دیہات ہوں گے۔

۳۱۳۹۱۱...... ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کو چوتھا فتنہ بارہ سال تک رہے گا پھر جب اسے فتح ہونا ہوگا فتح ہوجائے گا فرات اس وقت سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا لوگ اس پر ٹوٹ پڑیں گے چنانچہ (اس موقع پر) ہرنوآدمیوں میں سے سات آدمی قتل کر دیئے جائیں گے۔رواہ ابونعیم

قیامت کے میدان میں حاضری

۳۱۳۹۲...... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے اسوقت سے لوگوں میں جو بہترین لوگ قتل ہوتے ہیں ان میں سے سب سے پہلے ہابیل ہیں جنہیں قابیل ملعون نے قتل کیا پھروہ انبیائے کرام ہیں جنہیں ان امتوں نے قتل کیا جن کی طرف انہیں بھیجا گیا جب کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور انہیں اللہ کی طرف بلایا اس کے بعد وہ مومن جوفرعون کے قبیلے سے پھر وہ مومن جس کا سورۃ یٰسٓ میں تذکرہ ہے پھر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب پھر بدر کے شہداء، پھر احد کے، پھر حدیبیہ کے، پھر احزاب کے، پھر حنین کے اس کے بعد وہ مقتول جو میرے بعد خوارج سے لڑکر شہید ہوں گے۔

پھر معرکہ روم برپا ہوگا ان کے مقتول بدر کے شہدا کی مانند ہوں گے پھر معرکہ ترک ہوگا ان کے مقتول احد کے شہدا کی طرح ہوں گے پھر دجال کا معرکہ ہوگا ان کے مقتول حدیبیہ کے شہدا کی طرح ہوں گے پھر یاجوج ماجوج کا معرکہ ہوگا ان کے مقتول احزاب کے مقتولین کی طرح ہوں گے پھر تمام معرکوں سے بڑا معرکہ ہوگا اس کے مقتول حنین کے شہداء کی طرح ہوں گے اس کے بعد قیامت تک اہل اسلام میں کوئی بھی جنگ نہیں ہوگی۔ (نعیم بن حماد فی الفتن اس کی سند میں سلمہ بن علی الدشتی ہے جو کہ متروک ہے)۔

۳۱۳۹۳...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس شرف الجون آئے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ شرف الجون کیا چیز ہے؟ ارشادفرمایا فتنے اندھیری رات کی طرح۔العسکری فی الامثال

۳۱۳۹۴...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اے اہل شام تمہیں رومی لوگ بستی بستی کرکے نکالیں گے یہاں تک تم زمین کے سنبک تک

پہنچ جاؤ گے عرض کیا گیا کہ سنبک کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا جذام کی بستی اور رومیوں کی تلواریں خچروں کی گردنوں سے لٹکی ہوئی ہوں گی اور ترکش بارق اور بعلع کے درمیان ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۳۹۵۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا! سب سے پہلے عرب میں قریش اور ربیعہ ہلاک ہوں گے لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ جواب دیا قریش کو سفر سلطنت ملک کی طلب ہلاک کرے گی اور ربیعہ کو حمیت برباد کردے گی۔

۳۱۳۹۶۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہی فرمایا: جو برائیاں بنی اسرائیل میں تھیں وہ سب کی سب تم میں پیدا ہو کر رہیں گی۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۳۹۷۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سفیانی کا ظہور ۳۷ھ میں ہوگا اس کی حکومت ۲۸ مہینے کی ہوگی اور جب اس کا ظہور ۳۹ میں ہوگا تو اس کی حکومت نو مہینے کی ہوگی۔ نعیم بن حماد

۳۱۳۹۸۔۔۔۔۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے سامنے بارہ خلفاء کا تذکرہ آیا پھر امیر کا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ہم میں سے ہوگا اس کے بعد جو ظالم منصور اور مہدی کو دھکیل دے گا۔ عیسیٰ بن مریم تک۔ نعیم بن حماد فی الفتن۔

۳۱۳۹۹۔۔۔۔۔کہل بن حرملہ نمری سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم بستی بستی نکالے جاؤ گے زمین کے سنبک تک جس کو جذام کی بستی کہا جاتا ہے جب تم سفید زرد نہیں لو گے (یعنی سونا چاندی) تمہاری خدمت نہیں کریں گے ندراء بیان جرجنہ اور مارق اور تمہارا کیا حال ہوگا جب تم نکلو گے گاؤں گاؤں زمین کے سنبک تک جس کو جذام کی بستی کہا جاتا ہے ایک کہنے والے نے کہا دیکھلوا ے ابوہریرہ کیا کہہ رہے ہو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے یہاں تک ان کا رنگ لال پیلا ہونے لگا اور فرمایا ابوہریرہ بھٹک گیا اور ہدایت پر نہیں رہا اگر اس حدیث کو میرے کان نے نہ سنا ہو اور میرے دل نے محفوظ نہ کیا ہو اس کو بار بار ارشاد فرمایا۔

ابن ابی شیبۃ ابن عساکر

۳۱۴۰۰۔۔۔۔۔ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جب میرے اہل بیت میں سے پانچواں فوت ہوجائے تو پھر ھرج ہی ھرج ہوگا یہاں تک ساتواں مرجائے۔ لوگوں نے پوچھا کہ ھرج کیا ہے فرمایا ھرج سے مراد فتنے ہیں اسی طرح ہوگا یہاں تک کہ مہدی آجائیں گے۔

رواہ ابونعیم

۳۱۴۰۱۔۔۔۔۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب عرب کے لئے ایک بہت برے شر سے تباہی آئے گی (وہ ہے) چھوٹے لڑکوں کا حکمران بننا اگر لوگ ان کی بات مانیں تو وہ انہیں جہنم میں لے جائیں اور اگر بات نہ مانیں تو وہ ان کی گردنیں ماردیں۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۰۲۔۔۔۔۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب عرب میں ایک شر آنے والا ہے جو انہیں ہلاک کر کے رکھ دے گا۔ رب کعبہ کی قسم وہ تو آہی گیا ہے واللہ وہ ان کی طرف پھرتیلے تیز رفتار گھوڑے سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھ رہا ہے وہ فتنہ میں آدمی اندھا اور شش پنج میں مبتلا ہوجائے (یعنی اسے کچھ بھی بجھائی نہ دے گا کہ وہ کیا کرے)۔ چنانچہ صبح آدمی کسی خیال پر ہوگا اور شام اس کا نظریہ بدل جائے گا ایسے فتنے میں بیٹھنے والا کھڑے سے بہتر کھڑا چلتے سے بہتر اور چلنے والا دوڑتے شخص سے بہتر ہوگا۔

اور اگر میں تمہیں اپنی تمام معلومات بتادوں تو تم میری گردن یہاں سے کاٹ ڈالو۔

اور ابوہریرہ کہتے! اے اللہ ابوہریرہ کو لڑکوں کی حکمرانی نہ دکھانا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

بچہ دانی نکلوانا بھی فتنہ ہے

۳۱۴۰۳۔۔۔۔۔ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عنقریب ایسا بھی ہوگا کہ عورت کو پکڑ کر اس کا پیٹ چاک کیا جائے گا اور جو کچھ رحم میں ہوگا اسے

لے کر پھینک دیا جائے گا تا کہ بچہ پیدا نہ ہو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۰۳ ...... ابو ہریرۃ نے فرمایا:

کچھ عرصہ بعد تم دیکھو گے کہ مسجد نبوی کے ستونوں کے درمیان لومڑی اور اس کی بچے اپنی حاجت پوری کریں گے (یعنی مسجد اتنی ویران ہو جائے گی کہ جانور اور درندے ڈیرہ ڈال لیں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۰۵ ...... ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اس امت کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ قاتل کو پتہ نہیں ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو پتہ نہیں ہوگا کہ اسے کیوں مارا گیا۔

۳۱۴۰۴ ...... ابو ہریرۃ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: فتنے اور ھرج زیادہ ہو جائے گا ہم نے پوچھا ھرج کیا ہے فرمایا قتل۔ اور علم اٹھا دیا جائے گا اور فرمایا: سن لو کہ وہ لوگوں کے دلوں سے نہیں کھینچ لیا جائے گا بلکہ علماء کو اٹھا لیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۰۷ ...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تمہیں معلوم ہوتا تو ہنستے کم اور روتے زیادہ خدا کی قسم اس قبیلہ قریش میں قتل و موت کا وقوع ہوگا۔ حتیٰ کہ ایک آدمی کوڑا کرکٹ کے پاس جوتا دیکھے گا تو کہے گا کہ ایسا لگتا ہے کہ کسی قریشی کا جوتا ہے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۰۸ ...... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عنقریب ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں آدمی کو غرق ہو جانے جیسی دعائیں ہی کام دے سکیں گی۔

۳۱۴۰۹ ...... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کی ہلاکت و بربادی ہے ایسے فتنے سے جو عنقریب آئے گا۔ اور وہ لڑکوں کی حکمرانی ہے اگر ان کی اطاعت کریں تو انہیں آگ میں جھونک دیں۔ (یعنی جہنم میں) اور اگر بات نہ مانیں تو ان کی گردن اڑا دیں۔

۳۱۴۱۰ ...... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تباہی ہے عرب عنقریب آنے والے ھرج سے آگ کی لپٹ! آگ کی لپٹ کیا ہے اس لپٹ میں بڑی ہی تباہی ہے ۱۲۵ھ کے بعد عرب کی تباہی و بربادی ہے بے دریغ قتل سے جلد آنے والی موت سے اور مہلک ہیبت ناک قحط ہے۔ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبتیں مسلط کی جائیں گی اور ان کے حرم کی بے حرمتی ہوگی ان کی خوشی فنا کر دی جائے گی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کی میخیں اکھاڑی جائیں گی اور طنابیں کاٹ دی جائیں گی اور ان کے قراء فخر کرنے لگیں گے قریش کے لئے بڑی بربادی ہے اس کے اس زندیق سے جو نئی باتیں پیدا کرے گا جو ان کے حرم کی بے حرمتی کا ذریعہ ہوں گی اور وہ ان کی ہیبت ختم کر دے گا اور اس کی دیوار پر گرا دے گا یہاں تک کہ نوحہ کرنے والیاں کھڑی ہوں گی پس کوئی رونے والی اپنے دین پر روتی ہوگی کوئی اپنی عزت کے بعد ذلت پر، کوئی اپنی عزت لٹنے پر روتی ہوگی اور قبر کے شوق میں روتی ہوگی اور کوئی اپنے بچوں کے بھوکا ہونے کی وجہ سے روتی ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۴۱۱ ...... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: کہ عنقریب میری امت بھی گذشتہ امتوں والی بیماری کا شکار ہوگی لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی وہ بیماری کیا ہے؟ فرمایا: اترانا فخر کرنا اور دنیا کی کثرت میں مسابقت و مقابلہ کرنا ایک دوسرے سے بغض اور حسد یہاں تک کہ ظلم اور پھر قتل تک نوبت پہنچ جانا۔ ابن ابی الدنیا وابن النجار

فتنے کی وجہ سے موت کی تمنا

۳۱۴۱۲ ...... زاذان علیم سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابو ہریرۃ کے ساتھ ایک چھت پر تھے اور وہاں ایک صحابی بھی موجود تھے اور یہ زمانہ طاعون کا تھا۔ چنانچہ جنازے ہمارے پاس سے گزر رہے تھے تو کہا کہ اے طاعون مجھے مار! علیم نے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا، کہ ہرگز کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ وہ تو اسی وقت آئے گی جب اس عمل ختم ہو جائے گا اور پھر وہ رد نہیں ہوگی کہ اسے توبہ کا موقع ملے۔

تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے پہلے موت کی طرف بڑھو بیوقوفوں کی حکمرانی کمینوں کی کثرت فیصلہ کی خرید فروخت اور خون کی بے حیثیتی اور بکی اور ایسی قوم کا وجود جو قرآن کو بانسریاں بنالیں گے، اور نماز کے لئے اس لئے کسی کو آگے کریں

گے تاکہ انہیں آواز سے محظوظ کرے اگرچہ وہ فقہ میں سب سے کم ہو۔

۳۱۴۱۳...... ابن عباس آپ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسی قوم آئے گی جن کے چہرے آدمیوں کی طرح ہوں گے اوران کے دل شیطانوں کے دلوں کی طرح ہوں گے وہ لوگ چیر پھاڑنے والے بھیڑیوں کی طرح ہوں گے خون کو بہت زیادہ بہانے والے ہوں گے کوئی قبیح حرکت ان سے نہیں چھوٹے گی اگرتو ان سے بیعت کرے تو وہ تیرے ساتھ دغابازی کریں اگرتو ان سے غائب ہو تو وہ تیری غیبت کریں اور بات کریں تو جھوٹ بولیں اگرامانت رکھوائے تو خیانت کریں ان کا بچہ بدخوسخت اور شریر ہوگا اوران کا جوان چالاک، مکاراوران کا بوڑھا نہ نیکی کا حکم کرے اور نہ برائی سے روکے۔

ان کے ذریعے حصول عزت ذلت ہے اوران سے کچھ مانگنا فقیر، بردبار آدمی ان میں گمراہ (متصور) ہوگا اچھی بات کا کہنے والے شک کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا مومن شخص کمزور سمجھا جائے گا اور بدکار باعزت وباشرف ہوگا سنت ان کے نزدیک بدعت اور بدعت سنت سمجھی جائے گی تو ایسے وقت میں ان کے بدترین لوگ ان پر مسلط ہوں گے اوران کے نیک لوگ دعا مانگیں گے تو دعا قبول نہ ہوگی۔

طبرانی اورامام ابن جوزیؒ نے اسے موضوعات میں ذکر کیا ہے۔

۳۱۴۱۴...... عروہ بن رویم ایک ناصری سے اور وہ آپ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایک زلزلہ ہوگا جس میں دس ہزار، بیس ہزار، تیس ہزار ہلاک ہوجائیں گے یہ زلزلہ نیک لوگوں کے لئے مصیبت ایمان والوں کیلئے رحمت اور کافروں کے لئے عذاب ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

دنیوی عذاب میں عموم ہے

۳۱۴۱۵...... عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ السلام نے ارشاد فرمایا جب زمین میں۔

اللہ تعالیٰ اہل زمین پر ایک حادثہ نازل فرمائیں گے میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! کیا ان میں فرمانبردار اور نیک لوگ موجود ہوں گے فرمایا ہاں پھر وہ لوگ اللہ کی رحمت میں چلے جائیں گے۔

۳۱۴۱۶...... عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا کہ آپ کے بعد معاملہ کیسا ہوگا۔ فرمایا کہ آپ کی قوم میں تو خیر نہیں میں نے پوچھا کہ سب سے پہلے عرب میں سے کون لوگ تباہ ہوں گے فرمایا آپ کی قوم سب سے پہلے ختم ہوگی میں نے عرض کیا کہ وہ کیسے؟ فرمایا ان پرموت آئے گی اور لوگ انہیں فنا کریں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۱۷...... ابن عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم قریش کو دیکھو کہ وہ گھروں کو گرا کر دوبارہ خوب آرائش سے ان کی تعمیر کررہے ہیں تو اگر تم مرسکو تو مرجاؤ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۱۸...... میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں اللہ کے نبی نے ایک دفعہ فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی کہ دین خلط ملط ہوجائے گا خواہشات غالب آجائیں گی اور بھائی بھائی میں پھوٹ پڑجائے گی اور کعبہ جلادیا جائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۱۹...... عبداللہ بن عمرو نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ عزت مند مالدار اور صاحب اولاد شخص حکمرانوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر موت کی تمنا کرے گا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۲۰...... ابوالطفیل کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے عامر بن واثلہ بنی کعب بن لوی میں سے بارہ خلیفہ ہوں گے اس کے بعد نفاق ظاہر ہوجائے گا۔ پھر قیامت تک لوگ ایک امام پر متفق نہیں ہوں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۲۱...... عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ اس امت میں بارہ خلیفہ ہوں گے ابوبکر صدیق کہ تم ان کا نام صحیح پایا، عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ لوہے کی تلوار ہیں تم ان کا نام بھی صحیح پایا عثمان بن عفان ذی النورین جو مظلوم شہید کیے گئے ان کو رحمت کے دو حصے ملے ارض مقدسہ کے مالک معاویہ رضی اللہ عنہ اوران کے بیٹے ہوں گے پھر اس کے بعد سفاح (خون بہانے والے) منصور جابرامین سلام اور مضبوط امیر ہوں گے نہ ان جیسا دیکھا

جائے گا نہ جانا جائے گا سب کے سب بنی کعب بن لوی کے ہوں گے ان میں سے ایک شخص قحطان کے ہوگا ان میں سے بعض کی امامت دو دن کی ہوگی ان میں سے بعض سے کہا جائے گا۔

ہمارے ہاتھ میں بیعت کرلو ورنہ قتل کردیئے جاؤ گے اگر وہ ان کے ہاتھ پر بیعت نہ کرے تو اسے قتل کردیا جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۲۲...... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب مغرب سے زرد جھنڈے اور مشرق سے کالے پرچم آجائیں یہاں تک کہ شام کی ناف یعنی دمشق میں مل جائیں تو پھر وہاں بہت بڑی مصیبت ہوگی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۲۳...... عبداللہ بن عمرو نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ عنقریب میرے بعد فتنے اٹھیں گے جن میں عرب کا صفایا ہوجائے گا ان فتنوں میں زبان تلوار سے زیادہ سخت ہوگی اس کے جتنے بھی مقتول ہوں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۴۲۴...... ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ابی قبیل المعافری نے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی سے چند اونٹیاں ادھار خریدیں وہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! یہ تو بتایئے کہ اگر آپ کے بارے میں اس کا حکم آجائے تو میرا مال کون ادا کرے گا تو آپ نے جواب دیا کہ ابوبکر میرا قرض ادا کریں گے اور وعدے پورے کریں گے اور اگر ابوبکر کا انتقال ہوجائے تو کون ادا کرے گا آپ نے فرمایا کہ عمر ابوبکر کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے قائم مقام ہوں گے اللہ کے حکم کے مقابلے میں وہ کسی کی ملامت سے نہیں ڈرتے کہنے لگا اگر عمر بھی وفات پاجائیں پھر؟ فرمایا اگر عمر بھی فوت ہوجائیں تو تم اگر مرسکو تو مرجاؤ۔ ابن عدی ابن عساکر

۳۱۴۲۶...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم لوگ بنی اسرائیل پر قدم بہ قدم چلو گے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۲۷...... ابن مسعود کہتے ہیں کہ یہ فتنے ہیں کہ جو کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح آرہے ہیں۔

ان میں جس طرح آدمی کا بدن مرے گا آدمی کا دل بھی مردہ ہوجائے گا صبح کوئی مومن ہوگا تو شام کو کافر اور شام کو مومن تو صبح کافر۔ بہت سی قومیں تھوڑے سے مال کے عوض اپنا ایمان بیچ ڈالیں گی۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۲۸...... مسروق کہتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت پر چڑھے اور کہنے لگے کہ اس پر کتنی ویرانی آئے گی! عنقریب تم لوگ دیکھ لو گے! پوچھا گیا کہ کون اسے ویران کرے گا فرمایا کچھ لوگ جو یہاں سے آئیں گے! مغرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۲۹...... ارقم بن یعقوب کہتے ہیں کہ ابن مسعود کو میں نے کہتے ہوئے سنا "تمہاری کیا حالت ہوگی جب میں تمہاری سرزمین سے نکال دیا جاؤں گا جزیرہ عرب کی طرف اور جہاں تح کی جھاڑیاں اگتی ہیں۔

پوچھا گیا کہ ہماری زمین سے کون نکالے گا کہنے لگے کہ خدا کے دشمن۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۴۳۰...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم کو فتنہ ڈھانک لے گا جس میں بڑا انتہائی بوڑھا ہوجائے گا اور چھوٹا بڑا ہوجائے گا لوگ فتنے کو ہی سنت سمجھ بیٹھیں گے اگر اس میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے تو لوگ کہیں گے کہ سنت چھوڑ دی گئی کہا گیا اے ابوعبدالرحمن! ایسا کب ہوگا فرمایا جب تم میں جاہل زیادہ اور علماء کم ہوجائیں تمہارے خطیب زیادہ اور فقہاء کم ہوجائیں جب تمہارے حکمران زیادہ ہوں اور امانت دار کم ہوں اور فقہ غیر دینی مقاصد کے لئے پڑھی جائے اور آخرت کی اعمال سے دنیا طلب کی جائے۔ (اسی وقت ایسا فتنہ آئے گا)

ابن ابی شیبۃ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۳۱...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب جھوٹ عام ہوجائے تو ہرج زیادہ ہوجائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۲...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب سے بدترین رات دن مہینے اور زمانے وہ ہیں جو قیامت کے بہت قریب ہیں۔ ابونعیم

۳۱۴۳۳...... ابن مسعود کہتے ہیں کہ مجھے ایسے خوفناک فتنوں کا خطرہ ہیں گویا کہ وہ رات ہیں ان میں جس طرح آدمی کا جسم مرے گا دل بھی مردہ ہوجائے گا۔ رواہ ابونعیم

مصائب کی کثرت

۳۱۴۳۴..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ قبر کے پاس آئے گا اور اس پر لیٹ کر کہے گا کاش اس کی جگہ میں ہوتا اسے اللہ کی ملاقات کا اشتیاق نہیں ہوگا بلکہ مصیبتوں کی کثرت کی وجہ سے وہ مرتا رہا ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۵..... ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ ایک فتنہ ہوگا جس میں سونے والا لیٹنے والے سے بہتر لیٹنے والا بیٹھنے والے سے بہتر، بیٹھنے والا چلنے والے سے چلنے والا سوار سے اور سوار تیز دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اس فتنے میں جتنے بھی قتل ہوں گے سب جہنم میں جائیں گے۔

میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ایسا کب ہوگا فرمایا: ھرج کے ایام میں میں نے پوچھا کہ ھرج کے ایام کب ہوں گے فرمایا اسوقت جب کہ آدمی کو اپنے ساتھ بیٹھنے والے پر بھی اعتماد نہیں رہے گا۔

میں نے پوچھا: اگر میں ایسے وقت میں ہوں تو کیا حکم ہے؟

فرمایا: اپنے ہاتھ اور نفس کو روک لو اور اپنے گھر میں داخل ہو جاؤ میں نے کہا یہ تو بتایئے اے اللہ کے رسول کہ اگر وہ لوگ میرے گھر میں بھی چڑھ آئیں تو فرمایا اپنے کمرے میں داخل ہو جاؤ میں نے پوچھا کہ اگر وہ کمرے میں آ جائیں فرمایا اپنی نماز کی جگہ چلے جاؤ اور پھر ایسے کرلو دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھا اور کہو میرا رب تو اللہ ہے یہاں تک کہ تجھے قتل کر دیا جائے۔

اور بعض روایت میں یوں ہے پھر اپنے کمرے میں چلے جاؤ پوچھا کہ اگر وہاں بھی آ جائیں تو فرمایا کہو کہ میرا رب اللہ ہے اور کہو کہ میرا اور اپنا گناہ اپنے سر لے لو اور اے اللہ کے بندے، مقتول بن جاؤ۔ احمد بن ابی شیبة، طبرانی، حاکم، نعیم

۳۱۴۳۶..... ابن مسعود کہتے ہیں کہ ایسا وقت بھی آئے گا کہ مسلمان آدمی اس میں لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ اور ان میں عقل مند وہی ہوگا جو بڑی چالاکی سے اپنا ایمان بچا کر نکل جائے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۷..... ابن مسعود نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک نوجوان خلیفہ قائم ہوگا جس کی بیعت ہوگی اس کا کوئی بیٹا نہ ہوگا پھر اسے دمشق میں دھوکے سے قتل کیا جائے گا اس کے بعد لوگوں میں انتشار و اختلاف پھیل جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۸..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اہل جزیرہ میں سے ایک آدمی نکلے گا اور لوگوں کو روند ڈالے گا اور خون ریزی کرے گا پھر خراسان سے ایک آدمی اپنے بنی ھاشم کے بھائی کو قتل کر کے نمودار ہوگا جسے عبداللہ کہا جاتا ہوگا وہ چالیس سال تک حکمران رہے گا پھر ہلاک ہوگا اور پھر اس کے گھرانے کے دو آدمیوں میں اختلاف ہوگا ان دونوں کا نام ایک ہی ہوگا چنانچہ عقرقوف میں ایک بہت بڑا معرکہ ہوگا۔ پس خلیفہ کے قرابت دار غالب ہوں گے پھر بنی اصفر۔ (رومیوں) میں علامت ظاہر ہوگی ایک دمدار ستارہ ظاہر ہوگا جو ان سے دور چلا جائے گا پھر لوٹ کر ان کے پاس نہیں آئے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۳۹..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ترک اور چھوٹی آنکھوں والے جزیرۃ العرب اور آذربیجان میں غالب ہوں گے اور رومی عمق اور اس کے اطراف میں اہل روم سے قتال کریں گے۔ قبیلہ قیس کا ایک شخص جو اہل قنسرین میں سے ہوگا اور ایک سفیانی عراق میں قتال کرے گا اہل مشرق سے ہر جانب کے لوگ اپنے دشمن کو دفع کرنے میں مشغول ہوں گے جب ان سے چالیس دن تک قتال کرے گا اور ان کے پاس کوئی مدد نہیں پہنچے گی تو رومیوں سے اس شرط پر صلح کرے گا کہ کوئی فریق دوسرے فریق کو کچھ بھی نہیں دے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۴۰..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر فتنہ قابل برداشت ہے یہاں تک ملک شام میں فتنہ ظاہر ہوگا جب شام میں ظاہر ہوگا وہ ہلاک کرنے والا اور مظلمہ یعنی اندھا فتنہ ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۴۱..... سعید بن عبدالعزیز ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ تم پر حکمران بنیں گے، دو عمر دو یزید دو ولید دو مروان اور دو محمد۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۴۲......ابن میسّب سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے ولید رکھا بعد میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے اپنے فرعونوں کے نام پر اس کا نام رکھدیا ہے عنقریب اس امت میں ایک آدمی ہوگا جس کو ولید کہا جاتا ہوگا وہ اس امت میں اتنا سخت اور برا ثابت ہوگا کہ فرعون بھی اپنی قوم کے لئے اتنا شر نہیں تھا زھری کہتے ہیں کہ اگر ولید بن یزید خلیفہ بنا تو وہ اس بات کا مصداق ہے ورنہ ولید بن عبدالملک۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۴۳......ابوغسان مدنی کہتے ہیں ہم داود بن فراحح کے ساتھ شام آئے اور ہمارے ساتھ بنی وعلہ سباتی کا ایک آدمی تھا جو صاحب علم اور حکیم شخص تھا داود نے اسے کہا: آپ ایک شریف آدمی ہیں اس آدمی سے ملاقات کریں اور اس سے تعرض کریں (یعنی ولید بن یزید سے) تجھ سے ہی توقع ہے کہ کوئی اچھی ہی بات تم سے کرآؤگے۔

وہ کہنے لگا کہ آج سے چالیس دن بعد یہ آدمی قتل کردیا جائے گا اور اس وقت عرب کی خلافت کا خاتمہ ہوجائے گا تا آنکہ آل ابی سفیان سے صاحب وادی آجائے۔

داود بن زاحح نے کہا کہ میں نے ابوہریرۃ کو کہتے سنا کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا کہ اطراف والا وہ شخص ہے کہ جس کے ہاتھ پر مدد کا ظہور ہوگا اور اللہ تعالیٰ دشمن کو شکست دیں گے وہ آدمی کہنے لگا اس کو نصر اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ اس کی مدد کرے گا ورنہ اصل نام سعید ہے۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۴۴۴......سعید بن میسّب سے روایت ہے کہ شام میں ایک فتنہ ہوگا کسی ایک جانب کم ہوگا تو دوسری جانب کھڑا ہوجائے گا اور یہ فتنہ فتح نہیں ہوگا یہاں تک کہ آسمان سے آواز دینے والا پکارے گا کہ تمہارا امیر فلاں ہے۔ نعیم بن حماد

۳۱۴۴۵......طاوس سے مروی ہے کہ قاریوں کو قتل کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کا قتل یمن تک پہنچ جائے گا ایک آدمی نے کہا کیا حجاج نے ایسا کر نہیں لیا اس نے کہا کہ ابھی تک ایسا نہیں ہوا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۴۶......عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جھونپڑیوں والوں کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا اے جھونپڑیوں والو آگ بھڑکادی گئی اور فتنے آگئے تو یا کہ وہ اندھیری رات کے ٹکڑے ہیں جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تمہیں معلوم ہوتا تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۴۷......عبدالرحمن بن سہل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نبوت نہیں ہوتی مگر اس کے بعد خلافت ہوتی ہے اور خلافت نہیں ہوتی مگر اس کے بادشاہت آئی ہے اور صدقہ نہیں آیا مگر اس کے ٹیکس بھی آیا ہے۔ ابن مندہ ابن عساکر

۳۱۴۴۸......عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ جب شام میں خلیفہ قتل کردیا جائے گا تو ہمیشہ وہاں ناحق خون ریزی ہوتی رہے گی اور امام کی بے حرمتی قیامت تک حرام ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۴۹......عصمہ بن قیس سلمی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی ہیں کہ آپ علیہ السلام مشرق کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے صحابی کہتے ہیں کہ کہا گیا کہ مغرب کا فتنہ اس کی کیا حالت ہے؟ فرمایا وہ بڑا اور سنگین ہوگا۔ نعیم بن حماد

۳۱۴۵۰......عصمہ بن قیس سے مروی ہے کہ وہ نماز میں مشرق اور مغرب کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۳۴۵۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب میرے بعد ایک اندھا اور تاریک فتنہ اٹھے گا جس میں بہت سونے والا آدمی ہی نجات پائے گا۔ پوچھا گیا کہ سونے والے سے کیا مراد ہے فرمایا وہ شخص کہ جسے یہ نہیں معلوم کہ لوگ کیا کررہے ہیں۔

العسکری فی المواعظ

۳۱۴۵۲......علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ پھاڑا اور جانداروں کو پیدا کیا کہ پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلادینا زیادہ آسان ہے۔

فتنہ کے زمانہ میں صبر کرنا

۳۱۴۵۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اس زمانے میں ہوتو نہ نیزہ مارے نہ تلوار اور نہ ہی پتھر بلکہ صبر کرے بے شک انجام متقین ہوگا۔

۳۱۴۵۴.....علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ زمانہ اسلام میں سب سے آخر میں جو فتنہ کھڑا ہوگا وہ رملہ دسکرہ میں ہوگا چنانچہ لوگ ان سے لڑنے کے لئے نکلیں گے اور ایک ثلث کو قتل کردیں گے اور ایک ثلث رجوع کرے گا اور ایک ثلث دیر مرمار میں قلعہ بند ہوجائیں گے۔ان میں سیاہ وسفید بالوں والا بھی ہوگا پھر لوگ آئیں گے اور انہیں قلعہ سے اتار کر قتل کریں گے یہ آخری فتنہ ہوگا جو زمانہ اسلام میں نکلے گا۔

۳۱۴۵۵.....علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ودجلہ وفرات کے درمیان ایک شہر ہوگا جہاں ابن عباس (بنوعباس) کی حکومت ہوگی (اور وہ شہر زوراء ہے) وہاں انتہائی سخت جنگ ہوگی جس میں عورتیں قید ہوں گی، اور آدمیوں کو بھیڑوں کی طرح ذبح کیا جائے گا۔

(خطیب بغدای نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ اس کی اسناد بہت کمزور ہیں،مصنف کہتے ہیں کہ خطیب کی موت کے دوسو سال بعد یہ لڑائیاں ہوئی ہیں جس سے اس حدیث کی تائید ہوتی ہے)۔

۳۱۴۴۶.....مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا! تم کشادگی اور وسعت نہیں دیکھ سکو گے یہاں تک کہ چار آدمی حکمران بنیں جو سارے ایک ہی آدمی کی اولاد ہوں گے۔جب ایسا ہوجائے تو پھر امید ہے کہ وسعت ہو۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۵۸.....محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ بہت سخت ارتداد ہوگا یہاں تک کہ عرب کے بہت سارے لوگ ذی الخلصہ میں بتوں کی عبادت کریں گے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۵۹.....محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ ان فتنوں سے ڈرو اور بچو اس لئے کہ جو بھی ان فتنوں سے مقابلہ کرے گا وہ فتنوں سے مغلوب ہو کر (ان کا شکار ہوجائے گا) خبردار! سن لو کہ ان فتنہ گر لوگوں کے لئے ایک وقت اور مدت متعین ہے اگر تمام اہل زمین مل کر بھی ان کی حکومت ختم کرنا چاہیں تو نہیں ختم کر سکتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے (پھر فرمایا) کیا تم لوگ ان پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا سکتے ہو(یعنی اسی طرح تم ان لوگوں کو بھی نہیں ہٹا سکتے)۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۶۰.....ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب کچھ قومیں ایمان لاکر کافر ہوجائیں گی یہ بات ابودرداء رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو وہ آپ علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا کہ یارسول اللہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے یہ بات فرمائی ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے ایسا کہا ہے اور (ہاں) آپ ان لوگوں میں نہیں ہیں۔ابن عساکر وابن النجار

۳۱۴۶۱.....زھری سے مروی ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ سیاہ جھنڈے خراسان کی طرف سے نکلیں گے جب خراسان کی گھاٹیوں سے اتریں گے تو وہ اہل اسلام کو تلاش کریں گے ان کو نہیں لوٹائیں گے مگر عجمیوں کے جھنڈے مغرب کی طرف سے نکلنے والے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۶۲.....امام زھری سے مروی ہے کہ کوفہ سے دو جماعتیں بھیجی جائیں گی ایک مروکی جانب اور ایک حجاز کی طرف جو جماعت حجاز کی طرف جارہی ہوگی اس میں سے ثلث زمین میں دھنسادیے جائیں گے اور ایک تہائی کے چہرے الٹا کر کے کمر کی طرف لگادیے جائیں گے چنانچہ وہ اپنی پیٹھوں کو اسی طرح دیکھیں گے جیسے پٹیوں کو (دیکھتے تھے) اور اپنی ایڑیوں کے ساتھ الٹے چلیں گے جیسے اپنے بچوں کے ساتھ چلتے تھے۔اور ایک تہائی ذبح کر کلہ جائے گا۔رواہ ابونعیم

۳۱۴۵۳.....ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تمہاری قوم سب سے جلدی ہلاک ہوجائے گی۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں آپ علیہ السلام نے فرمایا کیوں روتی ہیں؟ شاید آپ نے سمجھا کہ میں نے صرف بنی تیم کی طرف

اشارہ کیا ہے ایسا نہیں اللہ صرف تمہاری قوم بنی تیم کی بات نہیں تمام قریش کی بات ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کی لئے دنیا کشادہ فرمادیں گے چنانچہ آنکھیں ان کی طرف اٹھیں گی اور موت ان پر واقع ہوگی چنانچہ سب سے پہلے وہ ختم ہوجائیں گے۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۶۴......زھری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سفیانی کے خروج کے بارے میں انہوں نے کہا کہ آسمان پر ایک علامت نظر آئے گی۔ رواہ ابونعیم

۳۱۴۶۵......زھری سے مروی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ ہم تو آپ کے بارے بڑا اچھا گمان رکھتے تھے کہ آپ صاحب قرآن اور صاحب مسجد ہیں لیکن ایسا نظر نہیں آرہا ہے۔ زھری نے کہا کہ یہ کمی ہے؟ پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لوگ سنت کے تابع ہوتے تھے اور وہ بہت زیادہ عبادت نہیں کرتے تھے لیکن وہ امانت دار تھے اور نیک نیت اور مخلص تھے جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو لوگ ایک درجہ نیچے آگئے اور وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک خاص طرز پر چلتے رہے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تو لوگ ایک درجہ مزید نیچے آگئے اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ڈٹے رہے ان کے ظاہر بالکل ٹھیک تھے یہاں تک کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو پردہ چاک ہوگیا اور اس فتنے میں لوگوں نے خون کو حلال سمجھ لیا ایک دوسرے قطع رحمی کی اور اعراض برتا تا آنکہ یہ فتنہ ٹھنڈا پڑا اور ان لوگوں میں اللہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں الفت پیدا فرمادی، چنانچہ یہ لوگ دنیا میں ایک دوسرے سے مسابقت کرتے اور اسی کے لئے کوشش کرتے تھے پھر ابن زبیر کا فتنہ اٹھا وہ تو تباہی مچانے والا تھا پھر عبدالملک بن مروان کے ہاتھ پر صلح ہوئی (یہ سب کچھ ہوا) تو آپ کا ان لوگون کے بارے میں جو کچھ حسن ظن تھا آپ تو اس کا انکار کردیں گے۔
اور یہ معاملہ یوں ہی پستی کی طرف جاتا رہے گا وہاں تک کہ اس زمین پر سب سے خوش بخت حمام والے اور کتے پالنے والے ہوں گے جو اللہ کی عبادت کرتے ہوں گے اور انہیں حلال حرام کا کچھ پتہ بھی نہ ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

مسند صدیق

۳۱۴۶۶......مرداس کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نیک لوگ اٹھا دیے جائیں گے ایک ایک کرکے یہاں تک کہ کھجور اور جو کے بھوسے کی طرح لوگ رہ جائیں گے خدا تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ (امام احمد نے کتاب الزھد میں روایت کیا)

۳۱۴۶۷......ابو برزہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ کہ اے بیٹے جب لوگوں میں کوئی فتنہ کھڑا ہو تو اس غار میں چلے جانا جس میں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھپا تھا بے شک تمہیں اس میں تمہارا صبح وشام رزق ملتا رہے گا۔

بزار اور ابن ابی الدنیا فی المعرفی

۳۱۴۶۸......ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم لوگوں کو چھانا جائے گا یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے کہ جو بھوسے کی طرح بے کار ہوں گا ان کے وعدے خلط ملط ہوں گے اور ان کی امانتداری کچھ نہ ہوگی۔ لوگوں نے کہا ہم اسوقت کیا کریں۔
آپ نے فرمایا۔ معروف چیز کو اختیار کرنا اور غریب ونئی چیز کو چھوڑ دینا اور کہتے رہنا اے وحدہ لاشریک ظالموں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہم پر چڑھ آنے والوں کے لئے آپ خود ہی کافی ہوجائے۔ ابو شیخ نے فتن میں ابوبکر

۳۱۴۶۹......مجاہد سے روایت ہے کہ عمر ابن زبیر کے پاس سے گزرے پھر کہنے لگے۔ (اے ابن زبیر) اللہ آپ پر رحم کرے جہاں تک میرا علم ہے تم بڑے روزہ دار شب زندہ دار اور بڑے صلہ رحم ہو خبر دار سن لو کہ مجھے امید ہے کہ تمہیں اللہ عذاب نہیں دے گا باوجود ان گناہوں کے جو تم سے سرزد ہوئے۔ پھر مجاہد کو مخاطب کرکے کہنے لگے کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نقل کیا کہ جو برے اعمال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں سزا دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۴۷۰......ابوبکر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بشارت ہے اس شخص کے لئے جو کمزوری میں مرگیا پوچھا گیا کہ کمزوری سے کیا مراد ہے فرمایا اسلام کے ظہور ونشاۃ کا زمانہ۔ (جو وقت وہ کمزور تھا)۔ ابن ماجہ

۳۱۴۷۱..... عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اور میں رسول اللہ کے چہرے مبارک پر غم کے آثار دیکھ رہا تھا پھر آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون میں نے کہا اے اللہ کے رسول انا للہ وانا الیہ راجعون ہمارے رب اللہ نے ابھی کیا فرمایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ابھی جبرئیل آئے تھے اور آکر انا للہ پڑھی۔ میں نے بھی انا للہ کہا اور پوچھا کہ کس بات پر تم انا للہ پڑھ رہے ہو اے جبریل!
جواب دیا کہ آپ کی امت آپ کے کچھ ہی عرصے بعد آپ کی امت فتنے پر پڑ جائے گی میں نے پوچھا کہ کفر کے فتنے میں یا گمراہی کے فتنے میں کہا کہ دونوں طرح کے فتنوں میں میں نے پوچھا کہ وہ فتنے ان میں کہاں سے آئیں گے حالانکہ میں ان میں اللہ کی کتاب چھوڑ کر جا رہا ہوں فرمایا: کتاب اللہ ہی سے وہ گمراہ ہوں گے اور سب سے پہلے یہ ان کے قراء اور امراء کی طرف سے ہوگا امراء لوگوں کو حقوق ادا نہ کریں گے اور پھر آپس میں جنگ کریں گے اور قاری حکمرانوں کی خواہشوں کے پیچھے چلیں گے اور پھر اس میں ترقی ہی کرتے رہیں گے۔

میں نے پوچھا جبرئیل! جو لوگ اس فتنے سے محفوظ رہیں گے وہ کیسے ذبح جائیں گے۔

کہا: ہاتھ روکنے اور صبر کرنے سے اگر ان حق دیا جائے تو لے لیں نہ دیا جائے تو اسے چھوڑ دیں۔

(حکیم ترمذی ابن ابی عاصم نے السنہ میں عسکری نے مواعظ میں حلیۃ الاولیاء میں اور الدیلمی ابن جوزی نے اسے واہیات میں ذکر کیا اور اس کی سند میں مسلمہ بن علی ہے جو کہ متروک ہے)

۳۱۴۷۲..... سلیم بن قیس حنظلی سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ مجھے تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے کہ تم میں سے کسی بے گناہ آدمی کو پکڑ کر اسے چیر دیا جائے جیسے بکرے کو چیرا جاتا ہے۔ (مستدرک میں حاکم نے)۔

۳۱۴۷۳..... عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے کا آغاز نبوت اور رحمت سے کیا پھر خلافت اور رحمت ہوگی پھر سلطنت اور رحمت پھر بادشاہت اور رحمت اور پھر ظلم و جبر ایک دوسرے کو لوگ گدھوں کی طرح کاٹیں گے اے لوگو! جہاد و قتال کو لازم پکڑ لو جب تک کہ وہ شیریں سرسبز ہے پہلے اس کے کہ وہ کڑوا اور دشوار ہو جائے اور پھر ایک کمزور پودا اور وہ ریزہ ریزہ ہو جائے جب جہاد ایک جھگڑا اور مقابلہ بن جائے اور مال غنیمت کو (خیانت کے ساتھ) کھایا جائے اور حرام کو حلال کر لیا جائے تو تم رباط (یعنی سرحدوں کی حفاظت) کو لازم پکڑ لو یہی تمہارے لئے بہترین جہاد ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن مستدرک

امت کی ہلاکت کا زمانہ

۳۱۴۷۴..... عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس امت کی آغاز میں نبوت ہوگی پھر خلافت اور رحمت پھر بادشاہت اور رحمت پھر بادشاہت اور ظلم و جبر پھر جب ایسا ہو تو زمین کا پیٹ اس کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۷۵..... قاضی شریح حضرت عمر سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو چھان لیا جائے گا یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو بھوسے کی طرح بیکار ہوں گے ان کے وعدے خلط ملط ہوں گے جن کا کوئی اعتبار نہ ہوگا اور ان کی امانتیں تباہ ہو جائیں گی کسی کہنے والے نے کہا۔ ہم ایسے وقت میں کیا کریں اے اللہ کے رسول! فرمایا جو معروف ہو اس پر عمل کرو اور نئی اور غیر معروف کو ترک کرو اور کہتے رہو اے وحدہ لاشریک ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما اور باغیوں کے بارے میں آپ ہی کافی ہو جا۔

دار قطنی طبرانی فی الاوسط حلیۃ اولیاء

۳۱۴۷۶..... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت زبیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تا کہ جہاد کی اجازت حاصل کریں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اپنے گھر میں بیٹھ جائیں کیونکہ آپ نے رسول اللہ کے ساتھ جہاد کیا ہے۔ انہوں نے پھر اجازت مانگی حضرت عمر نے تیسری یا چوتھی مرتبہ میں فرمایا آپ اپنے گھر میں بیٹھ جائیں اللہ کی قسم میں مدینہ منورہ کے اطراف میں سے خطرہ محسوس کر رہا ہوں کہ آپ اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف بغاوت کریں جس سے فساد پھیل جائے۔

۳۱۴۷۷...... عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے علم ہے کہ عرب کب ہلاک ہوں گے اور میں قسم کھا کر کہتا ہوں جب ان کا معاملہ ایسے آدمی کے سپرد ہو جو صحابی سول نہیں اور اس نے جاہلیت کا علاج نہیں کیا۔ (تو وہ لوگ تباہ ہو جائیں گے)۔ ابن سعد ترمانی بیهقی فی شعب الایمان

۳۱۴۷۸...... عبدالکریم بن رشید عمر بن خطاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ اے رسول اللہ کے صحابہ! ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرو اگر ایسا نہیں کرو گے تو خلافت پر عمرو ابن ابی العاص اور معاویہ بن سفیان جیسے غالب آجائیں گے۔ نعیم بن الماد

۳۱۴۷۹...... ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک دن میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ رو رہے تھے میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ اہل عراق میں سے نبیط میں بسنے والے مسلمان ہو گئے ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب نبیط والے مسلمان ہوں گے تو دین کو اس طرح الٹا دیں گے جس طرح برتن کو الٹا دیا جاتا ہے۔

نصر المقدسی نے الحجہ میں روایت کیا اور اس میں فضل بن مختار ہے جس کے بارے میں ابو حاتم نے کہا کہ: باطل باتیں بیان کر رہا ہے اور ضعیف ہے۔

زلزلہ کا سبب انسانوں کا گناہ ہے

۳۱۴۸۰...... صفیہ بنت ابی عبید کہتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں زلزلہ آ گیا حتیٰ کہ گھر میں رکھی چار پائیاں بھی ہل گئیں تو حضرت عمر نے خطبہ میں فرمایا تم لوگوں نے بہت جلدی نئی باتیں پیدا کر دی ہیں اگر دوبارہ ایسا زلزلہ آ گیا تو میں تمہارے درمیان سے نکل جاؤں گا۔

ابن ابی شیبة بیهقی نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۸۱...... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب لوگ ہلاک ہوں گے یہاں تک کہ فارس کو بیٹیوں کے بیٹوں کی تعداد کو پہنچ جائیں گے۔

رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۸۲...... ابی ظبیان الاسدی سے مروی ہے کہ ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو ظبیان تمہارے پاس کتنا مال ہے میں نے عرض کیا دو ہزار اور پانچسو۔ فرمایا ان سے بکریاں حاصل کرو اس لئے کہ عنقریب قریش کے لڑکے آئیں گے اور یہ عطیات ختم کریں گے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۸۳...... ابو ظبیان سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر کے پاس تھے کہ حضرت عمر نے انہیں فرمایا مال جمع کر لو اور بکریاں حاصل کر لو کہ عنقریب تمہاری یہ عطا بند کر دی جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۸۴...... جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ جس سال حضرت عمر خلیفہ بنے اس سال ٹڈیاں کم ہو گئیں انہوں نے اس بارے میں تفتیش کی لیکن کچھ پتہ نہ چلا جس سے آپ غمگین ہو گئے پھر آپ نے ایک سوار یمن کی طرف اور ایک سوار شام کی طرف اور ایک سوار عراق کی طرف بھیجا کہ یہ لوگ معلوم کریں کہ آیا ٹڈیاں کسی کو نظر آئیں ہیں یا نہیں۔

چنانچہ یمن کا سوار ٹڈیوں کی ایک مٹھی لے کر آیا اور آپ کے سامنے ڈال دیں جب انہوں نے یہ دیکھا تو تین مرتبہ تکبیر پڑھی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک ہزار مخلوق پیدا کی ہے چھ سو سمندری اور چار سو بری اور مخلوقات میں سے سب سے پہلے ٹڈی ہلاک ہوگی جب وہ ہلاک ہو جائے گی تو ہلاکت ہار کے دانوں کی طرح مسلسل آئے گی جب کہ اس کی لڑی ٹوٹ گئی۔

نعیم بن حماد مکهیم ابن عدی ابو یعلی

۳۱۴۸۵...... ابو عثمان سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل نے انہیں لکھا کہ یہاں ایک قوم ہے جو جمع ہو کر مسلمانوں اور امیر المؤمنین کے لئے دعا کرتی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ انہیں لے کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ۔ چنانچہ وہ آ گئے۔ حضرت عمر نے دربان سے فرمایا کہ کوڑا تیار رکھو جب وہ لوگ حضرت عمر کے پاس آ گئے تو ان کے امیر پر آپ نے کوڑا اٹھایا وہ کہنے لگے اے امیر المومنین ہم وہ نہیں ہیں یعنی وہ قوم جو کہ مشرق کی طرف سے آئے گی۔ ابو بکر المروزی فی کتاب العلم

۳۱۴۸۶......سعید بن سیب سے روایت ہے کہ جب خراسان کے علاقے فتح ہوئے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رونے لگے حضرت عبدالرحمن بن عوف ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے امیر المومنین! آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ حالانکہ اس نے آپ کو اتنی عظیم فتح نصیب کی ہے۔ فرمایا میں کیوں نہ روؤں میں تو یہ چاہتا ہوں کہ کاش کہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا دریا ہوتا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جب عباس کی اولاد کے جھنڈے خراسان کے اطراف سے آئیں تو وہ اسلام کی موت کی خبر لے کر آئیں گے پس جو آدمی بھی اس پرچم تلے آیا میری شفاعت سے محروم رہے گا۔ حلیة الاولیاء

فاسق و فاجر کی حکمرانی ویرانی ہے

۳۱۴۸۷......عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عنقریب بستی سرسبز وشاداب ہونے کے باوجود ویران ہوگی لوگوں نے کہا کہ سرسبز وشاداب ہونے کے باوجود کیسے ویران ہوگی فرمایا کہ جب فاسق وفاجر نیک لوگوں پر بلند ہوجائیں اور دنیا کی سیاست منافقین کے ہاتھوں میں ہو۔ ابوموسیٰ الدینی فی کتاب دولة الاسرار

۳۱۴۸۸......عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرب عرب ہی ہوں گے جب تک کہ ان کی مجلسیں دار الامارہ میں ہوں گی اور ان کا کھانا صحن میں ہوگا اور جب ان کی مجلسیں خیموں میں اور کھانا گھروں کے کمروں میں ہونے لگا تو تمہیں بہت سے اعمال صالحہ منکر نظر آئیں گے۔

ابن جریر ابن ابی شیبة

۳۱۴۸۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) مسروق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ہم سے پوچھا تمہارا گذارہ کیسے ہو رہا ہے؟ ہم نے عرض کیا ایک قوم دوسری قوم سے خوشحال ہے ان کو دجال کے خروج کا خطرہ ہے تو فرمایا کہ دجال کے ظہور سے پہلے مجھے ھرج کا خطرہ ہے میں نے عرض کیا ھرج کیا ہے؟ تو فرمایا آپس کا قتل وقتال حتیٰ کہ آدمی اپنے باپ کو قتل کرے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۴۹۰......علقمہ بن ابی وقاص حضرت عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے کہ جن کی ساتھ رہنا مصیبت و آزمائش اور انہیں چھوڑنا کفر ہوگا۔ رواہ ابن النجار

۳۱۴۹۱......مسروق سے مروی ہے عبدالرحمن بن عوف ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میرے بعد کچھ ایسے صحابی بھی ہوں گے جو مجھے مرنے کے بعد کبھی بھی نہیں دیکھ سکیں گے تو عبدالرحمن بن عوف وہاں سے ہانپتے کانپتے باہر آئے اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر فرمایا سنئے کہ آپ کی امی جی کیا فرماتی ہیں! چنانچہ عمر دوڑتے رہیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اے اور کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں ان میں سے ہوں؟ کہنے لگیں کہ نہیں اور آپ کے بعد میں کسی کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں گی۔

مسند احمد ابن عساکر

۳۱۴۹۲......مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا۔ کیا تمہارے قرآن میں یہ شامل نہ تھا قاتلوا فی اللہ آخر مرة کما قاتلتم اول مرة (اس کے لئے آخری مرتبہ بھی لڑو جیسا کہ پہلی مرتبہ لڑے ہو) عبدالرحمن بن عوف نے پوچھا کہ یہ (آخری مرتبہ) کب ہے؟ فرمایا جب بنوامیہ امراء ہوں اور بنومخزوم وزراء۔ خطیب بغدادی

۳۱۴۹۳......(مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بھی تین سو آدمی بغاوت کریں گے مگر یہ کہ اگر میں چاہوں تو قیامت اس کے ہنکانے والا اور قیادت کرنے والوں کے نام تک بتادوں۔ نعیم بن حماد فی الفتن وسندہ صحیح

۳۱۴۹۴......علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ سب سے پہلے آئے دوسرے نمبر پر ابوبکر اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر اور اس کے بعد فتنوں نے انہیں حیران و پریشان کردیا۔ پس جو اللہ کی مرضی! مسند احمد ابن منیع مرد العدنی ابوعبید فی الغریب نعیم بن حماد حلیة الاولیاء وخشیش فی الاستقامة والدورقی وابن ابی عاصم وخیثمہ فی فضائل الصحابہ

مسند ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ

۳۱۴۹۵..... ثوبان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عباس اوران کی حکومت کا تذکرہ فرمایا پھرام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوکرفرمایا: ان کی ہلاکت انہیں میں سے ایک آدمی کے ہاتھ سے ہوگی۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۴۹۶..... ابو اسماء رحبی ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ عنقریب ایک ایسا خلیفہ ہوگا کہ لوگ ان کی بیعت سے کنارہ کش ہوں گے پھراس کا نائب ان کا دشمن ہوگا تو ان کولازمی طور پر بنفس نفیس جہاد میں شریک کرنا ہوگا وہ شریک ہوگا اور دشمن پرغلبہ حاصل ہوگا تو اہل عراق اپنے عراق واپس جانا چاہیں گے وہ انکار کرے گا اور کہے گا یہ سرزمین جہاد ہے لوگ اس کو چھوڑ دیں گے پھرایک شخص ان پرامیر مقرر ہوگا جوان کو (خلیفہ کے پاس) لے آئیں۔ یہاں خص جبل خناصرہ میں اس سے ملیں گے پھرشام کی طرف پیغام بھیجے گا وہ ایک شخص کی قیادت میں اکٹھے ہوں گے وہ شامی لشکر کو لے کردشمن سے سخت ترین قتال کرے گا حتیٰ کہ ایک شخص اپنے اونٹ پر کھڑا ہو کہ دونوں فریق کے لوگوں کو شمار کرے گا پھراہل عراق شکست کھا جائیں گے وہ ان کا تعاقب کرے گا یہاں تک ان کو کوفہ میں داخل کرے گا پھران میں سے ہراس شخص کو قتل کرے گا جو اسلحہ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہے ان کو شکست دے گا اور ہراس شخص کو قتل کرے گا جس سے غم کا اظہار ہوابی اسماء سے پوچھا گیا کہ ثوبان نے کس سے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو کہا کہ پھرکس سے سنا۔رواہ ابونعیم

۳۱۴۹۷..... عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل بیت کی تم میں کتنی مدت کے لئے خلافت ہے پھرزمین میں سمٹ جاؤ یہاں ترک ایک کمزورآدمی کی خلافت پراکٹھے ہوجائیں جس سے بیعت کے دوسال کے بعد خلافت چھین لی جائے گی اور ترک روم کے مخالف ہوں گے اور ان کو دھنسا دیا جائے گا مسجد دمشق کی مغربی جانب پھرشام میں تین شخص ظاہر ہوں گے جس سے ان کی سلطنت کا خاتمہ ہوگا جہان سے شروع ہوتی تھی۔ترک حکومت شروع ہوگی جزیرۃ روم اور فلسطین سے ان کا پیچھا کرے گا عبداللہ بن عبداللہ دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوگا قرقیسیا میں نہر پر بہت عظیم جنگ ہوگی صاحب مغرب پیش قدمی کرے گا اور مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قید بنائے گا پھرقیس واپس آجائے گا یہاں جزیرہ میں سفیانی کے پاس اترے گا پھران کا پیچھا کرے گا یمانی اور قیس کو قتل کرے گا اور ریحا میں اور سفیانی اپنے جمع کردہ مال سمیٹ لے گا پھرکوفہ روانہ ہوگا پھرآل محمد کے مددگاروں کو قتل کرے گا پھرسفیانی شام میں ظاہر ہوگا تین جھنڈوں کے ساتھ پھرسب قرقیسیا میں اکٹھے ہوں گے بڑی جماعت کی شکل میں پھران پر پیچھے سے ایک حملہ ہوگا جوان میں سے ایک طائفہ کو قتل کردے گا یہاں تک خراسان میں داخل ہوں گے سامنے سفیانی گھڑسوار آئیں گے رات اور سیلاب کی طرح جس چیز پر بھی گذر ہوگا اس کو ہلاک اور منہدم کرنے چلے جائیں گے یہاں تک کوفہ میں داخل ہوں گے اور آل محمد کی جماعت کو قتل کریں گے پھرہرجانب اہل خراسان کو تلاش کریں گے اور اہل خراسان مہدی کی تلاش میں نکلیں گے اس کے لئے دعاء کریں گے اور اس کی مدد کریں گے۔رواہ ابونعیم

۳۱۴۹۸..... ابی مریم روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے ابوموسیٰ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس نے میری طرف قصداً جھوٹی بات منسوب کردی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے؟ میں آپ سے ایک حدیث کے متعلق پوچھتا ہوں اگرتم نے سچ بولا تو (ٹھیک ہے) ورنہ مین آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے ایسے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھیجتا ہوں جو آپ سے اس کا اقرار لیں گے میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کرکہتا ہوں کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس کی تاکید نہیں کی کہ تم اپنے نفس کو ذمہ دار ہواور ارشاد فرمایا کہ میری امتیوں کے درمیان فتنہ ہوگا اے ابوموسیٰ اگرتم اس میں سوئے رہو تو تمہارے حق میں اس سے بہتر ہے کہ تم بیٹھو اور تمہارا بیٹھے رہنا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنا چلنے سے بہتر ہے رسول اللہ ﷺ نے تمہیں خاص خطاب کیا عموی خطاب نہیں تھا۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نکل گئے کوئی جواب نہیں دیا۔ابویعلی ابن عساکر

۳۱۴۹۹..... (مسند عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم دیکھو کہ ملک شام کا معاملہ ابوسفیان کے اختیار

میں آ گیا ہے تو مکہ مکرمہ چلے جاؤ۔رواہ ابو نعیم

۳۱۵۰۰ ..... بجالہ سے روایت ہے کہ میں نے عمران بن حصین سے کہا مجھے بتلائے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے مبغوض شخص کون سا ہے تو فرمایا یہ بات میرے متعلق موت تک مخفی رکھو گے میں نے کہا ہاں تو بتلایا بنوامیہ ثقیف اور بنوحنیفہ۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۵۰۱ ..... عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب چار کمانیں ماری جائیں گی مصر ہلاک ہوگا ترکوں کی کمان روم کی حبشہ اور اہل اندلس کا۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۵۰۲ ..... عمرو بن مرہ جہنی روایت کرتے ہیں کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے حتیٰ کہ ان کے گھوڑے زیتون کے اس درخت سے باندھے جائیں گے جو کہ بیت الالھیہ۔(بیت الالہیہ دمشق میں ایک مشہور گاؤں کا نام ہے) اور حرشاء کے درمیان ہے ان سے کہا گیا اللہ کی قسم ان دونوں گاؤں کے درمیان تو زیتون کا کوئی درخت نہیں تو فرمایا عنقریب ان دونوں کے درمیان زیتون کے درخت گاڑے جائیں گے یہاں وہ جھنڈے والے آئیں گے اور ان درختوں کے نیچے اتریں گے اور اپنے گھوڑوں کو ان درختوں کے ساتھ باندھیں گے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۵۰۳ ..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم پر اندھیری رات کی طرح فتنے سایہ فگن ہیں ان میں نجات والے وہ لوگ ہوں گے جو پہاڑی گھاٹیوں میں زندگی گذاریں اور اپنی بکریوں کا دودھ پئیں گے یا وادی میں گھوڑوں کے لگام تھامے کھڑے ہوں گے اور تلوار کے ذریعہ مال غنیمت حاصل کرکے کھائیں گے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۵۰۴ ..... مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ترک دو مرتبہ بغاوت کریں گے ایک بغاوت جزیرہ میں ہوگی عورتوں کو بھی اپنے ساتھ لائیں گے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کامیابی عطا کریں گے ان میں اللہ کا بڑا عذاب ہوگا۔رواہ ابو نعیم

۳۱۵۰۵ ..... مکحول فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آسمان میں نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں دو رمضان میں اور شوال میں ھمہمہ اور ذیقعدہ معمعہ اور ذی الحجہ میں تزایل اور محرم میں محرم کا تو سوال ہی کیا۔رواہ ابو نعیم

مسلمانوں کی کمزوری کا زمانہ

۳۱۵۰۶ ..... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں مسلمان اپنی بکری سے زیادہ کمزور ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۵۰۷ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ مسلمان اس میں باندی سے زیادہ کمزور ہوگا۔عبد بن منصور

۳۱۵۰۸ ..... ابی جعفر فرماتے ہیں اور جزیرہ کے گدھوں کی دمیں آپس میں ٹکرائیں گی شام پر غالب آئیں گے کالے جھنڈے ظاہر ہوں گے ۱۲۹ھ میں اور عقلمند لوگ بھی ظاہر ہوں گے اسی قوم کے ساتھ جن کی وہ پرواہ نہیں کریں گی ان کے دل لوہے کے ٹکڑے کی طرح ہوں گے اوسبال کندھوں تک ہوں گے ان کے دل میں اپنے دشمنوں کی حق میں رحم و کرم نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی نام ان کے کنیت سے ہوں گے ان کے قبائل گاؤں دیہات میں ہوں گے ایسے سیاہ رنگ کے کپڑے ہوں گے گویا کہ اندھیری رات میں ان کو کھینچ کر لے جائیں گے۔آل عباس کے پاس ان کی سلطنت خوشحال ہوگی وہ قتل کریں گے اس زمانے کی اعلام کو وہ ان سے بھاگیں گے خشکی کی طرف ان کی حکومت برقرار رہے گی یہاں تک دمدار ستارے ظاہر ہوں گے تو ان کے آپس میں اختلافات پیدا ہوں گے۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۵۰۹ ..... ابو نسر سے روایت ہے کہ جب سفیانی ابقع اور منصور یمانی پر غالب آجائے گا تو ترک اور روم بغاوت کریں گے سفیانی ان پر غلبہ حاصل کرے گا۔نعیم ابن ابی شیبۃ

۳۱۵۱۰ ..... مکحول سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ترک دو مرتبہ بغاوت کریں گے ایک آذربائیجان کو منہدم کریں گے دوسری مرتبہ شنی الفرات پر منہ لگا کر پانی پئیں گے اور ایک روایت کے مطابق اپنے گھوڑوں کو فرات کے کنارے باندھیں گے اللہ تعالیٰ ان کے گھوڑوں پر

موت طاری فرمادیں گے ان کو پاپیادہ کریں گے تو وہ خوب ذبح ہوں گے اس کے بعد ترک کو بغاوت کی ہمت نہ ہوگی۔نعیم بن حماد

۳۱۵۱۱۔۔۔۔۔ابوجعفر سے روایت ہے کہ جب سفیانی ابقع منصور کندی ترک اور روم پر غلبہ حاصل کرے گا تو وہاں سے نکل کر عراق پہنچے گا پھر قرن پر طلوع ہوگا پھر سعا پر وہ وقت عبداللہ کی ہلاکت کا ہے حاکم کو تخت سے اتارا جائے گا مدینہ الزوراء میں کچھ لوگ جہل کی طرف منسوب ہوں گے اخوص غلبہ حاصل کرے گا مدینہ الزوراء پر زبردستی وہاں عظیم قتل ہوگا اس میں بنی عباس کے چھ سردار مارے جائیں گے اور اس میں لوگوں کو باندھ کر قتل کیا جائے گا پھر کوفہ کی طرف نکل جائیں گے۔رواہ ابونعیم

۳۱۵۱۲۔۔۔۔۔محمد بن علی سے روایت ہے کہ عنقریب مکہ میں پناہ لینے والا ہوگا اس کے لئے ستر ہزار کا لشکر بھیجا جائے گا ان پر قبیلہ قیس کا ایک شخص مقرر ہوگا یہاں تک جب ثنیہ پہاڑی تک پہنچ جائے گا تو ان کا آخری شخص داخل ہوگا ابھی پہلا شخص نہ نکلا ہوگا جبرائیل علیہ السلام آواز دیں گے یا بیداء یا بیداء یا بیداء ان کو گرفتار کرلے یہ آواز مشرق ومغرب میں ہر شخص کو سنائی دے گی ان لوگوں میں کوئی زخمہ نہ ہوگا اوران کی ھلاکت کی خبر کسی کو نہ ہوگی سوائے پہاڑی چرواہے کے جوان کی طرف دیکھ رہا ہوگا جب وہ چیخ رہے ہوں گے ان کی خبر دیں گے جب پناہ لینے والا ان کی ھلاکت کی خبر سنے گا اس وقت نکل آئے گا۔رواہ ابونعیم

۳۱۵۱۳۔۔۔۔۔ابی جعفر سے روایت ہے کہ جب سفیانی پاکیزہ نفس کے قتل تک پہنچ جائے گا وہ وہی ہے جس کے لئے شہادت لکھ دی گئی تو عام لوگ حرم رسول اللہ ﷺ سے حرم مکہ کی طرف بھاگیں گے جب اس کو خبر پہنچے گی تو مدینہ منورہ کی طرف ایک لشکر بھیجے گا ان پر بنوکلب کا ایک شخص مقرر ہوگا یہاں تک جب وہ مقام بیداء تک پہنچ جائے گا تو وہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا ان میں سے کوئی بھی نجات نہیں پائے گا مگر بنوکلب کے دو شخص جنکے نام وبر اور بیر ہے ان کے چہرے گدی کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔رواہ ابونعیم

۳۱۵۱۴۔۔۔۔۔(مسند علی) ابی طفیل سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ اے عامر جب تم سنو کہ خراسان سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوچکے ہیں اگر تم اس وقت بند صندوق میں ہوتو اس کے تالے توڑ دو اور صندوق کو بھی توڑ دو یہاں تک اس کے نیچے قتل ہوجاؤ اگر اس کی قدرت نہ ہوتو پتھر لڑھکا دو تاکہ اس کے نیچے آکر قتل ہوجاؤ۔

ابوالحسن علی بن عبدالرحمن بن ابی اسری البکالی فی جزء من حدیثه

۳۱۵۱۵۔۔۔۔۔(ایضاً) حضرت سعد سے روایت ہے کہ میں ایک مکی شخص ہوں اسی میں پیدائش ہوئی ہے اور میرا گھر بھی وہیں ہے اور میرے مال بھی میں مکہ ہی میں مقیم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا میں ان پر ایمان لایا اوران کی اتباع پھر مکہ ہی میں مقیم رہا جتنی مدت اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پھر دین کی حفاظت کی خاطر وہاں سے فرار ہوکر مدینۃ الرسول اللہ ﷺ پہنچا پھر وہاں مقیم رہا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے میرے مال اور گھر والوں کو میرے ساتھ جمع فرمادیا آج میں دین کی خاطر مدینۃ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف فرار اختیار کررہا ہوں جس دین کی خاطر مکہ مکرمہ سے مدینۃ الرسول اللہ ﷺ کی طرف فرار اختیار کیا تھا۔نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۵۱۶۔۔۔۔۔سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے فتنوں کا تذکرہ ہوا آپ نے اس معاملہ کو عظیم سمجھا۔راوی کہتے ہیں کہ ہم نے کہا یا لوگوں نے عرض کیا اگر ہم نے وہ زمانہ پالیا تو ہم ہلاک ہوجائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں بلکہ تمہیں قتل کافی ہے سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے بعض (مسلمان) بھائیوں کو قتل ہوتے ہوئے دیکھا۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۵۱۷۔۔۔۔۔ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے بعد مہاجرین اولین کے ساتھ بھلائی کرنے کی تاکید کرتا ہوں ان سے اس امر (یعنی خلافت) کے متعلق منازعت مت کرو میں نے کہا کیا آپ ان پر ایک خلیفہ مقرر نہیں فرماتے جس کو آپ ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اوران کو خلیفہ کے ساتھ بھلائی کا؟ ارشاد فرمایا میرے اختیار میں کوئی چیز نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہر چیز پر غالب رہے گی لہٰذا خاموشی اختیار کرو۔(ابن جریر نے روایت کی ہے اس کی سند میں عروہ بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ بن زبیر بن عدام عن عبدالرحمن بن ابی الزناد ان کے متعلق نفی میں کہا گیا ہے۔الایعرف

۳۱۵۱۸۔۔۔۔۔عروہ بن عبداللہ بن محمد بن یحییٰ بن عروہ ابن الزبیر بن العوام سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی الزناد نے اپنے والد سے انہوں نے

سعید بن مسیّب سے انہوں نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دین دنیا پر غالب رہے گا یہاں تک کہ دنیا کی زیب وزینت ظاہر ہوجائے جب دنیا کی زیب وزینت ظاہر ہوگی تو دنیا دین پر غالب آجائے گی جیسے آزادکردہ باندی نکاح کا پیغام دے اپنے آقا کو تم میں بہتر وہی ہے جو دین کے غلبہ کی حالت میں وفات پاجائے باقی رہنے والے تلوار کی دھار پر زندہ رہنے والوں کی طرح ہیں مضبوطی سے تھامے رہو مضبوطی سے تھامے رہو۔ابی نے بتایا میں نے کہا یارسول اللہ کیا ان پر کوئی خلیفہ مقرر نہیں فرماتے کہ اس کو ان کی ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرمائے اور ان کو اس کے بھلائی کی؟ فرمایا معاملہ میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے اللہ کا فیصلہ غالب رہے گا خاموشی اختیار کرو۔(ابوالشیخ نے فتن میں روایت کی مغنی نے کہا اس کی سند میں عروہ بن عبداللہ بن زبیر ابی الزناد سے روایت کرنے میں غیر معروف ہے)

۳۱۵۱۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے علی: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ آخرت سے اور دنیا کی طرف راغب ہوں گے اور میراث کی مال کو سمیٹ کر کھاجائیں گے اور مال سے بہت زیادہ محبت کریں گے اور اللہ کے دین کو فساد کا ذریعہ بنا لیں گے اور بیت المال کو شخصی دولت کے طور پر استعمال کریں گے؟ میں نے عرض کیا میں ان لوگوں کو اور ان کے اعمال کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو اور دار آخرت کو اختیار کروں گا اور دنیا کے مصائب پر صبر کروں گا حتیٰ کہ آپ کے ساتھ ملاقات کروں گا انشاء اللہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے سچ کہا اے اللہ ان کے ساتھ یہی معاملہ فرما۔(ثقفی نے اربعین میں روایت کی ہے اس کی سند میں صالح بن ابی الاسود ضعیف ہے)

۳۱۵۲۰......حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ آدمی اس میں منکرات کو اپنے ہاتھ یا زبان سے روکنے پر قادر نہ ہوگا حضرت رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ اس وقت ان لوگوں میں کوئی مؤمن بھی ہوگا؟ ارشاد فرمایا ہاں کیا منکرات پر ردنہ کرنا ان کے ایمان میں کوئی نقص پیدا کرے گا ارشاد فرمایا کہ نہیں مگر اتنا جتنا کہ بارش چکنے پتھر پر۔

رسته فی الایمان ولیس من بنظر فی حاله الالتهم

۳۱۵۲۱......اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینۃ رسول اللہ ﷺ کے گھروں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ کیا تم وہ باتیں دیکھتے ہو جن کو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں دیکھ رہا ہوں فتنے تمہاری گھروں میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح بارش کا پانی داخل ہوتا ہے۔جعراح حمیدی بجاری مسلم والعدنی ونعیم بن حما دفی الفتن وابوعوانه مستدرک

۳۱۵۲۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ جائے گا قرآن کے صرف نقوش رہ جائیں گے مساجد کی تعمیر اچھی ہوگی لیکن ھدایت کے لحاظ سے خراب ہوگی اس زمانہ کے علماء زیر آسمان بدترین لوگ ہوں گے انہی سے فتنوں کے ستارے ظاہر ہوں گے اور انہی کی طرف لوٹیں گے۔العسکری فی المواعظ

۳۱۵۲۳......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کو بلایا تا کہ بحرین میں ان کے لئے جاگیریں لکھ دیں تو انصار نے کہا پہلے ہماری طرح ہمارے مہاجر بھائیوں کے لئے بھی لکھ دیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر اوروں کو ترجیح دی جارہی ہوگی اس وقت صبر سے کام لو یہاں تک مجھ سے ملاقات کرو۔اخصرافی المتفق

۳۱۵۲۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم جلد باز فواحشات پھیلانے والے لوگوں میں فتنہ کے بیج بونے والے نہ بنو کیونکہ تمہیں بعد میں ایسی بلاء کا سامنا کرنا جو عیب دار بنادے گا شدت تکلیف کی وجہ سے لوگوں کا چہرہ متغیر کرے گا اور امور ظاہر ہوں گے ان میں سے طویل اور شدید فتنے بھی ہیں۔بخاری فی الادب

امر بالمعروف نہی عن المنکر کی حد

۳۱۵۲۵......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کب چھوڑ دیں؟ فرمایا جب تم میں

وہ باتیں ظاہر ہو جائیں جو پہلی امتوں میں تھیں سلطنت کا مالک بچے ہو جائیں اور علم تمہارے رذیلوں میں ہو اور فاحشہ تم میں اچھی شمار ہونے لگیں۔
رواہ ابن عساکر

۳۱۵۲۶...... (مسند انس رضی اللہ عنہ) ارشاد فرمایا کہ تم رومیوں سے دس سال کے لئے امن کا صلح کرو گے دو سال وہ ایفاء کریں گے تیسرے سال عہد توڑیں یا چار سال ایفا کریں گے یا پانچویں سال غداری کریں گے تمہارا ایک لشکران کے شہر میں اترے گا تم اور وہ مل کر ایک دشمن سے مقابلہ کرو گے جو تمہارے اور ان کے پیچھے ہوگا تم اس دشمن کو قتل کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دیں گے پھر تم اجر اور مال غنیمت لے کر لوٹو گے پھر تم ٹیلوں والے وادی سے گذرو گے تمہارا کہنے والا کہے گا کہ اللہ تعالیٰ غالب آیا ان کا قائل کہے گا کہ صلیب غالب آئی وہ مسلسل کہتے جائیں گے مسلمان غصہ میں آئیں گے ان کی صلیب بھی ان سے دور نہ ہوگی مسلمان ان کی صلیب پر حملہ کریں گے اور اس کو توڑ پھوڑ دیں گے اور ان کے تمام ہی صلیبوں پر حملہ کر کے سب کی گردن توڑ دیجائے گی مسلمانوں کی یہ جماعت اپنے اسلحہ کی طرف دوڑے گی اور روم اپنے اسلحہ کی طرف بس مسلمانوں کی یہ جماعت قتل ہوگی ان کو شہید کر دیں گے پھر وہ اپنے بادشاہ کے پاس آ کر کہیں گے کہ ہم عرب کی لڑائی اور کوششوں کی طرف سے آپ کے لئے کافی ہوگئے اب کس بات کا انتظار ہے؟ پھر تمہارے لئے جمع کرین گے ایک عورت کے حمل کو پھر تمہارے پاس آئیں گے اسی جھنڈے تلے ہر جھنڈا تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔ طبر انی ابن قانع مستدرک بروایت ذی محمر

۳۱۵۲۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عنقریب تمہارے بادشاہ جابر لوگ ہوں گے ان کے بعد سرکش لوگ۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۵۲۸...... (مسند علی) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہماری سلطنت کب قائم ہوگی؟ تو فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ خراسان کے کچھ جوان تم ان کا گناہ اپنے سر لیا اور ہم نے ان کی نیکی لی۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۲۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دمشق میں سیاہ جھنڈوں کے ساتھ بڑا لشکر داخل ہوگا وہ وہاں بڑا قتل وقتال پیش آئے گا ان کا شعار بکش بکش ہوگا۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم سیاہ جھنڈے دیکھو تو زمین میں گڑ جاؤ اپنے ہاتھ پاؤں باہر مت نکالو پھر ایک کمزور قوم ظاہر ہوگی جو ان کی پرواہ نہیں کریں گی ان کے دل لوہے کے ٹکڑے کی طرح ہوں گے وہی سلطنت کے مالک ہوں گے وہ کسی عہد و میثاق کی پابندی نہیں کریں گے وہ حق کی دعوت دیں گے لیکن خود حق پر نہیں ہوں گے ان کے نام کنیت سے رکھے جائیں گے ان کی نسبت دیہات کی طرف ہوگی ان کے بال عورتوں کے بالوں کی طرح لٹکے ہوئے ہوں گے پھر ان کے پاس میں اختلاف ہوگا پھر اللہ تعالیٰ حق پر قائم فرمائے جیسے چاہے۔
رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈے والے آپس میں لڑیں تو ارم کا قریہ زمین میں دھنس جائے گا۔ (جس کا نام حرستا ہے) اس وقت شام میں تین جھنڈوں تلے بغاوت ہوگی۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم پر بدترین حکام حکومت کریں گے جب وہ تین جھنڈوں سے قریب ہو جائیں تو جان لو وہ ان کی ہلاکت کا وقت ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سفیانی کی حکومت ظاہر ہو جائے تو اس مصیبت سے وہی نجات پا سکتا ہے جو حصار پر صبر کرے۔ رواہ ابو نعیم

فتنہ کے زمانہ میں خاموشی اختیار کرنا

۳۱۵۳۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پوچھا گیا نومہ کیا چیز ہی؟ فرمایا آدمی فتنہ کے زمانہ میں خاموشی اختیار کرے اس میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۵۳۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ سفیانی خالد بن یزید بن ابی سفیان کی اولاد میں سے ایک موٹی کھوپڑی والا شخص ہے ایک کے چہرے پر چیچک کے آثار ہوں گے اوراس کی آنکھوں میں سفید نکتے ہوں گے وہ دمشق کی ایک جانب سے نکلے گا ایک وادی میں جس کا نام وادالیابس ہے وہ سات آدمیوں کی جماعت میں نکلے گا ان میں سے ایک شخص کے ساتھ جھنڈا بندھا ہوا ہوگا وہ اپنے جھنڈے میں نصرت کو پہنچا نے گا کہ سامنے تیس میل تک اس کے سامنے چلے گی جو شخص بھی اس جھنڈے کا قصد کرتا نظر آئے گا وہ شکست کھا جائے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۵۳۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیاہ جھنڈے والے آپس میں لڑیں تو ان کوارم کے ایک گاؤں میں دھنسا دیا جائے گا اس کی مسجد کا مغربی کنارٹوٹ جائے گا پھر شام میں تین جھنڈے نکلیں گے اصہب ابقع سفیانی سفیانی شام سے ابقع مصر سے سفیانی ان پر غالب آئے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۵۳۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سفیانی ملک شام پر غالب آئے گا پھر ان میں جنگ ہوگی قرقیسیا میں یہاں تک آسمانی اور زمینی پرندے سب مقتولین کی نعشوں سے پیٹ بھریں گے پھر ان پر پیچھے سے حملہ ہوگا اور ان کے ایک طائفہ کو قتل کرے گا یہاں تک سرزمین خراسان میں داخل ہوں گے سامنے سے سفیانی گھوڑے اہل خراسان کی تلاش میں آئیں گے مہدی کی طلب میں۔ رواہ ابونعیم

۳۱۵۳۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مکہ جانے والوں کو تلاش کرنے والا لشکر مقام بیداء میں اترے گا ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور ان کو ھلاک کر دیا جائے گا یہی ارشاد باری کا حاصل ہے۔

مطلب ان کے پاؤں کے نیچے سے اور لشکر کا ایک شخص اونٹنی کے تلاش میں نکلے گا پھر لوگوں کے پاس واپس آئے گا ان میں سے کسی کو نہیں پائے گا ان کا کوئی اتا پتا نہ ملے گا یہ شخص پھر لوگوں کو ھلاک ہونے والوں کی خبر دے گا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۵۳۹...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اکثر لوگوں کے چہرے تو انسانوں جیسے ہوں گے لیکن ان کے دل خونخوار بھیڑیئے جیسے ہوں گے خون ریزی کرنے والے برے فعل انجام دینے سے خون زدہ نہ ہوں گے اگر ان سے خرید وفروخت کروگے تو سود لیں گے اور اگر بات چیت کریں تو جھوٹ بولیں گے اگر ان کے پاس امانت رکھوائیں تو خیانت کریں گے اگر آپ ان کے سامنے موجود نہ ہوں تو غیبت کریں گے ان کے بچے بداخلاق ہوں گے جوان مکار بوڑھے فاجر امر بالمعروف نہی عن المنکر نہیں کریں گے ان کے ساتھ اختلاط رکھنا ذلت کا باعث ہوگا ان کی ہاتھ کا مال طلب کرنا فقر ہوگا بردبار، حلیم المزاج کو بدمعاش سمجھا جائے گا اور بدمعاش کو شریف سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا متہم ہوگا فاسق ان میں باعزت ہوگا مؤمن کمزور ہوگا جب وہ لوگ اس حالت میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک قوم کو مسلط فرمائے گا جو ان میں بات کرنے والے کو قتل کریں گے اور خاموش رہنے والے کے مال کو مباح سمجھا جائے گا مال غنیمت کے سلسلہ میں ان پر دوسروں کو ترجیح دیں گے اور اپنے فیصلے میں ان پر ظلم کریں گے ابوموسیٰ المدینی نے کتاب الدولہ میں یہ روایت نقل کی ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا حدیث مالک سے بھی روایت کی جاتی ہے نافع ابن عمر کی روایت ہے انتہیٰ حدیث عمر رضی اللہ عنہ میں غیر معروف راوی موجود ہے۔ اللآلی ج ا یں حدیث ۲۸۵۔۲۸۶)

فتن الخوارج...... خوارج کے فتنے

۳۱۵۴۰...... ابی وائل سے روایت ہے کہ جب صفین میں اہل شام کے ساتھ میدان کارزار گرم ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ واپس آئے تو آپ کے متعلق خوارج نے بہت سی باتیں بنائیں اور مقام حروراء میں قیام پذیر ہوئے ان کی تعداد دس ہزار سے کچھ اوپر تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس قاصد بھیجا اور ان کو اللہ تعالیٰ کی قسم دی کہ اپنے خلیفہ کے اطاعت کی طرف واپس آجاؤ مسئلہ میں تم ان سے ناراض ہوئے ہو؟ تقسیم میں یا حکم مقرر کرنے میں؟ تو خارجیوں نے جواب دیا ہمیں خوف ہے کہیں ہم فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں تو قاصد نے کہا کہ کہیں آئندہ کے فتنہ کے خوف سے عام گمراہی میں مبتلا نہ ہو جاؤ تو وہ واپس آ گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم ایک جانب رہیں گے اگر حکم کا فیصلہ قبول کر لیا گیا تو ہم ان سے بھی اس

طرح لڑیں گے جس طرح اہل صفین سے لڑے تھے اگر انہوں نے حکم کے فیصلہ کو توڑ دیا تو ان کے ساتھ ہو کر لڑیں گے آگے چلے یہاں جب نہروان پار کر گئے ان سے ایک جماعت الگ ہوگئی اور لوگوں سے قتال کرنا شروع کر دیا تو ان کے ساتھیوں نے کہا ہم نے اس بنیاد پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جدائی اختیار نہیں کی، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی اس بری حرکت کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کیا کہ تم اپنے دشمن سے لڑو گے یا اپنے وطن میں پیچھے رہ جانے والوں کی طرف واپس جاؤ گے انہوں نے کہا کہ ہم واپس جائیں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کے آپس میں اختلاف پیدا ہونے کا وقت مشرق کی طرف سے ایک جماعت ظاہر ہوگی کہ تم اپنے جہاد کو ان کے جہاد کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے نیز اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر جانو گے وہ اپنے دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص کا بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا ان کو دونوں جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہو وہ قتال کرے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ ان خارجیوں کی سرکوبی کے لئے نکلے ان کے ساتھ شدید لڑائی ہوئی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اے لوگو اگر تمہارا یہ قتال میرے لئے ہے تو اللہ کی قسم میرے پاس کوئی چیز نہیں جس سے میں تمہیں بدلہ دے سکوں اور اگر یہ قتال اللہ کے لئے ہے تو یہ قتال جاری نہ رہے بلکہ آخری ہو ان پر جھپٹ پڑو ان سب کو قتل کر دیا پھر فرمایا ان کو تلاش کرو انہوں نے تلاش کی کوئی نہ ملا تو اپنے سواری پر سوار ہوئے اور ایک پست زمین پر اترے تو دیکھا مقتولین ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے ان کو نکالا گیا نیچے سے پاؤں سے کھینچا گیا لوگوں کو دکھلایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس سال جہاد نہیں کروں گا کوفہ واپس ہو گئے اور شہید کئے گئے۔ (ابن راھویہ ابن ابی شیبۃ اور ابو یعلی نے روایت کی اور اس کو صحیح کہا)

۳۱۵۴۱ ...... قیس بن عباد سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہر کے قتل سے روک گئے اور ان سے بات چیت کی وہ چلے اور عبداللہ بن خباب کے فیصلہ پر آئے وہ اپنے گاؤں میں فتنہ سے کنارہ کشی اختیار کیے ہوئے تھے اس کو پکڑ کر قتل کر دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر پہنچی تو ساتھیوں کو حکم دیا ان سے قتال کے لئے روانہ ہوں اور اپنے لشکر سے خطاب کیا کہ ان پر ہاتھ پھیلاؤ نہ تم میں سے دس قتل ہوں نہ ان میں سے دس فرار ہونے پر قادر ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص کو تلاش کرو جسکے اوصاف یہ ہوں گے اس کو تلاش کیا لیکن نہیں ملا پھر تلاش کیا تو مل گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کو کون پہچانتا ہے کسی نے نہیں پہچانا ایک شخص نے کہا کہ میں نے اس کو نجف میں دیکھا تھا اس نے کہا کہ میں اس شہر کو جاتا ہوں یہاں میرا نہ کوئی رشتہ دار ہے نہ ہی کوئی جان پہچان والا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے سچ بولا وہ جنات میں سے ایک شخص تھا۔ (مسدد ورواہ خثیش فی الاستقامہ)

بیہقی بروایت ابی مجلز و ابن النجار نے بھی روایت کی بروایت یزید بن رویم۔

۳۱۵۴۲ ...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محکمہ کو سنا تو پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا کہ قراء ہیں تو فرمایا بلکہ خیانت کرنے والے عیب لگانے والے ہیں کہا وہ کہتے ہیں ''ان الحکم الا للہ'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کلمہ حق ہے لیکن اس کا غلط مطلب لیا گیا جب ان کو قتل کر دیا تو ایک شخص نے کہا: الحمدللہ الذی ابا دھم وارحنا منھم۔ یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے ان کو ہلاک کیا اور ہمیں ان سے راحت دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو ان میں سے مردوں کی پیٹھ میں ہیں عورتیں ان سے حاملہ نہ ہوں ان کا آخری شخص صاجرادین ہوا یعنی لوگوں کو ننگا کر کے کپڑا اتارنے والے اور ڈاکہ ڈالنے والے۔ رواہ عبدالرزاق

دین میں غلو کرنا

۳۱۵۴۳ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس بات پر گواہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک قوم دین میں انتہائی تعمق سے کام لے گی لیکن دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۴۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن میں نے خود نہیں سنا کہ تم میں ایک قوم ہے جو دین میں تعمق سے کام لیں گے اور عمل بھی کریں گے جنتی لوگ ان کو پسند کریں گے اور وہ بھی خود پسندی میں مبتلاء ہوں گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۴۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے جس طرح جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۴۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو اہل علم ہیں جانتے ہیں نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جانتی ہیں کہ صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کوتی کے ساتھی اور پستان والا رسول اللہ ﷺ کی زبانی ملعون ہیں جس نے بہتان باندھا وہ نا کام ہوا۔ عبدالغنی بن سعید بن ایضاح الاشکال طبرانی

۳۱۵۴۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے کہ مروہ کا لشکر اور اہل نہروان ملعون ہیں رسول اللہ ﷺ کی زبانی علی بن عباش نے کہا جیش المروہ سے مراد قاتلین عثمان ہیں۔ طبرانی بیهقی فی الدلائل ابن عساکر

۳۱۵۴۸...... جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی تلاش میں نکلے تو ہم بھی نکلے ان کے ساتھ یہاں ہم ان کے قیام گاہ پر پہنچے تو ان کے قرآن پڑھنے کی ایسی بھنبھناہٹ تھی جیسے شہد کی مکھی کی ہوتی ہے اور ان میں پائجامہ اور برنوس میں ملبوس چہرے نظر آئے جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھ پر رعب طاری ہو گیا میں ایک طرف ہو گیا اپنے نیزے کو زمین پر گاڑ دیا اور گھوڑے سے اتر پڑا اور اپنی ٹوپی رکھ دی اس پر زرہ پھیلا دی اور گھوڑے کی رسی پکڑ لی اور نیزہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی اور نماز میں یہ دعاء کی۔ اے اللہ اگر اس قوم سے قتال کرنا تیری خاطر ہے تو مجھے اس کی اجازت دے اگر یہ گناہ کا کام ہے تو مجھے اپنی براءت دکھلا دے فرمایا اسی حالت میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر سامنے آئے جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جندب اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو ناراضگی کے شر سے میں ان کے پاس دوڑتا ہوا آیا انہوں نے خچر سے اتر کر نماز پڑھنا شروع کی تو ایک شخص ٹٹو پر سوار ہو کر آیا اور ان کے قریب ہوا عرض کیا یا امیر المؤمنین پوچھا کیا بات ہے تو کہا کیا آپ قوم (یعنی خوارج) کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں؟ پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ وہ خوارج نہر پار کر کے چلے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی تک پار نہیں کی ہے۔ میں نے سبحان اللہ کہا، پھر ایک اور آیا پہلے سے زیادہ جرأت والا عرض کیا اے میر المومنین خارجی قوم کے متعلق بات سنی ہے؟ فرمایا کیا بات؟ تو عرض کیا وہ نہر پار کر کے چلے گئے میں نے کہا اللہ اکبر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں ابھی تک پار نہیں کیا تو کہا سبحان اللہ پھر ایک اور آیا اور کہا کہ وہ نہر پار کر کے چلے گئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہر پار نہیں کیا پھر ایک اور آیا اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین فرمایا کیا مطالبہ ہے عرض کیا آپ خوارج کے متعلق بات سننا چاہئے ہیں فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا کہ وہ نہر پار کر کے چلے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہوں نے نہر پار نہیں کیا نہ وہ پار کر سکتے ہیں بلکہ اس سے پہلے ہی قتل کر دیئے جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا عہد ہے میں نے کہا اللہ اکبر پھر میں کھڑا ہوا اور گھوڑے کی لگام تھام لی، وہ بھی اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے میں اپنی زرہ کی طرف آیا اس کو پہن لیا اور کمان لی اس کو لٹکایا میں نکلا اور ان کے ساتھ روانہ ہوا پھر مجھ سے فرمایا اے جندب میں ایک قرآن پڑھنے والے کو ان خوارج کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ ان کو اللہ کی کتاب رسول کی سنت کی طرف دعوت دے وہ ہماری طرف اپنے چہرے نہ کر سکے گی یہاں تک اس کو تیر کا نشانہ بنا لیا جائے گا اے جندب ہم میں سے دس افراد قتل نہ ہوں گے اور ان میں سے دس بچ کر نہ جا سکیں گے ہم قوم کے پاس پہنچے وہ معسکر میں ملے جس میں پہلے سے تھے وہاں سے ہٹے نہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آواز دی اپنے ساتھیوں کو وہ صف آراء ہو گئے پھر صف میں شروع سے آخر تک چلے دو مرتبہ پھر فرمایا کہ آپ میں سے کون ایسا ہے وہ اس قرآن کو لے کر قوم (خوارج) کے پاس جائے ان کو رب کی کتاب اور نبی کی سنت کی اتباع کی طرف دعوت دے وہ مقتول ہوگا اس کو جنت ملے گی کسی نے اس نمائندگی کو قبول نہیں کیا سوائے بنی عامر بن صعصعہ کے ایک جوان کے، اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مصحف لو تو اس نے لے لیا تو اس سے فرمایا آپ تو شہید ہوں گے آپ ہماری طرف رخ نہیں

کریں گے آپ کو تیر سے نشانہ بنالیا جائے گا تو وہ قرآن لے کر قوم کے پاس گیا جب ان سے قریب ہوا جہاں سے سن رہے تھے وہ کھڑے ہوئے اور جوان کا شکار کرلیا لوٹنے سے پہلے ہی ایک انسان نے اس کو تیر مارا وہ ہماری طرف آرہا تھا بیٹھ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قوم (خوارج) پر ٹوٹ پڑو تو جندب نے کہا میں نے اپنے اس ہاتھ سے اس پر چوٹ آنے کے باوجود آٹھ کو نماز ظہر سے پہلے قتل کیا ہم میں سے دس بھی نہ مارے گئے اور ان میں سے بھی نہ بچ سکے۔ طبرانی فی الاوسط

۳۱۵۴۹......(ایضاً) ابی جعفر فراء، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں ان سے روایت ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نہر پر حاضر ہوا جب ان کے قتل سے فارغ ہوا فرمایا مخدج کو تلاش کرو اس کو تلاش کیا گیا وہ نہ ملا حکم دیا کہ ہر مقتول پر ایک بانس رکھ دیا جائے پھر وہ ایک وادی میں ملا جہاں بدبودار سیاہ کیچڑ تھا اس کے ہاتھ کی جگہ پستان کی طرح تھی جس پر چند بال اگے ہوئے تھے جب اس کو دیکھا تو کہا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ان ایک بیٹے کو سنا حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کہہ رہا تھا الحمد للہ الذی اراح لمۃ محمد ﷺ من ھذہ العصابۃ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے امت محمدیہ ﷺ کو اس گروہ سے نجات دی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر امت محمدیہ میں اگر صرف تین افراد ہوتے تب ایک ان کی رائے پر ہوتا یہ بات کی پشتوں میں اور ماں کے رحموں میں ہیں۔ طبرانی فی الاوسط

۳۱۵۵۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم پر نبی کریم ﷺ کی یہ بددعاء نازل ہو کر رہے گی فویل ھم فویل ھم یعنی ان کے لئے ہلاکت ہو ان کے لئے ہلاکت ہو۔ طبرانی افی الاوسط

فتنہ کے زمانہ میں کتاب اللہ کی اتباع

۳۱۵۵۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب فتنہ ہوگا عنقریب آپ کی قوم سے لڑائی ہوگی تو میں نے عرض کیا اس موقع پر میرے لئے کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ کی اتباع کروں یا فرمایا کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کریں۔

ابن جریر عقیلی طبرانی فی الاوسط و ابو القاسم بن بشر ان فی امالیہ

۳۱۵۵۲......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا کہ قتال کروں ناکثین قاسطین اور مارقین سے۔ ابن عدی صبر انی وعبد لفی بن سعید فی الضا؟ ح الا شکال والا صبھانی فی الحلیۃ و ابن مندہ فی غرائب شعبہ ابن عساکر من طرق اللالی ۱ ۱ ۴

۳۱۵۵۳......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کہ مجھے تین جماعتوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے ناکثین قاسطین اور مارقین قاسطین سے اہل شام مراد ہیں ناکثون ان کا بھی تذکرہ کیا مارقون سے اہل نہروان یعنی خارجی فرقہ مراد ہے۔

ستدرک فی الادیقین ابن عساکر

۳۱۵۵۴......(ایضاً) عبید اللہ بن عیاض بن عمرو قاری سے روایت ہے کہ عبداللہ بن شداد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے ہم ان کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے وہ عراق سے واپس لوٹ رہا تھا حضرت کے قتل کی رات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا اے عبداللہ بن شداد کیا آپ سے سوال کروں تو آپ مجھے صحیح جواب دیں گے مجھے بتلائیں اس قوم کے بارے میں جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو ابن شداد نے کہا مجھے سچ بولنے میں کیا حرج ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے ان کا قصہ بتائیں تو شداد نے بتایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط وکتابت کی اور فیصلہ کے لئے دو آدمیوں کو حکم مقرر کیا گیا تو آٹھ ہزار افراد جو لوگوں میں اچھے قرآن پڑھنے والے تھے وہ مجمع سے الگ ہو گئے اور ایک مقام جس کا نام حروراء تھا کوفہ کی ایک جانب وہ قیام پذیر ہو گئے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہو گئے انہوں نے کہا کہ تم نے اس قمیص کو اتار دیا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنائی اور اس نام کو مٹا دیا جو اللہ نے تمہارے لئے رکھا پھر چل کر اللہ کے دین میں حکم مقرر کیا حالانکہ حاکم تو صرف ایک اللہ کی ذات ہے جب علی رضی اللہ عنہ کو ان کی ناراضگی اور جماعت سے علیحدگی کی خبر پہنچی تو اعلان کرنے والے کو اعلان کا حکم دیا کہ امیر المؤمنین کی پاس صرف وہی شخص داخل ہو جو حامل قرآن ہو جب گھر قاری قرآن حضرات

سے بھر گیا تو امام عظیم کا مصحف منگوایا جب قرآن ان کے سامنے رکھدیا گیا تو اس کو اپنے ہاتھ سے الٹنا پلٹنا شروع کر دیا اور کہا اے قران آپ ہی بتائیں لوگوں کو لوگوں نے آواز لگائی اے امیر المؤمنین آپ قرآن سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں وہ تو روشنائی ہے اوراق میں ہم بتلاتے ہیں جو کچھ ہم نے قرآن سے سمجھا آپ کیا چاہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے یہ ساتھی (یعنی خوارج) میرے اوران کے درمیان کتاب اللہ فیصلہ کرے گی اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں ایک مرد عورت کے اختلاف کے متعلق:

ان خفتم شقاق بينهما فا بعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها ان يريدا اصلاحًا يو فق الله بينما

یعنی اگر میاں بیوی میں اختلاف کا اندیشہ ہو تو مرد کے خاندان سے ایک حکم اور عورت کے خاندان سے ایک حکم مقرر کیا جائے اگر دونوں حکم اصلاح احوال چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اصلاح فرمادے گا پوری امت محمد ﷺ کی خدمت اور عزت ایک مرد وعورت کے خون اور حرمت سے بڑھ کر ہے یہ لوگ مجھ سے اس بات پر ناراض ہوگئے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مکاتبت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ہمارے پاس سہیل بن عمرو آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے جب انہوں نے اپنی قوم قریش کے ساتھ صلح کی تو رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تو سہیل نے کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ لکھیں آپ ﷺ نے پوچھا کہ پھر کیا لکھیں؟ تو سہیل نے کہا باسمک اللھم لکھیں رسول اللہ ﷺ نے لکھوایا محمد رسول اللہ ﷺ تو سہیل نے کہا کہ ہم آپ کو اللہ کا رسول مانتے تو جھگڑا ہی نہ ہوتا تو لکھوایا ھذا ما صالح محمد بن عبدالله قريشا. لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة۔ احمد والدنى ابويعلى ابن عساكر سعيد بن منصور

۳۱۵۵۵..... زید بن وہب جہنی سے روایت ہے کہ وہ بھی اس لشکر میں شامل تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمایا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے تمہاری قرأت کی ان کی قرأت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ ہوگی اور تمہاری نماز ان کی نماز کے مقابلہ نہ ہوگی تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابل کے نہ ہوں گے ان کی نمازیں حلق سے نیچے نہ اتریں گی دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ لشکر جوان سے مقابلہ کرے گا اگر اس اجر کو جان لے جوان کے لئے نبی ﷺ کی زبانی معلوم ہوا تو دیگر اعمال چھوڑ کر اسی اجر پر اعتماد کر کے بیٹھ جائے ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا اس کا ایک کلائی کے بغیر ہوگا اور بازو کے سرے پر عورت کے پستان کی طرح ہوگا اس پر چند بال اگے ہوئے ہوں گے کیا تم معاویہ اور اہل شام سے مقابلہ میں جانا چاہتے ہو ان کو اپنے بچوں اور اموال پر چھوڑ جانا چاہتے ہو اللہ کی قسم میرے خیال کے مطابق یہی لوگ ہیں جنکے متعلق رسول اللہ ﷺ پیش گوئی فرمائی تھی کیونکہ ان لوگوں نے ناحق خون بہایا ہے اور لوگوں کے مویشیوں پر غارت ڈالی اللہ تعالیٰ کے نام پر چل پڑو سلمہ بن کہیل نے کہا زید بن وھب نے مجھے ایک جگہ اتارا یہاں تک مجھ سے فرمایا کہ ہمارا ایک پل پر گذر ہوا جب ہمارا مقابلہ ہوا اس وقت خوارج کے امیر عبداللہ بن وصب راسبی تھا تو اس نے قوم سے کہا نیزے پھینک دو اور تلواریں اپنے نیام سے باہر نکال لو کیونکہ مجھے خوف ہے کہ جس طرح حروراء کے دن تمہیں قسمیں دی گئیں آج بھی قسم دی جائے وہ لوٹ گئے انہوں نے نیزے پھینک دیئے تلواریں توڑ دیں لوگوں نے اس دن ان کے نیزوں کو لکڑیاں بنایا بعض بعض پر قتل کئے گئے مسلمانوں میں سے صرف دو افراد شہید ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان میں مخدج کو تلاش کرو لوگوں نے تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکا حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک اس قوم کے پاس پہنچے جو قتل کر کے ایک دوسرے پر پھینکے گئے تھے تو فرمایا کہ ان کو دوسری طرف کرو چنانچہ بالکل زمین کے ساتھ لگا ہوا ملا تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اللہ کے نبی نے حق طریقہ پر پہنچایا عبیدہ سلمانی اٹھے اور کہا اے امیر المومنین واللہ الذی لا الہ الا ھو کہا تحقیق آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو فرمایا ''ای واللہ'' یعنی اللہ کی قسم میں نے حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تین مرتبہ قسم لی وہ ہر مرتبہ قسم کھاتے رہے۔ عبد الرزاق مسلمه وخشيش وابوعوانه وابن عاصم وبيهقى

۳۱۵۵۶..... (ایضاً) عبیداللہ بن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب وقت حروریہ (خوارج) نے بغاوت کی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے نعرہ لگایا ان الحکم الا للہ فیصلہ صرف اللہ کا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کلمۃ حق ارید بھا الباطل کہ حق کلمہ سے باطل مطلب لیا گیا ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کے متعلق پیش گوئی فرمائی تھی میں ان کے اوصاف ان میں پارہا ہوں وہ اپنی زبان سے

حق بات کہیں گے لیکن وہ حق بات ان کے دل تک نہیں پہنچے گی وہ اللہ تعالیٰ کے مخلوق میں مبغوض ترین لوگ ہوں گے ان میں ایک کالا شخص ہوگا جس کا ایک ہاتھ بکری کی پستان یا عورت کی پستان کے طرح ہوگا جب ان کو قتل کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص کو تلاش کرو لیکن ان اوصاف کا حامل شخص نہ مل سکا تو فرمایا کہ واپس جا کر دوبارہ تلاش کرو اللہ کی قسم نہ میں نے جھوٹ بولا نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا دو یا تین مرتبہ یہ فرمایا پھر ایک جگہ وہ مل گیا اس کی لاش لا کر ان کے ساتھ رکھی گئی۔ ابن وهب مسلم ابن جریر و ابو عوانه ابن حبان ابن ابی عاصم بیهقی

۳۱۵۵۷...... (ایضاً) عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خوارج کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ ان میں ایک ہاتھ کٹا یا چھوٹے ہاتھ یا اس کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم غرور میں مبتلا ہو جاؤ گے تو میں تمہیں بتلا دیتا وہ وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے ان سے قتال کرنے والوں سے اپنے نبی کی زبانی فرمایا راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے خود زبانی سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے تو انہوں نے فرمایا رب کعبہ کی قسم میں نے خود یہ بات تین مرتبہ ان کی زبانی سنی ہے۔

طبرانی، بخاری، ترمذی، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، ابویعلی و ابن جریر وخشیش و ابو عوانه ابو یعلی ابن حبان ابن ابی عاصم بیهقی

۳۱۵۵۸...... (مسند الصدیق) عبد الرحمٰن بن زبیر بن نقیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جن لوگوں کو ملک شام بھیجا گیا تھا ان میں شامل تھے تو فرمایا تم ایک ایسی قوم کو پاؤ گے جن کے سر منڈے ہوئے ہوں گے اس شیطانی فرقہ کی تلوار سے خبر لو اللہ کی قسم ان میں سے ایک شخص کو قتل کرنا مجھے دوسرے کفار میں سے ستر کو قتل کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اس کی وجہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فقاتلوا ائمة الکفر . ابن ابی حاتم

خوارج کو قتل کرنے کی فضیلت

۳۱۵۵۹...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) صبیغ بن عسل سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا صلح کے زمانہ میں میرے سر پر بالوں کے پٹھے تھے اور ٹوپی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مشرق کی طرف سے ایک قوم نکلے گی ان کے سر منڈے ہوئے ہوں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کا قرآن حلق سے نیچے نہ اترے گا خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو ان کے ہاتھ قتل ہو یا ان کو قتل کرے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا نہ ان کی بات سنی جائی نہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھا جائے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۵۶۰...... (مسند علی) زید بن وھب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوارج کی ایک جماعت کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جسے جعد بن نعجہ کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا "اتق اللہ یا علی " اے علی اللہ سے ڈرو کیونکہ تم بھی مرنے والے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ شہید ہونے والا ہوں اس پر ایک ضرب اس کو رنگین بنا دے گی حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے سر اور ڈاڑھی کی طرف اشارہ فرمایا اپنے ہاتھ سے یہ تقدیر نافذ ہو کر رہے گی یہ عہد پورا ہو کر رہے گا وہ ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے لباس کے متعلق عیب لگایا اور کہا کہ اگر آپ اس سے اچھا لباس پہن لیتے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں میرے لباس سے کیا واسطہ؟ میرا یہ لباس مجھے کبر سے بہت دور رکھتا ہے اور اس قابل ہے کہ اس میں مسلمان میری اقتداء کرے۔

طبرانی و ابن ابی عاصم فی السنه، احمد فی الزهد و البغوی فی الجعدیات مستدرک بیهقی فی الدلائل ضیاء مقدسی

۳۱۳۵۶۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مطلع فرمایا کہ امت کی لوگ ان کے بعد مجھ سے غداری کریں گے۔

ابن ابی شیبة و الحارث و البزار مستدرک عقیلی بیهقی فی الدلائل

۳۱۵۶۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بات ہو کر رہے گی کہ امت کے لوگ میرے بعد تم سے غداری کریں گے اور تم میرے طریقہ پر قائم رہو گے اور میری سنت پر قتل کئے جاؤ گے جو تم سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو تم سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے یہ اس سے رنگین ہوگی سر اور ڈاڑھی کی طرف اشارہ فرمایا۔ مستدرک

۳۱۵۶۳۔۔۔۔۔(ایضاً) ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ غالین میں سے ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی اس حال میں کہ آپ فجر کی نماز میں تھے ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین۔ یہ آیت پڑھ کر سنایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی جواب میں دوسری آیت پڑھی: فاصبر ان وعداللہ حق ولایستخفنک الذین لایوقنون۔

ابن ابی شیبۃ وابن جریر

۳۱۵۶۴۔۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا تو ارشاد فرمایا اے علی اس وقت تمہارا کیا حال ہو جب کچھ لوگ اس اس جگہ پر خروج کریں گے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا اور قرآن پڑھیں گے ان کا قرآن حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان میں ایک شخص ناقص الید ہوگا اس کا ہاتھ ایسا ہوگا جیسے حبشی عورت کی پستان۔

ابن ابی شیبۃ ابن راھویہ والبزار وابن ابی عاصم وابن جریر عم ابویعلی

۳۱۵۶۵۔۔۔۔۔زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے فتنہ کی آنکھ پھوڑ دی اگر میں نہ ہوتا تو اہل نہروان اور اہل جمل قتل نہ ہوئے اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ عمل چھوڑ بیٹھ جائیں گے تو میں بتلادیتا وہ خوشخبری جس کی اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبانی بشارت دی ان لوگوں کے لئے جوان ان خوارج سے قتال کریں خود حق پر ہوکر ان کو گمراہ سمجھتے ہوئے اس ھدایت کو پہچانتے ہوئے جس پر ہم ہیں۔ابن ابی شیبۃ حلیۃ الاولیاء والدورقی

اہل نہروان کا قتل

۳۱۵۶۶۔۔۔۔۔(ایضاً) ابی کثیر سے روایت ہے کہ میں سیدی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جس وقت اہل نہروان کو قتل کیا لوگوں کو ان سے قتال میں کچھ تردد ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ایک قوم دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئیں گے ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی کہ ان میں ایک کالا شخص ہوگا ناقص الید اس کا ایک ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا اور میرے خیال میں ہے یہ بھی فرمایا کہ اس کے گرد سات بال ہوں گے اس کو تلاش کرو کیونکہ میرے خیال کے مطابق یہ شخص ان میں موجود ہوگا لوگوں نے اس شخص کو پایا نہر کے کنارے پر اور مقتولین کے نیچے پڑا ہوا تھا تو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا جب اس کو دیکھا لوگ خوش ہوگئے اور انہوں نے ایک دوسرے کو بشارت دی اور ان کا شک دور ہوگیا۔

احمد حمیدی عدنی

۳۱۵۶۷۔۔۔۔۔ابی اسحاق عاصم بن حمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ حروریہ کیا کہتے ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ وہ کہتے لاحکم الا اللہ تو فرمایا حکم تو اللہ ہی کا نافذ ہوگا زمین میں اور حکام بھی ہیں لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ اور کسی کی امارت قبول نہیں حالانکہ امارت کو تسلیم کرنا ضروری ہے جس پر مؤمن عمل کرے اس میں فاجر اور کافر بھی اطاعت کریں۔اللہ تعالیٰ اس میں اجل کو پورا فرمائیں۔عبد الرزاق، بیھقی

۳۱۵۶۸۔۔۔۔۔حضرت حسن سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حروریہ (خوارج) کو قتل کیا تو لوگوں نے پوچھا اے امیر المؤمنین یہ مقتولین کون ہیں یہ کافر ہیں یا مؤمن؟ تو فرمایا یہ کفر سے تو بھاگے ہیں تو پوچھا گیا پھر تو منافق ہیں تو فرمایا کہ منافقین تو اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرتے ہیں تو پوچھا گیا کہ پھر یہ کون ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ قوم ہے جو فتنہ میں مبتلا ہوئی اس میں اندھے بہرے ہوگئے۔رواہ عبدالرزاق

۳۱۵۶۹۔۔۔۔۔کثیر بن نمر سے روایت ہی کہ ایک شخص خوارج میں سے ایک شخص کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین یہ شخص آپ کو گالی دیتا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم بھی اس کو ایسی ہی گالی دیدو جیسی وہ مجھے گالی دیتا ہے عرض کیا کہ یہ آپ

وقتل کی دھمکی بھی دیتا ہے تو فرمایا جو مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں اس کو قتل نہیں کروں گا پھر فرمایا کہ ان کے ہم پر تین حقوق ہیں:

۱...... ان کو مساجد میں آنے سے نہ روکیں۔

۲...... ان کو مال غنیمت سے حصہ دیتے رہیں جب تک وہ ہماری حکومت میں رہیں۔

۳...... اور ہم ان سے قتال نہ کریں تاوقتیکہ وہ خود قتال کریں۔ابو عبید، بیهقی

۳۱۵۷۰...... علقمہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب سے سنا نہروان کے دن فرمار ہے کہ مجھے مارقین۔(دین سے خروج کرنے والوں) سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہ مارقین ہیں۔ابن ابی عاصم

۳۱۵۷۱...... ابوسعید سے روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سونے کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوا جو مٹی میں ملا ہوا تھا ان کو صدقہ وصول کرنے کے لئے یمن بھیجا گیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ مال چار شخصوں میں تقسیم کردو اقرع بن حابس زید الخیل الطائی عیینہ بن حصین فزاری علقمہ بن علاء العامری تو ایک شخص نے کہا جس کی آنکھ اندر دھنسی ہوئی تھی بھنویں کٹی ہوئی کشادہ پیشانی اور سر منڈا ہوا اس نے اعتراض کیا واللہ ماعدلت اللہ کی قسم آپ نے انصاف نہیں کیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا ناس ہو اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو پھر دنیا میں کوئی انصاف کرے گا؟ میں نے تو تالیف قلوب کی خاطر ایسا کیا ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم اس کو قتل کرنے کے لئے آگے بڑھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے منع فرمادیا اور فرمایا کہ آخری زمانہ میں میرے خاندان کے کچھ لوگ نکلیں گے جو اہل اسلام کو قتل کریں گے لیکن مشرکین کو چھوڑ دیں گے اگر ایسے لوگوں کو پاؤں تو ان کو قوم عاد کی طرح قتل کروں گا۔ابن ابی عاصم

رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرنے والا

۳۱۵۷۲...... سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خوارج کے متعلق پوچھا تو فرمایا ایک پستان والے ناقص ہاتھ والا شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ مال غنیمت تقسیم کررہے تھے تو اس نے کہا آپ کیسے تقسیم فرمارہے ہیں اللہ کی قسم آپ نے انصاف نہیں کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر کون انصاف کرے گا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کے قتل کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے روک دیا اور فرمایا تمہارے علاوہ اور لوگ اس کی لئے کافی ہوں گے یا ایک باغی فرقہ کے ساتھ قتل ہوگا جو دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان سے قتال کرنا مسلمانوں پر لازم ہے۔ابن ابی عاصم

۳۱۵۷۳...... ابوموسیٰ واثلی سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حاضر ہوئے جب وہ خوارج کو قتل کر رہے تھے پھر فرمایا کہ مقتولین میں ایک ایسے شخص کو تلاش کرو اس کا ہاتھ عورت کے پستان کی طرح ہوگا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خبر دی تھی کہ میں اس کے مقابلہ میں نکلوں گا تو لوگوں نے مقتولین کو الٹ پلٹ کر دیکھا تو وہ شخص ان میں موجود تھا اس کو لایا گیا یہاں تک اس کو آپ کے سامنے رکھدیا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سجدہ میں گر پڑے اور فرمایا خوش ہوجاؤ تمہارے مقتولین جنت میں ہیں اور خوارج کے مقتولین جہنم میں۔

ابن ابی عاصم بیهقی فی الدلائل

۳۱۵۷۴...... طارق بن زیاد سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کے مقابلہ کے لئے نکلے ان کو قتل کیا اس کے بعد فرمایا کہ ان کو تلاش کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم کا ظہور ہوگا جو کلمہ حق کے ساتھ گفتگو کریں گے لیکن وہ حق ان کے سینہ سے نیچے نہ اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے ان کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ہوگا رنگ اس کا سیاہ ہوگا اس کا ایک ہاتھ ناقص ہوگا اس میں چند بال ہوں گے دیکھو اگر مقتولین میں وہ موجود ہے تو تم نے بدترین شخص کو قتل کیا اگر وہ نہیں تو تم نے بہترین شخص کو قتل کیا ہم دوڑ پڑے پھر فرمایا کہ تلاش کرو تو ہم نے تلاش کیا تو ناقص ہاتھ شخص ان علامتوں کے ساتھ مل گیا تو ہم سجدہ میں گر پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔الدورقی وابن جریر

۳۱۵۷۵...... ابو صادق مولیٰ عیاض بن ربیعہ الاسدی سے روایت ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں اس وقت غلام تھا میں نے اے امیر المؤمنین اپنا ہاتھ آگے کیجئے تا کہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں انہوں نے میری طرف سر اٹھا کر دیکھا اور پوچھا آپ کون؟ میں نے کہا ایک غلام ہوں تو فرمایا کہ پھر میں بیعت نہیں لیتا میں نے کہا اے میر المؤمنین اگر میں آپ کے ساتھ رہا تو آپ کی مدد کرونگا اور آپ کی عدم موجودگی میں خیر خواہی کروں گا تو فرمایا پھر صحیح ہے اپنا ہاتھ آگے کیا میں نے بیعت کر لی میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص ظاہر ہوگا وہ دعوت دے گا مجھے گالی دی جائے اور مجھ سے برأت کا اظہا کیا جائے جہاں تک گالی کا تعلق ہے وہ تمہاری نجات ہے اور میری لئے زکوٰۃ ہے جہاں برأت کا تعلق ہے مجھ سے برات کا اظہار مت کرو کیونکہ میں فطرت یعنی دین صحیح پر قائم ہوں۔

المحاملی ابن عساکر وروی الحاکم فی الکنی آخرۃ

۳۱۵۷۶...... جندب ازدی روایت کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوارج کے مقابلہ کے لئے نکلے تو فرمایا اے جندب! تم اس ٹیلے کو دیکھ رہے ہو میں نے کہا ہاں تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ خوارج یہاں قتل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۵۷۷...... سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں سے مقابلہ کے لئے نکلے پھر ان کو قتل کر دیا پھر آسمان کی طرف دیکھا پھر زمین کی طرف دیکھا پھر فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا اس جگہ کی کھدائی کرو نہیں بلکہ اس جگہ کی پھر آسمان کی طرف دیکھا پھر زمین کی طرف پھر فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا اس مکان کی کھدائی کرو اس کی کھدائی کی اور مقتولین کو اس میں ڈال دیا پھر گھر میں داخل ہوئے میں بھی ان کے پاس داخل ہوا اور میں نے پوچھا آپ بتلایئے آپ ابھی کیا معاملہ کر رہے تھے کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ سے اس بارے میں کوئی عہد لیا ہے؟ تو فرمایا کہ میں آسمان سے گر پڑوں یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں۔ میں تو مشقت اٹھانے والا ہوں بتلایئے اگر آپ کہتے اگر اللہ اکبر صدق اللہ ورسولہ اس مکان کی کھدائی کرو تو کیا تھا۔ ابن منیع وابن جریر

۳۱۵۷۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکمین کا تقرر فرمایا تو خوارج نے ان سے کہا کہ آپ نے دو آدمیوں کو حکم مقرر کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے مخلوق کو حکم مقرر نہیں کیا بلکہ قرآن کو حکم مقرر کیا ہے۔

ابن ابی حاتم فی السنہ بیھقی فی الا سماء وانصات والاصبھانی والدلکائی

۳۱۵۷۹...... عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیقوں کی ایک جماعت کو لایا گیا تو حکم دیا دو گڑھے کھودے جائیں ہم نے کھودے اور ان میں آگ جلائی گئی پھر ان کو ان میں ڈال دیا پھر یہ شعر پڑھا۔

لما رائت الا مرا مر امنکر اوقدت ناری ودعوت قنبرا.

جب میں نے منکر کو دیکھا تو آگ جلائی اور قنبر بنادی۔

(ابن شاھین فی السنہ خشیش بقی سے روایت کی اس جیسی اور ابن ابی الدنیا کتاب الاشراف قبیصہ بن جابر سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیے پاس زنادقہ کو لا گیا آپ نے دو گڑھے کھدوا کر ان کو ان میں جلا دیا)

۳۱۵۸۰...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری دونوں آنکھوں نے دیکھا میرے دونوں کانوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت سنی ہے جعرانہ کے مقام پر ایک کپڑے میں چاندی تھی رسول اللہ ﷺ اس کو لوگوں میں تقسیم فرما رہے تھے آپ ﷺ سے ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول آپ انصاف کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا ارے تیرا ناس ہو اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا میں بہت خسارہ ونقصان اٹھاؤں گا اگر میں انصاف نہ کروں۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا معاذ اللہ لوگ باتیں بنائیں گے کہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کراتا ہوں یہ شخص اور اس کے ساتھی قرآن پڑھتے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔ مسلم نسائی ابن جریر طبرانی

۳۱۵۸۱...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم ہوگی قرآن کو پڑھیں گے اور اس کو

اس طرح پھیلائیں گے جس طرح ردی کھجوروں کو پھیلایا جاتا ہے اور اس میں تاویل کریں گے۔ (جو جمہور کی تاویل کے خلاف ہوگی)۔
رواہ ابن جریر

خارجی اور قرآن پڑھنا

۳۱۵۸۲......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت میں ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے اور اس طرح پھیلائیں گے جس طرح ردی کھجور پھیلائی جاتی ہے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ان کی قرأت ایمان سے آگے بڑھ جائے گی۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۸۳......ابی غالب سے روایت ہے کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں تھا تو حروریہ (خوارج) کے ستر سروں کو لا کے مسجد کی سیڑھیوں میں رکھا گیا ابوامامہ آئے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ آسمان کے نیچے بدترین لوگ ہیں جو قتل کئے گئے اور ان کے ہاتھ جو قتل ہوئے وہ آسمان کے نیچے بہترین مقتولین ہیں اور روئے اور میری طرف دیکھا اور پوچھا اے ابوغالب یہ آپکے شہر کے لوگ ہیں؟ میں نے کہا ہاں تو فرمایا تمہیں ان کے شر سے بچائے میرے خیال میں یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ ان سے بچائے پھر پوچھا آپ آل عمران پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں فرمایا۔

منهن ايات محكمات هن ام الكتاب واخر متشبهات فا ما الذين فى قلوبهم زيغ فيتبعون ماتشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم تاويله الا الله والراسخون فى العلم

وہی ذات ہے جس نے اتاری ہے تجھ پر کتاب اس میں بعض آیتیں محکم ہیں یعنی ان کی معنی واضح ہیں وہ اصل ہیں کتاب کی اور دوسری میں متشابہ یعنی جن کے معنی معلوم یا معین نہیں سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کرتے ہیں متشابہات کی گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی وجہ سے اور ان کا مطلب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور مضبوط علم والے۔ آل عمران دوسری آیت میں ہے جس دن بعض چہرے چمکدار ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے سو جنکے چہرے سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا ہے سو چکھو عذاب سبب تمہارے کفر کے۔

میں نے کہا اے ابوامامہ! میں نے دیکھا آپ کے آنسو بہہ رہے تھے فرمایا ہاں ان پر رحم آرہا تھا وہ اہل اسلام میں سے تھے فرمایا بنواسرائیل کے اکہتر فرقے ہوئے اس امت کا ایک فرقہ بڑھ جائے گا سب جہنم میں ہوں گے سوائے سواداعظم کے ان کے اعمال کی سزا ان کو بھگتنی ہے اور تمہارے اعمال کا حساب تم سے لیا جائے گا اگر تم نے رسول کی اطاعت کی تو ہدایت پر ہو گے رسول کے ذمہ تو دین پہنچانا ہے سمع وطاعت فرقہ واریت اور معصیت سے بہتر ہے ایک شخص نے ان سے کہا اے ابوامامہ یہ باتیں اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں یا اس بارے میں رسول اللہ سے کوئی روایت سنی ہے اگر اپنی طرف سے یہ باتیں کروں تب تو میں بہت جری ہوں گا بلکہ میں نے یہ روایت رسول اللہ سے متعدد بار سنی ہے دو تین نہیں بلکہ سات مرتبہ۔ ابن ابی شیبة وابن جریر

۳۱۵۸۴......ابی برزہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دنانیر لائے گئے اس کو تقسیم فرمانا شروع کیا ان کے پاس ایک شخص تھا رنگ اس کا سیاہ تھا بالوں سے ڈھکا ہوا تھا اس پر دو کپڑے تھے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سجدہ کا نشان تھا وہ اپنے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کرتا تھا لیکن آپ ان کو دیتے نہیں تھے آپ کے پاس سامنے کی جانب سے آیا آپ نے نہیں دیا پھر دائیں جانب سے آیا پھر بھی کچھ نہیں دیا پھر بائیں جانب سے آیا پھر بھی کچھ نہیں دیا پھر پیچھے کی جانب سے آیا پھر بھی کچھ نہیں دیا۔ پھر کہنے لگا اے اللہ کے رسول آپ نے انصاف نہیں کیا دن بھر تقسیم میں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ سخت غصہ میں آئے پھر ارشاد فرمایا واللہ تم کسی کو اپنے اوپر مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا نہیں پاؤ گے تین مرتبہ یہ فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ تم پر مشرق کی جانب سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے یہ شخص بھی انہی میں سے ہوگا ان کی علامت یہ ہوگی قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے کیا وہ لوٹ کر دوبارہ آتا ہے۔ اپنے دست مبارک اپنے سینہ پر رکھا ان کی نشانی سر منڈانا ہوگا یہ ظاہر ہوتے رہیں گے یہاں تک آخری شخص مسیح

دجال کے ساتھ ظاہر ہوگا جب تم ان کو دیکھو تو ان کو قتل کرو تین مرتبہ وہ بدترین مخلوق اور بری فطرت والے ہوں گے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔

احمد نسائی ابن جریر طبرانی مستدرک

۳۱۵۸۵..... ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم ہے جو قرآن پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا جو جب وہ نکل آئیں تو ان کو قتل کرو جب نکل آئیں ان کو قتل کرو جب نکل آئیں تو ان کو قتل کرو۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۸۶..... ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایک قوم ظاہر ہوگی ان کی زبان کا قرآن کے ساتھ چلنا سخت ہوگا قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ان سے ملاقات ہو جائے ان کو قتل کرو وہ جب ملیں ان کو قتل کرو کیونکہ ان کے قاتلوں کو اجر ملے گا۔ رواہ ابن جریر

سر منڈا ہوا ہونا بھی خارجی کی علامت ہے

۳۱۵۸۷..... ابوبکرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ نے تقسیم کرنا شروع فرمایا اس میں سے اپنے ہاتھ سے لیتے پھر دائیں طرف التفات فرماتے گویا کہ کوئی ان سے مخاطب ہے پھر اس کو اپنی طرف سے عطا فرماتے ان کا خیال یہ تھا کہ آپ ﷺ سے جبرائیل علیہ السلام مخاطب ہیں آپ علیہ السلام اس حال میں تھے کہ ایک شخص ان کے پاس آیا جس کا رنگ کالا تھا عبادامن اوپر سر منڈا ہوا دونوں آنکھوں کے درمیان سجدہ کا نشان اس نے کہا اے محمد اللہ کی قسم آپ انصاف نہیں فرماتے رسول اللہ ﷺ غصہ ہو گئے حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گیا فرمایا تیرا ناس ہو اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم اس کی گردن نہ ماردیں آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ مشرکین یہ بات سنے کہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرواتا ہوں ان اور اس کی مثل اس کے مشابہ اس کے قسم کے لوگ نکلیں شیطان ان کے دین پر حملہ آور ہوگا یہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے اسلام کے کسی حکم سے متعلق نہیں رہیں گے۔

رواہ ابن جریر

۳۱۵۸۸..... عبداللہ بن صامت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد یا فرمایا عنقریب میرے بعد میری امت میں ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ بدترین مخلوق بدترین عادات والے ہیں عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر رافع بن عمرو غفاری سے کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۵۸۹..... زھری ابوسلمہ سے وہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں اس دوران کے رسول اللہ ﷺ مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ ان کے پاس ابن ذی الخویصرہ تیمی آیا اور کہا یا رسول اللہ انصاف فرمائیں تو فرمایا تیرا ناس ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑادوں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ چھوڑ دو کیونکہ اس کے کچھ ساتھی ہیں تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزوں کے ان کے روزے کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ اپنے تیر کے پر کو دیکھے اس میں کچھ بھی اتار نظر نہیں آئے گا اپنی کمان کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا تیر کے پھٹے کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا تیر کے پیکان کو دیکھے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آئے گا وہ گوبر اور خون سے آگے نکل گیا اس قوم کی علامت یہ ہوگی کہ ان میں ایک شخص ہوگا اس کا ایک ہاتھ یا ایک پستان عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا شرمگاہ کی طرف اس میں ابھار ہوگا کچھ وقفہ سے ظاہر ہوں گے انہی کے بارے میں آیت ومنھم من یلمزک فی الصدقا الایہ ابوسعید نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے خود سنی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس وقت ان کو قتل کیا ایک شخص کو لایا گیا جس کے اندر بعینہ وہ تمام صفات موجود تھیں جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائیں۔ رواہ عبدالرزاق

۱۳۵۹۰......محمد بن شداد ابی الزبیر سے اور جابر عبداللہ سے حدیث زھری بروایت ابی سلمہ کی طرح روایت کرتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب ان کو قتل کیا میں ان کے ساتھ تھا ایک شخص کو لایا گیا جو رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ اوصاف پر تھا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۱۵۹۱......ابی سعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جو اپنی مٹی میں تھا آپ علیہ السلام نے اس کو تقسیم فرمادیا زید الخیل الطائی اقرع بن حابس حنظلی عیینہ بن بدر الفزاری علقمہ بن علاقہ العامری کے درمیان تقسیم فرمادیا قریش اور انصار اس پر ناراض ہوئے اور کہا آپ نجد کے سرداروں کو دے رہے ہیں جب کہ ہمیں چھوڑ دیا آپ نے فرمایا کہ میں نے تالیف قلوب کے لئے ایسا کیا تو ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی، پیشانی ابھری ہوتی، گھنی داڑھی رخسار ابھرے ہوئے، سر منڈا ہوا۔ کہا اے محمد اللہ سے ڈرو تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں بھی نافرمانی کروں تو کون اطاعت کرے گا میں تو زمین والوں پر اعتماد کرتا ہوں تم میرے اوپر اعتماد نہیں کرتے ہو؟ قوم میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے قتل کی اجازت مانگی شاید خالد بن ولید ہوں آپ نے منع فرمادیا جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے خاندان سے ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے مسلمانوں کو قتل کریں گے مشرکین سے تعرض نہیں کریں گے اگر میں ان کو پالوں تو قوم عاد وثمود کی طرح ان کو قتل کروں گا۔ عبد الرزاق ابن جریر

۳۱۵۹۲......ابوسعید سے روایت ہے کہ خوارج سے قتال کرنا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے اتنی تعداد میں مشرکین کو قتل کروں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۵۹۳......ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں افتراق پیدا ہوگا ایک جماعت ان میں خوارج کی ہوگی وہ دین سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے وہ دوبارہ اسلام کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک کہ تیر کمان میں لوٹ آئے اس کی علامت سر منڈانا ہے دونوں جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگی وہی ان کو قتل کرے گی جب ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تو فرمایا کہ ان میں ایک شخص ہے اس کا ہاتھ ناقص ہے۔ رواہ ابن جریر

دین سے نکل جانا

۳۱۵۹۴......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے کچھ لوگوں کا تذکرہ فرمایا کہ وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے پھر دین کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے یہاں تک تیر کمان میں لوٹ آئے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۹۵......ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کو کچھ لوگ ہوں گے وہ باتیں کریں گے یا حق کلمہ کے ساتھ کلام کریں گے ان کے ایمان حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایک آدمی تیر چلاتا ہے تو شکار کے پیٹ پر لگتا ہے اور اس کو ہلاک کر دیتا ہے پھر اس کے پیکان کو دیکھتا ہے اس میں گوبر اور خون لگا ہوا نہیں ہوتا ہے پھر اس کے پٹھے کو دیکھتا ہے اس میں بھی کوئی خون اور گوبر کا دھبہ نہیں ہوتا اس کے بعد دستہ کو دیکھتا ہے اس میں بھی خون اور گوبر کا کوئی دھبہ نہیں ہوتا پھر پر کو دیکھتا ہے اس میں بھی خون اور گوبر کا کوئی دھبہ نہیں ہوتا پھر اس کے منہ کو دیکھتا ہے اس میں بھی خون اور گوبر کا کوئی دھبہ نہیں ہوتا تو کہتا ہے میرا خیال یہی ہے کہ میں نے صحیح نشان لگایا۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۹۶......ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی کم عمر کم عقل باتیں ایسی کریں گے جو انسانوں میں سے سب سے بہتر شخص کی ہوتی ہیں اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے دونوں جماعتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگی وہ ان کو قتل کرے گی۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۹۷ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جو قرظ کے پتے سے دباغت دی ہوئی کھال میں بھر کر جو اس کی مٹی سے حاصل نہیں ہوا رسول اللہ ﷺ نے اس مال کو چار آدمیوں میں تقسیم فرمادیا زید الخیل اقرع بن حابس عیینہ بن حصن علقمہ بن ابی علاقہ عامر بن طفیل اس پر بعض صحابہ انصار کو تردد ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میرے اوپر اعتماد نہیں کرتے ہو حالانکہ میں اس ذات کا امین ہوں جو آسمان میں ہے آسمان سے میرے پاس خبریں آتی ہیں صبح وشام پھر ان کے پاس ایک شخص آیا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں رخسار ابھرے ہوئے تھے پیشانی اونچی تھی، ڈاڑھی گھنی، تہبند نصف ساق تک سر منڈا ہوا آکر کہا کہ اللہ سے ڈرو اے اللہ کے رسول آپ علیہ السلام نے فرمایا تیرا ناس ہو کیا میں اہل زمین میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے کا حقدار نہیں ہوں پھر واپس لوٹا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اس کی گردن اڑادوں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ شاید وہ نماز پڑھتا ہے خالد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعض نمازی اپنی زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں لوگوں کے بارے میں یوں کھود کرید کروں نہ ان کے پیٹ پھاڑنے کا حکم دیا ہے پھر آپ علیہ السلام نے اس کو جاتے ہوئے دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ اس کے قبیلہ سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکلیں گے جیسے تیر کمان سے نکلتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۹۸ ...... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اے لوگو! کہ تم میں سے بعض بعض پر امیر ہوں گے وہ کوئی فیصلہ تمہاری رائے کے بغیر نہ کرے تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص اپنے ماتحت افراد کا ذمہ دار ہے قیامت کے دن یہاں تک آدمی سے پوچھا جائے گا اس کے گھر کے افراد کے بارے میں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو کس حد تک پورا کیا اور عورت سے اسکے شوہر کے گھر کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس میں اللہ کے حکم کو پورا کیا ہے یا نہیں یہاں تک غلام و باندی سے ان کے آقا کے جانوروں کے متعلق سوال ہوگا کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کیا ہے یا نہیں میں اپنے دوست ابوالقاسم ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں شریک تھا کہ انہوں نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا تو ہم میں سے بعض سوار تھے اور بعض پیدل چل رہے تھے اس دوران کہ ہم چاشت کے وقت چل رہے تھے تو اچانک ایک شخص اپنے گھوڑے کو قوم کے لشکر کے قریب کر رہا تھا دو سالہ یا چار سالہ گھوڑا تھا وہ اس کی پیٹھ پر گھوم رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے اچانک اس کو دیکھا تو فرمایا اے ابو بردہ اس کو ایک گھڑ سوار دیدو تا کہ اس کو قوم کے ساتھ ملائے تمہارے ہاتھ کو کامیابی حاصل ہو یا فرمایا کہ ایک پا پیادہ شخص تو کہا یا رسول وہ گھڑ سوار نہیں ہے وہ چلتے گئے یہاں تک جب سورج ٹھہر گیا اور آسمان کے درمیان میں آگیا تو نبی کریم ﷺ کا وہاں سے گذر ہوا ہم آپ کے ساتھ تھے آپ علیہ السلام اس کے قریب رک گئے وہ اپنے مونڈھے سے مٹی صاف کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا رک جا اللہ کے نبی ﷺ تشریف فرما ہیں تو عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ میری قسم ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اس کو گرد آلود کروں گا چنانچہ میں نے ایسا کیا اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مشرق کی طرف سے میری قوم کی ایک جماعت ظاہر ہوگی جو قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا تم اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے سامنے حقیر سمجھو گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے شکار اس طرف ہے تیر اس طرف ایک دوسرے کی مخالف سمت پھر وہ تیر کے پھل کو دیکھتا ہے اس میں گوبر اور خون کا کوئی اثر نظر نہیں آتا پھر پٹھے کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا پھر کمان کی لکڑی کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا پھر تیر کے پر کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا پھر تیر کے نیچے کے حصہ کو دیکھتا ہے اس میں بھی کچھ نظر نہیں آتا اس میں جھگڑتا ہے کوئی چیز نظر آئی ہے یا نہیں نماز کو پیٹھ پیچھے چھوڑ دیتے ہیں ہاتھ پیچھے باندھکر کھڑے رہتے ہیں فوقیت دیں گے اللہ تعالیٰ ان سے قتال کرنے والوں کو دوسروں پر پھر آپ علیہ السلام نے اپنے گھٹنے پر ہاتھ مار کر فرمایا کاش میری ان سے ملاقات ہوجاتی ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری اونٹنی مجھے دوڑا رہی تھی جب کہ آپ علیہ السلام اپنے دست مبارک گھٹنے پر مار رہے تھے اور فرما رہے تھے کاش میں ان کا زمانہ پاتا میں واپس لوٹا نبی کریم ﷺ نے ان کا تذکرہ چھوڑ دیا میں نے صحابہ میں سے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھ سے اس قوم کے متعلق کوئی حدیث فوت ہوئی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ تمہارے بعد ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے نبی اس قوم کی علامت کیا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا سروں کو منڈائیں گے اور چھوٹے پستان والے ہوں گے ابوسعید نے کہا مجھ نبی کریم ﷺ کے دس صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا جس سے میں اس گھر میں خوش ہوں

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے لئے اس شخص کو تلاش کرو جس میں رسول اللہ ﷺ کے بیان کردہ علامتیں موجود ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نہ جھوٹ بولتا ہوں نہ جھٹلایا جاتا ہوں جب آپ علیہ السلام کے بیان کردہ علامتیں پایا تو اللہ کا شکر ادا کیا۔ رواہ ابن جریر

۳۱۵۹۹...... ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ پیدا ہوگا لوگوں کی گفتگو اچھی ہوں گی فعل برے ہوں گے قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ تم اپنی نمازوں ان کی نماز کے مقابلہ میں اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا واپس نہیں لوٹیں گے یہاں تک کہ تیر کمان کے منہ میں لوٹ آئے وہ بدترین مخلوق اور بری فطرت والے ہیں خوشخبری ہو اس شخص کے لئے جو ان کو قتل کرے یا وہ اس کو قتل کریں وہ اللہ کی کتاب کی طرف دعوت دیں گے لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے ایک روایت کے الفاظ ہیں ان کو قتل کرنے والے ان میں سے اللہ کے زیادہ مقرب ہوں گے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمیں ان کے اوصاف بتائیں فرمایا وہ ہماری ہی نسل کے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا سر منڈانا۔ رواہ ابن جریر

دین پر عمل کرنے کی دعوت

۳۱۶۰۰...... ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک قوم اللہ کی طرف دعوت دے گی لیکن وہ خود دین پر نہ ہوگی جو ان کو قتل کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کے زیادہ مقرب ہوں گے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۹۱...... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خوارج کو وہ جماعت قتل کرے گی جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ مقرب ہوگی۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۲...... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ساٹھ سال کے بعد ایسے ناخلف لوگ ہوں گے جو نمازیں ضائع کریں گے اور شہوات نفسانی کی پیروی کریں گے وہ عنقریب ہلاکت میں پڑیں گے اس کے بعد کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا قرآن کو مؤمن منافق اور کافر تینوں پڑھتے ہیں ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھتے ہیں مؤمن منافق فاجر بشیر نے کہا کہ میں نے ولید سے کہا ان تینوں کا کیا عمل ہے فرمایا کہ منافق تو اس کا انکار کرتا ہے فاجر اس کے ذریعے کھا جاتا ہے مؤمن اس پر ایمان لاتا ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۳...... ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایسے امراء ہوں گے جو ظلم کریں گے جھوٹ بولیں گے جو ان کو لوگوں میں ڈھانپنے والے ڈھانپ لیں گے یا حاشیہ بردار جس نے ظلم پر ان کی مدد کی یا ان کی تصدیق کی ان کے جھوٹ کی نہ اس کا تعلق مجھ سے ہے نہ میرا تعلق اس سے جو ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میرا تعلق اس سے ہے۔

رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۴...... ابوالفضیل سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص کا بچہ پیدا ہوا آپ علیہ السلام نے اس کے لئے دعاء کی اور اس کی پیشانی کے بال پکڑ کے فرمایا اس کے ساتھ پھر پیشانی کو دبایا اور ان کے لئے برکت کی دعاء کی تو اس کی پیشانی پر ایک بال اُگ آیا گویا گھوڑے کی چوٹی ہے لڑکا جوان ہوا جب خوارج کا زمانہ آیا ان سے محبت کی تو بال اس کی پیشانی سے گر گیا اس کے والد نے اس کو پکڑ لیا اور قید کر دیا اس خوف سے کہیں خوارج کے ساتھ نہ مل جائے تو بتایا ہم اس کے پاس پہنچے اس کو نصیحت کی اس سے ہم نے کہا کیا تو نہیں دیکھ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی گر گئی ہم مسلسل اس کو نصیحت کرتے رہے یہاں تک اس نے اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا بال اس کو لوٹا دیا، اس طرح اس نے توبہ کی اور اپنا عمل درست کر لیا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۰۵...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ کے خوارج سے قتال کرنے والوں میں پہلا شخص ہوں گے تو کسی بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرنا اور کسی زخمی کو قتل نہ کرنا۔ (ابن عساکر وفیہ بختری ابن عدی نے کہا بختری نے

اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیس حدیثیں روایت کی ہیں اکثر منکر ہیں)

۳۱۶۰۶......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ قران پڑھیں گے لیکن دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکلتا ہے۔رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۷......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک قوم اسلام سے اس طرح نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے کچھ لوگوں کے سامنے وہ شکار ظاہر ہوا سب نے تیر پھینکا ان میں سے ایک نے اپنا تیر اس سے نکال لیا وہ تیر اس کے پاس آیا تو تو اس کو دیکھا کہ اس کے پھل میں خون وغیر کچھ لگا ہوا نہیں تھا پھر پر کو دیکھا اس میں بھی کچھ لگا ہوا نہیں تھا تو اس نے کہا کہ اگر میں ٹھیک پھینکا اس کے پر اور پچھلے حصہ میں کچھ خون کے اثرات ہوں گے اس کو دیکھا تو پر اور پچھلے حصہ پر کوئی اثر نہیں تھا فرمایا یہ اس طرح اسلام سے نکل جائیں گے۔

رواہ ابن جریر

۳۱۶۰۸......ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حروریہ کا ذکر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔رواہ ابن جریر

خوارج کو قتل کرنے کا حکم ہے

۳۱۶۰۹......عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے اور وہ قرآن پڑھیں جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا جب ان کی کوئی جماعت ظاہر ہوگی اس کو قتل کر دیا جائے گا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے دس سے زائد مرتبہ گنوایا کہ جب بھی نکلے گی قتل کر دیا جائے گا یہاں تک ان کے بقیہ لوگوں میں دجال ظاہر ہوگا۔نعیم وابن جریر

۳۱۶۱۰......عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت آیا جب آپ حنین کی غنیمت تقسیم فرما رہے تھے آ کر کہا اے محمد انصاف کریں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ارے تیرا ناس ہو اگر میں بھی انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا؟ یا فرمایا کہ میرے بعد تو کس کے پاس انصاف تلاش کرے گا؟ پھر ارشاد فرمایا کہ عنقریب ایک قوم ظاہر ہوگی اس کی طرح وہ کتاب اللہ سے متعلق سوال کریں گے لیکن وہ خود کتاب اللہ کے دشمن ہوں گے کتاب کو پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا سر منڈے ہوئے ہوں گے جب وہ نکل آئیں تو ان کی گردن ماردو۔رواہ ابن جریر

۳۱۶۱۱......عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سات سو سونے اور چاندی کے ٹکرے لائے گئے آپ صحابہ رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرما رہے تھے تو ایک دیہاتی شخص آیا جو نیا نیا داخل اسلام ہوا تھا اس کو کوئی حصہ نہیں دیا تو اس نے کہا اے محمد (ﷺ) اللہ کی قسم کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انصاف کرنے کا حکم فرمایا لیکن میں آپ کو انصاف کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا ناس ہو میرے بعد کون انصاف کرے گا؟ جب وہ چلا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں اس جیسی ایک قوم ہوگی جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے جب ان کی ایک نسل ختم ہوگی تو دوسری نسل ظاہر ہوگی حتیٰ کہ ان کے مابقیہ لوگوں میں دجال ظاہر ہوگا دوسری روایت کے الفاظ میں ان کے حلق سے آگے نہیں بڑھے گا اگر وہ مل جائیں تو ان کو قتل کرو پھر دوبارہ مل جائیں تو دوبارہ قتل کرو ایک روایت میں ہے جب یہ قوم نکلے ان کو قتل کرو دوبارہ نکل آئیں تو دوبارہ قتل کرو۔

رواہ ابن جریر

۳۱۶۱۲......مقسم بن ابی القاسم مولی عبداللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے میں اور عبید بن کلاب لیثی نکلے یہاں تک عبداللہ بن عمرو بن عاص کی پاس پہنچے میں نے اس سے کہا کیا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت موجود تھے جب آپ علیہ السلام سے ذوالخویصرہ تمیمی نے حنین کے دن آپ سے بات کی تو انہوں نے بتایا ہاں ایک شخص بنی تمیم کا آیا جس کو ذوالخویصرہ کہا جاتا ہے وہ آ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا

آپ علیہ السلام لوگوں میں مال تقسیم فرمارہے تھے اس نے کہا اے محمد آپ نے دیکھا جو کچھ آپ نے آج کام کیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں تم نے کیسے دیکھا؟ اس نے کہا میں نے آپ کو انصاف کرتے نہیں دیکھا تو آپ علیہ السلام ناراض ہوئے پھر فرمایا کہ تیرا ناس ہو اگر میرے پاس بھی انصاف نہ ہو تو کس کے پاس انصاف ہوگا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اس کی گردن نہ اڑادوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس کی ایک جماعت ہوگی جو دین میں بہت تعمق سے کام لے گی یہاں تک اس سے ایسے نکل جائے گی جیسے تیر شکار سے وہ اس کے پھل کو دیکھے گا تو کوئی نشان نہیں پائے گا تیر میں اس کے پچھلے حصہ میں کچھ نہیں پائے گا وہ گوبر اور خون سے آگے نکل جائے گا۔

ابن جریر وابن نجار

۳۱۶۱۳...... شعبی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو غنیمت کا مال منگوایا جوان کے سامنے لاکر پھیلایا گیا پھر ایک شخص کا نام لیا اس کو اس میں سے دیا پھر ابوسفیان بن حرب کو بلایا اس کو بھی اس میں سے دیا پھر سعید بن حریث کو بلایا اس کو بھی اس میں سے دیا پھر قریش کی ایک جماعت کو بلایا ان کو بھی دیا ایک ایک شخص کو سونے کا ایک ایک ٹکڑا دے رہے تھے جس میں پچاس مثقال ستر مثقال یا اس جتنی مقدار سونا تھا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا آپ دیکھ رہے ہیں یہ ٹکڑے کس کس کو دے رہے ہیں پھر دوبارہ کھڑا ہوا اور اس طرح کی بات کی آپ علیہ السلام نے اس سے اعراض فرمایا پھر تیسری مرتبہ کھڑا ہوا اور کہا آپ فیصلہ کررہے ہیں لیکن انصاف نہیں کررہے آپ علیہ السلام نے فرمایا تیرا ناس ہو اگر ایسا ہوا تو میرے بعد کوئی بھی انصاف نہیں کرے گا پھر آپ علیہ السلام نے صدیق اکبر کو بلایا کہ جاکر اس کو قتل کردیں وہ گئے لیکن وہ شخص نہیں ملا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کو قتل کردیتے تو یہ اس جماعت کا پہلا اور آخری شخص ہوتا۔ سعید بن یحیی الدمو ی فی مغازیه

۳۱۶۱۴...... یحیی بن اسید سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک قوم کے پاس بھیجا جنہوں نے بغاوت کی تھی ان سے فرمایا اگر وہ آپ کے سامنے قرآن سے دلائل دے تو آپ جواب میں حدیث پیش کرنا۔ ابن ابی زمنین فی اصول اسنه

۳۱۶۱۵...... عبیط بن شریط سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل النہر کے قتل سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ مقتولین کو الٹ کر دیکھو ہم نے الٹ کر دیکھا یہاں بالکل نیچے سے ایک شخص نکلا جو سیاہ تھا اس کے کاندھا پستان کی طرح تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا! اللہ اکبر واللہ نہ میں نے جھوٹ بولا نہ مجھے جھٹلایا گیا میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا آپ مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے تو یہ شخص آیا اور کہا اے محمد آپ نے انصاف نہیں کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تیری ماں تجھے روئے اگر میں انصاف نہ کروں تو کون انصاف کرے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اس کو قتل کردوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں بلکہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس کو قتل کرنے والا موجود ہے اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ خط

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تحمل

۳۱۶۱۶...... کثیر بن نمیر سے روایت ہے کہ ایک شخص کئی لوگوں کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کو گالیاں دے رہے ہیں بقیہ لوگ بھاگ گئے ان کو پکڑ کر لایا ہوں تو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں ایسے شخص کو قتل کردوں جس نے مجھے قتل نہیں کیا: تو اس شخص نے کہا کہ آپ کو گالیاں دے رہے تھے تو فرمایا کہ اگر چاہو تو تم بھی گالی دیدو یا چھوڑ دو۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۶۱۷...... عبداللہ بن حسن روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے حکمین سے کہا کہ تم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرو اور پوری کتاب اللہ میرے لئے ہے اگر تم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نہیں کروگے تو تم دونوں کا حکم ہونا ختم ہوجائے گا۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۶۱۸...... ابوالبختری سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور کہا لاحکم الا للہ پھر دوسرے نے کہا لاحکم الا للہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کہا لاحکم الا للہ۔

تمہیں معلوم نہیں یہ لوگ کیا کہتے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ امیر کوئی چیز نہیں ہے۔ (یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں) اے لوگو! تمہاری اصلاح

امیر کے موجود ہونے میں ہے نیک ہو یا فاجر لوگوں نے کہا نیک امیر تو ٹھیک ہے فاجر امیر کیسے ہوگا؟ فرمایا مؤمن عمل کرتا ہے اور فاجر کے لئے بھرتا ہے اللہ تعالیٰ اجل تک پہنچاتا ہے اور تمہارے راستہ کو پرامن بناتا ہے اور تمہارے لئے بازار قائم کرتا ہے اور تمہارے لئے مال غنیمت جمع کر کے لاتا ہے تمہارا دشمنوں سے لڑتا ہے اور تمہارے کمزور کو طاقتور سے انصاف فراہم کرتا ہے۔ رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۶۱۹..... عرفجہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شہر کا سامان لا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جو جس چیز کو پہچانتا ہے لے لے۔ ابن ابی شیبة وبیهقی

۳۱۶۲۰..... (مسند علی) عبداللہ بن حارث بنی نضر ابن معاویہ کے ایک شخص سے وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو خوارج کو گالی دیتے ہوئے سنا تو فرمایا خوارج کو گالی مت دیا کرو اگر وہ امام عادل یا جماعت مسلمین کی مخالفت کرے تو ان سے قتال کرو کیونکہ تمہیں اس پر اجر ملے گا! اگر وہ امام جائر۔ (ظالم) کی مخالفت کرے تو ان سے قتال مت کرو کیونکہ اس بارے میں ان سے گفتگو کی جا سکتی ہے۔

خشیش فی الاستقامة وابن جریر

۳۱۶۲۱..... (مسند علی) عبداللہ بن حارث بنی نضر بن معاویہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ خوارج کا تذکرہ ہوا لوگوں نے ان کو گالی دینی شروع کی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ امام ھدی کے خلاف بغاوت کریں تو ان کو گالیاں دو اور اگر امام ضلالہ۔ (گمراہ) کے خلاف بغاوت کرے تو ان کو گالی مت دو کیونکہ اس میں گفتگو کرنے کا حق ہے۔ رواہ ابن جریر

۳۱۶۲۲..... معمر قتادہ سے روایت ہے کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں اختلاف اور تفرقہ ہوگا اور عنقریب ایک قوم کا ظہور ہوگا تم ان کو پسند کرو گے یا وہ خود اپنے کو پسند کریں گے وہ اللہ کی طرف دعوت دیں گے لیکن خود دین کی باتوں پر کچھ بھی عمل نہیں کریں گے جب وہ نکل آئیں ان سے قتال کرو جو خوارج سے قتال کرے گا وہ اللہ کا مقرب ہوگا ان کے مقابلہ میں انہوں نے پوچھا ان کی علامت کیا ہوگا فرمایا حلق اور تسمیت یعنی سروں کو منڈائیں گے اور خشوع وخضوع کا ظہار ہوگا۔ رواہ عبدالرزاق

۳۱۶۲۳..... (مسند علی) ابی بحینہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم حروریہ کے ساتھ جنگ کر کے فارغ ہوئے کہ ان میں ایک شخص کا ہاتھ ناقص تھا اس کے بازو میں ہڈی نہیں تھی اس کے بازو میں ابھار ہے عورت کے پستان کی طرح اس پر چند بال ہیں مڑے ہوئے ساتھیوں نے تلاش کیا لیکن وہ نہ مل سکا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس دن سے زیادہ پریشان کبھی نہیں دیکھا ساتھیوں نے کہا: اے امیر المؤمنین ایسا شخص تو ہمیں نہ مل سکا تو انہوں نے فرمایا تمہارا ناس ہو اس جگہ کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے بتایا: نہروان تو فرمایا تم نے جھوٹ بولا وہ ضرور ان مقتولین میں موجود ہے پھر ہم نے مقتولین (جو اوپر نیچے تھے) کو پھیلایا لیکن وہ نہ ملا تو ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا اے امیر المؤمنین وہ ہمیں نہیں ملا تو انہوں نے پوچھا کہ اس جگہ کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا نہروان تو فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے سچ بولا ہے اور تم جھوٹے ہو وہ ضرور ان مقتولین میں موجود ہے اس کو تلاش کرو تو ہم نے اس کو نہر کے کنارے پر تلاش کیا تو وہ مل گیا اسکو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے تو میں نے اس کے بازو کو دیکھا اس پر ابھار تھا جیسے عورت کا پستان ہوتا ہے اس پر لمبے موٹے موٹے بال تھے۔ خط

۳۱۶۲۴..... (ایضاً) حسن بن کثیر عجلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کو قتل کیا تو لوگوں کو خطبہ دیا اور اور فرمایا سن لو کہ صادق المصدوق ﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ یہ قوم زبان سے حق کا ظہار کرے گی لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے سن لو ان کی علامت ذوالخذلجہ ہے لوگوں نے تلاش کیا نہ ملا فرمایا دوبارہ تلاش کرو کیونکہ میں نے اللہ کی قسم نہ جھوٹ بولا نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا لوگ اس کو تلاش کرنے کے لئے دوبارہ گئے اس کو لایا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا گیا میں نے اس کی طرف دیکھا اس کے ہاتھ پر سیاہ بال تھے۔ خط

۳۱۶۲۵..... (ایضاً) ابوسلمان مرعش سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اہل نہروان سے مقابلہ کے لئے گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے غلہ پیدا فرمایا اور انسان کو نطفہ سے باہر نکالا وہ خوارج تم میں سے دس افراد کو

قتل نہیں کرسکیں گے اوران میں سے دس زندہ نہیں بچیں گے جب لوگوں نے یہ تقریر سنی تو ان پرحملہ کردیا اوران کوقتل کردیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان میں ایک شخص ہے جس کا ہاتھ ناقص ہے اس کولایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم میں سے کس نے اس کو دیکھا ہے تو ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے اس کو دیکھا کہ اس طرح آیا تو فرمایا تم نے جھوٹ بولا تم نے اس کونہیں دیکھا بلکہ یہ خارجیوں کا امیر ہے جو جنات سے نکلا ہے۔یعقوب بن شیبة فی کتاب مسبر علی

۳۱۶۲۶.....عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہروان کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھوڑے پر تھا جب ان سے فارغ ہوئے اوران کوقتل کیا تو نہ توکسی سرکودھڑ سے الگ کیا نہ ہی کسی لاش کا ستر کھولا۔رواہ بیھقی

۳۱۶۲۷.....(ایضاً)مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے اس آیت کے بارے میں پوچھاقل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمـا لاالـذین ضل سعیھم فی الحیاۃ الدنیا کیا اس سے مرادحروریہ خوارج ہیں؟فرمایانہیں بلکہ یہ آیت تواہل کتاب یہودونصاریٰ میں نازل ہوئی یہود نے رسول اللہ ﷺ کی رسالت کاانکارکیاجب کہ نصاریٰ نے جنت کاانکارکیاکہا کہ اس میں کھانے پینے کاسامان نہیں لیکن حروریہ اس آیت کامصداق ہیں الذین ینقضون عھداللہ من بعد میثاقه ویقطعون ماامر االلہ به ان یوصل ویفسدون فی الارض اولئک ھم الخاسرون اورسعدرضی اللہ عنہ ان کوفاسقین کے نام سے یادکرتے تھے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۶۲۸.....(ایضاً)مصعب بن سعد ہی سے روایت ہے کہ میرے والد سے خوارج کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ وہ ایک قوم ہے انہوں نے ٹیڑھاراستہ اختیاراللہ تعالیٰ نے انکے دلوں کوٹیڑھا کردیا۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۶۲۹.....(ایضاً)ابوبرکۃ الصائدی سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ پستان والےکوقتل کیا تو سعد نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس وادی کےجن کوقتل کیا ہے۔رواہ ابن ابی شیبة

۳۱۶۳۰.....بکربن فوارس سے روایت ہے کہ انہوں نے تذکرہ کیاپستان والےشخص کا جواہل نہروان کے ساتھ تھا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ وادی کا شیطان ہے اس کوچلا رہا ہے بجیلہ کا ایک شخص جس کواشھب کہاجاتا ہے یاابن اشھب یہ بدی کی علامت ہے ظالم قوم میں۔رواہ ابن ابی شیبة

الرافضه...... قبحهم اللّٰه

۳۱۶۳۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اورتمہاری جماعت جنت میں ہوں گےایک قوم آئے گی ان کے لئے برالقب ہوگا جن کورافضہ کہاجاتا ہے جب تم ان سے ملوان کوقتل کروکیونکہ وہ مشرک ہیں۔(حلیۃ الاولیا اورابن جوزی نے واہیات میں نقل کیااس کی سند میں محمد بن حجادہ ثقہ ہیں شعیت میں عالی ہیں ان سے شیخان نے روایت لی ہیں۔

۳۱۶۳۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری زمانہ میں ہرعلی اورابی علی کوقتل کیا جائے گا اس طرح ہرحسن اورابوحسن کو یہ اس وقت ہوگا جب وہ میرے بارے میں ایسے ہی افراط میں مبتلاء ہوں گے جیسے نصاریٰ عیسیٰ بن مریم کے بارے میں۔

۳۱۶۳۳.....ابی جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کومنبرپر یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا کہ میری وجہ سے دوشخص ہلاک ہوں گے ایک محبت میں غلوکرنے والا دوسرابغض وعداوت میں غلوکرنے والا۔ابن منیع وروانه ثقات

۳۱۶۳۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعدایک قوم آئے گی ان کا برالقب ہوگا ان کورافضہ کہا جائے گا اگران سے ملاقات ہوجائے تو ان کوقتل کروکیونکہ وہ مشرک ہیں میں نے کہا اے اللہ کے نبی ان کی علامت کیا ہوگی؟فرمایا تمہارے بارے میں ایسے افراط سے کام لیں گے جوتم میں نہیں،اورمیرے صحابہ رضی اللہ عنہم پرلعن طعن کریں گے اوران کوگالیاں دیں گے۔

ابن ابی عاصم فی المسبتر وابن شاھین

خارجیوں کے خلاف جہاد کرنا

۳۱۶۳۵...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اگر آپ کو یہ بات خوش کرے کہ آپ اہل جنت میں سے ہوں تو ایک قوم ایسی ہوگی جو اپنے آپ کو آپ کی محبت کی طرف منسوب کرے گی قرآن پڑھیں جو ان کے سینے تک نہیں اترے گا ان کا برا لقب ہوگا ان کو رافضی کہا جائے گا اگر ان کا زمانہ پالو تو ان کے خلاف جہاد کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔ابن بشران والحاکم فی الکنی

۳۱۶۳۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی، کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتلا دوں اگر وہ عمل کرو تو اہل جنت میں سے ہو جاؤ تم اہل جنت میں سے ہو۔میرے بعد ایک قوم ظاہر ہوگی ان کو رافضی کہا جائے گا اگر ان کا زمانہ مل جائے تو ان کے ساتھ قتال کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے بعد ایسی اقوام ہوں گی جو ہماری محبت کا اظہار کریں گی لیکن ہم سے باغی ہوں گی ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں گے۔

خیثمہ بن سلیمان الا طرابلسی فی فضائل الصحابة الا لکائی فیا لسنه

۳۱۶۳۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی ان کا برا لب ہوگا ان کو رافضی کہا جائے گا وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرک ہیں۔الالکائی فی السنه

۳۱۶۳۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی ان کو رافضی کہا جائے گا اسی نام سے پہچانا جائے گا ہماری جماعت کی طرف منسوب ہوں گی لیکن وہ ہماری جماعت سے نہیں ہوگی ان کی نشانی یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں گے جہاں کہیں ان کو پاؤ قتل کردو کیونکہ وہ شرک ہیں۔الالکائی

۳۱۶۳۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اے اللہ لعنت فرما ہم سے بغض رکھنے میں غلو کرنے والے پر اور ہم سے محبت کرنے میں غلو کرنے والے پر۔ابن ابی شیبة والعشاری فی فضائل الصدیق وابن ابی عاصم والالکائی فی السند

۳۱۶۴۰...... مدائنی روایت سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو دیکھا اپنے دروازے پر قنبر سے پوچھا یہ قنبر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا یہ آپ کی جماعت کے لوگ ہیں۔فرمایا کیا وجہ ہے کہ ان میں میری جماعت کی علامت نہیں ہے؟ پوچھا وہ کیا علامات ہیں فرمایا، بھوک۔(روزہ) سے پیٹ مڑ جانا پیاس ہونٹ کا خشک ہو جانا۔رونے سے آنکھوں کا چندھیا ہو جانا۔احمد نبوری ابن عساکر

۳۱۶۴۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمارے اہل بیت کے بارے میں دو جماعتیں ہلاک ہوں گی ایک محبت میں غلو کرنے والی دوسری کھلا بہتان باندھنے والی۔ابن ابی عاصم

۳۱۶۴۲...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قوم مجھ سے محبت کرے گی اور میری محبت ان کو جہنم میں داخل کرے گی ایک قوم مجھ سے بغض وعداوت ظاہر رہے گی وہ ان کو جہنم میں داخل کرے گی۔ابن ابی عاصم وخشیش

۳۱۶۴۳...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتے ہیں یہاں تک وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو بھی گالیاں دیتے ہیں تو فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتے ہو ان بزرگوں کا عمل تو منقطع ہو گیا تو اللہ کو منظور ہوا کہ اجر منقطع نہ ہو۔رواہ ابن عساکر

۳۱۶۴۴...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری وجہ سے دو قومیں ہلاک ہوں گی محبت میں افراط سے کام لینے والا اور عداوت میں افراط سے کام لینے والا۔ابن ابی عاصم وخشیش والاصبهانی فی الحجة

واقعۃ الجمل

جنگ جمل کا واقعہ

(مسند الصدیق) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں نے ایک گائے دیکھی ہے جو میرے گرد ذبح ہو رہی تھی تو فرمایا اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارے گرد ایک جماعت قتل ہوگی۔

ابن ابی شیبۃ ابونعیم بن حماد فی الفتن و ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

۳۱۶۴۵...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ثور بن مجزاۃ سے روایت ہے کہ میں جمل کے دن طلحہ بن عبیداللہ کے پاس سے گذرا وہ زخمی تھے اور زندگی کی تھوڑی رمق باقی تھی میں ان کے قریب کھڑا ہو گیا انہوں نے سر اٹھایا اور کہا میں ایک شخص کا چہرہ دیکھ رہا ہوں گویا چاند ہے آپ کا تعلق کہاں سے ہے میں نے کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہوں فرمایا ہاتھ بڑھائیے میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں میں نے ہاتھ پھیلایا انہوں نے بیعت کی اور ان کی جان نکل گئی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو طلحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ سنایا تو فرمایا ''اللہ اکبر'' اللہ اکبر'' اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ طلحہ کو جنت میں داخلہ سے انکار فرمادیں گے مگر اس حال میں کہ میری بیعت ان کی گردن میں ہوگی۔ (مستدرک ابن حجر نے اطراق میں فرمایا اس کی سند ضعیف ہے)

۳۱۶۴۷...... قیس بن عباع سے روایت ہے کہ میں اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ہم نے کہا کہ کیا آپ ﷺ نے آپ کو کوئی ایسی بات بتلائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتلائی ہو فرمایا نہیں مگر جو میری اس کتاب میں ہے ایک کتاب نکالی تلوار کے نیام سے تو اس میں مذکور تھا مسلمانوں کے خون کا بدلہ لیا جائے گا وہ دوسری اقوام کے مقابلہ میں ایک ہاتھ کی طرح ہیں ان کے ادنیٰ درجہ کے آدمی کی ذمہ داری پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی کسی مؤمن کو کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا اور معاہد کا عہد برقرار ہوتے ہوئی اس کو قتل نہیں کیا جائے گا جس نے کوئی نئی بات نکالی اس کی ذمہ داری اس پر ہے جس نے بدعت کی ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے ان سے نہ تاوان قبول کیا جائے گا نہ فدیہ۔ ابوداؤد، نسائی ابویعلی و ابن جریر البیھقی

۳۱۶۴۸...... (ایضاً) قیس بن عبادۃ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ جو یہاں تک چل کر آئے کیا آپ ﷺ نے آپ سے کوئی خاص عہد کیا تھا یا اپنی رائے سے آئے۔ ابوداؤد ابن سنیع عم دور فی ضیاء مقدسی

۳۱۶۴۹...... علی بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منبر پر تھے ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے امیر المؤمنین آپ نے تو لوگوں کو ایسے حسن سمجھ لیا جسے لوگ اپنے اونٹ کو حلال کرتے ہیں کیا رسول اللہ ﷺ کا عہد تھا یا کوئی بات آپ نے دیکھی؟ واللہ نہ میں نے جھوٹ بولا نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا نہ گمراہ ہوا نہ میرے ذریعہ گمراہ کیا گیا بلکہ رسول اللہ ﷺ کا عہد ہے جو مجھ سے فرمایا وہ نا کام ہوا جس نے بہتان باندھا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے عہد لیا کہ ہر اس شخص سے قتال کروں جو عہد توڑنے والا ہے ظلم کرنے والا ہے اور دین سے بغاوت کرنے والا ہے۔ البزار و ابویعلی

۳۱۶۵۰...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ طلحہ بن عبیداللہ اور ان کے ساتھیوں کے معاملہ میں بصرہ آئے تو عبداللہ بن کوا اور ابن عباد کھڑے ہوئے اور کہا اے امیر المؤمنین ہمیں بتائیں آپ کا یہ سفر کیسا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کی وصیت کی تھی آپ علیہ السلام نے کوئی عہد لیا تھا؟ یا آپ کی یہ رائے ٹھہری جب آپ نے امت کے انتشار و اختلاف کو دیکھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ علیہ السلام سے جھوٹ نہیں بول سکتا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ پر نہ اچانک موت طاری ہوئی نہ ہی آپ شہید کئے گئے آپ کچھ عرصہ بیمار رہے مؤذن نماز کے لئے اذان کہتے آپ فرماتے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھے مجھے چھوڑ دیا۔ (یعنی نماز کا حکم

نہیں دیا) حالانکہ وہ میرے حالات سے واقف تھے اگر مجھے حکم دیتے میں اس کو پورا کرتا یہاں ازواج مطہرات میں سے ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نرم دل آدمی ہیں جب آپ کی جگہ کھڑا ہوں گے لوگوں کو قرأت کی آواز نہیں سنا سکیں گے اگر آپ علیہ السلام عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں وہ نماز پڑھا دیں تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ تم تو (حیلہ سازی) میں صواحب یوسف علیہ السلام معلوم ہوتی ہو جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو مسلمانوں نے اپنے معاملہ پر غور کیا تو رسول اللہ ﷺ نے جن کو دینی امور کا ذمہ دار بنایا تو یہ دیکھ کر لوگوں نے ان کو دنیاوی امور کا بھی ذمہ دار بنا دیا مسلمانوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی میں نے بھی بیعت کی جب وہ مجھے جہاد کے لئے بھیجے جہاد کرتا جب وہ کچھ دیتے ہیں لے لیتا میں ان کے سامنے اقامت حدود اللہ کے لیے ایک لاٹھی کی طرح تھا اگر خلافت کوئی ھبہ کرنے کی چیز ہوتی تو اپنی اولاد کو دیدیتے اور اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ خاندان قریش میں سے ایک شخص کو امت کا معاملہ سپرد کر دیں، لہٰذا اس معاملہ میں کوئی خرابی پیدا ہوگی تو اس کا ذمہ دار حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے انہوں نے ہم میں سے چھ آدمیوں کا چناؤ کیا ان میں سے ایک میں بھی ہوں تاکہ ہم غور وفکر کر کے خلافت کے لئے ایک شخص کا انتخاب کرلیں جب ہمارا اجتماع ہوا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جلدی سے اپنا حق ہمارے سپرد کر دیا اور ہم سے عہد لیا کہ ہم پانچ میں سے ایک شخص کو خلیفہ منتخب کرلیا جائے ہم نے ان سے عہد کرلیا انہوں نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کرلی اس وقت جب میں نے اپنے معاملہ پر غور کیا تو دیکھا میرا عہد بیعت پر مقدم ہے میں نے بھی بیعت کرلی اب میں جہاد میں جاتا ہوں جب وہ مجھے جہاد کے لئے بھیجتے ہیں اور جو کچھ وہ مجھے دیتے ہیں اس کو لے لیتا ہوں اب اقامت حدود کے سلسلہ میں میں ان کے لئے ایک لاٹھی بن گیا جب حضرت عثمان قتل ہوئے تھے تو میں نے اپنے معاملہ پر غور کیا تو میں نے دیکھا حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی اتباع واطاعت کا جو عہد میری گردن پر تھا وہ ختم ہو گیا اور حضرت عثمان سے جو عہد کیا تھا وہ میں نے پورا کیا اب میں مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں نہ کسی کا میرے اوپر کوئی دعوی ہے نہ مطالبہ اب اس میں کود پڑے ایک ایسا شخص جو میرے برابر کا نہیں یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ نہ ان کی قرابت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری طرح ہے نہ ہی علم میں میرے برابر ہیں نہ میری طرح سابق فی الاسلام ہیں لہٰذا خلافت کا ان سے میں زیادہ حقدار ہوں دونوں نے کہا آپ نے سچ بولا پھر ہم نے کہا ہمیں ان دونوں کے ساتھ قتال کے متعلق بتلائیں یعنی طلحہ اور زبیر کے ساتھ جو آپ کے ساتھی ہیں ہجرت کرنے میں اور بیعت رضوان میں اور مشورہ میں تو انہوں نے فرمایا ان دونوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی مدینہ منورہ میں اور بصرہ میں اگر میری مخالفت شروع کردی اگر کسی شخص نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر کے ان کی مخالفت کی ہم نے ان سے قتال کیا اگر کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیعت کر کے ان کی مخالفت کی ہم نے اس سے قتال کیا۔ ابن راھویہ وصحیح

۳۱۶۵۱..... قتادہ سے روایت جب جنگ جمل کے دن زبیر رضی اللہ عنہ واپس ہو گئے اور یہ خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا اگر ابن صفیہ جانتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں تو واپس نہ جاتے یہ اس وجہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں سے ملاقات کی بنوساعدہ میں فرمایا اے زبیر کیا تم علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہو تو عرض کیا مجھے ان سے محبت کرنے میں کیا چیز مانع ہے پھر فرمایا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم ان سے قتال کرو گے اس حال میں کہ تم ظالم ہوں گے راوی کہتے ہیں کہ وہ یہی سمجھتے تھے ان کے واپس ہونے کی وجہ یہی ہے۔ بیھقی فی الدلائل

۳۱۶۵۲..... ابوالاسود دؤلی سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی قتال کی صف میں طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کے قریب ہوئے اور دونوں طرف کی صفیں قریب ہوئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خچر پر سوار ہو کر نکلے آواز دی کہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو میرے سامنے بلاؤ ان کو بلایا گیا تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے زبیر میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں وہ دن یاد ہے کہ ہم دونوں ایک جگہ پر تھے رسول اللہ ﷺ کا وہاں سے گذر ہوا آپ علیہ السلام نے پوچھا اے زبیر کیا تم علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہو تو تم نے کہا تھا کیا میں اپنے خالہ زاد پھوپھی زاد سے محبت نہ کروں جو میرے دین پر بھی ہیں؟ پھر ارشاد فرمایا اے علی! کیا تم ان سے محبت کرتے ہو تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا میں اپنے پھوپی زاد بھائی اور مسلمان بھائی سے محبت نہ کروں؟ پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا اے زبیر تم ان سے قتال کرو گے اس حال میں کہ تم ظالم ہو گے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں؟ میں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سننے کے بعد بھول گیا تھا ابھی مجھے یاد آ گیا اللہ کی قسم میں تمہارے ساتھ قتال نہیں کرونگا زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے تو ان کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ تو کہا

مجھے علی رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث یاد دلائی جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی میں نے یہ حدیث سنی تھی کہ تم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرو گے اس حال میں اس لڑائی میں تم ظالم ہوگے بیٹے نے کہا آپ قتال کے لئے تو نہیں آئے لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے آئے ہیں اللہ تعالیٰ اس معاملہ کی اصلاح فرمائیں گے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اللہ کی قسم اٹھا چکا ہوں علی رضی اللہ عنہ سے قتال نہیں کروں گا تو بیٹے نے کہا آپ اپنے غلام کو آزاد چھوڑ دیں اور رک جائیں یہاں تک اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان صلح فرمادے غلام کو آزاد کر دیا اور ایک طرف ٹھہر گئے جب لوگوں میں اختلاف شروع ہوگیا اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر چلے گئے۔ بیهقی فی الدلائل ابن عساکر

۳۱۶۵۳ ...... ولید بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابن جرموز نے زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے پاس زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار بھی تھی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تلوار ہے جس کے ذریعہ ایک عرصہ تک رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور سے غم کو دور کیا گیا لیکن ہر پہلو کو گرنا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۵۴ ...... ابونضرہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس زبیر رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو فرمایا اے اعرابی مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا میں ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے قاتل جہنم میں ہوگا اے اعرابی اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالے۔

ابن عساکر درجاله ثقات وله طرق عن علی رضی الله عنه

قاتلِ زبیر رضی اللہ عنہ سے اعراض کرنا

۳۱۶۵۵ ...... مسلم بن نذیر سے روایت ہے کہ ابن جرموز علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت دینے میں تاخیر کی تو اس نے کہا میں زبیر رضی اللہ عنہ کا قاتل ہوں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم ابن صفیہ کو قتل کر کے فخر کرتے ہوا اپنا ٹھکانہ جہنم کو بنالو ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے حواری تھے۔ ابن ابی حیثمه ابن عساکر

۳۱۶۵۶ ...... زراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن جرموز قاتل زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابن صفیہ کا قاتل ضرور جہنم میں داخل ہوگا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کا حواری ہے اور میرے حواری زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔ طبرانی ابن ابی شیبة شاشی ابویعلی ابن جریر وصححه

۳۱۶۵۷ ...... حسن بن علی بن حسن بن حسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ عمرو بن جرموز زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار لے کر علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار لے کر اس کی طرف دیکھا پھر فرمایا اللہ کی قسم اس تلوار کے مالک نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ سے بارہا غم کو دور فرمایا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۵۸ ...... حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں کامیاب ہوئے تو گھر میں داخل ہوئے ان کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ اس فتنہ کا قائد جنت میں داخل ہوگا اور پیروکار جہنم میں احنف بن قیس نے پوچھا اے امیر المؤمنین وہ کون ہے؟ فرمایا زبیر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۵۹ ...... نذر ضبی روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا جب کہ وہ دونوں صفوں کے درمیان میں تھے فرمایا آپ کو امن ہے آپ میرے پاس آئیں میں آپ سے گفتگو کرتا ہوں تو وہ آ گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے محمد ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے کیا ایک مرتبہ ایسا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نکلے میں اور آپ ان کے ساتھ تھے آپ علیہ السلام نے آپ کی کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا تھا گویا کہ اے زبیر کیا آپ ان کے ساتھ قتال کریں گے؟ تو زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد آ گیا یہ کہ کر جنگ سے واپس ہو گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۰ ...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں

کہ آپ کو یاد ہے کہ ہم دونوں ثقیفہ بنی فلاں میں تھے ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے تھے رسول اللہ ﷺ کا گذر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا گویا تم زبیر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہو میں نے کہا تھا مجھے محبت سے کیا چیز مانع ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تم سے قتال کرے گا اس حال میں کہ وہ ظالم ہوگا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے یاد آ گیا مجھے وہ بات یاد دلائی جس کو میں بھول گیا تھا پیٹھ پھر کر واپس ہو گئے۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۱...... محمد بن عبید اللہ انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جنگ جمل کے دن قتال کے لئے آیا اور کہا مجھے طلحہ سے قتال کی اجازت دیدیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اس کو جہنم کی خوشخبری سنا دو۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۲...... رفاعہ بن صبی اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کی ساتھ جنگ جمل میں تھا انہوں نے طلحہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ مجھ سے ملاقات کریں وہ ملاقات کے لئے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئی سنا ہے جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے اے اللہ اس کو اپنا دوست بنالے جو علی رضی اللہ عنہ کو دوست بنائے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھے تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں سنا تھا تو فرمایا پھر مجھ سے کیوں قتال کرتے ہو۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۳...... سیف بن عمر بدر بن خلیل سے وہ علی بن ربیعہ والبی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہ ان کی وہ تلوار جس کو حراب کہا جاتا ہے خبر دی ان کے ساتھ براتاؤ کرنے کے بارے میں اور یہ کہ میں نے ان کو برچھی ماری وہ اچٹ گئی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ طلحہ پر وار کرنے کی اور تلوار اس سے اچٹ جانے کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انھا مامورۃ اس نے فساد پھیلایا اگرچہ تلوار اس سے اچٹ گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۶۴...... ابراھیم سے روایت ہے کہ بشر بن جرموز علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس آیا تو علی رضی اللہ عنہ تو بے رخی سے پیش آئے تو ابن جرموز نے کہا کیا ایک آزمائش والے سے یہی برتاؤ کیا جاتا ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے منہ میں پتھر پڑیں مجھے تو اللہ کی ذات سے امید ہے کہ میں اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ونزعنا مافی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔ ہم ان کے دلوں سے حسد کو نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بن کر مسہریوں میں آپس میں آمنے سامنے بیٹھیں گے۔ اللالکائی

۳۱۶۶۵...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ تمہاری ماں کا کیا حال ہے اس نے کہا انتقال کر گئی تو انہوں نے عنقریب تم ان سے قتال کرو گے اس آدمی کو تعجب ہوا اس بات سے یہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نکل آئیں۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۶۶...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ بتاؤں کہ تم اپنی ماں سے قتال کرو گے تو کیا تم لوگ میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے پوچھا کیا یہ حق اور سچ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا حق ہے۔ نعیم، ابن عساکر

۳۱۶۶۷...... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے پوچھا کہ تم میں سے صاحب جمل کون ہے؟ اس کے گرد بہت سے لوگ قتل ہوں گے وہ قتل کے قریب ہوکہ نجات پا جائے گی۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۶۸...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جس کو کلاب حواب میں بھونکیں گے؟ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بنی عامر کے بعض چشموں پر گذر ہوا رات کے وقت تو کتے ان پر بھونکے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس جگہ کے متعلق دریافت فرمایا تو ان سے کہا گیا کہ یہ چشمہ حواب ہے تو وہاں رک گئیں اور فرمایا کہ میرے خیال میں واپس جانا بہتر ہے کیونکہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تم میں سے ایک کا کیا حال ہوگا جس پر کلاب حواب بھونکیں گے تو ان سے کہا گیا اے ام المؤمنین آپ تو لوگوں کے درمیان صلح کے لئے جا رہی ہیں۔ ابن ابی شیبۃ ونعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۶۶۹...... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار جنگوں میں دونوں طرف کے مقتولین جنت میں ہوں

گے۔(۱) جنگ جمل (۲) صفین (۳) حرۃ اور آپ رضی اللہ عنہ چوتھی کو چھپاتے تھے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۶۷۰......عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک محبوب شخص کون تھا فرمایا علی رضی اللہ عنہ پھر آپ کا ان کے خلاف خروج کرنے کا کیا سبب تھا انہوں نے فرمایا آپ کے والد صاحب کا آپ کی والدہ سے نکاح کا کیا سبب تھا؟ عرض کیا اللہ کی تقدیر سے ایسا ہوا تو فرمایا وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہوا

۳۱۶۷۱......طاؤس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جس پر کتا بھونکے گا اس اس جگہ پر تم اس سے بچو اے حمیرا۔نعیم بن حماد فی الفتن وسندہ صحیح

جنگ جمل کے دن اعلان

۳۱۶۷۲......جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ کی حکم سے منادی نے آواز لگائی کہ نہ بھاگنے والے کا تعاقب کیا جائے نہ کسی زخمی کو قتل کیا جائے نہ کسی قیدی کو قتل کیا جائے جو اپنا دروازہ بند کرے اس کے لئے امن ہے جو اپنا اسلحہ پھینک دے اس کے لئے بھی امن ہے ان کے سامان میں سے کسی چیز کو مال غنیمت نہیں بنایا گیا۔ابن ابی شیبۃ بیھقی

۳۱۶۷۳......ابی البختری سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل کے شرکاء کے متعلق سوال کیا گیا کہ وہ مشرک تھے؟ تو فرمایا وہ تو شرک سے بھاگنے والے تھے پوچھا گیا منافقین تھے؟ فرمایا کہ منافقین کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں فرمایا ہمارے ہی مسلمان بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی۔ابن ابی شیبۃ بیھقی

۳۱۶۷۴......ام راشد سے روایت ہے کہ میں نے طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارے ہاتھ نے تو بیعت کی لیکن دل بیعت نہیں کرتا میں نے علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا جس نے بیعت توڑی اس نے اپنا نقصان کیا اور جس نے اللہ کے اس عہد کو پورا کیا جو اس نے کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر عظیم عطاء فرمائیں گے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۷۵......عبد خیر علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نہ کسی بھاگنے والے کا تعاقب کرو نہ کسی زخمی پر حملہ کرو جس نے اسلحہ پھینکا اس کو امن حاصل ہو گیا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۷۶......ابوالبختری روایت کرتے ہیں کہ جب جنگ جمل والے شکست کھا گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو غلام معسکر سے باہر ہو اس کو نہ پکڑا جائے جو جانور اور اسلحہ ملے وہ تمہارا ہے ام ولد بھی تمہاری نہیں اور میراث شرعی اصول کے مطابق تقسیم ہوگی جس عورت کا شوہر قتل ہوا ہو وہ چار ماہ دس دن عدت گذارے پوچھا گیا اے امیر المؤمنین اس لشکر کا خون اور عورتیں حلال نہیں ہیں؟ تو فرمایا اہل قبلہ کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے تو سپاہیوں نے مخاصمت شروع کی تو فرمایا اپنا حصہ لو اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں قرعہ اندازی کرو وہی اس جنگ کی رئیس اور قائد ہیں وہ جدا ہو گئے اور کہا نستغفر اللہ علی رضی اللہ عنہ ان پر غالب آئے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۷۷......ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے طلحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو شکست دی تو نداء کروادی کہ کسی سامنے آنے والے یا پیٹھ پھیر کر جانے والے کو قتل نہ کیا جائے نہ کسی کا۔(بند) دروازہ کھولا جائے نہ کسی عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا جائے نہ کسی کے مال کو۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۶۷۸......(مسند علی رضی اللہ عنہ) قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو عرض کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ سے کوئی مخصوص عہد کیا ہے؟ فرمایا نہیں مگر یہ پھر اپنے نیام سے ایک تلوار اور صحیفہ نکالا اس میں لکھا ہوا تھا کہ مسلمانوں کا خون آپس میں برابر ہیں اور ان کے ادنیٰ درجہ کے شخص کے عہد کو پورا کیا جائے گا وہ دوسروں پر ایک ہاتھ کی طرح ہیں کسی مؤمن کو کافر کے بدلہ میں قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی معاہد کو عہد کے دوران قتل کیا جائے گا۔ابن جریر، بیھقی

۳۱۶۷۹......(مسند علی) داؤد روایت کرتے ہیں کہ عمران بن طلحہ رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے مل گئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس واپس جاؤ کیونکہ وہ تمہارا مال تمہیں واپس کریں گے تو عمران واپس آیا اور کوفہ پہنچے اور علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا مرحبا اے بھتیجے میں نے تمہارے مال پر قبضہ کھانے کے لئے نہیں کیا بلکہ مجھے اس پر احمق لوگوں کے قبضہ کا خطرہ ہوا تھا تم اپنے بچا قرظہ بن کعب ابن عمیرہ کے پاس جاؤ ان سے کہو کہ تمہاری زمین سے جو کچھ غلہ حاصل ہوا ہو وہ تمہیں واپس کردیں مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ میں اور وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جنکے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا پھر یہ آیت تلاوت کی'' ونزعنا ما في صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقا بلین ''تو حارث اعور نے کہا اللہ کی قسم ایسا نہ ہوگا اللہ بڑے انصاف والے ہیں ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہمیں اور ان کو جنت میں جمع فرمائیں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر کس کو جمع فرمائیں گے مجھے اور تیرے باپ کو۔

ابن عساکر ورواه البیهقي عن ابي حبیبه مولیٰ طلحه

۳۱۶۸۰......(ایضاً) عمرو بن خالد بن غلاب سے روایت ہے کہ میں کوفہ آیا جنگ جمل کے واقعہ کے ساتھ میں نے کوفہ میں ایک قوم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ امیر المؤمنین ہم میں ان لوگوں کی عورتوں کو تقسیم فرمائیں گے میں احنف کے پاس آیا اور ان سے ذکر کیا کہ میں نے لوگوں سے اس اس طرح کی باتیں سنی ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ امیر المؤمنین کو اس کی اطلاع کریں ہم علی بن ابی طالب کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھتیجے نے اس طرح خبر دی ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ اے احنف پھر پوچھا کس نے بات کی؟ تو کہا عمرو بن خالد نے پوچھا ابن غلاب؟ کہا ہاں تو فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کے والد کو رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں دیکھا آپ علیہ السلام نے فتنے کا ذکر فرمایا تو فرمایا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے فتنوں سے بچائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا'' اللهم اکفه الفتن ماظهر منها وما بطن ''اس کے متعلق یہ اشعار ہیں:

کفی فتن الدنیا بدعوة احمد
ففاز بهانی الناس من نا له خر
ظواهر ها جمعا وبا طنها معا
فصح له في امره السر و الجهر
رواه علی المرتضیٰ عن محمد
ففي مثل هذا قد یطیب به النشر

ابونعیم وقال: هذالحدیث عزیز

۳۱۶۸۱......(ایضاً) یحییٰ بن سعید اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن جب ہم جنگ کے لئے تیار ہوگئے جب ہم نے صف بندی کرلی تو علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں نداء دی کہ کوئی تیراندازی نہ کرے کوئی نیزہ بازی نہ کرے نہ تلوار چلائے اور قوم کے ساتھ ابتداء بالقتال نہ کرے بلکہ ان کے ساتھ نرم گفتگو کیجائے کیونکہ یہ مقام ایسا ہے جو اس میں کامیاب ہوا اور وہ قیامت کے دن کامیاب ہوگا ہم جنگ سے رکے رہے یہاں تک دن چڑھ گیا اور قوم نے یکبارگی آواز لگائی کہ یا ثارات عثمان یعنی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ تو علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن حنفیہ کو پکار کر پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو بتایا یا ثارات عثمان رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں تو علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا۔

اللهم کب الیوم قتلة عثمان لوجوههم.

اے اللہ عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو آج ہی اوندھے منہ گرادے۔رواہ بیهقی

جنگ جمل میں مصالحت کی کوشش

۳۱۶۸۲..... (ایضاً) محمد بن عمر بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل میں قتال شروع کرنے سے پہلے تین مرتبہ صلح کے لئے مخالفین کو دعوت دی یہاں تک تیسرے دن حضرت حسن حسین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہم میں زخمی زیادہ ہو گئے تو فرمایا بھتیجے اللہ کی قسم میں تو مخالفین کی ہر حرکت سے واقف ہوں اور فرمایا مجھے پانی بھر کر دو ان کو پانی دیا گیا انہوں نے وضوء کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی اور اپنے لشکر کو ھدایت کی کہ اگر تم غالب آ ؤ مخالفین کے کسی بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرنا کسی زخمی کو قتل نہ کرنا جو برتن لڑائی کے میدان میں لے آئے ان پر تو قبضہ کر لو اور جو اس کے علاوہ ہیں وہ ورثہ کے ہیں۔ (بیہقی نے روایت کی اور کہا یہ روایت منقطع ہے)

۳۱۶۸۳..... ابو بشر شیبانی سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے واقعہ میں جب بصرہ میں جمع ہوئے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کون ہے جو قرآن اٹھا کر مخالفین سے پوچھے کہ تم کس چیز کا انتقام چاہتے ہو؟ تم ہمارا اور اپنا خون بہاؤ گے تو ایک شخص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین میں اس کام کے لئے تیار ہوں تو فرمایا تم تو قتل کر دیئے جاو گے عرض کیا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں تو فرمایا قرآن کریم ہاتھ میں لو لے کر گئے مخالفین نے ان کو قتل کر دیا پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل صبح کون جائے گا جیسے گذشتہ روز اعلان فرمایا تو آج میں ایک شخص نے عرض کیا میں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم تو قتل کر دیئے جاؤ گے جیسے تمہارے ساتھی قتل کر دیئے گئے تو عرض کیا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں یہ گیا اسے قتل کر دیا گیا پھر ایک اور نے کہا روازانہ ایک تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (حجت تمام ہو چکی ہے) اب تمہارے لئے قتال حلال ہو گیا اب دونوں طرف کے لوگ میدان میں نکل آئے تحت لڑائی کی ان کو واپس کر دیا جو کچھ میدان میں تھا حتیٰ کہ دیگچی بھی۔ رواہ بیہقی

۳۱۶۸۴..... (ایضاً) حمید بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے عمار بن یاسر سے سنا کہ علی رضی اللہ عنہ سے (مخالفین کے) بچوں کو قید کرنے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا ان کے کسی فرد کو قید نہیں کیا جائے گا ہم تو اسی سے قتال کرتے ہیں جو ہم سے قتال کرے تو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر آپ اس کے علاوہ کوئی اور جواب دیتے تو میں آپ کی مخالفت کرتا۔ رواہ بیہقی

۳۱۶۸۵..... شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل اور جنگ نہروان میں علی رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو قیدی نہیں بتایا۔

رواہ بیہقی

۳۱۶۸۶..... (ایضاً) محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ علیؓ نے جنگ جمل کے دن فرمایا کہ ہم ان پر احسان کرتے ہیں اشہدان لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کی وجہ سے ہم ان کے بیٹوں کو ان کی آباء کے وارث قرار دیتے ہیں۔ رواہ بیہقی

۳۱۶۸۷..... (ایضاً) عبد خیر سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے اہل جمل کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ہمارے بھائی ہیں انہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی، انہوں نے ہم سے قتال کیا اس لئے ہم نے ان سے قتال کیا انہوں نے رجوع کر لیا بغاوت چھوڑی ہم نے قبول کیا۔

رواہ بیہقی

زبیر اور علی رضی اللہ عنہما کی گفتگو

۳۱۶۸۸..... ابن جریر مازنی سے روایت ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جب دونوں نے موافقت کی علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا اے زبیر میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرو گے اس حال میں کہ تم ظالم ہو گے؟ تو کہا ہاں مجھے اس وقت اس مقام سے یہ حدیث یاد نہیں آئی (یہ کہہ کر) واپس لوٹ گئے۔

ابویعلی عقیلی بیہقی فی الدلائل ابن عساکر

۳۱۶۸۹......اسود بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل کے دن دیکھا اور ان کو آواز دی علی رضی اللہ عنہ نے اے ابوعبداللہ! تو وہ متوجہ ہوئے یہاں تک دونوں کے جانوروں کے کندھے مل گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تمہیں وہ دن یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب میں تم سے سرگوشی کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ان سے سرگوشی کر رہے ہیں ایک دن یہ تم سے قتال کرے گا وہ تمہارے حق میں ظالم ہوگا (یہ سن کر) زبیر رضی اللہ عنہ نے جانور کے چہرے پر ہاتھ مار کر رخ پھیر دیا اور روانہ ہوگئے۔ابن ابی شیبۃ وابن عساکر

۳۱۶۹۰......عبدالسلام جب کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن علی رضی اللہ عنہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنہائی اختیار کی اور فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں سقیفۂ بنی ساعدہ میں ایک مرتبہ آپ میرے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کو کیا یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرو گے اس حال میں کہ تم ظالم ہو گے پھر تمہارے خلاف مدد کی جائے گی؟ کہا ہاں میں نے یہ بات سنی ہے یقیناً میں آپ سے قتال نہیں کروں گا۔(ابن ابی شیبۃ وابن منیع عقیلی نے روایت کی اور کہا یہ متن کسی ایسی روایت سے مروی نہیں جو ثابت ہو)۔

۳۱۶۹۱......حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل کے دن دیکھا کہ وہ مجھ سے چمٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے اے حسن! کاش میں اس سے بیس سال قبل انتقال کر جاتا۔ابن ابی شیبہ مسدد والحارث ابن عساکر

۳۱۶۹۲......(مسند الزبیر) ابوکنانہ سے روایت ہے کہ جنگ جمل کے دن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم ایسے دن سے بہت ڈرتے تھے۔ ابن عساکر

ذیل واقعۃ الجمل

۳۱۶۹۳......حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم بنی اسرائیل کی نقش قدم پر چلو گے ان میں جو باتیں پیش آئیں تم میں بھی پیش آئیں گی ایک شخص نے پوچھا تو کیا ہم میں بندر اور خنزیر بھی ہوں گے؟ فرمایا تمہیں اس سے کون سی بات بری کر رہی ہے تیری ماں مرے، لوگوں نے کہا اے ابوعبداللہ ہمیں حدیث سنائیے۔

تو فرمایا اگر میں نے حدیث سنائی تو تم تین فرقوں میں منقسم ہو جاؤ گے ایک فرقہ جو مجھ سے قتال کرے گا ایک فرقہ جو میری مدد نہیں کرے گا ایک فرقہ جو میری تکذیب کرے گا میں حدیث بتایا کرتا ہوں لیکن اس کو رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت نہیں کرتا ہوں تو بتاؤ اگر میں نے حدیث بیان کروں کہ تم اپنی کتاب (قرآن کریم) کو لے کر جلا دو گے اور کوڑے میں ڈال دو گے کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ کیا ایسا ہونے والا ہے بتاؤ اگر میں حدیث بیان کروں کہ تم کعبہ اللہ کو توڑ دو گے کیا تم میری تصدیق کروں گے؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ کیا ایسا بھی ہوگا؟ بتاؤ میں حدیث بیان کر دی کہ تمہاری ماں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے گی اور تم سے قتال کرے گی کیا تم میری تصدیق کرو گے؟ لوگوں نے کہا سبحان اللہ کیا ایسا ہوگا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

واقعہ صفین

۳۱۶۹۴......عبدالملک بن حمید سے روایت ہے کہ ہم عبدالملک بن صالح کے ساتھ دمشق میں تھے تو دمشق کے دیوان میں ایک خط ملا جس کا ترجمہ یہ ہے۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

عبداللہ بن عباس کی طرف سے معاویہ بن ابی سفیان کی طرف سلام علیک میں آپ کے لئے اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی

معبود نہیں اللہ ہمیں اور آپ کو تقویٰ کی دولت نصیب فرمائے حمد وصلوٰۃ کے بعد آپ کا خط موصول ہوا میں نے اس کے متعلق خبر ہی سنی آپ نے ہماری آپس کی محبت کا ذکر کیا اللہ کی قسم آپ میرے دل میں انتہائی محبوب اور مخلص ہیں میں آپس کی دوستی کی رعایت رکھنے والا ہوں اس کی صلاح کا محافظ ہوں لاقوۃ الا باللہ امابعد: آپ قریش کے انتہائی ہوشیار اور عقلمند بردبار اچھے اخلاق والے شخص ہیں آپ سے ایسی رائے صادر ہونی چاہئے جس میں آپ کے نفس کی رعایت ہو اور آپ کے دین کا بچاؤ ہو اسلام اور اہل اسلام پر شفقت ہو یہ آپ کے لئے بہتر ہے اور دنیا و آخرت میں آپ کے حصہ کو بڑھائے گی اور میں نے یہ بات سنی ہے کہ آپ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شان کا تذکرہ کرتے ہیں جان لیں آپ کا ان کے خون کا بدلہ لینے کے لئے لوگوں کو ابھارنا امت کے انتشار اور مزید خون بہانے اور ارتکاب حرام کا سبب ہے اللہ کی قسم یہ کام السلام اور اہل اسلام دونوں کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کے لئے کافی ہوں گے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون بہانے والوں کے معاملہ میں آپ اپنے معاملہ میں غور کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں تحقیق کہا جائے گا آپ امارت کے طلبگار ہیں اور آپ کہیں گے آپ کے پاس اس بارے میں رسول اللہ کی وصیت موجود ہے تو رسول اللہ کا ارشاد برحق ہے آپ اپنے معاملہ کے بارے میں غور کریں میں نے رسول اللہ کو عباس رضی اللہ عنہ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں سے بارہ افراد کو حکومت عطاء فرمائیں گے ان میں سفاح منصور مہدی امین اور مؤتمن اور امیر العصب ہوں گے آپ بتائیں میں وقت سے پہلے جلدی کروں یا رسول اللہ کی پیش گوئی کا انتظار کروں رسول اللہ کا قول حق ہے اللہ تعالیٰ جس کام کو انجام تک پہنچانا چاہیں اس کو ٹالنے والا کوئی نہیں اگرچہ تمام عالم اس کو ناپسند کرے اللہ کی قسم اگر میں چاہوں تو اپنے لئے آگے بڑھنے والے اعوان وانصار جمع کرسکتا ہوں لیکن جس چیز سے آپ کو روک رہا ہوں اس کو اپنے لئے بھی ناپسند کرتا ہوں اللہ تعالیٰ رب العالمین کا دھیان رکھیں محمد ﷺ کا ان کی امت میں صالح خلیفہ بنیں جہاں تک آپ کے چچازاد علی بن ابی طالب کا معاملہ ہے ان کے لئے تو ان کا خاندان کھڑا ہوگیا ہے اور ان کو سبقت حاصل ہے ان کا حق ہے اور ان کو حق پر برقرار رکھنے کے لئے مددگار موجود ہیں یہ میری طرف سے نصیحت ہے آپ کی حق میں ان کے حق میں اور پوری امت مسلمہ کے حق میں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاۃ عکرمۃ نے لکھا ہے" چودہ صفر ۳۶ھ۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۶۹۵......اسماعیل بن رجاء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد نبوی ﷺ ایک حلقہ میں تھا اس میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمرو تھے وہاں سے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا گذر ہوا انہوں نے سلام کیا قوم نے سلام کا جواب دیا تو عبداللہ بن عمرو نے کہا کیا میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں نہ بتلاؤں جو اہل زمین میں سے اہل آسمان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ قوم نے کہا ضرور بتلائیں؟ تو بتایا وہ یہی چلنے والے ہیں (یعنی حسین رضی اللہ عنہ) انہوں نے صفین کی رات سے اب تک کوئی بات نہیں کی ان کا مجھ سے راضی ہونا مجھے سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ محبوب ہے تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم ان سے معذرت نہیں کرتے؟ کہا کیوں نہیں؟ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اجازت حاصل کی اجازت مل گئی پھر عبداللہ بن عمرو کے لئے اجازت مانگی اور مسلسل اجازت مانگتے رہے یہاں تک اجازت مل گئی ابوسعید رضی اللہ عنہ کو عبداللہ بن عمرو کے قول کے متعلق بتایا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبداللہ بن عمرو کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں اہل آسمان کے نزدیک اہل زمین میں سب سے زیادہ محبوب ہوں تو عبداللہ بن عمرو نے کہا ہاں رب کعبہ کی قسم تو فرمایا تم نے مجھ سے اور میرے والد سے صفین کے دن کیوں قتال کیا؟ اللہ کی قسم میرے والد تو مجھ سے بہتر تھے تو کہا ہاں لیکن میرے والد عمرو نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی کہ یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ رات بھر قیام کرتا ہے دن بھر روزہ رکھتا ہے جو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عبد اللہ: نمازیں بھی پڑھا کر اور سویا بھی کر روزہ بھی اور افطار بھی کرو اور عمر کی اطاعت بھی کرو جنگ صفین کے دن انہوں نے مجھے قسم دی تب میں نکلا اللہ کی قسم میں نے نہ ان کی تعداد بڑھائی نہ تلوار چلائی نہ نیزہ مارا نہ تیر پھینکا تو راوی نے کہا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ بات چیت شروع کی۔ رواہ ابن عساکر

جنگ صفین پر باپ بیٹے کی گفتگو

۳۱۶۹۶۔۔۔۔۔۔عمر بن شعیب جو عمرو بن شعیب کے بھائی میں وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو کی ماں منبہ بن حجاج کی بیٹی تھی وہ رسول اللہ ﷺ کے انتہائی شفقت کا برتاؤ کرتی تھیں ایک آپ علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے تو پوچھا اے ام عبداللہ آپ کیسی ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ خیریت سے ہوں پوچھا عبداللہ کیسے ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ خیریت سے ہیں البتہ عبداللہ ایسے شخص ہیں کہ انہوں نے دنیا کو چھوڑ دیا اس کو بالکل نہیں چاہتے عورتوں کو چھوڑ دیا ان کی طرف بھی کوئی رغبت نہیں اور گوشت بھی نہیں کھاتے۔ان کے والد نے صفین کے دن جنگ کے لئے نکلنے کا حکم دیا تو عرض کیا اے ابا جان آپ مجھے نکل کر قتال کا کیسے حکم دیتے ہیں حالانکہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا ہے تو والد نے کہا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو تم سے آخری عہد لیا وہ یہ تھا کہ تمہارے ہاتھ پکڑ کر میرے ہاتھ میں دیا۔اور فرمایا زندگی بھر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی اطاعت کر عرض کیا ہاں۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۶۹۷۔۔۔۔۔۔ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ اے ابا جان رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی وہ آپ سے راضی تھے اوران کے بعد بھی دونوں خلیفہ آپ سے راضی تھے عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے اس وقت آپ ان سے غائب تھے آپ گھر میں رہیں کیونکہ نہ آپ خلیفہ بنائے جائیں گے نہ ہی معاویہ رضی اللہ عنہ کا حاشیہ بنیں اس فانی اور مختصر دنیا پر۔رواہ ابن عساکر

۳۱۶۹۸۔۔۔۔۔۔حنظلہ بن خویلد عنزی روایت کرتے ہیں کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس وہ شخص آئے جو عمار رضی اللہ عنہ کے سر کے متعلق لڑ رہے تھے ہر ایک یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے قتل کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تم میں ہر ایک اپنے ساتھی کے نفس کو خوش کرے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ عمار کو باغی فرقہ قتل کرے گا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر آپ ہمارے ساتھ کیوں ہیں؟ عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن میں نے قتال نہیں کیا کہ میرے والد صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو زندگی بھر ان کی نافرمانی نہ کرنا میں آپ کے ساتھ ہوں لیکن قتال نہیں کرتا۔

ابن ابی شیبۃ ابن عساکر

۳۱۶۹۹۔۔۔۔۔۔عبدالواحد دمشقی سے روایت ہے کہ جنگ صفین کے دن حوشب حمیری نے علی رضی اللہ عنہ کو آواز دی اے ابن ابی طالب آپ ہم سے واپس ہو جائیں ہم آپ کو اللہ کی قسم دیتے ہیں ہمارے خون کے بارے میں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا دور ہو جا اے ام ظلیم کے بیٹے اللہ کی قسم اگر مجھے معلوم ہوتا کہ دین میں مداھنت کی گنجائش ہے تو ضرور ایسا کرتا اور میرے اوپر اس کا برداشت کرنا آسان ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اہل قرآن کی مداھنت اور سکوت پر راضی نہیں۔اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمانے والے ہیں۔حلیۃ الاولیا ابن عساکر

دونوں کے مقتولین جنت میں

۳۱۷۰۰۔۔۔۔۔۔یزید بن اصم سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ہمارے اور ان کے مقتولین جنت میں ہوں گے اور انجام کار میرے اور معاویہ کے لئے ہوگا۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۷۰۱۔۔۔۔۔۔ابن ابی ذئب اس شخص سے روایت کرتے ہیں جنہوں علی رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ سے قتال کیا تو پانی پر پہلے تو فرمایا ان کو چھوڑ دو اس لئے کہ پانی سے نہیں روکا جاتا ہے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۷۰۲۔۔۔۔۔۔ابوجعفر سے روایت ہے کہ جنگ صفین کے دن جب علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی قیدی لایا جاتا تو ان کے سواری کا جانور اور اسلحہ لے لیتے اور ان سے عہد لیتے کہ دوبارہ لڑائی میں شریک نہیں ہوگا اس کے بعد رہا کر دیتے۔رواہ ابن ابی شیبۃ

۳۱۷۰۳......یزید بن بلال سے روایت ہے کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین میں شریک تھا جب کوئی قیدی لایا جاتا تو فرماتے تمہیں باندھ کر قتل نہیں کروں گا کیونکہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اسلحہ لے لیتے اور قسم لیتے کے لڑائی میں دوبارہ شریک نہ ہو۔ اور اس کو چار درہم دے دیتے۔

رواه ابن ابی شیبة

۳۱۷۰۴......حارث سے روایت ہے کہ جب علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپس لوٹے تو ان کو معلوم ہو گیا وہ ہرگز پوری حکومت حاصل نہیں کر سکتے تو انہوں نے چند ایسی باتیں بتائیں جو پہلے نہیں بتائی تھیں اور کچھ وہ حدیثیں بیان کیں جو پہلے بیان نہیں کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو ناپسند مت کرو اللہ کی قسم اگر تم نے ان کو گم کر دیا تو تم دیکھو گے سر کندھوں سے حنظل کی طرح اتر رہے ہوں گے۔

۳۱۷۰۵......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عورتیں بانجھ ہوئیں امیر المؤمنین علی بن ابی طالب جیسا بچہ جننے سے واللہ نہ میں نے سنا نہ دیکھا ایسا کوئی بادشاہ جوان کا ہم پلہ ہو۔ میں نے ان کو صفین کے دن دیکھا ان کے سر پر ایک سفید عمامہ ہے اس کا ایک کنارہ لٹکا لیا گویا ان کی دونو آنکھیں جلتا ہوا چراغ ہیں وہ ایک ایک جماعت کے پاس ٹھہر کر ان کو ابھار رہے تھے یہاں تک میرے پاس پہنچے میں لوگوں کی ایک جماعت میں تھا فرمایا اے مسلمانوں کی جماعت خشیت الٰہی کو اپنا شعار بنالو آواز پست کرلو وقار کی چادر اوڑھ لو نیزے تیار کرلو تلواریں نیام سے باہر نکال لو سو تننے سے پہلے نیزے مارنے میں قوت سے کام لو تلواروں سے قتال کرو اور تلواروں کو قدم سے ملالو تیر کو نیزے سے کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی نگرانی ہو نبی کے چچازاد بھائی کے ساتھ پلٹ کر حملہ کرو بھاگنے سے شرم کرو کیونکہ میدان سے بھاگنا عار ہے جو ایڑی اور گردن میں باقی رہے گا روز قیامت آگ میں داخل ہونے کا سبب ہوگا اپنے نفوس سے ہمارے نفوس کو خوش کرو موت کو قبول کرو آسانی کے ساتھ تم اس سواد اعظم پر اور گاڑے ہوئے خیمہ پر حملہ کرو کیونکہ اس کے ایک جانب شیطان بیٹھا ہوا ہے اپنے بازو پھیلائے ہوئے کودنے کے لئے ایک ہاتھ بڑھایا ہوا ہے پلٹنے کے لئے ایک پاؤں پیچھے کیا ہوا ہے ثابت قدم رہو یہاں تک تمہارے سامنے دین کا ستون ظاہر ہو جائے تم ہی غالب رہو گے اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے تمہارے اعمال کو ضائع نہیں فرمائیں گے۔ رواه ابن عساکر

۳۱۷۰۶......(مسند علی) ابو فاختہ سے روایت ہے کہ صفین کے دن علی رضی اللہ عنہ کے پاس قیدی لایا گیا تو فرمایا مجھے باندھ کر قتل نہ کریں علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا باندھ کر قتل نہیں کرتا ہوں میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں تو ان کو چھوڑ دیا اور فرمایا کیا تم میں کوئی خیر ہے کہ تم بیعت کرلو۔

الشافعی والبیهقی

۳۱۷۰۷......علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ہماری جماعت میں سے اور ان کی جماعت میں سے اللہ کی رضا کا طلب گار رہا اس نے نجات پائی یعنی جنگ صفین میں۔ رواه ابن عساکر

۳۱۷۰۸......(مسند حسن بن علی بن ابی طالب) سفیان روایت کرتے ہیں میں حسن رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کوفہ سے مدینہ واپس آنے کے بعد میں نے ان سے کہا اے مسلمانوں کو ذلیل کرنے والے انہوں نے میرے خلاف جس بات سے استدلال کیا وہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دن ورات ختم نہ ہوئی جب تک اس امت کے اختیارات ایک ایسے شخص کے ہاتھ نہ جمع ہو جائیں جو بڑی سرین والے اور بڑے حلق والا (یعنی سخت قوت والا بہادر) جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہے میں جان گیا اللہ کا فیصلہ واقع ہونے والا ہے۔

نعيم بن حماد فی الفتن

۳۱۷۰۹......عطاء بن سائب سے روایت ہے کہ مجھ سے بہت لوگوں نے روایت بیان کی شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا اے امیر المؤمنین؟ میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے پوچھا وہ کون سا؟ کہا میں نے چاند وسورج کو دیکھا آپس میں قتال کررہے تھے اور ستارے بھی دو حصوں میں بٹے ہوئے تھے پوچھا تم کس کے ساتھ تھے کہا میں چاند کے ساتھ تھا سورج پر غالب تھا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

فرمایا: جاؤ آئندہ میرے لئے کوئی کام نہ کرنا تو عطاء کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کے دن قتل ہوا۔

رواه ابن ابی شیبة

۳۱۷۱۰...... (مسند علی) طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کوایک پرانے کجاوے پر دیکھا کہ وہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے کہہ رہے تمہیں کیا ہوا تم باندیوں کی طرح رورہے ہو؟ میں نے اس بات کو ظاہر وباطن سے دیکھا قوم سے قتال یا کفر کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں پایا اس دین کی روسے جو اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر اتارا۔ مستدرک

۳۱۷۱۱...... میمون بن مہران سے روایت ہے کہ صفین کی دن علی رضی اللہ عنہ کا گذر ایک مقتول پر ہوا آپ کے ساتھ اشتر نخعی بھی تھا اس نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ کہا کہ یہ حابس یمانی ہے میں نے ایمان کی حالت میں اس سے ملاقات کی تھی آج گمراہی پر مارا گیا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اب بھی مؤمن ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۱۲...... شعبی روایت کرتے ہیں جب علی رضی اللہ عنہ صفین سے واپس آئے تو فرمایا اے لوگو! معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو ناپسند مت کرو اگر ان کو کھودیا تو دیکھو گے کہ سرکندھوں سے اتر آئے حنظل کی طرح۔ بیھقی فی الدلائل

۳۱۷۱۳...... حارث سے روایت ہے کہ میں صفین میں علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے دیکھا شام سے ایک اونٹ آیا اس پر اس کا سوار اور سامان تھا وہ سامان ایک طرف ڈال کر صف کے اندر گھسا اور علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا تو اپنے ہونٹ کو علی رضی اللہ عنہ کی سر اور کندھے کے درمیان رکھا اس کو حرکت دینے لگا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم کی میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان تعلق کی وجہ سے یہ ایسا کررہا ہے۔

ابو نعیم فی الدلائل ابن عساکر

۳۱۷۱۴...... عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن لایا گیا اوز ہم اللہ تعالیٰ کے دربار مباحثہ کریں گے جو غالب آئے گا اس کی جماعت غالب آئے گی۔ الحارث، ابن عساکر

۳۱۷۱۵...... میتب بن نجبہ سے روایت ہے کہ صفین کے دن علی رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے مقتولین پر کھڑے ہوگئے اور فرمایا یرحمک اللہ پھر اپنے ساتھیوں کے مقتولین کی طرف متوجہ ہوئے اور رحمت کی دعا کی جیسے اصحاب معاویہ کے لئے کی تھی میں نے کہا اے امیر المؤمنین۔ آپ نے پہلے ان کے خون کو حلال کیا پھر ان کے لئے رحمت کی دعاء مانگ رہے ہیں؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے مقولین کو ایک دوسرے کے گناہ کے لئے کفارہ بنادیا ہے۔

خط فی تلحیص المشتبه ابن عساکر عبد الرزاق

۳۱۷۱۶...... ثور اور معمر ابواسحاق سے وہ عاصم بن ضمرہ سے وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی اور تم حق پر ہوگے اس دن جو تمہاری مدد نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق نہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۷۱۷...... قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہا یہ معاملہ جو آپ حضرات نے اٹھایا یہ اپنی رائے سے ایسا کر رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ لوگوں کی اس بارےمیں رہنمائی فرمائی تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ کر ہم سے الگ کوئی معاہدہ نہیں فرمایا۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۷۱۸...... (مسند حدرجان بن مالک اسدی) عوانہ بن حکم سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے خدیج نے بیان کیا جو معاویہ رضی اللہ عنہ کا خاص معتمد تھا وہ بنی فزارہ کے قیدیوں میں تھا نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تربیت کی بعد میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوگیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سخت مخالفین میں سے تھا۔

۳۱۷۱۹...... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا اس جماعت کا ساتھ دو جس مین ابن سمیہ (یعنی عمار بن یاسر) ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ان کو باغی فرقہ قتل کرے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۰...... ابوصادق سے روایت ہے کہ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس عراق آئے تو میں نے ان سے کہا کہ اے ابوایوب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نبی کی صحبت سے مشرف فرمایا۔ اور یہ کہ آپ کو نبی ﷺ کی مہمان نوازی کا شرف بھی حاصل ہے اب کیا وجہ ہے کہ آپ

لوگوں سے قتال کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں کبھی ان سے قتال کرتے ہیں کبھی ان سے تو جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ عہد توڑنے والوں سے قتال کریں ہم نے ان سے قتال کیا اور ہم سے عہد لیا کہ ظالموں سے قتال کریں اب ہماری توجہ ان کی طرف ہے یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی اور عہد لیا کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملکر خوارج سے قتال کریں ان کے بعد کوئی خارجی نظر نہیں آیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۱..... مخنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے کہا اے ابوایوب! آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر اپنی تلوار سے مشرکین سے قتال کیا پھر آپ آج مسلمانوں سے قتال کرنے آئے ہیں تو جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین قسم کے لوگوں سے قتال کا حکم دیا ہے ناکثین (عہد توڑنے والے) قاسطین (ظالم) مارقین (خوارج) سے۔رواہ ابن جریر

۳۱۷۲۲..... شقیق ابوالوائل سے روایت ہے کہ میں نے سہل بن حنیف کو صفین کے دن یہ کہتے ہوئے سنا اے لوگو! اپنی رائے پر نظر کرو اللہ کی قسم ابوجندل کے دن اگر مجھ میں قدرت ہوتی رسول اللہ ﷺ کی رائے کو رد کرنے کی اس کو رد کر دیتا اللہ کی قسم ہم نے رسول اللہ ﷺ اطاعت میں جب بھی اپنی تلوار اپنے کندھے سے اتاری کسی خوفناک بات کی وجہ سے تو ہمیں بعد میں آسانی پیش آتی جس کو ہم سمجھتے تھے مگر تمہارا یہ معاملہ (یعنی صفین کا)۔ابن ابی شیبۃ ونعیم بن حماد فی الفتن

رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان

۳۱۷۲۳..... (مسند شداد بن اوس) سعید بن عفیر روایت کرتے ہیں سعید بن عبدالرحمٰن سے جو کہ شداد بن اوس کی اولاد میں سے ہیں وہ اپنے والد یعلی بن شنزاد بن اوس سے وہ اپنے والد سے کہ وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے عمرو بن عاص اپنے بستر پر تھے شداد ان دونوں کے درمیان بیٹھ گئے اور کہا تم دونوں جانتے ہو کہ میں تم دونوں کے درمیان کس مقصد سے بیٹھا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم ان دونوں (معاویہ اور عمرو بن عاص) کو اکٹھے دیکھو ان کو جدا کر دو اللہ کی قسم یہ ہمیشہ غدر پر ہی اکٹھے ہوتے ہیں تو میں نے چاہا تم دونوں میں تفریق کرادوں۔(ابن عساکر نے روایت کی اور کہا کہ سعید بن عبدالرحمٰن اور ان کے والد دونوں مجہول ہیں اور سعید بن کثیر بن عفیر اگرچہ ان سے بخاری نے روایت کی لیکن دوسروں نے تضعیف کی ہیں)۔

زابل صفین وفیه ذکر الحکم ابن ابی العاص واولاده

صفین کا تتمہ..... جس میں حکم بن عاص اور ان کی اولاد کا ذکر ہے

۳۱۷۲۴..... حجر بن عدی کندی سے روایت ہے کہ جب ان کو قتل کے لئے چلے تو انہوں نے کہا کہ مجھے دو رکعت پڑھنے کی اجازت دو اس کے بعد دو رکعتیں پڑھیں پھر کہا کہ نہ مجھ سے لوہے کو چھوڑو نہ ہی میرے خون کو دھوؤ بلکہ انہی کپڑوں میں مجھے دفن کر دینا کیونکہ میں معاویہ سے عمدہ حالت میں ملاقات کروں گا اس حال میں ان سے جھگڑنے والا ہوں۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۵..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ابوعبدالرحمٰن! کیا سبب ہے کہ آپ ایک سال حج کے لئے جاتے ہیں اور ایک سال عمرہ کے لئے لیکن جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ دیا حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کتنی ترغیب دی ہے تو فرمایا اے بھتیجے اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (۱) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان (۲) پانچ وقت کی نمازیں (۳) رمضان

المبارک کے روزے (۴) زکواۃ کی ادائیگی (۵) بیت اللہ کا حج تو عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن کیا آپ نے نہیں سنا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر فرمایا:

وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احداهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء الى امر الله. سورہ الحجرات آیت ۹

”یعنی مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو اگر ایک دوسری کے خلاف بغاوت پر اترے آئے تو باغی جماعت سے لڑو یہاں تک اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے“۔

اب آپ اللہ کے حکم کے مطابق باغی فرقہ سے کیوں نہیں لڑتے؟ تو فرمایا اے بھتیجے! میں اس ایک کا اعتبار کروں اور نہ لڑوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ اس آیت کا اعتبار کروں جس میں اللہ فرماتے ہیں:

ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدًا فيها.

جس نے کسی مؤمن مسلمان کو عمداً قتل کیا اس کی سزا جہنم میں ہے جس میں ہمیشہ رہے گا۔

کہا، کیا آپ نہیں دیکھتے اللہ فرماتے ہیں:

وقاتلوهم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين كله لله. انفال. ۳۳

ان سے قتال کرو یہاں تک فتنہ ختم ہو جائے اور حکم ہو جائے سب اللہ کا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کیا جب اہل اسلام کی تعداد کم تھی آدمی دین کے اعتبار سے فتنہ میں ڈالا جاتا تھا یا اس کو قتل کردیتے یا قیدی بنا لیتے یہاں تک مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اب فتنہ ختم ہو گیا تو پوچھا آپ علی رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں؟ تو فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا لیکن تم نے معاف کرنے کو ناپسند کیا اور علی رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے چچازاد بھائی اور ان کے داماد ہیں اور آپ علیہ السلام کی صاحبزادی کا مرتبہ بھی تم جانتے ہو۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۶......(مسند علی رضی اللہ عنہ) عمر بن حسان برجمی روایت کرتے ہیں جناب بن عبداللہ سے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے بھیجے کہ ھیت اور انبار (فرات کے کنارے یہ دوشہروں کے نام ہیں) پر حملہ کریں علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں مقابلہ کے لئے نکلنے کا اعلان کیا لوگوں نے تاخیر کی اور اس کو بھاری سمجھا تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کو خطبہ دیا فرمایا اے وہ لوگوں جن کے اجسام تو مجتمع ہیں لیکن خواہشات مختلف ہیں نہ تمہیں بلانے والے کی دعوت کی کوئی حیثیت ہے نہ ہی اس کے دل کو راحت ملی جس نے تم پر اعتماد کیا تمہارا کلام سخت مضبوط پتھر میں شگاف ڈال دے اور تمہارا فعل تم میں دشمن کو لالچ کرنے کا موقع فراہم کرے جب میں نے تمہیں دشمن کے مقابلہ پر جانے کے لئے پکارا تم نے تاخیر کی اور سستی دکھائی ایسی ویسی باتیں بنائیں جو کہ راہ بھٹکے ہوئے کی تاویلات ہوتی ہیں تم نے مجھ سے درخواست کی کہ تادیر قائم رہنے والے دین کے دفاع میں تاخیر کروں میری تنہا کوشش کمزور ظالم کے حملہ کو بھی نہیں روک سکتی۔ حق تو کوشش اور سچائی کے بغیر غالب حاصل نہیں ہوسکتا تم اپنے گھر کے بعد کس گھر کی حفاظت کرو گے؟ اور میرے بعد کس امام کے ساتھ مل کر قتال کرو گے؟ اللہ کی قسم نہ میں تمہارے قول کا اعتبار کرتا ہوں نہ ہی تمہاری مدد کی امید رکھتا ہوں اللہ نے میرے اور تمہارے درمیان جدائی پیدا کردی ہے اور مجھے تمہارے بدلہ میں وہ جماعت دی ہے جو میرے لئے تم سے بہتر ہے اور میرے بدلہ میں تمہیں وہ امیر ملا جو میرے مقابلہ میں تمہارے حق میں برا ہے تمہیں میرے بعد تین باتوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ (۱) وسیع تر ذلت (۲) کاٹنے والی تلوار (۳) اور ایسی اقرباپروری جس کی ظالم تم میں رواج ڈال دے گا اس کی وجہ سے تمہاری آنکھیں روئیں گی اور فقر تمہارے گھروں میں داخل ہوگا تم ان مواقع میں یاد کرو گے اور تمہاری خواہش ہوگی کہ مجھے دیکھ لو تمہارا خون میرے سامنے ہی بہایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور نہیں کرے بلکہ مگر ظالم کو اللہ کی قسم میں تو چاہتا ہوں اگر میرا بس چلے میں تمہیں دراھم دنانیر کی طرح خرچ کردوں تم میں سے دس کو ایک شامی کے بدلہ میں تو ایک شخص کھڑا ہوا اے امیر المؤمنین ہماری اور آپ کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے اعشی شاعر نے کہا:

علقتها عرضا وعلقت رجلا غیری وعلق اخری غیرها الرجل.

فرمایااے شخص ہم آپ کی محبت میں معلق ہیں اورآپ اہل شام کی محبت میں معلق اوراہل شام معاویہ رضی اللہ عنہ کی محبت میں معلق ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۷...... لیث بن سعد سے روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اہل عراق سے کہا کہ میں چاہتا ہوں تم میں سے دس کوایک شامی کے بدلہ میں دیدوں جس طرح ایک دینار کے بدلہ میں دس دراھم دیئے جاتے ہیں تو ان سے کہا گیا کہ ہماری اور آپ کی مثال شاعر اعشیٰ کے اس قول کی طرح ہے۔

علقتها عرضا وعلقت رجلا غیری وعلق اخری غیرها الرجل

تو فرمایااے شخص ہم تمہاری محبت میں معلق ہیں اورتم اہل شام کی محبت میں معلق ہواوراہل شام معاویہ کی محبت میں۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۲۸...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حبہ سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم شریف خاندان سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے بڑوں کا تعلق انبیاء سے ہےاور ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہےاور باغی جماعت شیطانی جماعت ہے جوہم میں اور ہمارے دشمن میں برابری کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔رواہ ابن عساکر

امر بنی الحکم

۳۱۷۲۹...... عمرو بن مرہ جہنی سے روایت ہے کہ حکم بن ابی العاص نے نبی کریم ﷺ سے اجازت چاہی آپ علیہ السلام نے ان کی آواز پہچان لی تو فرمایاان کوآنے کی اجازت دے دوسانپ ہے یاسانپ کی اولاد ہےاس پر بھی اللہ کی لعنت اوراس کی پیٹھ سے نکلنے والی اولاد پر بھی لعنت ہےمگر جو ان میں سے مؤمن ہومگر وہ بہت تھوڑے ہیں دنیا کی لالچ کریں گے آخرت کا نقصان کریں گے مکر وفریب کرنے والے دنیا میں باعزت سمجھے جائیں گے آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ابویعلی طبرانی مستدرک وتعقب ابن عساکر

۳۱۷۳۰...... ابویحیی النخعی روایت کرتے ہیں کہ میں حسن حسین کے درمیان تھااس روز مروان ان کوگالیاں دے رہا تھا حسن رضی اللہ عنہ حسین رضی اللہ عنہ کوروک رہے تھے مروان نے کہااہل بیت ملعون ہیں تو حسن رضی اللہ عنہ غصہ میں آئے اور فرمایا کیاتم نے اہل کوملعون کہا ہے؟ اللہ کی قسم اللہ تعالی نے تم پرلعنت کی ہےاپنے نبی علیہ السلام کی زبانی جب کہ اپنے تمہارے باپ کی پیٹھ میں تھے دوسری روایت میں اس طرح ہے تحقیق اللہ تعالی نے تجھ پرلعنت کی ہےاپنے نبی کی زبانی جب کہ تم باپ کی پیٹھ میں تھے۔ابن سعد ابویعلیٰ ابن عساکر

۳۱۷۳۱...... (مسند زهیر بن اقمر وهو تابعی) زبیر بن اقمر روایت کرتے ہیں کہ حکم بن ابی العاص رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھےاور آپ کی بات نقل کر کے قریش تک پہنچاتے تھے آپ ﷺ نے اس پراوراس کی بیٹھ سے نکلنے والی اولاد پر قیامت تک کے لئے لعنت کی۔(ابن عساکرنے روایت اور کہااس میں سلمان بن فرص کوفی ضعیف ہے ذخیرۃ الالفاظ ۳۹۱۴)

۳۱۷۳۲...... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ منبر پرتشریف تھے کہ اس بیت الحرام کے رب کی قسم کے حکم بن ابی العاص اوراس کی اولاد قیامت تک نبی علیہ السلام کی زبانی ملعون ہیں۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۳۳...... ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے طواف کے دوران فرمایااس بنیاد (یعنی بیت اللہ) کے رب کی قسم رسول اللہ ﷺ نے حکم اوراس کی اولاد پر لعنت کی ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۳۴...... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں میں نے رسول اللہ ﷺ کوحکم اوراس کی اولاد پرلعنت کرتے ہوئے سنا ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۳۵...... ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حکم کی اولاد ملعون ہے۔رواہ ابن عساکر

۳۱۷۳۶......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں ابی الحکم فرمایا بنی ابی العاص کو دیکھا کہ میرے منبر پر بندر کی طرح چڑھ رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ یہاں تک وفات پائی۔

بیهقی فی الدلائل ابن عساکر، احادیث مختاره ۸۵ المتنا هیبه ۱۱۶۸

بنی الحکم کے بارے میں خواب

۳۱۷۳۷......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ بنی الحکم آپ کے منبر پر اس طرح کود رہے ہیں جیسے بندر راوی کا بیان ہے اس کے بعد آپ علیہ السلام کو وفات تک ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ ابویعلی ابن عساکر

۳۱۷۳۸......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنوابی العاص ۳۶ تک پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے دین میں فساد ہوگا دوسری روایت دغل کا لفظ ہے اس کا معنی بھی فساد ہے اللہ کے مال (بیت المال) کو عطیہ سمجھ لیا جائے گا۔ اور اللہ کے بندوں کو۔

۳۱۷۳۹......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) بھی حاضر ہوئے آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ قریب ہو جاؤان کو برابر قریب کرتے رہے یہاں تک کان آپ کے منہ کے قریب ہوا اس دوران آپ علیہ السلام سے سرگوشی فرمارہے تھے اچانک گھبرا کر سراوپر اٹھایا اور تلوار سے دروازے کو دھکا دیا اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جاؤ اس کو اسعر اح اس طرح کھینچ کر لاؤ جس طرح بکری کو دودھ دھونے والے کے پاس لایا جاتا ہے تو اچانک علی رضی اللہ عنہ حکم بن ابی العاص کو کان سے پکڑ کر لے آئے اس کا کان لٹک رہا تھا یہاں آپ علیہ السلام کے سامنے لا کر بیٹھا دیا آپ علیہ السلام نے اس پر تین مرتبہ لعنت کی پھر فرمایا اس کو ایک جانب بٹھادو چنانچہ شام کے وقت انصار و مہاجرین کی ایک جماعت آئی پھر اس کو بلایا تو فرمایا یہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے گا اور اس کی پیٹھ سے فتنہ ظاہر ہوگا اس کا دھواں آسمان تک پہنچے گا تو قوم میں کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ اس سے کم درجہ کا اس سے ذلیل ہے کہ یہ ان میں سے ہو تو فرمایا تم میں سے اس وقت اس کی جماعت میں شامل ہوگا۔ (دارقطنی فی الافراد ابن عساکر دارقطنی نے کہا اس روایت میں حسن بن قیس تنہا ہے۔ بر وابن عطاء ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱۷۴۰......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حجرہ مبارک میں تھے کہ کسی نے آنے کی آواز سنائی دی آپ علیہ السلام نے اس آواز کو ناپسند کیا تو دیکھا ایک شخص آپ علیہ السلام کے پاس آرہا ہے آپ علیہ السلام نے اس پر لعنت کی اور اس سے پیدا ہونے والی اولاد پر بھی اور اس کو ایک سال کے لئے جلاوطن کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۴۱......عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حکم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس سے کوئی بات کی۔ اس نے نفی میں سر ہلایا ایک روایت اس طرح منہ پھیر لیا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس طرح ہو آپ علیہ السلام کے دل میں بات کھٹکتی رہی، یہاں تک وفات پاگئے۔ ابونعیم، ابن عساکر

۳۱۷۴۲......(مسند ایمن بن خریم) عامر شعبی سے روایت ہے کہ مروان بن خریم سے کہا گیا کہ تم قتال کے لئے نہیں نکلتے؟ کہا کہ نہیں میرے والد اور چچا غزوہ بدر میں شریک تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انہوں نے مجھ سے عہد لیا کہ کسی ایسے انسان کو قتل نہ کروں جو اس کلمہ کو پڑھنے والا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اگر تم میرے لئے جہنم سے برأت کا پروانہ لکھو تو میں تمہارے ساتھ مل کر قتال کروں گا۔

یعقوب بن ابی سفیان ابویعلی ابن عساکر

۳۱۷۴۳......ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کیا تمہیں حکومت حاصل ہوگی؟ تو فرمایا ہاں آخری میں پوچھا تمہارے مددگار کون ہوں گے فرمایا اہل خراسان تو فرمایا پہلے بنی امیہ بنی ھاشم لڑیں گے اس کے بعد بنی ھاشم بنی امیہ سے اس کے بعد

سفیانی کا خروج کا ہوگا۔ رواہ ابونعیم

۳۱۷۴۴......(مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوسلیمان مولی بنی ھاشم سے روایت ہے کہ اس دوران کے ایک دفعہ علی رضی اللہ عنہ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مدینہ کی ایک گلی میں چل رہے تھے سامنے سے مروان بن حکم آیا تو اس نے کہا اے ابوالحسن اس طرح ہے علی رضی اللہ عنہ اس کو خبر دیتے رہے جب فارغ ہوا تو وہاں سے چلا گیا، اس کی گدی کی طرف دیکھا پھر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہلاکت ہے تیری جماعت کے لئے تجھ سے اور تیری اولاد سے جب تیری اولاد جوان ہوگی۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۴۵......ابن وھب سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی تھے ان کے پاس مروان بن حکم آئے کسی ضرورت سے کہا میری ضرورت پوری کروائے امیر المؤمنین: اللہ کی قسم میرا خرچہ زیادہ ہے میں دس بچوں کا باپ ہوں دس افراد کا چچا ہوں اور دس افراد کا بھائی ہوں جب وہ واپس ہوا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بنوالحکم تیس کی تعداد کو پہنچ جائیں گے اللہ کے مال کو آپس میں شخصی دولت بنالیں گے اور اللہ کے بندوں کو غلام اللہ کی کتاب کو فساد کا ذریعہ جب چارسوننانوے تک پہنچ جائیں گے تو وہ کھجور نگلنے سے بھی تیزی کے ساتھ ہلاک ہوں گے دوسرے الفاظ ایک کھجور نگلنے سے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ''اللھم نعم'' یعنی ہاں ایسا ہی فرمایا پھر مروان نے عبدالملک کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس بھیجا کسی ضرورت سے جب عبدالملک واپس ہوا تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا ذکر فرمایا تھا اور فرمایا ابوالجبابرہ چار ہیں تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا ہاں۔
البیھقی فی الدلائل

۳۱۷۴۶......محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حکم اور ان کی اولاد پر لعنت کی سوائے صالحین کے لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔
رواہ عبدالرزاق

الحجاج بن یوسف یعنی حجاج بن یوسف کا تذکرہ

۳۱۷۴۷......حسن سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ سے فرمایا اے اللہ جیسے میں نے ان کو امین دیا انہوں نے مجھے خوف زدہ کیا میں نے ان کے ساتھ خیرخواہی کی انہوں نے میرے ساتھ دھوکہ کیا اے اللہ ان پر بنی ثقیف کے جابر اور ظالم شخص کو مسلط فرما یا جوان کے غلہ کو کھا جائے اور ان کے اعلی لباس پہنے اور ان میں جاہلیت کے دستور کے موافق فیصلہ کرے۔ اس وقت تک حجاج پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ (بیہقی نے دلائل میں روایت کی اور کہا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سن کر ہی فرمائی ہوگی)۔

۳۱۷۴۸......مالک بن اوس بن حدثان علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ظالم جابر ان دونوں شہروں (یعنی بصرہ اور کوفہ) کا امیر ہوگا جوان کا پوستین لگا ہوا لباس پہنے گا اور عمدہ غذا کھائے گا اور ان کے سرداروں کو قتل کرے گا اس سے سخت خوف کھایا جائے گا اور نیند اڑ جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جماعت پر مسلط فرما دے گا۔ بیھقی فی الدلائل

۳۱۷۴۹......حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا کہ تجھے موت نہ آئے گی یہاں تک ثقفی جوان کا زمانہ پالے پوچھا اے امیر المؤمنین ثقفی جوان کون ہے؟ تو فرمایا اس سے کہا جائے گا قیامت کے لئے جہنم کا ایک کونہ لے کر ہماری طرف سے کافی ہوجا ایک ایسا شخص ہے جو بیس سال یا اس سے کچھ زائد عرصہ حکومت کرے گا اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نافرمانی کرے گا مگر ایک نافرمانی باقی رہ جائے گی تو اس نافرمانی اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہوگا اس کو توڑ کر وہ نافرمانی بھی کرے گا اپنے ماننے والوں کے ذریعہ اطاعت نہ کرنے والوں کو قتل کرائے گا۔ بیھقی فی الدلائل

فتن بنی امیہ

۳۱۷۵۰ ...... حمران بن جابر یمانی حنفی سے روایت کرتے ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وارد ہونے والوں سے ایک تھے کہ میں نے آپ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی امیہ کے لئے تین مرتبہ ہلاکت ہے۔ ابن مندہ وابو نعیم الاباطیل ۲۳۰

۳۱۷۵۱ ...... شعبی سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم اگر تم زندہ رہے تو حجاج کی تمنا کرو گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۵۲ ...... شعبی سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک (ایسا سخت) زمانہ آئے گا کہ لوگ حجاج کے لئے دعا کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۵۳ ...... (مسند علی رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا کوفہ کے منبر پر کہہ رہے تھے سن لو کہ قریش کے دو فاجروں پر لعنت ہے بنی امیہ اور بنی مغیرہ بنی مغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر میں تلوار سے ہلاک فرمایا بنو امیہ ان کے لئے دوری ہے بہت دوری سن لو قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ اگایا اور مخلوق کو پیدا فرمایا اگر سلطنت پہاڑ کے دوسری جانب بھی ہو تب بھی کود کر وہاں پہنچیں گے اور اس کو حاصل کریں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۱۷۵۴ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ حکومت بنی امیہ اس طرح رہے گی جب تک آپس میں اختلاف نہ ہو جائے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۶۵ ...... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلطنت ان کے پاس رہے گی جب تک آپس میں قتال نہ کریں اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے دوڑ نہ لگائیں جب ایسا ہوگا جو اللہ تعالیٰ مشرق سے ان کے خلاف ایک قوم کو اٹھائیں گے جو ان کو پکڑ پکڑ کر اور گن گن کر قتل کریں گے اللہ کی قسم اگر وہ ایک سال حکومت کریں گے تو ہم (قریش) دو سال حکومت کریں گے اگر وہ دو سال تو ہم چار سال کریں گے۔

رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۶ ...... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر امت کے لئے آفت ہے اس امت کی آفت بنو امیہ ہے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۷ ...... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ لوگ اسلامی حکومت کے بڑے حصہ پر حاکم رہیں گے جب تک آپس میں اختلاف نہ کریں جب اختلاف کریں گے تو حکومت ان سے چھن جائے گی پھر قیامت تک ان کے ہاتھ نہیں آئے گی۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۸ ...... حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ فرمایا قوم اپنی میرق قائم رہے یہاں تک ان میں چار باتیں پیدا ہو جائیں:

۱ ...... اللہ تعالیٰ ان کے آپس میں اختلاف پیدا فرمادیں۔

۲ ...... یہ مشرق سے سیاہ جھنڈے والے ظاہر ہوں تو ان کے خون کو حلال کرلیں گے۔

۳ ...... یا نفس ذاکیہ (یعنی پاکیزہ نفوس) کو حرم میں قتل کریں تو اللہ ان کا راستہ کھول دیں۔

۴ ...... یا حرم کے لئے لشکر بھیج دیں تو اللہ تعالیٰ اس لشکر کو زمین میں دھنسا دیں گے۔ رواہ ابو نعیم

۳۱۷۵۹ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سن لو میرے نزدیک سب سے خوفناک فتنہ بنو امیہ کا فتنہ ہے سن لو وہ سخت سیاہ فتنہ ہوگا۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۳۱۷۶۰ ...... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو امیہ کا فتنہ سخت رہے گا پہاڑ تک اللہ ان کے خلاف ایک جماعت بھیجیں گے موسم خریف کے بادل کی طرح جب کسی امیر یا مامور کا خیال نہیں رکھیں گے جب وہ وقت آئے گا اللہ تعالیٰ بنو امیہ کی سلطنت کا نور۔ (دبدبہ) ختم فرمادیں گے۔

رواہ ابو نعیم

الکتاب الرابع من حرف الفاء

کتاب الفضائل من قسم الافعال وفیه عشرة ابواب

الباب الاول، فی فضائل نبینا محمد ﷺ واسمائه وصفاته البریة

پہلی......فصل رسول اللہ کے معجزات کے بیان میں

آپ ﷺ کی پیش گوئیاں

۳۱۷۶۱......اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو لپیٹ دی تو میں نے مشرق ومغرب کا مشاہدہ کیا اور میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے لپیٹا گیا مجھے دوخزانے دیئے گئے سرخ اور سفید اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی میری امت کو عام قحط سالی سے ہلاک نہ فرمایا نہ ان پر غیروں سے دشمن مسلط فرما جوان کے خون کو حلال سمجھ لے میرے رب عزوجل نے فرمایا اے محمد میں نے تقدیر کا فیصلہ نافذ کردیا اس کو نہیں ٹالا جاسکتا میں نے آپ کی دعا امت کے حق میں قبول کرلی کہ ان کو عام قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر غیروں سے ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا جوان کے خون کو حلال قرار دے۔

مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے جب میری امت میں ایک دفعہ تلوار چل جائے گی پھر قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک میری امت کی ایک جماعت مشرکین کے ساتھ مل جائے گی یہاں تک کہ میری امت کے بعض قبائل بتوں کی پوجا کریں گے اور میری امت میں تیس جھوٹے نبی ہوں گے سب کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی ان کو مخالفین نقصان نہیں پہنچاسکیں گے یہاں تک اللہ کا حکم آجائے۔

احمد مسلم، ترمذی ابن ماجه بروایت ثوبان رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۲......اے عمار خوش ہوجاؤ تمہیں باغی فرقہ قتل کرے گا۔ ترمذی بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۳......ارشاد فرمایا کاش کے مجھے معلوم ہوتا میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا جب ان کے مرد اترا کر چلیں گے اور ان کی عورتیں بھی اٹک مٹک کر چلیں گی کاش مجھے۔ (امت کا حال معلوم ہوجاتا جب وہ دوحصوں میں منقسم ہوگی ایک جماعت ناصبیوں کی ان کا خون اللہ کے راستہ میں بہے گا دوسری جماعت غیر اللہ کے لئے عمل کرنے والی ہوگی۔ ابن عساکر بوسطه ایک شخص

۳۱۷۶۴......(غزوہ موتہ کے موقع پر) ارشاد فرمایا کہ جھنڈا پہلے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لیا وہ شہید ہوگئے پھر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لیا وہ شہید ہوگیا پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے لیا وہ شہید ہوگئے پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے لیا بغیر امارت کے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح دیدی اس بات سے مجھے خوشی نہ ہوتی وہ میرے پاس ہوتے یا فرمایا ان کو اس بات پر خوشی نہ ہوتی وہ ہمارے پاس ہوتے۔

احمد بخاری نسائی بروایت انس رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۵......ارشاد فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا جب قیصر ھلاک ہوگا اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں بادشاہوں کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔

احمد بیهقی بروایت جابر بن سمرة احمد بیهقی ترمذی بروایت ابوهریرہ رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۶......ارشاد فرمایا جب مسلمانوں میں خون ریزی ہوگی اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کی ایک جماعت بھیج دیں گے وہ عرب کے ماہر گھڑ سوار ہوں گے اور

عمدہ اسلحہ کے حامل ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اس دین کی مدد فرمائیں گے۔ (ابن ماجہ مستدرک بروایت ابی هرهرة ضعیف الجامع ۲۶ ۷۲

۳۱۷۶۷۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ تم مصر کو فتح کروگے اس میں قیراط نامی ایک جگہ جب اس کو فتح کرو تو وہاں کے باشندوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ ان کے ساتھ معاہدہ ہے اور رشتہ داری بھی ہے جب تم دیکھو کسی جگہ دو آدمی ایک ایک اینٹ زمین پر لڑرہے ہیں تو وہاں سے نکل جاؤ۔

(احمد مسلم، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنه

۳۱۷۶۸۔۔۔ فرمایا جب مصر فتح ہوجائے تو قبطی قوم کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ ان کے ساتھ معاہدہ بھی ہے اور رشتہ داری بھی۔

طبرانی مستدرک بروایت کعب بن مالک

۳۱۷۶۹۔۔۔ کسریٰ کے قاصدوں سے فرمایا) جاؤ اپنے گورنر کو خبر دو کہ آج رات میرے رب نے کسریٰ کو قتل کردیا

ابونعیم بروایت دحیه رضی اللہ عنه

۳۱۷۷۰۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آج رات مجھے دو خزانے عطا فرمائے۔ فارس اور روم کا اور میری مدد فرمائی بادشاہوں کے ذریعہ حمیر کے دو سرخ بادشاہ سلطنت تو اللہ ہی کی ہے لوگ آئیں گے اللہ کا مال لے کر اور اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ (احمد بروایت خثعم کے ایک شخص کے)

۳۱۷۷۱۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فارس اور ان کی عورتیں اسلحہ اور اموال عطا فرمادیئے اور روم اور ان کی عورتیں اولاد اسلحہ عطاء فرمایا اور میری مدد فرمائی حمیر کے ذریعہ۔ ابن منده وابو نعیم فی المعرفه وابن عساکر بروایت عبداللہ بن سعد انصاری

۳۱۷۷۲۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت بیت الابیض (یعنی کسریٰ کا گھر) فتح کرے گی۔

احمد مسلم بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنه

۳۱۷۷۳۔۔۔ ارشاد فرمایا کچھ قومیں ایمان سے کفر کی طرف لوٹ جائیں گی۔ تمام وابن عساکر بروایت ابی الدرداء ضعیف الجامع ۴۹۵۴

۳۱۷۷۴۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اہل کسریٰ کا خزانہ جو کسرا بیض میں ہے اس کو فتح کرے گی۔ مسلم بروایت جابر بن سمرہ

۳۱۷۷۵۔۔۔ ارشاد فرمایا تم عنقریب شرم شیخ کی جڑ تک فتح کرلوگے۔ طبرانی بروایت معاویه رضی اللہ عنه ضعیف الجامع ۴۲۵۴

۳۱۷۷۶۔۔۔ ارشاد فرمایا عنقریب انماط تمہارے قبضہ میں آجائے گا۔ بیهقی، ابوداؤد، ترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنه

۳۱۷۷۷۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ دنیا تم پر کھول دی جائے گی حتیٰ کہ تم اپنے گھروں کو ایسے سجاؤ گے جیسے کعبہ کو سجایا جاتا ہے تم آج اس زمانہ سے بہتر حالت میں ہو۔ طبرانی بروایت ابی جحیفة

دین بالکل صاف اور واضح ہے

۳۱۷۷۸۔۔۔ کیا تم فقر سے ڈرتے ہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم پر دنیا بہائی جائے گی حتیٰ کہ تم میں سے کسی کا دل مائل نہ ہوگا مال سامنے پائے گا اللہ کی قسم میں نے دین کو تمہارے لئے بالکل صاف اور واضح چھوڑا ہے اس کی رات ودن برابر ہے۔

ابن ماجه بروایت ابی الدرداء

۳۱۷۷۹۔۔۔ کسریٰ ہلاک ہوگیا اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہ ہوگا قیصر عنقریب ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا تم ان کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں تقسیم کروگے۔ مسلم بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۱۷۸۰۔۔۔ ایک شخص ماوراء النہر سے نکلے گا اس کو حارث بن حداث کہا جائے گا اس کے مقدمہ پر ایک شخص ہوگا اس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمد کی اس طرح پشت پناہی کرے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پناہی کی ان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے یا فرمایا ان کی دعوت قبول کرنا۔

ابوداؤد بروایت علی رضی اللہ عنه ضعیف ابوداؤد ۹۲۴

۳۱۷۸۱۔۔۔ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے ملک شام کو رکھا اور پیٹھ پیچھے یمن کو اور مجھ سے فرمایا کہ اے محمد میں تمہارے سامنے کے

حصہ کو تمہارے لئے غنیمت اور رزق قرار دیا ہے اور پیٹھ پیچھے حصہ کو مدد اسلام برابر ترقی کرتا رہے گا شرک اور مشرکین کم ہوتے رہیں گے یہاں دو عورتیں بنا خوف وخطر سفر کریں گی قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے دن ورات ختم نہ ہوں گے۔(یعنی قیامت نہ ہوگی) یہاں تک یہ دین ستاروں کے طلوع ہونے کی جگہ پہنچ جائے گا۔ طبرانی حلیۃ الاولیاء ابن عساکر ابن نجار بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۱۷۸۲..... ایک باپردہ خاتون مدینہ منورہ سے حیرہ تک سفر کرے گی اس کو کسی کا خوف نہ ہوگا۔

حلیۃ الاولیاء جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۲۲۵۲

حنین الجذع

۳۱۷۸۳..... آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ (کھجور کا تنہ جس پر ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے) رو رہا ہے نصیحت سے محروم ہونے کی وجہ سے۔

احمد بخاری بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۷۸۴..... ارشاد فرمایا اگر میں اس کو (تنہ کو) تسلی نہ دیتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا ہے۔ احمد، ابن ماجہ بروایت انس و ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاخبار من الغیب من الاکمال

۳۱۷۸۵..... ارشاد فرمایا کہ خوشخبری سن لو اللہ کی قسم قلت دنیا سے زیادہ کثرت دنیا کا خوف ہے واللہ یہ دین تم میں باقی رہے گا یہاں تک تم سرزمین فارس روم اور حمیر کو فتح کرلو گے اور تم تین بڑے لشکر بن جاؤ گے ایک لشکر شام میں ایک عراق میں ایک لشکر یمن میں یہاں تم میں سے کسی کو سو دینار عطیہ دیا جائے گا اس پر وہ ناخوش ہوگا۔ الحسن بن سفیان حلیۃ الاولیاء بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۱۷۸۶..... ارشاد فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم میں تمہارے اوپر دنیا کی تنگی کے مقابلہ میں دنیا کی وسعت سے اندیشہ کرتا ہوں (یعنی دنیا کی وسعت تمہیں نقصان پہنچائے گی) اللہ کی قسم یہ دین تم میں قائم رہے گا یہاں تک اللہ تعالیٰ تمہیں سرزمین روم فارس اور حمیر پر فتح دے دیں گے اور یہاں تک کہ تمہارے تین بڑے لشکر ہوں گے ایک لشکر شام میں ایک عراق میں اور ایک لشکر یمن میں یہاں تک کے کسی شخص کو سو دینار عطیہ دیا جائے گا اس پر بھی وہ ناخوش ہوگا عرض کیا گیا شامیوں میں کس کی طاقت ہوگی کہ رومیوں سے ٹکر لے جو بڑی قوت کے مالک ہیں تو ارشاد فرمایا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تمہیں روم پر غلبہ دیدیں گے اور تمہیں روم میں ان پر حکومت دیں گے یہاں تک کے گورے رومیوں کی ایک جماعت اپنی قمیص گردن میں ڈال تم میں ایک کم درجہ کے حبشی شخص کے سامنے کھڑی رہے گی وہ ان کو جو حکم دے گا وہ بجالائیں گے۔ جب کہ آج کے دن (یعنی اس زمانہ میں) وہاں ایسے لوگ ہیں تمہارے حیثیت ان کے نزدیک اس چیچڑی سے بھی کم ہے جو اونٹ کی دم میں چمٹی ہوئی ہوتی ہے تو عبداللہ بن حوالہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے انتخاب فرمائیں اگر وہ زمانہ مل جائے تو میں کس لشکر میں شریک ہوں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میں آپ کے لئے شام کا انتخاب کرتا ہوں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک منتخب زمین ہے اور اپنے منتخب بندوں کو کھینچ کر وہاں لاتے ہیں اے اہل یمن ملک شام کو ترجیح دو کیونکہ زمین میں اللہ کی منتخب سرزمین شام ہے جو انکار کرے وہ یمن کے حوض کو اختیار کردے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ذمہ داری لی ہے۔

طبرانی بیھقی بروایت عبد اللہ حوالہ

۳۱۷۸۷..... ارشاد فرمایا عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں شام، روم اور فارس پر غلبہ دیں گے یہاں تک تم میں سے ہر ایک کے پاس اتنے اتنے اونٹ ہوں گے اتنی اتنی گائیں اتنی اتنی بکریاں یہاں تک تم میں سے کسی کو سو دینار عطیہ دیا جائے اس پہ وہ ناخوش ہوگا۔

احمد، طبرانی مستدرک، بیھقی ضیاء مقدسی بحوالہ عبداللہ بن حوالہ

۳۱۷۸۸..... ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فارس پھر روم کا وعدہ فرمایا ان کی عورتیں ان کے بچے ان کا اسلحہ اور ان کا خزانہ اور حمیر کو میرا مددگار

بنایا۔نعیم بن حماد فی الفتن بروایت صفوان بن عمیر مرسلا

۳۱۷۸۹..... (غزوہ خندق کے موقع پر ارشاد فرمایا) میں نے پہلی مرتبہ کدال ماری تو وہ روشنی ظاہر ہوئی جو تم نے دیکھی اس میں میرے لئے حیرہ کے محلات اور کسریٰ کے شہر روشن ہوئے گویا کہ وہ کتوں کے دانت ہیں اور جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ میری امت ان پر غالب آئے گی پھر میں نے۔ (پتھر پر) دوسری ضرب لگائی تو دوسری روشنی ظاہر ہوئی جو تم نے دیکھی اس میں مجھے روم کے محلات دکھائے گئے گویا کہ وہ کتوں کے دانت ہیں مجھے جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی کہ میری امت ان پر غالب آئے گی پھر میں نے تیسری ضرب لگائی تو وہ روشنی ظاہر ہوئی جو تم نے دیکھی اس میں میرے صنعاء یمن کے محلات روشن ہوئے جیسے کتوں کے دانت ہیں جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی کہ میری امت ان کو فتح کرے گی ان کو مدد حاصل ہوگی لہٰذا خوش ہو جاؤ۔ (ابن سعد بروایت کثیر بن عبداللہ مزنی اپنے والد سے اپنے دادا سے)

۳۱۷۹۰..... ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے جو ذکر ذخیرہ کیا گیا اگر تمہیں اس کا علم ہو جائے تو تم اس پر ہرگز غمگین نہ ہو جو تم سے روک لیا گیا تمہیں فارس اور روم دیا جائے گا۔ (یعنی تم دونوں ملکوں کو فتح کرلوگے)۔احمد بروایت عرباض

۳۱۷۹۱..... ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو جزیرۃ العرب پر غلبہ حاصل ہوگا مسلمان فارس پر غالب ہوں گے مسلمان روم پر غالب ہوں گے مسلمانوں کو کانے دجال پر غلبہ حاصل ہوگا۔الحاکم فی الکنی مستدرک بروایت ھاشم بن عتبہ بن ابی وقاص

۳۱۷۹۲..... ایک موقع پر ارشاد فرمایا) اللہ اکبر مجھے ملک شام کی چابی عطاء ہوئی ہے اللہ کی قسم میں یہاں بیٹھ کر شام کے سرخ محلات کو دیکھ رہا ہوں اللہ اکبر مجھے ملک فارس کی چابیاں مل گئیں ہیں اللہ کی قسم میں یہاں بیٹھ کر اور وہاں کے سفید محلات کو دیکھ رہا ہوں اللہ اکبر مجھے یمن کی چابی عطاء کی گئی ہے اللہ کی قسم میں یہاں بیٹھ کر یمن کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔احمد نسائی، بروایت براء رضی اللہ عنہ

ملک شام کی فتح

۳۱۷۹۳..... ارشاد فرمایا کہ حیرہ شہر مجھے دکھلایا گیا کتے کے انیاب کی طرح اور یہ کہ تم اس کو فتح کروگے۔طبرانی بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۴..... ارشاد فرمایا میرے لئے حیرہ کو پیش کیا گیا کتے کے انیاب کی مثل اور یہ کہ تم اس کو فتح کروگے۔

ابو نعیم بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۵..... ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا (امن کا) آئے گا کہ ایک ھودج پر سفر کرنے والی خاتون مکہ مکرمہ سے حیرہ شہر تک سفر کرے گی کوئی (ظلماً) اس کے اونٹ کی لگام کو نہیں تھامے گا اور لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ایک شخص مٹھی بھر کر سونا لے کر صدقہ کرنے کے لئے نکلے گا کوئی اس کو قبول کرنے والا نہ ملے گا۔طبرانی، بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۶..... ارشاد فرمایا اے عدی اس زمانہ میں تمہارا کیا حال ہوگا جب ایک مسافر عورت یمن کے محلات سے نکل کر حیرہ تک پہنچے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور بھیڑیا بکریوں پر خوف نہ ہوگا پوچھا قبیلہ طے اور اس کی جگہ کہاں ہوگی (یعنی کیا ان کی درندگی ختم ہو جائے گی) فرمایا: اس وقت ان کے لئے اللہ کافی ہوگا۔طبرانی بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۷..... ارشاد فرمایا اے عدی بن حاتم اسلام کو قبول کرلو محفوظ رہو گے شاید اسلام قبول کرنے سے یہ چیز مانع ہے کہ تم میرے گرد غربت کو دیکھ رہے ہو اور یہ کہ لوگ ہمارے خلاف اکٹھے ہوئے ہیں کیا تم حیرہ شہر کو دیکھا ہے عنقریب ایک مسافر عورت حیرہ بغیر کسی ہم سفر کے اکیلا چلے گی اور بیت اللہ کا طواف کرے گی اور ہمارے لئے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھول دیئے جائیں گے عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کو صدقہ قبول کرنے والا آدمی نہ ملے گا۔احمد مستدرک نسائی بروایت عدی بن حاتم

۳۱۷۹۸..... ارشاد فرمایا اے عدی میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو، ان پر کسریٰ کا خزانہ کھول دیا جائے گا ایک مسافر

عورت تنہا مدینہ منورہ سے حیرہ جائے گی اس گھر کی پناہ میں دن کے شروع میں مال کو جمع کرنے کی کوشش کرے گا پھر شام کے وقت اس کو پھینک دے گا کوئی اس کو قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ طبرانی بروات عدی بن حاتم

۳۱۷۹۹...... ارشاد فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک مسافر عورت تنہا مدینہ منورہ سے حیرہ تک سفر کرے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔

طبرانی بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۰۰...... ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے اس کے پاس یعنی کسریٰ کے پاس ایک فرشتہ بھیجا اس نے اس گھر کی دیوار سے ہاتھ ظاہر کیا وہ جس میں وہ رہتا تھا تو گھر نور سے بھر گیا جب اس کو دیکھا تو گھبرا گیا تو فرمایا اے کسریٰ گھبراؤ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ بھیجا اس پر کتاب اتاری تو اس کی اتباع کرتے تمہاری دنیا و آخرت سلامتی والی ہوگی کسریٰ نے کہا غور کرتا ہوں۔ (ابن اسحاق ابن ابی الدنیا و ابن النجار، حسن بصری بروایت اصحاب رسول اللہ ﷺ کہ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی حجت کیا ہے کسریٰ کے خلاف آپ کے پاس؟ تو راوی نے کہا کہ آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

قیصر و کسریٰ کی ہلاکت

۳۱۸۰۱...... ارشاد فرمایا کہ میرے رب نے کسریٰ کو قتل کر دیا آج کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا قیصر کو ہلاک کیا آج کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔

طبرانی بروایت ابی بکرہ

۳۱۸۰۲...... ارشاد فرمایا کہ جب کسریٰ ھلاک ہوگا اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا جب قیصر ہلاک ہوگا اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ میں میری جان ہے تم ان کے خزانوں کا اللہ کی راہ میں خرچ کروگے۔

بخاری بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۰۳...... ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کی دو کنگن ہیں میں نے دونوں کو ناپسند کیا میں نے ان کو پھینک دیا اس کی تعبیر میں نے کسریٰ و قیصر کے کی ہلاکت سے کی۔ ابن ابی شیبۃ بروایت حسن مر سلا

۳۱۸۰۴...... ارشاد فرمایا آج عرب عجم کا آدھا ہوگیا یہ ذی وقار کے دن فرمایا (یعنی فی مسندہ بخاری فی التاریخ ابن السکن والبغوی وابن قانع بروایت بشیر بن زید بعض نے کہا یزید ضبعی انہوں نے جاہلیت کا دور بھی پایا بغوی نے کہا میں نے بشیر بن زید کا نام نہیں سنا مگر اس حدیث میں)

۳۱۸۰۵...... ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے ساتھی یعنی ابوبکر صدیق ہمارے پاس کھانا نہیں تھا سوائے بربر یعنی درخت اراک کے حتیٰ کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے انہوں نے ہمیں اپنے کھانے میں شریک کر لیا ان کا کھانا کھجوریں تھیں اللہ کی قسم اگر مجھے روٹی اور گوشت میسر ہوتا میں تمہیں کھلا دیتا شاید تمہیں ایک زمانہ ملے یا تم میں سے جو وہ زمانہ پائے کہ صبح کھانے کا ایک پیالہ آئے گا شام کو دوسرا پیالہ آئے گا اور تم اپنے گھر کو اس طرح سجاؤ گے جس طرح کعبہ کو سجایا جاتا ہے۔ ھناد بروایت سعد بن ھشام

۳۱۸۰۶...... ارشاد فرمایا کہ تم ایک قوم سے قتال کروگے اور ان پر غلبہ حاصل کروگے وہ اپنا مال دے کر تم سے اپنی جان اور مال کو بچائیں گے اور صلح پر صلح کریں گے ان سے اس سے زیادہ مت لو کیونکہ زائد تمہارے لئے حلال نہیں۔ البغوی عن جل من جھینہ

۳۱۸۰۷...... ارشاد فرمایا کہ تم لشکر کشی کروگے تمہارے لئے معاہدے خراج اور زمینیں ہوں گی جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمائیں گے ان میں کچھ دریا کے کنارے ہوں گی شہر محلات جو تم میں سے وہ زمانہ پائے تو تم میں سے جس کو قدرت حاصل ہو کہ اپنے نفس کو ان شہروں میں سے کسی شہر میں ان محلات میں سے کسی محل میں اپنے کو محبوس کرے یہاں تک موت واقع ہو جائے تو ایسا کرے۔ (ابو حاتم فی الوحدان البغوی وابن عساکر بروایت عروہ بن رویم وہ اپنے شیخ جرش سے وہ سلیمان سے وہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے)

۳۱۸۰۸...... ارشاد فرمایا کہ کاھنوں میں سے ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ اس طرح قرآن پڑھے گا کہ بعد ایسا قرآن پڑھنے والا کوئی نہ ہوگا۔ (احمد

بغوی طبرانی بیہقی فی الدلائل وابن عساکر بروایت عبداللہ بن متعب بن ابی بردہ الغفری وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ابن عساکر بروایت ربیعہ بن عبدالرحمن مرسلاً)

۳۱۸۰۹.....ارشادفرمایا کہ کاھنوں میں سے ایک شخص نکلے گا جو ایسا قرآن پڑے گا کہ بعد میں کوئی ایسا قرآن پڑھنے والا نہ ہوگا۔(ابن سعد وابن مندہ طبرانی ابن عساکر بروایت عبداللہ بن متعب بن ابی بردہ وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے)

۳۱۸۱۰.....ارشادفرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھ سے دنیا کا پردہ اٹھایا میں نے اس کو دیکھا اور اس میں قیامت تک ہونے والے حالات کو اس طرح دیکھا جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کے لئے اس طرح انکشاف حال تھا جس طرح مجھ سے پہلے نبیوں کے لئے ہوا۔

کلام:.......نعیم بن حماد فی الفتن بروایت عمر اور اس کی سند ضعیف ہے۔

۳۱۸۱۱.....ارشادفرمایا اے ایمن تمہاری قوم عرب تیزی کے ساتھ ہلاک ہونے والی ہے۔

الحسن بن سفیان وابن قانع وابونعیم ابن عساکر بروایت ایمن بن خریم اسدی

زیادة الطعام والماء

یعنی رسول اللہ ﷺ کے معجزہ کا ظہور کھانے پینے میں برکت کے ساتھ

۳۱۸۱۲.....ارشادفرمایا کہ اگر تم وزن نہ کرتے تو خود کھاتے اور اس کے بعد بچ بھی جاتا۔

مسلم کتاب الفضائل حلیة الاولیاء بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۸۱۳.....ارشادفرمایا اگر وزن نہ کرتا تو زندگی بھر اس سے کھاتا۔مستدرک بروایت نوفل بن حارث ضعیف الجامع ۴۸۴۵

۳۱۸۱۴.....ارشادفرمایا: اے معاذ اگر تم ایک مدت زندہ رہے تو دیکھو گے یہ جگہ باغات سے بھر گئی ہوگی تبوک کے بارے میں ارشادفرمایا۔

احمد، مسلم، بروایت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۱۸۱۵.....ارشادفرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دیتے تو ایک وادی گھی سے بھر جاتی (طبرانی بروایت ابوبکر بن محمد بن حمزہ بن عمر اسلمی وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے میں ان کی خدمت میں تھا میں نے گھی کی ایک کپی دیکھی وہ گھی اس میں کم ہو رہا تھا میں نے اس کو دھوپ میں رکھ دیا اور سو گیا میں بیدار ہوا گھی کے بہنے کی آواز سے تو میں نے اس کا سر پکڑ لیا تو رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشادفرمایا۔

۳۱۸۱۶.....ارشادفرمایا اے اسیم اگر اس کی طرف جھانک کر دیکھتا تو میں نے جو تجھ کو کہا تو اس میں برابر اس طرح زراع دیکھتا رہتا۔

ابویعلی بروایت اسامہ بن زید

۳۱۸۱۷.....ارشادفرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو خاموش رہتا تو تو مجھے ایک ایک شانہ دیتا رہتا جو میں نے مانگا۔

ترمذی فی الشمائل والبغوی والطبرانی بروایت ابی عبید مولیٰ رسول اللہ ﷺ

۳۱۸۱۸.....ارشادفرمایا اگر تو خاموش رہتا تو جو میں نے کہا وہ تجھے ملتا (ابن سعد والحکیم طبرانی بروایت ابی رافع) آپ علیہ السلام کے غلام نے واقعہ بیان کیا کہ آپ علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ ایک بکری بھون لوں میں نے اس کو آگ پر بھونا پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ایک شانہ دیدو میں نے دے دیا پھر فرمایا مجھے شانہ دو میں نے دیدیا پھر فرمایا مجھے شانہ دو تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول ایک بکری میں کتنے شانہ ہوتے ہیں؟ تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بالا ارشادفرمایا۔احمد بروایت ابی عبید الطبرانی بروایت سلمہ زوجہ ابی رافع

۳۱۸۱۹...... ارشادفرمایا کہ مجھے شانہ دیدیتے تو تم مسلسل دیتے رہتے۔(طبرانی نے بروایت حسن بن علی بن ابی وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ بکری کا شانہ دیدو میں نے دیدیا پھر فرمایا مجھے شانہ دیدو میں نے دیدیا پھر فرمایا شانہ دو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ بکری کی دوشانوں کے علاوہ اور شانے تو نہیں ہوتے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بالا ارشادفرمایا۔

معجزات متفرقه من الاکمال

متفرق معجزات کا ذکر

۳۱۸۲۰...... ارشادفرمایا کہ یہ بھیڑیا جوتمہارے پاس آیا ہے اور بھیڑیوں کا نمائندہ ہے تم اپنے اموال کا کتنا حصہ اس کو دینا چاہتے ہو۔

ابو الشیخ فی العظمة بروابت ابی هریرة

۳۱۸۲۱...... ارشادفرمایا کھجور کی اس ٹہنی کو لے لواس سے ٹیک لگاؤ جب تو نکلے گا تو تمہارے سامنے دس روشن ہوں گے اور پیچھے بھی دس جب گھر میں داخل ہوتو اس پرکھردرا پتھر مارو گھر کے پردوں پر کیونکہ وہ شیطان ہے۔طبرانی بروایت قتادہ بن نعمان

حفظه من الاعداء

۳۱۸۲۲...... ایک موقع دشمن کو مخاطب کر کے ارشادفرمایا کوئی خوف اندیشہ کی بات نہیں اگر تم ارادہ کر بھی لیتے اللہ تعالیٰ تمہیں مجھ پر مسلط نہ فرماتے۔

احمد، مستدرک نسائی، جعده بن خالد

۳۱۸۲۳...... ایک موقع پر دشمن کو قابو کرنے کے بعد) فرمایا اس نے میری تلوار اٹھالی تھی جب کہ میں سویا ہوا تھا میں جس وقت بیدار ہوا اس نے تلوار ہاتھ میں لے کر سونت لی تھی مجھ سے کہا "من یمنعک منی" یعنی تجھے مجھ سے کون بچائے گا میں نے کہا "اللہ" اب یہ میرے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔

احمد بیهقی نسائی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۱۸۲۴...... (ایک موقع پر) ارشادفرمایا اگر وہ یعنی ابوجھل میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔

احمد مسلم بروایت ابوهریره رضی الله عنه

اعلام النبوۃ

۳۱۸۲۵...... ارشادفرمایا تمہارے بھائی کا جھنڈا ہے۔احمد بروایت ابن مسعود رضی الله عنه، ضعیف الجامع ۴۷۹۰

تشریح:...... اس روایت کو امام احمد نے اپنی مسند ۴۱۶۱ پر نقل کی ہے پوری حدیث سمجھے بغیر اس فقرہ کا سمجھنا مشکل ہے۔

الاکمال

۳۱۸۲۶...... ارشادفرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے میرے پیٹ کی اندرونی چیزوں کو باہر نکالا پھر ان کو دھویا اس میں حکمت اور علم بھر دیا۔

کلام:...... طبرانی بروات انس رضی اللہ عنہ اس کی سند میں رشدین بن سعد ضعیف ہے۔

۳۱۸۲۷...... ارشادفرمایا کہ میں صحراء میں تھا دس سالہ کا یا دس مہینے کا اچانک سر کے اوپر سے کچھ گفتگو سنی اچانک دیکھا ایک شخص دوسرے سے کہہ رہا تھا اھوھو؟ یعنی یہ وہی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ہاں وہ میرے سامنے نمودار ہوئے ایسے چہرے میں جو میں نے اس سے پہلے کبھی کسی مخلوق

کا نہیں دیکھا تھا اور ایسی روحیں جو اس سے پہلے کسی کی نہیں دیکھی اور ایسے کپڑے جو کسی کے نہیں دیکھے تھے وہ دونوں میری طرف چلتے ہوئے آئے ہر ایک نے میرے بازو پکڑے لیکن مجھے ان کے پکڑنے کا احساس نہیں ہو رہا تھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کو لٹاؤ انہوں نے مجھے لٹا دیا زبردستی کئے اور موڑے بغیر ایک نے دوسرے سے کہا ان کا سینہ چیر دو تو ایک ان میں سے میرے سینے کی طرف جھکا اور چیر دیا جو میں نے دیکھا اس میں نہ خون تھا نہ درد اس سے کہا اس میں سے حسد اور کینہ کو نکال دو ایک چیز نکالی جو بندھے ہوئے خون کی طرح تھا اس کو نکال کر پھینک دیا پھر اس سے کہا کہ اس میں مہربانی اور شفقت ڈالدو پھر جو چیز نکالی چاندی کی مثل تھی پھر میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو حرکت دی پھر کہا صحیح وسالم ہو جا میں واپس ہوا تو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کے لئے رحمت محسوس کر رہا تھا۔ (ابن حبان مستدرک بیہقی سعید بن منصور بروایت معاذ بن محمد بن معاذ بن محمد بن ابی بن کعب اپنے والد سے وہ اپنے دادا معاذ بن محمد وہ ابی بن کعب سے)

۳۱۸۲۸ ..... میں اس سے (یعنی چاند سے) باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتے تھے اور مجھے رونے سے غافل کر دیتے ہیں ان کی دعا کو سنتا ہوں جس وقت وہ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ (بیہقی فی الدلائل وابو عثمان صابونی فی المائتین والخطیب وابن عساکر بروایت عباس بن عبدالمطلب عباس ... نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے آپ کے دین میں داخل ہونے کا داعیہ آپ ایک نبوت کی علامت بھی تھی وہ یہ کہ میں نے آپ کو جھولا جھولتے ہوئے دیکھا کہ آپ چاند سے باتیں کر رہے تھے اور اس کی طرف اپنی انگلی سے اشارہ کر رہے تھے جس طرف آپ نے اشارہ کیا، چاند اسی طرف جھک گیا پھر آپ نے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۱۸۲۹ ..... ارشاد فرمایا میں اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے خواب دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے (احمد ابن سعد والبغوی طبرانی بیہقی فی الدلائل بروایت ابی امامہ) یہ اس موقع پر ارشاد فرمایا جب آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ کی ابتدائی حالات کیا ہیں؟

۳۱۸۳۰ ..... آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اپنے نفس کے بارے میں بتلائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور میری والدہ نے زمانہ حمل میں دیکھا کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس نے شام کے شہر بصری کو روشن کر دیا۔

مستدرک بروایت خالد ابن معدان وہ اصحابہ رسول اللہ ﷺ

۳۱۸۳۱ ..... ارشاد فرمایا کہ میری والدہ نے بوقت ولادت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

ابن سعد بروایت ابی العجفاء

۳۱۸۳۲ ..... ارشاد فرمایا کہ میری والدہ نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ ابن سعد بروایت ابی امامہ

۳۱۸۳۳ ..... ارشاد فرمایا کہ میں ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کا نتیجہ ہوں جو انہوں نے بیت اللہ کی دیوار اٹھاتے وقت دعا کی تھی۔

۳۱۸۳۴ ..... ارشاد فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ ابن سعد بروایت عبدالبر بن عبدالرحمن بن معمر

۳۱۸۳۵ ..... ارشاد فرمایا ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں اور یہ کہ بوقت ولادت میری والدہ نے دیکھا ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے میں دودھ پلایا گیا ہوں بنی سعد بن بکر میں اس دوران کے میں اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ گھر کے پاس بکریاں چرا رہے تھے میرے پاس دو آدمی آئے جو سفید لباس میں ملبوس تھے ہاتھ میں سونے کی تھالی تھی جس میں برف بھری ہوئی تھی انہوں نے مجھے پکڑا اور میرے پیٹ کو چاک کیا میرے دل کو نکالا اس کو چیرا اس میں ایک بندھا خون کا ٹکڑا نکال کر باہر پھینک دیا پھر اس برف سے میرے پیٹ اور دل کو دھویا پھر کہا ان کو ان کی امت کے سو افراد کے مقابلہ میں وزن کرو مجھے ان کے ساتھ وزن کیا گیا تو میرا وزن بھاری تھا پھر کہا ہزار کے مقابلہ میں وزن کرو مجھے وزن کیا گیا تو میں بھاری نکلا پھر کہا ان کو چھوڑ دو اگر مجھے پوری امت کے مقابلہ میں وزن کیا جاتا ہے تب بھی میرا وزن زیادہ ہوتا۔ ابن سعد بروایت خالد بن معدان مرسلاً

۳۱۸۳۶ ..... ارشاد فرمایا کہ میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پیٹ میں نور ہے پھر کہا کہ میں نے نور کو دیکھا کہ وہ پھیل گیا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گیا۔ الدیلمی بروایت شداد بن اوس

الفصل الثانی فی المعراج معراج کا بیان

۳۱۸۳۷..... ارشاد فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ ایک سفید لمبا جانور تھا منتہائے نظر پر اس کا قدم پڑتا تھا میں اور جبرائیل علیہ السلام اس کی پیٹھ پر جمے رہے یہاں تک بیت المقدس پہنچ گئے میرے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے اور میں نے جنت جہنم کا دیدار کیا۔

احمد ابویعلی ابن حبان مستدرک ضیاء مقدسی بروایت حذیفہ

۳۱۸۳۸..... ارشاد فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا مجھے پہلے زمزم کے کنویں پر لے جایا گیا میرے سینہ کو چاک کیا گیا پھر غسل دیا گیا ماء زمزم سے پھر اتارا گیا۔ مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۳۹..... ارشاد فرمایا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی جب کہ میں مکہ میں تھا جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے پھر میرے سینہ کو چاک کیا گیا پھر اسکو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر سونے کی ایک تھالی لائی گئی جو حکمت ایمان سے بھری ہوئی تھی اس کو میرے سینہ بھر میں بھرا گیا پھر اس کو بند کر دیا گیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان دنیا تک لے جایا گیا جب آسمان دنیا میں پہنچے تو جبرائیل نے دربان سے کہا دروازہ کھولو تو دربان نے پوچھا کہ آپ کون فرمایا جبرائیل پوچھا آپ کے ساتھ کوئی ہے فرمایا ہاں میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں پوچھا کیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا جب ہم آسمان چڑھے تو ایک شخص سے ملاقات ہوئی اس کے دائیں طرف کچھ سیاہی تھی اور بائیں طرف بھی کچھ سیاہی جب دائیں طرف نظر کرتے تو ہنستے اور جب بائیں طرف نظر کرتے تو رو پڑتے انہوں نے کہا مرحبا صالح نبی اور صالح بیٹا میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں! فرمایا یہ آدم علیہ السلام ہیں یہ دائیں بائیں ان کی اولاد ہے دائیں طرف والے جنتی ہیں اور بائیں طرف والے جہنمی جب دائیں طرف دیکھتے ہیں خوش ہو کر ہنستے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں پریشان ہو کر روتے ہیں پھر جبرائیل مجھے لے کر دوسرے آسمان پر چڑھ گئے اور دربان سے کہا کہ دروازہ کھولو وہاں وہی سوال وجواب ہوا جو پہلے آسمان پر ہوا تھا دروازہ کھولا گیا جب میرا گذر ادریس علیہ السلام پر ہوا تو فرمایا مبارک ہو صالح نبی اور صالح بھائی کو میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں فرمایا کہ یہ ادریس علیہ السلام میں پھر میرا گذر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا تو انہوں نے فرمایا مرحبا صالح نبی صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون فرمایا یہ موسیٰ علیہ السلام میں پھر میرا گذر عیسیٰ علیہ السلام پر ہوا تو فرمایا مرحبا صالح نبی صالح بھائی میں نے پوچھا یہ کون؟ فرمایا یہ عیسیٰ علیہ السلام میں پھر میرا گذر ابراہیم علیہ السلام پر ہوا، انہوں نے فرمایا مرحبا صالح نبی صالح بیٹا میں نے پوچھا یہ کون؟ فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر مجھے اور اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ ایک کشادہ میدان پر پہنچا جہاں قلم کے لکھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض فرمائی ان کو لے کر واپس ہوا تو راستہ میں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ تمہارے رب نے کیا فرض فرمایا تمہاری امت پر؟ میں نے کہا ان پر پچاس نمازیں فرض فرمائیں ہیں تو مجھ سے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے رب کے پاس واپس جاؤ کیونکہ آپ کی امت کو اس کی استطاعت نہیں ہے میں واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے آدھی معاف فرمادیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس گیا اور ان کو خبر دی تو انہوں نے فرمایا اپنے رب سے اور مراجعت کرو کیونکہ آپ کی امت یہ بھی ادا نہ کر سکے گی میں نے رب تعالیٰ سے دوبارہ درخواست کی تو فرمایا یہ پانچ نمازیں ہیں اور ثواب میں پچاس کے برابر میرے پاس میں قول تبدیل نہ ہوتا میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے اور کمی کی درخواست کے لئے فرمایا تو میں نے کہا کہ اب مجھے رب تعالیٰ سے شرم آرہی ہے پھر مجھے لے کر سدرۃ المنتہیٰ پہنچا جس کو مختلف رنگ ڈھانپ رہے تھے مجھے معلوم نہیں کیسے عجیب وغریب رنگ تھے مجھے جنت لے جایا گیا۔ اور اس کی مٹی مشک کی تھی۔ (بیہقی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ مگر یہ الفاظ ابن عباس اور ابی حبہ بدری کی ہے کہ پھر مجھے کشادہ صحن میں لے جایا گیا جہاں مجھے قلم چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی)

۳۱۸۴۰..... ارشاد فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ ایک سفید طویل جانور ہے جو گدھے سے تھوڑا بڑا اور خچر سے تھوڑا چھوٹا منتہی نظر پر قدم

رکھتا ہے میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس تک آیا اور اس کو اس حلقہ میں باندھ دیا جس سے انبیاء علیہم السلام اپنی سواریوں کو باندھا کرتے تھے پھر میں مسجد میں داخل ہوا وہاں دو رکعت نماز پڑھی پھر جبرائیل علیہ السلام ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا لائے میں نے دودھ کا انتخاب کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ نے فطرت کو اختیار کیا پھر مجھے آسمان پر لیجایا گیا تو دروازہ کھلوانا چاہا تو دربان نے جبرائیل پوچھا آپ کے ساتھ کون؟ کہا محمد ﷺ: پوچھا کیا ان کو بلوایا ہے؟ کہا ہاں بلوایا ہے ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے مرحبا کہا اور خیر کی دعا دی پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوانا چاہا کہا کون؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ: پوچھا گیا کہ ان کو بلوایا ہے کہا ہاں بلوایا ہے ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو ہماری ملاقات دو خالہ زاد بھائی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی پھر مجھے تیسرے آسمان پر لے جایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون؟ بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا ساتھ کون ہے؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا کہ ان کو بلوایا ہے بتایا ہاں تو ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو ہماری ملاقات ادریس علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی:

قال اللہ تعالیٰ ورفعنا مکانا علیا

''ہم نے انہیں رفعت دے کر ایک بلند مقام تک پہنچا دیا تھا۔''

پھر مجھے پانچویں آسمان پر لے گیا جبرائیل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون؟ بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا گیا ان کو بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں پھر ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو ہماری ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی پھر مجھے چھٹے آسمان پر لیجایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا پوچھا کون؟ جواب دیا جبرائیل علیہ السلام پوچھا ساتھ کون؟ جواب دیا محمد ﷺ تو ہماری ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے خیر کی دعا کی پھر مجھے ساتویں آسمان پر لیجایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا کون؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا کہ ساتھ کون؟ جواب دیا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا ہاں تو ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا تو ہماری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی وہ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے وہ ایسا گھر ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں ان کو دوبارہ داخل ہونے کا موقع نہیں ملتا پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لیجایا گیا تو اس کے لیے ہاتھی کے کان کے برابر پتے تھے اور اس کا پھل مٹکے کے برابر جب اللہ کے حکم سے اس کو ڈھانپا گیا جس طرح ڈھانپا گیا تو اس میں اس طرح حسن پیدا ہو گیا کہ اللہ کے مخلوق میں سے کوئی اس کے حسن کو بیان کرنے پر قادر نہیں اللہ تعالیٰ نے جو وحی فرمانا تھی فرمائی اور میرے اوپر دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں۔ میں واپسی میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے بتایا دن رات میں پچاس نمازیں تو فرمایا واپس جا کر اس میں تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت کو اس کی طاقت نہ ہوگی میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور امتحان لیا ہے میں نے واپس جا کر رب تعالیٰ سے تخفیف کی درخواست کی تو پانچ نمازیں معاف کیں میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا اور بتایا پانچ معاف ہوئی ہیں تو فرمایا واپس جا کر تخفیف کی درخواست کریں آپ کی امت یہ بھی نہیں ادا کر سکے گی اب میں رب تعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان مراجعت کرتا رہا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد یہ دن ورات میں پانچ نمازیں ہیں ہر نماز پر دس اس طرح ثواب میں پچاس کے برابر ہوں گی جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور عمل نہیں کیا اس کو بھی ایک ثواب ملے گا اگر عمل کر لیا تو دس نیکیاں ملیں گی جس نے برائی کا ارادہ کیا اور عمل نہیں کیا اس کے حق میں کچھ بھی نہیں لکھا جائے گا اگر عمل کر لیا تو اس کے حق میں ایک ہی گناہ لکھا جائے گا میں واپس آ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا اور ان کو واقعہ بتایا تو انہوں نے دوبارہ فرمایا کہ جا کر مزید تخفیف کی درخواست کریں میں نے کہا اب بہت ہو گیا مزید جانے سے مجھے شرم آ رہی ہے۔

احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

اسراء معراج کا تذکرہ

۳۱۸۴۱......ارشاد فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا اس پر میں اور جبرائیل علیہ السلام سوار ہوئے ہمیں لے کر روانہ ہوئے جب بھی کوئی پہاڑ آیا دو پاؤں اوپر کر لیتے جب نیچے اترتے اگلے پاؤں اوپر کر لیتے یہاں ایک سایہ دار بدبودار زمین پر پہنچے پھر ایک صاف اور پاکیزہ سرزمین پر پہنچے میں نے جبرائیل سے پوچھا ہم نے پہلے ایک ابر آلود بدبودار زمین پر سفر کیا پھر صاف اور پاکیزہ سرزمین پر تو جواب دیا وہ جہنم کی زمین تھی اور یہ جنت کی زمین ہے پھر میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام آپ کے ساتھ کون؟ تو جواب دیا آپ کے بھائی محمد ﷺ ہیں انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لئے برکت کی دعاء کی اور فرمایا اپنی امت کے لئے آسانی کی درخواست کرنا میں نے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ کون ہیں بتایا آپ کے بھائی موسیٰ علیہ السلام ہیں تو میں نے کہا کس کے سامنے آواز بلند کر رہے تھے اور جرأت کر رہا تھا اپنے رب کی سامنے؟ انہوں نے بتایا ہاں وہ اپنے رب کی آواز سے واقف ہیں وہ ان سے ہم کلام ہو چکے ہیں پھر ہم چلتے رہے میں نے آگے کچھ چراغ اور روشنی دیکھی تو پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہیں: تو بتایا یہ آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام کے درخت ہیں میں پوچھا کہ اس کے قریب جاؤں؟ تو بتایا ہاں ہم اس کے قریب ہوئے میرے خیر کی دعاء کی اور مرحبا کہا پھر ہم بیت المقدس پہنچے اور میں نے اپنے براق کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا جس سے انبیاء علیہم السلام اپنے جانوروں کو باندھا کرتے تھے پھر مسجد میں داخل ہو گئے میرے لئے انبیاء علیہم السلام جمع کئے گئے ان کو بھی جن کا نام اللہ نے کتاب اللہ میں ذکر فرمایا اور وہ بھی جن کا نام مذکور نہیں میں نے ان کو نماز پڑھائی۔ مگر ان تین یعنی ابراہیم موسیٰ علیہ اور عیسیٰ علیہ السلام البز ارطبرانی مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھوڑے لفظی تغیر کے ساتھ ابو یعلی ضعیف الجامع ۱۳ الضعیفہ ۱۷۹۸

۳۱۸۴۲......ارشاد فرمایا کہ اس دوران کے میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ ایک آنے والا آیا اور مجھے طولاً چیرا اور میرے دل کو نکالا پھر میرے پاس سونے کی ایک تھالی لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی میرے دل کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر بھر دیا اور اس کو اپنی حالت میں لوٹا دیا پھر میرے پاس ایک سواری لائی گئی جو خچر سے چھوٹی اور گدھے سے بڑی تھی سفید رنگ اس کو براق کہا جاتا ہے اور منتہائے نظر پر قدم رکھتی تھی۔ میں اس پر سوار کرایا گیا مجھے جبرائیل علیہ السلام لے چلے یہاں تک آسمان دنیا پر لے جایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا کون؟ بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا گیا کہ ان کو بلوایا گیا ہے؟ بتایا ہاں پھر کہاں مرحبا کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھولا گیا جب میں آگے بڑھا تو آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا یہ تمہارے باپ آدم ہیں میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا مرحبا اے صالح بیٹے صالح نبی پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا تو پوچھا کون بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوایا گیا ہے؟ بتایا ہاں تو کہا گیا مرحبا کتنے اچھے مہمان ہیں جب دروازہ کھولا گیا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام دونوں خالہ زاد بھائیوں سے ملاقات ہوئی جبرائیل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ علیہ السلام ہیں ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا صالح بھائی صالح نبی پھر مجھے تیرے آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا پوچھا کون؟ بتایا جبرائیل علیہ السلام پوچھا ساتھ کون بتایا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوایا گیا ہے، !بتایا ہاں تو کہا گیا مرحبا کتنے اچھے مہمان میں پھر دروازہ کھولا گیا جب داخل ہوا تو یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا مرحبا صالح بھائی صالح نبی، پھر مجھے اوپر لے جایا گیا یہاں تک چوتھے آسمان پر پہنچا دروازہ کھلوایا پوچھا کون؟ بتایا جبرائیل پوچھا ساتھ کون بتایا محمد ﷺ پوچھا کیا ان کو بلوایا گیا جواب دیا ہاں کہا گیا کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھولا گیا جب میں داخل ہوا ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا مرحبا صالح بھائی صالح نبی پھر مجھے پانچویں آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا پوچھا کون بتایا جبرائیل پوچھا ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوا گیا ہے؟ بتایا ہاں تو کہا گیا کہ کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھولا گیا

جب میں داخل ہوا تو ہارون علیہ السلام سامنے موجود تھے کہا یہ ہارون علیہ السلام ہیں ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا تو فرمایا مرحبا صالح بھائی صالح نبی پھر مجھے چھٹے آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا پوچھا کون بتایا جبرائیل پوچھا ساتھ کون بتایا محمد ﷺ پوچھا کہ ان کو بلوایا گیا ہے بتایا ہاں تو کہاں کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھولا تو سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف فرما تھے کہا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں سلام کریں میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا تو کہا مرحبا صالح بھائی صالح نبی جب میں آگے بڑھا تو رو پڑے رونے کی کیا وجہ؟ فرمایا ایک جوان جو میرے بعد مبعوث ہوئے ان کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا دروازہ کھلوایا، پوچھا کون بتایا جبرائیل پوچھا ساتھ کون؟ بتایا محمد ﷺ پوچھا ان کو بلوایا گیا ہے؟ بتایا ہاں کہا کتنے اچھے مہمان ہیں پھر دروازہ کھلوایا گیا جب میں داخل ہوا تو ابراہیم علیہ السلام موجود تھے کہا کہ یہ تمہارے والد ابراہیم ہیں ان کو سلام کریں میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا مرحبا صالح بیٹا صالح نبی مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو اس کے پھل مقام ھجر کے مٹکے کے برابر تھے اس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر کہا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے وہاں چار نہریں جاری تھیں دو باطنی نہریں اور دو ظاہری میں نے پوچھا جبرائیل یہ کیا ہیں؟ بتایا یہ جو باطنی نہریں جنت کی نہریں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں پھر مجھے بیت المعمور تک لے جایا گیا میں نے پوچھا جبرائیل یہ کیا ہے؟ بتایا بیت المعمور ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جب نکلتے ہیں قیامت تک ان کی دوبارہ باری نہیں آتی پھر میرے پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودھ اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو فرمایا یہ فطرت کے مطابق ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہیں پھر میرے اوپر ہر روز کے پچاس نمازیں فرض ہوئیں واپسی پر موسیٰ علیہ السلام پر گذر ہوا تو انہوں نے پوچھا کیا حکم ملا میں نے کہا ہر روز کی پچاس نمازیں تو فرمایا آپ کی امت ہر روز پچاس نمازیں نہیں ادا کر پائے گی واللہ میں آپ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا خوب امتحان لیا لھذا اپنے رب کے پاس واپس جا کر تخفیف کی درخواست کریں میں واپس گیا تو دس نمازیں ساقط فرمادیں میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دوبارہ اس طرح کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دوبارہ درخواست کی تو دس اور معاف کردیں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا دوبارہ اس طرح فرمایا پھر یومیہ پانچ نمازوں کا حکم ملا پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذر ہوا تو پوچھا کیا حکم ملا؟ میں نے کہا یومیہ پانچ نمازیں انہوں نے فرمایا آپ کی امت یہ بھی ادا نہیں کر سکے گی میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے بنی اسرائیل کا خوب اچھی طرح امتحان لیا اپنے رب سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کریں میں نے کہا میں رب تعالیٰ سے بار بار درخواست کر چکا ہوں اب شرم آرہی ہے اس پر راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں جب آگے بڑھا تو آواز دی میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف کر دی۔

احمد، بیھقی، نسائی بروایت مالک بن صعصعہ

۳۱۸۴۳..... ارشاد فرمایا مجھے اوپر لے جایا گیا تو میں ایک کھلے میدان میں پہنچا جہاں قلم چلنے کی آواز آرہی تھی۔

بخاری طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۴۴..... ارشاد فرمایا جب اسراء کے سلسلہ میں قریش نے میری تکذیب کی اور میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو سامنے فرما دیا اب میں اس کی علامات بتلانے لگا اس کی طرف دیکھ دیکھ کر۔ احمد بیھقی ترمذی نسائی بروات جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۸۴۵..... ارشاد فرمایا کہ مجھے لولو کے پنجرے میں جس کا بچھونا سونے کا تھا اسراء کروایا گیا۔

بروایت عبد الرحمن بن اسعد بن زارہ ضعیف الجامع ۲ ۸۴

۳۱۸۴۶..... ارشاد فرمایا مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک ساتویں آسمان پر لے جایا گیا اس کا پھل مقام ھجر کے مٹکے کے برابر تھا اور اُس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر تھے اس میں چار نہریں تھیں دو ظاہری اور دو باطنی ظاہری دریا نیل اور فرات ہیں اور باطنی جنت کی دو نہریں پھر میرے پاس تین پیالے لائے گئے ایک پیالہ میں دودھ دوسرے میں شراب تیرے میں شہد میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پیا تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ اور آپ کی امت فطرت پر ہیں۔ بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۴۷..... ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات جب ہم بیت المقدس پہنچے جبرائیل علیہ السلام نے اشارہ سے پتھر میں سوراخ کیا اس سے براق کو

باندھا۔ ترمذی ابن حبان مستدرک بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ وضعیف الجامع ۴۷۶۸

۳۱۸۴۸......ارشادفرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ہلکے جسم کے مالک تھے گویا قبیلہ شنوہ کے ایک شخص ہے ں میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ میانہ قد سرخ رنگ گویا کہ غسل خانہ سے نکلے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ میں ان کی اولاد میں ان کے سب سے زیادہ مشابہ ہوں پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب مجھ سے کہا گیا کہ جو پیالہ چاہیں پی لیں میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پیا تو مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت پر عمل کیا اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھاتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۴۹......ارشادفرمایا کہ میں حطیم میں تھا کہ قریش مجھ سے معراج کی رات کی سفر کے بارے میں سوالات کر رہے تھے مجھ سے بیت المقدس کی مختلف چیزوں کے متعلق پوچھا جن کو میں نے دھیان کے ساتھ یاد نہیں رکھا تھا میں سخت کرب و بے چینی میں تھا اس جیسا پریشان پہلے کبھی نہ ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کا حجاب اٹھالیا تا کہ میں اس کو دیکھوں اب وہ جو بھی سوال کرتے تھے میں ان کو دیکھ کر بتا دیتا میں نے خود کو انبیاء علیہم السلام کی ایک جماعت کے ساتھ دیکھا اس میں موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے وہ گھنگریالے بالوں والے ہلکے جسم کے تھے گویا کہ قبیلہ شنوہ کا ایک شخص ہے اور عیسیٰ بن مریم کو بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ان کے سب سے زیادہ مشابہ تمہارے صاحب ہیں۔(یعنی خود آپ ﷺ کی ذات اقدس) نماز کا وقت قریب ہوا میں نے ان کی امامت کروائی جب میں نماز سے فارغ ہوا ایک کہنے والے نے کہا اے محمد(ﷺ) یہ جہنم کا داروغہ ہے اس کو سلام کریں میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے خود سلام کرنے میں پہل کی۔مسلم بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۱۸۵۰......ارشادفرمایا کہ میں معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو ان کو دیکھا کہ وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔(ابن ابی شیبہ بروایت انس یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے)

۳۱۸۵۱......ارشادفرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے لے چلے تو میں نے دیکھا کہ گھر کے سامنے سواری کا جانور کھڑا ہے وہ خچر سے چھوٹا گدھے سے بڑا تھا مجھے اس پر سوار کرایا پھر چل پڑے یہاں تک بیت المقدس پہنچے میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا ان کے اخلاق میرے اخلاق کے مشابہ اور ان کی صورت میری صورت کے مشابہ موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا طویل القامت گھنگریالے بال والے وہ قبیلہ شنوہ کے لوگوں کے مشابہ ہے عیسیٰ بن مریم کو دیکھا مشابہ ہیں میانہ قد مائل بسرخی عروہ بن مسعود ثقفی کے مشابہ ہیں دجال کو بھی دیکھا کہ اس کی دائیں آنکھ مٹی ہوئی ہے قطن بن عبدالعزیٰ کے مشابہ، میں چاہتا ہوں کہ قریش کے پاس جاؤں اور جو کچھ دیکھا وہ ان کو بتلاؤں۔

طبرانی بروایت ام ھانی رضی اللہ عنہا

۳۱۸۵۲......ارشادفرمایا کہ مجھے ایک جانور پر سوار کرایا جو گدھے اور خچر کے درمیان کا تھا اس کے ران میں دو پر ہیں جن سے پاؤں کو سمیٹتے ہیں جب سوار ہونے کے لئے اس کے قریب ہوا تو اس نے دم ہلائی تو جبرائیل نے پنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا پھر کہا اے براق تمہیں اپنے اس فعل پر شرم نہیں آرہی؟ اللہ کی قسم اس سے قبل تجھ پر محمد ﷺ سے زیادہ مکرم و معظم شخص نے سواری نہیں کی وہ شرم کے مارے پسینہ گرانے لگا پھر ٹھہر گیا یہاں تک میں اس پر سوار ہو گیا میں نے اس کے دونوں کان پکڑ لئے اور زمین لپیٹ دی گئی اور منتہائے نظر پر اس کا قدم ہوتا تھا وہ لمبی پیٹھ اور لمبے کان والا تھا۔میرے ساتھ جبرائیل علیہ السلام بھی نکلے ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے یہاں تک بیت المقدس پہنچ گئے براق وہاں جا کر رو کا جہاں انبیاء علیہم السلام کے جانور روکتے، میں نے اس کو اس حلقہ کے ساتھ باندھا میں نے انبیاء کو دیکھا کہ میری خاطر جمع ہوئے ہیں میں نے ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، مجھے خیال ہوا کہ ان کے لئے امام کی ضرورت ہے مجھے جبرائیل نے آگے کیا میں نے ان کو نماز پڑھائی میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہماری بعثت توحید باری کے لئے ہوئی۔(ابن سعد بروایت عمرو بن شعیب وہ اپنے والد سے وہ

اپنے داداس اور بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا وعائشہ رضی اللہ عنہا وام ھانی رضی اللہ عنہا وابن عباس رضی اللہ عنہما ان میں بعض کی روایت کا بعض میں تداخل ہوگیا)

۳۱۸۵۳..... ارشادفرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور میری پیٹھ پر مجھے ایک درخت پر لے گئے اس میں پرندہ کے دوگھونسلے کی طرح تھے وہ ایک میں بیٹھے دوسرے میں، میں بیٹھ گیا میری جانب اوپر کو اٹھ گئی جس نے افق کو بھر دیا اگر میں آسمان کی طرف ہاتھ بڑھاتا تو اس کو پکڑ سکتا تھا پھر کسی سبب سے جھک گیا نور کا نزول ہوا تو جبرائیل علیہ السلام مجھ سے پہلے ہی بیہوش ہوکر گر پڑے گویا کہ ٹاٹ ہیں مجھے معلوم ہوگیا ان کی خشیت میری خشیت سے بڑھی ہوئی ہے میری طرف وحی کی گئی بندگی والا نبی ہوں گے یا بادشاہت والے نبی؟ آپ جنت کے قریب ہیں جبرائیل علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کیا وہ لیٹے ہوئے تھے میں نے کہا بندگی والا۔

ابن المبارک بروایت محمد بن عمیر ابن عطارد بن حاجب مرسلاً

ایمان جبرائیل کا تذکرہ

۳۱۸۵۴..... ارشادفرمایا کہ معراج کی رات میں ایک درخت پر تھا جبرائیل علیہ السلام دوسرے درخت پر ہمیں اللہ کے خوف نے ڈھانپا جبرائیل علیہ السلام بیہوش ہوکر گر پڑے اور میں اپنی جگہ قائم رہا اس سے مجھے اندازہ ہوا جبرائیل کا ایمان میرے ایمان سے بڑھ کر ہے۔

طبرانی بروایت عطارد بن حاجب

۳۱۸۵۵..... ارشادفرمایا کہ معراج کی رات آسمان دنیا پر جب پہنچا وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا ان کی زبانیں اور ہونٹ کاٹے جارہے تھے جہنم کی آگ کی قینچی سے۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں۔ بیھقی بروایت انس

۳۱۸۵۶..... ارشادفرمایا کہ معراج کی رات میرا گذر ایک قوم پر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچی سے کاٹے جارہے تھے جب بھی کاٹا گیا دوبارہ صحیح ہوگئے میں نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ کہا کہ آپ کی امت کے خطباء میں جو وعظ کہتے خود ان باتوں پر عمل نہیں کرتے اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں پھر اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ ابن ابی داؤد بیھقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۵۷..... فرمایا معراج کی رات ایک قوم پر گذر ہوا ان کے پیٹ کمرہ کے برابر تھے اس میں سانپ دوڑ رہے تھے جو باہر سے ہی نظر آرہے تھے میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو بتایا کہ یہ سود خور ہیں۔

ابن ماجہ بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ ضعیف ابن جامع ۴۹۶ ضعیف الجامع ۱۳۳

۳۱۸۵۸..... فرمایا میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا اس کے پھل مٹکے کے برابر تھے۔ احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۵۹..... فرمایا معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا تو اس کا پھل مٹکے کے برابر تھے۔ طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۰..... فرمایا معراج کی رات سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا ساتویں آسمان میں اس کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر تھے اور پھل مقام ھجر کے مٹکوں کے برابر جب اللہ کی رحمت نے اس کو ڈھانپا تو یاقوت کا بن گیا۔ الحکیم احمد بیھقی طبرانی مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۱..... فرمایا معراج کی رات جب ساتویں آسمان پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ میں رعد برق اور صاعقہ کے اوپر ہوں میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھروں کے طرح تھے اس میں سانپ دوڑ رہے جو باہر ہی سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو بتایا کہ یہ سود خور ہیں جب میں آسمان دنیا پر اترا تو میں نے اپنے نیچے کی جانب دیکھا تو میں غبار دھواں اور آوازوں میں ہوں میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے؟ تو بتایا کہ یہ شیاطین ہیں گرم غبار بنی آدم کی آنکھوں میں جھونکتے ہیں تاکہ آسمان وزمین کی ملکوں میں غور وفکر نہ کریں اگر یہ نہ ہوتا تو وہ عجائبات کا مشاہدہ کرتے۔ احمد بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۲..... فرمایا میں نے ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو بیت المقدس میں دیکھا تو میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا

مثل دو آدمیوں کے طویل القامت میں گویا کہ قبیلہ شنوہ کے ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا مائل بہ سرخی گویا کہ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہیں اور میں اولاد میں ابراہیم علیہ السلام کا سب سے زیادہ مشابہ ہوں میرے پاس شراب اور دودھ کے پیالے لائے گئے میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا تو جبرائیل نے کہا آپ نے فطرت کی طرف راہ پائی اگر شراب کا پیالہ اٹھاتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

طبرانی سعید بن مسیب مر سلاً

۳۱۸۶۳......فرمایا کہ میں نے نور اعظم کو دیکھا میرے درمیان موتی اور یاقوت کے پردے حائل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی جو وحی فرمانا تھی۔

الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۴......فرمایا میں نے نور کو دیکھا۔ (طبرانی ابن خزیمہ ابن حبان احمد مسلم ترمذی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ) یہ اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ آپ نے رب تعالیٰ کا دیدار کیا ہے؟

۳۱۸۶۵......ارشاد فرمایا کہ مجھے رات کے وقت معراج پر لیجایا گیا اور صبح کے وقت واپس مکہ پہنچ گیا مجھے اس پر یقین ہے۔ رواہ سعید بن منصور

لفصل الثالث فی فضائل متفرقہ...... تنبئ عن التحدث بالنعم وفیہ ذکرہ ﷺ

متفرق فضائل کا بیان...... نبی کریم ﷺ کے اخلاق کا تذکرہ

۳۱۸۶۶......رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا وصف تورات میں احمد متوکل ہے نہ بد زبان ہوگا نہ سخت دل احسان کا بدلہ احسان سے دے گا برائی کا بدلہ نہیں لے گا جائے پیدائش مکہ ہے جائے ہجرت مدینہ طیبہ ان کی امت حمادون ہے تہبند نصف ساق تک رکھیں گے اور وضو میں اعضاء کو دھوئیں گے قرآن ان کے سینہ میں ہوگا نماز کے لئے اس طرح صف بندی کریں گے جس طرح قتال کے لئے صف بندی کی جاتی ہے مجھ سے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ اپنا خون پیش کرنا ہے اور رات کو عبادت کرنے والے اور دن کو شیر۔ (یعنی دشمن کو ڈھانے والے)۔

طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع

۳۱۸۶۷......فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خذیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار جس مسئلہ میں بھی لوگ دو جماعتوں میں بٹ گئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دونوں میں سے خیر کی جانب رکھا میں اپنے ماں باپ سے پیدا ہوا ہوں میرے سلسلہ نسب میں جاہلیت کی زناکاری کا عنصر شامل نہیں ہے میری پیدائش نکاح کے نتیجہ میں ہوئی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے ماں باپ تک زناکاری کا دخل نہیں ہوا میں نسب کے اعتبار سے بھی تم میں بہتر ہوں اور باپ کے اعتبار سے بھی۔ بیھقی فی الدلائل بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۸۶۸......فرمایا میری پیدائش نکاح سے ہوئی زنا سے نہیں۔ ابن سعد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۸۶۹......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح کے واسطے سے پیدا فرمایا نہ کہ زنا سے۔ بیھقی بروایت محمد بن علی مر سلاً

۳۱۸۷۰......فرمایا آدم علیہ السلام کے زمانہ سے میرے نسب میں نکاح کا سلسلہ قائم ہے نہ کہ زنا کا۔ ابن سعد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۳۱۸۷۱......فرمایا میں نکاح سے پیدا ہوا نہ کہ زنا سے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر میرے ماں باپ کے مجھے جننے تک اس میں زمانہ جاہلیت کے زنا کا کوئی حصہ شامل نہیں۔ احمد فی ابن عدی بیھقی بر وایت علی رضی اللہ عنہ

۳۱۸۷۲......فرمایا میں جھوٹا نبی نہیں ہوں عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوں۔ احمد بیھقی نسائی بروایت براء

۳۱۸۷۳......فرمایا میں جھوٹا نبی نہیں ہوں میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں میں فصیح عربی ہوں قریش میں ولادت ہوئی بنی سعد میں پرورش ہوئی میری گفتگو میں خرابی کیسے آئے گی۔ طبرانی بروایت ابی سعید ضعیف الجامع ۳۱۰۷

۳۱۸۷۴۔۔۔۔فرمایا میں سُلیم کی خوشبوؤں کا بیٹا ہوں۔سعید بن منصور طبرانی بروایت سیابہ بن عاصم

۳۱۸۷۵۔۔۔۔فرمایا میں سچا پاکیزہ نبی ہوں اس کے لئے پوری ھلاکت ہے جو میری تکذیب کرے مجھ سے اعراض کرے اور مجھ سے قتال کرے خیر اس کے لئے ہے جس نے مجھے ٹھکانہ دیا میری مدد کی مجھ پر ایمان لایا میری باتوں کی تصدیق کی اور میرے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔

ابن سعد بروایت عبد بن عمر وبن جبله الکلبی ضعیف الجامع ۱۳۰۶

۳۱۸۷۶۔۔۔۔فرمایا میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔مستدرک بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۱۸۷۷۔۔۔۔فرمایا قیامت کے روز میری اتباع کرنے والے سب سے زیادہ ہوں گے میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

مسلم بروایت انس رضی الله عنه

قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے کون اٹھے گا؟

۳۱۸۷۸۔۔۔۔قیامت کے دن سب سے پہلے میں ہی قبر سے اٹھوں گا اور میں ہی متکلم ہوں گا جب اللہ میاں کے پاس جائیں گے اور میں ہی خوشخبری سنانے والا ہوں گا جب وہ مایوس ہوں گے اور اس دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔اور اولاد آدم میں اللہ کے نزدیک سب سے مکرم میں ہی ہوں گا اس میں کوئی فخر کی بات نہیں۔ترمذی بروایت انس رضی الله عنه ضعیف الترمذی ۷۴۰ ضعیف الجامع ۱۳۰۹

۳۱۸۷۹۔۔۔۔فرمایا میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤنگا مجھے جنتی لباس پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا میرے علاوہ مخلوق میں سے کوئی اس مقام پر نہ ہوگا۔ترمذی بروایت ابی هريرة وضعيف كتاب ضعيف الجامع ۱۳۱۱

۳۱۸۸۰۔۔۔۔فرمایا میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤں گا اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر اہل بقیع کا میرے ساتھ حشر ہوگا پھر اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔(ترمذی مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ تھوڑی سی زیادتی کے ساتھ ضعیف ترمذی ۷۶۱ ضعیف الجامع ۱۳۱)

۳۱۸۸۱۔۔۔۔فرمایا کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور قبر سے سب سے پہلے میں اٹھایا جاؤں گا اور سب سے پہلے میں ہی سفارش کروں گا اور میری سفارش قبول ہوگی۔مسلم ابوداؤد وبروایت ابی هريره رضی الله عنه

۳۱۸۸۲۔۔۔۔میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور کوئی فخر کی بات نہیں اس دن بشمول حضرت آدم علیہ السلام ہر نبی میرے جھنڈا تلے ہوں گے میں سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جاؤنگا اس میں کوئی فخر نہیں میں پہلا سفارشی ہوں گا جس کی شفارش قبول ہوگی اس میں کوئی فخر نہیں۔احمد، ترمذی، ابن ماجه بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۳۱۸۸۳۔۔۔۔فرمایا میں انبیاء کا قائد ہوں اس میں کوئی فخر نہیں میں خاتم النبین ہوں اس میں کوئی فخر نہیں میں پہلا سفارشی ہوں گا اور میری سفارش قبول ہوگی اس میں کوئی فخر نہیں۔الدارمی بروایت جابر رضی الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔ضعیف الجامع ۱۳۱۹۰

۳۱۸۸۴۔۔۔۔فرمایا میں فصیح عرب ہوں میرا تعلق قریش سے ہے اور میری زبان بنی سعد کی۔

ابن سعد بروایت یحیی بن یزید العدی مرسلاً الاتقان ۷۰۳ ضعیف الجامع ۱۳۰۳

۳۱۸۸۵۔۔۔۔فرمایا میں رسول ہوں ان کی طرف جن سے زندگی میں ملاقات ہوئی اور جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔

ابن سعد بروایت حسن مرسلاً ضعیف الجامع ۱۳۱۴ الضعیفه ۲۰۸۶

۳۱۸۸۶۔۔۔۔میں پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا کسی کان نے مخلوق کی آواز میں سے ان دروازوں کی آواز سے زیادہ خوبصورت کسی کی آواز نہیں ہوگی۔ابن النجار بروایت انس ضعیف الجامع ۱۳۱۲

۳۱۸۷۔۔۔۔فرمایا میں مسلمانوں کی جماعت سے ہوں۔ابوداؤد بروایت ابن عمر رضی الله عنهما، ضعیف الجامع ۱۳۱۸

۳۱۸۸ ..... فرمایا حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا۔

احمد، بیهقی بروایت جندب ج بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه مسلم بروایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنه

۳۱۸۹ ..... فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں اور آخری نبی جس کی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی ہے۔

ابن عساکر بروایت عبادہ بن صامت

۳۱۸۹۰ ..... فرمایا میں جنت کے دروازے پر ہوں گا اس کو کھلوانے کے لئے کہوں گا تو دربان کہے گا آپ کون؟ میں کہوں گا محمد تو جنت کا دربان کہے گا آپ ہی کے متعلق حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولو۔ احمد بروایت انس رضی اللہ عنه

۳۱۸۹۱ ..... فرمایا میرے پاس جبرائیل نے آکر کہا کہ میرا اور تمہارا رب کہتا ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے آپ کے ذکر کو کس طرح بلند کیا تو میں نے کہا اللہ اعلم تو فرمایا جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں میرے ذکر کے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا۔ ابویعلی والضیاء فی المثال بروایت ابی سعید

۳۱۸۹۲ ..... فرمایا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا ہے مجھے اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخلہ ملے یا یہ کہ مجھے امت کے حق میں شفاعت کا اختیار ہوگا میں نے شفاعت کو اختیار کیا یہ ہر ایک شخص کے حق میں ہوگی جو اس حالت میں انتقال کرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ احمد بروایت ابی موسیٰ ترمذی ابن حیان بروایت عوف بن مالک الاشعبی

۳۱۸۹۳ ..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا موسیٰ علیہ السلام کو راز دار اور مجھے اپنا حبیب بنایا پھر اللہ نے فرمایا میری عزت وجلال کی قسم میں اپنے حبیب کو اپنے خلیل اور نجی پر ترجیح دوں گا۔ بیهقی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنه

۳۱۸۹۴ ..... فرمایا مجھے دنیا کی چابی دیدی گئی ایک ابلق گھوڑے پر جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے ان پر ایک ریشمی چادر تھی۔

احمد، ابن حبان والضیاء مقدسی بروایت جابر رضی اللہ عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۳۲۲ الضعیفہ ۱۷۳۰

رسول اللہ ﷺ کی براہ راست تربیت

۳۱۸۹۵ ..... فرمایا میرے رب نے میری تربیت کی اور بہت اچھی تربیت کی۔ ابن المعان فی ادب الاملاء بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۱۸۹۶ ..... فرمایا میرے پاس جبرائیل ایک پتیلا لایا جس کو کیفیت کہا جاتا ہے میں نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا تو مجھے جماع میں چالیس آدمیوں کی قوت دی گئی۔ (ابن سعد حلیۃ الاولیاء بروایت صفوان بن سلیم وعطاء بن یسار سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے)

۳۱۸۹۷ ..... میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک پتیلا لے کر آیا میں نے اس میں سے کھایا مجھے جماع میں چالیس مردوں کی قوت حاصل ہوئی ہے۔

ابن سعد بروایت صفوان بن سلم مرسلاً

۳۱۸۹۸ ..... فرمایا قیامت کے روز میں انبیاء کا امام اور ان کا متکلم اور ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں۔

احمد ترمذی ابن ماجه مستدرک بروایت ابی ذخیرۃ الحفاظ ۳۹۸

۳۱۸۹۹ ..... فرمایا مجھے جوامع الکلم دیا گیا اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی اس دوران کہ میں سویا ہوا تھا کہ مجھے زمین کی خزانوں کی چابیاں دی گئیں جو میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ بیهقی نسائی بروایت ابی هریرہ

۳۱۹۰۰ ..... فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ ابن سعد بروایت حسن مرسلاً

۳۱۹۰۲ ..... فرمایا تمام روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی۔

احمد والضیاء القدسی بروایت انس رضی اللہ عنه احادیث مختارہ ۸۴۵

۳۱۹۰۱ ..... میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا۔ ابن ماجه بروایت ابوهریرہ ابوداؤد ابی ذرام رضی اللہ عنه

۳۱۹۰۳......فرمایا میری زندگی تمہارے حق میں بہتر ہے تم نئے احکام سے واقف ہوتے ہو اور تمہیں نئے احکام بتائے جاتے ہیں جب میری موت واقع ہوگی وہ تمہارے حق میں بہتر ہوگی تمہارے مال میرے اوپر پیش ہوں گے اور اچھے دیکھوں تو اللہ کا شکر ادا کروں گا اگر کوئی برے اعمال دیکھوں تو استغفار کروں گا۔

کلام:......ابن سعد بروایت بکر بن عبداللہ مرسلاً ذخیرۃ الالفاظ ۶۹۴۳۰ ضعیف الجامع ۲۴۶

۳۱۹۰۴......فرمایا میری زندگی اور موت دونوں تمہارے حق میں بہتر ہیں۔

حارث بروایت انس رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۲۴۷۷ کشف الحفاء ۱۱۷۸

۳۱۹۰۵......فرمایا کہ میری والدہ نے میری ولادت کے وقت ایک نور بلند ہوتا ہوا دیکھا جس سے بصری کے محلات روشن ہوئے۔

ابن سعد بروایت ابی الجفاء ضعیف الجامع ۳۰۶۵

۳۱۰۹۷......فرمایا میری والدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔ابن سعد بروایت ابی امامہ

۱۳۹۰۸......فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ نے آکر سلام کیا اور مجھ سے کہا میں اللہ تعالیٰ سے آپ سے ملاقات کے لئے اجازت مانگتا رہا اب اجازت ملی ہے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ سے زیادہ مکرم کوئی مخلوق نہیں۔

ابن عساکر بروایت عبد الرحمن بن غنم ضعیف الجامع ۳۲۷۰

۳۱۹۰۹......ارشاد فرمایا کہ سبقت لے جانے والے چار ہیں میں عرب میں سبقت کرنے والا ہوں اور صہیب رومیوں میں سلمان فارسیوں میں بلال رضی اللہ عنہ حبشیوں میں۔البزار طبرانی مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت ام ہانی، ابن عدی بروایت ابی امامہ ذخیرۃ الالفاظ ۳۲۸۶ ضعیف الجامع ۳۳۳۳

جنت وجہنم کا مشاہدہ

۳۱۹۱۰......فرمایا کہ مجھ پر ابھی جنت اور جہنم پیش کی گئی اس دیوار کے پاس میں نے آج کی طرح خیر وشر نہیں دیکھا اگر جو بات میں جانتا ہوں تم جان لو تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ۔مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۱۱......فرمایا رات کو مجھ پر میری امت پیش کی گئی اس حجرہ کے پاس حتیٰ کہ میں اس کے لوگوں کو اس طرح جانتا ہوں جس طرح تم اپنے ساتھیوں کو جانتے ہو میرے لئے مٹی میں صورتیں بنائی گئیں۔طبرانی ضیاء مقدسی بروایت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۳۷۰۱

۳۱۹۱۲......فرمایا مجھے اور لوگوں پر تین باتوں سے فضیلت دی گئی ہے:

۱......ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا۔

۲......تمام روئے کو زمین مسجد بنایا (یعنی ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے)۔

۳......اور زمین کی مٹی کو ہمارے لئے پاک بنایا جب پانی نہ ملے۔(یعنی اس پر تیمم کو پاکی کا ذریعہ قرار دیا) اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات کو عرش کے خزانوں میں سے مجھے دی گئیں مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی۔احمد، مسلم، نسائی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۱۳......فرمایا مجھ سے جبرائیل نے کہا کہ میں نے زمین کو مشرق سے مغرب تک پلٹ کر دیکھا لیکن محمد ﷺ سے افضل کوئی شخص نہ ملا اور مشرق سے مغرب تک الٹ پلٹ کر دیکھا کسی باپ کی اولاد کو بنی ہاشم سے افضل نہیں پایا۔

الحاکم فی الکنی وابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:......ضعیف الجامع ۴۰۶۴

۳۱۹۱۴..... فرمایا کہ قیامت کے روز ہر رشتہ ناطہ منقطع ہوجائے گا سوائے میرے رشتہ ناطہ کے (یعنی صرف یہی رشتہ فائدہ دے گا)۔

طبرانی مستدرک بیهقی بروایت عمر رضی الله عنه طبرانی بروایت ابن عباس وابن مسور

۳۱۹۱۵..... فرمایا قیامت کے روز ہر نسبی اور سسرالی رشتہ ختم ہوجائے گا سوائے میرے نسبی اور سسرالی رشتہ کے۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما ذخیرة الالفاظ ۴۲۶۷

۳۱۹۱۶..... فرمایا پیدائش میں سب سے پہلا ہوں لیکن سب سے آخر میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

ابن سعد بروایت قتادہ انه مرسلاً کشف الخفاء ۲۰۰۲، ۲۰۰۹

۳۱۹۱۷..... فرمایا میں اس وقت سے نبی ہوں جب آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے۔ابن سعد حلیة الاولیاء بروایت میرة الفجر ابن سعد بروایت ابن ابی جدعا طبرانی بروایت ابن عباس اسنی المطالب ۱۱۱۲ تذکرة الموضوعات ۸۶

۳۱۹۱۸..... فرمایا تمہیں نماز پڑھانے کے بعد میں نے ابھی دیکھا کہ جنت اور جہنم دونوں میرے سامنے پیش ہوئے اس قبلہ کی دیوار پر آج کی طرح میں نے خیر وشر نہیں دیکھا۔بخاری بروایت انس رضی الله عنه

۳۱۹۱۹..... فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کو کمر سے پکڑ کر روکتا ہوں کہ کہیں جہنم میں نہ گرے۔طبرانی بروایت سمرة ضعیف الجامع ۱۴۹۱

۳۱۹۲۰..... فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی جس میں ٹڈی اور پروانہ آکر گر رہے ہوں وہ ان کو ہٹا رہا ہوں میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے روک رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

احمد مسلم بروایت جابر رضی الله عنه

۳۱۹۲۱..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز حرام کی اس کے متعلق جانتا ہے وہ تم پر اس طرح طلوع ہوگا جس طرح فجر طلوع ہوتی ہے سن لو میں تمہیں کمر سے پکڑ کر روکتا ہوں جہنم میں گرنے سے جیسے پروانہ اور مکھی کو روکا جاتا ہے۔احمد طبرانی بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۶۳۹

۳۱۹۲۲..... فرمایا ہر نبی کو آیات دی گئیں ان پر لوگ ایمان لائے اور وہ جو مجھے ملی وہ وحی تھی جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی میں امید رکھتا ہوں قیامت تک میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔احمد، بیهقی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۱۹۲۳..... فرمایا دنیا کی ہر مخلوق میری نبوت کو تسلیم کرتی ہے سوائے جنات اور انسانوں میں سے کافر۔

طبرانی بروایت علی بن مرة ضعیف الجامع ۵۱۸۴

۳۱۹۲۴..... اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے اکرام کی وجہ سے مختون پیدا ہوا ہوں کسی نے میرے ستر نہیں دیکھا۔طبرانی فی الاوسط المتناهیه ۲۶۴

۳۱۹۲۵..... فرمایا باد صباء سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد مشرقی ہوا سے ہلاک ہوئی۔

احمد، بیهقی بروایت ابن عباس الاتقاء ۱۸۶ ذخیرة الاخفا ۵۴۷۵

باد صبا سے مدد

۳۱۹۲۶..... فرمایا باد صباء سے میری مدد کی گئی جب کہ یہ مجھ سے پہلی قوموں کے حق میں عذاب تھی۔

الشافعی بروایت محمد بن عمر مرسلاً ضعیف الجامع ۵۹۵۶ کشف الخفاء ۲۸۰۹

۳۱۹۲۷..... فرمایا قیامت کے روز تمام بنی آدم میرے جھنڈا تلے ہوں گے سب سے پہلے میرے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا۔

ابن عساکر بروایت حذیفه رضی الله عنه

۳۱۹۲۸..... فرمایا مجھے وہ نعمتیں عطاء ہوئیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں ہوئی تھیں رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی زمین کے خزانوں کی چابی مجھے

دی گئی میرا نام احمد رکھا گیا اور زمین کی مٹی کو میرے حق میں طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنائی گئی اور میری امت کو خیر الامم بنائی گئی۔

احمد بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۹۵۲

۳۱۹۲۹.....فرمایا مجھے فواتح الکلم جوامع الکلم اور خواتم الکلم عطاء ہوئے۔ابن ابی شیبة، ابویعلی طبرانی بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۳۴.....فرمایا مجھے چار باتوں سے فضلیت دی گئی زمین کو میرے حق میں مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنایا گیا میری امت کا جو شخص نماز کے لئے آئے اور نماز پڑھنے کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو زمین اس کے حق میں نماز کی جگہ ہے۔ پانی نہ ملے تو تیمم کی جگہ ہے اور میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں اور رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی جو میرے سامنے دو مہینے کی مسافت پر چلتا ہے اور مال غنیمت میرے لئے حلال کی گئی ہے۔

بیھقی بروایت ابی امامہ

۳۱۹۳۵.....فرمایا چار باتوں سے مجھے اور لوگوں پر فوقیت دی ہے سخاوت شجاعت کثرت الجماع اور سخت قوت۔

طبرانی فی الاوسط والاسماعیل فی معجمہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۹۸۵ الضعیفہ ۱۵۹۷

۳۱۹۳۶.....فرمایا مجھے آدم علیہ السلام پر دو باتوں سے فوقیت دی گئی ہے کہ میرا شیطان کافر تھا اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی کہ وہ مسلمان ہوگیا میری بیویاں میری مددگار تھیں آدم علیہ السلام کا شیطان کافر اور بیوی گناہ پر مددگار رہوئی۔

بیھقی فی الدلائل بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

کلام:.......ضعیف الجامع ۳۹۸۴ الضعیفہ ۱۱۰۰

۳۱۹۳۷.....فرمایا سن لو اللہ کی قسم میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں۔طبرانی بروایت ابی رافع

۳۱۹۳۸.....فرمایا اللہ کی قسم تم میرے بعد مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا کسی کو نہیں پاؤگے۔

طبرانی مستدرک بروایت ابی برزہ احمد بروایت ابی سعید

۳۱۹۳۹.....فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکار کیا کہ میں شادی کروں سوائے جنتی عورتوں کے۔ابن عساکر بروایت ھند بن ابی ھالہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۵۲۹

۳۱۹۴۰.....فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسے ہی خلیل بنایا جس طرح ابراھیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل بنایا۔

طبرانی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:.......ضعیف الجامع ۱۵۳۱

عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

۳۱۹۴۱.....اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بھی عہد لیا جیسے اور انبیاء سے عہد لیا میرے متعلق مسیح عیسیٰ بن مریم نے بشارت دی اور میری والدہ نے خواب دیکھا کہ ان سے ایک نور کا چراغ نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

طبرانی وابونعیم فی الدلائل ابن مردویہ بروایت ابی مریم نسائی

۳۱۹۴۲.....فرمایا میرے رب نے میری تربیت فرمائی اور میری پرورش بنی سعد میں ہوئی۔(ابن عساکر بروایت محمد عبدالرحمٰن الزھری وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے ضعیف الجامع ۲۵۰)

۳۱۹۴۳.....فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں میری شادی مریم بنت عمران سے فرمائی اور کلثوم اخت موسیٰ سے اور (آسیہ)

بیوہ کی بیوی سے۔طبرانی بروایت ابی امامہ

۳۱۹۴۴......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصلتیں عطاء فرمائی ہیں صف بندی کے ساتھ سلام کا طریقہ اور آمین کہنا۔

ابن خزیمہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۵۵۹

۳۱۹۴۵......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تین باتیں عطاء فرمائیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کیں نماز میں صف بندی اور اہل جنت کا سلام اور امین کہنا مگر یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کو دعاء عطاء فرمائی جس پر ھارون علیہ السلام نے آمین کہا۔

ابن عدی فی الکامل بیھقی بروایت انس رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الا لفاظ ۸۲۴ الضعیفہ ۱۵۱۶

۳۱۹۴۶......فرمایا مجھے چار باتوں سے فضلیت دی گئی میں اور میری امت نماز میں فرشتوں کی طرح صف باندھتے ہیں اور مٹی کو (تیمم کو) میرے لئے وضوء کا قائم مقام اور زمین کو نماز کی پاک جگہ قرار دیا گیا اور مال غنیمت کے استعمال کو حلال قرار دیا۔طبرانی بروایت ابی الدرداء

۳۱۹۴۷......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارم اخلاق اور کمال محاسن اعمال دے کر مبعوث فرمایا۔

طبرانی فی الدوس، بروایت جابر الشذرہ ۱۸۴ ضعیف الجامع ۱۵۷۹

۳۱۹۴۸......فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر احمر اور اسود کی طرف مبعوث فرمایا اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی اور مال غنیمت کو میرے لئے حلال قرار دیا اور زمین کو میرے لئے نماز کی پاک جگہ قرار دی اور مجھے گناہگار امتیوں کے لئے قیامت کے روز شفاعت کی اجازت دی۔

ابن عساکر بروایت اعلی

۳۱۹۴۹......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرما کر دو حصوں میں تقسیم فرمایا مجھے دونوں میں سے بہتر میں رکھا پھر ان کو قبیلوں میں تقسیم فرمایا ہے مجھے بہتر قبیلہ میں رکھا پھر ان کو گھروں میں تقسیم فرمایا مجھے بہتر گھر میں رکھا تو میں تم میں گھر اور قبیلہ کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

مستدرک بروایت ربیعہ بن حارث ضعیف ۱۲۰۶۱

۳۱۹۵۰......فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا مجھے ان میں بہتر میں رکھا پھر ان کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا مجھے بہتر حصہ میں رکھا پھر ان کو گھروں میں تقسیم فرمایا مجھے ان میں بہتر گھر میں رکھا میں تم میں گھر اور نفس کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

احمد ترمذی بروایت مطلب بن ابی ودائمہ

۳۱۹۵۱......فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرے انبیاء پر چار باتوں سے فضلیت دی مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تمام روئے زمین کو میرے لئے اور میری امت کے لئے پاکیزہ بنایا جہاں بھی نماز کا وقت ہوجائے اس کے پاس نماز کی جگہ اور پاکی حاصل کرنے کا ذریعہ موجود ہے اور ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ میری مدد کی (یعنی مہینہ کی مسافت پر ہو وہ مجھ سے مرعوب ہوجاتا ہے☆ اور میرے غنیمت کو میرے لئے حلال قرر دیا۔طبرانی ضیاء مقدسی بروایت ابی امامہ

جنت میں پہلے داخل ہونے والے

۳۱۹۵۳......فرمایا جنت کو تمام انبیاء پر حرام قرار دیا یہاں تک میں داخل ہوں اور تمام امت پر حرام یہاں تک میری امت داخل ہوجائے۔

ابن النجار بروایت عمر رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۸۲۰

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۲۸

۳۱۹۵۲......فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔مستدرک بروایت جندب رضی اللہ عنہ

۳۱۹۵۴......فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس میرے پاس جہنم کا ایک کوئلہ لے آیا تاکہ میرے چہرے پر داغے میں نے کہا اعوذ باللہ منک ثلاث مرات پھر

میں نے کہا، میں تجھ پر اللہ کی کامل لعنت کرتا ہوں تین مرتبہ میں وہ مجھے نہیں ہٹا پھر میں نے پکڑنا چاہا! اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو صبح کو وہ بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ کے لڑکے اس کے ساتھ کھیلتے۔ مسلم نسائی بروایت ابی الدرداء

۳۱۹۵۵۔۔۔ فرمایا شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر سخت زور لگایا تاکہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ تعالیٰ نے مجھے قدرت دی میں نے اس کو دھکیل دیا میں اس کو ایک ستون کے ساتھ باندھنا چاہا تاکہ صبح ہوجائے اور تم اس کو دیکھو لیکن مجھے سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا۔ رب اغفرلی وھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کرکے لوٹا دیا۔ بخاری بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۵۶۔۔۔ فرمایا ایک بڑا شیطان رات کے وقت میرے پاس آیا تاکہ میری نماز میں خلل ڈالے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دی میں نے اس کو دھکا دیا اور ارادہ کیا کہ اس کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کو تم سب لوگ دیکھو اس کو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا رب اغفرلی وھب لی ملکاً لاینبغی لاحد من بعدی اللہ تعالیٰ نے اس کو ناکام لوٹا دیا۔

احمد، بیھقی، نسائی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۵۷۔۔۔ فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس کو جب علم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی ہے اور میری امت کی مغفرت فرمادی تو (افسوس کے ساتھ) مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا اور ویل اور ثبور (موت) کو پکارنے لگا اس کی اضطرابی کیفیت کو دیکھ کر مجھے ہنسی آ گئی۔

ابن ماجہ بروایت عباس بن مرداس

کلام:۔۔۔ ضعیف الجامع ۱۸۸۱

۳۱۹۵۸۔۔۔ فرمایا آسمان وزمین کے درمیان کی تمام چیزیں میری نبوت کو تسلیم کرتی ہیں سوائے کافر جنات اور انسانوں کے۔

احمد، دارمی، ضیاء مقدسی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۹۵۹۔۔۔ فرمایا میں نے اپنے رب سے درخواست کی اور امت کے حق میں سفارش کی تو مجھے تہائی امت دی گئی تو میں شکر کے طور پر سجدہ میں گر پڑا پھر سر اٹھایا پھر بطور شکر سجدہ میں گیا پھر سر اٹھایا اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تو آخری تہائی بھی دیدی پھر میں بطور شکر سجدہ میں گر گیا۔

ابوداؤد بروایت سعد وقال فی اسناد موسیٰ بن یعقوب الزمعی وفیہ مقال

۳۱۹۶۰۔۔۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس ام الکتب میں خاتم النبیین تھا جب کہ آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے میں عنقریب اس کی تاویل تمہیں بتاؤنگا ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی میرے بارے میں بشارت اور میری والدہ کا وہ خواب جوانہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محلات کو روشن کردیا اس طرح دوسرے انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی ہیں۔

احمد، طبرانی مستدرک حلیۃ الاولیاء بیھقی بروایت عرباض بن ساریہ الضعیفہ ۲۰۸۵

۳۱۹۶۱۔۔۔ فرمایا کہ تم مجھے پیچھے کی جانب سے اسی طرح نظر آتے ہو جس طرح میں تمہیں سامنے کی جانب دیکھتا ہوں۔

بخاری انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۲۔۔۔ فرمایا کیا تم میرے قبلہ دیکھ رہے ہو یہاں؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارے رکوع اور خشوع مخفی نہیں ہے میں تمہیں بیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

مالک بیھقی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

ملک شام کے محلات کا روشن ہونا

۳۱۹۶۳۔۔۔ (غزوہ خندق کے موقع پر) فرمایا کہ جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو کسریٰ کے محلات اور اردگرد کے علاقے دکھائی دیئے، حتیٰ کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر دوسری ضرب لگائی تو قیصر کے محلات اور اردگرد کے علاقے دکھائی دیئے یہاں تک میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا پھر تیسری ضرب لگائی تو میرے لئے حبشہ کے اور اردگرد کی بستیاں دکھائی دیئے حتیٰ کہ اپنی آنکھوں سے دیکھا جیسے حبشہ کو چھوڑ دو لیکن وہ تمہیں

نہیں چھوڑیں گے ترک کو چھوڑ دو لیکن وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ (نسائی روایت ایک شخص ضعیف الجامع ۳۸۴)

۳۱۹۶۴ ...... فرمایا میں تم اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اللہ کی حدود کو زیادہ جاننے والا ہوں۔ (احمد بروایت ایک انصاری شخص سے)

۳۱۹۶۵ ...... میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ پکڑ کر اس کو حرکت دوں گا۔ احمد و ارمی ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۶ ...... فرمایا میں جنت میں پہلا سفارشی ہوں گا جتنی تصدیق میری ہوئی ہے مجھ سے پہلے کسی نبی کی نہیں ہوئی، انبیاء میں بعض نبی ایسے بھی ہیں کہ ان کی تصدیق کرنے والا صرف ایک شخص ہے۔ مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۷ ...... فرمایا میں جنت کا پہلا سفارشی ہوں گا اور تمام انبیاء میں میرے پیروکار زیادہ ہوں گے۔ مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۸ ...... فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ قریش کے سب وشتم اور لعن طعن کو مجھ سے کس طرح پھیر دیتے ہیں وہ گالیاں دیتے ہیں مذمم اور لعنت کرتے ہیں مذمم پر اور میں محمد ہوں (یعنی قریش گالی کے وقت کہا کرتے تھے کہ مذمم ہیں محمد کہہ کر گالی نہیں دیتے تھے)۔

بخاری، نسائی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۶۹ ...... فرمایا میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ المنثرہ

۳۱۹۷۰ ...... فرمایا میں نے تمہارا کلام سنا اور تمہارے تعجب کرنے کو ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں وہ اسی طرح میں موسیٰ علیہ السلام نبی اللہ ہیں وہ اسی طرح میں عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں وہ اس طرح ہیں آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں وہ اس طرح ہیں اور سن لو کہ میں حبیب اللہ ہوں اس میں کوئی فخر نہیں اور میں قیامت کے روز لواء حمد کا اٹھانے والا ہوں گا اور میں قیامت کے روز پہلا سفارشی ہوں گا جس کی سفارش قبول ہوگی اور میں سب سے پہلا جنت کے دروازے کو حرکت دونگا اور میرے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور مجھے داخل کیا جائے گا اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اور میں اولین اور آخرین مکرم ہوں کوئی فخر کی بات نہیں۔

کلام: ...... ترمذی بروایت ابن عباس ضعیف الجامع ۲۰۷۷

۳۱۹۷۱ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کا حجاب اٹھالیا تاکہ میں اس کو اور اس میں قیامت تک پیش آنے والے واقعات کو دیکھوں گویا کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے منکشف فرمایا جیسا کہ مجھ سے پہلے انبیاء کے لئے منکشف فرمایا تھا۔

طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہم

۳۱۹۷۲ ...... فرمایا کہ میں نماز کے بعد سے اب تک جنت اور جہنم کا نظارہ کر رہا ہوں جو میرے لئے پیش کئے اس دیوار کی جانب میں نے آج کی طرح خیر وشر کو نہیں دیکھا۔ (بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ اس سے پہلی حدیث ۳۱۹۱۸ میں گذر چکی ہے)

۳۱۹۷۳ ...... فرمایا کہ میں نے آج کی طرح خیر وشر نہیں دیکھا وہ کہ میرے سامنے جنت وجہنم پیش کی گئی یہاں تک میں نے دیوار کے پیچھے ان کو دیکھا۔

بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

اسلام امن کی ضمانت دیتا ہے

۳۱۹۷۴ ...... فرمایا کہ ایک مسافر عورت مدینہ منورہ سے نکلے گی حیرہ تک پہنچے گی اس کو کسی کا خوف نہ ہوگا۔

کلام: ...... حلیۃ الاولیاء ضعیف الجامع ۴۶۵۲

۳۱۹۷۵ ...... ارشاد فرمایا کہ جس کو جو بات پوچھنی ہو تو پوچھ لے اللہ کی قسم جو جو بات بھی پوچھے گا میرے اس جگہ ہوتے ہوئے تو میں ضرور جواب دونگا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرے سامنے ابھی جنت وجہنم اس دیوار کے پیچھے پیش کی گئی جب میں نماز کی حالت میں تھا میں نے آج کی طرح خیر وشر نہیں دیکھا۔ احمد بیہقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۱۹۷۶..... فرمایا ہم نبی نضر بن کنانہ ہیں نہ ہم ماں پر کوئی الزام رکھتے ہیں نہ باپ سے نسب کی نفی کرتے ہیں۔

احمد ابن ماجه بروایت اشعث بن قیس قال فی الذوائل اسناده صحیح رجاله ثقات

۳۱۹۷۷..... فرمایا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلاحساب وکتاب جنت میں داخل فرمائیں گے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مزید تین مٹھیاں اپنی مٹھی سے بھر کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔

احمد ترمذی، ابن ماجه ابن حبان بروایت ابی امامه رضی الله عنه

۳۱۹۷۸..... فرمایا قیامت تک کے متعلق جو سوال بھی کرو گے جواب دوں گا۔ احمد بیهقی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۱۹۷۹..... فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔ بخاری نسائی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۱۹۸۰..... فرمایا کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے ہو حالانکہ میں آسمان والوں کے نزدیک امین ہوں صبح وشام آسمان سے میرے پاس خبریں آتی ہیں۔

احمد، بیهقی بروایت ابی سعید

۳۱۹۸۱..... فرمایا میری مثال انبیاء کے ساتھ ایسی ہے جیسے کوئی مکان بنایا ہو اس کو خوب خوبصورت مکمل اور پسندیدہ بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ باقی چھوڑ دی لوگ آتے ہیں اور اس گھر کا طواف کرتے ہیں اور پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں اگر اس جگہ کو پر کیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ پر ہوں (یعنی مجھ پر نبوت کا خاتمہ ہوگیا میرے بعد کسی اور نبی کے آنے کی گنجائش نہیں)۔

احمد ترمذی، بروایت ابی احمد، بیهقی ترمذی بروایت جابر رضی الله عنه، احمد بیهقی بروایت، ابی هریرة رضی الله عنه، احمد مسلم بروایت ابی سعید خدری رضی الله عنه

۳۱۹۸۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری قوم سے بہت ایذائیں پہنچی ہیں سب سے زیادہ ایذا ایڑی کے لہولہان ہونے کے دن۔ (لشکر طائف میں) جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا تو اس نے میری دعوت کو قبول نہیں کیا میں واپس چل پڑا میرے چہرے پر غم کے آثار تھے بس میں لومڑی کی چال چل رہا تھا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو اوپر بادل کا سائبان نظر آیا میں نے دیکھا اس میں جبرائیل علیہ السلام ہیں مجھے آواز دی اور کہا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کے جواب کو سنا اور جو کچھ آپ کی طرف لوٹایا اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس پہاڑ پر مامور فرشتوں کو بھیجا تاکہ آپ ان کو جو چاہیں حکم کریں مجھے پہاڑی فرشتہ نے آواز دی اور سلام کیا پھر عرض کیا اے محمد (ﷺ) جو چاہیں حکم کریں اگر چاہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو ملا دوں؟ میں نے کہا میں اللہ کی ذات سے امید رکھتا ہوں کہ اللہ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا فرمائیں گے جو ایک اللہ کی عبادت کرنے والے ہوں گے ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ احمد، بیهقی

۳۱۹۸۳..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد میں سے کنانہ کو منتخب فرمایا اور کنانہ سے قریش کو منتخب فرمایا اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

ترمذی بروایت واثله رضی الله عنه

۳۱۹۸۴..... فرمایا اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل کو منتخب فرمایا اولاد اسماعیل میں بنی کنانہ کو کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔ ترمذی بروایت واثله ضعیف ترمذی ۷۳۷

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۵۳

۳۱۹۸۵..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت اور ھادی بنا کر مبعوث فرمایا اور مبعوث فرما کر ایک کا مرتبہ (ایمان لانے والوں کا) بلند فرمایا اور دوسری قوم۔ (کافرین) کو پست وذلیل فرمایا۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنه

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۸۰

۳۱۹۸۶..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے شریف بندہ بنایا ظالم سرکش نہیں بنایا۔ ابوداؤد ابن ماجه بروایت عبدالله بن بشر رضی الله عنه

۳۱۹۸۷..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا مجھے بہترین مخلوق میں رکھا پھر قبائل کا انتخاب فرمایا مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا پھر گھروں کا

انتخاب فرمایا مجھے بہترین گھرانہ میں رکھا میں ان میں ذات اور خاندان کے لحاظ سے بہتر ہوں۔ترمذی بروایت ابن عباس بن عبد المطلب

ضعیف الجامع ۱۲۰۵

۳۱۹۸۸......فرمایا اللہ تعالیٰ نے جنت میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو میری زوجیت میں داخل فرمایا۔

طبرانی بروایت سعید بن جنادہ

۳۱۹۸۹......فرمایا اللہ نے مجھے ضدی اجڈ نہیں بنایا بلکہ آسانی پیدا کرنے والا معلم بنایا۔مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۹۸۰......فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان دراز نہیں بنایا۔میرے لئے بہترین کلام اپنی کتاب قرآن کریم کو بنایا۔

الشیر ازی فی الالقاب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۶۳۸

آپ ﷺ سب سے بڑے متقی ہیں

۳۱۹۹۱......فرمایا میں اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والا اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۹۹۲......

۳۱۹۹۳......ہم انبیاء کی جماعت ہماری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتے۔ابن سعد بروایت عطاء مرسلاً

۳۱۹۹۴......میں فاتح اور خاتم بنا کر مبعوث ہوا ہوں اور مجھے جوامع الکلم اور فواتح الکلم عطاء ہوئے اور میرے ئے کلام کو مختصر کئے گئے تمہیں بتکلف باتیں کرنے والے ہلاکت میں نہ ڈالے۔بیھقی بروایت ابی قتادہ مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۵۵

۳۱۹۹۵......میں رحمت اور ھادی ہوں۔ابن سعد والحکیم بروایت ابی صالح مرسلاً مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۹۶......فرمایا میں صالح اخلاق کو مکمل کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔

ابن سعد بخاری ادب المفرد مستدرک بیھقی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۹۷......میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں عذاب بنا کر نہیں۔تخ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۱۹۹۸......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا ہے ضدی بنا کر نہیں۔ترمذی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۱۹۹۹......فرمایا مجھے ہر چیز کا خزانہ عطا ہوا مگر پانچ چیزوں کا۔طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۰۱۱

۳۲۰۰۰......فرمایا میں مکہ میں اس پتھر جانتا ہوں جو مجھے نبوت سے پہلے سلام کرتا تھا۔احمد مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۰۱......فرمایا کہ تم شیخ درخت اگنے کی جگہ تک فتح کرلوگے۔طبرانی بروایت یعویہ

۳۲۰۰۲......فرمایا موسیٰ علیہ السلام کو الواح ملے اور مجھے مثانی ملی۔

ابو سعید النقاش فی فوائد الصراقین بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ضعیف الجامع ۲۱۰۹

۳۲۰۰۳......فرمایا زمین سے سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اس میں کوئی فخر نہیں پھر ابوبکر عمر کی پھر حرمین مکہ و مدینہ کے قبرستان کی پھر میں ان کے درمیان اٹھایا جاؤں گا۔مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۲۱۴۴

۳۲۰۰۴......فرمایا میں تو تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں اگر وہ قبول نہ کرے تو عرب کی طرف اگر وہ قبول نہ کرے تو قریش کی طرف اگر وہ قبول

نہ کرے تو بنی ھاشم کی طرف اگر وہ قبول نہ کرے تو تنہا میری ذات کی طرف۔ابن سعد بروایت خالدبن معدان مرسلاً

کلام: ...... ضعیف الجامع ۲۳۳۵

۳۲۰۰۵ ..... میں بنی آدم کے بہترین زمانہ میں مبعوث ہوا ہوں۔ایک زمانہ کے بعد دوسرا زمانہ یہاں تک وہ زمانہ جس میں تھا۔

بخاری بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۰۶ ..... فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ بنی آدم کے غافل لوگوں کو عذاب نہ دے میری یہ دعا قبول ہوئی یعنی حالت غفلت میں تنبیہ کئے بغیر عذاب نہ دے۔ابن ابی شیبة فی الافراد ضیاء مقدسی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۰۷ ..... فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی میری امت کے بیس سالہ جوانوں کے لئے تو میرے رب نے دعا قبول فرمائی۔

ابن ابی الدنیا بروایت ابی هریرة

کلام: ...... ضعیف الجامع ۳۲۲۰ الضعیفہ ۱۴۷۳

۳۲۰۰۸ ..... اے ام فلاں گلی کے جس جانب چاہو بیٹھ جاؤ میں آپ کی فریاد کی باتیں سنوں گا۔احمد مسلم ابوداؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۰۹ ..... فرمایا جس بندے کے دل میں میری محبت پیوست ہو جائے اس کے جسم پر جہنم کی آگ حرام ہوگی۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ...... ضعیف الجامع ۴۹۸۹

الاکمال

۳۲۰۱۰ ..... فرمایا میں جنت میں آدم علیہ السلام کی پیٹھ میں تھا اور نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار تھا میں ان کی پشت میں تھا مجھے آگ میں ڈالا گیا میں ابراہیم کی پشت میں تھا میرے ماں باپ کے نسب میں کہیں زنا نہیں ہوا اللہ تعالیٰ مجھے مسلسل پاکدامن لوگوں کی پشت سے پاکدامن عورتوں کے رحم میں منتقل فرماتے رہے میں منتخب ھادی ہوں جب بھی انسانوں کی دو جماعتیں بنی ہیں دونوں میں جو اچھا ہے اس میں تھا اللہ تعالیٰ میری نبوت کا عہد لیا اور میرے اسلام کا عہد لیا اور تورات و انجیل میں میرے ذکر کو پھیلایا ہر نبی نے میرے اوصاف بیان کیے زمین میرے نور سے روشن ہو جاتی ہے اور بادل میرے چہرے سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی کتاب سکھلائی اور اپنے آسمان کے اوپر بلوایا اور اپنے ناموں میں سے ایک نام سے میرے نام کو مشتق کیا عرش کا مالک محمود ہے میں محمد ہوں مجھ سے وعدہ فرمایا کہ مجھے حوض کوثر عطا کریں گے اور مجھے پہلا سفارشی بنائیں گے جس کی شفارش قبول ہوگی پھر میری امت کو خیر القرون بنایا وہ حمادوں (یعنی اللہ کی خوب تعریف کرنے والے) اچھائی کا حکم کرتے ہیں برائی سے روکتے ہیں۔ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کہا غریب جدا

۳۲۰۱۱ ..... فرمایا جب معد بن عدنان کی اولاد کی تعداد چالیس تک پہنچ گئی تو موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر حملہ آور ہوئے اور ان کو لوٹ لیا موسیٰ علیہ السلام نے ان کے خلاف بددعاء کی اور کہا اے اللہ یہ معد بن عدنان کی اولاد ہیں جو میرے لشکر پر حملہ آور ہوئے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰ ان کے خلاف بددعا مت کرو کیونکہ انہی میں سے نبی امی ہوں گے جو نذیر اور بشیر ہوں گے میرا منتخب انہی میں امت مرحومہ امت محمد ﷺ ہوگی جو اللہ تعالیٰ سے تھوڑے سے رزق پر راضی ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے سے اعمال پر راضی ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ کی برکت سے جنت میں داخل فرمائیں گے کیونکہ ان میں ان کے نبی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں گے جو متواضع ہوں گے ہیبت میں خاموشی میں عقل جمع ہوگی حکمت سے بولیں گے اور حکمت استعمال کریں گے میں نے ان کی امت کو بہترین جماعت قریش سے منتخب کیا پھر میں نے ان کو بنی ھاشم سے منتخب کیا جو قریش کے منتخب ہے وہ بہتر ہیں جن سے یہ ہوئے اور ان کی امت کا انجام بہتر ہوگا۔

طبرانی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

پاکیزہ نسل کی پیداوار

۳۲۰۱۲۔۔۔۔۔ فرمایا کہ ہم نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں نہ اپنی ماں پہ تہمت رکھتے ہیں نہ غیر باپ کی طرف منسوب ہیں۔

ابن سعد بروایت زهری مرسلاً

۳۲۰۱۳۔۔۔۔۔ فرمایا کہ وہ ایک بات تھی جو عباس بن عبدالمطلب اور ابوسفیان بن حرب نے کہنا تا کہ ہمیں یمن کی طرف منسوب کرے، ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اس بات سے کہ چاہے ہماری ماں پر زناء کی تہمت ہو یا باپ پر کوئی الزام ہو ہم نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں جو اس کے علاوہ دعوی کرے وہ جھوٹا ہے۔ (ابن سعد بروایت ابن ابی ذئب وہ اپنے والد سے کہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ لوگوں نے کہا کہ ان کا گمان یہ ہے کہ آپ کا تعلق ان کے قبیلہ سے ہے تو اس پر مذکورہ بالا ارشاد فرمایا)

۳۲۰۱۴۔۔۔۔۔ فرمایا میری پیدائش نکاح سے ہوئی زنا سے نہیں۔ طبرانی عبدالرزاق ابن جریر بروایت جعفر بن محمد مرسلاً

۳۲۰۱۵۔۔۔۔۔ فرمایا میری پیدائش نکاح سے ہوئی آدم علیہ السلام سے لے کر میری پیدائش ہمارے نسب میں زنا نہیں ہوا اور دور جاہلیت کا کوئی غلط ہاتھ نہیں لگا میں پاکیزہ نسب سے پیدا ہوا ہوں۔ ابن سعد بروایت محمد بن علی بن حسین مر سلاً

۳۲۰۱۶۔۔۔۔۔ فرمایا نکاح سے پیدا ہوا ہوں نہ کہ زنا سے۔ (عبدالرزاق جعفر بن محمد وہ اپنے والد سے مرسلاً)

۳۲۰۱۷۔۔۔۔۔ فرمایا میری پیدائش نکاح سے ہوئی نہ کہ زنا سے آدم علیہ السلام سے میرے ماں باپ کے مجھے جننے تک دور جاہلیت کا کوئی غلط کام میرے نسب میں شامل نہ ہوا۔ ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۱۸۔۔۔۔۔ فرمایا میرے نسب میں کسی کی ولادت جاہلیت کے زنا کے نتیجہ میں نہیں ہوئی میری ولادت اس طرح کے نکاح سے ہوئی جو اسلام میں نکاح ہوتا ہے۔ طبرانی بیهقی ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۳۲۸۱۹۔۔۔۔۔ فرمایا جب آدم علیہ السلام کی پیٹھ سے نکلا کسی زانی نے مجھے نہیں جنا تو میرے بارے میں منازعت کرتی رہیں پشت در پشت یہاں تک عرب کے افضل ترین قبیلہ بنی ہاشم اور زھر میری ولادت ہوگی۔ ابن عساکر بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۳۲۰۲۰۲۔۔۔۔۔ فرمایا میں محمد بن عبداللہ ہوں نسب بیان کیا یہاں تک نضر بن کنانہ تک پہنچایا اور فرمایا جو اس کے علاوہ کہے وہ جھوٹا ہے۔

ابن سعد بروایت عمرو بن العاص

۳۲۰۲۱۔۔۔۔۔ فرمایا مضر بن نزار بن معد بن عدنان ادو بن الھمیع بن ثابت بن اسماعیل بن ابراهیم خلیل الرحمٰن بن آزر۔ (ابن عساکر بروایت شریک بن عبداللہ بن ابی نمر وہ ان کے والد سے)

۳۲۰۲۲۔۔۔۔۔ فرمایا معد بن عدنان بن ادد بن زید بن ثری بن عراق اثری۔ ابن سعد بروایت کریمه بنت مقداد بن اسود البهر انی

۳۲۰۲۳۔۔۔۔۔ فرمایا معد بن عدنان بن ادد بن زید بن ترتی بن عراق اثری ہوئے عاد وثمود اصحاب الرس۔ (کنویں والے اس درمیان بہت سی قومیں ان کی تعداد اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ طبرانی فی الاوسط ابن عساکر بروایت ام سلمه رضی اللہ عنهما

۳۲۰۲۴۔۔۔۔۔ میرے رب نے میری تربیت کی بنی سعد میں میری پرورش ہوئی۔ (ابن عساکر بروایت محمد بن عبدالرحمٰن الزهری اپنے والد سے اپنے دادا سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں عرب قبائل میں بہت پھرا ہوں اور ان کے بڑے بڑے فصیح و بلیغ لوگوں کا کلام سنا لیکن آپ سے زیادہ فصیح کوئی نہ دیکھا آپ کی تربیت کس نے کی تو آپ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا)۔

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۵۰

آپ ﷺ کائنات کے مقصد تخلیق ہیں

۳۲۰۲۵......فرمایا جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا اگر آپ کو پیدا کرنا مقصد نہ ہوتا تو جنت اور جہنم پیدا نہ فرماتے۔
الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما الضعیفہ ۲۸۲ کشف الخفاء ۹۱

۳۲۰۲۶......فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی قامت کعبہ کے برابر تھی مجھ سے کہا آپ کو اختیار ہے کہ بادشاہت کے ساتھ نبوت قبول کریں یا عبدیت کے ساتھ جبرائیل علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کیا کہ اللہ کے لئے تواضع اختیار کریں تو میں نے کہا کہ مجھے عبدیت والا نبی ہونا پسند ہے اللہ عزوجل نے میرا شکریہ ادا کیا اور فرمایا سب سے پہلے تمہاری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے تمہاری سفارش قبول ہوگی۔
ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ابن عباس رضی اللہ عنہما احمد ابویعلی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۲۷......فرمایا میرے پاس آسمان سے ایک فرشتہ اترا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے پاس نہیں آیا تھا نہ میرے بعد کسی کے پاس آئے گا یعنی اسرافیل علیہ السلام اور کہا السلام علیکم یا محمد پھر کہا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں مجھے حکم دیا کہ آپ کو اختیار دیا جائے کہ اگر چاہیں تو بادشاہت والی نبوت اختیار کریں یا عبدیت والی میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو انہوں نے تواضع اختیار کرنے کو کہا میں نے کہا عبدیت والی نبوت اگر میں کہتا بادشاہت والی نبوت اس کے بعد اگر چاہتا تو پہاڑ میرے ساتھ سونا بن کر چلتا۔ طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۲۸......فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی قد وقامت کعبہ کے برابر تھی اور کہا: رب آپ کو سلام کہتا ہے اور کہا اگر آپ چاہیں تو بادشاہت والی نبوت قبول کریں یا عبدیت والی میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو انہوں نے تواضع اختیار کرنے کو کہا تو میں نے کہا عبدیت والی نبوت۔ ابن سعد وابویعلی وابن عساکر بروایت عائشہ الضعیفہ ۲۰۲۵

۳۲۰۲۹......فرمایا میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ بادشاہت والا نبی بنوں یا عبدیت والا رب مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں کیا جواب دوں میرے ساتھ منتخب فرشتہ تھا میں نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے تواضع اختیار کرنے کا فرمایا تو میں نے کہا عبدیت والا نبی۔
ہناد بروایت شعبی مرسلاً

۳۲۰۳۰......فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے چاندی کا پہاڑ چلتا۔ ابن سعد والخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۰۳۱......جب قیامت قائم ہوگی میری قبر سب سے پہلے کھولی جائے گی اس میں کوئی فخر نہیں بلال مؤذن میرے پیچھے ہوگا اور تمام مؤذنین ان کی اتباع میں چلیں گے وہ اپنا ہاتھ کان میں رکھا ہوا ہوگا اور آواز دے گا اشھد ان لاالٰہ الااللہ وان محمدًا رسول اللہ ان کو ھدایت اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکین اس کو ناپسند کریں تمام مؤذنین ان کے ساتھ یہی آواز لگائیں گے یہاں تک جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گے۔ (عقیلی ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ اس میں عثمان بن دینار کی بیٹی کی حکایت بھی ہے عقیلی نے کہا اس کی احادیث قصاص کی حدیثوں کے مشابہ ہیں اس کی کوئی اصل نہیں۔

کلام:......اللآلی ۲؍۴۵۲ ۴۴۶ الموضوعات ۳؍۲۴۵

۳۲۰۳۳......میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا کوئی فخر کی بات نہیں سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی کوئی فخر نہیں میں پہلا سفارشی ہوں گا جس کی سفارش قبول ہوگی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا آدم علیہ السلام اور دوسرے لوگ میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔
طبرانی بروایت عبداللہ بن سلام

۳۲۰۳۴......فرمایا سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی قیامت کے روز سر کی جانب سے اس میں کوئی فخر نہیں میں قیامت کے روز لوگوں کا سردار ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۳۵......سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی پھر ابوبکر کی پھر عمر رضی اللہ عنہ کی ہم قبر سے اٹھائے جائیں گے پھر ہم بقیع جائیں گے پھر وہ

ہمارے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا وہ ہمارے ساتھ جمع ہوں گے پھر ہم حرمین کے درمیان جمع کئے جائیں گے۔

ترمذی حسن غریب وابوعروبه فی الدلائل طبرانی مستدرک ابن عساکر وابونعیم فی فضائل الصحابه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۳۲۰۳۶...... فرمایا سب سے پہلے میری قبر کھولی جائے گی میں سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا میں اور ابوبکر اھل بقیع کے پاس جائیں گے وہ اٹھائے جائیں گے پھر اہل مکہ اٹھائے جائیں گے پھر حرمین کے درمیان حشر ہوگا۔ابن عساکر بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۰۳۷...... فرمایا سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور میں پہلا سفارشی ہوں گا۔ابن ابی شیبة بروایت حسن مرسلاً

۳۲۰۳۸...... فرمایا میں قیامت کے روز لوگوں کا سردار ہوں گا نہ اس میں فخر ہے نہ ریا ہر شخص قیامت کے روز میرے جھنڈے تلے ہوگا اور تنگی ختم ہونے کا منتظر ہوگا میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا میں چلوں گا میرے ساتھ لوگ چلیں گے یہاں تک جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا سوال ہوگا کون؟ میں کہوں گا محمد کہا جائے گا مرحبا محمد جب مجھے رب ذوالجلال کی زیارت نصیب ہوگی تو میں بطور شکر سجدہ ریز ہوں گا مجھ سے کہا جائے گا سر اٹھاؤ تمہاری درخواست قبول ہوگی سفارش قبول کی جائے گی اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے وہ لوگ بھی جہنم سے نکالے جائیں گے جو آگ میں جل کر کالے ہو چکے ہوں گے۔مستدرک ابن عساکر بروایت عباده بن صامت رضی الله عنه

۳۲۰۳۹...... فرمایا میں نبیوں کا سردار ہوں کوئی فخر کا نہیں۔سمو یه سعید بن منصور بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۰۴۰...... فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں کوئی فخر نہیں۔مستدرک بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۰۴۱...... فرمایا قیامت کے روز لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا میں اور میری امت ایک اونچے ٹیلے پر ہوں گے۔رب تعالیٰ مجھے ایک سبز چادر پہنائیں گے پھر مجھے اجازت ہوگی میں درخواست پیش کروں گا سفارش کروں گا یہی مقام محمود ہے۔

احمد طبرانی مستدرک ابن عساکر بروایت کعب بن مالک

۳۲۰۴۲...... فرمایا میں قیامت کے روز لوگوں کا سردار ہوں گا رب تعالیٰ مجھے پکاریں گے میں کہوں گا لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والشر لیس الیک والمهدی من هدیت وعبدک بین یدیک ولا ملجاؤ لامنجامنک الا الیک تبارکت رب البیت۔

مستدرک والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر بروایت حذیفه

رسولوں کا سردار ہونا

۳۲۰۴۳...... فرمایا کہ میں رسولوں کا سردار ہوں گا جب قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور ان کا استقبال کروں گا جب حوض پر اتریں گے اور ان کو خوشخبری سنانے والا ہوں جب وہ مایوس ہوں اور ان کا امام ہوں جب وہ سجدہ ریز ہوں اور جب ان کا اجتماع ہوگا میری بیٹھک سب سے قریب ہوگی میں بات کروں گا تو سب تصدیق کریں گے میں سفارش کروں گا میری سفارش قبول کریں گے میں درخواست کروں گا میری درخواست قبول ہوگی۔

ابن النجار بروایت ام کرز

۳۲۰۴۴...... فرمایا میں حسب ونسب کے اعتبار سے لوگوں میں اشرف ہوں کوئی فخر کی بات نہیں اور قدر کے اعتبار سے لوگوں میں مکرم ہوں اس میں کوئی فخر کی بات نہیں اے لوگو! جو ہمارے پاس آئے ہم اس کے پاس آئیں گے جو ہمارا اکرام کرے ہم اس کا اکرام کریں گے اور جو ہم سے مکاتبت کرے ہم بھی اس سے مکاتبت کریں گے جو ہمارے میت کے جنازہ کے ساتھ چلے ہم بھی اس کی میت کے ساتھ چلیں گے جو ہمارے حقوق ادا کرے گا ہم بھی اس کے حقوق ادا کریں گے اے لوگو! لوگوں کے ساتھ معاملہ کروان کے مرتبہ کے موافق اور لوگوں سے میل جول رکھو ان کی دینداری کے موافق اور لوگوں سے برتاؤ کروان کی شرافت ومروت کو دیکھ کر اور ان سے خاطر مدارات کروان کی عقول کے مطابق۔

الدیلمی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۰۴۵...... فرمایا میں قیامت کے روز سب سے پہلے اٹھایا جاؤں گا اور وفد میں ان کا راہبر ہوں گا ان کی ناامیدی کے وقت انہیں خوشخبری سنانے

والا ہوں گا میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوں گا میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اولاد آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔
دارمی، ترمذی نے روایت کرکے حسن وغریب کہا۔ راوی انس رضی اللہ عنہ ہیں

۳۲۰۴۶ ..... فرمایا میرا جھنڈا سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائے گا سب سے پہلے مجھے شفاعت کا حق حاصل ہوگا کوئی فخر کی بات نہیں۔
(ابن ابی شیبۃ بروایت ابی اسحاق وہ ایک شخص سے)

۳۲۰۴۷ ..... فرمایا میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلواؤں گا دربان پوچھے گا کون؟ میں کہوں گا محمد وہ کہے گا میں اٹھ کر دروازہ کھولتا ہوں آپ سے پہلے کسی کے لئے کھڑے ہوکر نہیں کھولا اور نہ آپ کے بعد کسی کے لئے کھڑا ہوں گا۔ الخلیل فی مشیخة بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۴۸ ..... فرمایا میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور میں سب سے پہلے سفارش کروں گا۔ ابن خزیمہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۴۹ ..... فرمایا میرے داخل ہونے سے پہلے اور انبیاء پر جنت کا داخلہ حرام ہے اور اور امتوں کا داخلہ ممنوع ہے یہاں تک میری امت داخل ہوجائے۔ (دارقطنی فی الافراد بروایت عمر رضی اللہ عنہ حافظ ابن حجر نے اطراف میں فرمایا صحیح ہے حاکم کی شرط پر)

۳۲۰۵۰ ..... فرمایا میں جنت میں سب سے پہلے سفارش ہوں گا جتنے میرے پیروکار ہوں گے کسی اور نبی کے نہیں اور بعض نبی ایسے ہیں کہ ان کی تصدیق کرنے والا اس کی امت کا صرف ایک فرد ہوگا۔ ابن ابی شیبۃ، مسلم، دارمی ابن خزیمہ ابن حبان عنہ

۳۲۰۵۱ ..... میں وہ شخص ہوں جنت میں سفارش کروں گا اور میری اتباع کرنے والے سب سے زیادہ ہوں گے۔ رواہ مسلم

۳۲۰۵۲ ..... فرمایا قیامت کے روز میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے اور میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھلواؤں گا۔ رواہ مسلم

۳۲۰۵۳ ..... فرمایا سب سے پہلے اللہ کی طرف دیکھنے والی آنکھ میری ہوگی۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۵۴ ..... فرمایا اللہ کی قسم مجھ سے زیادہ انصاف کرنے والا کسی کو نہ پاؤ گے۔ طبرانی، احمد بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۵۵ ..... فرمایا میں انبیاء کا قائد ہوں کوئی فخر کی بات نہیں اور میں خاتم النبین ہوں کوئی فخر کی بات نہیں میں سب سے پہلا سفارشی ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی کوئی فخر کی بات نہیں۔ الدارمی، ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ
کلام: ..... ضعیف الجامع ۱۳۱۹

تخلیق آدم کے وقت ظہور نور

۳۲۰۵۶ ..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا ان کو ان کی اولاد کی خبر دی انہوں نے اپنی اولاد میں بعض کی بعض پر فوقیت دیکھی تو نیچے ایک نور دیکھا تو پوچھا اے رب یہ کون؟ فرمایا یہ آپ کا بیٹا احمد ہے وہ اول اور آخر ہے وہ اول سفارشی ہے اور اول وہ شخص جس کی سفارش قبول ہوگی۔
ابن عساکر بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۵۷ ..... فرمایا مجھے صبح سے پہلے خواب میں دکھلایا گیا گویا کہ مجھے چابی دی گئی ہے۔ الحاکم فی الکنی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۵۸ ..... فرمایا مجھے پانچ باتیں عطاء ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطاء نہیں ہوئیں یہ فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا ہوں میں کالے گورے تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں جب کہ مجھ سے پہلے انبیاء صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی میرے سامنے ایک مہینہ کی مسافت پر میرے لئے مال غنیمت کے استعمال کو حلال قرار دیا جب کہ مجھ سے پہلے کسی شریعت میں حلال نہیں تھا اور روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنایا اور مجھے شفاعت کی اجازت دی میں نے اس کو اپنی امت کے لئے مؤخر کیا یہ ہر اس شخص کے لئے ہے جس کی شرک کی حالت میں موت نہ آئے۔ احمد والحکیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۵۹ ..... مجھے پانچ باتیں عطا ہوئیں جو مجھ سے قبل کسی کو عطا نہیں ہوئیں میرے لئے زمین کو پاکیزہ اور مسجد قرار دیا گیا جب کہ کوئی نبی اس وقت نماز نہیں پڑھ سکتا تھا یہاں تک اپنے محراب تک پہنچ جائے اور مجھے ایک مہینہ کی مسافت سے رعب سے مدد کی گئی جو میرے اور مشرکین کے

درمیان ایک مہینہ کی مسافت ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا ہے جب کہ میں جن اور انس کی طرف مبعوث ہوا ہوں اور انبیاء مال غنیمت کے خمس لے کر رکھ دیتے آسمانی آگ آ کر کھا جاتی مجھے حکم ملا کہ اس کو فقراء میں تقسیم کروں ہر نبی کو اس کا مطلوب دیدیا گیا میں نے اپنی سفارش اپنی امت کے لئے مؤخر کردی۔ بیھقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۰.....فرمایا مجھے پانچ چیزیں ملیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں میری بعثت تمام سفید سرخ اور کالے لوگوں کی طرف ہے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا اور مجھے ایک مہینہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ مدد کی گئی ہے میرے لئے غنائم حلال کئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور مجھے جوامع الکلم عطا ہوا۔ العکسری فی الامثال بروایت علی

۳۲۰۶۲.....فرمایا مجھے پانچ باتیں عطاء ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئیں میں کالے گورے ہر ایک کی طرف مبعوث ہوں زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ قرار دیا گیا۔ مال غنیمت کا استعمال میرے لئے حلال ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی دشمن ایک مہینہ کی مسافت پر مجھ سے مرعوب ہوتا ہے۔ مجھ سے فرمایا مانگو عطاء کیا جائے گا میں نے اپنی دعاء امت کے حق میں شفاعت کے لئے محفوظ رکھی ہے یہ شفاعت ان شاء اللہ تم میں سے ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جس کی موت شرک پر نہ آئی۔

طبرانی، احمد، دارمی، ابو یعلی، ابن حبان، مستدرک، سعید بن منصور بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۲.....فرمایا مجھے پانچ باتیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی تھیں میری مدد رعب کے ذریعہ کی گئی ایک مہینہ کی مسافت سے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنایا گیا میرے امت کے جس فرد کو جس جگہ نماز کا وقت ہو جائے نماز پڑھ لی میرے لئے مال غنیمت حلال ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں تھا مجھے شفاعت کا حق حاصل ہے اور پہلے ہر نبی کو خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جب کہ میری بعثت عام ہے۔

الدارمی وعبد بن حمید، احمد، نسائی، ابو عوانہ، ابن حبان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۳.....فرمایا مجھے پانچ چیزیں ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملی تھیں میں کالے گورے سب کی طرف مبعوث ہوں جب کہ پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا مجھ سے مرعوب ہوا جاتا ہے اور میرے لئے غنیمت کا مال حلال ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال نہیں تھا میرے لئے زمین کو مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی مجھ سے کہا گیا مانگو میں نے اپنے سوال کو شفاعت کے لئے ذخیرہ بنا کر رکھا یہ انشاء اللہ ہر اس شخص کو حاصل ہوگی جس کی موت شرک پر نہ آئی ہو۔ طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۴.....فرمایا مجھے پانچ باتیں عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ہوئیں میں کالے گورے تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں جب کہ پہلے نبی اپنے شہر کی طرف مبعوث ہوتا تھا رعب کے ذریعہ میری مدد ہوتی میرے دشمن مجھ سے ایک مہینہ کی مسافت سے ڈرتا ہے اور مجھے مال غنمیت ملا ہے اور زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکی قرار دی گئی ہے اور مجھے شفاعت کا حق دیا گیا جو میں نے اپنی امت کے لئے مؤخر کر کے رکھا ہے۔

الحکیم طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

عمومی بعثت کا ذکر

۳۲۰۶۵.....مجھے پانچ خصوصیات سے نوازا گیا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں میں ہر کالے گورے کی طرف مبعوث ہوں اور میری مدد ایک مہنیہ کی مسافت سے رعب کے ذریعہ ہوئی اور زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی ہے اور مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے ہر نبی نے شفاعت اپنا حق استعمال کرلیا میں نے اس کو اپنی امت کے لئے مؤخر کر رکھا ہے اور یہ شفاعت ہر اس شخص کے حق میں ہوگی جس کی موت شرک پر نہ آئی ہو۔ احمد، طبرانی بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۳۲۰۶۶.....فرمایا مجھے رات پانچ باتوں سے نوازا گیا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملی ہیں پہلی بات میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوں جب کہ مجھ سے پہلے انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور دشمن کے خلاف رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی اگر حد میرے اور اسکے درمیان ایک

مہینہ کی مسافت ہوتب بھی میرے رعب سے مرعوب ہوجاتے ہیں۔ مال غنیمت میرے لئے حلال ہےاور مجھ پہلے امتیں ان کی تعظیم کرتے اور جلادیتے تھےاورزمین کومیرے لئے مسجداور پاکی کا ذریعہ بنایاہے جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تیمم کرکے نماز پڑھ لیتا ہوں مجھ سے پہلے اس کی تعظیم کرتے ان کی نمازیں صرف کنیسوں گرجوں میں ہوا کرتی تھیں پانچواں یہ ہے کہ مجھ سے کہا گیا درخواست کرلو جو بھی درخواست کرنی ہے کیونکہ ہر نبی سوال کرچکے ہیں میں نے اپنے سوال کو قیامت تک کے لئے مؤخر کردیا وہ سوال تمہارے حق میں اور ہر اس شخص کے حق میں جو لا الہ الا اللہ کی گواہی دے۔(احمد والحکیم بروایت عمرو بن شعیب وہ اپنے والد سے دادا سے)

۳۲۰۶۷...... فرمایا مجھے چار باتیں عطاء ہوئیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو عطا نہیں ہوئیں رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی ایک مہینہ کی مسافت سے اور میں ہر کالے گورے کی طرف مبعوث ہوں اور میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔اورزمین کو میرے لئے پاکی کا ذریعہ قرار دیا گیا۔

طبرانی بروایت ابی امامه

۳۲۰۶۸......فرمایا مجھے جوامع الکلم عطایا ہوا اور میرے لئے امور مختصر کئے گئے۔(العسکری فی الامثال بروایت جعفر بن محمد، وہ اپنے والد سے مرسلا)

۳۲۰۶۹...... اللہ تعالیٰ نے مجھے جوخاص انعامات سے نوازا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں میرا نام احمد رکھا گیا اور رعب سے میری مدد ہوئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک بنائی گئی میرے لئے غنائم حلال کئے۔الحکیم بروایت ابی بن کعب

۳۲۰۷۰...... اللہ تعالیٰ نے مجھے اور انبیاء پر فضیلت دی یا فرمایا اور امتوں پر چار باتوں میں کہ میری بعثت تمام لوگوں کی طرف ہوئی روئے زمین کو میرے لئے اور میری امت کے لئے مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنایا گیا میری امت کو جہاں کہیں بھی نماز کا وقت ہوجائے اس کی مسجد اور پاکی کا ذریعہ اس کے پاس ہے اور میری مدد ہوئی ایک مہینہ کی مسافت سے اور میرے لئے غنیمت حلال کئے گئے۔(طبرانی سعید بن منصور بروایت ابی امامہ اور ترمذی نے اس کے بعض حصہ کو روایت کرکے حسن صحیح کہا ہے)

۳۲۰۷۱......فرمایا باد صباء سے میری مدد ہوئی جب کہ قوم عاد ہوا سے ہلاک ہوئی ان پر بھیجی گئی مہر کی طرح۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنه

۳۲۰۷۲......فرمایا میری مدد ہوئی رعب کے ذریعہ اور مجھے جوامع الکلم ملا میں نینداور بیداری کے درمیانی کیفیت میں تھا کہ زمین کے خزانوں کی چابیاں لاکر میرے ہاتھ میں رکھی گئیں۔احمد بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۳۲۰۷۳...... فرمایا کہ میری مدد ہوئی رعب کے ذریعہ مجھے اختیار دیا گیا کہ میرے سامنے ڈالا جائے کہ میں خود ہی ان علاقوں کو دیکھ لوں جو میری امت فتح کرے گی یا تعجیل میں نے تعجیل کو اختیار کیا۔بیهقی احمد بروایت طاؤس مرسلاً

۳۲۰۷۴......فرمایا ہمیں پہلے لوگوں پر چار باتوں میں فضیلت حاصل ہے کہ ہمارے لئے زمین کو مسجد اور اس کی مٹی کو طہارت کا ذریعہ بنایا اور ہماری نماز کی صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا اور ہمیں جمعہ کے دن کو اختیار کرنیکی توفیق ملی جب کہ یہود ونصاری اس سے بھٹک گئے تھے اور مجھے سورۃ البقرۃ کی آخری آیات ملیں عرش کے نیچے کے خزانوں سے میں یہ نہ مجھ سے پہلے کسی کو ملیں نہ میرے بعد کسی کو ملیں گی۔

ابن جریر فی تهذیبه عن حذیفه

۳۲۰۷۵......فرمایا مجھے اور لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت دی گئی ہے کہ ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح بنایا اور تمام روئے زمین کو مسجد اور پاکی بنایا گیا جب نہ ملے اور سورۃ البقرۃ کی یہ آخری آیات ملیں عرش کے نیچے کے خزانوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔

طبرانی، احمد، نسائی، ابن خزیمه، ابن حبان، ابوعوانه، دارقطنی بروایت حذیفه رضی اللہ عنه

۳۲۰۷۶......فرمایا لوگوں پر مجھے فضیلت حاصل چار باتوں میں سخاوت شجاعت کثرت جماع اور پکڑ میں سختی۔طبرانی فی الاوسط والاسماعیلی ضعیف الجامع ۳۹۸۵ الضعیفه ۵۹۷)

تمام روئے زمین پر نماز جائز ہے

۳۲۰۷۷...... فرمایا مجھے چار باتوں میں فضیلت حاصل ہے روئے زمین کو میری امت کے حق میں مسجد اور پاکی قرار دی گئی اور میری بعثت تمام لوگوں کی طرف ہوئی اور میری مدد رعب کے ذریعہ ہوئی جو میرے سامنے ایک مہینہ کی مسافت پر چلتی ہیں اور میرے لئے مال غنیمت حلال ہوا۔
احمد بروایت امامہ

۳۲۰۷۸...... فرمایا مجھے لوگوں پر تین باتوں میں فضیلت حاصل ہے کہ تمام روئے زمین کو ہمارے لئے مسجد اور مٹی کو پاکی بنایا گیا اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کی طرح قرار دیا گیا ہے اور یہ سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے کے خزانوں میں سے دی گئیں ہیں نہ مجھ سے پہلے کسی کو ملی ہیں نہ میرے بعد کسی کو ملیں گی۔ بیہقی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۷۹...... میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کہ میرے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں سے میں نے کھایا یہاں تک کہ پیٹ بھر گیا اور عورتوں کے پاس آنے کا ارادہ نہیں تھا لیکن اس کو کھاتے ہی فوراً خواہش پیدا ہوگئی۔ ابن سعد بروایت زھری مرسلاً

۳۲۰۸۰...... فرمایا اللہ تعالیٰ سے اجل میں ملاقات ہوئی کچھ اختیارات دیئے ہم پیدائش کے عتبار سے آخری ہیں اور قیامت کے روز (یعنی جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے) اولین ہیں میں ایک بیان کرتا ہوں اس میں کوئی فخر کی بات نہیں کہ ابراھیم خلیل اللہ ہیں اور موسیٰ صفی اللہ اور میں حبیب اللہ ہوں اور قیامت کے روز میرے ساتھ حمد کا جھنڈا ہوگا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے بارے میں وعدہ فرمایا اور ان کو تین باتوں سے پناہ دی کہ ان کو عام قحط سالی سے ہلاک نہیں فرمائیں گے اور کوئی دشمن ان کا استیصال نہیں کر سکے گا اور پوری امت اجتماعی گمراہی میں مبتلا نہ ہوگی۔
الدارمی، ابن عساکر بروایت عمر وبن قیس

سب سے طویل منبر کا تذکرہ

۳۲۰۸۱...... فرمایا قیامت کے روز ہر نبی نور کے ایک منبر پر ہوگا میرا منبر سب سے طویل اور منور ہوگا۔ سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۰۸۲...... فرمایا میں عرب پر سبقت کرنے والا ہوں۔ ابن سعد بروایت حسن مرسلاً

۳۲۰۸۳...... میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ (مستدرک بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سلیمان یہ روایت پہلے حدیث ۳۱۸۷۶ میں گذر چکی ہے)

۳۲۰۸۴...... فرمایا اگر میں اس کو تسلی نہ دیتا تو وہ قیامت تک روتا رہتا یعنی کھجور کا وہ تنا جس پر سہارا لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔
احمد وعبد بن حمید، ابن ماجۃ ابن سعد بروایت انس رضی اللہ عنہ وابن عباس

۳۲۰۸۵...... فرمایا میں نبی ہوں جھوٹا نہیں ہوں میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں میں عواتک کا بیٹا ہوں۔ (یعنی عبداللہ کا بیٹا ہوں)۔
ابن عساکر بروایت قتادہ مرسلاً

۳۲۰۸۶...... فرمایا نبی توبہ اور نبی ملحمہ ہوں۔ الحکیم بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۲۰۸۷...... فرمایا یہ بات یاد کرلو کہ میں بنی سلیم میں سے عواتک کا بیٹا ہوں۔ ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جہاد میں دو تلواریں توڑ دیں اور مذکورہ بالا ارشاد فرمایا: حدیث ۳۱۸۷۴ میں گذر چکی ہے۔

۳۲۰۸۸...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی رحمت اور نبی ملحمہ (جہاد والے) بنا کر بھیجا ہے تاجر اور کھیتی باڑی کرنے والا نہیں بنایا اس امت کے شریر لوگ تاجر اور زراعت کرنے والے ہیں مگر جو اپنے دین پر حریص ہو۔ ابن جریر بروایت ضحاک مرسلاً

۳۲۰۸۹...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے عالم کی رحمت اور ھادی بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے ڈھول، باجے، بت پرستی،

صلیب پرستی اور جاہلیت والے افعال کو مٹادوں اور میرے رب نے اپنی عزت اور جلال کی قسم کھائی ہے کہ جو بندہ بھی دینا میں قصدا شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں قیامت کے روزاس طرح کا گھونٹ پیپ کا پلاؤں گا اس کو معاف کروں یا عذاب دوں اس طرح مسلمانوں کا کوئی چھوٹا بچہ بھی اگرشراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں قیامت کے روزاس کو بھی اسی طرح پیپ کا گھونٹ پلاؤں گا اس کو معاف کردوں یا عذاب دوں اور جو میرے خوف سے شراب کو چھوڑ دے گا میں اس کو قیامت کے روز حبطرہ القدس (یعنی جنت کی شراب) سے پلاؤں گا۔ گانے والی باندھیوں کا بیچنا خرید نا ان کی تجارت کرنا حرام ہے ان کی قیمت بھی حرام ہے اوران کے گانے کی طرف کان بھی لگانا بھی حرام ہے۔ طبرانی احمد طبرانی بروایت ابی امامه

۳۲۰۹۰..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اللہ تم پر رحم فرمائے میری طرف سے لوگوں تک دین پہنچاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے حوارین کی طرح آپس میں اختلاف مت کرو کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھی اسی کی دعوت دی جس کی میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں ان کے قریب والوں نے اس کو ناپسند کیا تو عیسی نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی صبح کو ہر شخص اس قوم کی زبان بولنے لگے جس کی طرف حواری کو بھیجا گیا تھا تو عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ہاں مقدر تھی ہوگئی اب اس پر عمل کرو۔

طبرانی بروایت مسور بن مخرمه

۳۲۰۹۱..... فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے ھدایت اور دین حق دیکر مبعوث فرمایا مجھے زراعت کرنے والا تاجر یا بازار میں شور مچانے والانہیں بنایا میرے روزق میرے نیزے میں رکھا۔ (الدیلمی بروایت عبدالرحمٰن بن عتبہ وہ اپنے والد اپنے دادا سے)

۳۲۰۹۲..... اللہ رب العزت نے مجھے ضدی متعنت بنا کر نہیں بھیجا لیکن معلم اور آسانی پیدا کرنے والا بنایا۔

بیهقی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۲۰۹۳..... فرمایا اے لوگو! میں رحمت اور ھادی ہوں۔

ابن سعد والحکیم بیهقی بروایت ابی صالح مرسلاً ابن نجار بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۰۹۴..... فرمایا میں تمام سیاہ وسفید لوگوں کی طرف مبعوث ہوں۔ ابن سعد بروایت ابی جعفر مرسلاً

۳۲۰۹۴..... فرمایا میں دین حنفیہ سمحہ دے کر بھیجا گیا ہوں۔

ابن سعد بروایت حبیب بن ابی ثابت مرسلاً الدیلمی بروایت عائشه رضی الله عنها

۳۲۰۹۶..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے عالمین کے لئے ھدایت اور رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے بھیجا تا کہ گانے بجانے کے آلات اور دور جاھلیت کے جاھلانہ رسم ورواج کو مٹادوں اور میرے رب نے اپنی عزت وجلال کی قسم کھائی ہے کہ بندوں میں جو بھی دنیا کی شراب پیئے گا اس پر جنت کی شراب حرام ہوگی اور جو بندہ دنیا میں شراب پینا چھوڑے گا اس کو جنت کی شراب پلائے گا۔ (الحسن بن سفیان ابن مندہ ابو نعیم وابن نجار بروایت انس اورضعیف قراردیا)

۳۲۰۹۷..... فرمایا تم جانتے ہو کہ میں رحمت ہوں ہدایت ہوں میں بھیجا ہوں ایک قوم کو گھاٹے اور ایک قوم کو اوپر کرنے کے لئے۔

ابن سعد بروایت معبد بن خالد مرسلا

۳۲۰۹۸..... فرمایا اے لوگوں میں رحمت اور ہدایت ہوں۔

الرامهرمزی فی الامثال مستدرک، بیهقی، ابن عساکر بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۰۹۹..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی امت کے ستر ہزار افراد دیئے جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ نے زیادہ کیوں نہیں مانگا؟ فرمایا میں نے زیادہ مانگا تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عطاء فرمایا عرض کیا اس سے زیادہ کیوں طلب نہیں کیا؟ تو فرمایا میں نے زیادہ طلب کیا تو مجھے اتنا دیا اور ہاتھ کو پھیلایا۔ الحکیم طبرانی بروایت عبدالرحمن بن ابی بکره

۳۲۱۰۰..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایاہ میری امت کے تین لاکھ افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ (طبرانی بروایت ابی بکر بن

نمیہ وہ اپنے والد سے)

۳۲۱۰۱ ... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے چار لاکھ افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اور اضافہ فرمائیں اے اللہ کے رسول تو فرمایا اتنا اور دونوں ہتھیلیوں کو جمع فرمایا عرض کیا اور اضافہ فرمائیں اے اللہ نے رسول تو فرمایا اتنا۔

احمد ابویعلی سعید بن منور بروایت انس رضی اللہ عنہ

ستر ہزار افراد بے حساب جنت میں داخل ہوں گے

۳۲۱۰۲ ... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے ہر ہزار کی ستر ہزار کے بارے میں شفاعت قبول فرمائیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے تین چلو بھر کے دیئے یہ ان شاء اللہ کافی ہوگا میری امت کے مہاجرین کو اور پورا ہوگا ہمارے اعراب میں سے بعض کو۔ البغوی بروایت ابی سعید زرقی

۳۲۱۰۳ ... فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار کے بارے میں حساب و کتاب نہیں فرمائیں گے پھر ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار۔ طبرانی بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ

۳۲۱۰۴ ... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائیں گے پھر ہر ہزار کے ستر ہزار کے بارے میں شفاعت قبول فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے تین چلو بھریں گے یہ ان شاء اللہ امت کے مہاجرین کے لئے ہوگا اور کچھ دیہات کے رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ پورا کر کے دین گے۔ البغوی، طبرانی، ابن عساکر، بروایت ابی سعید الخیر

۳۲۱۰۵ ... فرمایا میرے رب نے مجھے عطا فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہوں گے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زیادہ کیوں طلب نہیں کیا؟ تو فرمایا میں نے زیادہ طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عرض کیا کہ زیادہ کیوں طلب نہیں کیا؟ فرمایا میں نے زیادہ طلب کیا اللہ تعالیٰ نے اتنا عطا فرمایا اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر دکھایا۔

احمد، طبرانی، بروایت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۰۶ ... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے پھر ہر ہزار کی ستر ہزار کے بارے میں سفارش قبول فرمائیں گے پھر میرے رب نے میرے لئے تین چلو بھرے۔ طبرانی بروایت عتبہ بن عبد سلمی

۳۲۱۰۷ ... فرمایا میں نے اپنے رب کو سخی اور کریم پایا کہ ستر ہزار افراد کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عطا فرمائے میں نے عرض کیا کہ میری امت اس تعداد کو نہیں پہنچے گی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اعراب یعنی دیہات کے رہنے والوں سے اس تعداد کو پوری کروں گا۔ طبرانی بروایت عامر بن عمیر

۳۲۰۱۸ ... فرمایا کہ میں نے رب تعالیٰ سے درخواست کی تو مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند جیسے ہوں گے میں نے زیادتی طلب کی تو وعدہ فرمایا کہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار اور میں نے عرض کیا اے باری تعالیٰ میری امت کے مہاجرین اس تعداد کو نہ پہنچے تو فرمایا کہ اعراب سے اس تعداد کو پوری کروں گا۔ احمد بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۰۹ ... فرمایا میرے رب نے مجھ سے میری امت کے بارے میں مشورہ فرمایا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں نے عرض کیا جو معاملہ چاہیں فرمائیں وہ آپ کے بندے اور مخلوق ہیں مجھ سے دوبارہ مشورہ فرمایا تو میں نے یہی عرض کیا تیسری مرتبہ مشورہ فرمایا میں نے وہی جواب دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے احمد میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں رسوا نہیں کرونگا اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی کہ پہلی مرتبہ میری امت میں سے میرے ساتھ ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار پھر میرے پاس پیغام آیا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی سوال کرو تمہیں عطاء کیا جائے گا میں نے اللہ تعالیٰ کے قاصد سے کہا کیا میرے رب میرے سوال کو پورا فرمائیں گے تو قاصد نے کہا آپ

کے پاس سوال پورا کرنے کا پیغام ہی تو لے کر آیا ہوں اللہ تعالیٰ نے جو مجھے عطا فرمایا اس پر کوئی فخر نہیں اللہ تعالیٰ نے میرے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیا میں صحیح وسالم زندہ چل رہا ہوں؟ اور مجھے عطاء فرمایا کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہوگی اور استیصال کرنے والا دشمن مسلط نہ ہوگا مجھے کوثر عطاء فرمایا جو ایک جنتی نہر ہے حوض میں گرے گی مجھے قوت نصرت اور رعب عطاء فرمایا جو میرے سامنے ایک مہینہ کی مسافت پر چلتا ہے اور مجھے عطاء فرمایا کہ تمام انبیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا میرے لئے اور میری امت کے لئے غنیمت کو حلال قرار دیا اور بہت سی وہ چیزیں حلال کی گئیں جن کے متعلق پہلی امتوں پر سختی کی گئی تھی اور ہم پر ان میں کوئی حرج نہیں ڈالا میں اس سجدہ کے علاوہ شکر کا اور کوئی طریقہ نہیں پاتا۔

احمد، ابن عساکر بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۱۰......فرمایا اے معاذ تم جانتے ہو کہ کیا حالت ہے؟ میں نے رب تعالیٰ کے لئے نماز پڑھی جو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے مقدر فرمایا پھر پوچھا اے محمد میں تمہاری امت کی ساتھ کیا معاملہ کروں میں نے کہا اے رب تعالیٰ آپ کو علم ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سوال کو تین مرتبہ دہرایا چار مرتبہ آخر میں یہی ہے کہ آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں؟ میں نے جواب دیا آپ کو زیادہ علم ہے تو ارشاد فرمایا میں آپ کو آپ کی امت کے بارے میں قیامت کے دن رسوا نہیں کروں گا میں سجدہ میں گر پڑا رب تعالیٰ قدرداں ہے شکر گذاروں کو پسند فرماتے ہیں۔

طبرانی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

میں آخری نبی ہوں

۳۲۱۱۱......فرمایا جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرے رب نے مجھے اپنے قریب کیا میرے اور رب تعالیٰ کے درمیان قوسین کا فاصلہ تھا یا اس سے بھی کم فرمایا اے حبیب اے محمد میں نے کہا لبیک یا رب پوچھا کیا تمہارا غم یہ ہے کہ میں نے آپ کو آخری نبی بنایا میں نے کہا نہیں اے رب پوچھا اے حبیب آپ کو اس پر غم ہے کہ آپ کی امت کو آخری امت بنایا؟ میں نے کہا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی امت کو میری طرف سے سلام پہنچادو اور یہ خبر دو کہ میں نے ان کو آخر الامم بنایا امتوں کو ان کے نزد ایک رسوا نہیں کرونگا اور ان کو اور امتوں کے نزدیک رسوا نہیں کروں گا۔

الخطیب والدیلمی وابن الجوزی فی الوھیات بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۱۲......فرمایا ہر نبی کو وہ علامات دی ہیں جن پر انسان ایمان لائے اور مجھے جو ملی ہیں وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی مجھے یہی امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔ احمد، مسلم، بخاری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۱۳......فرمایا کہ میں نے خواب میں کچھ کالے رنگ کی بکریوں کو دیکھا کہ ان کے پیچھے مٹیالے رنگ کی بکریاں جارہی تھیں پوچھا اے ابوبکر اس کی تعبیر فرمائیں تو فرمایا وہ عرب میں عجم کے لوگ آپ کی پیروی کریں گے اس طرح بادشاہ نے سحر کی تعبیر کی۔

مستدرک بروایت ابی ایوب ر[illegible] عنہ

آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں

۳۲۱۱۴......فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ام الکتاب میں خاتم النبیین ہوں آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں لت پت تھے میں تمہیں اس کی تاویل بتاؤں گا ابراہیم علیہ السلام کی دعا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت میری والدہ کا وہ خواب جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے اس طرح انبیاء علیہم السلام کی مائیں خواب دیکھتی ہیں۔

احمد وابن سعد طبرانی، مستدرک، حلیۃ الاولیاء، بیھقی بروایت عرباض بن ساریہ الضعیفہ

۳۲۱۱۵......فرمایا آدم علیہ السلام روح اور مٹی کے درمیان کے۔ ابن سعد بروایت مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر

رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ آپ کس وقت سے نبی ہیں پھر مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۳۲۱۱۶..... پوچھا گیا آپ کو نبوت کب ملی ہے تو فرمایا کہ آدم علیہ السلام خلق اور نفخ روح کے درمیان تھے۔

مستدرک والخطیب بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۱۷..... فرمایا میں نبی ہوں اس وقت سے جب آدم علیہ السلام جسم اور روح کے درمیان تھے۔(ابن سعد بروایت عبداللہ بن شفیق وہ اپنے والد جدعاء سے ابن قانع بروایت عبداللہ بن شفیق وہ اپنے والد سے طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن سعد بروایت میسرۃ الفجر)۔

اسنی المطالب ۱۱۱۲ تذکرۃ الموضوعات ۸۶

۳۲۱۱۸..... رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کو نبوت کب ملی ہے؟ تو فرمایا آدم علیہ السلام خلق اور نفخ روح کے درمیان تھے۔

۳۲۱۱۹..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عرب کو چنا، پھر کنانہ کو عرب سے، پھر قریش کو کنانہ سے، پھر بنی ہاشم کو قریش سے، پھر مجھے بنی ھاشم سے۔

ابن سعد بروایت عبد اللہ بن عبید ابن عمیر مرسلاً

۳۲۱۲۰..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرب کا انتخاب فرمایا پھر عرب میں سے کنانہ کا پھر کنانہ میں سے قریش کا پھر قریش سے بنی ہاشم کا اور بنی ہاشم سے میرا۔

ابن سعد بروایت عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر مرسلاً

۳۲۱۲۱..... فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرب کو چنا پھر ان سے کنانہ اور نضر بن کنانہ کو پھر ان سے قریش کو پھر قریش سے بنی ھاشم کو پھر بنی ہاشم سے مجھے۔

ابن سعد بیهقي وحسنه بروایت محمد بن علی مصلاً

کہ جبرائیل نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے مشرق سے مغرب تک زمین چھان ڈالی محمد ﷺ سے افضل کوئی بندہ نہیں ملا اسی طرح مشرق سے مغرب تک دیکھا بنی ہاشم سے افضل کوئی خاندان نہیں ملا۔ الحاکم فی لکنی وابن عساکر بروایت عائشہ وصحیح

۳۲۱۲۲..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا مجھے دونوں میں بہترین حصہ میں رکھا، پھر نصف کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا مجھے تین میں بہترین حصہ میں رکھا پھر لوگوں میں سے عرب کو چنا پھر قریش کو عرب سے پھر مجھے بنی عبدالمطلب سے۔(ابن سعد بروایت جعفر بن محمد بن علی بن حسین اپنے والد سے معضلاً)

۳۲۱۲۳..... فرمایا ایک فرشتہ نے مجھے سلام کیا پھر مجھ سے کہا کہ میں رب عزوجل سے اجازت مانگتا رہا آپ سے ملاقات کی یہاں تک یہ وقت میرے لئے اجازت ملنے کی ہے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل پر آپ سے زیادہ مکرم کوئی نہیں ہے۔

ابونعیم وابن منده وابن عساکر بروایت عبد الرحمن غنم اشعری ضعیف الجامع ۳۲۷۰

۳۲۱۲۴..... فرمایا کیا تم کو وہ بات نہ بتلا دوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب میں بتلائی ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی اولاد کو خالص مسلمان پیدا فرمایا ان کو ایسا مال عطاء فرمایا جس میں حرام کا شبہ نہیں جو چاہے قناعت سے کام لے جو چاہے کمائی کرے اب نبی آدم نے اللہ کے عطاء کردہ حلال کو حرام کر دیا بتوں کی پرستش کی اللہ رب العزت نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان کے پاس آؤں اور ان کے سامنے ان کی نصرت بیان کروں میں نے رب تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہا۔ اگر میں ان کے پاس آیا تو قریش میرے سر کو ایسے کچل دیں گے جس طرح روٹی ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں تو فرمایا۔ آپ چلے چلیں اور خرچ کریں آپ پر خرچ کیا جائے گا اور اپنے ماننے والوں کے ساتھ نافرمانوں سے قتال کریں اور میں آپ کے ہر بھیجے ہوئے لشکر کے ساتھ دس گنا فرشتے بھیجوں گا اور آپ کے دشمنوں کے دلوں پر رعب ڈال دوں گا اور آپ کو ایسی کتاب عطا کروں گا جس کو پانی بھی نہیں مٹا سکتا ہے میں آپ کو نیند اور بیداری ہر حال میں آپ کو یاد دلاؤں گا مجھے اور اس قریش کو دیکھو کیونکہ انہوں نے میرے چہرے کو خون آلود کیا اور میرے گھر والوں کو مجھ سے چھین لیا میں ان کو اللہ کی طرف دعوت دینے والا ہوں ان میں سے اکثر لوگ میری دعوت کو قبول کریں گے خوشی سے ہو یا ناخوشی سے اگر وہ میرے اوپر غالب آ گئے تو جان لو میں کسی دین حق پر نہیں ہوں اور تمہیں کسی حق کی طرف دعوت نہیں دے رہا ہوں۔

طبرانی ابن عساکر بروایت عباض بن حمار مجاشعی

احیاءدین کاذکر

۳۲۱۲۵..... فرمایااے اللہ میں پہلاشخص ہوں جس نے آپ کے دین کوزندہ کیاجب لوگوں نے اس کوچھوڑ دیا۔

احمد، مسلم، بو داؤد، نسائی، بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۲۱۲۶..... فرمایانبیوں میری تخلیق سب سے پہلے ہوئی اور بعثت سب سے آخر میں۔

ابن لال بروایت قتادہ حسن بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ۱۱۰۹ تذکرۃ الموضوعات ۸۶

۳۲۱۲۷..... فرمایامیرے اوردیگرانبیاء کی مثال اس گھر کی سی ہے اس کی عمدہ تعمیر ہوگئی ہے البتہ ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے دیدار کرنے والے اس مکان کے گرد چکر لگاتے ہیں اوراس کی عمدہ تعمیر کو پسند کرتے ہیں پورے مکان میں اس اینٹ کی جگہ کے علاوہ اورکوئی عیب ان کو نظرنہیں آتامیں نے اس اینٹ کی جگہ کومکمل کردیامجھ سے عمارت مکمل ہوئی اورمیرے ذریعہ رسولوں کا سلسلہ ختم ہوا۔

ابن عساکر بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۲۸..... فرمایامیرے اورمیرے گھر والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھجورکادرخت ہو۔عبد الرزاق بروایت ابن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۲۹..... جوشخص میری نبوت کے متعلق سن لے اس امت کاہویہودی ہویانصرانی پھرمجھ پرایمان نہ لائے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۰..... فرمایااے یہود کی جماعت مجھے تم میں سے بارہ افراددکھلادوجواس بات کی گواہی دیں۔ ان لاالہ الااللہ وان محمداً رسول اللہ تو اللہ تعالیٰ آسمان کے نیچے ہراس یہودی کے گناہ معاف فرمادیں گےجس پرغضب نازل ہواہوکسی نے بھی آپ کی دعوت قبول نہیں کی تو فرمایاتم نے انکارکیااللہ کی قسم میں حاشر عاقب اورمقفیٰ ہوں تم جھٹلاؤیاایمان لاؤ۔طبرانی مستدرک بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۱..... فرمایااے عائشہ ہلاکت ہو، پوری ہلاکت ہواس شخص پرجواس چہرے کی طرف دیکھنے سے محروم ہوہرمؤمن اورکافرمیرے چہرے کی نظرکرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۱۳۲..... اے علی عرش پرلکھاہواہے"انا اللہ محمد رسول"۔ابونعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۴۲

۳۲۱۳۳..... فرمایامیں کیسے ہنسوں یہ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبردیتاہے کہ اللہ تعالیٰ میری وجہ سے اورمیرے چچاعباس کی وجہ سے اورمیرے بھائی علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے فخرفرماتے ہیں ہوامیں اڑنے والوں پرعرش کے حاملین پرانبیاء کی ارواح پراورچھ آسمانوں کے فرشتوں پراورآسمان دنیاوالے میری امت پرفخرکرتے ہیں۔ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۴..... فرمایامیرااللہ تعالیٰ کے ہاں مکرم ہونے کی ایک علامت یہ ہے کہ میں مختون پیداہواہوں کسی نے میراستر نہیں دیکھا۔

طبرانی فی الاوسط والخطیب وابن عساکر،سعید بن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ المتناھیہ ۲۶۲

۳۲۱۳۵ جاہلیت کے لوگوں کے کام کامیں نے صرف دومرتبہ ارادہ کیاہرمرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچایاایک رات میں نے اس جوان سے کہاجو میرے ساتھ مکہ کے اوپرکی جانب قریش کی بکریاں چرارہے تھے کہ میری بکریوں کی دیکھ بھال کروتاکہ میں بھی رات کواس طرح قصہ گوئی کروں جس طرح مکہ کے نوجوان قصہ گوئی کرتے ہیں میں نکلاجب میں مکہ کے آخری گھرکےقریب پہنچاتومیں نے گانے دف اورباجے کی آوازسنی تو کہاکیاہے؟ تولوگوں نے بتایافلاں کی شادی ہے میں اس گاناوغیرہ آواز سے ایسابےخودہوکرسویاکہ صبح سورج کی تپش نے ہی مجھے بیدارکیامیں واپس گیاتواس طرح کی آوازسنی پھرمیری آنکھ لگ گئی میں واپس پھرگیامجھ سے میری ساتھ پوچھاکہ تم نے کیاکیا؟ تومیں نے بتایاکہ میں نے کچھ بھی نہیں کیااللہ کی قسم اس کے بعدکبھی میرے دل میں برائی کاقصدوارادہ پیدانہیں ہوایہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے موت سے سرفرازفرمایا۔

مستدرک بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۶ ۔۔۔۔۔ فرمایا جب سے جبرائیل نے اعلان کیا تو جب بھی کسی پتھر یا درخت کے قریب سے گذرتا ہوں تو آواز آتی ہے۔ السلام علیک یارسول اللہ۔

ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

آپ ﷺ کی نبوت کا منکر کافر ہے

۳۲۱۳۷ ۔۔۔۔۔ فرمایا آسمان وزمین کے درمیان کوئی ایسا نہیں ہے جس کو میری نبوت کا یقین نہ ہو سوائے کافر جن اور انسان کے۔

طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۳۸ ۔۔۔۔۔ فرمایا جب آدم علیہ السلام نے جرم کا اعتراف کیا تو عرض کیا اے اللہ آپ سے محمد ﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں مجھے معاف فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ آپ نے محمد کو کیسے پہچان لیا حالانکہ میں نے ان کو ابھی تک پیدا نہیں کیا تو عرض کیا یا اللہ آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں روح پھونکا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ستون پر لکھا ہوا تھا۔ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تو مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ نے اپنے نام کے ساتھ آپ کے سب سے محبوب بندہ کے نام کو ہی ملایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے سچ کہا اے آدم وہ میرے نزدیک تمام مخلوق میں محبوب ہیں جب ان کے وسیلہ سے سوال کیا تو میں نے معاف کر دیا اگر محمد ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو تمہیں پیدا نہ کرتا۔ (طبرانی سعید بن منصور ابونعیم فی الدلائل مستدرک نے روایت کر کے تعاقب کیا کہ اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف بیہقی نے دلائل النبوۃ میں نقل کر کے ضعیف قرار ہے ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ الضعیفہ ۲۵ القدسیہ الضعیفہ ۱۸)

۳۲۱۳۹ ۔۔۔۔۔ فرمایا آدم علیہ السلام ہندوستان میں اتارے گئے تو ان کو وحشت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نے اذان کہی اللہ اکبر دومرتبہ" اشھد ان لاالہ الااللہ دومرتبہ اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ. اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ" دومرتبہ تو آدم علیہ السلام نے پوچھا محمد کون جبرائیل نے کہا انبیاء میں آپ کا آخری بیٹا۔ ابن عساکر بروایت ابی ہریرہ الضعیفہ ۴۰۳

۳۲۱۴۰ ۔۔۔۔۔ میں نے رب تعالیٰ سے سوال کیا لیکن میرا خیال تھا کہ میں یہ سوال نہ کروں گا میں نے عرض یا اللہ مجھ سے پہلے انبیاء میں بعض کے ہاتھ مردے زندہ ہوئے اور بعض کے لئے ہوا مسخر تھی تو اللہ تعالیٰ نے جواب الم یجدک یتیماً فاوی کیا میں نے آپ کو یتیم نہیں پایا جس کو ٹھکانہ دیا؟ تو میں نے کہا ہاں ضرور تو فرمایا آپ کو فقیر نہیں پایا جس کو مالدار بنایا؟ میں نے کہا ضرور نے رب فرمایا کیا میں آپ کے سینہ کو (دین کے لئے) کھول نہیں دیا؟ میں نے کہا ہاں یارب تو فرمایا میں نے آپ سے اس بوجھ کو ہلکا نہیں کیا جس نے آپ کی بیٹھ کو جھکا دیا تھا؟ کیا میں نے آپ کے ذکر کو بلند نہیں کیا میں سے عرض کیا ہاں یارب تو مجھے خیال ہوا کہ کاش کے میں یہ سوال نہ کرتا۔

مستدرک بیھقی وابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۴۱ ۔۔۔۔۔ فرمایا کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ میرے ہوتے ہوئے ان کو عذاب نہیں دیں گے کیا آپ نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ جب تک وہ استغفار کریں ان کو عذاب نہیں دیں گے۔ ابوداؤد بیھقی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۴۲ ۔۔۔۔۔ فرمایا تمہارے لئے مناسب نہیں کہ تم رسول اللہ ﷺ کو نماز میں خلل ڈالو۔ (مسلم بروایت ابن شہاب نے کہا مجھ سے ذکر کیا)۔

۳۲۱۴۳ ۔۔۔۔۔ فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے سخت زبان کمینہ نہیں بنایا۔

ابن ابی شیبۃ روایت جعفر الباقر مرسلاً ووصلہ ابوعلی بروایت اشعب عن علی

۳۲۱۴۴ ۔۔۔۔۔ فرمایا جبرائیل علیہ السلام دائیں طرف اور میکائیل بائیں اور فرشتے سایہ کئے ہوئے تھے۔ (عسکری ابن مندہ بروایت حابط بن جناب الکنانی وہ اپنے والد سے)

۳۲۱۴۵ ۔۔۔۔۔ فرمایا میں چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ وزن کیا گیا اور تم بھی انہی میں، میں وزن میں ان پر بھاری ہوا۔

ابن قبل الرویانی سفید بن منصور بروایت ابی الدرداء

۳۲۱۴۶......فرمایا کہ مجلس کو درست کرلو اس لئے ایسا فرشتہ زمین پر اتر رہا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں اترا۔
احمد بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۲۱۴۷......فرمایا سن لو اللہ کی قسم میں زمین میں بھی امین ہوں اور آسمان میں بھی۔ (طبرانی بروایت ابی رافع) وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک یہودی کے پاس بھیجا کہ کچھ آٹا قرض لوں رجب تک کے لئے تو اس یہودی نے کہا رھن رکھوائے بغیر قرض نہیں مل سکتا ہے میں آ کر رسول اللہ ﷺ کو خبر دی تو آپ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۳۲۱۴۸......ایک اعرابی نے کہا اے نبیئ اللہ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ نبیئ اللہ نہیں بلکہ نبی اللہ ہوں۔ (مستدرک نے نقل کرکے تعاقب کیا بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ)

۳۲۱۴۹......فرمایا اسکو مت ڈانٹو اس کو مت ڈانٹو اگر تم نے قتل کا ارادہ کیا بھی تھا تو اللہ تعالیٰ تجھے مجھ پر مسلط نہ فرماتا۔ طبرانی احمد ترمذی والبغوی والباروردی ابن قانع بروایت جعدہ بن خالد بن صحہ الجشمی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو پکڑ کر نبی کریم ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ اس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا تو یہ سن کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا علامہ بغوی نے فرمایا کہ میں اس کے علاوہ نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آنے کا بیان

۳۲۱۵۰......فرمایا میں گھنٹی کی آواز سنتا ہوں اور خاموش ہو جاتا ہوں بہت دفعہ ایسا ہوا کہ وحی آئی اور آنے پر مجھے خیال ہوا کہ میری جان نکلی جارہی ہے۔
احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۸۵۷

۳۲۱۵۱......فرمایا کہ بسا اوقات میری پاس وحی آتی ہے گھنٹی کی آواز کی صورت میں یہ سخت ترین صورت ہوتی ہے اس سے میرا پسینہ چھوٹ جاتا ہے جو کچھ کہا گیا اس کو محفوظ کرتا ہوں بعض اوقات فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور مجھ سے باتیں کرتا ہے اور میں اس کی باتیں محفوظ کرتا ہوں۔ (مالک احمد بیہقی نسائی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا طبرانی نے روایت کے آخر میں ذکر کیا وحی کی یہ صورت عیاں ہوتی ہے)

۳۲۱۵۲......فرمایا جب اللہ تعالیٰ وحی کی گفتگو فرماتے ہیں تو آسمان والے آسمان دنیا میں ایک گھنٹی کی آواز سنتے ہیں جیسے زنجیر کھینچی جارہی ہو چکنے پتھر پر تو وہ گھبرا جاتے ہیں وہ اس طرح ہوتے ہیں یہاں تک ان کے پاس جبرائیل آتے ہیں جب جبرائیل آتے ہیں تو گھبراہٹ دور ہوتی ہے اور کہتے ہیں اے جبرائیل آپ کے رب نے کیا حکم دیا تو کہتے ہیں الحق تو سب کہتے ہیں الحق الحق۔
ابوداؤد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الوحی من الاکمال

۳۲۱۵۳......فرمایا کبھی میرے پاس وحی آئی ہے گھنٹی کی آواز کی صورت میں وہ مجھ پر سخت حالت ہوتی ہے میرا پسینہ چھوٹ جاتا ہے میں اس وحی کو محفوظ کرتا ہوں اور بسا اوقات فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے میں اس کی باتیں محفوظ کرتا ہوں یہ صورت آسان ہوتی ہے۔ (مالک احمد بخاری مسلم ترمذی نسائی طبرانی وابوعوانہ) یہ الفاظ ان دونوں کے ہیں باقیوں کے نہیں یہ میرے اوپر آسان ہے بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا حارث بن ہشام نے کہا یا رسول آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے تو فرمایا مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔ (طبرانی مستدرک بروایت عائشہ حارث بن ہشام اس کو ان کی سند میں سے قرار دیا اور کہا حارث سے عبداللہ بن صالح کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کی)

۳۲۱۵۴......فرمایا ہر نبی وحی کی آواز سنتے اس سے نبی بن جاتے اور جبرائیل علیہ السلام میرے پاس اس طرح آتے تھے جس طرح تم میں سے

کوئی اپنے دولت کے پاس آتا ہے۔ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۵۵......فرمایاوحی میرے پاس دوطریقہ سے آتی تھیں کبھی تو جبرائیل آ کر ایسے القاء کرتے جیسے آدمی آدمی سے باتیں کرتا ہے یہ مجھ سے چھوٹ لگتی ہے اور کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آواز ہوتی ہے یہاں تک میرے دل سے پیوست ہوجاتی ہے یہ محفوظ رہتی ہے۔(ابن سعد بروایت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ اپنے چچا سے بلاغاً)

۳۲۱۵۶......فرمایامیرے پاس آسمان سے ایسا سوار آتا ہے جس کے دونوں بازوں لؤلؤ کے ہوتے ہیں اور قدمین کا اندرونی حصہ سبز۔(طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما وورقہ بن نوفل انصاری سے)وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھااے محمد (ﷺ) آپ کے پاس وحی کرنے کا کیا طریقہ ہے تو آپ نے مذکورہ طریقہ بیان فرمایا۔

۳۲۱۵۷......فرمایاجبرائیل میرے پاس دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں تشریف لائے ہیں۔طبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۱۵۸......فرمایامیں مکہ کی گلیوں میں چل رہا تھا تو آسمان سے ایک آواز سنائی دی میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ فرشتہ جو غار حرامیں آیا آسمان وزمین کے درمیان کرسی میں بیٹھا ہوا ہے۔میں اس سے گھبرا گیا اور واپس گھر آکر کہ زملونی ''زملونی یعنی مجھے چادر اوڑھادواللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری''یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر''اب وحی کا سلسلہ تیز ہوااور مسلسل ہوا۔

ترمذی، مسلم، نسائی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۵۹......فرمایامیں غار حرامیں مہینہ بھر رہا مہینہ پورا کرنے کے بعد بطن وادی میں اتر آیا وہاں ایک آواز سنائی دی میں نے آگے پیچھے دائیں بائیں نظر دوڑا کر دیکھا کوئی نظر نہ آیا پھر آواز آئی تو نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ہوا پر تخت نشین تھا یعنی جبرائیل علیہ السلام مجھ پر سخت کپکپی طاری ہوئی میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا دثرونی دثرونی انہوں نے مجھے چادر پہنائی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی بہایا تو اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری:

یاایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر .بخاری، مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

صبرہ ﷺ علی أذی المشرکین

۳۲۱۶۰......فرمایاجتنی تکالیف مجھے پہنچائی گئیں ہیں کسی اور کو نہیں پہنچائی گئی۔عدی، ابن عساکر بروایت جابر ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۷

۳۲۱۶۱......فرمایااللہ کی راہ میں جو تکلیف مجھے پہنچی ہے وہ کسی اور کو نہیں پہنچی۔حلیۃ الاولیاء بروایت انس کشف الخفاء ۲۱۸۴

الاکمال

۳۲۱۶۲......فرمایااے بیٹی اپنے اوپر دوپٹہ ڈال لو اپنے والد پر غلبہ یا ذلت کا خوف مت کرو۔

البغوی والباوردی ابن قانع وتمام وابن عساکر بروایت حارث بن حارث اسدی وصحیح

۳۲۱۶۳......پوچھااے بیٹی رونے کا سبب کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو ایسا دین دے کر بھیجا ہے کہ روئے زمین پر کوئی پکا یا کچا مکان ایسا نہ ہوگا جس میں یہ دین داخل نہ ہو خوشی سے یا زبردستی وہاں تک پہنچے گا جہاں تک رات پہنچتی ہے یعنی سورج غروب ہوتا ہے۔(مستدرک میں روایت کر کے تعاقب کیا ہے بروایت ابی ثعلبہ خشنی)

۳۲۱۶۴......اے فاطمہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو ایسا دین دے کر بھیجا ہے کہ روئے زمین پر کوئی مکان اینٹ کا بنا ہوا یا پتھر روں اور بالوں کا بنا ہوا نہ ہوگا مگر اس تک یہ دین پہنچے گا خوشی یا زبردستی یہاں تک وہاں پہنچے گا جہاں رات پہنچتی ہے یعنی سورج غروب ہوتا ہے۔(مستدرک میں روایت کر کے تعاقب کیا طبرانی حلیۃ الاولیاء ابن عساکر ابوثعلبہ خشنی)

اسماؤہ ﷺ.......آپ ﷺ کے اسماء گرامی

۳۲۱۶۵..... فرمایا میرے بہت نام ہیں احمد محمد، حاشر کہ لوگوں کو میرے قدموں کے نیچے جمع کیا جائے گا میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور عاقب ہوں۔مالک، بیهقی، ترمذی، نسائی، جبره بن مطعم رضی الله عنه

۳۲۱۶۶..... میں محمد ہوں احمد ہوں مقفی اور حاشر ہوں نبی التوبہ اور نبی الرحمہ ہوں۔(احمد مسلم بروایت ابی موسیٰ طبرانی نے نبی الرحمہ کا اضافہ کیا)

۳۲۱۶۷..... فرمایا میں محمد، احمد، ہوں، میں رسول الرحمہ ہوں، میں رسول الرحمہ، میں مقفی اور حاشر ہوں مجھے مجاھد بنایا گیا کھیتی باڑی کرنے والا نہیں۔

ابن سعد بروایت مجاهد مرسلاً ضعیف الجامع ۱۲۱۳

الاکمال

۳۲۱۶۸..... فرمایا اے اللہ کے بندو! دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کی گالیوں کو مجھ سے کس طرح پھیر دیا اور ان پر لعنت کی وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور محمد ہوں اور وہ مذمم پر لعنت کرتے ہیں جب کہ میں محمد ہوں۔ابن سعد بیهقی بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۳۲۱۶۹..... فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے دس نام ہیں محمد، احمد، ابوالقاسم، الفاتح، والخاتم، ماحی، عاقب، حاشر ویسٓ طٰہٰ۔

عدی ابن عساکر بروایت ابی التفصل

۳۲۱۷۰..... میں محمد ہوں احمد ہوں حاشر ہوں لوگوں کو میرے قدم کے نیچے جمع کیا جائے گا میں ماحی ہوں میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے جب قیامت کا دن ہوگا تو حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا میں انبیاء کا امام اور شفاعت کرنے والا ہوگا۔

طبرانی، سعید بن منصور بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۱۷۱..... فرمایا میں محمد، احمد، حاشر اور نبی الملحمہ ہوں۔

طبرانی، ابن مردوبه بروایت جبیر ین مطعم، ابن سعد بروایت ابی موسی رضی الله عنه

۳۲۱۷۲..... فرمایا میں محمد، احمد، حاشر، ماحی، خاتم، عاقب ہوں۔(احمد ابن سعد والباوردی متدرک طبرانی بروایت نافع جبیر بن مطعم واپنے والد سے)

۳۲۱۷۳..... فرمایا میں محمد، احمد، مقفی، حاشر، نبی الرحمہ نبی الملحمہ ہوں۔(نبوی فی الجعدیات وابن عساکر بروایت جبر ین مطعم وہ اپنے والد سے احمد ترمذی فی شمائل وابن سعد وسعید بن منصور بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ)

۳۲۱۷۴..... فرمایا میں احمد، محمد، حاشر، مقفی، خاتم ہوں۔الخطیب وابن عساکر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۱۷۵..... فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان کو قتل کروں گا سولی پر لٹکاؤں گا اور ان کو راستہ پر چلاؤں گا اگرچہ وہ اس کو ناپسند کریں میں رحمت ہوں اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور اس وقت تک وفات نہ دیں گے یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کردے میرے پانچ نام ہیں محمد، احمد، ماحی، جس سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے حاشر جس کے قدموں کے نیچے حشر ہوگا میں عاقب ہوں۔(طبرانی بروایت محمد بن جبیر بن معطم وہ اپنے والد سے)

صفاتہ البشریہ ﷺ......رسول اللہ ﷺ کے بشری صفات

۳۲۱۷۶..... فرمایا کہ میں تمہاری ہی طرح ایک انسان ہوں اگر دین کے متعلق کوئی حکم دوں تو اس پر عمل کرو اگر اپنی رائے سے کوئی حکم دوں تو میں بھی ایک انسان ہوں۔مسلم بروایت بن خدیج رضی الله عنه

۳۲۱۷۷......اگر تمہاری دنیا کا کوئی معاملہ ہو تو تم اس کو زیادہ جانتے ہو اگر کوئی بات دین کا ہو تو میرے ذمہ ہے۔

احمد مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ ابن ماجہ بروایت انس وعائشہ ایک ساتھ ابن خزیمہ بروایت ابی قتادہ

۳۲۱۷۸......فرمایا کہ جو بات پوچھ رہے اگر دنیا کے معاملہ سے متعلق ہو تو تم اس کو زیادہ جانتے ہو اور اگر دین کے متعلق ہو تو اس کو بیان کرنا میرے ذمہ ہے۔احمد بروایت ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۷۹......فرمایا اگر وہ فائدہ مند ہو تو اس پر عمل کرلو میں نے ایک خیال کیا تھا لہٰذا میرے گمان پر مواخذہ مت کرو ہاں دین کے متعلق کوئی مسئلہ بیان کروں تو اس پر ضرور عمل کرو کیونکہ میں اللہ عزوجل پر ہرگز جھوٹ نہیں بولتا۔(مسلم بروایت موسیٰ بن طلحہ واہ اپنے والد سے)

۳۲۱۸۰......فرمایا میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں گمان صحیح بھی ہوتا ہے غلط بھی لیکن مسئلہ کے متعلق بتاؤں کہ اللہ نے فرمایا۔(اس پر عمل کرو) کیونکہ میں اللہ پر ہرگز جھوٹ نہیں بولتا۔احمد ابن ماجہ بروایت طلحہ رضی اللہ عنہ

۳۲۱۸۱......فرمایا جو باتیں وحی کی نہ ہوں ان میں میں تمہاری طرح ہوں۔

طبرانی، ابن شاھین فی السنہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۲۰۹۲

۳۲۱۸۲......فرمایا ہم تو امی قوم ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب رکھتے ہیں۔بیہقی، ابوداؤد، نسائی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۱۸۳......فرمایا مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔احمد مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۲۱۸۴......فرمایا ایک منبر بنایا جائے کیونکہ میرے والد ابراہیم نے بھی منبر بنایا تھا اور ایک لاٹھی بنائیں کیونکہ میرے والد ابراہیم نے بھی لاٹھی لی تھی۔

البزار طبرانی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۱۲۸۶ الضعیفہ ۱۶۸۰

الاکمال

۳۲۱۸۵......فرمایا بہت بری میت ہے یہود کی، کیوں اپنے ساتھی کی جان نہیں بچائی حالانکہ میں تو نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں اس کی باتوں کو عمدہ مت سمجھو۔احمد والبغوی والباوردی، طبرانی، مستدرک بروایت ابی امامہ بن سہل بن حنیف

۳۲۱۸۶......فرمایا یہود کی بری میت ہے کہیں گے اپنے ساتھی سے موت کو کیوں دور نہیں کیا میں تو اپنے نفس کے لئے نفع ونقصان کا مالک نہیں۔(مستدرک بروایت محمد بن عبدالرحمن بن زادراہ اپنے چچا سے)

مرض موتہ ﷺ......رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات کا بیان

۳۲۱۸۸......فرمایا اے عائشہ میں مسلسل درد محسوس کر رہا ہوں اس زہر آلود کھانے کی وجہ سے جو خیبر میں کھایا تھا یہ اس کا وقت ہے اس زہر کی وجہ سے دل کی رگ کا کٹنا محسوس کر رہا ہوں۔بخاری بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۱۸۹......فرمایا ہر سال خیبر کے زہر آلود کھانے کا درد لوٹ کر آتا ہے یہاں تک اس سے رگ کٹنے کا وقت ہے۔

ابن اسنی وابونعیم فی الطب بروایت ابی ہریرۃ

۳۲۱۹۰......حضرت فاطمہ کو خطاب کرکے فرمایا آج کے بعد تمہارے والد کو کبھی درد نہ ہوگا۔بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

مرض موتہ ﷺ من الاکمال

۳۲۱۹۱......فرمایا جس طرح ہماری (جماعت انبیاء) کے لئے اجر میں اضافہ ہے بلایا اور آزمائش میں بھی زیادتی ہوتی ہے لوگ کیا کہہ رہے ہیں!

عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ذات الجنب کی بیماری لاحق ہے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اس بیماری کو مسلط نہیں فرمائیں گے وہ تو شیطان کے اثرات سے ہوتا ہے لیکن درد اس کھانے کی وجہ سے ہے جو میں نے اور تمہارے بیٹے نے خیبر کے دن کھایا تھا اس سے مجھے بار بار سانپ کے ڈسنے کی طرح درد ہوتا ہے یہ اس سے رگ کٹنے کا وقت ہے۔ابن سعد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

وہ بیان کرتی ہیں کہ ام بشر میں براء بن معرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مرض الوفات میں آئی ہاتھ لگا کر دیکھا اور کہا میں نے تو آپ کے جیسے بخار بھی نہیں دیکھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

آپ ﷺ کا فقر اختیاری تھا

۳۲۱۹۲..... فرمایا کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا کہ دنیا اور اس کی ناز و نعمت کو اختیار کرے یا آخرت کو اختیار کرے تو اس بندے آخرت کو اختیار کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ یارسول اللہ اپنی جان و مال آپ پر قربان کرتے ہیں۔طبرانی بروایت ابی واثد

۳۲۱۹۳..... فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ دنیا کی زیب و زینت اختیار کرے یا اللہ کے پاس جو نعمت ہے اس کو اختیار کر دے تو اللہ کے پاس جو نعمت ہے اس کو اختیار کرلیا۔مسلم ترمذی بروات ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت معاویہ

۳۲۱۹۴..... فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ جتنا عرصہ چاہے دنیا میں رہے جو چاہے کھائے یا رب سے ملاقات کرے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو اختیار کرلیا۔ابن اسنی فی عمل یوم ولیلہ بروایت ابی المعلی

۳۲۱۹۵..... فرمایا مجھ پر ایسے سات مشکیزے پانی ڈالو جس کے بند کھولے نہیں گئے شاید مجھے راحت ملے اور میں لوگوں کو ایک عہد نامہ لکھواؤں۔

عبد الرزاق بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۱۹۶..... فرمایا اے نفس تجھے کیا ہوا مکمل طور پر لذتوں کے حصول میں مشغول ہے۔ابن سعد بروایت ابی الحویرث

۳۲۱۹۷..... اے بیٹی مت روؤ میری وفات کے بعد انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھو کیونکہ ہر انسان کو اس کے پڑھنے سے بدلہ مل جاتا ہے عرض کیا آپ کا بھی بدل ہوسکتا ہے یارسول اللہ فرمایا مجھ سے بھی۔ابن سد بروایت شبل بن علاء وہ اپنے والد سے مر سلاً

۳۲۱۹۸..... فرمایا ٹھہر جاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تمہیں اپنے نبی کی طرف سے بہترین بدلہ عطاء فرمائے جب میرے غسل سے فارغ ہو جاؤ اور کفن پہنا دو تو مجھے چار پائی پر قبر کے کنارے لٹا دو پھر کچھ دیر کے لئے باہر نکل جاؤ کیونکہ سب سے پہلے مجھ پر میرے دوست خلیل جبرائیل علیہ السلام نماز پڑھیں گے اس کے بعد میکائیل اس کے بعد اسرافیل پھر ملک الموت ان کے ساتھ فرشتوں کی پوری جماعت پھر تم جماعت جماعت داخل ہو کر نماز پڑھو سلام کرلو میری بیان کر کے یا نوحہ کر کے مجھے تکلیف مت پہنچاؤ سب سے پہلے میرے گھر کے مرد اور عورتیں مجھ پر نماز پڑھیں اس کے بعد تم اور میرے غائب صحابہ رضی اللہ عنہم کو سلام سنا دو اور مجھ پر سلام پیش کرے ہر وہ شخص جو کہ آج کے بعد سے قیامت تک میری اتباع کرے۔(ابن سعد مستدرک نے روایت کر کے تعاقب کیا بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۳۲۱۹۹..... فرمایا مجھے عباس رضی اللہ عنہ غسل نہ دے کیونکہ وہ والد ہیں اور والد اولاد کی شرمگاہ کو نہیں دیکھتا۔

ابن سعد بروایت عبداللہ بن العداق الخطیب والدیلمی و ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۰۰..... فرمایا میرے عظمت وجلال والے رب کی قسم میں نے دین پہنچا دیا (مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ کہا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام ہے اس کے بعد روح پرواز کرگئی وضعفہ)

۳۲۲۰۱..... فرمایا کہ تمہارا خیال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ پر مسلط کر دیا حالانکہ ایسا نہیں ہو یعنی ذات الجنب کی بیماری قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ گھر کے ہر فرد کو لد پلایا جائے سوائے میرے چچا کے۔مستدرک بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۲۰۲..... فرمایا یہ ایک بیماری ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس میں مبتلا نہیں فرمائیں گے یعنی ذات الجنب میں گھر کے ہر فرد کو لد پلایا گیا سوائے رسول

اللہ ﷺ کے چچا کے۔احمد، طبرانی بروایت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا
۳۲۲۰۳...... فرمایا کہ یہ شیطانی اثر سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مجھ پر مسلط نہیں فرمائیں گے یعنی ذات الجنت۔
مستدرک بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

ذکر ولد ابرھیم ﷺ......رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا ذکر

۳۲۲۰۴...... فرمایا اگر ابراہیم زندہ رہا تو صدیق نبی ہوتا۔البارودی بروایت انس رضی اللہ عنہ ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ وابن عباس اور ابن ابی اوفی الاتقان ۱۴۹۴ الاسرار المرفوعہ ۳۷۹
۳۲۲۰۵...... فرمایا کہ اگر ابراہیم زندہ ہوتا اس کا کوئی ماموں غلام نہ ہوتا۔ابن سعد بروایت مکحول مرسلا الاتقان ۱۴۹۴ ضعیف الجامع ۴۸۲۹
۳۲۲۰۶...... فرمایا اگر ابراہیم زندہ ہوتے تو تمام قبطیوں سے جزیہ ساقط کردیا جاتا۔
ابن سعد بروایت زھری الاتقان ۱۴۹۴ ضعیف الجامع ۴۸۲۸
۳۲۲۰۷...... فرمایا جب مصر فتح ہوجائے تو ہاں کے باشندوں سے اچھا برتاؤ کرو کیونکہ ان کے ذمہ اور رشتہ داری ہے۔
طبرانی مستدرک بروایت کعب بن مالک
۳۲۲۰۸...... فرمایا رات کو میرے گھر ایک بچہ کا تولد ہوا میں نے اس کا نام اپنے والد ابراہیم کے نام پر رکھا۔
احمدؒ بیھقیؒ ابوداؤد بروایت انس رضی اللہ عنہ
۳۲۲۰۹...... فرمایا ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اپنی ماں کو آزاد کرایا۔دارقطنی، بیھقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۳۲۲۱۰...... فرمایا ابراہیم رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے ان کا میرے گود میں انتقال ہوا اس کے دو مرضعہ ہیں جو ان کی رضاعت کو جنت میں مکمل کررہی ہیں۔
احمد مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ
۳۲۲۱۱...... فرمایا اس کے لئے جنت میں مرضعہ ہے یعنی صاحبزادہ ابراہیم کے لئے۔بیھقی ابن ابی شیبۃ بروایت براء
۳۲۲۱۲...... اس کے لئے ایک مرضعہ ہے جنت میں جو اس کی رضاعت کو مکمل کرتی ہیں اگر وہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اگر زندہ رہتا تو میں اس کے ماموؤں کو قبط میں سے آزاد کردیتا کسی قبطی کو غلام نہ بنایا جاتا۔
ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ضعیف ابن ماجہ ۳۳۲ شذدہ ۲۶۷

الاکمال

۳۲۲۱۳...... فرمایا ابراہیم کی والدہ کو ابراہیم رضی اللہ عنہ نے آزاد کرایا۔(ابن ماجہ ابن سعد دارقطنی مستدرک بیہقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا جب ماریہ کے بطن سے تولد ہو تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ضعیف الجامع ۹۲۸)
۳۲۲۱۴...... فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو بری قرار دیا اور اپنا مقرب بنایا جس سے میرے دل میں ان کا احترام پیدا ہوا اور یہ بھی فرمایا کہ ان کے بطن مبارک میں میری طرف ایک لڑکا ہوگا اور مخلوق میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا مجھے حکم دیا اس کا نام ابراہیم رکھا جائے اور میری کنیت ابوابراہیم ہوا گر میں اپنی مشہور کنیت کا بدلنا ناپسند نہ کرتا تو ابوابراہیم کنیت رکھتا جیسے جبرائیل علیہ السلام نے میری کنیت رکھی۔ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۳۲۲۱۵...... فرمایا کیا تمہیں نہ بتلاؤں اے عمر کہ جبرائیل نے میرے پاس آکر خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو بری قرار دیا اور اپنا مقرب بنایا جس سے میرے دل میں ان کا احترام پیدا ہوا اور یہ بشارت دی کہ ان کے پیٹ میں مجھ سے ایک لڑکا ہے اور وہ مخلوق میں مجھ سے سب سے زیادہ

مشابہ ہے مجھے حکم دیا اس کا نام ابراہیم رکھا جائے اور میری کنیت ابوابراہیم اگر میں اپنی سابقہ کنیت کے بدلنے کو ناپسند نہ کرتا تو اپنی کنیت جبرائیل کے قول کے مطابق رکھتا۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۶...... فرمایا اے عمر آپ کو نہ بتلادوں کہ جبرائیل نے میرے پاس آ کر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ماریہ کو بری قرار دیا اور ان کو اپنا مقرب بنایا جس سے میرے دل میں ان کا احترام پیدا ہوا اور مجھے بشارت دی کہ ان کے بطن سے میرا ایک لڑکا پیدا ہوگا اور یہ کہ وہ مخلوق میں میرا سب سے زیادہ مشابہ ہوگا اور مجھے حکم دیا کہ اس کا نام ابراہیم رکھوں اپنی کنیت ابوابراہیم کی جائے اگر میں اپنی سابقہ کنیت کو تبدیل کرنا ناپسند نہ کرتا تو اپنی کنیت ابوابراہیم رکھتا جیسے جبرائیل نے کہا۔ طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۷...... فرمایا سن لو وہ نبی ابن نبی یعنی ان کا بیٹا ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ (ابن عساکر نے روایت کر کے ضعیف قرار دیا بروایت علی رضی اللہ عنہ)

۳۲۲۱۸...... فرمایا کہ ان کو بقیع میں دفن کرو کیونکہ ان کی مرضعہ ان کو جنت میں دودھ پلائے گی یعنی ابراہیم رضی اللہ عنہ کو۔

ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ' ابن سعد والرویانی بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۲۲۱۹...... فرمایا اس کے جنت میں دائیہ ہوگی جو اس کی رضاعت کو مکمل کرے گی۔ ابن عساکر بروایت براء

۳۲۲۲۰...... فرمایا ان کے لئے جنت میں مرضعہ ہوگی ان کی رضاعت کو مکمل کرے گی وہ صدیق ہیں یعنی ابراہیم رضی اللہ عنہ۔

احمد وابن سعد بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۲۲۲۱...... فرمایا جنت میں اس کے لئے مرضعہ ہے۔

طبرانی' بخاری' مسلم' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن حبان وابوعوانہ مستدرک بروایت براء ابن عساکر بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۳۲۲۲۲...... فرمایا اس کے لئے جنت میں مرضعہ ہے جو اس کی رضاعت کی بقیہ مدت پوری کرے گی وہ صدیق اور شہید ہیں۔

ابن سعد بروایت براء رضی اللہ عنہ

۳۲۲۲۳...... فرمایا اس کے لئے مرضعہ ہے جو جنت میں اس کی رضاعت کو مکمل کرے گی۔

ابن سعد بروایت عبد الرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ

ابواہ ﷺ...... رسول اللہ ﷺ کے والدین کا ذکر

۳۲۲۲۵...... فرمایا میں نے رب تعالیٰ سے اپنی والدہ کے حق میں استغفار کی اجازت مانگی مجھے اجازت نہیں ملی تو اس پر رحم کی وجہ سے میری آنکھیں بھر آئیں میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اجازت مل گئی میں نے پہلے زیارت قبر سے روکا تھا اب زیارت کرلیا کرو اور اس کی زیارت خیر میں اضافہ کرے گی۔ مستدرک بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۲۵...... فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی والدہ کے لئے استغفار کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں ملی میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے ان پر شفقت کی وجہ سے جہنم سے میں نے تمہیں ان باتوں سے روکا تھا زیارت قبور سے ابھی زیارت کی اجازت ہے اس کی زیارت تمہیں آخرت کی یاددلائے گی میں نے تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کھانے سے روکا تھا اب کھاؤ اور جتنے دن چاہو روک کر رکھو میں نے شراب کے برتن میں پینے سے روکا تھا اب جس برتن میں چاہو پیو البتہ نشہ آور چیز پینے سے اجتناب کرو۔ (احمد بن حبان سعید بن منصور بروایت بریدہ رضی اللہ عنہ مسلم ترمذی نسائی نے بھی روایت کی ہے مگر استغفار کا واقعہ اور ابن ماجہ نے شراب کے برتن کا واقعہ نقل کیا ہے)

۳۲۲۲۶...... فرمایا وہ قبر جس میں تم نے مجھے دیکھا کہ میں اس میں سرگوشی کررہا تھا وہ میری والدہ آمنہ بنت وھب کی قبر ہے میں نے اللہ تعالیٰ سے اس کی زیارت کی اجازت مانگی مجھے اجازت ملی میں نے استغفار کی اجازت مانگی تو اجازت نہیں ملی بلکہ یہ آیت نازل ہوئی تو مجھ پر وہ حالت طاری ہوئی جو اولاد پر والدہ پر رحمت کی وجہ سے طاری ہوتی ہے۔ اسی بات نے مجھے رلایا۔ مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الباب الثانی...... فی فضائل سائر الانبیاء صلوٰۃ اللہ وسلام علیہم اجمعین وفیہ فصلان

الفصل الاول ......فی بعض خصائص الانبیاء عموماً

۳۲۲۲۷...... فرمایا انبیاء کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔ ابویعلی بروایت حذیفہ

۳۲۲۲۸...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس قوم کی زبان بولنے والا بنایا۔ احمد بروایت ابی ذر التزیہ ۱/۲۰۱

۳۲۲۲۹...... فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث فرمانے کا ارادہ کرتے ہیں تو زمین کے بہترین قبیلہ کا انتخاب فرماتے ہیں پھر قبیلہ کے بہتر شخص کو منتخب فرماتے ہیں۔ ابن سعد بروایت قتادہ بلال الضعیف الجامع ۳۲۳

۳۲۲۳۰...... فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کو قبروں میں چالیس دن سے زیادہ نہیں رکھے جاتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نمازوں میں مشغول ہوتے ہیں قیامت قائم ہونے تک۔ مستدرک فی تاریخہ بیہقی فی حیاۃ الانبیاء روایت انس رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف الجامع ۱۴۱۸ الضعیفہ ۲۰۲

۳۲۲۳۱...... فرمایا کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی یہاں تک وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لے پھر اس کو اختیار دیا جائے۔

احمد، بیہقی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۲۳۲...... فرمایا نبی کی شان کے خلاف ہے کہ لڑائی کے لئے خود پہننے کے بعد قتال کئے بغیر اتار دے۔

احمد، نسائی بروایت جابر رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۲۰۷۵

۳۲۲۳۳...... اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو جوانی میں نبوت سے سرفراز فرمایا۔

ابن مردویہ والضیاء مقدسی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ضعیف الجامع ۵۰۳۷

۳۲۲۳۴...... فرمایا ہر نبی نے بکریاں چرائیں، میں بھی اہل مکہ کی بکریاں چند قیراط کے عوض چرایا کرتا تھا۔

بخاری، ابن ماجہ بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۳۵...... فرمایا ہر نبی کو موت کی جگہ میں دفن کیا جاتا ہے۔ ابن سعد بروایت ابی ملیکہ مرسلاً

۳۲۲۳۶...... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر نبی کی روح اسی جگہ قبض فرماتے ہیں جہاں ان کا دفن ہونا اللہ کو پسند ہے۔

ترمذی بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ اسنی المطالب ۱۲۷

۳۲۲۳۷...... فرمایا نبی کی قبر موت کی جگہ بنائی جاتی ہے۔ احمد بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۳۸ فرمایا جس نبی کا انتقال ہوا موت کی جگہ ان کو دفن کیا گیا۔ ابن ماجہ بروایت ابی بکر

۳۲۲۳۹...... فرمایا ہر نبی موت کے بعد اپنی قبر میں چالیس دن تک ہوتے ہیں۔ (بیہقی فی الضعفاء طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ ابن جوزی نے موضوعات میں اس کو ذکر فرمایا ابن حجر رضی اللہ عنہ نے اس پر رد فرمایا)

۳۲۲۴۰...... فرمایا کسی نبی کا اس وقت انتقال نہیں ہوتا یہاں ان کی قوم کا کوئی فرد نبی کی امامت کرائے۔

مستدرک بروایت مغیرہ رضی اللہ عنہ ضعاف دارقطنی ۲۱۶ ضعیف الجامع ۴۷۶۴

۳۲۲۴۱...... فرمایا نبی کو اس وقت تک موت نہیں آتی یہاں تک ان کی قوم کا کوئی فرد امامت کروائے۔ احمد بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۴۲...... فرمایا جو نبی بھی بیمار ہوا ان کو دنیوی زندگی و آخرت میں اختیار دیا جاتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۲۴۲......فرمایاہر نبی اپنے سے پہلے نبی کےکم ازکم آدھی زندگی زندہ رہتے ہیں۔
حلیة الاولیاء بروایت زید بن ارقم،اسنی المطالب ۱۲۴۵ ضعیف الجامع ۵۰۳۸
۳۲۲۴۴......فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پرحرام فرمایا کہ وہ کسی نبی کے جسم کو کھائے۔
احمد،ابو داؤد،نسائی،ابن ماجہ،ابن حبان،مستدرک بروایت اوس بن اوس
۳۲۲۴۵......فرمایاہر نبی کے بعد قتل وسولی پر لٹکانے کا واقعہ پیش آیا۔طبرانی ضیاء مقدسی بروایت طلحه ضعیف الجامع ۵۱۲۶ الضعیفه ۱۵۳۸
۳۲۲۴۶......فرمایاہر نبی کے بعد خلافت کا دور آیا اور ہر خلافت کے بعد بادشاہت آئی اور جہاں صدقہ ہوگا وہ ٹیکس بھی۔
ابن عساکر بروایت عبد الرحمن سهل ضعیف الجامع ۵۱۲۵
۳۲۲۴۷......فرمایاانبیاء کا تذکرہ عبادت ہے صالحین کا تذکرہ کفارہ ہے موت کا تذکرہ صدقہ ہے قبر کی یاد تمہیں جنت سے قریب کردے گی۔
بروایت معاذ رضی الله عنه ضعیف الجامع ۳۰۴۸ الکشف الالهی ۴۰۱
۳۲۲۴۸......فرمایاانبیاء کی آنکھیں تو سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه
۳۲۲۴۹......فرمایامیری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔عبدالرزاق بروایت عائشه رضی الله عنها ابن سعد عن الحسن مر سلاً
۳۲۲۵۰......فرمایانبی کے لئے مناسب نہیں کہ جنگی لباس اتار دے یہاں تک اللہ تعالیٰ ان کے اور دشمن کے درمیان کوئی فیصلہ فرمادے۔
مستدرک بیهقی بروایت ابن عباس رضی الله عنه

نبی کی شان کا تذکرہ

۳۲۲۵۱......فرمایا کہ نبی کے لئے مناسب نہیں جب جنگی آلات تیار کرلیا اور لوگوں میں خروج کا اعلان کردیا اس کے بعد لڑے بغیر واپس چلے جائیں۔
بیهقی بروایت عروه مر سلاً
۳۲۲۵۲......فرمایا کہ زمین کو حکم دیا گیا ہے کہ انبیاء کے فضلات کو چھپالے۔مستدرک بروایت لیلی مولاة عائشه رضی الله عنها
۳۲۲۵۳......فرمایااے عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے فضلات کو نگل جائے۔
دارقطنی فی الافراد،ابن الجوزی فی الواهیات بروایت عائشه رضی الله عنها
۳۲۲۵۴......فرمایا کہ ہم انبیاء کی جماعت ہمارے اجسام اہل جنت کی ارواح پر اگاتے ہیں اور زمین کو حکم دیا گیا کہ ہمارے فضلات کو نگل جائے۔
الدیلمی بروایت عائشه رضی الله عنها
۳۲۲۵۵......فرمایا عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے اجسام اہل جنت کی ارواح پر اگائے جاتے ہیں جو کچھ فضلات ہمارے جسم سے خارج ہوتے ہیں زمین ان کو نگل جاتی ہے۔(بیہقی فی الدلائل والخطیب واابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا بیہقی نے کہا یہ حسین بن خلوان کے موضوع روایات میں سے ہے)
۳۲۲۵۶......فرمایااے ام ایمن اٹھ کر اس برتن کے پانی گرادو میں نے کہا میں تو اس کو پی چکا ہوں تو فرمایا اس کے بعد تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔مستدرک بروایت ام ایمن
۳۲۲۵۷......فرمایا کسی نبی کو اس وقت تک موت نہیں جب تک ان کی قوم کا کوئی فرد ان کی امامت نہ کروالے۔الخطیب فی المتفق والمتفرق من طریق عبدالله بن الزبیر عن عمر بن المصا عن ابی بکر الصدیق ضعاف دارقطنی ۲۱۶ ضعیف الجامع ۴۷۶۴
۳۲۲۵۸......فرمایااللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں مگر یہ کہ ان کی قوم کے کسی فرد نے ان کی امامت کروائی۔
ابونعیم من طریق عاصم بن کلیب عن عبدالله بن الزبیر عن عمر بن خطاب عن ابی بکر الصدیق

۳۲۲۵۹......فرمایا اے فاطمہ جو نبی بھی آیا ان کو اپنے سے پہلے نبی کی آدھی عمر ضرور ملی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام چالیس سال کے لئے مبعوث ہوئے اور میں بیس سال کے لئے مبعوث ہوا۔ ابن سعد بروایت یحییٰ بن جعدہ مرسلاً حلیۃ الاولیاء بروایت زید بن ارقم

۳۲۲۶۰......فرمایا ہر نبی اپنے سے پہلے نبی سے آدھی عمر زندہ رہا ہے عیسیٰ بن مریم اپنی قوم میں چالیس سال رہے۔

ابن سعد بروایت اعمش و ابراھیم سے مرسلاً

۳۲۲۶۱......فرمایا کہ گذرے ہوئے انبیاء کی امتوں میں کسی امتی کی حکومت نبی کی عمر سے زیادہ نہیں ہوئی۔ مستدرک بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۲۶۲......فرمایا کہ ہر نبی کی عمر اپنے سے پہلے نبی کی آدھی ہوئی کہ عیسیٰ بن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے تو میرا خیال یہ ہے کہ میں ساٹھ سال میں دنیا سے چلا جاؤں گا اے بیٹی کوئی مسلمان خاتون تجھ سے باعظمت اولاد والی نہیں لہٰذا تو کم ہمت والی نہ بن تو اہل بیت میں مجھ سے سب سے پہلے ملاقات کرنے والی ہوگی اور یہ کہ تو جنتی خواتین کے سردار ہوگی مگر بتول مریم بنت عمران۔ طبرانی بروایت فاطمہ الزھرا

۳۲۲۶۳......فرمایا ہر نبی کو موت کی جگہ دفن کیا گیا۔ (احمد بروایت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس روایت میں انقطاع ہے)

۳۲۲۶۴......فرمایا کسی نبی کی امت نبی کو دفن کرنے پر قادر نہ ہوئی مگر اسی جگہ دفن کیا جس جگہ ان کی روح قبض ہوئی۔ الرافعی من زبیر بن نجار

۳۲۲۶۵......مجھ سے حدیث بیان کی یحییٰ بن محمد بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق نے وہ کہتے ہیں مجھ سے حدیث بیان کی میرے چچا شعیب بن طلحہ نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی میرے والد نے کہ میں نے سنا اسماء بنت ابی بکر سے کہ جس نبی کی بھی روح قبض کی گئی ہے ان کی روح کو اس کے سامنے رکھا گیا اور اختیار دیا گیا کہ دنیا کی طرف واپس جائے یا موت پر راضی رہے۔

الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۲۶۶......فرمایا کہ جس قوم میں بھی اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجا پھر نبی کی روح کو قبض فرمایا تو اس کے بعد ایک فترت کا زمانہ آتا ہے جس میں جہنم کو بھرا جاتا ہے۔ طبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی فی فضائل الانبیاء صلوات اللہ و سلامہ علیھم اجمعین و ذکر مجتمعا و متفرقًا علی ترتیب حروف المعجم

انبیاء علیہم السلام کا اجتماعی تذکرہ

۳۲۲۶۷......فرمایا آدم علیہ السلام آسمان دنیا پر قائم ہیں اولاد کے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں یوسف دوسرے آسمان پر دو خالہ زاد بھائی یحییٰ، عیسیٰ، تیسرے آسمان پر ادریس، چوتھے آسمان پر ہارون، پانچویں آسمان پر اور موسیٰ علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور ابرہیم علیہ السلام ساتویں آسمان پر۔

ابن مردویہ بروایت ابی سعید ضعیف الجامع ۹۵۰۷، ۹۱۴۸

۳۲۲۶۸......فرمایا کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ، ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے گھنگھریالے بالوں اور چوڑے سینہ والے تھے اور موسیٰ اور آدم علیہم السلام دراز قد سجیلے جسم کے مالک تھے گویا کہ قبیلہ کے لوگ ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے تم اپنے نبی کو دیکھو یعنی اپنی طرف اشارہ فرمایا۔ بخاری بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۶۹......فرمایا پہلے رسول آدم علیہ السلام ہیں اور آخری محمد ﷺ نبی اسرائیل کا پہلا نبی موسیٰ اور آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام سب سے پہلے قلم سے تحریر لکھنے والے ادریس علیہ السلام ہیں۔ الحکیم بروایت ابی ذر ضعیف الجامع ۲۱۲۷

۳۲۲۷۰......فرمایا لوگوں کے سردار آدم علیہ السلام ہیں عرب کے سردار محمد ﷺ روم کے سردار صہیب فارس کے سردار سلمان رضی اللہ عنہ حبشہ کے سردار بلال رضی اللہ عنہ پہاڑوں کا سردار طور سیناء، درختوں کا سردار بیری کا درخت، مہینوں کا سردار محرم، دنوں کا سردار جمعہ، کلاموں کا سردار قرآن

کریم،قرآن کا سردار سورہ بقرہ،سورۃ بقرہ کا سردار آیت الکرسی اس میں پانچ کلمات ہیں،ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔

بروایت علی رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۳۳۲۶ کشف الخفاء ۱۵۰۴

۳۲۲۷۱ ...... فرمایا میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ آدم علیہ السلام کی طرح طویل القامت ہیں، گھنگھریالے بالوں والے گویا کہ قبیلہ شنوہ کے آدمی ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا میانہ قد گندمی رنگ سر کے سیدھے بال والے ہیں اور جہنم کا داروغہ اور دجال کو بھی دیکھا۔

احمد بیھقی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۲ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلیم اللہ اور ابراہیم کو خلیل اللہ منتخب فرمایا۔مستدرک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۳ ...... فرمایا یحییٰ بن زکریا نے عیسیٰ بن مریم سے کہا کہ آپ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں آپ مجھ سے افضل ہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بلکہ آپ مجھ سے افضل ہیں اللہ نے آپ کو سلام کیا میں نے اپنے نفس کو سلام کیا۔

ابن عساکر بروایت حسن مرسلاً ضعیف الجامع ۴۰۶۹

الاکمال

۳۲۲۷۴ ...... فرمایا سب سے پہلے نبی آدم ہیں پھر نوح دونوں کے درمیان دس آباء ہیں نماز فرض شدہ نیکی ہے جو چاہے اس میں اضافہ کر لے صدقہ کئی گنا بڑھنے والی نیکی ہے روزہ جہنم سے ڈھال ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے افضل صدقہ جہد مقل ہے جو فقیر تک خفیہ پہنچایا جائے اور غلام آزاد کرنے کی افضل صورت وہ غلام ہے جس کی قیمت زیادہ ہو۔

طبرانی فی الاوسط بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۵ ...... فرمایا پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور ان کی اور نوح کے درمیان دس آباء ہیں اور رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ہیں۔

طبرانی فی الاوسط بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۶ ...... فرمایا نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور رسول ۳۱ ہیں اور آدم علیہ السلام وہ نبی ہیں جن سے کلام فرمایا۔

مستدرک بیھقی بروایت ابی ذرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۷ ...... فرمایا نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول ۳۱۵ بڑی جماعت ہے۔احمد،طبرانی،ابن حبان،مستدرک،ابن مردویہ،بیہقی فی الاسماء بروایت ابی امامہ بیان کیا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ انبیاء کی تعداد کتنی ہے تو ارشاد فرمایا۔

۳۲۲۷۸ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی مبعوث فرمائے ان میں سے چار ہزار نبی اسرائیل کی طرف اور چار ہزار تمام لوگوں کی طرف تھے۔

بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۷۹ ...... فرمایا میرے بھائی انبیاء علیھم السلام ساٹھ ہزار گذرے ہیں پھر عیسیٰ بن مریم ان کے بعد میں۔(مستدرک نے روایت کر کے تعاقب کیا بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۲۲۸۰ ...... فرمایا آٹھ ہزار انبیاء کے بعد میری بعثت ہوئی ان میں سے چار نبی اسرائیل کی طرف۔

ابن سعد بروایت انس رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۴

۳۲۲۸۱ ...... فرمایا ہزار سے زائد انبیاء کے آخر میں ہوں۔ابن سعد بروایت جابر رضی اللہ عنہ مستدرک بروایت ابی سعید

۳۲۲۸۲ ...... اولاد آدم میں منتخب پانچ ہیں نوح،ابراہیم،موسیٰ،عیسیٰ،محمد اور ان میں بہتر محمد ہیں۔ابن عساکر بروایت ابی ہریرۃ

انبیاء علیہم السلام کا تذکرۃ حروف تہجی کی ترتیب

ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ

۳۲۲۸۳..... فرمایا مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ البز ار بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۲۸۴..... فرمایا سب سے پہلے مہمان نوازی ابراہیم علیہ السلام نے کی۔

ابن ابی الدنیا فی فدی الضعیف بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۸۵..... فرمایا ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ان کا پہلا یہ تھا ”حسبی اللہ ونعم الوکیل“ (خط بروایت ابی ہریرۃ غریب والمحفوظ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما موقوف عنقریب ۳۲۳۰۱ پر بھی آئے گی۔ اسنی المطالب تحذیر المسلمین ۹۱)

۳۲۲۸۶..... فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تو کہا:

اللھم انت فی السماء واحد وانا فی الارض واحد اعبدک

ابویعلی حلیۃ الاولیاء بروایت ابی ہریرۃ ضعیف الجامع ۴۷۶۷ الضعیفہ ۱۲۱۶

۳۲۲۸۷..... فرمایا جب ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل تو ان کا جسم نہیں جلا مگر شانہ کی جگہ۔

ابن نجار بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۴۷۶۲

۳۲۲۸۸..... فرمایا ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو آگ میں پہنچنے کے بعد کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۸۹..... فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے اپنے نبی (یعنی خود رسول اللہ ﷺ) کو دیکھو۔

۳۲۲۹۰..... فرمایا قیامت کے روز انبیاء علیہم السلام کی آپس میں دو دو کی دوستی ہوگی بقیہ لوگوں کو چھوڑ کر اس دن میرے دوست ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ طبرانی بروایت سمرۃ ضعیف الجامع ۴۱۱۹

۳۲۲۹۱..... فرمایا ہم زیادہ حق دار ہیں شک کے ابراہیم علیہ السلام سے جب کہا:

رب اُرنی کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی

اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، وہ مضبوط رکن کی پناہ حاصل کرنا چاہ رہے تھے اگر میں اتنا عرصہ جیل میں بھی رہتا جتنا یوسف علیہ السلام رہے تو بادشاہ کی طرف سے جب بلاوا آتا تو میں فوراً قبول کرلیتا۔ (یعنی یوسف علیہ السلام کی ہمت ہے تاخیر کی)۔

احمد، بیھقی، ابن ماجہ بروایت ابن ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۲..... فرمایا ابراہیم کے والد آذر کو قیامت کے روز آگ میں ڈالا جائے گا ان کے چہرے پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے کیا میں نے نہیں کہا نافرمانی مت کرو؟ باپ کہے گا آج نافرمانی نہیں کروں گا ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے اے باری تعالیٰ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کریں گے اس سے بڑی رسوائی کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام کر رکھا ہے۔ کہا جائے گا اے ابراہیم پاؤں کے نیچے دیکھو کیا ہے؟ تو دیکھیں گے ایک بجو خون میں لت پت ہے ان کی ٹانگیں پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا گیا ہے۔ بخاری بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

ابراہیم علیہ السلام کے ختنہ کا ذکر

۳۲۲۹۳..... فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے ایک سوبیس سال کی عمر میں اپنا ختنہ خود کیا پھر اس کے بعد اسی سال اور زندہ رہے۔
ابن عساکر بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۴..... فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں اپنا ختنہ خود کیا۔ احمد، بیھقی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۵..... فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ نہیں بولا مگر تین مرتبہ کا تو ریہ دو اللہ کی ذات کی خاطر انی سقیم دوسری فرمایا بل فعلہ کبیرھم ھذا اور ایک مرتبہ وہ سفر میں تھے ایک ظالم بادشاہ پران کا گذر ہوا اس سے کہا گیا کہ ہمارے علاقہ میں ایک مہمان آیا ہے ان کے ساتھ ایک خوبصورت عورت ہے تو اس نے ابراہیم علیہ السلام کے پاس قاصد بھیجا کہ یہ عورت کون ہے؟ تو فرمایا کہ یہ میری بہن ہے پھر سارہ علیہا السلام کی پاس آ کر واقعہ ذکر کیا اور ان کو سکھایا کہ دیکھو اس وقت روئے زمین پر ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی مؤمن نہیں ہے اگر ظالم بادشاہ تمہارے متعلق پوچھے تو میں کہوں گا یہ میری بہن ہے تو تم میری تصدیق کرنا پھر سارہ کو اپنے پاس بلوایا جب اس کے پاس پہنچا تو اس نے برے ارادہ سے سارا کو ہاتھ لگانا چاہا تو اس کا ہاتھ شل ہو گیا تو اس نے سارہ علیہا السلام سے کہا اللہ سے دعا کرو آئندہ تمہارے سے بری حرکت نہیں کروں گا سارہ نے دعا کی تو اس کی حالت ٹھیک ہوگئی پھر دوبارہ ہاتھ لگانا چاہا دوبارہ عذاب نازل ہوا اب کے دفعہ پہلے سے سخت تھا اس نے پھر دعاء کی درخواست کی اور وعدہ کیا آئندہ ایسا نہیں کروں گا سارہ علیہا اسلام کی دعاء سے پھر ٹھیک ہوگیا پھر اس نے دربان کو بلا کر کہا تم تو میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو بلکہ جنات کو لے کر آئے پھر سارہ کو ایک خادمہ دی وہ واپس باہر آئی تو ابھی ابراہیم علیہ السلام نماز میں مشغول تھے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا دونوں ٹھہر جاؤ تو سارہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس فاجر کے مکر و فریب کو اسی کی طرف لوٹا دیا اور ھاجرہ کو بطور خادم کے دیا۔ احمد، بیھقی بروایت ابی ھریرۃ

الاکمال

۳۲۲۹۶..... فرمایا ہر نبی کا ایک دوست ہے۔ نبیوں میں میرے دوست میرے ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی۔
احمد، ترمذی، مستدرک بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ الخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۷..... فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے نیچے سے آواز آئے گی اے محمد آپ کے والد ابراہیم علیہ السلام کتنے اچھے والد ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کتنی اچھے بھائی ہیں۔ الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ التنزیہ ۱۵۲۲ ذیل اللالی ۲

۳۲۲۹۸..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ اور کہا کہ اے ابراہیم میں نے آپ کو ویسے خلیل نہیں بنالیا آپ میرے بندوں میں سب سے زیادہ بندگی کرنے والے ہیں میں نے مسلمانوں کے دلوں کو جھانکا آپ کے دل سے زیادہ کوئی سخی نہیں پایا۔
ابو الشیخ فی الثواب بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۲۹۹..... فرمایا قیامت کے دن سے پہلے خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ الرافعی بروایت عائشہ رضی اللہ عنھا

۳۲۳۰۰..... فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا دو چادریں پھر محمد ﷺ یمنی چادروں کا جوڑا وہ عرش الٰہی کے دائیں جانب ہوں گے۔ الرافعی بروایت عائشہ رضی اللہ عنھا

۳۲۰۱۳..... فرمایا جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ حلیۃ الاولیاء بروایت علی رضی اللہ عنہ موقوفا

۳۲۳۰۲..... فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے سارہ علیہا السلام کو ساتھ لے کر سفر کیا ایک گاؤں میں پہنچے جہاں ایک ظالم بادشاہ تھا اس سے لوگوں نے

کہا کہ ابراہیم ایک حسین عورت لے کر آیا ہے ابراہیم علیہ السلام کو بلوایا اور پوچھا تمہارے ساتھ یہ کون ہے جواب دیا کہ یہ میری بہن ہے پھر سارہ کے پاس جا کر کہا کہ میں نے تمہارے متعلق کہا ہے کہ یہ میری بہن ہے تم میری بات کو نہ جھٹلانا اللہ کی قسم اس وقت روئے زمین پر میرے اور تمہارے علاوہ اور کوئی مؤمن نہیں پھر سارہ کو اس بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور خود وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہوگئے تو سارہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے اللہ میرا آپ پر اور آپ کے رسول پر ایمان ہے میں نے اپنی شرمگاہ کو شوہر کے علاوہ دوسروں سے بچا کر رکھا مجھ پر اس کافر کو مسلط نہ فرما اس پر غشی طاری ہوگئی حتیٰ کہ زمین پر پاؤں رگڑنے لگا پھر دعا کی اے اللہ اگر اس حالت میں مر گیا تو لوگ میرے اوپر قتل کا الزام لگائیں گے پھر ٹھیک ہوگیا برا ارادہ کیا پھر وہی حالت ہوگئی دوسری یا تیسری مرتبہ میں اہل دربار سے کہا تم نے میرے پاس شیطان بھیجا ہے اس کو ابراہیم کو واپس کردو اور اس کو ایک خادمہ بھی دیدو میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس گئی کہنے لگی تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو رسواء کیا اور خدمت کے لئے ایک کنیز مل گئی۔ بخاری بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

جنت ہر مشرک پر حرام ہے

۳۲۳۰۳......فرمایا ایک شخص قیامت کے دن اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر جہنم سے بچانا چاہیں گے اور جنت میں دخل کرنا چاہیں گے جنت کی طرف سے آواز آئے گی کہ اس میں کسی مشرک کے داخلہ کی گنجائش نہیں اللہ جل جلالہ نے جنت کو ہر مشرک پر حرام کر دیا ہے اے رب میرے والد اے رب میرے والد اے رب میرے والد تو باپ کی صورت بدلی جائے گی بدصورت اور بدبوار ہوجائے گا تو اس کو چھوڑ دیں گے۔

طبرانی ابو یعلی ابن حبان مستدرک بزار ضیاء مقدسی بروایت ابی سعید

۳۲۳۰۴......فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر کے بعد اپنا ختنہ خود کیا استرہ سے۔ ابن عساکر بروایت ابی ہریرہ

۳۲۳۰۵......فرمایا قیامت کے روز ایک شخص اپنے والد سے ملاقات کرے گا اور کہے گا اے ابا جان تھا آپ کا بیٹا کیسا تھا؟ باپ کہے گا، بہت بہتر تھا پھر سوال کیا آج آپ میری اطاعت کرنے کے لئے تیار ہیں وہ کہے گا ہاں تو کہا جائے گا کہ میرا بازو پکڑ لے تو باپ بازو پکڑے گا وہ چل کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پہنچیں گے اللہ تعالیٰ مخلوق میں فیصلہ فرما رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہوجاؤ عرض کریں گے اے اللہ میرے ساتھ میرے والد بھی ہیں آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ ان کے والد کی صورت مسخ کر دیں گے اور جہنم میں ڈال دیں گے ناک پکڑ کر پوچھیں گے اے میرے بندے آپ کے والد یہی ہیں تو عرض کریں گے نہیں آپ کی عزت کی قسم۔ بزار، مستدرک بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۰۶......ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے مبلقس روئی حاصل کی۔

۳۲۳۰۷......فرمایا معراج کی رات میں نے ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ ترمذی، بیھقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

حضرت اسحاق علیہ السلام

۳۲۳۰۸......فرمایا ذبیح اللہ اسحاق علیہ السلام ہیں۔ دارقطنی فی الافراد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، البزار، ابن مردویہ بروایت عباس بن عبدالمطلب، ابن مردویہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۲۹۲ التحدیث ۲۳۱

حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۰۹ ..... فرمایا سب سے پہلے جس کی زبان عربی میں کھلی گئی وہ اسماعیل علیہ السلام ہیں ان کی عمر چودہ سال تھی۔

الشیرازی فی الالقاب بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۳۱۰ ..... فرمایا تمام عرب اسماعیل بن ابراہیم کی اولاد ہیں۔

ابن سعد بروایت علی بن رباح موسلاً ضعیف الجامع ۴۱۷۴ الضعیفہ ۲۹۴۲ بیہقی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۳۱۲ ..... فرمایا اسماعیل علیہ السلام کی قبر حطیم میں ہے۔ الحاکم فی الکنی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ضعیف الجامع ۱۹۰۷

الاکمال

۳۲۳۱۳ ..... فرمایا عربی مٹ چکی تھی پھر جبرائیل علیہ السلام اس کو میرے پاس تر وتازہ کر کے لائے جیسے اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر جاری ہوئی تھی۔ (ابن عساکر بروایت ابراہیم بن ھد بہ وہ بروایت انس رضی اللہ عنہ) صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ آپ (ہمارے مقابلے میں) کی زبان بہت فصیح ہے تو یہ ذکر کیا۔

۳۲۳۱۴ ..... فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور مجھے اسماعیل علیہ السلام کی لغت سکھلائی۔

الدیلمی بروایت ابن عمر، الشذرہ ۴۲ المقاصد الحسنۃ ۴۵

۳۲۳۱۵ ..... فرمایا آل محمد (ﷺ) کے لئے درست نہیں کہ اولاد اسماعیل میں سے کسی کی قیمت کھائیں۔ احمد بروایت اعرابی

حضرت ایوب علیہ السلام

۳۲۳۱۶ ..... فرمایا ایوب علیہ السلام لوگوں میں بہت ہی بردبار اور بہت صابر تھے اور غصہ کو پینے والے۔

الحکیم بروایت ابن ابزی ضعیف الجامع ۲۵۰۴

۳۲۳۱۷ ..... فرمایا اس دوران کہ ایوب علیہ السلام کپڑے اتار کر غسل فرمارہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہوئی تو ایوب علیہ السلام ان کو کپڑے میں ڈالنے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی اے ایوب کیا میں نے آپ کو اس سے مستغنی نہیں بنایا جیسا کہ دیکھ رہے ہو؟ تو عرض کیا ضرور آپ کی عزت کی قسم لیکن آپ کی برکت سے استغناء نہیں ہے۔ احمد، بخاری، نسائی بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۲۳۱۸ ..... اللہ عزوجل نے ایوب علیہ السلام سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا کیا جرم ہے جس کی وجہ سے میں نے تمہیں آزمائش میں ڈالا؟ کہا اے رب نہیں تو فرمایا تم فرعون کے پاس گئے اور دو کلموں میں مداہنت ہوئی۔

الدیلمی، ابن النجار بروایت عقبہ بن عامر وفیہ الکدیمی، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۳ التزیہ ۱/۲۴۷

۳۲۳۱۹ ..... فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو شفادی تو ان پر سونے کی ٹڈی کی بارش برسائی تو ان کو اپنے ہاتھ سے سمیٹنے لگے اور کپڑے میں ڈالنے لگے ان سے کہا گیا اے ایوب کیا تم سیر نہیں ہوئے؟ تو عرض کیا آپ کی رحمت سے کون سیر ہو۔

مستدرک بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۲۰..... فرمایا اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام کی آزمائش کا زمانہ آٹھ سال تھا ان کے قریب اور دور کے رشتہ داروں نے ان کو الگ کر دیا مگران کے دو بھائی جوان کے خواص میں سے تھے صبح وشام ان کے پاس آتے تھے ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ایوب نے اللہ تعالیٰ کا اتنا بڑا گناہ کیا کہ دنیا میں اتنا بڑا گناہ کسی اور نے نہیں کیا تو دوسرے ساتھی نے اس سے پوچھا وہ کونسا گناہ ہے؟ فرمایا اٹھارہ سال سے اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم نہیں فرمایا اوراس کی تکلیف کو دور نہیں فرمایا جب شام کو یہ دونوں ان کے پاس پہنچے تو اس شخص نے ایوب علیہ السلام پر باتیں ذکر کر دیں تو ایوب علیہ السلام نے کہا مجھے تم دونوں کی گفتگو کا تو علم نہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے میرا ایسے دو آدمیوں پر گذر رہوا جو عجز کا اظہار کر رہے اللہ کو یاد کر رہے تھے میں واپس اپنے گھر لوٹا تا کہ ان دونوں کی طرف سے کفارہ ادا کروں کہیں ایسا نہ ہوا کہ ناحق اللہ کا ذکر کرے۔

ایوب علیہ السلام قضاء حاجت کے لئے گھر سے باہر جاتے تھے جب قضاء حاجت سے فارغ ہو جاتے اور بیوی ہاتھ پکڑ کر سہارا دیتی یہاں تک گھر پہنچ جاتے ایک دن ایسا ہوا کہ قضائے حاجت کے بعد آنے میں دیر لگا ئی تو اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کی طرف اسی جگہ وحی بھیجا۔

قضائے حاجت سے آنے میں دیر لگائی پھر بیوی کی طرف توجہ کی اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیف دور فرمادی وہ پہلے سے زیادہ حسین ہو گئے جب بیوی نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری زندگی میں برکت نازل فرمائے کیا تم نے اللہ کی طرف سے آزمائش میں مبتلا ، نبی کو دیکھا ہے اللہ کی قسم میں آپ کو اس نبی کے ساتھ جب وہ صحت کی حالت میں تھے زیادہ مشابہ دیکھتی ہوں تو ایوب علیہ السلام نے کہا وہ میں ہی ہوں ان کے پاس دو تھیلیاں تھیں ایک گندم کی ایک جو کی اللہ تعالیٰ نے دو بدلیاں بھیجیں ایک ایک گندم کی تھیلی کے مقابل آئی اس سونا بھر دی یہاں تک بہہ پڑی اور جو کی تھیلی میں چاندی بھر دی وہ بھی بہنے لگی۔

سمویہ، ابن حبان، مستدرک والدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۲۱..... فرمایا داؤد علیہ السلام کے لئے کلام الٰہی کی تلاوت آسان بنادی گئی تھی وہ جانوروں پر دین باندھتے تھے اور زین ڈالنے سے پہلے کلام الٰہی کی تلاوت فرماتے اور ہمیشہ ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے۔ احمد، بخاری بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۲۲..... فرمایا داؤد علیہ السلام انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار تھے۔ ترمذی، مستدرک بروایت ابی الد داء

۳۲۳۲۳..... لوگ داؤد علیہ السلام کی عیادت کیلئے آتے تھے سمجھ کر کہ بیمار ہیں حالانکہ بیمار نہیں ہوتے بلکہ خوف الٰہی سے حالت ایسی ہو جاتی تھی۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۲۳۲۴..... فرمایا لوگ داؤد علیہ السلام کی عیادت کے لئے آتے تھے یہ سمجھ کر کہ بیمار ہیں حالانکہ شدۃ خوف اور حیاء سے ایسی حالت ہو جاتی تھی۔ (ابونعیم وتمام وابن عساکر اور رافعی بروایت ابن عمر وابن عساکر نے کہا غریب جدا اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمن بن غزوان بن ابی قرار الضبی ضعیف ہے)

۳۲۳۲۵..... فرمایا کہ داؤد علیہ السلام سے اللہ نے تعالیٰ نے ایک سوال کیا تو عرض کیا کہ مجھے ابراہیم علیہ السلام اسحاق اور یعقوب کی طرح بنادے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر آزمایا تو انہوں نے صبر کیا اسحاق کو ذبح سے تو انہوں نے صبر کیا کو یعقوب۔ (بینائی سے) انہوں نے صبر کیا۔ ابن عساکر والدیلمی بروایت ابی سعید

۳۲۳۲۶ ...... فرمایا داؤد علیہ السلام کو وحی آئی وہ بکریوں کے چرانے والے تھے اور موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی وہ بکریوں کے چرانے والے تھے اور میرے اوپر وحی آئی میں بھی محلہ جیاد میں بکریوں کو چرایا کرتا تھا۔ (طبرانی وابونعیم والبغوی ابن مندہ ابن عسا کر ابی اسحاق بشر بن حزن نصری کے طریق سے ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا عبدہ بن حزز ابن بعد بطریق ابی اسحاق اور کہا ہمیں خبر پہنچی ہے)

۳۲۳۲۷ ...... فرمایا داؤد علیہ السلام میں سخت غیرت تھی جب گھر سے نکلتے تو دروازہ بند کر دیتے تھے۔ان کے واپس آنے تک کوئی دوسرا فرد ان کے گھر میں داخل نہیں ہوتا ایک دن نکلا گھر کا دروازہ بند کر دیا ان کی بیوی نے گھر میں جھانک کر دیکھا تو گھر کے درمیان میں ایک شخص کھڑا ہے پوچھا گھر میں کون ہے یہ شخص کہاں سے داخل ہوا جب کہ دروازے بند ہیں اللہ کی قسم تم تو داؤد علیہ السلام کو رسواء کرو گے داؤد علیہ السلام گھر آئے وہ آدمی درمیان میں کھڑا تھا داؤد علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ تو جواب دیا میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے نہیں ڈرتا اور کوئی حجاب مجھ سے مانع نہیں تو داؤد نے کہا پھر تو تم اللہ کی قسم ملک الموت ہو اللہ کے حکم کو مرحبا کہتا ہوں تو داؤد علیہ السلام کو اسی جگہ چادروں میں لپیٹا گیا جہاں ان کی روح قبض ہوئی یہاں تک کفن سے فارغ ہوگئے سورج طلوع ہوا تو سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا کہ داؤد علیہ السلام پر سایہ کرو تو پرندوں نے سایہ کیا یہاں تک ان پر زمین اندھیری ہوگئی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ایک ایک پر سمٹ لو اس دن ان پر قبر کھودنے والے غالب آگئے۔

احمد بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۲۸ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو ان کے ساتھیوں کے درمیان سے اٹھایا نہ وہ فتنہ میں گرفتار ہوئے نہ ان کی حالت تبدیل ہوئی اور عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ ان کے بعد دوسوسال تک ان کے طریقہ پر قائم رہے۔

ابویعلیٰ، طبرانی، ابن عساکر بروایت ابی درداء، ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۸۱

حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۲۹ ...... فرمایا زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔احمد، مسلم، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۳۲۳۳۰ ...... فرمایا بنی اسرائیل زکریا علیہ السلام کی تلاش میں نکلے تاکہ ان کو قتل کریں وہ بھاگ کر جنگل کی طرف نکل گئے ان کے لئے ایک درخت شق ہوگیا اس میں داخل ہوگئے لیکن کپڑے کا ایک پلو باہر رہ گیا۔بنی اسرائیل وہاں پہنچے اور آری سے درخت کو چیر دیا۔

الدیلمی بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۳۱ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ زکریا علیہ السلام پر رحم فرمائے ان کا کوئی وارث نہیں تھا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر وہ کسی مضبوط قبیلہ کی پناہ دیتے۔

عبد الرزاق فی التفسیر وابن عساکر بروایت قتادہ مرسلا

حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۳۲ ...... فرمایا سلیمان علیہ السلام نے کبھی اپنی نظر آسمان پر نہیں جمائی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اس پر خوف کی وجہ سے۔

ابن عساکر بروایت ابن عمرو ضعیف الجامع ۵۰۸۲

۳۲۳۳۳ ...... فرمایا سلیمان بن داؤد نے جب بیت المقدس بنایا اللہ تعالیٰ سے تین درخواستیں کیں (۱) اپنے فیصلہ میں حکمت (۲) اور ایسی

حکومت جو اس کے بعد کسی اور کو نہ ملے اور مسجد تیار ہونے کے بعد دعا کی کہ جو شخص بیت المقدس میں محض نماز پڑھنے کی غرض سے آئے تو اس کے گناہوں کو اس طرح بخش دے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنا ہے پہلی دو دعائیں قبول ہوئیں امید ہے کہ تیسری دعا بھی قبول ہوئی ہو گی۔احمد، نسائی، ابن ماجة، ابن حبان، مستدرک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنه

۳۲۳۳۴......فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کا بچہ لے کر چلا گیا اب ایک بچہ جو رہ گیا اس کے متعلق دونوں عورتیں لڑ پڑیں ایک نے کہا بھیڑیا تیرا بچہ لے گیا یہ میرا بچہ ہے دوسری نے کہا تیرا بچہ لے گیا یہ میرا بچہ ہے دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے کر گئیں تو انہوں نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا بچہ اس کو دے دیا پھر دونوں کا گذر سلیمان علیہ السلام پر ہوا اور ان کو پورا واقعہ سنایا تو سلیمان علیہ اسلام نے فرمایا کہ میرے پاس چھری لے کر آؤ تا کہ اس بچہ کو دو حصے کر کے تم میں سے ہر ایک ایک حصہ دوں تو چھوٹی نے کہا اللہ آپ پر رحم کرے آپ ایسا نہ کریں یہ بچہ بڑی کا ہے اسی کو دیدیں تو سلیمان علیہ السلام نے بچہ چھوٹی کو دے دیا (کیونکہ ماں ہونے کی وجہ سے اسی کو رحم آیا بڑی کو نہیں آیا یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ اس کا بیٹا نہیں)

۳۲۳۳۵......فرمایا سلیمان علیہ السلام کی چار سو بیویاں اور چھ سو باندیاں تھیں ایک رات فرمایا کہ سب عورتوں سے ہمبستری کروں گا ہر ایک سے ایک گھڑ سوار مجاہد پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا لیکن انشاء اللہ نہیں کہا تمام عورتوں سے ہمبستری کی لیکن صرف ایک عورت سے ایک ناقص بچہ پیدا ہوا۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ہر ایک سے مجاہد بچہ پیدا ہوتا وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا۔الخطیب وابن عساکر بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اس کی سند میں بشر بن اسحاق جھوٹا ہے حدیث ۴۷۰ میں بھی گذر چکی ہے۔

الاکمال

۳۲۳۳۶......فرمایا کہ سلیمان داؤد علیہ السلام اپنے مویشیوں کے ساتھ تھے ایک عورت پر گذر ہوا جو اپنے بیٹے سے کہہ رہی تھی یا لا دین اے بے دین سلیمان علیہ السلام گئے اور کہا اللہ کا دین تو ظاہر ہے اور عورت کے پاس پیغام بھیج کر وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ اس کا شوہر سفر پر گیا اور اس کا ایک شریک سفر تھا اس کا خیال یہ ہے کہ شوہر کا انتقال ہو گیا اور اس نے مرتے وقت وصیت کی اگر میرا کوئی لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام لا دین رکھنا سلیمان علیہ السلام نے شریک کے پاس قاصد بھیجا کر پوچھا تو اس نے اس کا اعتراف کیا کہ اس نے ہی اس عورت کے شوہر کو قتل کیا تو سلیمان علیہ السلام نے اس شریک قاتل کو قصاصاً قتل کرا دیا۔حلیة الاولیاء بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۳۳۷......فرمایا سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ تھا (عدی ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ اس کی سند میں شیخ بن خالد حدیث گھڑنے کے ساتھ متہم ہے اور اس حدیث کو ابن جوزی موضوعات میں اباطیل میں ذکر کیا تذکرۃ الموضوعات ۱۰۸ التعقبات ۵۰)

۳۲۳۳۸......فرمایا سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا جو ان کی طرف ڈالا گیا سلیمان علیہ السلام نے اٹھایا اور اپنی انگوٹھی کا نگینہ بنا لیا تو اس پر نقش تھا انا اللہ لا الہ الا اللہ محمد عبدی ورسولی۔طبرانی وابن عساکر بروایت عبادہ بن صامت التنزیه ۲۳۷ الضعیفه ۲۰۷

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

الاکمال

۳۲۳۳۹......فرمایا شعیب علیہ السلام اللہ کی محبت میں روتے رہے یہاں تک ان کی بینائی چلی گئی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی واپس کر دی اور ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے شعیب یہ رونا کس قسم کا ہے کہ جنت کی شوق سے یا جہنم کے خوف سے تو عرض کیا باری تعالیٰ آپ کو معلوم ہے کہ نہ میں

جنت کی شوق سے روتا ہوں نہ جہنم کے خوف سے بلکہ آپ سے قلبی محبت میں روتا ہوں جب میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں گا اس کے بعد میرے ساتھ جو بھی معاملہ کیا جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے شعیب یہ دعوت برحق ہے تو تمہیں مبارک ہو تم نے مجھ میری ملاقات کا قصد کیا اس لئے میں نے موسیٰ بن عمران کلیم اللہ کو تمہارا خادم بنایا۔ (الخطیب وابن عساکر بروایت شداد بن اوس اس کی سند میں اسماعیل بن علی بن حسن بن بنداری بن مثنی استر آبادی واعظ ابوسعید نے کہا کہ خطیب روایت میں ان پر اعتماد نہیں کرتے تھے یہ حدیث منکر ہے ذھبی نے میزان میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن عساکر نے کہا اس کو واقدی نے روایت کیا ابن الفتح محمد بن علی الکوفی سے انہوں نے علی بن حسن بن بندار سے جیسا کہ ان کے بیٹے اسماعیل نے ان سے روایت کی لہذا وہ اپنی ذمہ دار سے بری ہو گیا خطیب نے اس لئے ذکر کیا کہ اس میں اسماعیل پر الزام ہے۔ العدسیۃ الضعیفہ ۳۴ الضعیفہ ۹۹۸

حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام

الاکمال

۳۲۲۴۰۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو بھیجا اس کے دودھ خود بھی پیتے اور قوم کے مؤمن بندوں کو پلاتے اور میرا ایک حوض ہے (کوثر) جو عدن سے عمان تک بڑا ہے اس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے اس سے انبیاء علیہم السلام سیراب ہوں گے اللہ تعالیٰ صالح علیہ السلام کو اپنی اونٹنی پر زندہ فرمائیں گے تو پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ عضباء اونٹنی پر زندہ کئے جائیں گے میں براق پر زندہ ہوں گا اللہ تعالیٰ اور انبیاء کے علاوہ مجھے باق کے ساتھ خاص فرمایا میری بیٹی فاطمہ عضباء پر ہوگی بلال رضی اللہ عنہ کو ایک جنتی اونٹ ملے گا اس پر سوار ہوں گے اور زور سے اذان کہیں گے اور جو مؤمن بھی اذان سنے گا ان کی تصدیق کرے گا یہاں تک حشر کے میدان میں جمع ہوں گے بلال رضی اللہ عنہ کو دو جنتی چادریں ملیں گی ان کو پہنایا جائے گا مؤذنین میں سب سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ کو کپڑا پہنایا جائے گا۔ اس کے بعد صالح مؤمنین کو۔ (ابونعیم ابن عساکر بروایت عبداللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ وہ اپنے والد سے الضعیف ۲۷۷)

حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام

الاکمال

۳۲۲۴۱۔۔۔۔۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی عزیر علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو مخلوق سے کوئی شکایت نہیں کرنا کیونکہ مجھے تم سے بہت سی تکلیف دہ باتیں پہنچیں میں نے اپنے فرشتوں سے تمہاری شکایت نہیں کی اے عزیز میری نافرمانی اتنی کر جتنی کہ تجھ میں میرے عذاب سہنے کی طاقت ہے اور مجھ سے اپنے حوائج اپنے اعمال کے بقدر مانگ اور میری تدبیر سے مامون نہ ہو جنت میں داخل ہونے تک تو عزیر علیہ السلام نے رونا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اے عزیز رونا بند کردو اگر تم نے جہالت سے کوئی نافرمانی کی تو میں معاف کروں گا اپنے حلم سے کیونکہ میں حلیم ہوں اپنے بندوں کو سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا میں ارحم الرحمین ہوں۔ الدیلمی بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۲۴۲۔۔۔۔۔فرمایا شیطان ہر بنی آدم کو پیدائش کے دن ہاتھ لگاتا ہے مگر مریم اور ان بیٹا۔ (عیسیٰ)۔ مسلم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۴۳..... فرمایا ہر بنی آدم کو شیطان پیدا ہونے کے دن اس کی پہلو میں چوکا لگاتا ہے جبکہ عیسیٰ بن مریم کہ شیطان چوکا لگانے گیا تو چوکا پردے میں لگ گیا۔بخاری بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۴۴..... فرمایا گود میں بات نہیں کی مگر عیسیٰ علیہ السلام، یوسف علیہ السلام اور صاحب جدیج اور ابن ماشطہ فرعون نے۔

مستدرک بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۴۵..... فرمایا نبی آدم کے ہر نومولود بچے کو شیطان پیدائش کے وقت ہاتھ لگاتا ہے جس سے وہ رونا شروع کردیتا سوائے مریم اور ان کے بیٹا عیسیٰ کو۔بخاری بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۴۶..... فرمایا کہ میں عیسیٰ بن مریم کے سب سے قریب ترین آدمی ہوں دنیا وآخرت میں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے فرمایا انبیاء علیہم السلام علاتی بھائی ہیں مائیں سب کی الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہی ہے۔احمد، بیھقی، ابوداؤد بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۴۷..... فرمایا میں نے رات کو خواب میں کعبہ کے پاس گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے حسین ترین تھا ان کی زلفیں بہترین زلفیں جو تم نے دیکھی ہوں اس پر کنگھی کی ہوئی تھی ان سے پانی کے قطرے گر رہے تھے دو آدمیوں پر سہارا لگائے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہیں بتایا گیا کہ یہ مسیح بن مریم ہیں پھر میں نے ایک لمبا قد دائیں آنکھ سے کانے شخص کو دیکھا جس کی آنکھ ایسی معلوم ہو رہی تھی کہ جیسے انگور کا دانہ ہو میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا مسیح الدجال ہے۔

مسند امام مالک، احمد، بخاری بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۳۴۸..... فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں تو اچانک گندمی رنگ کے ایک شخص کو دیکھا جنکے بال سیدھے تھے دو آدمیوں کے درمیان طواف کر رہے تھے اور سر کے بالوں سے پانی گر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا یہ عیسیٰ بن مریم ہیں پھر میں نے دوسری طرف دیکھا ایک سرخی مائل قد آور شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگھریالے تھے آنکھ سے کانا تھا گویا کہ اس کی آنکھ کی جگہ انگور کا دانہ ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا دجال ہے جو ابن قطن کے مشابہ ترین شخص تھا۔مسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۳۴۹..... فرمایا کہ ہر پیدا ہونے والے بچہ کو شیطان چوکا لگاتا ہے جس سے وہ روتا ہے سوائے ابن مریم اور اس کی ماں کے۔

احمد، مسلم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۵۰..... فرمایا تم میں سے جس کی ملاقات عیسیٰ بن مریم سے ہو جائے ان کو میرا اسلام پہنچادیں۔مستدرک بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۵۱..... فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ تم نے چوری کی؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا امنت باللہ و کذبت عینی (یعنی اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھوں کو جھٹلایا)۔

احمد، بیھقی، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۵۲..... فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عیسیٰ بن مریم ضرور اتریں گے روحا کے واضح راستہ پر حج یا عمرہ کے احرام میں یا ان کو دوبارہ ادا کرنے کے لئے۔احمد، مسلم بروایت ابی ھریرۃ

۳۲۳۵۳..... فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کو حجت تلقین کی گئی ہے اس قول باری تعالیٰ ہیں:

واذ قال اللہ یاعیسیٰ بن مریم انت قلت الناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ

تو اللہ تعالیٰ جواب تلقین فرمایا:

سبحانک مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق الایۃ کلھا. ترمذی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۵۴..... فرمایا جب بچہ رو پڑے تو وارث بن جاتا ہے اور یہ رونے کا سبب شیطان کا چوکا لگانا ہوتا ہے اور ہر انسان کو شیطان چوکا لگاتا ہے سوائے مریم اور ان کے بیٹے کے کیونکہ مریم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے وقت فرمایا تھا۔

اعیذھابک وذریتھا من الشیطن الرجیم

ترجمہ: ...... میں اس کو اور اس کی اولاد شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتی ہوں چنانچہ ان کے سامنے ایک پردہ تان دیا گیا جس میں شیطان نے چوکا لگایا۔ ابن خزیمہ بروایت ابراھیم رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۲۵۵ ...... فرمایا ہر بچے کو شیطان ایک چوکا دیتا ہے جس کی وجہ سے بچہ اونچی آواز میں رو پڑتا ہے سوائے مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے کے کیونکہ مریم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے وقت انی اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطن الرجیم کے الفاظ فرماتے تھے۔ تو ان کے سامنے ایک پردہ تان دیا گیا تو شیطان نے اس میں چوکا لگایا۔ ابن جریر حاکم بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۲۵۶ ...... فرمایا ہر بچے کو شیطان ایک یا دو مرتبہ دباتا ہے سوائے عیسیٰ ابن مریم اور مریم علیہا السلام کے۔

ابن جریر بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

عیسیٰ علیہ السلام کے لوبیا کا تذکرہ

۳۲۲۵۷ ...... فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کا کھانا لوبیا تھا یہاں تک کہ ان کو اٹھالیا گیا اور عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اٹھائے جانے تک کبھی آگ پر پکی ہوئی چیز نہیں کھائی۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۵۸ ...... فرمایا اے ام ایمن کیا تم نہیں جانتی کہ میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم رات کے کھانے کو صبح کے اور صبح کے کھانے کو رات کے لیے ذخیرہ کر کے نہیں رکھتے تھے؟ درخت کے پتے کھالیتے اور بارش کا پانی پی لیتے ٹاٹ پہن لیتے اور جہاں شام ہوتی وہیں رات گزار لیتے اور فرمایا کرتے ہر آنے والا دن اپنا رزق لے کر آتا ہے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۲۵۹ ...... فرمایا میں نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا تو وہ سفید رنگ والے اور تلوار کی طرح دبلے پتلے نظر آئے۔

الخطابی فی غریب الحدیث بروایت ام سلمۃ رضی اللہ عنھا

۳۲۲۶۰ ...... فرمایا میں نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا کہ وہ زرد ریشم کا دھاری دار جبہ پہنے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے لوگوں نے پوچھا ان کے ہم شکل کون ہیں تو جواب دیا عروہ بن مسعود الثقفی میں نے دجال کو دیکھا تو لوگوں نے کہا اس کا ہم شکل کون ہے! تو جواب دیا: عبدالقری بن قطن المصطلقی

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۲۶۱ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ ایک مضبوط جماعت کی پناہ لینا چاہتے تھے اور لوط علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ان کی قوم کے اہل ثروت لوگوں میں سے مبعوث فرمایا۔ حاکم بروایت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام

۳۲۲۶۲ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحمت فرمائیں ان کو اس سے زیادہ تکالیف دی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا۔

احمد بن حنبل بیھقی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۲۲۶۳ ...... فرمایا ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمت ہو! اگر وہ صبر کر لیتے تو اپنے ہم سفر سے حیرت انگیز چیزوں کا مشاہدہ کر لیتے۔
(ابوداؤد نسائی حاکم بروایت ابی الباوردی نے العاجب کے لفظ کا اضافہ کیا ہے)

۳۲۲۶۴ ...... فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بیت لحم کے مقام پر گفتگو فرمائی۔ ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۵..... فرمایا معراج کی شب میرا گذر موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

احمد بن حنبل، مسلمؒ نسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۶..... فرمایا موسیٰ بن عمران اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں ۔حاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۷..... فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر کثرت سے درود بھیجا کرو میں نے ان سے زیادہ کسی نبی کو میری امت کے بارے میں محتاط نہیں دیکھا۔

ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۶۸..... فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو فرمائی اس دن انہوں نے اون کے کپڑے، اونی جبہ، اونی ٹوپی اور اونی پاجامہ پہن رکھا تھا اور ان کی جوتیاں ایک مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ ترمذی بروایت ابن مسعود

۳۲۳۶۹..... ملک الموت کو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا بس جب وہ ان کے پاس پہنچ گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کو ایک زور کا تھپڑ رسید کیا اور ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ ملک الموت واپس اپنے رب کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا واپس جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی کمر پر رکھیں جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ہر بال کے عوض ان کو ایک سال کی زندگی دی جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار پھر کیا ہوگا؟ جواب ملا پھر موت ہوگی۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر موت ابھی آ جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ ان کو ارض مقدس سے کنکری پھینکنے کے فاصلے تک قریب فرمادے۔ فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں سرخ ٹیلے کے نیچے راستے کی ایک جانب ان کی قبر دکھا دیتا۔

احمد بن حنبل، بیہقیؒ نسائی بروایت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۲۳۷۰..... فرمایا میرے سامنے انبیاء کو پیش کیا گیا؟ اور میں نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا تو وہ مجھے میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے عروۃ بن مسعود کے مشابہ معلوم ہوئے اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو وہ مجھے میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے تمہارے ساتھی یعنی میرے زیادہ مشابہ معلوم ہوئے ادریس نے جبریل کو دیکھا تو وہ میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے دحیہ کے زیادہ مشابہ معلوم ہوئے۔

مسلمؒ ترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۳۷۲..... فرمایا ہم تمہارے مقابلے میں موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ حقدار اور قریب ہیں۔

احمد بن حنبل، بیہقیؒ ابوداؤد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۷۳..... فرمایا اللہ تعالیٰ کے انبیاء ایک دوسرے سے موازنہ نہ کیا کرو کیونکہ صور میں پھونکا جائے گا جس سے آسمانوں اور زمین میں رہنے والے تمام جاندار مر جائیں گے مگر جس کو اللہ چاہے پھر دوسری مرتبہ صور میں پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے مجھ کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہوں گے تو مجھے نہیں معلوم ہوگا کہ کیا ان کا حساب وکتاب طور کے دن ہی کر لیا گیا یا ان کو مجھ سے پہلے زندہ کیا گیا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ یونس بن متی سے بھی کوئی زیادہ افضل ہے۔ بیہقی بروایت ابوہریرۃ

۳۲۳۷۴..... فرمایا انبیاء کو ایک دوسرے پر فوقیت نہ دو کیونکہ قیامت کے دن تمام لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میرے اوپر سے ہی زمین پھٹے گی تو میں کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک پائے کو تھامے ہوئے ہیں۔ تو مجھے پتہ نہیں چلے گا کہ آیا وہ بھی ہلاک ہوئے تھے یا ان کا حساب پہلی چیخ کے وقت کر لیا گیا تھا۔ احمد بن حنبل، مسلم بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۳۲۳۷۵..... فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح اور فوقیت مت دو کیونکہ قیامت کے دن سب لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور میں بھی ان کے ساتھ فوت ہو جاؤں گا پھر سب سے پہلے ہوش میں آنے والا شخص میں ہوں گا تو کیا دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے ایک کنارے کو پکڑے ہوئے ہوں گے تو مجھے پتہ نہیں ہوگا کہ کیا وہ بھی مر گئے تھے پھر ہوش میں آ گئے یا ان کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا تھا۔

احمد بن حنبل، بیہقیؒ ابوداؤدؒ ابن ماجہ بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شرمیلا ہونا

۳۲۲۷۶..... فرمایا موسیٰ علیہ السلام بہت شرمیلے اور حیادار آدمی تھے ان کے شرمیلے پن کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا تو ان کو بنی اسرائیل کے ضرر رساں لوگوں میں سے چند لوگوں نے تکلیف پہنچائی انہوں نے کہا یہ اتنا زیادہ پردہ اپنی کسی جلدی بیماری کی وجہ سے کرتے ہیں یا تو ان کو برص کی بیماری ہے یا پھر ادرۃ (خصیہ پھولنے کی بیماری) کی بیماری ہے یا اور کوئی تکلیف ہے اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے لگائے ہوئے الزام سے بری کرنا چاہا تو ایک دن وہ اکیلے قضائے حاجت کے لئے گئے اور اپنے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا پھر غسل فرمانے لگے جب فارغ ہو کر کپڑے لینے کی لیے آئے تو پتھر ان کی کپڑے لے کر بھاگ گیا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی لی اور پتھر کے پیچھے یہ کہتے ہوئے بھاگنے لگے ثوبی حجر! ثوبی حجر! (اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے) یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس پہنچ گئے اور ان لوگوں نے عریاں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حسین وجمیل بنایا ہے اور ان کے لگائے ہوئے الزام سے پاک پیدا فرمایا ہے اور پتھر رک گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اٹھا کر پہنے اور پتھر پر اپنی لاٹھی سے وار کرنے لگے تو قسم بخدا پتھر پر ان کی مار سے تین چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔

وہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایها الذین امنوا لاتکونوا کالذین اذوا موسیٰ فبراه الله مما قالوا وکان عندالله وجیها

الدوب ۶۹، بخاری، ترمذی بروایت ابوهریرة رضی الله عنه

۳۲۲۷۷..... فرمایا بنی اسرائیل ننگے ہو کر نہاتے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھا کرتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ نہیں نہاتے تھے تو انہوں نے کہا بخدا؟ موسیٰ علیہ السلام کو ہمارے ساتھ نہانے سے کسی بات نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ ان کو ادرۃ کی بیماری ہے پس ایک دن وہ اکیلے غسل کے لیے گئے اور اپنے کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگ نکلا۔ موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑ پڑے ثوبی یا حجر! ثوبی یا حجر! (اے پتھر میرے کپڑے، اے پتھر میرے کپڑے) یہاں تک کہ بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا اور پکار اٹھے قسم بخدا موسیٰ علیہ السلام کو کوئی بیماری نہیں ہے موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اٹھائے اور پتھر کو مارنے لگے۔

احمد بن حنبل بیهقی بروایت ابوهریرة رضی الله عنه

الاکمال

۳۲۲۷۸..... موسیٰ علیہ السلام کو (نبی بنا کر) بھیجا گیا اور وہ اپنے گھر والوں کے لیے بکریاں چرایا کرتے تے اور مجھ کو۔ (نبی بنا کر) بھیجا گیا اور میں بھی اپنے گھر والوں کے لیے اجرت کے عوض بکریاں چرایا کرتا تھا۔ احمد بن حنبل، عبد بن حمید بروایت ابو

۳۲۲۷۹..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے اگر وہ صبر کر لیتے تو اپنے صاحب (یعنی خضر علیہ السلام سے) بہت سے عجائبات دیکھتے لیکن انہوں نے کہہ دیا:

ان سالتک عن شیء بعدها فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی عذرًا

ابوداؤد، نسائی اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الباوردی نے لدای العجب العاجب کے لفظ سے نقل کیا۔

۳۲۲۸۰..... فرمایا جس دن موسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی ہوئی اونی جبہ، اونی چادر، اونی ٹوپی، اونی شلوار میں ملبوس تھے پاؤں میں گدھے کی غیر دباغت شدہ کھال کی جوتی پہنے ہوئے تھے۔ (ابویعلی سراج حاکم بیہقی اور ابن نجار نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا

ذخیرۃ الالفاظ ۶۵۹)

۳۲۳۸۱......فرمایا جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کی تو دس فرسخ کے فاصلہ سے چکنے پتھر پر چونٹیوں کی چال کو دیکھ رہے تھے۔(طبرانی اورابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۳۸۲......فرمایا کہ گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو پہاڑ سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں وہ اللہ تعالیٰ سے تلبیہ کے ذریعہ ہم کلام ہورہے ہیں میں یونس بن متی کو دیکھ رہا ہوں سرخ اونٹ پر سوار ان پر اونی جبہ ہے ان کی اونٹنی کی لگام ہے وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اس وادی سے گذر رہے ہیں۔(احمد مسلم اورابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی)

۳۲۳۸۳......پہلے ملک الموت لوگوں کے سامنے آیا کرتا تھا موسیٰ علیہ السلام کی پاس آیا تو انہوں نے کپڑا ماردیا ایک آنکھ پھوڑ دی اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور عرض کیا اے اللہ آپ کے بندے نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا اگر وہ آپ کے نزدیک مکرم نہ ہوتے تو میں ان کو چیر کر رکھ دیتا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ کے پاس جا کر ان کو دو باتوں کا اختیار دو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھے اور ہاتھ کے نیچے آنے والے ہر بال کے مقابلہ میں ایک سال کی عمر دی جائے گی یا یہ کہ ابھی موت آجائے تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اتنی زندگی ملنے کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے بعد موت ہی ہوگی تو فرمایا پھر تو ابھی موت آجائے تو ملک الموت نے موسیٰ علیہ السلام کو سونگھا اور روح قبض کرلیا اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ ان کو واپس فرمادی اس کے بعد ملک الموت لوگوں کے پاس چھپ کر آتا ہے۔(حاکم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۳۸۴......فرمایا ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا رب کی دعوت قبول کرلے موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ پر مارا اور آنکھ پھوڑ دی وہ اللہ تعالیٰ کے پاس واپس گیا اور کہا آپ نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور میری آنکھ پھوڑ دی اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ واپس فرمادی اور فرمایا کہ میرے بندہ کے پاس واپس جاؤ، پوچھو کیا وہ زندہ ہی رہنا چاہتے ہیں؟ اگر زندگی کی طلب گار ہیں تو اپنا ہاتھ ایک بیل کے پشت پر رکھ دیں ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئے ہر ایک کے بدلہ میں ایک سال کی زندگی ملے گی پوچھا اس کے بعد کیا ہوگا کہا اس کے بعد پھر موت تو فرمایا پھر ابھی جلد ہی موت آجائے البتہ مجھے ارض المقدسہ (یعنی فلسطین) کے اتنا قریب کردے کہ دونوں کے درمیان ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ ہو، ارشاد فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھلاتا راستہ کے کنارے سرخ ٹیلے پر۔(احمد، مسلم، نسائی اور ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا)

۳۲۳۸۵......موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سوائے رخمہ پرندہ کے کوئی اور مطلع نہ ہوا اللہ نے اس پرندہ کی عقل سلب کرلی تاکہ کسی اور کو نہ بتلا سکے۔(ابن عساکر نے محمد بن اسحاق سے مرفوعاً نقل کیا)

۳۲۳۸۶......معراج کی رات میرا گذر موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا جو کہ سرخ ٹیلے پر وہ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔(احمد عبد بن حمید، مسلم، نسائی، ابن خزیمہ، ابن حبان نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا احمد ونسائی نے انس اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رویات کیا یہ حدیث پہلے ۳۲۳۶۵ پر گذر چکی ہے)

۳۲۳۸۷......معراج کی رات میرا گذر موسیٰ علیہ السلام پر ہوا جو اپنی قبر میں عائلہ اور عویلہ کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۸۸......میں نے آسمان پر ایک گفتگو سنی تو میں نے کہا اے جبرائیل یہ کون ہے؟ بتایا موسیٰ علیہ السلام میں نے کہا کون اس سے ہم کلام ہے؟ تو بتایا رب تعالیٰ؟ میں نے کہا تو اللہ تعالیٰ سے آواز بلند کررہا ہے تو بتایا کہ اللہ عزوجل ان کی زبان کی تیزی کو جانتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۲۳۸۹......معراج کی رات جب مجھے اسمان پر لیجایا گیا مجھے کچھ زوردار گفتگو کی آواز سنائی دی میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہے تو بتایا موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے حجت کررہا ہے میں نے پوچھا کیوں؟ تو بتایا اللہ تعالیٰ ان کے معراج سے واقف ہے اس لیے برداشت فرماتے ہیں۔

حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ابن لال بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۳۹۰......انبیاء اپنی امتوں پر اوران کی کثرت پر فخر کریں گے سوائے موسیٰ بن عمران مجھے امید ہے میری امت ان سے زیادہ ہوگی موسیٰ بن عمران کو بہت سے اوصاف دیئے گئے جو دیگر انبیاء کو نہیں دیئے گئے وہ چالیس روز سے اپنے رب سے ہم کلام ہوتے رہے جب کہ کسی کو ضرورت سے زیادہ گفتگو کی اجازت نہ ہوتی اور رب تعالیٰ نے ان کو اکیلا دفن فرمایا کسی ان کو ان کی قبر پر مطلع نہیں فرمایا جس دن اور لوگ بے ہوش ہوں گے یہ ہوش میں عرش کے قریب کھڑے ہوں گے لوگوں کے ساتھ بیہوش نہیں ہوں گے۔(طبرانی اور حاکم نے عوف بن مالک سے نقل کیا ہے)

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۹۱......فرمایا: پہلا رسول نوح علیہ السلام ہیں۔(ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

مطلب:......آدم علیہ السلام نبی تھے پہلے باقاعدہ رسول نوح علیہ السلام ہیں۔

۳۲۳۹۲......نوح علیہ السلام نے کشتی میں ہر قسم کے درخت بھی بھرے تھے۔(ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)۔

کلام:......ضعیف الجامع :۴۷۴۲

۳۲۳۹۳......نوح علیہ السلام کے تین بیٹے زندہ رہے سام ابوالعرب ہیں حام ابوالجبثہ یافث ابوالروم۔(احمد ترمذی حاکم نے سمرہ رضی اللہ عنہ اور عمران رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۳۹۴......نوح علیہ السلام کی اولا دشام حام اور یافت ہیں۔(احمد حاکم نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۳۹۵......سام ابوالعرب ہیں حام ابوالحبیش ہیں یافث ابوالروم۔(احمد ترمذی اور حاکم نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)۔

کلام:......ضعیف ترمذی ۶۳۵ ضعیف الجامع ۳۲۱۴

۳۲۳۹۶......نوح علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی اور قوم ساڑھے نوسو سال زندہ رہی انکو دعوت دیتے رہے اور طوفان کے بعد سال بھر زندہ رہے یہاں لوگ زیادہ ہوگئے اور اطراف عالم میں پھیل گئے۔(حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۳۹۷......نوح علیہ السلام کی اولا د تین ہیں سام حام یافث سام کی اولا د عرب فارس اور روم ہیں اور بھلائی انہی میں ہے اور یافث کی اولاد یاجوج ماجوج ترک صقالیہ جو بلغاریہ اور قسطنطنیہ کے درمیان آباد قوم ہے ان میں کوئی خیر نہیں اور حام کی اولاد بربر قبط اور سوڈان میں۔(ابن عساکر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۵۵

حضرت ھود علیہ السلام

۳۲۳۹۸......اللہ تعالیٰ ہم اور ہمارے بھائی ہود علیہ السلام پر رحم فرمائے۔(ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا اور ضعیف قرار دیا ہے وضعیف الجامع ۴۴۲۷)

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۳۹۹......لوگوں میں مکرم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔(بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۰......یوسف علیہ السلام کو(دنیا کا) آدھا حسن ملا ہے۔(ابن ابی شیبہ احمد بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)۔

۳۲۴۰۱......اللہ یوسف علیہ السلام پر رحم کرے وہ بڑے بردبار تھے اگر ان کی جگہ میں قید میں ہوتا پھر بادشاہ کی طرف سے رہائی کا پروانہ آتا تو میں جلدی سے جیل سے نکل آتا۔(ابن جریر اور ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۳۱۱۹)

۳۲۴۰۲......اللہ تعالیٰ یوسف علیہ السلام پر رحم فرمائے اتنے طویل قید کے بعد اگر بادشاہ کا قاصد میرے پاس تو میں جلدی سے نکل آتا ہے اس آیت پر ارشاد فرمایا یوسف علیہ السلام کی حکایت قرآن نے نقل کیا ہے اورجع الی ربک ساله مال بال النسوة ۔(احمد نے زھر میں اور ابن مندر نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۳...... مجھے میرے بھائی یوسف علیہ السلام کے صبر اور شرافت پر تعجب ہوا اللہ ان کی مغفرت فرمائے جب ان کے پاس خواب کی تعبیر پوچھنے والا آیا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو نکلنے سے پہلے تعبیر نہ بتلاتا مجھے ان کے صبر اور شرافت پر تعجب ہوا اللہ ان کی مغفرت فرمائے جب ان کے پاس قاصد آیا کہ جیل سے نکلے پھر بھی نہیں نکلا یہاں تک اپنا عذر بتلایا اگر میں ہوتا تو جلدی دروازہ پر پہنچ جاتا اگر ایک بات تو نہ ہوتی تو جیل میں نہ ہوتے کہ انہوں نے غیر اللہ کے پاس اپنی پریشانی کا علاج تلاش کیا۔(طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۰۴......کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم۔(احمد اور بخاری نے ابن عمر سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۵......کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم اگر میں اتنا عرصہ جیل میں رہتا جتنا عرصہ وہ رہے تو رہائی کے قاصد آنے کے بعد فوراً جیل سے نکل آتا اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے انہوں نے رکن شدید کا سہارا لینا چاہا جب کہا لــو ان لـی بکم قوة آواوی الی رکن شدید اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اپنی قوم کے اونچے قبیلہ سے مبعوث فرمایا۔(ترمذی حاکم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

الاکمال

۳۲۴۰۶......لوگوں میں مکرم یوسف بن یعقوب بن اسحاق ذبیح اللہ ہیں۔(طبرانی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۷......لوگوں میں مکرم یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ ہیں۔(بخاری مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۰۸......اگر حاملہ عورت یوسف علیہ السلام کو دیکھتی تو اس کا حمل گر جاتا۔(دیلمی نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تذکرة الموضوعات ۱۰۸ ترتیب الموضوعات ۹۲)

۳۲۴۰۹......میں نے معراج کی رات یوسف علیہ السلام کو دیکھا تیسرے آسمان پر اس طرح کہ ایک آدمی پر میرا گذر ہوا کہ اس کے حسن نے مجھے تعجب میں ڈالا ایسا جوان جن کو حسن کے لحاظ سے لوگوں پر فوقیت حاصل ہے کہا کہ یہ آپ کے بھائی یوسف علیہ السلام ہیں۔(عدی اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ذخیرة الحفاظ ۳۲۴۲)

۳۲۴۱۰...... مجھے یوسف علیہ السلام کے صبر اور شرافت پر تعجب ہوا اللہ ان کی مغفرت فرمائے جب ان کے پاس خواب کی تعبیر کے لئے بھیجا گیا اگر میں ہوتا تو نکلنے سے پہلے تعبیر نہ بتلاتا مجھے تعجب ہوا ان کے صبر اور شرافت پر اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے ان کے پاس قاصد آیا وہ جیل سے باہر نکلے لیکن وہ نہ نکلا حتیٰ کہ ان کو اپنا عذر بتلایا اگر میں ہوتا تو جلدی سے دروازہ پر پہنچ جاتا اگر کلمہ صادر نہ ہوتا تو وہ جیل میں نہ رہتے غم کا علاج غیر اللہ کے پاس تلاش کیا کہ کہا: اذکرنی عند ربک۔(طبرانی ابن مردویہ اور ابن نجار نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۱۱......موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اپنے بھائی یوسف کی قبر کا کون پتہ بتلائے گا؟ لوگوں نے کہا ہم میں سے ان کی قبر سے کوئی واقف نہیں سوائے فلاں بوڑھے کے تو ان کے پاس پہنچے ان سے کہا کہ میرے بھائی یوسف کی قبر بتلائیں کہنے لگا: اس وقت تک نہ بتلاؤں گا جب تک میری درخواست قبول نہ کروگے پوچھا کیا درخواست ہے؟ بتلایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ کے ساتھ بھیج دے جہاں کہیں آپ جائیں گے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میرے ساتھ آپ کے جانے سے میرا کوئی نقصان ہے؟ تو بتایا ہاں ان کو کوئی نقصان نہ پہنچتا اگر اس جیسے کلمات کہتے۔(بغوی نے حسین سے اپنے والد سے نقل کیا اور کہا حدیث غریب ہے)۔

۳۲۴۱۲ ..... پوچھا کہ اعرابی کے سوال اور بنی اسرائیل کی بڑھیا میں کتنی مدت کا فاصلہ ہے؟ جب موسیٰ علیہ السلام کو سمندر پار کرنے کا حکم ملا جب وہاں پہنچے تو ان کی جانوروں کے رخ پھر گئے اور واپس لوٹے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب اس کی کیا وجہ ہے؟ تو جواب ملا کہ تم یوسف علیہ السلام کی قبر کے پاس ہو ان کی ہڈیاں اپنے ساتھ اٹھا کر لے جاؤ قبر زمین کے برابر ہو چکی ہے اب موسیٰ علیہ السلام کو معلوم نہ ہوسکا قبر کہاں ہے ہمیں تو معلوم نہیں البتہ بنی فلاں کی فلاں بڑھیا کو معلوم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کے پاس قاصد بھیجا تو اس نے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ قاصد نے جواب دیا کہ تم نے موسیٰ علیہ السلام نے اس لئے پوچھا کہ تمہیں کسی کو قبر کا علم ہے؟ لوگوں نے بتایا ہے تمہیں موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانا ہے۔ جب آ گئی تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہیں یوسف علیہ السلام کی قبر کا علم ہے؟ تو اس نے جواب دیا ہاں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہمیں بتلاؤ تو بوڑھیا نے جواب دیا نہیں پہلے میری درخواست قبول کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تمہاری درخواست قبول ہے تو اس نے کہا کہ میں درخواست کرتی ہوں کہ جنت میں مجھے تمہارے برابر مقام ملے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جنت کا سوال کر اس نے کہا کہ نہیں واللہ جنت میں آپ کی معیت سے کم درجہ پر راضی نہیں ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام اس سے ردوکدح فرماتے رہے یہاں تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اس کی درخواست قبول کرلو تمہارا کچھ بھی نقصان نہ ہوگا تو اس کی درخواست قبول کرلی اس نے قبر کا پتہ بتلایا ان کی ہڈیاں نکالیں گئیں پھر دریا پار ہو گئے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۲۴۱۳ ..... اعرابی کے سوال اور بنی اسرائیل کی بوڑھیا کے سوال میں کتنا فاصلہ ہے؟ جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ سمندر پار کردے تو جانور کے چہرے پھیر دیئے گئے اور واپس ہوئے تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا رب اس کی کیا وجہ ہے تو فرمایا تم یوسف علیہ السلام کی قبر کے پاس ہو ان کی ہڈیاں اٹھا کر لے جاؤ لیکن قبر زمین کے برابر ہو چکی تھی اس لئے موسیٰ علیہ السلام کو پتہ نہ چل سکا کہ قبر کہاں ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں سے پوچھا کسی کو یوسف علیہ السلام کی قبر کی جگہ معلوم ہے لوگوں نے کے بتایا ہمیں معلوم نہیں البتہ نبی فلاں کے فلانہ بڑھیا کو معلوم ہے موسیٰ علیہ السلام نے اس کے پاس قاصد بھیجا تو کہنے لگی تم کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے بتایا موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلنا ہے کو جب وہ آ گئی تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تمہیں یوسف علیہ السلام کی قبر کا علم ہے اس نے بتایا ہاں تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ہمیں بتادو، اس نے کہا کہ نہیں یہاں تک میرا حکم پورا کرو تو پوچھا گیا کہ کیا حکم ہے؟ اس نے کہا میں جنت میں آپ کی معیت چاہتی ہوں یہ سوال موسیٰ علیہ السلام پر بھاری گذرا تو اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اس کی درخواست قبول کرلی جائے۔ چنانچہ قبول کرلی گئی تو وہ ان کو پانی جمع ہونے کے ایک چھوٹے سے سمندر کے پاس لے گئی اور اس نے کہا کہ اس پانی کو خشک ہونے دو جب وہ پانی خشک ہو گیا تو یوسف علیہ السلام کی ہڈیاں نکالی گئیں جب زمین سے ہڈیوں کو اٹھا کر لے گئے تو وہ راستہ نہر کی شکل میں ہو گیا۔ (طبرانی اور حاکم نے ابی موسیٰ سے نقل کیا ہے)۔

۳۲۴۱۴ ..... اگر میرے پاس قاصد آتا تو جلدی سے نکل کر چل پڑتا کوئی عذر خواہی نہ کرتا۔ (حاکم نے ابوہریرۃ سے نقل کیا)

۳۲۴۱۵ ..... اگر میں ہوتا تو جلدی سے بلاوا قبول کرتا اور عذر خواہی نہ کرتا۔ (احمد نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام

۳۲۴۱۶ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے کسی بندہ کے لئے مناسب نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (مسلم نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)۔

۳۲۴۱۷ ..... گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں اونٹ پر سوار ہیں جس کا لگام لیف کا ہے اور ان پر ادنیٰ جبہ ہے وہ کہہ رہے ہیں لبیک اللھم لبیک۔ (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۱۸ ..... کسی نبی کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (احمد ابوداؤد نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا)

۳۲۴۱۹......جس نے دعویٰ کیا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ بولا۔ (بخاری، ترمذی، ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)۔

۳۲۴۲۰......کوئی نہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (بخاری نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۲۱......کسی بندہ کے لئے مناسب نہیں کہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں (احمد، بیہقی، ابواؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا احمد مسلم بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ابوداؤد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

الاکمال

۳۲۴۲۲......کسی کے لئے مناسب نہیں یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یونس بن متی سے افضل ہوں۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۲۳......کسی کے لئے مناسب نہیں یہ کہے کہ میں اللہ کے نزدیک یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (طبرانی نے عبدامید بن جعفر سے نقل کیا)

۳۲۴۲۴......گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں یونس بن متی کوان پر دو قطوانی جبے ہیں پہاڑ کو جواب دیتے ہوئے تلبیہ پڑھ رہے ہیں اللہ عز وجل کہہ رہے ہیں لبیک یا یونس میں آپ کے ساتھ ہوں۔ (دارقطنی افراد میں نقل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے)

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام

۳۲۴۲۵......اللہ تعالیٰ میرے بھائی یحییٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے جب ان کو بچپن میں لڑکوں نے کھیلنے کے لئے بلایا تو جواب دیا کہ میں کھیل کے لئے پیدا کیا گیا ہوں پس کیا حال ہوگا جو حانث ہوان کی گفتگو سے۔ (ابن عساکر نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۳۰۹۸، الضعیفہ ۲۴۱۳)

الاکمال

۳۲۴۲۶......کوئی یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سے افضل نہیں ہوسکتا قرآن نے ان کے اوصاف یہ بیان فرمائے۔

نہ کبھی کوئی برائی کی نہ برائی کا ارادہ کیا۔ (ابن خزیمہ اور کہا اس کی سند ہماری شرط کے مطابق نہیں دارقطنی نے افراد میں نقل کرکے کہا غریب ہے طبرانی ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۲۷......بنی آدم کا ہر فرد قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا اس کا کوئی نہ کوئی گناہ ہوگا سوائے یحییٰ بن زکریا کے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا جسم اس لکڑی کی طرح خشک تھا اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرمایا سیدا وحصورا ونبیا من الصالحین۔ (ابن جریر اور ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے نقل کیا)

۳۲۴۲۸......قیامت کے روز ہر شخص اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کا کوئی نہ کوئی قصور ضرور ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ جو چاہے سزا دیں یا رحم فرمائیں سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے کیونکہ وہ سید عورتوں کی خواہش سے پاک اور صالح نبی تھے ان کا آلہ تناسل تنکے کی مثل تھا۔ (علدی ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۲۹......ہر آدمی نے کوئی نہ کوئی گناہ کیا یا گناہ کا ارادہ کیا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ (اسحاق بن بشیر اور ابن عساکر نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کوئی خطا صادر نہیں ہوئی

۳۲۴۳۰..... ہر بنی آدم نے کوئی خطاء کیا یا خطاء کا ارادہ کیا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۳۱..... ہر شخص اللہ تعالیٰ سے قیامت کی دن اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ ہوگا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ (عبدالرزاق نے تفسیر میں نقل لیا اور ابن عسا کر نے قتادہ اور سعید بن مسیّب سے مرسلاً سے نقل کیا تمام اور ابن عسا کر نے یحییٰ بن سعید اور سعید بن مسیّب نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۴۳۲..... جو بچہ ماں کے پیٹ میں حرکت کرے اس کے لئے مناسب نہیں کہ وہ یہ دعوی کرے کہ وہ یحییٰ بن زکریا سے افضل ہے کیونکہ گناہ نے نہ ان کے دل میں حرکت کی نہ ہی گناہ کا قصد کیا۔ (ابن عسا کر نے علی بن ابی طلحہ سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۴۳۳..... جو عورت بچہ کے ساتھ حاملہ ہوئی اس بچہ کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دعوی کرلے کہ میں یحییٰ بن زکریا سے افضل ہوں کیونکہ گناہ نے ان دل میں نہ حرکت کی نہ ہی گناہ کا ارادہ ہو۔ (ابن عسا کر نے ضمرہ بن حبیب سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۴۳۴..... بنی آدم کے ہر فرد نے کوئی گناہ کیا یا گناہ کا قصد کیا سوائے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے جو اس کا قصد کیا نہ ارتکاب کیا کسی کے لئے مناسب نہیں وہ یہ کہے کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ (احمد، ابویعلی عدی بن کامل سعید بن منصور نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۳۵..... کسی کے لئے درست نہیں یہ دعوی کرے کہ میں یحییٰ بن زکریا سے بہتر ہوں نہ انہوں نے گناہ کا قصد کیا نہ ہی کسی عورت نے ان کے دل میں چکر کاٹا۔ (ابن عسا کر نے یحییٰ بن جعفر سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۴۳۶..... اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو ماں کے پیٹ میں مؤمن بنایا اور فرعون کو ماں کے پیٹ میں کافر بنایا۔ (عدی طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ الجامع المصنف ۱۰۲ ذخیرۃ الحفاظ ۲۷۸۷

۳۲۴۳۷..... لوگ مختلف طبقات میں پیدا کئے گئے بعض مؤمن پیدا ہوئے ایمان کی حالت میں زندگی گذاری اور ایمان کی حالت میں ہی ان کو موت آئی انہی میں سے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام ہیں بعض کافر پیدا ہوئے حالت کفر میں زندگی گذاری اور کفر کی حالت ہی میں مرے انہی میں سے فرعون میخوں والا ہے۔ (دارقطنی نے افراد میں اور ابن عسا کر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۳۸..... بعض بندے مؤمن پیدا ہوتے ہیں مؤمن ہی زندگی گذارتے ہیں اور موت بھی ایمان کی حالت میں آتی ہے انہی میں سے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام میں اور بعض بچے کافر پیدا ہوتے ہیں اور حالت کفر میں زندگی گذارتے ہیں اور کافر ہی مرتے ہیں انہی میں سے فرعون بھی ہے۔ (بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۳۹..... اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا پانچ کلمات دے کر جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تو فرمایا اے عیسیٰ یحییٰ بن زکریا سے کہو جو کلمات دے کر بھیجے گئے ہو یا تو تم ان کی تبلیغ کرو یا میں کرتا ہوں یحییٰ علیہ السلام نکلے اور بنی اسرائیل کے پاس پہنچے اور کہا فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک غلام کو آزاد کیا اس پر خوب احسان کیا اور عطیہ دیا وہ چلا گیا اور نعمتوں کی ناشکری کی اور دوسرے سے دوستی کرلی اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ نماز قائم کرو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو دشمنوں نے قیدی بنالیا اور قتل کرنا چاہا اس نے کہا کہ مجھے قتل مت کرو میرے پاس ایک خزانہ ہے جو میں اپنے نفس کے فدیہ کے طور پر دے دیتا ہوں وہ خزانہ دیدیا اور اپنے نفس کو ھلاکت سے بچالیا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ صدقہ ادا کرو اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص دشمن کے مقابلہ میں گیا اور قتال کے لئے ڈھال سنبھال لیا اب اس کو پرواہ نہیں کہ دشمن کس طرف سے آرہا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم کتاب اللہ کی تلاوت کرو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک قوم قلعہ بند ہے ان کے پاس دشمن

آ پہنچا قلعہ کے ہر طرف گھوم پھر کر دیکھا لیکن ہر طرف پہریدار موجود ہے یہی مثال قرآن پڑھنے کی ہے کہ اس کی تلاوت کرنے والا ہمیشہ حفاظت میں رہتا ہے۔(بزار نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور اس کے راوی سب ثقہ ہیں)

۳۲۴۴۰...... یحییٰ بن زکریا نے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی اے رب مجھے ایسا بنادے کہ لوگ میری عیب جوئی نہ کریں اللہ تعالیٰ نے وحی کی اے یحییٰ یہ تو ایسی بات ہے کہ میں نے اپنے نفس کو بھی اس کے لئے خاص نہیں کیا آپ کے لئے کیسے کروں؟ کتاب محکم پڑھئے آپ کو کو ملے گا **وقالت الیهود عزیر ابن الله وقالت النصاری المسیح ابن الله وقالو یدالله مغلولة وقالوا وقالو** ایہ ن کریحییٰ علیہ السلام نے کہا اے اللہ تعالیٰ دعاء سے پناہ مانگتا ہوں معاف فرمادیں آئندہ ایسی دعاء نہیں کروں گا۔(دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۴۱...... شہید بن شہید اون کا لباس پہنتا ہے اور درختوں کے پتے کھاتا ہے گناہ کے خوف سے اس سے مراد یحییٰ بن زکریا علیہ السلام ہیں۔(ابن عساکر نے ابن شہاب سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۴۴۲...... اگر مجھے اپنے بھائی یحییٰ بن زکریا کی قبر کا علم ہوتا ہے میں اس کی زیارت کے لئے جاتا۔(دیلمی نے زکرہ بن عبداللہ سے نقل کیا)

حضرت یوشع بن نون علیہ السلام

۳۲۴۴۳...... فرمایا کبھی کسی بندہ کے لئے سورج کو چلنے سے نہیں روکا گیا مگر یوشع بن نون کے لئے جس رات وہ بیت المقدس کا سفر کررہے تھے۔(خطیب بغدادی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

الاکمال

۳۲۴۴۴...... یوشع بن نون علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے پاک طاہر مطہر مقدس مبارک مخزون المکنون نام کی برکت سے جو کہ شرافت حمد قدرت بادشاہت اور راز داری کے پردہ پر لکھا ہوا ہے اے اللہ میں آپ سے دعاء مانگتا ہوں اے اللہ آپ کے لیے تمام تعریفیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ نور احسان فرمانے والے ہیں رحمٰن اور رحیم صادق ظاہری و باطنی احوال کو جاننے والے آسمان اور زمین اس کے نور کو پیدا فرمانے والے اور ان کی تدبیر فرمانے والے جلال اور کرم والے حنان منان نور ہمیشہ رہنے والے زندہ جس کو موت نہیں آئے گی یہ دعاء تھی جس کی وجہ سے سورج رک گیا۔اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔

یوشع بن نون کی دعا

اللهم انی اسئلک باسمک الزکی الطهر المطهر المقدس المبارک المخزون المکنون المکتوب علی سراداق المجد، وسر ادق الحمد وسر ادق القدرة وسرادق السلطان وسر ادق السر انی ادعوک یارب بان لک الحمد لا الله الا انت النور البار الرحمن الرحیم الصادق العالم الغیب والشهادة بدیع السموات والارض ونورهن وقیمهن ذوالجلال والاکرام حنان منان جبار نور دائم قدوس حی لایموت.

ابوالشیخ نے ثواب میں ابن عساکر اور رافعی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس کی سند میں کوئی راوی متہم نہیں۔

الباب الثالث.....فی فضائل الصحابة رضی اللہ عنہ اجمعین

الفصل الاول .....فی فضائل الصحابه اجمالاً

تیسراباب.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل کے بیان میں اجمالی اور تفصیلی

۳۲۴۴۵..... میری امت کے پانچ طبقے ہوں گے چالیس سال نیکی اورتقویٰ والی ہوں گے پھران کے بعد آنے والے ایک سوبیس سال تک تو آپس میں رحم اور صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے اس کے بعد آنے والے ایک سو ساٹھ سال تک تدابیر وتقاطع کرنے والے ہوں گے پھر فتنے ہوں گے نجات کا راستہ تلاش کرونجات کا۔(ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۴۶..... میری امت کے پانچ طبقے ہیں ہر طبقہ چالیس پر ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا طبقہ اہل علم اور اہل ایمان ہوگا دوسرا طبقہ جو چالیس سے اسی کے درمیان ہوگا وہ بروتقویٰ والے ہوں گے پھراس طرح ذکر فرمایا۔(ابن ماجہ انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۴۷..... میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس کا ہوگا پہلا طبقہ میرا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا وہ اہل علم ویقین ہوں گے چالیس سال تک دوسرا طبقہ اہل بروتقویٰ ہوں گے اسی سال تک تیسرا طبقہ صلہ رحمی اور آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہوں گے ایک سو بیس سال تک چوتھا طبقہ قطع رحمی اور ظلم کرنے والے ایک سوبیس سال تک پانچواں طبقہ ھرج اور مرج والے دوسو سال تک ہر شخص کو اپنی حفاظت کرنی چاہئے۔(حسن بن سفیان ابن مندہ اور ابونعیم نے فی معرفہ میں نقل کیا دارمی تمیمی سے)

۳۲۴۴۸..... میری بہترین امت پہلا طبقہ ہے آخر میں سیدھے راستہ سے ہٹے ہوئے ہوں گے نہ ان کا مجھ سے تعلق ہے نہ میرا ان سے۔ (طبرانی نے عبداللہ بن سعدی سے نقل کیا سے ضعیف الجامع ۲۸۶۷)

۳۲۴۴۹..... بہترین میرے زمانہ والے پھران سے متصل پھران سے متصل آنے والے پھر ایسے لوگ آئیں گے گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔(احمد بیہقی ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۵۰..... بہترین اس زمانہ کے جس میں میں ہوں اس کے بعد دوسرا زمانہ پھر تیسرا زمانہ۔(مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۴۵۱..... بہترین میرے زمانہ والے پھر دوسرے اور تیسرے زمانہ والے پھر جولوگ آئیں گے ان میں خیر۔(غالب) ہوگا۔(طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۵۲..... بہترین اس زمانہ والے جس میں میں ہوں پھران کے ساتھ والے پھران کے ساتھ والے آخری زمانہ والے رذیل ہوں گے (طبرانی حاکم نے جعدہ بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۹۸ الضعیفہ ۱۵۱۱

۳۲۴۵۳..... بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھران کے ساتھ کے زمانہ والے پھران کے ساتھ زمانہ والے پھراس کے بعد لوگ آئیں گے موٹے ہوں گے اور موٹے ہونے کو پسند کریں گے گواہی کے مطالبے سے پہلے ہی گواہی دے بیٹھیں گے۔(ترمذی حاکم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۵۴..... میری امت کے بہترین میری بعثت کے زمانہ کے لوگ۔(یعنی صحابہ ہیں) پھران کے ساتھ والے پھران کے ساتھ کے زمانہ والے پھر قوم آئے گی موٹے ہونے کو پسند کریں گے اور گواہی طلب کئے جانے سے پہلے گواہی دیں گے۔(مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۵۵..... میری امت کے بہترین لوگ اول وآخر میں ہوں گے درمیان میں میلے اور گدلے لوگ ہوں گے۔(حکیم نے ابی الدرداء

سے نقل کیا)۔
کلام:......ضعیف الجامع ۲۹۰۳

۳۲۴۵۶......اس امت کا بہترین طبقہ اول اور آخر ہیں پہلا طبقہ جس میں رسول اللہ ﷺ تھے آخری طبقہ جس میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے درمیان میں سیدھے اور ٹیڑھے دونوں طرح کے لوگ ہوں گے ٹیڑھے چلنے والوں کا مجھ سے میران سے کوئی تعلق نہیں۔
حلية الاولياء بروايت عروه بن رويم مرسلاً

کلام:......ضعیف الجامع ۲۸۳۰

۳۲۴۵۷......بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھر جو ان سے متصل زمانہ والے پھر ان سے متصل زمانہ والے اس کے بعد قوم آئے گی جو خیانت کرے گی ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکے گا گواہی طلب کئے بغیر ہی گواہی دیں گے نذر مانیں گے پوری نہیں کریں گے ان میں موٹا پا ظاہر ہوگا۔ (بیہقی ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے عمران بن حصین سے نقل کیا بخاری نے ۱۱۳۸میں نقل کیا)

۳۲۴۵۸......میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال رکھو پھر ان کی بعد کے زمانہ والوں کا پھر ان کے بعد کے زمانہ والوں کا پھر جھوٹ پھیل جائے گا آدمی بغیر طلب کے گواہی دے گا اور بغیر طلب کے قسم کھا بیٹھے گا۔ (ابن ماجہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)۔ وقال في الزوائد رجال اسناده ثقات

۳۲۴۵۹......میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال رکھو جو میری وجہ سے ان کا خیال رکھے اس پر اللہ کی طرف سے محافظ ہوگا اور جو میری وجہ سے ان کا خیال نہ رکھے اللہ ان سے بری ہوگا جن سے اللہ بری ہو عنقریب ان کی گرفت فرمائے گا۔ (شیرازی نے القاب میں ابی سعید سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۶۰......تمہارے بعد والے۔ (صدقہ خیرات کے ذریعہ) تمہارے صاع اور مد خیرات کرنے کے برابر ثواب نہیں حاصل کر سکتے۔ (حاکم ابن ماجہ نے ابی سعید سے نقل کیا)

صحابہ کو گالی دینے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

۳۲۴۶۱......لوگ بڑھتے جائیں گیاور صحابہ کی تعداد کم ہوتی جائے گی ان کو گالیاں مت دو جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے گا ان پر اللہ کی لعنت۔ (خطیب بغدادی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا دار قطنی نے افراد میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۰۱ ضعیف الجامع ۱۸۰۲)

۳۲۴۶۲......تمہاری شان میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے شان تک کہاں پہنچ سکتی ہے میرے لئے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دو میرے لئے میرے صحابہ کو چھوڑ دو قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان میں سے کسی کے ایک دن کے عمل کے برابر اجر حاصل نہیں کر سکتا۔ (ابن عساکر نے حسن سے مرسلاً نقل کیا، ضعیف الجامع ۵۰۸۰)

۳۲۴۶۳......میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی مت دو قسم ہے اس ذات جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو اجر میں ان میں سے کسی کے ایک مد یا ادھا مد خرچ کرنے کی برابر نہ ہوگا۔ (احمد، بیہقی، بوداؤد، ترمذی نے ابوسعید سے مسلم، ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۶۴......میرے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شکایت نہ پہنچایا کریں میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تمہارے پاس صاف دل لے کر آؤں (یعنی کسی کی لئے دل میں کدورت نہ ہو) ابوداؤد احمد ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۶۵......لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا لوگوں کی ایک جماعت قتال کرے گی کہا جائے گا کیا تم میں کوئی صحابی رسول رضی اللہ عنہم رسول ہیں؟ کہیں گے ہاں ان کی وجہ سے فتح حاصل ہوگی پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا لوگوں کی ایک جماعت قتال کرے گی ان سے کہا جائے گا کیا تم میں کوئی صحابی رسول ہے؟ جواب دیا جائے گا ہاں ان کی وجہ سے فتح حاصل ہوگی پھر لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی صحابی رسول ہے؟ جواب ملے گا ہاں تو ان کی وجہ سے فتح حاصل ہوگی۔ (احمد بیہقی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۴۶۶ ..... اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب کیا اور میرے لئے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب کیا پھر ان میں سے بعض کو میرے لئے وزراء بعض کو سسرال بعض کو انصار بنایا جو ان کو گالیاں دے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ایسے لوگوں سے فدیہ بدلہ قبول نہ فرمائے گا۔ (طبرانی حاکم نے عویم بن ساعدہ سے نقل کیا)

۳۲۴۶۷ ..... اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب فرمایا میرے لئے ان میں سے سسرال اور انصار منتخب فرمائے جو میری وجہ سے ان کا احترام کرے اللہ ان کا احترام کرے گا اور مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم کی وجہ سے ایذاء پہنچائے اللہ تعالیٰ ان کو ایذاء پہنچائے گا۔ (خطیب بغدادی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۱۵۳۵)

۳۲۴۶۸ ..... اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم اور سسرال کا انتخاب فرمایا عنقریب ایک قوم آئے گی جو ان کو گالی دے گی اور ان کی شان کو گرانے کی کوشش کرے گی ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھا کھانا پینا شادی بیاہ مت کرو۔ (عقیلی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

غیر صحابی صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا

۳۲۴۶۹ ..... میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو چھوڑ دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم نے احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کیا تب بھی ان کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتے۔ (احمد بن انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۷۰ ..... میری وجہ سے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اور سسرال کو چھوڑ دو۔ (ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۲۹۸۳)

۳۲۴۷۱ ..... میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس سال پر محیط ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا طبقہ اہل علم و اہل ایمان ہوگا پھر ان کے ساتھ زمانہ اسی سال تک بر اور تقویٰ والے ہوں گے پھر ان سے متصل زمانہ ایک سو بیس سال تک رحم کرنے والے صلہ رحمی کرنے والے ہوں گے اور جو ان سے متصل ایک ساٹھ سال تک ہوں گے وہ قطع تعلق کرنے والے ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرنے والے ہوں گے پھر ان کے متصل زمانہ والے دو سو سال تک فتنہ اور لڑائی والے ہوں گے۔ (ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا التنزیہ ۲/۳۴۸ ضعیف الجامع ۳۶۳۱)

۳۲۴۷۲ ..... بشارت ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور اس کو بھی بشارت ہو جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا یا جس نے مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا ان سب کو بشارت ہو اور ان کے لئے اچھا انجام ہے۔ (طبرانی حاکم نے عبداللہ بن بسر سے روایت کیا)

۳۲۴۷۳ ..... مجھے دیکھنے والوں کو بشارت ہو اور ان کے لئے جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا یا جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھنے والوں کو دیکھا عبد بن حمید نے ابی سعید سے ابن عساکر نے واثلہ سے نقل کیا)

۳۲۴۷۴ ..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینے والے پر اللہ کی لعنت۔ (طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)۔ الجامع المصنف ۱۳۷

۳۲۴۷۵ ..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم زمین کے جس حصہ میں بھی انتقال کریں گے قیامت کے روز وہاں سے قائد بنا کر اٹھائے جائیں گے اور ان کے لئے نور ہوگا۔ (ترمذی ضیا مقدسی نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اسنی المطالب ۱۲۷۹ تذکرۃ الموضوعات ۹۲)

۳۲۴۷۶ ..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال کھانے میں نمک کی طرح ہے بغیر نمک کی کھانا صحیح نہیں لگتا۔ (صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغیر دین نامکمل ہے)

کلام: ..... ابو یعلیٰ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۵۲۳۴

۳۲۴۷۷ ..... جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت۔ (طبرانی نے ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۴۷۸..... جو انبیاء علیہم السلام کو سب وشتم کرے اس کو قتل کیا جائے گا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کرے اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔ (طبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۵۶۱۶ الضعیفہ ۲۰۶)

۳۲۴۷۹ ستارے آسمان کا امن ہیں جب وہ بے نور ہو جائیں گے تو آسمان سے وہ عذاب آئے گا جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے اور میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے امن ہوں جب میں دنیا سے اٹھالیا جاؤں گا ان وہ آفات آئیں گی جن سے ان کو ڈرایا گیا میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کے لئے امن ہیں جب ان کا دور ختم ہوگا تو امت پر وہ آفات پر آئیں گی جن سے ان کو ڈرایا گیا۔ (احمد و مسلم نے ابو موسیٰ سے نقل کیا)

۳۲۴۸۰..... جس مسلمان نے مجھے دیکھایا مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔ (ترمذی اور ضیاء مقدسی نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۸۱..... میری وجہ سے میرے صحابہ اور میرے سسرال کا خیال رکھو جس نے میرا خیال رکھا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حفاظت فرمائے گا جو میری وجہ سے ان کا خیال نہیں رکھے گا اللہ اس سے بری ہوگا جس سے اللہ بری ہو قریب ہے اس کی گرفت فرمائے۔ (بغوی طبرانی اور ابو نعیم نے مصرفہ میں اور ابن عساکر نے عیاض انصاری سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۷ ضعیف الجامع ۱۲۲۱۱۳)

۳۲۴۸۲..... جب اللہ تعالیٰ میری امت میں سے کسی کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اس کے دل میں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت پیدا فرمادیتے ہیں۔ (مستدرک، فردوس بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۲۴۸۳..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو نشانہ مت بناؤ جوان سے محبت رکھے میری محبت کی وجہ سے رکھے اور جوان سے بغض رکھے وہ میرے بغض کی وجہ سے ہوگا جس نے ان کو ایذاء پہنچائی گویا کہ مجھے ایذاء پہنچایا جس نے مجھے ایذاء پہنچائی اس نے اللہ کو ایذاء پہنچائی عنقریب اس کی گرفت فرمائے گا۔ (ترمذی نے عبداللہ بن مغفل سے نقل کیا وقال الترمذی غریب)

۳۲۴۸۴..... جب کسی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دیتے ہوئے سنو تو کہو اللہ کی لعنت ہو تم میں سے برے شخص پر۔ (خطیب بغدادی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ترمذی نے کہا ضعیف ہے)

۳۲۴۸۵..... میری امت کے بدترین لوگ میرے صحابہ پر لعنت کرنے والے ہیں۔ (ابن عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۱۸۸۱ ضعیف الجامع ۱۸۶۴)

الاکمال

۳۲۴۸۶..... صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن رکھو پھر ان کے بعد کے زمانہ والوں کے ساتھ پھر جوان کے بعد ہیں ان کے ساتھ۔ المخلص وابن ناضر فی امالیہ وصححہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۴۸۷..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اکرام کرو پھر ان کے بعد کے زمانہ والوں کا پھر ان کے بعد زمانہ والوں کا پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا یہاں تک آدمی قسم کھائے گا قسم دیئے جانے سے پہلے گواہی دے گا گواہی طلب کئے بغیر جو جنت کے داخلہ کا خواہشمند ہو وہ مسلمانوں کی جماعت کا ساتھ دے تفرقہ بازی سے مکمل اجتناب کرو شیطان اکیلے آدمی کے ساتھ کھیلتا ہے دو سے دور بھاگتا ہے کوئی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہیں مگر تیسرا شیطان ہوتا ہے جس کو اپنے نیک کام سے خوشی ہو اور اپنے برے کام سے پریشانی ہو وہ مؤمن ہے۔ (احمد، ابو یعلی، خطیب بغدادی ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۸۸..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں تمہیں خیر کی نصیحت کرتا ہوں پھر جوان کے زمانہ کے بعد کے لوگ ہیں پھر جوان کے زمانہ کے بعد کے لوگ ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں آدمی قسم کے مطالبہ کے بغیر قسم کھائے گا گواہی طلب کے بغیر گواہی دے گا سن لو کوئی

مرد کسی عورت کے ساتھ انتہائی اختیار نہیں کرتا مگر تیسرا شیطان ہوتا تک کہ ہے جماعت کا ساتھ دیا کرو تفرقہ بازی سے اجتناب کرو کیونکہ شیطان اکیلے آدمی کو پکڑتا ہے دو آدمیوں سے دور بھاگتا ہے جو جنت کے داخلہ کا خواہشمند ہو اس کو چاہئے جماعت کا ساتھ دے جس کو اپنے نیک اعمال خوش کریں اور برے اعمال پریشان کرے یہ مؤمن ہے۔الشافعی، ابو داؤد، الطیالسی والحمیدی، ابن ابی شیبة، احمد والعدنی، والحارث ابن منیع مسدد وعبد بن حمید، ترمذی ،حسن صحیح غریب نسائی، والطحاوی، ابو یعلی، ابن حبان والشاشی وابن جریر، دارقطنی فی العلل مستدرک ،بیهقی، ضیاء مقدسی بروایت عمر رضی اللہ عنه

۳۲۴۸۹......اے اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مغفرت فرما اور اس کی مغفرت فرما جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا اس کی مغفرت فرما۔
طبرانی بروایت سهل بن سعد)

۳۲۴۹۰......اے کے اللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مغفرت فرما اور ہر اس شخص کی جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔(ابونعیم نے معرفہ میں سہل بن سعد سے نقل کیا اس کی سند کی رجال ثقہ ہیں)

۳۲۴۹۱......بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھر جوان سے متصل زمانہ والے پھر جوان سے متصل زمانہ والے ہیں پھر ایک قوم آئے گی جو طلب کے بغیر ہی شہادت دے گی۔(ابن ابی شیبۃ نے عمرو بن شرجیل سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۴۹۲......اس امت کا بہترین طبقہ میری بعثت کے زمانہ کے لوگ ہیں پھر ان سے متصل زمانہ والے پھر ان سے متصل زمانہ والے پھر ایک قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم سے بڑھ جائے گی اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی۔(ابن ابی شیبۃ ،احمد والطحاوی، ابن ابی عاصم الرویانی ،سعید بن منصور نے بریدہ سے نقل کیا ہے احمد طبرانی نے نعمان بن بشیر سے)

۳۲۴۸۳......میری امت کا بہترین طبقہ میرے زمانہ والے پھر دوسرے زمانہ والے پھر تیسرے زمانہ والے پھر ایک قوم آئے گی جو قسم لئے بغیر ہی قسم کھائے گی گواہی کا مطالبہ کے بغیر گواہی دے گی ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو واپس نہیں کرے گی۔(بغوی باوردی وسمویہ اور ابن قانع طبرانی نے بلال بن سعد سے وہ اپنے والد سعد بن تمیم سکونی سے)

صحابہ بہترین لوگ تھے

۳۲۴۹۴......میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھر جوان سے متصل زمانہ والے پھر جوان سے متصل زمانہ والے ہیں۔(طبرانی نے سمرہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۴۹۵......بہترین لوگ میرے زمانہ والے پھر ان سے متصل زمانہ والے۔(طبرانی نے جمیلہ بنت ابی جہل سے نقل کیا)

۳۲۴۹۶......میری امت کا بہترین طبقہ میری بعثت کے زمانہ والے پھر دوسرے زمانہ پھر تیسرے زمانہ والے پھر قومیں آئیں گی ان کی قسمیں گواہی سے آگے بڑھیں گی اور بغیر طلب کے گواہی دیں گی بازار میں ان کا شور ہوگا۔(ابوداؤد طیالسی، سمویہ اور ابونعیم نے معرفہ میں اور سعید بن منصور نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۹۷......میری امت کا بہترین طبقہ وہ ہے جو میرے زمانہ میں ہے اس کے بعد دوسرے زمانہ والے پھر تیسرے زمانہ والے پھر چوتھے زمانے والے ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہ ہوگی (ابونعیم نے معرفہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا یہ حدیث غریب حدیث اعمش سے کہا گیا کہ قیض بن وثیق انتہی اور مغنی میں ہے کہ ابن معین نے کہا کہ فیض بن وثیق جھوٹا ہے)

۳۲۴۹۸......اس امت کا بہتر طبقہ اس زمانہ والے ہیں جس میں میری بعثت ہوئی پھر وہ جو اس کے بعد ہیں اس کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مان کر پوری نہیں کریں گے قسم کے مطالبہ کے بغیر قسمیں کھائیں گے ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔(طبرانی نے عمران بن حصین سے نقل کیا)

۳۲۴۹۹......میری امت کا بہترین طبقہ میرے زمانہ والے ہیں پھر ان کے بعد والے پھر ان کے جانشین ایسے لوگ ہوں گے جن میں موٹاپا پھیل

جائے گا اور طلب کے بغیر ہی گواہی دیں گے۔(ابویعلی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۴۰۰......بشارت ہو اس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اور میرے اوپر ایمان لایا پھر بشارت ہو پھر بشارت ہو پھر بشارت ہو جو میرے اوپر ایمان لے آیا اور مجھے نہیں دیکھا پوچھا گیا طوبیٰ کیا چیز ہے فرمایا جنت کا ایک درخت ہے جو ایک سال کی مسافت پر پھیلا ہوا ہے اسی کے چھلکوں سے اہل جنت کا لباس تیار ہوگا۔(احمد ابن جریر ابن ابی حاتم، ابویعلی ابن حبان ابن مردویہ سعید بن منصور نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۰۱......امت بھلائی میں ہوگی جب تک ان میں مجھے دیکھنے والے یا مجھے دیکھنے والوں کو دیکھنے والے موجود ہوں۔(خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۰۲......بشارت ہو اس کو جس نے مجھے دیکھا اور بشارت ہو جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا اور بشارت ہو جس نے مجھے دیکھنے والوں کے دیکھنے والے کو دیکھا۔(بخاری نے اپنی تاریخ میں خطیب نے متفق اور مفترق میں ابی سعید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۰۳......اس کو بشارت ہو جس نے مجھے دیکھا اور بشارت ہو اس کے لئے جس نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا۔(طبرانی نے وائل بن حجر سے نقل کیا)

۳۲۵۰۴......امت میں خیر میں رہے گی جب تک ان میں مجھے دیکھنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہوں گے اللہ کی قسم تم خیر میں رہو گے جب تک تم مجھے دیکھنے والوں کو دیکھنے والے موجود ہوں گے اور اللہ کی قسم تم خیر میں ہو گے جب تک تم میں میرے صحابہ کو دیکھنے والوں کے دیکھنے والے۔(یعنی تبع تابعین) موجود ہوں۔(طبرانی ابن ابی شیبہ اور ابونعیم نے معرفہ میں واثلہ سے نقل کیا یہی صحیح ہے)

۳۲۵۰۵......مجھے دیکھنے والا جہنم میں داخل نہ ہو نہ مجھے دیکھنے والوں کو دیکھنے نہ ان کو دیکھنے والا۔(طبرانی نے عبدالرحمن عصبہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا)

صحابہ کی زندگی امت کیلئے خیر ہے

۳۲۵۰۶......میری امت دشمن پر غالب اور کامیاب رہے گی جب تک ان میں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک زندہ ہوگا پھر دشمن پر کامیاب وکامران رہے گی جب تک ان میں میرے صحابہ کو دیکھنے والے موجود ہوں یا کوئی تابعی موجود ہوگا پھر امت دشمن پر کامیاب رہے گی جب تک کوئی تبع تابعین میں سے زندہ موجود ہیں۔(شیرازی نے القاب میں ابی سعید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۰۷......ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی پوچھا جائے گا تم میں کوئی صحابی ہے جواب دیا جائے گا ہاں تو وہ علاقہ فتح ہو جائے گا پھر ایک زمانہ آئے گا پوچھا جائے گا تم میں کوئی صحابی رسول ہے تو جواب دیا جائے گا، ہاں تو علاقہ فتح ہو جائے گا پھر ایک زمانہ آئے گا کہا جائے گا تم میں کوئی صحابی ہے جواب دیا جائے گا ہاں تو علاقہ فتح ہو جائے گا۔(بخاری، مسلم نے ابی سعید سے نقل کیا یہ حدیث پہلے ۳۲۴۶۵ پر گذر چکی ہے)

۳۲۵۰۸......عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا ایک لشکر تیار ہوگا اپنے ساتھ لے جانے کے لئے صحابی کو تلاش کرے گا سوال کرے گا تم میں کوئی محمد ﷺ کی صحابی ہے لوگ کہیں گے ہاں تو ان کی برکت سے فتح طلب کریں گے ان کو فتح حاصل ہوگی پھر ایک زمانہ آئے گا لشکر تیار ہوگا سوال کرے گا تم میں کوئی صحابی رسول ہیں؟ تلاش کریں گے کوئی نہ ملے گا اگر سمندر پار بھی کوئی صحابی مل جائے ان کو لے آئیں گے۔(عبد بن حمید، ابو یعلی والشاشی، ضیاء مقدسی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۰۹......لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا اگر سمندر پار بھی میرے کسی صحابی کی خبر ملے تو لوگ ان کے پاس پہنچ جائیں گے ان کو تلاش کرنے سے نہ ملے گا۔(ابوعوانہ اور دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۱۰......میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال امت میں جیسے نمک ہے کھانے میں کھانا نمک کے بغیر مزیدار نہیں ہوتا۔(ابن المبارک نے انس

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۱۱.....عنقریب تمہاری مثال لوگوں میں کھانے میں نمک کی طرح ہوگی کھانا بغیر نمک کے ذائقہ دار نہیں ہوتا۔(طبرانی سعید بن منصور نے سمرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۱۲.....اللہ تعالیٰ نے ستاروں کو آسمان والوں کے لئے امن کا ذریعہ بنایا جب وہ بے نور ہوجائیں گے آسمان والوں پر وہ آفات آجائیں گی جن کا ان سے وعدہ ہوا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم امن ہیں میری امت کے لئے جب وہ چلے جائیں گے تو ان پر وہ فتنے ظاہر ہوں گے جن کا ان سے وعدہ ہوا۔(طبرانی نے عبداللہ بن مستورد سے نقل کیا)

۳۲۵۱۳.....جس زمین میں بھی میرے کسی صحابی کا انتقال ہوگا وہ قیامت کے دن ان کا قائد ہوگا ان کے لئے نور ہوگا۔(ابونعیم نے معرفہ میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے ابوطیبہ نے عبداللہ بن مسلم سے نقل کیا اور ابوحاتم نے کہا قابل حجت نہیں ہے)

۳۲۵۱۴.....میرے جس صحابی کا جہاں انتقال ہوگا وہ قیامت کے روز ان کے لئے امن ہوگا۔(ابن عساکر نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا اس کی سند غریب ہے اور تمام لوگ)

۳۲۵۱۵.....میرے جس صحابی کا جس شہر میں انتقال ہوگا وہ ان کے حق میں سفارشی ہوگا۔(ابونعیم نے معرفہ میں نقل کیا ابن عساکر نے بریدہ سے اس میں یحییٰ بن عباد ضعیف ہیں)

۳۲۵۱۶.....میرے جس صحابی کا جہاں انتقال ہوگا وہ قیامت کے روز ان کا قائد ہوگا۔(ابن عساکر نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۱۷.....میرے جس صحابی کا زمین جس خطہ میں انتقال ہوگا ان کے لیے نور ہوگا وہ قیامت کے روز ان کا سردار ہوگا۔(ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس میں موسیٰ بن عبداللہ بن حسن ہے بخاری نے کہا اس میں کلام ہے)

۳۲۵۱۸.....میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں جس کا کسی شہر میں انتقال ہوگا وہ انکے لیے نور ہوگا اور قیامت کے دن ان کا سردار بنا کر اٹھایا جائے گا۔(ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۱۹.....جبرائیل نے مجھے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کے ذریعہ ساتوں آسمان والوں پر فخر فرمایا اے علی تمہارے اور عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعہ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں پر فخر فرمایا۔(خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۵۲۰.....سب سے پہلے میرے لئے پل صراط کو جہنم پر رکھا جائے گا میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اس پر سے گذر کر جنت میں داخل ہوں گے(دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۵۲۱.....اگر کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرڈالے تم صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے ایک مد خرچ کرنے کے برابر اجر حاصل نہیں کرسکتا نہ اس کا نصف۔(احمد نے عبداللہ بن سلام سے نقل کیا یہ اس موقع پر ارشاد فرمایا جب بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم بہترین ہیں یا ہمارے بعد آنے)۔

۳۲۵۲۲.....اگر بعد والوں میں سے کوئی احد کے برابر سونا خرچ کرڈالے تو تمہارے ایک مد یا اس کے آدھے کے برابر اجر نہیں حاصل کرسکتا۔(احمد نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے نقل کیا)

حیاء اور وفاء اسلام کی زینت ہے

۳۲۵۲۳.....اسلام ننگی حالت میں ہے اس کا لباس حیاء ہے اس کی زینت وفاء ہے اس کی مروت عمل صالح ہے اس کا ستون تقویٰ ہے ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اسلام کی بنیاد اصحاب رسول اللہ ﷺ اور اہل بیت کی محبت ہے۔(ابن نجار نے علی بن حسین سے نقل کیا)

۳۲۵۲۴.....جس نے میرے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کی ان سے دوستی رکھی اور ان کے حق میں استغفار کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا

حشر انہیں کے ساتھ فرمائے گا۔ (ابن عرفہ عابدی نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت سے نقل کیا)

۳۲۵۲۵..... جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ازواج مطہرات میرے احباب اور اہل بیت سے محبت کی ان میں سے کسی پر طعن نہیں کیا اور دنیا سے ان کی محبت لے کر گیا قیامت کے روز درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ملا نے سیرت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۲۶..... میرا خیال رکھو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں میرا خیال رکھے گا میرے ساتھ حوض کوثر پر ہوگا اور جس نے میرا خیال نہیں رکھا صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نہ حوض کوثر نصیب ہوگا نہ مجھے قریب سے دیکھ سکے گا۔ (ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۲۷..... میرا خیال رکھو میرے صحابہ کے بارے میں جس نے ان کے متعلق میرا خیال رکھا اللہ کی طرف سے اس پر ایک نگہبان ہوگا اور جس نے حفاظت نہیں کی ان میں اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوگا اور جس سے اللہ بری ہوگا عنقریب اس کی گرفت فرمائے گا۔ (شیرازی نے القاب میں ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۲۸..... اللہ تعالیٰ نے میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب فرمایا ان کو ساتھی اور بعض کو سسرال بنایا میرے بعد ایک قوم آئے گی جو ان کی شان کو گھٹائے گی ان کو گالی دے گی اگر ایسے لوگوں کا زمانہ پاؤ تو نہ ان سے شادی بیاہ کرو نہ ان کے ساتھ کھانا پینا رکھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو نہ ان پر نماز پڑھو۔ (دارقطنی نے کتاب المقلین ان کے آباء مکثر بن سے مکثر بن ان کے آباء مقلین سے نقل کیا)

۳۲۵۲۹..... اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب فرمایا ان میں میرے لئے وزیر انصار پیدا فرمائے آخری زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ان سے بغض رکھیں گے ایسے لوگوں کے ساتھ نہ کھانا پینا رکھو نہ مجالست کرو نہ ان پر نماز پڑھو نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (ابن النجار نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ التنزیہ ۲۴۲ ذیل اللآلی ۶۷)

۳۲۵۳۰..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو میرے بعد ان کو (تنقید کا) نشانہ مت بناؤ جس نے ان سے محبت رکھی میری محبت کی وجہ سے محبت کی جس نے ان سے بغض رکھا میری عداوت کی وجہ سے رکھا جس نے ان کو ایذاء دی مجھے ایذاء دی جس نے مجھے ایذاء دی گویا کہ اللہ تعالیٰ کو ایذاء دی جو اللہ کو ایذاء پہنچائے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔ (احمد بخاری نے اپنی تاریخ میں نقل کیا غریب ہے حلیۃ الاولیاء بیہقی بروایت عبداللہ پہلے حدیث ۳۲۴۸۳ میں گذر چکی ہے)

۳۲۵۳۱..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو جس نے ان بغض رکھا میری عداوت کی وجہ سے رکھا جس نے ان سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی اے اللہ ان سے محبت فرما جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرے اور ان سے عداوت رکھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھے۔ (ابن النجار سے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۳۲..... جس نے میری صحابہ کے متعلق اچھا کلام کیا وہ مؤمن ہے۔ (ابن غیلان نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۳۳..... جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق اچھی بات کرے وہ نفاق سے بری ہوگیا جو ان کے متعلق بری بات کرے وہ میری سنت کا مخالف ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (ابوسعید نے شرف المصطفی میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۳۴..... جس نے میری وجہ سے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خیال رکھا وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا اور جس نے خیال نہیں کیا وہ قیامت کے روز میری زیارت نہیں کر سکے گا مگر دور سے۔ (جب بروایت ابن عمر ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۶۴)

صحابہ کی برائی کی ممانعت

۳۲۵۳۵..... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی برائیاں مت بیان کرو اس سے تمہاری دلوں میں اختلاف پیدا ہوگا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے محاسن کو یاد کرو تاکہ تمہارے دلوں میں الفت ومحبت قائم ہو۔ (دیلمی اور ابن نجار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس کی سند میں عبداللہ بن

ابراہیم غفاری متہم ہے)۔

۳۲۵۳۶۔۔۔۔۔اے لوگو! میری وجہ سے میرے دامادوں اور سسرال کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ تم سے ان میں سے کسی پر ظلم کے انتقام کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ یہ نا قابل معافی جرم ہی ہے اے لوگو اپنی زبانوں کی مسلمانوں کی عیب جوئی سے حفاظت کرو جب کسی کا انتقال ہو جائے تو خیر کے سوا اس کا تذکرہ مت کرو۔ (سیف بن عمر رضی اللہ عنہ نے فتوح میں ابن نافع ابن شاھین اور ابن مندہ طبرانی ابونعیم خطیب ابن بخار ابن عساکر نے سھل بن یوسف بن سھل بن مالک کعب بن مالک کے بھائی سے نقل کیا انہوں نے اپنے والد اپنے دادا سے ابن مندہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۳۲۵۳۷۔۔۔۔۔میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے لغزشیں ہوں گی اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادیں گے میرے ساتھ ان کے پہلے اعمال کی برکت سے۔ (ابن عساکر نے محمد بن حنفیہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ضعیف الجامع ۲۴۷۷ کشف الخفاء ۱۰۱۵)

۳۲۵۳۸۔۔۔۔۔آدمی اتنے اتنے نیک اعمال انجام دیتا ہے لیکن امت پر لعن طعن کی وجہ سے اندر سے منافق ہوتا ہے۔ (طبرانی نے ابی مصبح الحمصی سے انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے نقل کیا ان میں شداد بن اوس اور ثوبان بھی ہیں)

۳۲۵۳۹۔۔۔۔۔قیامت کے روز ہر شخص کی نجات کی امید ہوگی مگر جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دی ہے کیونکہ محشر والے اس پر لعنت کریں گے۔ (شیرازی نے القاب میں حاکم نے تاریخ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۴۰۔۔۔۔۔جس نے کسی بھی صحابی پر لعنت کی اس پر اللہ کی لعنت۔ (ابن ابی شیبۃ نے عطاء سے مرسلاً نقل کیا ابن نجار نے عطیہ ابی سعید سے نقل کیا شیرازی نے القاب میں عطاء سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۵۴۱۔۔۔۔۔جو میرے کسی بھی صحابی کو گالی دے اس کو کوڑے لگاؤ۔ (ابوسعید اسماعیل بن حسن بن سمان نے کتاب الموافقۃ بین اھل البیت والصحابہ میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۴۲۔۔۔۔۔میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں مت دو آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دے گی اگر وہ بیمار ہو جائیں ان کی عیادت مت کرو اگر مر جائیں ان کے جنازہ میں شرکت مت کرو ان سے شادی بیاہ مت کرو وہ وارثت کے حقدار نہیں ان پر سلام مت کرو ان پر جنازہ مت پڑھو۔ (خطیب ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ذہبی نے کہا منکر اجدا)

۳۲۵۴۳۔۔۔۔۔میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں مت دو میرے صحابہ کو چھوڑ دو کیونکہ تم میں سے کوئی روزانہ احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ تو کسی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک مد یا آدھا مد خرچ کرنے کے برابر اجر حاصل نہیں کر سکتا۔ (ابوبکر برتانی رویانی نے مستخرج میں ابوسعید سے نقل کیا ہے اور وہ صحیح ہے)

۳۲۵۴۴۔۔۔۔۔محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں مت دو اللہ کی قسم اگر تم ان کے راستہ پر چلے تو بہت آگے بڑھ جاؤ گے اگر تم نے دائیں بائیں اور کوئی راستہ اختیار کیا تو گمراہی میں بہت دور جا گرو گے۔ (ابن النجار نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۴۵۔۔۔۔۔میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں مت دو جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی نہیں قبول کی جائے گی ان کی طرف کوئی نفلی و فرض عبادات۔ (ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۴۶۔۔۔۔۔لوگوں کو کل قیامت محشر میں جمع کیا جائے گا پھر میرے صحابہ پر تہمت رکھنے والوں کو ان سے بغض رکھنے والوں کو اچک لیا جائے گا اور ان کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (قاضی ابوسعید نے محمد بن احمد بن ساعد سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۴۷۔۔۔۔۔اے اللہ ان کو میرا حوالہ نہ فرمایا کہ میں ان کی مدافعت سے کمزور ہو جاؤں نہ ان کو اپنے نفس کا حوالے فرما کہ وہ اپنے نفس کی مدافعت سے کمزور ہو جائیں نہ ان کو لوگوں کا حوالہ فرمایا کہ ان پر دوسروں کو ترجیح دیں یا اللہ تو ہی تنہا ان کے رزق کا ذمہ بن جا۔ (احمد ابوداؤد طیالسی حاکم نے عبداللہ بن حوالہ سے نقل کیا)

الفصل الثانی فی فضائل الخلفاء الاربعۃ رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیھم اجمعین

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۳۲۵۴۸..... ابوبکر لوگوں میں سب سے افضل ہیں ہاں البتہ کوئی نبی ہے تو وہ ابوبکر صدیق سے افضل ہے۔ (نسب عدی بن کامل نے سلمہ بن اکوع سے نقل کیا۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۶، ضعیف الجامع ۵۵)

۳۲۵۴۹..... ابوبکر غار میں میرے ساتھی اور مجھے انس رضی اللہ عنہ پہنچانے والے تھے لہذا ان کی اس فضیلت کا اعتراف کروا گر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا صدیق اکبر کی کھڑکی کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والی ہر کھڑکی بند کی جائے۔ (عبداللہ بن احمد بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۵۰..... ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ابوبکر دینا واخرت میں میرے بھائی ہیں۔ (مسند الفردوس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اسنی المطالب ۲۹ ضعیف الجامع ۵۷)

۳۲۵۵۱..... جبرائیل میرے پاس آئے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے جنت کا دروازہ دکھایا مجھے دکھایا جنت کا وہ دروازہ جس سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تا کہ میں بھی دیکھتا تو فرمایا اے ابوبکر آپ میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابوداؤد حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ضعیف قرار دیا)

۳۲۵۵۲..... مجھے حکم ملا ہے کہ ابوبکر سے خواب کی تعبیر پوچھو (مسند فردوس بروایت سمرہ رضی اللہ عنہ)

۳۲۵۵۳..... مال اور صحبت کے لحاظ سے میرے اوپر سب سے زیادہ احسان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی رشتہ ہے مسجد میں خوخہ ابوبکر کے علاوہ تمام خوخہ بند کر دیا جائے۔ (مسلم ترمذی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۵۵..... ابوبکر بن ابی ابوقافہ سے زیادہ میرے اوپر مال اور نفس کے اعتبار سے احسان کرنے والا کوئی نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلام کی روشنی اس مسجد میں کھولنے والے تمام دریچے بند کر دیئے جائیں سوائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دریچہ کے۔ (احمد بخاری ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۵۶..... سن لو میں ہر ایک کو خلیل بنانے سے بری ہوں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا تمہارے صاحب (یعنی خود نبی کریم ﷺ) اللہ کے خلیل ہیں۔ (سعید بن منصور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۵۷..... میں اللہ کے سامنے بری ہوں اس بات سے کہ تم میں سے کسی کو خلیل بناؤں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنالیا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا سن لو تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صالحین کی قبروں کو مساجد بناتے تھے تم قبروں کو مساجد مت بناؤ میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ (مسلم نے جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۵۸..... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ (ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۵۹..... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم میرے ساتھی ہو حوض کوثر پر اور میرے ساتھی ہو غار میں۔ (ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۱۳۲۷)

۳۲۵۶۰..... اے لوگو تمہارے ساتھ میرا تعلق بھائی اور دوستی کا ہے میں اللہ کے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں اس بات سے کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤں اپنی امت میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا میرے رب نے مجھے خلیل بنایا جس طرح ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا سن لو تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مساجد بناتے تھے تم قبروں کو مساجد مت بناؤ میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ (مسلم نسائی نے جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۳۲۵۶۱ ...... اللہ تعالیٰ اور مومنین اے ابوبکر تمہارے ساتھ اختلاف کرنے سے انکار کردیں گے۔(یعنی تمہاری خلافت پر اجماع ہو جائے گا)۔(احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۶۲ ...... میرے لئے اپنے والد ابوبکر اور اپنے بھائی کو بلالو تاکہ ایک تحریر لکھوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے یا کہنے والا کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو قبول کرنے سے انکار کردیں گے۔(احمد اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۶۳ ...... اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارے نبی اللہ کے خلیل ہیں۔(مسلم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۶۴ ...... کسی نبی اور رسول حتیٰ کہ صاحب یاسین کے کوئی صحابی ابوبکر سے افضل نہیں۔(حاکم نے اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۸۵)

۳۲۵۶۵ ...... ہم پر جس کا جو احسان تھا اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکر کے کیونکہ ان کے ہمارے اوپر احسان ہیں جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز دیں گے جتنا نفع مجھے ابوبکر کے مال نے پہنچایا کسی اور کے مال نے نہیں پہنچایا اگر میں کسی خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا مگر تمہارے ساتھی اللہ کے خلیل ہیں۔(ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۶۶ ...... اے عبداللہ یہ بہتر ہے جو نمازی ہوگا اس کو باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا جو مجاھد ہوگا اس کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا روزے دار کو باب الریان سے پکارا جائے گا صدقہ خیرات کرنے والے کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کوئی ایسا بھی ہوگا جس کو جنت کے تمام دروازوں سے پکارا جائے گا تو ارشاد فرمایا اے ابوبکر امید ہے تم انہی میں سے ہو۔(احمد بیہقی ترمذی نسائی نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۶۷ ...... جس قوم میں ابوبکر موجود ہو وہاں کسی اور کی امامت درست نہیں۔(ترمذی عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۶۸ ...... اے ابوبکر تمہارا کیا خیال ہے ان دو کے بارے میں جن میں تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔(احمد بیہقی ترمذی نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۶۹ ...... اے لوگو! میری وجہ سے ابوبکر کا خیال رکھو کیونکہ جب انہوں نے میری صحبت اختیار کی مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچائی۔(عبدان مروزی اور ابن قانع صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بہزاد سے نقل کیا ضعیف الجامع ۶۳۷۱)

۳۲۵۷۰ ...... میرا خیال ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بلواؤں اور ان کو خبردار کردوں ایک عہد نامہ لکھ دوں تاکہ بعد میں کسی تمنا کرنے والے یا دعوی کرنے والے کو موقع نہ ملے لیکن میں نے کہا اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ان کے علاوہ کسی غیر کو قبول کرنے سے انکار کردیں گے۔(بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۵۷۱ ...... جب قیامت کا دن ہوگا ایک نداء کرنے والا آواز دے گا اس امت کا کوئی فرد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اپنا نامہ اعمال نہ اٹھائے۔(ابن عساکر نے عبدالرحمن بن عوف سے نقل کیا ضعیف الجامع ۶۶۴)

۳۲۵۷۲ ...... اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی خلیل بنایا جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا میرے خلیل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔(طبرانی ابی امامہ سے نقل کیا)

۳۲۵۷۳ ...... اللہ تعالیٰ آسمان کے اوپر ناپسند کرتا ہے کہ زمین میں ابوبکر صدیق کو خطا کا قرار دیا جائے (بروایت حارث طبائی ابن اشاھین نے سنت میں معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۱۷۵۷)

۳۲۵۷۴ ...... اگر امت میں اللہ کو چھوڑ کر کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔(احمد، بخاری نے ابی الزبیر سے اور بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا احسان

۳۲۵۷۵..... میرے اوپر ابوبکر سے بڑا کوئی محسن نہیں اپنی جان و مال سے میری ہمدردی کی اور اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۱)

۳۲۵۷۶..... کسی نے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا کے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے پہنچایا۔ (احمد ابن ماجہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۷۷..... ابوبکر کو حکم کرو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (بیہقی، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیہقی نے ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سالم بن عبید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۷۸..... ابوبکر لوگوں میں سب سے بہترین ہیں مگر کوئی نبی ہو۔ (ابن عدی، طبرانی، دیلمی اور خطیب نے متفق ومتفرق میں ایاس بن سلمہ بن اکوع سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ابن عدی نے کہا یہ حدیث خبر واحد ہے منکر نہیں ذخیرۃ الحفاظ ۲۶ ضعیف الجامع ۵۵)

۳۲۵۷۹..... میں نے معراج کی رات عرش کے گرد ایک سبز موتی کو دیکھا اس پر نور ابیض کے قلم سے لکھا ہوا تھا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق۔ (ابن حبان نے ضعفاء میں دار قطنی نے افراد میں ابی الدرداء سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۰..... معراج کی رات میرا جس آسمان پر بھی گذر ہوا وہاں لکھا ہوا ملا محمد رسول اللہ ﷺ اور میرے نام کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔ (حسن بن عرفہ نے اپنے جزء میں عدی اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا تذکرۃ الموضوعات ۹۳ التعقبات ۵۴)

۳۲۵۸۱..... جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس پر نور کے قلم سے قلم کی مقدار طویل لکھا یا مغرب سے مشرق تک لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اسی کی وجہ سے روکتا ہوں اور اسی کی وجہ سے دیتا ہوں اس کی امت تمام امتوں میں افضل ہے ان میں افضل ابوبکر ہیں۔ (رافعی نے سلمان سے نقل کیا)

۳۲۵۸۲..... معراج کی رات جب آسمان پر لے جایا گیا اور مجھے جنت عدن میں داخل کیا گیا میرا ہاتھ ایک سیب کو لگا یا جب اس کو میں نے اپنے ہاتھ لگایا وہ حور عیناء کی پسندیدہ شکل میں تبدیل ہو گیا اس کی آنکھوں کی پلکیں نسر رندہ کے پر کے اگلے حصہ کی طرح تھیں میں نے پوچھا یہ حور کس کے لے ہے تو بتایا یہ آپ کے خلیفہ کے لئے۔ (طبرانی نے عقبہ بن عامر سے نقل کیا)

۳۲۵۸۳..... میرے پاس دواۃ اور شانہ کی ہڈی لے کر آ ؤ تا کہ تمہارے لئے ایک تحریر لکھدوں اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ابوبکر کے علاوہ کسی اور کو قبول کرنے سے انکار کر دیں گے۔ (حاکم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۴..... ابوبکر کہاں ہیں اللہ تعالیٰ اور مسلمان ان کے علاوہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیں گے یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (احمد، طبرانی، حاکم اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن زمعہ سے نقل کیا)

۳۲۵۸۵..... اللہ کی پناہ کہ مسلمان صدیق اکبر کے بارے میں اختلاف کریں۔ (ابوداؤد الطیالسی اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۸۶..... اے چچا جان اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو اپنے دین اور وحی کے سلسلہ میں میرا خلیفہ بنایا ہے ان کی بات مانو کامیاب ہو گے ان کی اطاعت کرو ہدایت پاؤ گے۔ (ابن مردویہ وابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں خطیب اور ابن عسا کرنے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۵۸۷..... اے آپ اپنے خواب میں سچے ہیں میرے بعد امت کے معاملات کے آپ ہی ذمہ دار ہوں گے میرے بعد دو سال تک خلیفہ ہوں گے۔ (ابونعیم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے

کہ میں صحن میں اڑ رہا ہوں اور میرے سینہ پر دو کنگن ہیں اور میرے اوپر ایک سبز رنگ کی چادر ہے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

ہجرت کے وقت رفیق سفر

۳۲۵۸۸ ..... میرے پاس جبرائیل آیا میں نے پوچھا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا تو بتایا ابوبکر، وہ آپ کے بعد آپ کی امت کے امور کا ذمہ دار ہوگا وہ آپ کے بعد امت کا افضل ترین فرد ہے۔ (دیلمی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۸۹ ..... ابوبکر غار میں میرے ساتھی اور مؤنس رہے ان کی اس فضلیت کا اعتراف کرو اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا مسجد میں کھولنے والا ہر دریچہ بند کر دیا جائے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دریچہ کے۔

زیادات عبداللہ بن حمد ابن مردویۂ دیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۵۹۰ ..... اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ دنیا کو اختیار کرے یا اپنے پاس نعمت کو اس بندہ نے اللہ کے پاس جو نعمت ہے اس کو اختیار کیا یہ بات سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے ارشاد فرمایا: ابوبکر روئیں مجھے مالی اور صحبت کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہے اگر اللہ کے سوا امت میں سے کسی کو خلیل بنانا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی رشتہ اور دوستی ہے مسجد میں ابوبکر کے دریچہ کے علاوہ تمام دریچے بند کر دیئے جائیں۔ (احمد بخاری اور مسلم نے ابی سعید سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۹۱ ..... مجھے اپنے ساتھی کے بارے میں ایذاء مت پہنچاؤ مجھے اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تم نے اس کو جھٹلایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اللہ تعالیٰ نے ان کا نام صحابی رکھا میں نے ان کو صحابی بنایا خلیل نہیں بنایا لیکن دینی اخوت ہے سن لو ہر دریچہ بند کر دیا جائے سوائے ابن قحافہ کے دریچہ کے۔ (طبرانی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۵۹۲ ..... صحبت اور ذات کے اعتبار سے میرے اوپر سب سے زیادہ احسان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے ان سے محبت ان کا شکر ان کی حفاظت امت پر واجب ہے۔ (دار قطنی نے افراد میں اور خطیب نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے اور کہا عمر بن ابراہیم کردی کا اس میں تفرد ہے دوسرے ان سے زیادہ ثقہ ہیں)۔

۳۲۵۹۳ ..... ابوبکر رضی اللہ عنہ کی محبت اور ان کے شکر کی بجا آوری امت پر واجب ہے (حاکم نے اپنی تاریخ میں ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں خطیب اور دیلمی نے سہل بن سعد سے خطیب نے کہا اس میں عمر بن ابراہیم کردی متفرد ہے وہ ذاھب الحدیث ہے المتناھیہ: ۲۹۲)

۳۲۵۹۴ ..... ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے جتنا عرصہ چاہے اور دنیا کی نعمتوں میں سے جو چاہے کھائے یا اپنے رب سے ملنے کو اختیار کرے (یہ سنکر) ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے تو فرمایا لوگوں میں صحبت اور ذات کے لحاظ ابوبکر بن ابی قحافہ سے زیادہ ہم پر کسی کا احسان نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن دوستی اور ایمانی اخوت ہے دو مرتبہ ارشاد فرمایا لیکن تمہارے نبی اللہ کے خلیل ہیں۔ (احمد، ترمذی اور کہا غریب ہے طبرانی بغوی نے ابن ابی المعل سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی)

۳۲۵۹۵ ..... میں ہر دوستی والے سے برات کا اظہار کرتا ہوں اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو خلیل بناتا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن میرے بھائی اور غار ثور کے ساتھی ہیں۔ (ابن الدباغ اندلسی نے جمیل العرانی سے نقل کیا)

۳۲۵۹۶ ..... میں اللہ کے سامنے برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ اس سے کہ تم میں سے کوئی میرا خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا ہے جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا سن لو کہ تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبور کو مساجد بناتے سن لو قبور کو مساجد مت بناؤ میں تمہیں اس سے روکتا ہوں (۔مسلم نے جندب رضی اللہ عنہ سے نقل حدیث ۳۲۵۵۷ میں گذر چکی ہے)

۳۲۵۹۷..... تم میں میرے لئے خلیل ہے اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا اللہ رب العزت نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا سن لو تم سے پہلے لوگ انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو مساجد بناتے تھے میں تمہیں اس سے روکتا ہوں۔ (طبرانی جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۵۹۸..... ہر نبی کے امت میں خلیل ہے میرا خلیل ابوبکر ہے تمہارے نبی رحمٰن کے خلیل ہیں۔ (ابونعیم نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خلیل ہونا

۳۲۵۹۹..... اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن میرے بھائی اور ساتھی ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو اپنا خلیل بنایا ہے۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ذخیرۃ الخلفاء ۴۶۰۹)

۳۲۶۰۰..... اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ (براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بخاری میں)

۳۲۶۰۱..... اگر اللہ کے علاوہ امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن دینی بھائی اور رغار کے ساتھی ہیں۔ (احمد، بخاری نے ابن الزبیر سے بخاری ابن عباس رضی اللہ عنہما سے شیرازی القاب میں سعد سے نقل کیا)

۳۲۶۰۲..... اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن تم اسی طرح کہو جس طرح اللہ نے کہا صحابی۔ (ابن عساکر نے جابر سے نقل کیا)

۳۲۶۰۳..... اگر میں اللہ کے سوا کسی زندہ آدمی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا صحبت اور مال کے اعتبار سے ابوبکر سے زیادہ کسی کا مجھ پر احسان نہیں کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر کے مال نے پہنچایا اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۰۴..... مال اور اہل سے مجھ پر احسان کے اعتبار سے کوئی شخص ابوبکر سے افضل نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی اخوت ہے۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۰۵..... ذاتی اعتبار سے کوئی شخص ابوبکر سے زیادہ مجھ پر محسن نہیں اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی مجھے دارالہجرت کی طرف نکالکر لایا اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن قیامت تک اخوات اور مؤدت قائم رہے گی۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۶۰۶..... کسی شخص کا صحبت اور ذاتی مال کے عتبار سے مجھ پر ابوبکر سے زیادہ کسی کا احسان نہیں اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر بن ابی قحافہ کو بناتا لیکن ایمانی دوستی و بھائی بندی ہے تمہارا نبی خلیل اللہ ہے۔ (ابن السنی نے عمل الیوم واللیلہ میں ابی معلی سے نقل کیا)

۳۲۶۰۷..... اے ابوبکر میرے نزدیک صحبت اور مالی احسان کے اعتبار سے سب سے افضل ابن ابی قحافہ ہے۔ (طبرانی نے معاویہ سے نقل کیا)

۳۲۶۰۸..... کسی کے مال نے مجھے کبھی اتنا نفع نہ دیا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا۔ حلیۃ الاولیاء بروایت ابی ہریرۃ۔

۳۲۶۰۹..... اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے طرف مبعوث فرمایا تم نے مجھے جھٹلایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی میرے ساتھ ہمدردی کی اپنے مال وجان سے کیا تم میری وجہ سے میرے ساتھی کو چھوڑ دو گے۔ (بخاری نے ابی الدرداء سے نقل کیا)

۳۲۶۱۰..... میرے ساتھی کو میرے لئے چھوڑ دو کیونکہ میں تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہوں ہر ایک نے مجھے جھٹلایا سوائے ابوبکر صدیق کے کیونکہ انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی۔ (خطیب نے ابوسعید سے نقل کیا)

۳۲۶۱۱..... میں نے معراج کی رات جبرائیل سے کہا کہ میری قوم میری تصدیق نہیں کرے گی تو بتایا ابوبکر تصدیق کرے گا وہ صدیق ہیں۔ (ابن سعد نے ابی وھب مولیٰ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۱۲...... میں نے جس پر بھی اسلام پیش کیا اس کو تامل ہوا سوائے ابوبکر صدیق انہوں نے بلا تامل قبول کرلیا۔ (دیلمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

بلا دلیل اسلام قبول کرنے والا

۳۲۶۱۳...... میں نے اسلام کے متعلق جس سے بھی گفتگو کی اس نے انکار کیا مجھے میرا کلام واپس کیا سوائے ابن ابی قحافہ کے میں نے ان سے جس موضوع پر بھی بات چیت کی اس کو قبول کیا اور قبول کرنے میں جلدی دکھائی۔ (ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۶۱۴...... اے ابوبکر ان دو کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔ (احمد، بخاری، مسلم، ترمذی نے انس اور ابوبکر سے نقل کیا) بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس وقت کہا جب میں غار میں تھا اگر کوئی اپنے قدم کے نیچے دیکھے تو ہمیں دیکھ لیں گے تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا یہ حدیث ۳۲۵۶۸ میں گذر چکی ہے)

۳۲۶۱۵...... اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا ہے۔ (دیلمی نے ام ھانی سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۱۶...... ابوبکر عتیق اللہ ہے آج سے۔ (ابونعیم نے معرفہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اس میں اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ متروک ہے)

۳۲۶۱۷...... جس کو یہ بات خوش کرے کہ جنتی آدمی کو دیکھے تو ان کو یعنی ابوبکر کو دیکھے۔ (ابن سعد حاکم عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۶۱۸...... جس کو کسی جنتی آدمی کو دیکھنے سے خوشی ہو وہ ابوبکر کو دیکھے (طبرانی ابونعیم نے معرفہ میں نقل کیا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ضعیف قرار دیا)

۳۲۶۱۹...... اے ابوبکر آپ آگ سے اللہ کے آزاد کردہ ہیں۔ (حاکم اور ابن عسا کرنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۰...... ایک شخص کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے چلتے دیکھا تو ارشاد فرمایا تم ایک اولیٰ سے آگے چلتے ہو جو تم سے بہتر ہے ابوبکر ہر اس شخص سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غرب ہو۔ (ابن عسا کرنے ابی الدرداء سے نقل کیا)

۳۲۶۲۱...... کیا تم ایسے شخص سے آگے چلتے ہو جو تم سے بہتر ہے تم نہیں جانتے ہو سورج کسی پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا جو ابوبکر سے بہتر ہو سوائے رسولوں اور نبیوں کے۔ (ابونعیم نے فضائل میں ابی الدرداء سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۲...... اے ابوالدرداء کیا تم ایسے آدمی سے آگے چلتے ہو جو تم سے دنیا اور آخرت میں بہتر ہے انبیاء کے علاوہ سورج طلوع اور غروب نہیں ہوا کسی ایسے شخص پر جو ابوبکر سے بہتر ہو۔ (حلیۃ الاولیاء وابن النجار نے ابی الدرداء سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۳...... ایسے شخص سے آگے مت چلو جو تم سے بہتر ہے ابوبکر ہر اس شخص سے افضل ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب۔ (طبرانی نے ابی الدرداء سے نقل کیا)

۲۳۴۶۲۴...... جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش کے میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی دیکھ لیتا تو ارشاد فرمایا کہ میری امت میں آپ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (حاکم نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۵...... اے اللہ ابوبکر کا مقام قیامت کے روز میرے ساتھ کردے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۶۲۶...... جنت میں پرندہ بختی اونٹ کی طرح جنت کے درخت میں چرے گا ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ پھر تو وہ تر و تازہ ہوگا فرمایا اس درخت میں کھانا اس سے زیادہ تازگی کا سبب ہوگا میں امید کرتا ہوں آپ کھانے والوں میں سے ہوں گے۔ (احمد، سعید بن منصور نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۲۷...... فرشتے ابوبکر انبیاء اور صدیقین کے ساتھ جنت میں لے کر آئیں گے ان کو آراستہ کر کے لائیں گے۔ (دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ

سے نقل کیا)

۳۲۶۲۸...... جنت میں ایک شخص ہوگا جنت کے تمام محلات جھروکے اس کو کہیں گے مرحبا مرحبا ہمارے پاس آئیں ہمارے پاس آئیں آپ وہ ہیں اے ابوبکر (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۲۹...... اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے عمومی تجلی فرماتے ہیں جب کہ ابوبکر کے لئے خصوصی تجلی فرماتے ہیں۔(ابن نجار نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الموضوعات ۳۰۶۱)

۳۲۶۳۰...... اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے آپ کو رضوان اکبر عطاء فرمایا ہے پوچھا رضوان کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے عمومی تجلی فرمائے ہیں تمہارے خاص۔(ابن مردو نے انس رضی اللہ عنہ علیہ السلام سے حاکم نے مستدرک میں جابر رضی اللہ عنہ الموضوعات ۳۰۵۱)

۳۲۶۳۱...... اللہ تعالیٰ آسمان پر ناپسند فرماتے ہیں کہ زمین میں ابوبکر پر عیب لگایا جائے۔(حارث سے معاذ رضی اللہ عنہ سے ابن جوزی موضوعات میں اس کو ذکر کیا)

صدیق اکبر پر عیب لگانا اللہ کو ناپسند ہے

۳۲۶۳۲...... اللہ تعالیٰ آسمان کے اوپر ناپسند کرتے ہیں کہ ابوبکر پر عیب لگایا جائے۔(طبرانی اور ابن شاھین نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۱۷۵۷)

۳۲۶۳۳...... اے عمر تونے اپنے کمان کو بغیر تانت کے بنایا۔تمہاری دوستی میں اتنا فاصلہ ہے جتنا تمہارے کلمات میں۔(ابونعیم نے ابوبکر سے نقل کیا)

۳۲۶۳۴...... میں اسلام کی تلوار ہوں اور ابوبکر ردت کی تلوار۔ دیلمی نے عرفجہ بن صریح سے نقل کیا۔

۳۲۶۳۵...... قیامت کے روز تمام لوگوں سے حساب ہوگا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے۔(خطیب نے متفق اور مفترق میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل اس کی سند قابل اعتبار ہے)۔

۳۲۶۳۶...... قیامت کے روز ابوبکر کے علاوہ تمام لوگوں کا حساب ہوگا۔(ابونعیم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۶۳۷...... علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں نے تمہاری تقدیم کے لئے اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے انکار کیا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کرے گے۔(خطیب ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا المتناھیہ ۲۹۱)

۳۲۶۳۸...... اے میں نے تمہیں مقدم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ درخواست کی اللہ تعالیٰ نے انکار کیا سوائے علی رضی اللہ عنہ کو مقدم کرنے کے۔(دیلمی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۳۹...... قوموں کو کیا ہوا کہ انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں میرے عہد کو توڑ دیا اور میری وصیت کو ضائع کر دیا وہ غار میں میرے وزیر اور انیس ہیں ان اقوام کو میری شفاعت حاصل نہ ہوگی۔(ابن مردویہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۴۰...... مجھے جو فضلیت بھی حاصل ہے اس کا آدھا تمہیں حاصل ہے یہاں تک شھادت مجھے ملی ہے خیبر کے زہر سے اور تمہیں اس سانپ کے زہر سے جس نے غار ثور میں تمہیں ڈسا تھا یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔(دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۴۱...... تم میں سے ایک کے ساتھ جبرائیل ہے دوسرے کے ساتھ میکائیل اسرائیل بڑے فرشتہ ہیں جو قتال میں شریک ہوئے ہیں یہ ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔(احمد اور حاکم نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۵۲...... اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے مجھے مجھ پر ایمان لانے والوں کا ثواب عطاء فرمایا ہے آدم علیہ السلام سے میری بعثت تک اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ثواب عطاء فرمایا ہے مجھ پر ایمان لانے والوں کا میری بعثت سے قیامت تک۔(خطیب، دیلمی اور ابن جوزی نے واھیات میں

علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے المتناھیہ ۲۹۳)

۳۲۶۴۳.....اے ابوبکر کیا تم پسند نہیں کرتے ہو اس قوم کو جن کو خبر پہنچی تم مجھ سے محبت کرتے ہو وہ تم سے محبت کرتے ہیں تمہاری مجھ سے محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتے ہیں۔ (ابوالشیخ اور ابونعیم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۴۴.....اے ابوبکر جب نماز قائم ہو جائے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں۔ (حاکم نے سھل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

فضائل حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم

۳۲۶۴۵.....ابوبکر، عمر اولین آخرین میں بہتر ہیں اور آسمان وزمین والوں میں بہتر ہیں سوائے انبیاء ومرسلین کے۔ (حاکم نے کنی میں عدی اور خطیب نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۲۸ ضعیف الجامع: ۵۸)

۳۲۶۴۶.....میرے بعد ابوبکر وعمر کی اقتداء کرو کیونکہ وہ دونوں اللہ کی کھینچی ہوئی رسی ہیں جس نے ان دونوں کو تھاما اللہ کی مضبوط رسی کو تھاما جو کبھی نہیں ٹوٹے گی۔ (طبرانی نے ابی الدرداء سے رضی اللہ عنہ روایت کی ضعیف الجامع ۱۰۶۰ الضعیفہ ۲۳۳)

۳۲۶۵۷.....ہر نبی کے لئے آسمان والوں میں سے دو وزیر ہیں اور زمین والوں سے دو اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اہل زمین سے ابوبکر اور عمر ہیں۔ (ترمذی نے ابوسعید سے نقل کیا اور ضعیف فرادد یا ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۳۹)

۳۲۶۴۸.....ایک شخص گائے پر سوار ہو کر جا رہا تھا وہ گائے متوجہ ہو کر کہنے لگی مجھے سواری کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ کھیتی باڑی کے لئے پیدا فرمایا ہے میں ابوبکر عمر انہی بے زبانوں کی وجہ سے امن میں ہیں آدمی اپنی بکریوں میں تھا اچانک ایک بھیڑیا آیا اور ایک بکری لے گیا مالک اس کی تلاش میں نکلا حتیٰ کہ بھیڑیا کے منہ سے چھڑا لیا تو بھیڑیے نے کہا آج تو تو نے اس کو مجھ سے چھڑا لیا ہے تو اس کو چھڑانے والا کون ہوگا جس دن درندے ہی درندے ہوں گے میرے علاوہ اس کا کوئی حفاظت کرنے والا نہ ہوگا پھر فرمایا میں ابوبکر اور عمر انہی کی وجہ سے امن میں ہیں۔ (احمد بیہقی ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۴۹.....ایک کمرہ سرخ یاقوت ایک اور سبز زبرجد کا ایک سفید موتیوں کا بنا ہوا ہوگا اس میں کوئی نقص اور عیب نہیں اہل جنت ایک دوسرے کو ان میں سے ایک کمرہ دکھائیں گے جیسے آسمان کے افق پر ایک دوسرے کو مشرقی اور مغربی ستارے دکھاتے ہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی انہی جنتوں میں سے ہوں گے دونوں کو مبارک ہو۔ (حکیم نے سھل بن سعد سے نقل کیا ضعیف الجامع ۳۹۲۵)

۳۲۶۵۰.....اوپر کے درجات والوں کی نیچے والے اس طرح دیدار کریں گے جیسے تم آسمان کے افق پر ستاروں کا دیدار کرتے ہو ابوبکر بھی انہی میں سے ہو گا مبارک ہو۔ (احمد، ترمذی، ابن حبان نے ابی سعید سے نقل کیا طبرانی نے جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے ابن عسا کرنے ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۶۵۱.....اعلیٰ علیین والوں میں سے کوئی اہل جنت کو جھانک کر دیکھے گا تو اس کا چہرہ اہل جنت کے لئے ایسے چمکدار ہوگا جیسے چودھویں کا چاند اہل دنیا کے لئے چمکتا ہے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی انہی اعلیٰ علیین والوں میں سے ہیں دونوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ (ابن عسا کرنے ابی سعید سے نقل کیا۔ ضعیف الجامع ۱۸۴۰)

۳۲۶۵۲.....یہ دونوں جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں اولین اور آخرین میں سے سوائے انبیاء اور مرسلین کے اے علی ان کو خبر مت دو یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ۔ (ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۹۶)

۳۲۶۵۳.....یہ دونوں کان اور آنکھ ہیں یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ (ترمذی حاکم نے عبداللہ بن حنظلہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۵۴.....ابوبکر عمر جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں اولین اور آخرین کے لئے سوائے انبیاء ومرسلین کے۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا) ابن ماجہ نے ابی جحیفہ سے ابویعلی اور ضیاء مقدسی نے مختارہ میں انس رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے یوسف میں جابر اور ابوسعید

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۵۵......ابوبکر وعمر کا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسا سر کی لئے کان آنکھ(ابویعلیٰ باوردی وابونعیم ابن عسا کر نے مطلب بن عبداللہ بن حطب سے انہوں نے اپنے والد اپنے دادا سے نقل کیا ابن عبدالبر نے کہا اس کو اور کوئی روایت کرنے والا نہیں حلیۃ الاولیا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۳۲۶۵۶......میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو۔(احمد، ترمذی، ابن ماجہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۵۷......میرے بعد میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرو اور عمار کے طریقہ پر چلو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھامو۔ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رویانی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عدی نے انس رضی اللہ عنہ سے طبرانی نے اوسط میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۶۵۸......اللہ تعالیٰ نے چار وزراء سے میری تائید فرمائی اہل آسمان میں سے دو جبرائیل اور میکائیل اور اہل زمین سے دو ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہ۔(طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ضعیف الجامع ۱۵۷۶)

۳۲۶۵۹......ہر نبی کے ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں خواص ہوتے ہیں میرے خواص میرے صحابہ میں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع:۱۹۴۰)

۳۲۶۶۰......ہر نبی کے دو وزیر ہوتے ہیں میرے وزیر اور میرے ساتھی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابن عسا کر نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۶۱......میرے دو وزیر ہیں آسمان والوں میں سے اور دو زمین والوں میں سے میرے دو وزیر اہل آسمان سے جبرائیل اور مکائیل ہیں اور اہل زمین سے دو وزیر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں(خطیب نے ابوسعید سے اور حکیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۷ ضعیف الجامع ۱۹۷۲)

شیخین رضی اللہ عنہم سے محبت علامت ایمان ہے

۳۲۶۶۲......ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کی علامت ہے ان سے بغض رکھنا نفاق ہے۔(عدی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۶۳......میرے بعد میری بہترین امت ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابن عسا کر نے علی وزبیر رضی اللہ عنہ سے اکٹھا نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۲۹۰۴)

۳۲۶۶۴......اہل جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مثال جنت میں جیسے ثریا ستارہ کی مثال ستاروں میں۔(خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۶۵......آسمان میں دو فرشتے ہیں ایک سختی کا حکم دیتا ہے دوسرا نرمی کا اور دونوں صحیح ہیں ایک جبرائیل دوسرا مکائیل دو نبی ہیں ایک سختی ایک نرمی کا حکم کرتے ہیں دونوں صحیح ہیں ابراہیم اور نوح میرے دو ساتھی ہیں ایک نرمی ایک سختی کا حکم کرتے ہیں دونوں صحیح ہیں ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ۔(ابن عسا کر نے اسلمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۶۶......میں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کو مقدم نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے دونوں کو مقدم کیا ہے۔(ابن نجار نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۱۵۲۱)

۳۲۶۶۷......جس کو تم دیکھو کہ ابوبکر اور عمر کا برائی سے تذکرہ کرتا ہے وہ اسلام کو(مٹانا چاہتا ہے۔(ابن قانع حجاج سہمی سے نقل کیا ضعیف الجامع ۵۵۹۱)

۳۲۶۶۸.....اے اور اپنی جگہ قائم رہو کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق یا شھید ہے۔(احمد ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا احمد نے انس اور بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے)

الخلفاء الثلاثة

۳۲۶۶۹.....اے کوہ ثبیر رک جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔(ترمذی نسائی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وضعیف نسائی وضعیف الجامع ۸۴۶)

۳۲۶۷۰.....اے احد رک جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی صدیق اور دو شہید ہیں۔(بخاری ابوداؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے ترمذی نے عثمان رضی اللہ عنہ سے احمد ابو یعلی ابن حبان نے سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

فضائل ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم.....من الاکمال

۳۲۶۷۱.....اس دین میں ابوبکر اور عمر کا مقام ایسا ہے جیسے سر میں کان اور آنکھ کا۔(خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے ابن النجار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے)

۳۲۶۷۲.....ان دونوں کو کیسے بھیجوں یہ دونوں دین کے لئے ایسے ہیں جیسے سر کے لئے کان اور آنکھ یعنی ابوبکر وعمر۔(طبرانی اور ابونعیم نے فضائل صحابہ انس رضی اللہ عنہ نقل کیا)

۳۲۶۷۳.....ہر پیدا ہونے والے بچہ کی ناف میں وہ مٹی ہوتی ہے جس سے وہ پیدا ہوا جب وہ ارذل العمر کو پہنچ جاتا ہے اس کو اس مٹی کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا یہاں تک اسی میں دفن کیا جاتا ہے میں اور ابوبکر اور عمر ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے اسی میں دفن کئے جائیں گے۔(خطیب نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا غریب ہے اللآلی ۱/۳۰۹ المتناھیہ ۳۱۰)

۳۲۶۷۴.....میں نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چند لوگوں کو بادشاہوں کے پاس دعوت دینے کے لیے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ ان کو اسلام کی دعوت دی جائے جیسے عیسیٰ بن مریم نے حوارین کو بھیجا لوگوں نے کہا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیں کیونکہ وہ بلیغ ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے تو استغناء نہیں کیونکہ یہ دونوں دین اسلام کے لئے ایسے ہیں جیسے جسم کے لئے کان اور آنکھ۔(طبرانی حاکم نے الکنی میں ابن عمرو سے اور طبرانی نے عمرو سے نقل کیا)

۳۲۶۷۵.....میں نے ارادہ کیا کہ کچھ لوگوں کو دوسروں کی طرف بھیجوں تاکہ ان کو دین کی تعلیم دی جائے جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریین کو بنی اسرائیل کے پاس بھیجا تو لوگوں نے کہا کہ ابوبکر وعمر کو بھیجیں تو آپ نے ارشاد فرمایا ان سے تو غنا نہیں ہے یہ دونوں دین کے لئے ایسے ہیں جیسے جسم کے لئے سر۔(ابن عساکر نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۷۶.....میں نے ارادہ کیا کہ آفاق کی طرف لوگوں کو بھیجا جائے تاکہ لوگوں کو سنن اور فرائض سکھائے جائیں جیسے عیسیٰ علیہ السلام نے حواریین کو بھیجا تو کہا گیا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیجتے فرمایا ان کی مجھے ضرورت ہے ان کی حیثیت دین میں (سر کے لئے) کان وآنکھ کی طرح ہے۔(حاکم نے نقل کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۶۷۷.....ہر نبی کے لئے صحابہ میں سے خواص ہوتے ہیں میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں میرے خواص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابن عساکر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۷۸.....ہر نبی کے اہل آسمان اور اہل زمین میں سے دو دو وزیر ہوتے ہیں میرے وزیر اہل آسمان میں سے جبرائیل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۶۷۹......میرے وزیر آسمان والوں میں سے جبرائیل ومیکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابن عساکر نے ابن عمر اور ابی امامہ سے نقل کیا)

۳۲۶۸۰......اگر مشورہ میں تم دونوں کا اتفاق ہو جائے تو میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔(احمد نے عبدالرحمن بن غنم سے فرمایا الضعیفہ ۱۰۰۸)

۳۲۶۸۱......ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا الحمدللہ الذی اهدنی بکما یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے تمہارے ذریعہ میری تائید فرمائی۔(طبرانی دارقطنی نے افراد میں اور باوردی نے حاکم نے اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن عساکر نے ابی الردوی دوسی سے)

۳۲۶۸۲......ابوبکر اور عمر کا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے (خطیب اور ابن جوزی نے واھیات میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الضعیفہ ۱۷۳۴)

۳۲۶۸۳......میں ابوبکر وعمر ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے۔ **دیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما اللآلی ۳۲۱**

۳۲۶۸۴......اس میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکر اور عمر ہیں۔(ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا محفوظ موقوف ہے)

۳۲۶۸۵......اسلام میں کوئی لڑکا ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ پاکیزہ پاک اور افضل پیدا نہیں ہوا۔(دیلمی اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

۳۲۶۸۶......ابوبکر وعمر آسمان وزمین والوں میں سب سے بہتر ہیں اور قیامت تک باقی رہنے والوں میں بھی بہتر ہیں۔(دیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الضعیفہ ۱۷۴۲)

۳۲۶۸۷......اگر تمہارا خواب سچا ہو تو تمہارے حجرہ میں اہل جنت میں سب سے افضل شخص کو دفن کیا جائے گا۔(طبرانی نے ابی بکرہ سے نقل کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں گر رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ ارشاد فرمایا)۔

۳۲۶۸۸...... مجھے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا گیا میری امت کو دوسرے پلڑے میں تو میں امت پر بھاری ہوا پھر ابوبکر وعمر لا کر دوسرے پلڑے میں ڈالا گیا تو امت کا پلڑا بھاری ہو گیا پھر ابوبکر کو اٹھا کر عمر کو رکھا گیا تب بھی میری امت کا پلڑا بھاری رہا پھر میزان کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا میں دیکھ رہا تھا۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابی امامہ سے نقل کیا)

ابوبکر رضی اللہ عنہ پوری امت کے برابر ہیں

۳۲۶۸۹......میں نے دیکھا میں ترازو کے ایک طرف اور پوری امت کو دوسری طرف رکھا گیا تو برابر رہا پھر ابوبکر کو ایک طرف امت کو دوسری رکھا گیا ترازو برابر رہا پھر عمر کو ایک طرف امت کو دوسری طرف رکھا گیا ترازو برابر رہا پھر ترازو واٹھالیا گیا۔(طبرانی ابن عدی ابن عساکر کے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا المتناھیہ ۳۲۸)

۳۲۶۹۰......میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے حوض پر پانی کا ڈول کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا مجھے راحت پہنچانے کے لئے انہوں نے دو ڈول کھینچے ان کے کھینچے میں ضعف تھا اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر ابن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور ڈول ہاتھ میں لیا یہاں تک کہ لوگ واپس ہوئے ابھی حوض ابل رہا تھا۔(احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۱......میں نے خواب دیکھا کہ میں رسی سے ڈول کھینچ رہا ہوں قلیب پر ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے مجھ سے ڈول لے لیا اور دو ڈول کھینچا لیکن ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے لیا تو ان کے ہاتھ میں ڈول بڑا ہو گیا میں نے کسی صحت

مند شخص کو اس جیسے طاقت والا نہیں دیکھا حتیٰ کہ لوگوں نے اس سے اونٹ باندھنے کی جگہ تک کو بھر لیا۔ (بخاری ترمذی نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا)

۳۲۶۹۳...... میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں زمین کو سیراب کر رہا ہوں اور میرے پاس کچھ بکریاں جمع ہوگئیں کالے اور مٹیالے رنگ کی ابوبکر آئے انہوں نے ڈول لے کر دو ڈول پانی نکالا ان میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر نے پانی نکالنا شروع کیا ڈول بڑا ہو گیا انہوں نے حوض کو بھر دیا آنے والے خوب سیر ہوئے میں نے تعبیر کی کہ سود سے مراد عرب ہیں اور مٹیالے سے مراد عجم ہیں۔ (احمد طبرانی نے ابی الطفیل سے نقل کیا)

۳۲۶۹۳...... اے ابوبکر میں نے رات خواب میں دیکھا کہ میں قلیب پر ہوں میں کنویں سے پانی نکال رہا ہوں اتنے میں آپ بھی آ گئے آپ نے بھی نکالا لیکن نکالنے میں آپ کمزور تھے اللہ آپ کی مغفرت فرمائے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو ڈول اور بڑا ہو گیا اور لوگوں نے اونٹ کے بازوں تک کے لئے پانی بھر لئے۔ (طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۴...... میرے بعد خلافت کے امام ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اس سند میں علی بن صالح انماطی ہے امام ذھبی نے مغنی میں کہا ہے کہ وہ موضع احادیث روایت کرتا ہے میزان اعتدال میں اس حدیث کو اس کے حالات کے تحت ذکر کیا ہے اور کہا باطل ہے علی بن صالح غیر معروف ہے اور وضع حدیث کے ساتھ متہم ہے ان کے علاوہ راوی صحیح ہیں حافظ بن حجر نے لسان میں کہا ہے کہ علی بن صالح کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اہل عراق نے ان سے روایت لی ہے اور وہ مستقیم الحدیث ہے اور کہا مناسب یہ ہے لہٰذا ذھبی نے ان سے پہلے جن کی تضعیف کی ہے ان کی تحقیق کر لی جائے۔)

۳۲۶۹۵...... کیا نہ بتلا دوں کہ تمہارے مثل فرشتوں میں کون ہیں اور انبیاء میں کون ہیں؟ اے ابوبکر تمہارے مثل فرشتوں میں میکائیل ہیں جو رحمت لے کر نازل ہوئے ہیں اور تمہارے مثل انبیاء میں ابراہیم علیہ السلام ہیں جب قوم نے ان کو جھٹلایا اور ان کے شان میں گستاخی کی تو انہوں نے فرمایا:

فمن تبعنی فانہ منی ومن عصانی فانک غفور رحیم

''جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔''

تمہارے مثل اے عمر فرشتوں میں جبرائیل ہیں جو تکالیف تنگی اور عذاب لے کر اللہ کے دشمنوں پر اترتے ہیں اور تمہارے مثل انبیاء میں جیسے نوح علیہ السلام ہیں جب کہا:

رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً

''اے میرے رب! زمین پر کافروں کا کوئی گھر مت چھوڑ۔'' (عدی اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں اور ابن عساکر نے ابی عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۶...... ابوبکر و عمر کی مثال نوح اور ابراہیم علیہ السلام کی ہے انبیاء ہیں ایک اللہ کی خاطر پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں وہ بھی صحیح میں دوسرا دودھ سے بھی زیادہ نرم ہیں وہ بھی صحیح ہیں۔ (ابونعیم نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۷...... میں ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ قیامت کے روز اس طرح اٹھائے جائیں گے۔ شھادت کی انگلی درمیانی انگلی اور چھوٹی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا ہم لوگوں کی نگرانی کریں گے۔ (حکیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۶۹۸...... میں قیامت کے روز ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان اٹھایا جاؤں گا میں حرمین کے درمیان کھڑا ہوں گا تو اہل مدینہ اور اہل مکہ میرے پاس آئیں گے۔ (ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۶۹۹...... پہلا مقدمہ اللہ کے دربار میں علی اور معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیش ہوگا اور جنت میں سب سے پہلے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے۔ (ابن النجار، دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا تذکرۃ الموضوعات ۱۰۰ ذیل اللآلی ۷۶)

۳۲۷۰۰...... جب صالحین کا شمار ہونے لگے ابوبکر کے پاس آؤ جب مجاھدین کا شمار ہونے لے عمر بن خطاب کے پاس آؤ عمر میرے ساتھ ہیں جہاں جاؤں میں عمر کے ساتھ ہوں وہ جہاں جائے جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ (ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۰۱...... میں نے حمزہ اور جعفر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گویا کہ ان کے سامنے تھالی ہے اس میں بیر ہیں زبرجد کی طرح اس میں سے ایک بیر کھایا پھر انگور بن گیا اس میں سے کھایا پھر طب۔ (تر کھجور) بن گئی اس میں سے کھایا میں نے ان سے پوچھا اعمال میں افضل کونسا پایا؟ تو بتایا لا الہ الا اللہ میں نے پوچھا اس کے بعد تو بتایا آپ پر درود بھیجنا میں نے کہا اس کے بعد تو بتایا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت۔ (دیلمی نے ابن عباس سے نقل کیا)

۳۲۷۰۲...... میں اپنی امت کے لئے ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے میں ایسا ہی اجر کی امید رکھتا ہوں جس طرح لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ (دیلمی نے بروایت انس رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۰۳...... ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کا حصہ ہے اور ان سے بغض رکھنا نفاق ہے انصار سے محبت ایمان کا حصہ ہے ان سے بغض نفاق ہے عرب سے محبت ایمان کا حصہ ہے ان سے بغض نفاق ہے جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دے اس پر اللہ کی لعنت جو ان کے متعلق میرا خیال رکھے، میں قیامت کے روز اس کا خیال رکھوں گا۔ (ابن عساکر نے دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۲۲۸۰)

شیخین رضی اللہ عنہم سے بغض کفر ہے

۳۲۷۰۴...... ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے محبت سنت ہے ان سے بغض کفر ہے انصار سے محبت ایمان ان سے بغض کفر ہے عرب سے محبت ایمان ان سے بغض کفر ہے جو میرے صحابہ کو گالی دے اس پر اللہ کی لعنت جو ان کے متعلق میرا خیال رکھے میں اس کا خیال رکھوں گا قیامت کے روز۔ (ابن عساکر اور ایلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۰۵...... جس نے سنت پر مضبوطی سے عمل کیا وہ جنت میں داخل ہوگا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سنت کیا ہے؟ فرمایا تمہارے والد سے اور ان کے ساتھی عمر رضی اللہ عنہ سے محبت ہے۔ (دارقطنی نے افراد میں ابن جوزی نے وھبیات میں اور رافعی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا المتناھیہ ۳۱۳)

۳۲۷۰۶...... میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر کو مقدم نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا اور ان کے ذریعہ مجھ پر احسان فرمایا ان کی اطاعت کرو ان کے ذکر کی اقتداء کرو جو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے وہ درحقیقت میرے ساتھ اور اسلام کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے۔ (ابن النجار نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الکشف الالٰہی ۹۰۵)

۳۲۷۰۷...... اے علی کیا تم اس شخص سے محبت کرتے ہو یعنی ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے ان سے محبت رکھو جنت کے مستحق بنو گے۔ (الخطیب بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۰۸...... واللہ میں تم دونوں سے محبت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تم دونوں سے محبت کی وجہ سے فرشتے بھی تم سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تم سے محبت کی وجہ سے اللہ اس سے محبت فرماتا ہے جو تم سے محبت کرے اور اس سے اچھا تعلق قائم فرماتا ہے جو تم سے اچھا سلوک کرے اس سے تعلق منقطع فرماتا ہے جو تم سے تعلق توڑے اور اس سے بغض رکھتا ہے جو تم سے دنیا وآخرت کے اعتبار سے بغض رکھے یہ آپ نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (ابن عساکر بروایت ابی سعید اس میں داؤد بن سلیمان شیبانی ضعیف ہیں)

۳۲۷۰۹...... ابوبکر وعمر سے مؤمن ہی محبت رکھتا ہے اور منافق بغض رکھتا ہے۔ (ابوالحسن صیقلی نے اپنی امالیہ میں خطیب اور ابن عساکر نے جابر

رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۱۰......مؤمن ابوبکر وعمر سے بغض نہیں رکھتا منافق ان سے محبت نہیں کرتا۔ (ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الجامع المصنف ۱۴)

۳۲۷۱۱......جس کو دیکھو کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ کا برائی سے تذکرہ کرتا ہے اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ مجھے اور اسلام کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ (ابونعیم وابن قانع بروایت ابراہیم بن منبہ بن الحجاج اسہمی اپنے والد سے اپنے دادا سے اس کی سند میں مجاہیل ہیں ضعیف الجامع ۵۵۹۱:)

۳۲۷۱۲......ابوبکر وعمر اولین وآخرت کے سن رسیدہ اھل جنت کے سردار ہیں سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ابن ماجہ طبرانی نے ابی جحیفہ ابویعلی اور ضیاء مقدسی نے مختارہ میں انس رضی اللہ عنہ سے بزار طبرانی نے اوسط میں ابن سعید ہے بروایت جابر رضی اللہ عنہ ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے)

۳۲۷۱۳......ابوبکر عمر کو گالی مت دو کیونکہ وہ اولین وآخرین اہل جنت کے بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء ومرسلین کے حسن وحسین رضی اللہ عنہ کو گالیاں مت دیا کرو وہ اولین وآخرین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کو گالی مت دو کیونکہ جو علی رضی اللہ عنہ کو گالی دے گویا کہ اس نے مجھے گالی دی ہے اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی ہے جو اللہ کو گالی دے اللہ اس کو عذاب میں گرفتار فرمائے گا۔ (ابن عساکر اور ابن النجار نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)۔

فضائل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۳۲۷۱۴......اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو جاری فرمایا ہے۔ احمد ترمذی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ احمد ابو داؤد حاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ ابو یعلی ابن عساکر بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت بلال ومعاویہ رضی اللہ عنہ

۳۲۷۱۵......میرے بعد حق عمر بن خطاب کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی جائے۔ (حکیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ضعیف الجامع ۲۷۸۵ کشف الخفاء ۱۱۶۰)

۳۲۷۱۶......حق اور سچ میرے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی ہو۔ (ابن النجار نے فضل سے نقل کیا)

۳۲۷۱۷......اللہ تعالیٰ نے حق کو جاری فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان ودل پر وہ فاروق ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حق وباطل کے درمیان جدائی پیدا فرمائی۔ (ابن سعد نے ایوب بن موسیٰ سے مرسلاً نقل کیا ہے ضعیف الجامع ۱۵۸۶ کشف الخفاء ۶۸۱)

۳۲۷۱۸......اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق رکھ دیا ہے اسی سے گفتگو فرماتے ہیں۔ (ابن ماجہ نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۱۹......اسلام کے بعد سے شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے کبھی اتفاقیہ ملاقات ہو جائے تو چہرے کے بل گر پڑتا ہے۔ (طبرانی بروایت سدیسہ انصاریہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کی باندی ضعیف الجامع۔

۳۲۷۲۰......اے عمر شیطان تمہیں دیکھ کر بھاگ جاتا ہے۔ (احمد ترمذی ابن حبان نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۲۱......میں شیاطین انس اور جن کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ سے بھاگ رہے ہیں۔ (عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۲۲......میں نے شیطان انس اور جن کو دیکھا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر بھاگ رہے ہیں۔ (عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۲۳......آسمان کا ہر فرشتہ عمر رضی اللہ عنہ کی عزت کرتا ہے زمین کا ہر شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرتا ہے۔ (عدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کشف الخفاء ۲۷۳۷)

۳۲۷۲۴......اسلام لانے کے بعد سے شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں ملتا مگر چہرے کے بل گر پڑتا ہے۔ (ابن عساکر نے حفصہ رضی اللہ عنہا

سے نقل کیا)

۳۲۷۲۵..... اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن لوگوں کے ذریعہ فرشتوں پرفخر فرماتے ہیں عمومی طور پر اور عمر بن خطاب کے ذریعہ خصوصی طور پر آسمان کا ہر فرشتہ عمر بن خطاب کی تعظیم کرتا ہے اور زمین کا ہر فرشتہ عمر بن خطاب سے ڈرتا ہے۔(ابن عساکر وابن جوزی نے واھیات میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ذخیرۃ الحفاظ ۹۳۰ ضعیف الجامع ۱۵۷۷)

۳۲۷۲۶..... اے ابن عمر قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب بھی شیطان تم سے ایک راستہ پر ملتا ہے تو وہ فوراً راستہ بدل لیتا ہے۔(بیہقی نے سعید سے نقل کیا)

۳۲۷۲۷..... میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل نظر آیا میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے بتایا یہ قریش کے ایک نوجوان کا ہے مجھے خیال ہوا کہ وہ نوجوان میں ہوں میں نے پوچھا وہ کون؟ بتایا عمر بن خطاب اگر آپ کی غیرت کا علم نہ ہوتا میں اس محل میں داخل ہوتا۔

احمد، ترمذی، ابن حبان بروایت انس، احمد، بیہقی بروایت جابر رضی اللہ عنہ، احمد بروایت بریدہ ومعاذ رضی اللہ عنہ

۳۲۷۲۸..... میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے سامنے ابی طلحہ کی بیوی رمیصاء نظر آئی اور کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی میں نے پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہے؟ بتایا بلال ہیں میں نے ایک سفید محل جس کے صحن میں ایک باندی ہے پوچھا یہ کس کا تو بتایا یہ عمر بن خطاب کا ہے میں نے دیکھنے کے لئے اس میں داخل ہونا چاہا تو مجھے تمہاری غیرت یاد آئی۔(احمد بیہقی جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۲۹..... میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے لئے ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا اس میں سے میں نے پیا حتیٰ کہ ناخن تک سیراب ہوگیا اس کے بعد بقیہ عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ آپ نے اس کی تعبیر کی ہے بتایا علم۔(احمد، بیہقی، نسائی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۳۰..... میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگوں کو مجھ پر پیش کیا جارہا ہے ان پر قمیص ہے کسی کے سینہ تک کسی کے ٹخنے کے نیچے تک پھر عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ نے کیا تعبیر کی تو فرمایا دین۔(احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۷۳۱..... میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ہوں ایک عورت کو دیکھا محل کے ایک جانب وضوء کررہی ہے مین نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو بتایا عمر بن خطاب کا مجھے تمہاری غیرت یاد آئی اس لئے واپس آگیا۔(بیہقی، ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۳۲..... میں نے خواب میں دیکھ کہ میں ایک کنواں پر ہوں اس پر ڈول رکھا ہوا ہے میں نے اس میں سے پانی کھینچا اپنی استطاعت کے موافق پھر اس کو ابی ابی قحافہ نے لیا تو ایک یا دوڈول کھینچا ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ کی کمزوری کو معاف فرمائے پھر وہ بڑا ڈول بن گیا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا میں نے کسی جوان کو عمر رضی اللہ عنہ کی طرح پانی کھینچتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ لوگوں نے اونٹ کے باڑے تک کے لئے پانی بھرلیا۔

بیہقی ابی هریرة رضی الله عنه

۳۲۷۳۳..... میں نے دیکھا کہ میں ایک کنواں پر پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابوبکر اور عمر دونوں آگئے ابوبکر نے ڈول لیا ایک دوڈول نکالے لیکن ان کے نکالنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لیا وہ ڈول بڑا ہوگیا میں نے کسی جو ان کو عمر بن خطاب کی طرح پانی کھینچے والا نہیں دیکھا یہاں تک لوگوں نے اونٹ کے باڑے تک کے لئے پانی بھر لئے۔(احمد بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۳۴..... عمر بن خطاب اہل جنت کے چراغ ہیں۔(بزار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حلیۃ الاولیاء بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عساکر نے صعب بن جثامہ علیہ السلام رضی اللہ عنہ سے اسنی المطالب ۹۲۲ ضعیف الجامع: ۳۰۸۶)

۳۲۷۳۵..... عمر میرے ساتھ میں عمر کے ساتھ حق میرے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاں کہیں بھی ہو۔(طبرانی ابن عدی بروایت فضل اسنی المطالب ۹۲۳)

عمر رضی اللہ عنہ کی موت پر اسلام کا رونا

۳۲۷۳۶..... مجھ سے جبرائیل نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی موت پر اسلام روئے گا۔ (طبرانی بروایت ابی تذکرۃ الموضوعات ۹۴ ضعیف الجامع ۴۰۶۵)

۳۲۷۳۷..... پہلے زمانہ میں لوگ پیشین گوئی کرنے والے ہوتے تھے میری امت میں کوئی ہے ہوتو عمر بن خطاب ہے۔ (احمد بخاری، ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے احمد، مسلم، ترمذی، نسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے)

۳۲۷۳۸..... عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد جبرائیل میرے پاس آیا اور بتایا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے آسمان والے خوش ہوئے۔ (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۱۹ ضعیف الجامع ۴۷۶۵)

۳۲۷۳۹..... عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔ (ترمذی حاکم نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع: ۵۰۹۷ الکشف الالٰہی ۸۳۹)

۳۲۷۴۰..... میرے پاس جبرائیل نے آکر بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام سنائیں اس کے بعد بتادیں کہ ان کی رضا کی حالت حکمت ہے اور غصہ کی حالت عزت ہے۔ (حکیم نے نوادرالاصول ہوں میں طبرانی اور ضیاء مقدسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۴۱..... عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہیں جن سے حق سب سے پہلے مصافحہ کرتا ہے اور پہلے سلام کرتا ہے پہلے ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ حاکم نے ابی سے نقل کیا ہے ابن ماجہ نے ضعیف قرار دیا)

۳۲۷۴۲..... اے عمر آپ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (ابوداؤد نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۴۳..... ارے تیرا ناس ہو جب عمر کا انتقال ہوگا اگر اس وقت تمہارا مرنا ممکن ہوتو مر جانا۔ (طبرانی عصمہ بن مالک سے نقل کیا اسنی المطالب ۱۱۸۱)

۳۲۷۴۴..... اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔ (احمد، ترمذی، حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ طبرانی عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۰)

۳۲۷۴۵..... اللہ تعالیٰ غیور ہیں غیور کو پسند فرماتے ہیں اور بے شک عمر رضی اللہ عنہ غیور ہیں۔ رستہ فی الایمان میں عبدالرحمن بن رافع سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ الاتقان ۳۵۸، التمییز ۴۳۰

الاکمال

۳۲۷۴۷..... میرے پاس جبرائیل آیا اور بتایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام سنا دو اور یہ کہ ان کی ناراضگی عزت ہے اور رضا انصاف ہے۔ (حکیم ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۴۸..... اللہ کی رضا عمر رضی اللہ عنہ کی رضاء میں ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کی رضاء اللہ کی رضا میں ہے۔ (حاکم نے اپنی تاریخ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۴۹..... جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام سنا دو اور ان کو یہ بتادو کہ ان کی رضاء حکمت ہے اور ان کی ناراضگی عزت ہے۔ (عدی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عدی ابن عسا کر نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے ابن شاھین اور ابن عسا کر نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۷۵۰..... اے عمر تیرا غضب غیرت ہے اور تیری رضاء حکمت ہے۔ (ابونعیم اور ابن عسا کر نے عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل

کیا ہے)

۳۲۷۵۱..... کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عمر کی زبان اور دل کے پاس ہے۔ (شاشی، ابن مندۃ، ابن عساکر واصل مولی ابن عیینہ عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی کا نام عاصیہ تھا اس نے اسلام قبول کر لیا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے اپنا یہ نام ناپسند ہے میرا کوئی نام رکھیں تو انہوں نے فرمایا تمہارا نام جمیلہ ہے اور وہ ناراض ہوگئی اور کہنے لگی آپ کو اور کوئی نام نہیں ملا حتیٰ کہ ایک باندی کے نام پر میرا نام رکھ دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض یا رسول اللہ مجھے اپنا نام پسند نہیں میرا کوئی اور نام رکھ دیں آپ نے فرمایا تمہارا نام جمیلہ ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ عمر رضی اللہ عنہ سے نام رکھنے کے لئے انہوں نے کہا تمہارا نام جمیلہ ہے اس پر ناراض ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا)

۳۲۷۵۲..... اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اوپر جاری فرمایا۔ (ابن عساکر نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۵۳..... اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر سکینہ نازل فرمایا اسی سے گفتگو فرماتے ہیں۔

ابن عساکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۲۷۵۴..... میرے بعد سچ اور حق عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں جہاں کہیں بھی ہوں۔ (ابوداؤد طبرانی حاکم نے رمثۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۵۵..... میرے بعد حق و سچ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں جہاں کہیں بھی ہوں (دیلمی اور ابن النجار نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

دین کی تشریح میں عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع

۳۲۷۵۶..... میرے بعد بہت سے باتیں ظاہر ہوں گی مجھے یہ بات پسند ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر جو بات ظاہر ہو اس کی اتباع کرو۔ (ابو نعیم نے کندی سے نقل کیا)

۳۲۷۵۷..... کسی معاملہ میں لوگوں نے ایک رائے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دوسری رائے اور عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر قرآن نازل ہوا۔ (ابونعیم ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۵۸..... حق عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر نازل ہوا۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۵۹..... پہلے زمانہ میں بھی دین پیش بندی کرنے والے پیدا ہوئے میری امت میں کوئی ہے تو عمر رضی اللہ عنہ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابویعلی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا یہ حدیث ۳۲۷۳۷ بھی گذر چکی ہے)

۳۲۷۶۰..... ہر نبی کی امت میں ایک دو معلم ہوئے ہیں اگر میری امت میں کوئی ہو تو عمر بن خطاب ہوگا حق عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر ہے۔ (ابن سعد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۶۱..... اگر میری بعثت نہ ہوتی تو تم میں عمر نبی ہوتا اللہ عز وجل نے دو فرشتوں کے ذریعہ عمر رضی اللہ عنہ کی تائید فرمائی جو ان کی موافقت کرتے ہیں ان کو سیدھے راستے پر چلاتے ہیں اگر کوئی غلطی کر جائے تو ان کو صحیح راستہ کی طرف پھیر دیتے ہیں۔ (دیلمی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اللالی ۱/۳۰۲)

۳۲۷۶۲..... عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ تم ہوتے۔ (ابن سعد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اسنی المطالب ۱۱۸۱ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۱۰)

۳۲۷۶۳..... اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ مبعوث ہوتے۔ (عدی نے نقل کرکے کہا غریب ہے ابن عساکر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے عدی ابن عساکر نے بلال بن رباح سے اور عدی نے کہا غیر محفوظ ہے ابن جوزی نے دونوں روایات کو موضوعات میں ذکر کیا تذکرۃ الموضوعات ۹۴ الکشف الخفاء ۲۱۷۰)

شیطان کا عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرنا

۳۲۷۶۴۔۔۔۔۔شیطان عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ڈرتا ہے۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۶۵۔۔۔۔۔جب شیطان کا کسی گلی میں آمنا سامنا ہوا اوران کی آواز سنی تو فوراً راستہ بدل لیا۔(حکیم نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۶۶۔۔۔۔۔عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق زبان درازی سے رک جاؤ اللہ کی قسم جس راستہ پر عمر چلتا ہے اس پر شیطان نہیں چلتا۔(ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۶۸۔۔۔۔۔اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو عزت نصیب فمایا۔(طرانی حاکم ابن عباس طبرانی ثوبان سے ابن عساکر نے علی اور زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۶۹۔۔۔۔۔اے اللہ عمر رضی اللہ عنہ سے اسلام کی تائید فرمایا۔(احمد ابوداؤد الطیالسی اور شاشی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۷۰اے اللہ دین کو قوت عطاء فرما دونوں میں سے محبوب شخص کے ذریعہ عمر بن خطاب یا ابی جہل بن ہشام۔(ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن سعید نے سعید بن مسیّب سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۷۷۱۔۔۔۔۔اے اللہ سلام کو عزت عطاء فرما ابوجہل بن ھشام یا عمر بن خطاب کے ذریعہ۔(ترمذی طبرانی ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن عساکر خباب طبرانی حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۷۲۔۔۔۔۔اے اللہ ان دونوں میں سے جو تیرے نزدیک محبوب ہو اس کے ذریعہ اسلام کو قوت عطاء فرمایا یعنی عمر بن خطاب اور ابی جہل بن ھشام۔(احمد عبد بن حمید ترمذی نے نقل کیا اور کہا حسن صحیح ہے ابن سعد ابویعلیٰ حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ نسائی بروایت انس اور خباب)

۳۲۶۷۳۔۔۔۔۔اے اللہ خاص عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو عزت عطاء فرمایا۔(ابن ماجہ عدی حاکم بیہقی کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۷۴۔۔۔۔۔اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو عزت عطاء فرمایا اور اسلام کے ذریعہ عمر بن خطاب کو۔(ابن عساکر زبیر بن عوام سے نقل کیا)

۳۲۷۷۵۔۔۔۔۔اے اللہ دین کو قوت عطاء فرما ابی جہل یا عمر بن خطاب کے ذریعہ۔(بغوی نے ربیعہ سعدی سے نقل کیا)

۳۲۷۷۶۔۔۔۔۔اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ دین کو قوت عطاء فرمایا۔(ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۷۷۷۔۔۔۔۔اے اللہ عمر بن خطاب کے دل میں جو کچھ حسد اور بیماری ہے اس کو ایمان کی دولت سے بدل دے یہ دعا تین مرتبہ کی۔(حاکم وابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ مار کر یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۷۷۸۔۔۔۔۔اے عمر اللہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا وآخرت میں خیر کی بشارت دی ہے۔ابن السنی عمل الیوم واللیلہ بروایت ابی البر

۳۲۷۷۹۔۔۔۔۔سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق گفتگو فرمارہے تھے کہ بطل مؤمن یعنی بہادر مسلمان ہے سخی متقی دین کا احاطہ کرنے والا اسلام کا بادشاہ ہدایت کا نور تقویٰ کا منار تمہاری اتباع کرنے والے کے لئے بشارت اور دشمنی رکھنے والے کے لئے ھلاکت ہو۔ابن عساکر بروایت سلمان

۳۲۷۸۰۔۔۔۔۔خواب میں میرے پاس دودھ کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا اس میں سے میں نے پیا یہاں تک سیر ہو گیا میں نے دیکھا میرے رگوں میں بہہ رہا ہے کچھ حصہ بچ گیا وہ عمر رضی اللہ عنہ نے لیا اور پی لیا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا اس کی کیا تعبیر ہے تو انہوں نے بتایا دین کا علم تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں نے درست تعبیر کی۔(خطیب بغدادی ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۸۱۔۔۔۔۔میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھری ایک کھوپڑی دی گئی میں نے اس میں سے پیا یہاں تک سیر ہو گیا یہاں تک میں نے

دیکھا کہ میری رگوں کے درمیان چل رہا ہے اس میں سے کچھ بچ گیا وہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیدیا۔ اس کی تعبیر بتاؤ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا اے اللہ کے نبی یہ علم ہے جو اللہ نے آپ کو عطا فرمایا اس سے آپ بھر گئے کچھ بچ گیا وہ آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو عطاء فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ تم نے صحیح تعبیر بتایا (طبرانی حاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۸۲......عمر سے زیادہ افضل شخص پر سورج طلوع نہیں ہو۔ (ابن عساکر بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۳۴)

۳۲۷۸۳......اے عمر انبیاء کے بعد تجھ سے افضل شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اپنی پیٹھ پر نہیں لیا۔

الشاشی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے فتنے کا دروازہ بند ہونا

۳۲۷۸۴......جب تک عمر زندہ رہے گا میری امت پر فتنہ کا دروازہ بند رہے گا جب عمر وفات پا جائے گا ان پر مسلسل فتنے ظاہر ہوں گے۔ (دیلمی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۸۵......مجھ سے کہا گیا کہ عمر بن خطاب کو سلام سنادو۔ (طبرانی سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۷۸۶......عمر رضی اللہ عنہ کے غصہ سے بچو کیونکہ ان کی ناراضگی پر اللہ ناراض ہوتا ہے (حاکم نے اپنی تاریخ میں ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں نقل کیا خطیب دیلمی ابن النجار بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا المتناھیہ ۳۰۵)

۳۲۷۸۷......جس نے عمر سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس سے مجھ سے محبت کی عمر میرے ساتھ ہیں جہاں کہیں ہوں اور میں عمر کے ساتھ ہوں جہاں کہیں وہ ہو عمر میرے ساتھ ہے میں جس چیز کو پسند کروں میں عمر کے ساتھ ہوں وہ جس چیز کو پسند کرے۔ (عدی نے نقل کیا اور کہا منکر ہے ابن عساکر نے ابی سعید سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۶۵۸)

۳۲۷۸۸......جس نے عمر سے بعض رکھا اس نے مجھ سے بعض رکھا جس عمر سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام فرشتوں پر عام حاجیوں سے عموماً اور عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خصوصاً فخر فرماتے ہیں ہر نبی کی امت میں ایسے شخص پیدا ہوئے جو ان کے لئے تجدیدی کارنامے انجام دے۔ میری امت میں کوئی ہوگا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوگا پوچھا گیا وہ تجدید کیسے تو فرمایا فرشتے ان کی زبان پر بات کریں گے۔ (ابن عساکر ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۷۸۹......اے ابن خطاب تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں دیکھ کر تبسم کیوں کیا اس لئے اللہ عزوجل عرفہ کی رات فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں اہل عرفہ سے عموماً تمہارے ذریعہ خصوصاً۔ (طبرانی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۷۹۰......اللہ تعالیٰ نے تمہاری اس جماعت خاص توجہ فرمائی ہے تمہارے نیکوکاروں کی وجہ سے برے کام کرنے والوں کو معاف فرمادیا اور نیک کام کرنے والوں کو ان کی مانگی ہوئی چیز عطاء کی تو اب اللہ کی رحمت و برکت لے کر واپس جاؤ اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر فرماتے ہیں اہل عرفہ کی وجہ سے عموماً اور عمر بن خطاب کی وجہ سے خصوصاً۔ (ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۹۱......اللہ تعالیٰ نے فرشتوں پر فخر فرمایا عرفہ کے شام عمر بن خطاب کی وجہ سے۔ (عدی ابن عساکر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

فضائل ذی النورین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۳۲۷۹۲......میری امت میں سب سے زیادہ باحیاء عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ)

۳۲۷۹۳......اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اپنی بیٹی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دوں (عدی حطیب ابن عباس ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ذخیرۃ الحفاظ ۷۹۲ ضعیف الجامع ۱۵۲۷)

۳۲۷۹۴......اس امت میں نبی کے بعد سب سے زیادہ باحیا عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ میں ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا باحیا ہونا

۳۲۷۹۵......عثمان رضی اللہ عنہ حیادار شخص ہیں مجھے خوف ہوا کہ ان کو اندر آنے کی اجازت میں اس حالت میں ہوں وہ پھر اپنی حاجت بیان نہ کرسکیں۔(احمد مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۹۶......عثمان حیاوالا ستر کا لحاظ کرنے والا ہے فرشتے بھی ان سے شرماتے ہیں۔(ابویعلی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۷۹۷......لوط علیہ السلام کے بعد عثمان غنی رضی اللہ عنہ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنی اہلیہ کو لے کر ہجرت کی۔طبرانی بروایت انس رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۱۸۷۸

۳۲۷۹۸......وہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے۔(ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۷۹۹......کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں جن فرشتے حیاء کرتے ہیں۔(احمد، مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۰۰......میں نے کلثوم کو عثمان کے نکاح میں آسمانی وحی کی تحت دیا۔(طبرانی نے ام عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۵۰۷۳)

۳۲۸۰۱......اے عثمان یہ جبرائیل تجھے خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ام کلثوم کا نکاح تمہارے ساتھ کروایا ہے ان کی بہن رقیہ کے برابر مہر کے ذریعہ اور انہی جیسی مصاحبت کے ساتھ۔(ابن ماجہ نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع)

۳۲۸۰۲......اے عثمان اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا اگر منافقین اس کو اتروانا چاہیں تو نہ اتارنا یہاں تک مجھ سے آکر مل لو۔(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۰۳......عثمان بن عفان دنیا وآخرت میں میرے دوست ہیں۔(ابویعلی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، اسنی المطالب ۸۷۳)

۳۲۸۰۴......عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔(ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۸۰۵......عثمان حیاوالا ہے۔فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے ہیں۔(ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا، اسنی المطالب ۸۷۵)

۳۲۸۰۶......عثمان میری امت میں سب سے باحیاء اور سب سے مکرم ہیں۔(حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ، اسنی المطالب ۸۷۴ ضعیف الجامع ۳۲۷۷)

۳۲۸۰۷...... ہر نبی کے اپنی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے میرا خلیل عثمان بن عفان ہے۔(ابن عساکر نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا الکشف الالٰہی ۷۳۸)

۳۲۸۰۹......عثمان رضی اللہ عنہ کی سفارش سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت داخل ہوں گے سب کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔(ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ضعیف الجامع ۳۸۱)

۳۲۸۱۰......عثمان غنی اور رقیہ کے درمیان اور لوط۔(اور ان کی زوجہ کے درمیان) گھر والی کے ساتھ ہجرت کرنے میں کوئی فرق نہیں۔(طبرانی نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ضعیف الجامع ۱۵۲۲)

الاکمال

۳۲۸۱۱......جبرائیل نے میرے پاس آکر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ عثمان کا نکاح ام کلثوم سے کرو اور رقیہ کے مہر کی مقدار پر اسی طرح کی مصاحبت پر۔(ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۱۲...... میں نے عثمان کا نکاح ام کلثوم سے آسمانی وحی کے تحت کیا۔ (ابن مندہ، طبرانی، خطیب، ابن عساکر نے عنبسہ سے انہوں نے ام عباس سے جو رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی باندی تھی ضعیف الجامع ۵۰۷۳)

۳۲۸۱۳...... عثمان جنت میں۔ (ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور بتایا جب بھی رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے ہوتو یہ ارشاد بھی فرمائے۔

۳۲۸۱۴...... آپ غمگین نہ ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میرے پاس سو بیٹیاں ہوتیں یکے بعد دیگرے انتقال کر جاتیں میں یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دیتا یہاں تک سو میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں انہوں نے بتایا کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے کہ میں اس کی بہن تمہارے نکاح میں دوں۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۸۱۵...... میں اس سے بہتر اس کی بہن آپ کے نکاح میں دیتا ہوں اور اس کا مہر بھی اس کی بہن کے مہر کے برابر مقرر کرتا ہوں عثمان سے فرمایا۔ (ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۸۱۶...... اے عثمان یہ جبرائیل مجھے حکم دیتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ ام کلثوم رقیہ کی بہن آپ کے نکاح میں دوں اس کے بقدر مہر پر اور انہی جیسے معاشرت پر۔ (ابن مندہ نے سعید بن میسب سے انہوں نے عثمان بن عفان سے اور کہا یہ روایت غریب ہے ابن عساکر نے سعید بن میسب بروایت ابی ہریرہ بھی نقل کیا یعقوب بن سفیان نے اور ابن عساکر نے سعید بن میسب سے مرسلاً نقل کیا ابن عساکر نے کہا یہ روایت محفوظ ہے ضعیف الجامع ۶۳۹۸)

نکاح میں بہترین داماد وسسر کا انتخاب

۳۲۸۱۷...... عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تمہیں عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے بہتر نکاح کراؤں گا اور عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو تم سے بہتر رشتہ ملے گا۔ (عقیلی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۱۸...... کیا میں تمہیں عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر داماد اور عثمان رضی اللہ عنہ کو تم سے بہتر سسر نہ بتادوں۔ (ابن سعد نے حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلاً نقل کیا)

۳۲۸۱۹...... اے عمر کیا میں تمہیں عثمان سے بہتر داماد اور عثمان رضی اللہ عنہ کو تم سے بہتر خسر نہ بتاؤں؟ تم اپنی بیٹی میرے نکاح میں دو میں اپنی بیٹی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتا ہوں۔ (حاکم، بیہقی، ابن عساکر نے عثمان سے ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۲۰...... اللہ تعالیٰ نے عثمان کو تمہاری بیٹی سے بہتر بیوی اور تمہاری بیٹی کو عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر شوہر عطاء فرمایا ہے۔ (ابن سعد نے ابن عوف سے محمد بن جبیر بن مطعم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۸۲۱...... ان کا اکرام کرو کیونکہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہ میرے سب سے زیادہ مشابہ ہیں خلق میں۔ (طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صاحبزادی زوجہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۲۲...... آپ نے رقیہ سے فرمایا کہ تم ابوعبداللہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کیسے پاتی ہو وہ تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں مجھ سے سب سے مشابہ ہیں۔ (طبرانی، حاکم، ابن عساکر نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۲۳...... اے بیٹی اپنے شوہر کو کیسے پایا؟ وہ تمہارے دادا ابراہیم اور تمہارے والد محمد ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں یعنی عثمان رضی اللہ عنہ۔ (عدی ابن عساکر نے بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا ذھبی نے میزان میں کہا یہ روایت موضوع ہے)

۳۲۸۲۴...... اے بیٹی ابوعبداللہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو کیونکہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں میرے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ (طبرانی ابن

عبدالرحمن بن عثمان قرشی سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے تو اس وقت وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا دھو رہی تھیں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۲۵ ..... اے ابوعمر اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں برکت نازل فرمائے اور تمہاری مغفرت فرمائے تم پر رحم فرمائے اور تمہیں بدلہ میں جنت نصیب فرمائے۔ (خطیب ابن عساکر نے ابان بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل فرمایا یہ اس موقع پر ارشاد فرمایا جیش العسرۃ یعنی غزوہ تبوک کے لئے تیاری مکمل تھی)

بدر کے مال غنیمت میں حصہ ملنا

۳۲۸۲۶ ..... تمہیں بدر کے شرکاء کے برابر اجر بھی ملے گا مال غنیمت کا حصہ بھی۔ (بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور بتایا عثمان رضی اللہ عنہ بدر میں شریک ہونے سے معذور تھے کیونکہ ان کے نکاح رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھی اور وہ بیمار تھی)

۳۲۸۲۷ ..... کوئی بے نکاح عورت کا باپ یا عورت کا بھائی عثمان کو رشتہ دینے سے انکار نہ کرے اگر میرے پاس تیسرے بیٹی ہوتی تو وہ بھی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیتا۔ (ابونعیم ابن عساکر نے عمارہ بن رویبہ سے نقل کیا)

۳۲۸۲۸ ..... سن لے! بے نکاح عورت کا باپ بے نکاح عورت کا بھائی یا ولی عثمان کا رشتہ دینے والا نہیں؟ میں نے اپنی دو بیٹیاں ان کے نکاح میں دیں دونوں انتقال کر گئیں اگر میرے پاس تیسری ہوتی وہ بھی ان کے نکاح میں دیدیتا میں نے ان کے نکاح میں وحی آسمانی کے تحت دیا ہے (ابن عساکر نے عبداللہ بن حر الاموی سے مرسلاً نقل کیا ہے انہی نے انس سے نقل کیا ہے اور بتایا کہ انس رضی اللہ عنہ کا ذکر غیر محفوظ ہے)

۳۲۸۲۹ ..... کیا کسی بے نکاح عورت کا باپ یا بھائی ایسا نہیں جو عثمان رضی اللہ عنہ کو رشتہ دے؟ اگر دس بیٹیاں بھی ہوتیں تو عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیدیتا میں نے ان کے نکاح میں وحی آسمانی کے تحت دیا ہے۔ (عدی، طبرانی، ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۸۳۰ ..... اگر میرے پاس دس بیٹیاں ہوتیں تو سب یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دیتا میں تم سے راضی ہوں۔ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۸۳۱ ..... اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں ہوتیں سب یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دے دیتا یہاں تک کوئی بھی باقی نہ رہتی یہ عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (عدی وابونعیم نے فضائل صحابہ میں خطیب ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۸۳۲ ..... عثمان رضی اللہ عنہ کو رشتہ دو اگر میرے پاس تیسری لڑکی ہوتی تو میں عثمان کے نکاح میں دیدیتا میں نے ان کو رشتہ دیا وحی الٰہی کی وجہ سے۔ (طبرانی نے عصمہ بن مالک خطمی سے نقل کیا)

۳۲۸۳۳ ..... میں نے اپنے بھائی عثمان سے معانقہ کیا جس کا بھائی ہو اس سے معانقہ کرے۔ (ابن عساکر نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۸۳۴ ..... عثمان رضی اللہ عنہ ہمارے والد ابراہم علیہ السلام کے بہت مشابہ ہیں۔ (عدی، عقیلی، ابن عساکر، دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ذخیرۃ ۲۰۵۹ المتناهیة ۳۱۳)

۳۲۸۳۵ ..... ابراہیم علیہ السلام کے مشابہ ہیں اور فرشتے بھی ان سے شرماتے ہیں۔ (ابن عساکر نے مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۳۶ ..... عثمان ایک حیاوالے شخص ہیں۔ (احمد نے عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا)

۳۲۸۳۷ عثمان رضی اللہ عنہ میرے ساتھ ایک ایک پیالہ میں چالیس صبح یا چالیس رات تک رہے ہیں دائیں بائیں ہاتھ مارتے نہیں دیکھا کتنے اچھے پڑوسی ہیں۔ (ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس کی سند میں حبیب بن ابی حبیب مالک کے مکاتب ہیں)

۳۲۸۳۸ ..... کیا تم اس سے حیاء نہیں کرتے جس سے فرشتے حیاء کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے فرشتے

عثمان رضی اللہ عنہ اس طرح حیاء کرتے ہیں جس طرح وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے حیاء کرتے ہیں۔(ابویعلی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رویانی اور عدی نے ابن عباس سے)

۳۲۸۳۹......اے عائشہ! کیا میں ان سے حیاء نہ کروں جن سے فرشتے حیاء کرتے ہیں؟ فرشتے عثمان سے حیاء کرتے ہیں۔(طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۱۰)

۳۲۸۴۰......اے عائشہ! کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جن سے فرشتے حیاء کرتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے فرشتے عثمان سے اسی طرح حیاء کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے حیاء کرتے ہیں اگر وہ میرے پاس آئیں اور تم مجھ سے قریب ہو وہ بات نہیں کرتے وہ سر نہیں اٹھاتے نہ گفتگو کرتے ہیں یہاں تک کہ خود ہی نکل جاتے ہیں۔(طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حق میں رضا کا اعلان

۳۲۸۴۱......اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو آپ بھی راضی ہوں یہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ابونعیم اور ابن عساکر نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۸۴۲......اے اللہ! عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہو جا۔(ابن عساکر نے یوسف بن سھل بن یوسف انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے اپنے دادا سے نقل کیا)

۳۲۸۴۳......اے اللہ! عثمان آپ کی رضاء کی تلاش میں ہیں ان سے راضی ہو جا (ابن عساکر نے لیث بن سلیم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۸۴۴......اے اللہ! اس کو پل صراط پار کرا دے۔(ابن عساکر نے زید بن اسلم سے نقل کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صہبا نامی اونٹنی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۴۵......اے اللہ! عثمان آج کے بعد جو بھی عمل کرے اس کو نہ بھلانا۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب نبی کریم ﷺ نے جیش العسرۃ تیار کیا تو عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر آئے اور سول اللہ ﷺ کی گود میں ڈال دیے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۴۶ اے اللہ! عثمان رضی اللہ عنہ کے اگلے پچھلے، ظاہری باطنی، مخفی اور اعلانیہ تمام گناہوں کو معاف فرما۔(طبرانی نے اوسط میں حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر نے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

۳۲۸۴۷......اے عثمان! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔اگلے اور پچھلے گناہ، سری اور اعلانیہ گناہ، مخفی اور ظاہر گناہ جو صادر ہو چکے جو ہوں گے قیامت تک۔(ابونعیم نے حسان بن عطیہ بروایت ابوئی اشعری نقل کیا)

۳۲۸۴۸......اے ابوعمر اللہ تعالیٰ آپ کے مال میں برکت نازل فرمائے آپ کی مغفرت فرمائے آپ پر رحم فرمائے اور بدلہ میں جنت نصیب فرمائی۔(خطیب ابن عساکر ابان بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا بتایا جب غزوہ تبوک کے لئے لشکر تیار ہو رہا تھا اس وقت یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۴۹......آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے گا ان کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔احمد حاکم حلیۃ الا ولیاء بروایت عبد اللہ بن سمرہ رضی اللہ عنہ طبرانی بروایت عمر ان بن حصین احمد بروایت عبد الرحمن بن خباب سلمی رضی اللہ عنہ

۳۲۸۵۰......عثمان آج کے بعد جو بھی عمل کرے گا نقصان نہ ہوگا۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۵۱......آج کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے ان کا نقصان نہ ہوگا۔طبرانی حلیۃ الا ولیاء بروایت عبد الرحمن بن خباب سلمی.

۳۲۸۵۲......سخاوت جنت کے ایک درخت کا نام ہے عثمان اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہیں لثوم (کمینگی) یہ جہنم کا ایک درخت ہے ابوجہل

اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ (دیلمی نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۵۳۔۔۔ وہ ایک جنتی شخص ہیں۔ (طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک شخص نے عثمان کے بارے پوچھا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا)

۳۲۸۵۴۔۔۔ عثمان رضی اللہ عنہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں جنت ان کے لئے روشن ہوتی ہے۔ (ابن عساکر نے سہل بن سعد سے نقل کیا)

۳۲۸۵۵۔۔۔ ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے میرے رفیق جنت میں عثمان ہیں۔ (خطیب نے متفق میں ابن عساکر نے طلحہ بن عبید اللہ سے نقل کیا)

جنت میں رفاقت نبی

۳۲۸۵۶۔۔۔ ہر نبی کے لئے جنت میں ایک رفیق ہوگا میرے رفیق جنت میں عثمان بن عفان ہوں گے۔ (ابن عساکر نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۵۷۔۔۔ اے طلحہ! ہر نبی کے لئے ان کی امت میں سے ان کے لئے جنت میں ایک رفیق ہوگا اور عثمان بن عفان میرا رفیق ہوگا میرے ساتھ جنت میں۔ (زیادات عبداللہ بن احمد حاکم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ طلحہ ایک ساتھ)

۳۲۸۵۸۔۔۔ میں بیٹھا ہوا تھا کہ جبرائیل نے آکر مجھے اٹھایا اور میرے رب کی جنت میں داخل کیا میں بیٹھا ہوا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں ایک سیب اٹھایا وہ سیب دو حصوں میں بٹ گیا اس میں ایک باندی نکلی میں نے اس سے حسین کسی حسینہ کو اس سے خوبصورت کسی خوبصورت کو نہیں دیکھا وہ ایسی تسبیح پڑھ رہی تھی اولین وآخرین نے اس جیسی تسبیح کو نہیں سنا میں نے پوچھا اے جاریہ تو کون ہے؟ اس نے بتایا میں حورعین میں سے ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے نور عرش سے پیدا فرمایا میں نے پوچھا تم کس کے نصیب میں ہو تو بتایا میں خلیفۃ المظلوم عثمان بن عفان کے لئے ہوں۔ (طبرانی نے اوس بن اوس ثقفی سے نقل کیا ہے)

۳۲۸۵۹۔۔۔ میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے سونے موتی اور یاقوت کا بنا ہوا ایک محل نظر آیا تو میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے تو بتایا کہ آپ کے بعد مقتول ومظلوم خلیفہ عثمان بن عفان کا ہے۔ (عدی ابن عساکر نے عقبہ بن عامر سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۸۰)

۳۲۸۶۰۔۔۔ اے عثمان آپ کا کیا حال ہوگا جب قیامت کے روز آپ کی مجھ سے ملاقات ہوگی آپ کی چادر سے خون ٹپک رہا ہوگا میں پوچھوں گا آپ کے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا؟ تو آپ کا جواب ہوگا ابواء کرنے والے قاتل اور حکم کرنے والے نے ہم اسی گفتگو میں مشغول ہوں گے کہ عرش سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھیوں۔ (قاتلوں) کے بارے میں حکم بنا دیا گیا ہے۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۶۱۔۔۔ میرے پاس سے عثمان کا گذر ہوا اس وقت میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت تھی تو انہوں نے کہا امیین میں سے شہید ہیں ان کی قوم انہیں شہید کرے گی ہم ان سے حیاء کرتے ہیں۔ (طبرانی حاکم نے زید بن ثابت سے نقل کیا)

۳۲۸۶۲۔۔۔ عنقریب فتنہ اور اختلاف ہوگا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا ہمارے لئے اس وقت کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا میر المؤمنین اور ان کے ساتھیوں کا ساتھ دو اشارہ کیا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف۔ (حاکم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۶۳۔۔۔ میرے بعد فتنہ اور اختلاف ہوگا پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اس وقت ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا امیر المؤمنین اور ان کے ساتھیوں کا ساتھ دو اشارہ کیا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف۔ (حاکم نے ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۶۴۔۔۔ عنقریب میرے امیر کو قتل کیا جائے گا اور میرے منبر کو چھین لیا جائے گا۔ (احمد نے عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۶۵۔۔۔ زمین میں فتنہ پھیل جائے گا جیسے گائے بیل ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اس زمانہ میں یہ (یعنی عثمان غنی رضی اللہ عنہ) حق پر

ہوگا۔ (حاکم نے مرہ بہزی سے نقل کیا)

۳۲۸۶۶ ... اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار نیام میں ہے جب تک عثمان زندہ ہیں وہ نیام میں رہے گی جب عثمان شہید ہوجائے گا وہ تلوار بے نیام ہوجائے گی اور قیامت تک بے نیام رہے گی۔ (عدی دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے عدی نے کہا عمرو بن فائد متفرد ہے اور اس کے بہت سی منکر روایات ہیں۔ تذکرۃ الموضوعات ۲۵۹ ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۸۲)

۳۲۸۶۷ ... اے! اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا میری امت کے کچھ لوگ اس کو اتروانے کی کوشش کریں گے لیکن نہ اتارنا۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۶۸ ... اے عثمان رضی اللہ عنہ آپ کو میرے بعد خلافت ملے گی اور منافقین اس کو چھیننا چاہیں گے اس کو مت چھوڑنا اس دن روزہ رکھ لینا اور میرے پاس آ کر افطار کرنا۔ (عدی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۶۹ ... اے عثمان اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قمیص پہنائے گا منافقین اس کو اتروانے کی کوشش کریں گے لیکن اسکو نہ اتارنا یہاں تک مجھ سے آ کر مل لو۔ (احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۷۰ ... اے عثمان! اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قمیص پہنائیں گے لوگ اس کو اتروانے کی کوشش کریں گے اس کو ہرگز نہ اتارنا اگر اس کو اتار دیا تو جنت کی خوشبو تک نہ ملے گی۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۲۸۷۱ ... اے عثمان اللہ تعالیٰ اگر تمہیں ایک قمیص پہنائے اور لوگ اس کو اتروانا چاہیں تو ہرگز نہ اتارنا اللہ کی قسم اگر اس کو اتار دیا تو جنت کا دیدار بھی نصیب نہ ہوگا یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ داخل ہوجائے۔ (طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۷۲ ... جس دن عثمان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگا فرشتے آسمان پر ان کا جنازہ پڑھیں گے۔ (ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں دیلمی ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۸۷۳ ... میری ایک امت کے ایک شخص کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہے فرمایا عثمان بن عفان۔ (ابن عساکر نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۲۸۷۴ ... اللہ کی قسم عثمان رضی اللہ عنہ میری امت کے ستر ہزار افراد کے بارے میں سفارش کریں گے جن کے لئے جہنم واجب ہوچکی ہوگی ان کو جنت میں داخل کرائیں گے۔ (ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۸۷۵ ... عثمان اتنے اتنے عرصہ تک ٹھہرا رہا لیکن طواف نہ کیا جب تک میں طواف نہ کروں۔ (طبرانی سلمہ بن اکوع سے نقل کیا)

۳۲۸۷۶ ... اے عثمان کیا تم ان باتوں پر ایمان لاتے ہو جن پر ہم ایمان لائے تا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے برابری کا فیصلہ فرمائے۔ (احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

فضائل علی رضی اللہ عنہ

۳۲۸۷۴ ... فرمایا بہر حال اس کے بعد مجھے ان تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے سوائے علی کے دروازے کے پس اس میں تمہارے کہنے والے نے کہا قسم بخدا میں نے نہ کوئی چیز بند کی اور نہ میں نے اس کو کھولا لیکن مجھے کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے تو میں اس کی اتباع کرتا ہو۔ احمد بن حنبل الضیاء بروایت زید بن ارقم

۳۲۸۷۵ ... فرمایا تم سے مومن شخص ہی محبت کرے گا اور تم سے منافق شخص ہی بغض کرے گا یہ بات آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔

ترمذی نسائی ابن ماجہ بروات علی رضی اللہ عنہ

۳۲۸۷۶ ... تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو یہ بات آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔

ترمذی حاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۸۷۷......تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں یہ بات آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔

بیهقی بروایت البراء رضی الله عنه، حاکم بروایت علی رضی الله عنه

۳۲۸۷۸......تمہاری حیثیت میرے نزدیک وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام کی تھی۔ ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔مسلم، ترمذی، بروایت سعد رضی الله عنه، ابن ماجه، تر مذی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۸۷۹......میں نے اس کو رازدار نہیں بنایا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رازدار بنایا ہے۔تر مذی بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۸۸۰......تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہوگا۔ترمذی حاکم بروایت عمرا بن حصین رضی الله عنه

۳۲۸۸۱......منافق علی سے محبت نہیں کرے گا اور مومن ان سے بغض نہیں رکھے گا۔تر مذی بروایت ام سلمة رضی الله عنها

۳۲۸۸۲......اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کی لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس مسجد میں مسافر بن کر ٹھہرے۔

ترمذی بروایت ابوسعید رضی الله عنه

۳۲۸۸۳......اے علی! کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمہارا میرے نزدیک وہی مرتبہ ہو جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا تھا الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔احمد بن حنبل، بیهقی، ترمذی ،ابن ماجه بروایت سعد رضی الله عنه

۳۲۸۸۴......میں نے تم کو اپنی طرف سے نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے اس کو چھوڑا ہے بلکہ اللہ نے تمہیں نکال دیا اور اس کو چھوڑ دیا میں تو حکم کا بندہ ہوں جو کوئی مجھے حکم دیا جائے اس کو بجالاتا ہوں اور اسی بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی گئی ہو۔

طبرانی فی المعجم الکبیر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۲۸۸۵......ابوتراب! بیٹھ جاؤ یہ بات آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔بخاری بروایت سهل بن سعد

۳۲۸۸۶......میں حکمت کا سرچشمہ (گھر) ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ترمذی بروایت علی رضی الله عنه

۳۲۸۸۷......میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے وہ دروازے پر آئے۔

عقیلی، ابن عدی، طبرانی، حاکم بروایت ابن عباس و ابن عدی، حاکم بروایت جابر رضی الله عنه

۳۲۸۸۸......فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی علی سے شادی کرواؤں۔طبرانی بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۳۲۸۸۹......اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اس کی نسل میں رکھا ہے اور میری اولاد کو علی بن ابی طالب کی نسل میں رکھا ہے۔

طبرانی بروایت جابر رضی الله عنه، خطیب بروایت ابن عباس رضی الله عنه

بھائیوں میں بہتر ہونے کا ذکر

۳۲۸۹۰......میرے بھائیوں میں سے سب سے بہترین علی ہیں اور میرے چچاؤں میں سے سب سے بہتر حمزہ ہیں۔

۳۲۸۹۱......فرمایا علی رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرنا عبادت ہے۔

۳۲۸۹۲......فرمایا علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔طرف حاکم بروایت ابن مسعود اور عمران بن حصین

۳۲۸۹۳......فرمایا سبقت لے جانے والے تین ہیں موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والے یوشع بن نون ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت لے جانے والا صاحب یٰسٓ ہے اور محمد ﷺ کی طرف سبقت لے جانے والا علی بن ابوطالب ہے۔

طبرانی اور ابن مر دویه بروایت ابن عباس

۳۲۸۹۴......فرمایا تصدیق کرنے والے تین ہیں حبیب النجار آل یٰسٓ کا مؤمن ہے جس نے کہا۔(یاقوم اتبعوا المرسلین)اے میری

قوم رسولوں کی پیروی کرواور حزقیل آل فرعون کا مومن ہے جس نے کہا۔(اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللّٰہ) کیاتم ایسے آدمی کو قتل کر رہے ہو جس نے کہا میرا رب اللہ ہے اور علی بن ابی طالب ہے اور یہ ان سب سے افضل ہیں۔

ابو نعیم نے المعرفة میں اور ابن عساکر بروایت ابی لیلیٰ

۳۲۸۹۴......فرمایا تصدیق کرنے والے تین ہیں حزقیل آل فرعون کا مومن ہے اور حبیب النجار آل یٰس ساتھی ہے اور علی بن ابی طالب۔

ابن النجار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۸۹۶......فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس شخص سے دشمنی کی جس نے علی سے جس دشمنی کی ہے۔ابن مندہ بروایت رافع مولی عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۲۸۹۷......مومن کے صحیفہ کا عنوان علی بن ابوطالب سے محبت کرتا ہے۔خطیب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۸۹۸......فرمایا جس نے علی کو تکلیف پہنچائی پس اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔

احمد بن حنبل' بخاری' حاکم بروایت عمر وبن شاش رضی اللہ عنہ

علی رضی اللہ عنہ سے بغض نبی ﷺ سے بغض ہے

۳۲۸۹۹......فرمایا جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا پس اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

حاکم بروایت سلمان رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۰......جس نے علی کو برا بھلا کہا اس نے مجھ کو برا بھلا کہا اور جس نے مجھے بر بھلا کہا اس نے۔(نعوذ باللہ) اللہ کو برا بھلا کہا۔

احمد بن حنبل حاکم بروایت ام سلمة

۳۲۹۱......جس شخص کا میں مولیٰ۔(ساتھی) پس علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

احمد بن حنبل' ابن ماجه بروایت البراء' احمد بن حنبل بروایت بریدة' ترمذی' نسائی والضیا بروایت زید بن ارقم

۳۲۹۰۲......فرمایا جس شخص کا میں دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔احمد بن حنبل' نسائی' حاکم بروایت بریدة رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۳......فرمایا کیا میں تم لوگوں کو دو بدترین شخصوں کے بارے میں نہ بتاؤں ایک قوم ثمود کا بد بخت جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹیں اور ایک وہ شخص جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا اور داڑھی کو تر کردے گا۔(طبرانی حاکم نے عمار بن یاسر سے نقل کیا)

۳۲۹۰۴......فرمایا علی دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔طبرانی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۵......فرمایا علی میری اصل ہے اور جعفر میری فرع ہے۔طبرانی' الضیاء بروایت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۶......فرمایا علی نیک لوگوں کے امام ہیں اور گنہگاروں کو ختم کرنے والے ہیں کامیاب ہے وہ شخص جس کی علی نے مدد کی اور نامراد ہے وہ شخص جس کو انہوں نے چھوڑ دیا۔حاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۷......فرمایا علی بن ابی طالب مغفرت دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے نکل گیا وہ کافر ہے۔

الدارقطنی فی الافراد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۲۹۰۸......علی میرے علم کا چوکھٹ ہے۔(عدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۹۰۹......فرمایا علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے دونوں اکٹھے رہیں گے یہاں تک کہ حوض پر آ جائیں۔

حاکم' طبرانی المعجم الاوسط بروایت ام سلمة رضی اللہ عنہا

۳۲۹۱۰......علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اپنا کام یا تو میں خود کرتا ہوں یا پھر علی کرتے ہیں۔

احمد بن حنبل' ترمذی' نسائی' ابن ماجه بروایت حبشی بن خبادة رضی اللہ عنہ

۳۲۹۱۱..... علی کی اہمیت میرے نزدیک وہی ہے جو کہ میرے سر کی میرے بدن کے کے لئے۔ خطیب بروایت البراء رضی اللہ عنہ
۳۲۹۱۲..... فرمایا! علی کا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا تھا مگر یہ کہ میرے کوئی نبی نہیں۔

ابوبکر المطیری فی جزئه .بروایت ابو سعید

۳۲۹۱۳..... علی بن ابی طالب دوست ہے ہر اس شخص کے جس کا دوست ہوں۔ المحاملی فی امالیه بروایت ابن عباس
۳۲۹۱۴..... علی ابن ابی طالب جنت میں ایسے چمکیں گے جیسے صبح کا تارہ دنیا والوں کے لئے۔ بیهقی فی فضائل الصحابه بروایت انس
۳۲۹۱۵..... علی مؤمنین کے سردار ہیں اور مال منافقین کا سردار ہے۔ ابن عدی بروایت علی
۳۲۹۱۶..... علی میرا قرض ادا کرتے ہیں۔ بزار بروایت انس

الاکمال

۳۲۹۱۷..... اللہ تعالیٰ نے ''یایها الذین امنوا'' کی آیت جب بھی اتاری ہے علی ان کا سردار اور امیر ہیں۔
ابونعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا حلیہ میں یہ مرفوع نہیں مگر حدیث ابی خیثمہ لوگوں نے اس کو موقوف نقل کیا۔

۳۲۹۱۸..... فرمایا: میرا اور علی کا ہاتھ انصاف کرنے میں برابر ہے۔ ابن جوزی فی الواهیات بروایت ابوبکر
۳۲۹۱۹..... فرمایا: خاموش رہو کیونکہ میں نے تمہارا نکاح ایسے شخص سے کیا جو مجھے اپنے خاندان میں سب سے زیادہ محبوب ہے یہ بات آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔ حاکم بروایت اسماء بنت عیسیٰ
۳۲۹۲۰..... فرمایا: کیا تمہیں پتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر دوڑائی پھر ان میں سے تمہارے والد کو چنا اور ان کو نبی بنا کر بھیجا پھر دوسری مرتبہ نظر دوڑائی اور تمہارے شوہر کو چنا، پھر مجھے وحی کی چنانچہ میں نے ان کا نکاح تمہارے ساتھ کرایا اور انہیں اپنا وصی مقرر کیا یہ بات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔ (طبرانی بروایت ابی ایوب اور اس میں عبایہ بن ربعی غالی شیعہ ہے)
۳۲۹۲۱..... فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی کی ایسے شخص سے جو میری اس میں صلح کی طرف سب سے زیادہ بڑھنے والا اور علم کے اعتبار سے سب سے بڑا اور سب سے زیادہ بردبار ہے۔ احمد بن حنبل طبرانی بروایت معقل بن یسار
۳۲۹۲۲..... فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میں نے تمہاری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام لایا اور سب سے بڑا عالم ہے کیونکہ تم میری امت کی عورتوں کی سردار ہو جیسا کہ مریم اپنی قوم کی سردار تھی اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر دوڑائی اور ان میں سے دو آدمیوں کو منتخب کر لیا ایک کو تمہارا والد دوسرے کو تمہارا شوہر بنایا۔

حاکم تعقب بروایت ابوهریرة طبرانی حاکم تعقب خطیب بغدادی بروایت ابن عباس

۳۲۹۲۳..... فرمایا: میں نے تمہاری شادی اپنے خاندان کے بہترین آدمی سے کی ہے جو ان میں سب سے بڑا عالم ہے اور سب سے زیادہ بردبار ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔ خطیب فی المتفق والمتفرق بروایت بریده
۳۲۹۲۴..... فرمایا میں نے تمہاری شادی اس شخص سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور سب سے زیادہ بردبار ہیں یہ بات نبی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی۔ طبرانی بروایت ابو اسحق
جب حضرت علی کی شادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو نبی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ سے مذکورہ باتیں ارشاد فرمائی۔
۳۲۹۲۵..... کیوں رو رہی ہو؟ میں نے تمہارے بارے میں اپنی طرف سے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور تمہارے لئے اپنے خاندان کے بہترین فرد کو چنا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کی قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے شادی میں نے دنیاوی اعتبار سے ایک سعادت مند شخص سے کی اور بلاشبہ آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہوگا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۲۹۲۶..... فرمایا: اے انس! کیا تمہیں اس بات کے بارے میں کچھ معلوم ہے جو حضرت جبرئیل علیہ السلام عرش والے کی طرف سے میرے پاس لے کرآئے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی سے کرادوں۔

بیھقی خطیب ابن عساکر بروایت انس

راوی کہتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس تھا کہ آپ کو وحی نے ڈھانپ لیا اور جب آپ سے یہ غم ٹل گیا تو آپ نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی۔

خاندان کا بہترین فرد ہونا

۳۲۹۲۷..... اے فاطمہ تم پر واضح رہے کہ میں نے تمہارا نکاح اپنے خاندان کے بہترین فرد سے کرانے میں کوتاہی نہیں کی۔

ابن سعد بروایت عکرمہ مرسلاً

۳۲۹۲۸..... کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ میرے نزدیک تمہارا وہی مرتبہ ہو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون کا تھا مگر تم نبی نہیں ہو بلا شبہ میرے لئے یہ مناسب نہیں کہ تمہیں نائب بنائے بغیر کہیں چلا جاؤں۔ احمد بن حنبل حاکم بروایت ابن عباس

۳۲۹۲۹..... کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت ہاردن کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔ (طبرانی بروایت مالک بن حسن بن حویرث جنہوں اپنے اپنے والد سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے دادسے)

۳۲۹۳۰..... تمہارا یہ کہنا کہ قریش کہیں گے کہ کتنے جلدی اپنے چچازاد بھائی کو چھوڑ دیا اس کو رسوا کیا تمہیں مجھ سے مطابقت ہے لوگوں نے مجھے جادوگر کاھن اور کذاب کہا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہاری حیثیت میرے ہاں ایسی جیسی ہارون علیہ السلام کی حیثیت موسیٰ کے ہاں تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا باقی تمہارا یہ کہنا کہ اللہ کا فضل پیش کروں یہ مرچیں یمن سے آئی ہیں اس کو بیچ کر تم اور فاطمہ فائدہ حاصل کرو یہاں تک اللہ تعالیٰ اپنا فضل لے آئے کیونکہ مدینہ میرے اور تمہارے ہی لائق ہے۔ (حاکم نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۳۱..... بلا شبہ علی کا مرتبہ وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ھارون علیہ السلام کا تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

خطیب بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۲۹۳۲..... بیدار ہو جائیں تمہارا نام تو ابوتراب ہی ہونا چاہئے کیا تم مجھ سے ناراض ہوئے جب میں نے مہاجرین اور انصار میں مواخات قائم کی تمہاری کسی کے ساتھ مواخات قائم نہ ہوسکی؟ کیا تم اس پر راضی نہیں تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہو جیسے ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ہاں مگر یہ کہ میرے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا سن لو جو تم سے محبت کرے او وہ امن وایمان سے زندگی گذارے گا جو تجھ سے بغض رکھے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور اس کے زمانہ اسلام کے اعمال کا حساب ہوگا۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)۔

۳۲۹۳۳..... اے ام سلیم ابلا شبہ علی کا گوشت میرے گوشت سے ہے اور اس کا خون میرے خون سے ہے اور اس کا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ھارون علیہ السلام کا تھا۔ عقیلی فی الغفار بروایت ابن عباس

۳۲۹۳۴..... اے علی! تمہارا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

طبرانی بروایت اسما بنت عمیس

۳۲۹۳۵..... بلا شبہ علی مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ ہر مسلمان کا ولی ہے۔

حسن بن سفیان، ابونعیم فی فضائل الصحابة بروایت عمران بن قصین

۳۲۹۳۶..... میں نے تمہیں محض اپنے لئے چھوڑا ھے تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں اگر تم سے کسی نے جھگڑا کیا تو تم کہنا کہ میں اللہ کے بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں تمہارے بعد اس کو فقط جھوٹا شخص ہی چھوڑے گا۔ (ابن عدی بروایت عمرو بن عبداللہ بن یعلی بن مرہ

جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا جنہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا)

۳۲۹۳۷۔۔۔۔۔علی کو بلاؤ علی کو بلاؤ علی کو بلاؤ بلاشبہ علی مجھ سے ہے اور ہی اس سے ہوں اور میرے بعد ہر مومن کا ولی ہوگا۔

مصنف ابن ابی شیبة بروایت عمران بن حصین

۳۲۹۳۸۔۔۔۔۔علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور علی میرے بعد ہر مومن کا دوست ہے۔ مصنف ابن شیبة بروایت عمران بن حصین صحیح

۳۲۹۳۹۔۔۔۔۔علی کی برائی نہ کرو کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس ہوں اور میرے بعد وہ تمہارا ولی ہوگا۔

ابن ابی شیبة بروایت عبداللہ بن بریدہ علی ابیہ

۳۲۹۴۰۔۔۔۔۔میں اور علی ایک ہی نسل سے ہے اور لوگ مختلف نسلوں سے ہیں۔ دیلمی بروایت جابر

۳۲۹۴۱۔۔۔۔۔اے علی لوگ مختلف نسلوں سے ہیں اور میں اور تم ایک ہی نسل سے ہے۔ حاکم بروایت جابر

۳۲۹۴۲۔۔۔۔۔سن لو! کہ بلاشبہ اللہ میرا ولی ہے اور میں ہر مومن کا ولی ہوں اور جس کا میں ولی ہوں تو علی بھی اس کا ولی ہے۔

ابونعیم فضائل الصحابہ بروایت زید بن ارقم اور براء بن عازب معاً

۳۲۹۴۳۔۔۔۔۔اے اللہ میں جسکا ولی ہوں علی بھی اس کا ولی ہے اے اللہ جسکا وہ ولی ہے تو بھی اس کا ولی بن جا اور جس کا وہ دشمن ہے تو بھی اس کا دشمن بن جا اور جس کی وہ مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جس وہ اعانت کرے تو بھی اس کی اعانت فرما۔ طبرانی بروایت حبتی بن صنادة

۳۲۹۴۴۔۔۔۔۔اللہ تو ان کے لیے گواہ بن جا اے اللہ اعلیٰ میرا بھائی ہے اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد ہے اور میری اولاد کا باپ ہے اے اللہ اس کے یہ میرا دشمن کو آگ میں اوندھا گرادے۔ شیرازی فی الالقاب وابن النجار بروایت ابن عمر

۳۲۹۴۵۔۔۔۔۔جس کا اللہ اور اس کا رسول ولی ہے تو یہ (علی) بھی اس کا ولی ہے اے اللہ جس کا یہ ولی بنا اس کا تو بھی ولی بن جا اور اس کے دشمن کا تو بھی دشمن بن جا اور اور جو اس سے محبت کرے تو بھی اس کا محبوب بن جا جو شخص اس سے بغض رکھے تو تو بھی اس سے بغض رکھ اے اللہ! مجھے کوئی شخص نہیں ملا زمین میں جس کی حفاظت میں میں اس کو دوں دو نیک بندوں کے بعد آپ کے سوا تو آپ مجھ سے بہترین فیصلہ کروائیں۔ (طبرانی بروایت جریر ابن کثیر نے کہا ہے کہ یہ حدیث انتہائی غریب ہے بلکہ منکر کے درجے میں ہے)

۳۲۹۴۶۔۔۔۔۔اے بریدہ! کیا میں مؤمنین کا ان کی جانوں کی بنسبت زیادہ حقدار نہیں ہوں جس کا میں ولی ہوں تو علی بھی اس کا مولی ہے۔

احمد بن حنبل، ابن حبان، سمیویہ، حاکم، مسندا بن منصور بروایت ابن عباس عن البریدہ

۳۲۹۴۷۔۔۔۔۔جسکا میں مولا ہوں علی اس کا مولی ہے اے اللہ! جس کا یہ ولی بنے اس کا تو بھی ولی بن جا اور جس سے یہ دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔ (طبرانی بروایت ابن عمر ابن ابی شیبة بروایت ابی ہریرہ اور دوسرے بارہ صحابہ، احمد بن حنبل طبرانی۔ منصور بروایت ابوایوب اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے حاکم بروایت علی وطلحہ احمد بن حنبل طبرانی اس منصور بروایت علی وزید بن ارقم اور تیس صحابہ رضی اللہ عنہم ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت سعد خطیب بروایت انس)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق میں خصوصی دعا

۳۲۹۴۸۔۔۔۔۔جس کا میں ولی ہوں علی اس کا ولی ہے اے اللہ! جسکا یہ ولی بنے تو بھی اس کا ولی بن جا جس کا یہ دشمن ہے تو بھی اس کا دشمن بن جا اور جس کی یہ مدد کرے تو بھی اس کی مدد کر اور جس کی یہ مدد چھوڑ دے تو بھی اس کی مدد چھوڑ دے اور جس کی یہ اعانت کرے تو بھی اس کی اعانت کر۔

طبرانی بروایت عمر بن مرہ اور زید بن ارقم معاً

۳۲۹۴۹۔۔۔۔۔بلاشبہ میرا رازداں اور میرا وصی اور بہترین وہ شخص جسے ہے اپنے بعد چھوڑوں گا اور میرے وعدے پورے کریگا اور میرا فرض ادا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔ طبرانی بروایت ابوسعید وسلمان

۳۲۹۵۰..... میں ہر اس شخص کو وصیت کرتا ہوں جو میرے اوپر ایمان لایا اور میری تصدیق کی کہ علی ابن ابی طالب کی مدد کرے جس نے علی کی مدد کی اس نے میری مدد کی جس نے میری مدد کی اس نے اللہ کی مدد کی جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا۔ (طبرانی ابن عساکر نے ابن عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے اس نے اپنے والد سے اپنے دادا سے نقل کیا)

۳۲۹۵۱..... اے اللہ ان کی مدد فرما ان کی ذریعہ مدد فرما ان پر رحم پر ان کی مدد فرما ان کے ذریعہ مدد فرمایا اے اللہ اس سے محبت فرما جو ان سے محبت کرے اور اس سے ناراض ہو جا جو ان سے یعنی علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے۔ (طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۲۹۵۲..... اے علی کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ میرے بھائی اور میرے وزیر ہیں میرے وعدے پورے کرتے ہیں اور میری ذمہ داری ادا کرتے ہیں جو میری زندگی میں تجھ سے محبت کرے وہ منزل تک پہنچ گیا او جو میرے بعد تجھ سے محبت کرے اللہ تعالیٰ امن اور ایمان پر اس کا خاتمہ فرمائے گا جو تجھ سے محبت کرے میرے بعد اور تیری زیارت نصیب نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ امن ایمان پر فرمائے گا اور فزع اکبر۔ (یومہ القیامۃ) میں اس کو امن عطا فرمائے گا اے علی جس کی موت تیری عداوت پر آئے وہ جاہلیت کی موت مرے گا اسلام میں جو اس نے عمل کیا اللہ تعالیٰ اس کا محاسبہ فرمائے گا۔ (طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۵۳..... علی ابن ابی طالب میرے وعدے پورا کرے گا میرے قرضے ادا کرے گا۔ (ابن مردویہ دیلمی نے سلمان سے نقل کیا)

۳۲۹۵۴..... علی ابن ابی طالب اہل جنت کے سامنے اس طرح ظاہر ہوں گے جیسے اہل دنیا کے سامنے صبح کے ستارے ظاہر ہوتے ہیں۔ (حاکم نے تاریخ میں بیہقی نے فضائل صحابہ میں ابن جوزی نے واھیات میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۵۵..... اے اللہ جس نے میری تصدیق اور میرے اوپر ایمان لایا وہ علی ابن ابی طالب سے دوستی کرے کیونکہ ان کی دوستی میری دوستی ہے اور میری دوستی اللہ تعالیٰ کی دوستی ہے۔ (طبانی نے محمد بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر سے اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کیا)

۳۲۹۵۶..... جو شخص میری جیسی زندگی اور میری جیسی موت کو پسند کرے اور جنت الخلد میں ٹھکانہ طلب کرے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کیونکہ میری رب نے خود اپنے ہاتھ اس کے درخت لگائے ہیں تو وہ علی بن ابی طالب سے دوستی کرے کیونکہ وہ تمہیں ہدایت سے نکال کر گمراہی میں داخل نہیں کریں گے۔ (طبرانی اور حاکم اور ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں زید بن ارقم سے نقل کیا)

۳۲۹۵۷..... جو اس بات کو پسند کرے کہ میری جیسی زندگی گذارے اور میری جیسی موت نصیب ہو اور میرے رب کی جنت میں داخل ہو جس کا مجھ سے وعدہ ہوا میرے رب نے خود اس کے درخت لگائے وہ جنت الخلد ہے وہ علی بن ابی طالب سے دوستی کرے ان کے بعد ان کی اولاد سے کیونکہ وہ تمہیں ھدایت کے دروازے سے نکال کر ضلالت (گمراہی) کے دروازے میں داخل نہیں کریں گے۔ (مطیر والباوردی، ابن شاھین، ابن مندہ نے زیادہ بن مطرف سے نقل کیا وہ واہ ہے)

۳۲۹۵۸..... ایسی بات مت کرو وہ (علی رضی اللہ عنہ) میرے بعد تم سب سے افضل ہیں۔ (طبرانی نے وھب بن حمزہ سے نقل کیا)

۳۲۹۵۹..... میرا قرضہ میرے اور علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی اور ادا نہیں کرے گا۔ (طبرانی حبشی بن جنادہ سے نقل کیا)

۳۲۹۶۰..... اے بریدہ! علی میرے بعد تمہارے ولی ہیں علی سے محبت کرو کیونکہ وہ وہی کام کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ (دیلمی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

فتنے کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دینے سے انکار

۳۲۹۶۱..... میرے بعد فتنے ظاہر ہوں گے جب ایسا ہو تو علی ابن ابی طالب کا ساتھ دو کیونکہ وہی حق و باطل کے درمیان جدائی کرنے والا ہوگا۔ (ابونعیم نے ابی لیلیٰ غفاری سے نقل کیا)

۳۲۹۶۲......اے علی! تم میرے جسم کو غسل دینا میرا قرضہ ادا کرنا مجھے قبر میں اتارنا میرے ذمہ داری کو پورا کرنا آپ میرے جھنڈا بردار ہیں دنیا وآخرت میں۔(دیلمی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۲۹۶۳......اگر علی سے دوستی کرو تو تم ان کو ھادی اور مہدی پاؤ گے تمہیں سیدھے راستہ پر چلائے گا۔

حلیة الاولیاء بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۲۹۶۴......تم میں سے بعض سے قرآن کی تاویل پر قتال کیا جائے گا جیسے مجھ سے تنزیل پر قتال کیا گیا پوچھا گیا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ مراد ہیں فرمایا نہیں بلکہ صاحب النعل یعنی علی رضی اللہ عنہ۔(احمد، ابویعلی، بیہقی، حاکم، ابونعیم فی الحلیة، سعید بن منصور بروایت ابی سعید اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

۳۲۹۶۵......میں تنزیل قرآن پر قتال کرتا ہوں اور علی رضی اللہ عنہ تاویل قرآن پر قتال کریں گے۔(ابن سکن نے اخضر انصاری سے نقل کیا اور کہا اس کی سند میں نظر ہے اخضر صحابہ رضی اللہ عنہم میں غیر معروف ہیں دار قطنی نے افراد میں اور کہا اس میں جابر جعفی کا تفرد ہے وہ رافضی ہے)

۳۲۹۶۶......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو میرے بعد لوگوں سے تاویل قران پر قتال کرے گا جیسے میں نے مشرکین سے تنزیل قران پر قتال کیا وہ گواہی دینے والے ہوں گے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ان کو قتل کرنا لوگوں پر شاق گزرے گا حتیٰ کہ وہ اللہ کے ایک ولی پر طعن کریں گے اور ان کے فعل پر ناراض ہوں گے جیسے موسیٰ علیہ السلام کشتی توڑنے کے معاملہ میں غلام کو قتل کرنے اور دیوار سیدھی کرنے میں خضر علیہ السلام پر ناراض ہوئے حالانکہ سارے کام اللہ کی مرضی کے مطابق ہوئے۔(دیلمی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۶۷......اے علی عنقریب تجھ سے باغی فرقہ قتال کرے گا جب کہ تو حق پر ہوگا اس زمانہ میں جو تیری مدد نہ کرے اس کا مجھ سے تعلق نہ ہوگا۔(ابن عساکر نے عمار بن یاسر سے نقل کیا)

۳۲۹۶۸......اے ابورافع میرے بعد ایک قوم علی رضی اللہ عنہ سے قتال کرے گی اللہ پر حق ہے ان کے خلاف جہاد کرنا جو ان سے ہاتھ سے جہاد کرنے پر قادر نہ ہو وہ زبان سے جہاد کرے جو زبان سے جہاد پر قادر نہ ہو تو دل سے جہاد کرے اس سے کم جہاد کا کوئی درجہ نہیں۔(طبرانی نے محمد بن عبید بن ابی رافع سے اپنے والد اپنے دادا سے نقل کیا)

۳۲۹۶۹......اے عمار اگر تو دیکھے کہ علی ایک راستہ پر چل رہا ہے اور لوگ دوسرے راستہ پر تو تم لوگوں کو چھوڑ کر علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ دو۔ وہ تمہاری راہنمائی غلط راستہ کی طرف نہیں کرے گا ہدایت کے راستہ سے نہیں نکالے گا۔(دیلمی نے عمار بن یاسر اور ابی ایوب سے نقل کیا ہے)

۳۲۹۷۰......جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی جس نے علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے علی رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔(حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۱......جس نے علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا جس نے مجھے چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑا۔(طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۲......اے علی جس نے تمہیں چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔ جس نے مجھے چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑا۔(طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۳......جس نے تمہیں چھوڑا ہے اے علی اس نے مجھے چھوڑا جس نے مجھے چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑا۔(حاکم نے ابی ذر رضی اللہ عنہ رحمة اللہ علیہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۴......میرے بعد امت میں سب سے بڑے عالم علی رضی اللہ عنہ ہیں۔(دیلمی نے سلمان سے نقل کیا)

۳۲۹۷۵......میں علم کا شہر علی اس کا دروازہ ہیں۔(ابونعیم نے معرفہ میں علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۶......میں علم کا شہر علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں جو علم حاصل کرنا چاہے اس کے دروازے سے آئے۔(طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ

عنہا سے نقل کیا)

۳۲۹۷۷......علی بن ابی طالب لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والے ہیں محبت و تعظیم کے لحاظ سے لا الٰہ الا اللہ کے اقرار کرنے والوں کے حق میں ابونعیم نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

۳۲۹۷۸......علی میرے علم کا دروازہ ہے میرے بعد میری شریعت کو لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرنے والا ان کی محبت ایمان ہے ان سے بغض نفاق ہے ان کی طرف دیکھنا شفقت ہے۔(دیلمی نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۷۹......حکمت کو دس حصوں پر تقسیم کیا گیا علی رضی اللہ عنہ کو نو حصے بقیہ لوگوں کو ایک حصہ دیا گیا اس ایک حصہ کے متعلق علی لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء والازدی فی الضعفاء والوعلی حسن بن علی بردعی نے اپنی معجم میں ابن النجار ابن جوزی نے واھیات میں ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۸۰......اے علی میرے بعد آپ لوگوں میں ان کے مختلف فیہ مسائل کا حل بتائیں گے۔(دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۸۱......اے علی تمہیں بشارت ہو تم زندگی اور موت کے بعد میرے ساتھ ہو (ابن قانع ابن مندہ عدی طبرانی ابن عساکر نے شرحبیل بن مرۃ سے نقل کیا اس میں عباد بن زیاد ازدی متروک ہیں)

۳۲۹۸۲......آپ کے بھائی نے آپ سے پہلے پانی مانگا ان کو دونوں میں جو میرے نزدیک جو محبوب ہے وہی پیئے گا دونوں میرے نزدیک ہی مرتبہ پر ہیں میں اور آپ وہ دونوں اور یہ سویا ہوا قیامت کے دن ایک ہی مرتبہ میں ہوں گے۔(طبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۸۳......اے علی! آپ میرے بعد اُمت کو اختلافی مسائل کا حل بتائیں گے۔(دیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۹۸۴......بشارت ہو تو تمہیں اے علی تمہاری حیات موت میرے ساتھ ہیں۔(ابن قانع وابن مندہ، عدی، طبرانی، ابن عساکر، شرحبیل بن مرہ سے نقل کیا اس میں عباد بن زیاد ازدی متروک ہیں۔ذخیرہ الفاظ ۱۸)۔

۳۲۹۸۵......تمہارے بھائی نے تم سے پہلے پانی طلب کیا، وہی پیئے گا جو دونوں میں مجھے محبوب ہے دونوں کا مقام میرے نزدیک ہی ہے، میں اور آپ وہ دونوں اور یہ آرام کرنے والا قیامت کے دن ایک مقام پر ہوں گے۔(طبرانی عن علی)

۳۲۹۸۶......تمہارے بھائی نے تم سے پہلے پانی طلب کیا، جو میرے ہاں اس سے زیادہ مأثر ہے اور وہ دونوں میرے ہاں ایک رتبہ میں ہیں اور میں اور تم اور وہ دونوں اور یہ سونے والا قیامت کے دن ایک مقام پر ہوں گے۔(طبرانی عن ابی سعید)

۳۲۹۸۷......قیامت کے دن میرے لے سرخ یاقوت کا ایک قبہ گاڑا جائے عرش کے دائیں جانب اور ابراہیم علیہ السلام کے لئے سبز یاقوت کا ایک قبہ گاڑا جائے گا عرش کے بائیں جانب ہمارے درمیان علی رضی اللہ عنہ کے لئے سفید موتیوں کا قبہ گاڑا جائے گا پس تمہارا کیا خیال ہے دو خلیلوں کے درمیان ایک حبیب کے متعلق (بیہقی نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن جوزی نے وھبات میں سلمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۸۸......اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیل بنایا جیسے ابراہیم کو خلیل بنایا جنت میں میرا محل اور ابراہیم علیہ السلام کا محل مد مقابل ہوگا علی رضی اللہ عنہ کا محل میرے اور ابراہیم علیہ السلام کے محل کے سامنے ہوگا ہائے خوش نصیبی ایک حبیب کی دو خلیلوں کے درمیان۔(حاکم نے اپنی تاریخ میں بیہقی نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن جوزی نے وھبات میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۲۹۸۹......فرشتوں نے مجھ پر اور علی رضی اللہ عنہ پر سات سال تک درود بھیجا کسی انسان کو سلام کرنے سے پہلے۔(ابن عساکر اس کی سند میں عمرو بن جمیع ہے اللآلی ۱/۳۲۱)

۳۲۹۹۰......یہ وہ شخص ہیں جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے یہ بڑے صدیق ہیں یہ اس امت کے فاروق ہیں جو حق اور باطل کے درمیان فرق کریں گے یہ مسلمانوں کے بڑے امیر ہیں جس طرح مال ظالموں کی نظر میں بڑا ہے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا۔(طبرانی سلمان اور ابی ذر رضی اللہ عنہ ایک ساتھ نقل کیا بیہقی اور عدی نے

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۹۱..... حوض کوثر پر سب سے پہلے وہ شخص حاضر ہوگا جو سب سے پہلے مسلمان ہوا علی بن ابی طالب۔ (حاکم نے نقل کر کے اس کی تصحیح نہیں کی خطیب نے سلمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ تذکرۃ الموضوعات ۹۷ التعقبات ۵۷)

۳۲۹۹۲..... سب سے پہلے جس نے میرے ساتھ نماز پڑھی وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں (حاکم نے اپنی تاریخ میں دیلمی نے ابن عباس سے نقل کیا)

۳۲۹۹۳..... اگر آسمان وزمین کو ترازو کے ایک جانب اور علی رضی اللہ عنہ کے ایمان کو ترازو کی دوسری جانب رکھا جائے تو علی رضی اللہ عنہ کا ایمان بھاری ہوگا۔ (دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۹۴..... اے علی میں تمہارے اوپر غالب ہوں نبوت کی وجہ سے تم اوروں پر غالب ہو سات باتوں کی وجہ سے ان میں تمہارے ساتھ کوئی دوسرا شریک نہیں قریش میں سے تم نے سب سے پہلے ایمان قبول کیا ان میں سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والا اللہ کے حکم کو زیادہ قائم کرنے والا سب سے زیادہ برابری کرنے والا سب سے زیادہ رعایا کو انصاف فراہم کرنے والا مقدمہ کو سب سے زیادہ سمجھنے والا ان میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ خصوصیات والا۔ (حلیۃ بروایت معاذ اللالی ۱/۳۲۳)

۳۲۹۹۵..... اے علی تمہاری سات خصوصیات ہیں قیامت کے روز ان میں کوئی تمہارا مقابلہ نہ کر سکے گا تم اللہ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے ہو اللہ کے عہد کو سب سے زیادہ پورا کرنے والا اللہ کے حکم کو سب سے زیادہ قائم کرنے والا رعایا پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا اور قضایا کو سب سے زیادہ سمجھنے والا قیامت کے روز سب سے زیادہ خصوصیات والا۔ (ابونعیم فی الحلیۃ بروایت ابی سعید)

۳۲۹۹۶..... علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میرے بعد تمہیں سخت مشقت اٹھانی پڑے گی پوچھا میرا دین سلامت رہے گا؟ فرمایا ہاں۔ (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے)

۳۲۹۹۷..... میرے بعد امت تم سے غداری کرے گی تم میرے دین پر قائم رہو گے اور میری سنت پر شہید کیے جاؤ گے جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا داڑھی عنقریب سر (کے زخم) سے تر ہوگی۔ (دارقطنی نے افراد میں حاکم خطیب بغدادی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۹۸..... تمہیں موت نہیں آئے گی یہاں تک تمہارے سر پر مارا جائے گا جس سے ڈاڑھی تر ہوگی اور تم کو قوم کا بدبخت قتل کرے گا جیسے ناقہ۔ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو بنی فلاں کے بدبخت نے قتل کیا تھا (دارقطنی نے افراد میں علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۲۹۹۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ان کا انتقال اس وقت تک نہ ہوگا اور ان کی موت شہادت پر آئے گی۔ (دارقطنی نے افراد میں اور ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۰۰..... علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تنہا شہید ہو کر آئیں گے تنہا شہید ہو کر آئیں گے۔ (ابویعلی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا)

۳۳۰۰۱..... عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ہجرت میں تم سے سبقت کی۔ (طبرانی نے اسامہ بن زید سے نقل کیا)

۳۳۰۰۲..... میں تمہیں ان دونوں کے متعلق خیر کی وصیت کرتا ہوں جو کوئی ان دونوں سے مدافعت کرے یا ان دونوں کی حفاظت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو خاص نور عطاء فرمائیں گے اجس کو لے کر قیامت کے روز میرے پاس پہنچیں گے یعنی علی وعباس رضی اللہ عنہ۔ (دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۰۳..... بشارت ہو تمہیں میں اولاد آدم کا سردار ہوں تم دونوں عرب کے سردار ہو علی وعباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اپنے والد سے نقل کیا)

۳۳۰۰۴..... امابعد مجھے تمام دریچے بند کرنے کا حکم دیا سوائے علی رضی اللہ عنہ کے دریچے کے تم میں سے کوئی کہنے والا کہے واللہ میں نے نہ کوئی چیز کھولی نہ بند کی ہے لیکن ایک بات کا حکم ہوا جو میں نے پورا کیا۔ (احمد نے سعید بن منصور اور زید بن ارقم سے نقل کیا

ضعیف الجامع ۱۲۴۱)

۳۳۰۰۵......تمام دروازے بند کردو سوائے علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔(احمد، حاکم، سعید بن منصور نے زید بن وارقم سے نقل کیا اللآلی ۳۴۱۱)

۳۳۰۰۶......میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی رضی اللہ عنہ عرب کے سردار ہیں (حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا دارقطنی نے افراد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے الاتقان ۹۲۴۵)

۳۳۰۰۷......اے انس جاکر میرے لئے عرب کی سردار کو بلا کر لاؤ۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ تو فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی رضی اللہ عنہ عرب کے سردار ہیں جب علی علیہ السلام آئے تو ارشاد فرمایا اے انصار کی جماعت کیا میں تمہیں نہ بتلادوں کہ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے تھاما تو اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے یہ علی رضی اللہ عنہ ہیں ان سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اکرام کی وجہ سے اکرام کرو کیونکہ جبرائیل نے مجھے حکم دیا کہ جو کچھ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہا۔(طبرانی نے سید حسن سے نقل کیا ابن کثیر نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے)

۳۳۰۰۸......اے عائشہ رضی اللہ عنہا اگر تم عرب کے سردار کو دیکھنا چاہو تو علی رضی اللہ عنہ کو دیکھو پوچھا اے اللہ کے نبی کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟ تو فرمایا میں امام المسلمین اور سید المتقین ہوں تمہیں اس بات سے خوشی ہو کہ عرب کے سردار کو دیکھو تو سید العرب کو دیکھو۔(خطیب نے سلمہ بن کہیل سے نقل کیا ابن جوزی علل متناھیہ میں نقل کیا)

۳۳۰۰۹......علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا مرحبا سید المسلمین امام المتقین۔حلیة بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۰۱۰......معراج کی جب آسمان پر مجھے لے جایا گیا تو مجھے موتیوں کے بنے ہوئے ایک محل میں لے جایا گیا جسکا فرش سونے سے چمک رہا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ بتلایا کہ علی رضی اللہ عنہ میں تین خصوصیات ہیں وہ مسلمانوں کے سردار متقین کے امام غرالمحجلین کے قائد۔

(الباوری، ابن قانع، بزار، حاکم، ابونعیم نے عبداللہ بن اسد بن زرارہ سے اپنے والد سے نقل کیا حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے کہا ضعیف جدا منقطع حاکم نے عبداللہ بن اسد بن زرارہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا اور کہا غریب المتن فی الاسناد اور مجھے ابن زرارہ کی وحدان میں اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں ملی ابوموسیٰ مدینی نے کہا وہم ہوا ہے وہ درحقیقت اسعد بن زرارہ ہے ذھبی نے کہا کہ میرے گمان میں یہ حدیث موضوع ہے ابن عماد نے کہا یہ حدیث انتہائی منکر ہے مشابہ ہے کہ بعض غالی شیعہ نے بنائی ہے کیونکہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے صفات ہیں نہ کہ علی رضی اللہ عنہ کے)

۳۳۰۱۱......معراج کی رات اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچا تو بذریعہ وحی بتایا کہ علی رضی اللہ عنہ میں تین خصوصیات ہیں سید المسلمین امام المتقین قائد المحجلین)۔(ابن النجار نے اسعد بن زرارہ سے نقل کیا)

۳۳۰۱۲......میں منذر ہوں علی ھادی ہے علی آپ کے ذریعہ ہدایت حاصل کرنے والے ھدایت حاصل کریں گے۔(دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۱۳......میں اور یہ (علی) قیامت کے روز میری امت پر حجت ہوں گے۔(خطیب نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۱۴......اے لوگو! علی رضی اللہ عنہ کی شکایت مت کرو وہ اللہ کی ذات اور اللہ کی راہ میں لڑنے میں انتہائی سخت ہیں۔(احمد، حاکم، ضیاء مقدسی نے ابی سعید سے نقل کیا)

۳۳۰۱۵......اے لوگو! علی رضی اللہ عنہ کی شکایت مت کرو وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سلسلہ میں انتہائی سخت ہیں۔

حلیة الاولیاء بروایت ابی سعید

۳۳۰۱۶......لوگوں میں تفرقہ اور اختلاف واقع ہوگا یہ (علی رضی اللہ عنہ) اور ان کے ساتھی حق پر ہوں گے۔طبرانی بروایت کعب بن عجرہ

۳۳۰۱۷......علی رضی اللہ عنہ کوگالی مت دوکیونکہ وہ اللہ کی ذات کے بارے میں انتہائی سخت ہیں۔

طبرانی، حاکم فی الحلیة بروایت کعب بن عجرہ

۳۳۰۱۸......حق ان کے ساتھ حق ہے ان کے ساتھ ہے یعنی علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔ابویعلی، سعید بن منصور بروایت ابن سعید

۳۳۰۱۹......اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور جبرائیل تجھ سے راضی ہیں۔(طبرانی بروایت عبیداللہ ابی وہ اپنے والد اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کوایک لشکر کے ساتھ بھیجاواپسی پر یہ ارشادفرمایا)

۳۳۰۲۰......اے علی جبرائیل علیہ السلام کا خیال ہے کہ وہ تجھ سے محبت کرتا ہے تو عرض کیا کہ آپ نے مجھے خبر دی ہے کہ جبرائیل مجھ سے محبت کرتے ہیں؟ تو فرمایاہاں وہ جو جبرائیل سے بہتر ہیں یعنی اللہ عزوجل وہ تجھ سے محبت کرتے ہیں۔(حسن ابن ابی سفیان ابی الضحاک انصاری سے نقل کیا)

۳۳۰۲۱......علی رضی اللہ عنہ سے محبت گناہوں کوایسی کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو۔(تمام ابن عسا کرنے ابی رضی اللہ عنہ سے ابن جوزی نے اس کوموضوعات میں ذکر کیا الضعیفہ ۱۲۰۶)

۳۳۰۲۲......اللہ تعالیٰ نے جس مؤمن کے دل میں علی رضی اللہ عنہ کی محبت ثبت فرمادیا اس سے کوئی قدم ڈگمگا گیا اللہ تعالیٰ اس کی قدم کوقیامت کے دن پل صراط پرثبت فرمادے گا۔(خطیب نے متفق اور متفرق میں محمد بن علی سے رضی اللہ عنہ معضلا نقل کیا ہے)

۳۳۰۲۳......علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھ سے محبت کرنے والا تجھ سے محبت کرے گا مجھ سے بغض رکھنے والا تجھ سے بغض رکھے گا۔

طبرانی بروایت سلمان

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی ترغیب

۳۳۰۲۴......جس نے علی رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی جس نے علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔(طبرانی نے محمد بن عبداللہ ابن ابی اپنے والد اپنے دادا سے طبرانی بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

۳۳۰۲۵......علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا جس نے تجھ سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی کیونکہ بندہ میرا قرب حاصل نہیں کرسکتا مگر تیری محبت کے ذریعہ۔(دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۲۶......مؤمن تجھ سے بغض نہیں رکھے منافق تجھ سے محبت نہیں کرے گا۔زیادات احمد بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۲۷......مؤمن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھتا منافق محبت نہیں رکھتا۔ابن ابی شیبة بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۲۸......علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مؤمن علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہیں رکھتا منافق محبت نہیں رکھتا۔مسلم بروایت علی رضی اللہ عنہا

۳۳۰۲۹......علی رضی اللہ عنہ سے محبت نہیں رکھتا مگر مؤمن اور بغض نہیں رکھتا مگر منافق۔بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۳۰......اے علی رضی اللہ عنہ بشارت ہو ہر اس شخص کو جس نے تجھ سے محبت رکھی اور تیرے بارے میں سچ کا راستہ اختیار کیا اور ہلاکت ہے اس کے لئے جو تجھ سے نفرت کرے اور تجھے جھٹلائے۔طبرانی حاکم والخطیب بروایت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۳۳۰۳۱......جس شخص میں تین باتیں ہوں اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں علی رضی اللہ عنہ سے بغض اور میرے اہل بیت کونشانہ بنانا اور جو قول اختیار کرے کہ ایمان کلام ہے۔(دیلمی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا التنزیہ ۱۵۴/۱ ذیل الالی ۳۰)

۳۳۰۳۲......اے علی تجھ کوعیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت حاصل ہے ان سے یہود نے عداوت رکھی ان کی ماں پر بہتان باندھا نصاری نے محبت کی ان کومقام تک پہنچایا جس کے وہ اہل نہ تھے۔(عدی حاکم ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں حاکم نے علی

سے نقل کیا المتناھیہ ۲۵۹)

۳۳۰۳۳..... اے اللہ اس شخص کی مدد فرما جو علی رضی اللہ عنہ کی مدد کرے اے اللہ علی رضی اللہ عنہ کو مکرم فرما اور اس کو رسوا فرما جو علی رضی اللہ عنہ کی رسوائی کا خواہاں ہو۔ (طبرانی نے عمرو بن شرجیل سے نقل کیا)

۳۳۰۳۴..... اے اللہ آپ نے مجھ سے عبیدہ بن حارث کو بدر کے دن جدا کیا حمزہ بن عبدالمطلب کو احد کے دن یہ علی ہیں آپ مجھے تنہا نہ چھوڑیں آپ خیر الوارثین ہیں۔ (دیلمی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۳۵..... علی رضی اللہ عنہ کو عمرو بن عبدود مقابلہ کے لئے للکارنا قیامت تک کے لئے امت کے افضل اعمال میں سے ہیں۔ (حاکم نے بہز بن حکیم سے اپنے والد دادا سے ذھبی نے کہا قبح اللہ رافضیا افتراہ)

۳۳۰۳۶..... چل لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت قدم رکھے اور تمہارے دل کی راہنمائی کرے لوگ تمہارے پاس فیصلے لے کر آئیں گے جب دولڑنے والے حاضر ہوں تو ایک کے حق میں اس وقت تک فیصلہ نہ کریں جب تک دوسری کی بات نہ سن لیں کیونکہ یہ زیادہ لائق ہے اس کے کہ حق کو پہنچان لیں۔ (بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۳۷..... علی رضی اللہ عنہ کی لئے دعا کی اے اللہ ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور دل کی رہنمائی فرما۔ (حاکم نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۳۸..... ان کو شریعت کی تعلیم دیں اور ان کے درمیان فیصلہ فرما اے اللہ علی رضی اللہ عنہ کو قضاء کی رہنمائی عطا فرما یہ اس وقت فرمایا ان کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا۔ (حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۳۹..... علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۱۸ کشف الخفاء ۲۸۱۱)

۳۳۰۴۰..... میں نے معراج کی رات عرش پر لکھا ہوا دیکھا انی انا اللہ لا الہ الا غیری کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا محمد ﷺ میری مخلوق میں سے منتخب ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ان کی تائید اور مدد کی۔

ابن عساکر، ابن جوزی فی الواھیات بطریقہ ابی الحمراء ذیل اللآلی ۶۴

۳۳۰۴۱..... معراج کی رات میں جنت میں داخل ہوا میں عرش کے ستون پر دائیں جانب لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں نے ان کی مدد و نصرت کی علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ۔ (طبرانی بروایت ابی الحمراء)

۳۳۰۴۲..... آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل جنت کے دروازہ پر لکھا یا گیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ان کی مدد کی۔ (عقیلی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۴۳..... جنت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ آسمان وزمین کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل طبرانی نے اوسط میں خطیب نے متفق اور مفترق میں ابن جوزی نے واھیات میں جابر رضی اللہ عنہ سے اللآلی ۲۹۸۱)

۳۳۰۴۴..... تجھ پر سلام ہو اے ابوالریحانتین میں تجھے وصیت کرتا ہوں دنیا میں اپنے ایمان کے متعلق عنقریب تمہارا ستون گرایا جائے گا اللہ تعالیٰ میرے بعد تمہارا وارث ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ (ابونعیم ابن عساکر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۴۵..... علی خیر البشر ہے جس نے انکار کیا کفر کیا (خطیب نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور کہا منکر ہے ترتیب الموضوعات ۲۸۰۲۷۹)

۳۳۰۴۶..... جس نے علی رضی اللہ عنہ کو خیر الناس نہ کہا اس نے کفر کیا۔ (خطیب نے ابن مسعود بروایت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ترتیب الموضوعات ۲۸۷)

۳۳۰۴۷..... اے علی میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے بارے میں پانچ باتیں مانگیں ایک سے منع کر دیا چار عطا کر دیں میں نے درخواست کی آپ کی خلافت پر امت کا اتفاق ہو جائے یہ دعا قبول نہیں ہوئی میری یہ دعاء ہوئی ہوئی کہ قیامت کے روز سب سے پہلے میری اور آپ کی قبر شق ہو آپ حمد کا جھنڈا اٹھا کر اولین اور آخرین کے سامنے چلیں اور یہ بھی قبول ہوگی کہ میرے بعد آپ مؤمنین کا ولی ہوں۔ (خطیب اور رافعی نے علی

سے نقل کیا)

۳۳۰۴۸......اے علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجائیں آپ بری ہوگئے میں نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا بھی کی قبول ہوئی میں نے اپنے لئے جو دعا بھی کی آپ کے لئے بھی کی ہے مگر یہ کہا گیا کہ میرے بعد نبوت ختم ہوچکی ہے۔(ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۴۹......میں نے ان کو اپنا مشیر مقرر نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا۔(ترمذی نے روایت کرکے حسن قرار دیا ہے طبرانی جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف کے دن علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اوران سے مشورہ فرمایا تو لوگوں نے کہا اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ طویل مشورہ کیا اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا)۔

۳۳۰۵۰......جس نے علی رضی اللہ عنہ سے حسد کیا اس نے مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا اس نے کفر کیا۔(ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا المتناھیہ ۳۴۴)

۳۳۰۵۱......کسی کو حالت جنابت میں اس مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں سوائے مجھے اور علی رضی اللہ عنہ کو (خصوصیت ہے)۔

طبرانی بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۵۲......اے علی کسی کے لئے اس مسجد میں جنابت کی حالت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں مگر میرے اور آپ کے لئے۔(ترمذی نے روایت کرکے حسن غریب کہا ہے ابویعلی نے نقل کرنے ضعیف قرار دیا ہے)

۳۳۰۵۳......اے علی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی زینت سے مزین فرمایا ہے کہ بندوں میں سے کسی کو اس سے پسندیدہ زینت سے مزین نہیں فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ابرار کی زینت ہے کہ دنیا سے بے رغبت ہونا تم نے دنیا سے کچھ نہیں لیا اور دنیا نے تم سے کچھ نہیں لیا تمہیں مساکین کی محبت عطاء کی گئی ہے تو ان کو تابع بنا کر وہ تمہیں امام بنا کر خوش وراضی ہیں۔حلیۃ بروایت عمار بن یاسر

۳۳۰۵۴......اے عمرو کیا تم نے جنت کے دابہ کو دیکھا ہے کہ جو کھاتا پیتا بازار میں چلتا پھرتا ہے یہ دابۃ الجنت ہے علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا۔(طبرانی نے عمرو بن الحمق سے نقل کیا)

۳۳۰۵۵......اے علی رضی اللہ عنہ تمہارے لئے جنت میں ایک خزانہ ہے وہ دو اطراف والا ہے تم غیر محرم عورت کو نظر جما کر مت دیکھو کیونکہ اچانک نظر حلال ہے دوسری حلال نہیں۔احمد،حکیم، حاکم، ابونعیم فی المعرفہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۰۵۶......اے علی تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوگا تو میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا جہاں میں داخل ہوں۔(ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں ابونعیم نے فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں ابن عساکر نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۵۷......اے میری بیٹی تمہارے لئے اولاد کی شفقت ہے علی میرے نزدیک تم سے زیادہ مکرم ہے۔(طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۵۸......اے علی آپ ان میں ماہر سمجھدار ہیں۔(خطیب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا)

۳۳۰۵۹......اے علی آپ کو عرب کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں عرب کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔(طبرانی نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۰۶۰......آپ کا بہترین نام ابوتراب ہے۔(طبرانی نے ابی طفیل سے نقل کیا ہے بتایا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے علی رضی اللہ عنہ مٹی میں سو رہے تھے تو یہ ارشاد فرمایا)

فضائل الخلفاء مجتمعة من الاكمال

۳۳۰۵۸......فرمایا: ابوبکر صدیق میرے وزیر ہیں اور میرے بعد میری امت میں میرے نائب ہیں اور عمر میری زبان سے بات کرتے ہیں اور علی

میرے چچا زاداور میرے علمبر دار ہیں اور عثمان مجھ سے ہیں اور میں عثمان سے ہوں۔ (الخلیلی فی مشیخۃ بروایت انس ابن حبان فی الضعفاء طبرانی فی معجم الکبیر ابن عدی بروایت جابر ابن عساکر بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ اوراس کی کا درج بن رحمت ہے ابن عدی کہتے ہیں کہ وہ ثقات موضوع حدیثیں روایت کرتے ہیں اور ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں نقل کیا ہے)

۳۳۰۵۹..... فرمایا: ابوبکر وعمر کی حیثیت میری نزدیک وہی ہے جو میرے سر میں میری آنکھوں کی ہے اور عثمان بن عفان کی حیثیت وہی ہے جو میرے منہ میں میری زبان کی ہے اور علی ابن طالب کی حیثیت میرے نزدیک وہی ہے جو میرے جسم میں روح کی ہے۔

ابن النجار بروایت ابن مسعود

۳۳۰۶۰..... فرمایا: ابوبکر میرے وزیر و میرے قائم مقام ہے اور عمر میری زبان سے بات کرتے ہیں اور عثمان مجھ سے ہیں اور میں عثمان سے ہوں جیسے آپ کا مقام میرے ہاں اے ابوبکر آپ میری امت کے لئے سفارشی ہوں گے۔ ابن النجار بروایت انس

۳۳۰۶۱..... فرمایا: اے بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ میرے بعد ابوبکر خلیفہ ہوں گے اے بلال لوگوں میں یہ بات پھیلا دو کہ بلاشبہ ابوبکر کے بعد عمر خلیفہ ہوں گے اے بلال! لوگوں تک یہ بات پہنچادو کہ عمر کے بعد عثمان خلیفہ ہوں گے اے بلال چلو اللہ تعالیٰ ایسا فرمائے گا۔

ابونعیم فی فضائل الصحابہ خطیب ابن عساکر بروابن ابن عمر

۳۳۰۶۲..... فرمایا: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے ابوبکر میرے بعد کچھ ہی مدت زندہ رہیں گے اور قبیلہ عرب کا جنگجو قابل ستائش زندگی گزارے گا اور شہادت کی موت پائے گا اور اے عثمان عنقریب تم سے لوگ اس قمیص کے اتارنے کا مطالبہ کریں گے جو اللہ عزوجل نے تمہیں پہنائی ہوگی اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم نے اس کو اتاردیا تو تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوسکو گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جائے۔ (طبرانی ابونعیم فی المعرفۃ بروایت ابن عمر اس کی مسند میں ربیعہ میں سیف ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر حدیث روایت ہے)۔

خلفاء ثلاثہ کا ذکر

۳۳۰۶۳..... بلاشبہ یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہوں گے یعنی ابوبکر عمر عثمان۔ ابن حبان فی الضعف بروایت عطیہ بن مال

۳۳۰۶۴..... فرمایا: یہ لوگ میرے بعد امراء ہوں گے یعنی ابوبکر عمر عثمان۔ ابن عدی حاکم بروایت سفینہ

۳۳۰۶۵..... فرمایا: اے عائشہ! یہ لوگ میرے بعد خلفاء ہوں گے یعنی ابوبکر عمر عثمان۔ حاکم، تعقب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۰۶۶..... اے علی! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ابوبکر کو، عمر کو مشیر اور عثمان کو سہارا بناؤں اور تمہیں اے علی پشت پناہ بناؤں چنانچہ تم چاروں کے بارے میں اللہ نے پختہ عہد لیا ہے کہ تم سے مومن آدمی محبت کرے گا اور فاجر تم سے بغض رکھے گا تم میری نبوت کے جانشین ہو۔

اور میری امت پر میری دلیل ہو قطع تعلقی نہ کرو اور ایک دوسرے سے ناراض نہ ہو اور عفو ودرگزر سے کام لو۔ ابونعیم فی

۳۳۰۶۷..... فرمایا: اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ مقرر کروں تو تم میرے مقرر کردہ خلیفہ کی نافرمانی کرو گے جس کے نتیجے میں تم پر عذاب آئے گا لوگوں نے کہا کیا ہم ابوبکر کو خلیفہ نہ مقرر کرلیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم اسکو خلیفہ بناؤ گے تو اس کو جسمانی طور پر کمزور اور اللہ کے معاملہ میں طاقتور پاؤ گے لوگوں نے کہا کہ ہم عمر کو خلیفہ نہ بنالیں؟ فرمایا اگر اسے خلیفہ بناؤ گے تو جسمانی طور پر بھی اور اللہ کے معاملے میں طاقتور پاؤ گے لوگوں نے کہا کیا ہم علی کو خلیفہ نہ بنالیں تو آپ نے فرمایا اگر تم نے اس کو خلیفہ بنالیا حالانکہ تم اس کو خلیفہ بناؤ گے نہیں تو وہ تمہیں ایک سیدھے راستے پر لے چلے گا اور تم اس کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے۔ ابوداؤد بروایت حذیفہ

۳۳۰۶۸..... اگر تم ابوبکر کو امیر بناؤ گے تو اس کو امانت دار دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر کو بناؤ گے تو اسکو ایسا طاقتور امانت دار پاؤ گے جو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا اور اگر علی کو امیر بناؤ گے اور میرا خیال نہیں

ہے کہ تم اسطرح کروگے تو تم اسکو راہ دکھانے والا اور ھدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں ایک سیدھے راستے پر لے چلے گا۔

احمد بن حنبل، حلیة الاولیاء بروایت علی

۳۳۰۶۹ ...... اگر تم ابوبکر کو خلیفہ بناؤ گے تو اس کو اللہ کے معاملے میں طاقتور اور جسمانی طور پر کمزور پاؤ گے اور اگر عمر کو بناؤ گے تو اللہ کے معاملے میں بھی اور جسمانی طور پر بھی طاقتور پاؤ گے اور اگر علی کو خلیفہ بناؤ گے اور میرا خیال نہیں کہ تم ایسا کروگے تو تم اسے راہ دکھانے والا ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سیدھے روشن راستے پر لے چلے گا۔ ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت حذیفہ

۳۳۰۷۰ ...... فرمایا: اگر میں تم پر کسی کو خلیفہ مقرر کروں گا تو تم اس کی نافرمانی کروگے جس کے نتیجے میں تم پر عذاب آئے گا لیکن جو بات تمہیں حذیفہ کہے اس کی تصدیق کرو اور عبداللہ بن مسعود جو تمہیں پڑھائے اس کو پڑھو۔ (ابوداؤد طیالسی، ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا ہے حاکم بروایت حذیفہ) صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! اگر آپ کسی کو خلیفہ مقرر فرمادیں تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۳۰۷۱ ...... فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ مقرر کروں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم پر عذاب آپڑے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا اگر آپ ہم پر ابوبکر کو خلیفہ مقرر فرمادیں تو کیسا رہے گا؟ فرمایا اگر اس کو خلیفہ بنادوں گا تو تم اس کو اللہ کے معاملے میں طاقتور اور جسمانی طور پر کمزور پاؤ گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اگر آپ ہم علی کو خلیفہ بنادیں تو پھر کیا خیال ہے؟ فرمایا تم اس طرح نہیں کروگے اور اگر تم نے ایسا کرلیا تو تم اسے سیدھی راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستہ پر لے چلے گا۔ حاکم تعقب بروایت حذیفہ

۳۳۰۷۲ ...... فرمایا: اگر تم منصب خلافت ابوبکر کے سپرد کروگے تو اسے دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب اور جسمانی طور پر کمزور شخص پاؤ گے اور اگر عمر کے سپرد کروگے تو وہ طاقتور امانت دار شخص ہے جو اللہ کے معاملے ہی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا اور اگر تم یہ منصب علی کے حوالے کروگے تو وہ ہدایت کی راہ دکھانے والا اور ھدایت یافتہ شخص ہے، جو تمہیں سیدھے رستے پر لا کھڑا کرے گا۔

طبرانی، حاکم، تعقب بروایت حذیفہ

۳۳۰۷۳ ...... فرمایا: اگر تم ابوبکر کو ولایت سپرد کروگے تو تم یہ منصب ایک امانت دار مسلم اور اللہ کے معاملے میں طاقتور اور اپنے معاملے میں کمزور شخص کے سپرد کروگے اور اگر تم یہ منصب ایک امانت دار مسلم کے حوالے کروگے تو وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرے گا اور اگر تم علی کو ولایت سپرد کروگے تو تم یہ منصب ایک سیدھی راہ دکھانے والے اور ھدایت یافتہ شخص کے حوالے کروگے جو تم کو سیدھی راہ پر لے آئے گا۔ خطیب ابن عساکر بروایت حذیفہ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت

۳۳۰۷۴ ...... فرمایا اگر تم یہ منصب ابوبکر کے حوالے کروگے تو تم اسے دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر تم اسے عمر کے حوالے کروگے تو تم اسے طاقتور اور امانت دار شخص پاؤ گے جو اللہ کے معاملے ہی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا اور اگر علی کے حوالے کروگے تو اسے راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ شخص پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔

حاکم تعقب ابن عساکر بروایت علی

۳۳۰۷۵ ...... فرمایا: اگر میں تم پر کسی شخص کو عامل مقرر کروں پھر وہ تمہیں اللہ کی اطاعت کا حکم کرے پھر تم اس کی نافرمانی کرو تو وہ میری نافرمانی شمار ہوگی اور میری نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے اور اگر وہ تمہیں اللہ کی نافرمانی کا حکم کرے پھر تم اس کی اطاعت کرو تو یہ بات تمہارے لئے قیامت کے دن میرے خلاف حجت ہوگی لیکن میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ (خطیب ابن عساکر بروایت ابن عباس) صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اپنے بعد ہم پر کسی کو خلیفہ مقرر فرمادیجئے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی)

۳۳۰۷۶......فرمایا: میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں نے آسمان سے ایک ڈول لٹکایا پھر ابوبکر آئے اور اس کو کنارے سے پکڑ کر تھوڑا سا پانی لیا پھر عمر آئے اور کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر عثمان آئے اور انہوں نے بھی کناروں سے پکڑ کر اتنا پیا کہ سیر ہو گئے پھر علی آئے تو انہوں نے اس کے کناروں سے پکڑا تو وہ ان سے چھن گیا اور کچھ پانی ان کے اوپر گرا۔ احمد بن حنبل، ابوداؤد طیالسی بروایت سمرہ

۳۳۰۷۷......فرمایا: بلاشبہ آج رات میرے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو تولا گیا چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تولا گیا تو وہ بھاری ہو گئے پھر عمر کا وزن ہوا تو وہ بھی بھاری ہو گئے اور پھر عثمان کا وزن کیا گیا وہ بھی بھاری ہو گئے۔ (احمد بن حنبل ابن مندہ بروایت اعرابی جن کو جبیر کہا جاتا ہے)

مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں اور میرا ان سے وزن کیا گیا تو میں ان پر بھاری پڑ گیا۔

۳۳۰۷۸......فرمایا میں نے فجر سے کچھ دیر قبل خواب دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو دیئے گئے بس جو چابیاں تھیں تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن سے تولا جائے گا مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں اور میرا وزن ان سے کیا گیا تو میں ان پر بھاری ہو گیا۔ پھر ابوبکر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا تو وہ ان سب پر غالب ہو گئے پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا تو وہ ان پر غالب ہو گئے پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن کیا گیا تو وہ ان پر غالب آ گئے پھر وہ ترازو اٹھالیا گیا۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عمر

۳۳۰۷۹......میں نے فجر سے کچھ دیر پہلے ایک خواب دیکھا کہ مجھے چابیاں اور ترازو دیئے گئے پس چابیاں تو وہ یہی چابیاں ہیں اور ترازو تو وہ وہی ترازو ہیں جن سے تم تولتے ہو ترازو کو ایک ہاتھ میں پکڑا اور اپنی امت کو دوسرے ہاتھ میں پھر ابوبکر کو لایا گیا ان کو ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں وہ ان پر بھاری ہو گئے پھر عمر کو لایا گیا اور انکو ایک پلڑے اور میری امت کو دوسرے پلڑنے میں رکھا گیا تو وہ امت پر بھاری ہو گئے پھر عثمان کو لایا گیا انکو ایک پلڑے میں اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو وہ ان پر بھاری ہو گئے اور پھر اس ترازو کو اٹھالیا گیا۔ طبرانی بروایت ابن عمر

۳۳۰۸۰......فرمایا: میں نے آج رات خواب دیکھا ہے کہ میرے تین صحابہ کو تولا گیا ابوبکر کو تولا گیا تو وہ بھاری ہو گئے پھر عمر کو تولا گیا تو وہ بھاری ہو گئے پھر عثمان کو تولا گیا تو ہمارا صحابی کم پڑ گیا اور وہ نیک آدمی ہیں۔ (احمد بن حنبل بروایت کوئی شخص)

۳۳۰۸۱......فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تولا گیا ہے چنانچہ ابوبکر کو تولا گیا پھر عمر کو تولا گیا پھر عثمان کو تولا گیا۔ (طبرانی بروایت اسامہ شریک ابن مندہ ابن قانع بروایت جبر الحازلی)

۳۳۰۸۲......فرمایا: آج رات میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تولا گیا چنانچہ ابوبکر کا وزن کیا گیا تو وہ بھاری پڑ گئے پھر عمر کا وزن کیا گیا تو وہ غالب ہو گئے پھر عثمان کو تولا گیا تو وہ کمزور پڑ گئے اور وہ نیک آدمی ہیں۔ (الشیرازی فی الالقاب و ابن مندہ اور انہوں نے اس کو غریب کہا ہے اور ابن عساکر بروایت عرفجہ الاشجعی)

نبی ﷺ کے اعمال سب پر بھاری ہیں

۳۳۰۸۳......فرمایا: میرا تمام مخلوق سے وزن کیا گیا میں ان سب پر غالب ہو گیا پھر ابوبکر کا وزن کیا گیا تو وہ غالب ہو گئے۔ پھر عمر کو تولا گیا تو وہ ان پر غالب آ گئے پھر عثمان کا وزن کیا گیا تو وہ غالب آ گئے پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ (طبرانی بروایت ابن عباس اور طبرانی نے اس غیر محفوظ کہا ہے)

۳۳۰۸۴......فرمایا مجھے میری امت کے ساتھ تولا گیا چنانچہ مجھے ایک پلڑے میں اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو میں ان پر غالب ہو گیا پھر ابوبکر کو میری جگہ رکھا گیا تو وہ میری امت پر غالب ہو گئے پھر عمر کو ان کی جگہ پر رکھا گیا تو وہ ان غالب آ گئے، پھر عثمان کو ان کی جگہ پر رکھا گیا تو وہ ان پر غالب ہو گئے پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر والی امامۃ

۳۳۰۸۵......فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا! اے محمد آگے بڑھیں، بخدا یہ مرتبہ نہ تو کوئی مقرب فرشتہ

حاصل کرسکا اور نہ ہی کوئی پیغمبر پھر میرے رب نے مجھ سے کچھ فرمایا پھر جب میں لوٹنے لگا تو ایک منادی سے پردہ کے پیچھے سے آواز دی! آپ کے جد امجد ابراہیم کیسے بہترین شخص ہیں اور آپ کے بھائی علی کتنے اچھے آدمی ہیں چنانچہ آپ ان کو اچھائی کی وصیت کیجئے میں نے کہا اے جبریل! کیا میں قریش کو بتادوں کہ میں نے اپنے پروردگار کی زیارت کی ہے؟ کہاہاں میں نے کہا قریش مجھے جھٹلائیں گے جبریل نے کہا ہرگز نہیں ان میں ابوبکر ہیں جن کو اللہ کے ہاں صدیق لکھا گیا ہے وہ آپ کی تصدیق کریں گے اے محمد! میری طرف سے عمر کو سلام کہہ دیجئے۔

بیھقی فی فضائل الصحابی ابن جوزی فی الواھیات بروایت علی

۳۳۰۸۶..... فرمایا: نبی کا ایک دوست ہوتا ہے اور میرا دوست اور میرا بھائی علی ہے اور نبی کا ایک وزیر ہوتا ہے اور میرے وزیر ابوبکر و عمر ہیں۔

رافعی بروایت ابو ذر

۳۳۰۸۷..... فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم کی دوستی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ ابوبکر کی سخاوت دیکھ لے اور جو حضرت نوح کی سختی کو دیکھنا چاہیے تو اس کو چاہیے کہ وہ عمر کی شجاعت کو دیکھ لے۔ اور جو حضرت ادریس کی بلندی شان کو دیکھنا چاہے تو وہ عثمان کی رحمت کو دیکھ لے اور جو یحییٰ بن زکریا کی مشقت کو دیکھنا چاہے تو اس کو یا ہے کہ وہ علی کی طہارت کو دیکھ لے۔ (ابن عساکر بروایت انس اور کہا ہے کہ یہ حدیث شاذ بمرۃ ہے اور اس کی سند میں ایک سے زیادہ لوگ مجہول ہیں)

۳۳۰۸۸..... فرمایا جس نے ابوبکر عمر عثمان علی پر کسی کو فضیلت دی تو اس نے میری کہی ہوئی بات کو رد کیا اور جس مرتبہ کے وہ اہل ہیں اس نے اس کو جھٹلایا۔ رافعی بروایت ابوھریرہ

۳۳۰۸۹..... فرمایا: میری امت میں سب سے رحمدل آدمی ابوبکر ہیں اور اللہ کی معاملہ میں سب سے سخت عمر ہیں اور میری امت میں سب سے زیادہ باحیا عثمان بن عفان ہیں اور سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والے علی بن ابوطالب ہیں۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمر

۳۳۰۹۰..... فرمایا: جبرائیل آئے اور کہا: اے محمد اللہ رب العزت آپ کو سلام کہہ رہے تھے اور فرمارہے تھے کہ قیامت کے دن ہر امت پیاسی آئے گی مگر وہ جو ابوبکر عمر عثمان اور علی سے محبت کرے۔ رافعی بروایت ابی ھریرہ

۳۳۰۹۱..... بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو تمام جہاں والوں پر فضیلت دی ہے سوائے انبیاء و رسل کے اور میرے چار صحابہ کو میرے لئے منتخب فرمایا ہے علی اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے اور مجھے بہترین زمانے میں بھیجا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء فی فضائل الصحابہ خطیب تاریخ ابن عساکر بروایت جابر خطیب نے اسے غریب کہا ہے)۔

رب تعالیٰ کے سامنے قیام کا تذکرہ

۳۳۰۹۲..... فرمایا: میں اپنے رب کے سامنے اتنا عرصہ کھڑا رہوں گا جتنا اللہ چاہے پھر میں نکلوں گا اور اللہ نے میری مغفرت فرمادی ہوگی پھر ابوبکر میرے قیام کے دگنی تعداد کے برابر کھڑے ہوں گے پھر واپس آئیں گے اور اللہ نے انہیں بھی بخش دیا ہوگا پھر عمر ابوبکر کے قیام کے دگنی مقدار کے برابر کھڑے ہوں گے پھر واپس آئینگے اور ان کی بخشش بھی ہوچکی ہوگی کہا گیا اور عثمان کا کیا ہوگا؟ فرمایا عثمان ایک باحیا شخص ہے میں اللہ سے دعا کروں گا کہ انہیں حساب کے لئے نہ کھڑا کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس معالے میں ہماری سفارش قبول فرمائیں گے۔ (ابوالحسن الجوھری فی امالیہ ابن عساکر بروایت علی)

علی فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول قیامت کے دن سب سے پہلے حساب کے لئے کس کو بلایا جائے گا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۳۰۹۳..... فرمایا: اے حرا ساکن ہوجا کیونکہ تمہارے اوپر نبی صدیق یا شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔ طبرانی بروایت سعید بن زید

سعید بن زید فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام حرا پر چڑھے اپنے مندرجہ ذیل اصحاب کے ساتھ ابوبکر عمر عثمان علی، طلحہ، زبیر سعد عبدالرحمن بن

عوف اور میں تو وہ ہلنے لگا تو نبی علیہ السلام نے اس پر پاؤں مارا تو آپ نے مذکورہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۳۰۹۴.....اے حرا! ساکن ہو جاؤ کیونکہ تم پر نبی یا شہید کھڑے ہیں۔(مسلم بروایت ابو ہریرۃ احمد بن حنبل تاریخ ابن عساکر بروایت عثمان بن عفان یعقوب بن سفیان فی تاریخہ حسن بن سفیان بن مندہ خطیب تاریخ ابن عساکر بروایت عبداللہ بن سعد بن ابی سرخ)۔

۳۳۰۹۵.....فرمایا: اے حرا ٹھہر جا تجھ پر نبی صدیق شہید ہی کھڑے ہیں یعنی ابو بکر عمر عثمان۔

مسلم، ترمذی بروایت ابوهریره، ابن عسا کر بروایت ابو درداء

۳۳۰۹۶.....فرمایا: اے ثبیر ٹھہر جا کیونکہ تم پر نبی صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔(ترمذی نسائی بروایت عثمان ابو یعلی الموصل ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔نسائی بروایت عثمان)

۳۳۰۹۷.....فرمایا: اے احد ٹھہر جا کیونکہ تم پر نبی صدیق یا دو شہید کھڑے ہیں۔احمد بن حنبل' بخاری' ابو داؤد' ترمذی بروایت انس

۳۳۰۹۸.....فرمایا: بلاشبہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے پاس ان کے اور ان کے آباء واجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں حضرت ابو بکر نے فرمایا: اے اللہ کے رسول ہمیں ان کے بارے میں بتائیے فرمایا تم بھی ان میں سے ہو عمر بھی اور عثمان ان میں سے ہے۔

ابن عسا کر بروایت عثمان بن عوف

۳۳۰۹۹.....فرمایا: اللہ نے مجھے اپنے چار صحابہ سے محبت کرنے کا حکم دیا ان میں سب سے زیادہ محبوب ابو بکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی۔(ابن عدی ابن عساکر بروایت ابن عمر اس میں سلیمان بن عیسیٰ السنجر ی بھی ہے ابن عدی نے کہا کہ یہ حدیث گھڑتا ہے۔)

۳۳۱۰۰.....ان چار اشخاص کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی ابو بکر، عمر، عثمان، علی۔

طبرانی فی المعجم الاوسط' ابن عسا کر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۱۰۱.....فرمایا: ان چار آدمیوں کی محبت مسلمان آدمی کے دل میں جمع ہوگی ابو بکر عمر عثمان علی۔

عبد بن حمید' ابونعیم فی فضائل الصحابہ' ابن عساکر بروایت ابوهریره

الفصل الثالث فی ذکر الصحابة رضوان اللہ علیهم اجمعین

مجتمعین و متفرقین علی ترتیب حروف المعجم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماعی وانفرادی تذکرہ

جو احادیث میں آیا ان کو حروف معجم کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے

عشرہ مبشرہ کا تذکرہ

۳۳۱۰۲.....دس آدمی جنت میں ہوں گے نبی ﷺ جنت میں ہوں گے ابو بکر جنت میں ہوں گے عمر جنت میں ہوں گے عثمان جنت میں ہوں گے علی جنت میں ہوں گے طلحہ جنت میں ہوں گے زبیر بن العوام جنت میں ہوں گے سعد بن مالک جنت میں ہوں گے عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے اور سعید بن زید جنت میں ہوں گے۔(احمد بن حنبل ابو داود ابن ماجہ اور الضیاء سعید بن زید سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۱۰۳.....ابو بکر جنت میں ہوں گے اور عمر جنت میں ہوں گے اور عثمان جنت میں ہوں گے اور علی جنت میں ہوں گے اور طلحہ جنت میں ہوں گے اور زبیر جنت میں ہوں گے اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہوں گے اور سعید بن زید

جنت میں ہوں گے اور ابوعبیدہ بن الجراح جنت میں ہوں گے۔(احمد بن حنبل اور الضیاء نے سعید بن زید، ترمذی نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۰۴۔۔۔۔۔۔میرے بعد جو خلیفہ ہوگا جنت میں ہوگا اور اس کے بعد جو خلیفہ ہوگا وہ بھی جنت میں ہوگا اور تیسرا اور چوتھا خلیفہ بھی جنت میں ہوگا۔(ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۰۵۔۔۔۔۔۔چار صحابی ایسے ہیں جن کی محبت کسی منافق کے دل میں جمع نہیں ہوسکتی اور ان سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور وہ ابوبکر عمر عثمان اور علی ہیں۔(ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع: ۷۶۷)

۳۳۱۰۶۔۔۔۔۔۔اے جعفر آپ کی شخصیت میری شخصیت کے مشابہ ہوگئی اور میری شخصیت آپ کی شخصیت کے مشابہ ہوگئی اور آپ مجھ سے اور میرے خاندان سے ہیں۔اور اے علی آپ میرے داماد اور میری اولاد کے باپ ہیں اور میں آپ سے ہوں اور آپ مجھ سے ہیں اور اے زید آپ میرے غلام ہیں اور مجھ سے ہیں اور میرے نزدیک اپنی قوم میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔(احمد بن حنبل، طبرانی اور حاکم نے اسامہ بن زید سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۰۷۔۔۔۔۔۔اے جعفر! آپ میری شخصیت اور اخلاق کے مشابہ ہوگئے اور اے علی آپ مجھ سے ہیں اور میں تجھ سے ہوں اے زید تو ہمارا بھائی اور ہمارا غلام ہے اور لڑکی اپنی خالہ کے پاس ہوگی کیونکہ خالہ والدہ ہے۔(احمد بن حنبل نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۰۸۔۔۔۔۔۔مجھے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار سے محبت کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں اور وہ چاروں علی، ابوذر الغفاری، سلمان فارسی اور مقداد بن اسود الکندی ہیں۔(الرویانی نے بریدۃ سے روایت کیا ہے۔ضعیف الجامع ۱۲۶۲ الضعیفہ ۲۱۷۱)

۳۳۱۰۹۔۔۔۔۔۔جنت تین آدمیوں کا شوق رکھتی ہے یعنی علی عمار اور سلمان کا۔(ترمذی اور حاکم نے انس سے روایت کیا ہے ضعیف الترمذی: ۷۹۳)

۳۳۱۱۰۔۔۔۔۔۔ہر نبی کو سات ہونہار رفیق دیئے گئے اور مجھ کو چودہ دیئے گئے ہیں اور وہ علی، حسن، حسین، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، مقداد اور حذیفہ بن یمان ہیں۔(ترمذی اور حاکم نے علی سے روایت کیا ہے ضعیف الترمذی ۷۹۱ ضعیف الجامع ۱۹۱۲)

۳۳۱۱۱۔۔۔۔۔۔میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کتنا عرصہ باقی رہوں گا لہٰذا میرے بعد دو شخصوں یعنی ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے پکڑلو اور ابن مسعود جو کچھ تم سے بیان کریں تم اس کی تصدیق کرو۔(احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۱۲۔۔۔۔۔۔ابوبکر اچھے آدمی ہیں عمر اچھے آدمی ہیں ابوعبیدہ بن الجراح اچھے آدمی ہیں اسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں معاذ بن عمرو بن الجموح اچھے آدمی ہیں سہیل ابن بیضاء اچھے آدمی ہیں۔(بخاری، ترمذی اور حاکم نے ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے)

حضرات شیخین کی اتباع کا حکم

۳۳۱۱۳۔۔۔۔۔۔میرے بعد دو آدمیوں کی یعنی ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو اور عمار کے طریقے کو اپناؤ اور ابن مسعود جو کچھ تم سے بیان کریں تم اس کو قبول کرلو۔(ابویعلی نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۱۴۔۔۔۔۔۔میں نے دیکھا کہ ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو میں اس کے برابر ہوگیا پھر ایک پلڑے میں ابوبکر کو رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو ابوبکر ان کے برابر ہوگئے پھر ایک پلڑے میں عمر کو رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو وہ عمر ان کے برابر ہوگئے پھر ایک پلڑے میں عثمان کو رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو وہ عثمان اس کے برابر ہوگئے پھر میزان کو اٹھالیا گیا۔(طبرانی سے

معجم کبیر میں معاذ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۱۵...... میری امت پر میری امت میں سے سب سے رحم دل ابوبکر ہیں اور ان میں سے اللہ کی معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں اور ان میں سے کتاب للہ کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ فرائض کو انجام دینے والے زید بن ثابت ہیں اور حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امانت دار ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔ (احمد بن حنبل، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ، ابن حبان، حاکم اور سنن کبری میں بیہقی نے انس سے روایت کیا ہے اسنی المطالب ۱۶۴ کشف الخفاء: ۳۱۳)

۳۳۱۱۶...... ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور ایمان کی بنیاد تقویٰ ہے اور ہر چیز کی ایک فرع ہے اور ایمان کی فرع صبر ہے اور ہر چیز کی ایک کوہان ہے اور اس امت کی کوہان میرے چچا عباس ہیں اور ہر چیز کی ایک جڑ اور بنیاد ہے اس قوم کی جڑ اور بنیاد ابوبکر اور عمر ہیں اور ہر چیز کا ایک پر ہے اور اس امت کا پر ابوبکر اور عمر ہیں اور ہر چیز کی ایک ڈھال ہے اور اس امت کی ڈھال علی بن ابی طالب ہیں۔ (خطیب بغدادی او برابن عسا کرنے ابن عباس سے روایت کیا ہے التزیہ ۱۳۸۹ ضعیف الجامع ۴۷۱۹)

۳۳۱۱۷...... میری امت پر میری امت میں سے سب سے رحم دل ابوبکر ہیں اور میری امت کے لیے میری امت میں سے نرم برتاؤ کرنے والے عمر ہیں اور سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں اور میری امت میں سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علی ہیں اور حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں قیامت کے دن علماء کے سامنے ایک ٹیلہ پر تشریف لائیں گے اور میری امت میں سب سے اچھا پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں اور امت میں سب سے زیادہ فرائض کو سرانجام دینے والے زید بن ثابت ہیں اور عویمر کو عبادت دی گئی یعنی ابوالدرداء۔ (طبرانی نے معجم اوسط میں جابر سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۷۷۵)

۳۳۱۱۸...... اس امت کے سب سے زیادہ رحم دل ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین میں سب سے زیادہ مضبوط عمر ہیں اور سب سے زیادہ فرائض کو سرانجام دینے والے زید بن ثابت ہیں اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے عمر ہیں اور سب سے زیادہ باحیا عثمان بن عفان ہیں اور اس امت کے امانت دار ابوعبیدہ بن الجراح ہیں اور کتاب اللہ کو سب سے اچھا پڑھنے والے ابی بن کعب ہیں اور ابوہریرہ علم کے ایک برتن ہیں اور سلمان ایک عالم ہیں ان کے علم تک کوئی اور نہیں پہنچ سکتا اور معاذ بن جبل اللہ کے حلال کردہ اور حرام کردہ باتوں کو لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا۔ (سمویہ اور عقیلی نے ابوسعید سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۷۷۶ کشف الخفا ۳۱۳)

۳۳۱۱۹...... میری امت کے سب سے رحم دل ابوبکر صدیق ہیں اور سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ابوعبیدۃ بن الجراح ہیں اور سب سے زیادہ راست گو ابوذر ہیں اور حق کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔ (ابن عسا کرنے ابراہیم بن طلحہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۲۰...... اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائیں! اس نے میرا نکاح اپنی بیٹی سے کروایا اور مجھے دار الھجرت کی طرف لے گئے اور بلال کو اپنے سے آزاد کروایا اور اسلام میں کسی مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے مجھے نفع پہنچایا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے وہ حق کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہو حق نے اس کو چھوڑ دیا اس حال میں کہ اس کا کوئی دوست نہ تھا اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے! فرشتے بھی اس کی حیا کرتے ہیں اور اس نے سخت لشکر کو تیار کیا اور ہماری مسجد میں کشادگی کی یہاں تک کہ وہ ہم کو وسیع ہوگئی اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے میرے پروردگار حق کو اس کے ساتھ چلا دے جہاں کہیں بھی وہ رہیں۔ (ترمذی نے علی سے روایت کیا ہے ضعیف الترمذی ۷۶۷ ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۵۴)

۳۳۱۲۱...... جب میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان مرجائیں تو تو بھی اگر مرنے کی استطاعت رکھے تو مرجا۔ (حلیہ الدولیاء سھل بن ابی حثمہ سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع: ۴۰۰)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا امت پر مہربان ہونا

۳۳۱۲۲...... میری امت پر میری امت میں سے سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین میں سب سے سخت عمر ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں اور سب سے زیادہ فرائض کو سرانجام دینے والے زید بن ثابت ہیں اور کتاب اللہ کو سب سے بہتر پڑھنے والے ابی ہیں اور حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں سنو! ہر امت کے لئے ایک امانت دار ہے اور اس امت کا امانت دار ابوعبیدۃ بن الجراح ہے۔ (ابویعلی نے ابن عمر سے رویات کیا ہے۔ اسنیٰ المطالب :۱۶۴ کشف الخفا ۳۱۳)

۳۳۱۲۳...... اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چار آدمیوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے علی ان میں سے ہیں اور ابوذر اور مقداد اور سلیمان ہیں۔ (ترمذی ابن ماجہ اور حاکم نے بریدۃ سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۱۵۶۶)

۳۳۱۲۴...... اس امت کا امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہے اور اس امت کے بہترین شخص عبداللہ بن عباس ہے۔ (خطیب بغدادی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۱۸۱۷۶ کشف الالٰہی ۳۲۲)

۳۳۱۲۵...... خالد بن ولید اللہ اور اس کے رسول کی تلوار ہیں اور حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں اور ابوعبیدہ بن الجراح اللہ اور اس کے رسول کے امین ہیں حذیفہ بن یمان رحمٰن کے برگزیدہ بندوں میں سے ہیں اور عبدالرحمٰن بن عوف رحمٰن کے تاجروں میں سے ہیں۔ (مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے ضعیف الجامع ۲۸۱۰)

۳۳۱۲۶...... سوڈان کے سردار چار ہیں لقمان حبشی اور نجاشی اور بلال اور مجمع۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن یزید بن جابر سے مرسلاً روایت کیا ہے تذکرۃ الموضوعات :۱۱۴ ضعیف الجامع ۳۲۰۱)

۳۳۱۲۷...... جنت کے رہنے والے کے نوجوان پانچ ہیں حسن اور حسین اور ابن عمر اور سعد بن معاذ اور ابی بن کعب۔ (مسند الفردوس میں انس سے مروی ہے ضعیف الجامع ۳۳۸۰)

۳۳۱۲۸...... عویمر میری امت کے حکیم ہیں اور جندب میری امت کا جلاوطن ہے وہ اکیلا زندگی گزارتا ہے اور اکیلا ہی مرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اکیلے ہی اٹھائے گا۔ (حارث نے ابی المثنی الملیکی سے روایت کیا ہے ضعیف الجامع ۳۳۲۰)

۳۳۱۲۹...... میں عرب میں سبقت لے جانے والا ہوں اور صہیب روم میں سبقت لے جانے والا ہے اور سلمان فارسیوں میں سبقت لے جانے والا ہے اور بلال حبشیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ (حاکم نے انس سے روایت کیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۷۴۹ ضعیف الجامع ۱۳۱۵)

۳۳۱۳۰...... عبداللہ بن عمر رحمٰن کے وفد سے ہے اور عمار بن یاسر سبقت لے جانے والوں میں سے ہے اور مقداد بن اسود اجتہاد کرنے والوں میں سے ہے۔ (مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے)

فضائل عشرۃ المبشرۃ بالجنۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین

۳۳۱۳۱...... میں جنت میں ہوں گا اور ابوبکر جنت میں ہوگا اور عمر جنت میں ہوگا اور عثمان جنت میں ہوگا اور علی جنت میں ہوگا اور عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہوگا اور طلحہ جنت میں ہوگا اور زبیر جنت میں ہوگا اور سعد ابن ابی وقاص جنت میں ہوگا اور سعید بن زید جنت میں ہوگا۔ (ترمذی نے سعید سے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حسن صحیح ہے)

۳۳۱۳۲...... اے اللہ! آپ نے میری امت کی برکت میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں رکھی ہے سو آپ ان سے اس برکت کو نہ چھیننا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی برکت ابوبکر میں رکھی ہے سو ان سے اس برکت کو نہ چھیننا اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ابوبکر سے متفق رکھنا اور ابوبکر کے کام

کو نہ بگاڑنا کیونکہ وہ ہمیشہ آپ کے حکم کو اپنی خواہش پر ترجیح دیتے رہے ہیں اے اللہ! عمر بن خطاب کو عزت عطا فرما اور عثمان بن عفان کو صبر عطا فرما اور علی کو بامراد و کامیاب بنا اور طلحہ کی مغفرت فرما اور زبیر کو ثابت قدم رکھ اور سعد کو محفوظ رکھ اور عبدالرحمن بن عوف کو باوقار بنا اور میرے ساتھ ملحق فرما مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین کو اور احسان کے ساتھ اتباع کرنے والوں کو جو تکلیف اور بناوٹ سے کام نہیں لیتے اے اللہ میں اور میری امت کے صلحاء بری ہیں ہر تکلف اور تصنع کے ساتھ بات کرنے والے سے۔ (حاکم اور خطیب اور ابن عساکر اور دیلمی اور الرافعی نے زبیر بن عوام سے روایت کیا اور ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں داخل کیا ہے اور ابن عساکر نے زبیر بن ابی حالۃ اور اس کے علاوہ کسی اور سے والتابعین باحسان الذین یدعون لی ولاموات امتی ولا یتکلفون الا وانابری من اکتلف وصالح امتی کے الفاظ سے نقل کیا ہے)

۳۳۱۳۳...... قریش کے دس آدمی جنت میں جائیں گے ابوبکر جنت میں ہوں گے اور عمر جنت میں ہوں گے اور عثمان جنت میں ہوں گے اور علی جنت میں ہوں گے اور زبیر جنت میں ہوں گے اور سعد جنت میں ہوں گے اور سعید جنت میں ہوں گے اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہوں گے اور ابوعبیدہ بن الجراح جنت میں ہوں گے۔ (طبرانی معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے ابن عمر سے اور ترمذی اور ابن سعد نے الدارقطنی نے افراد میں حاکم نے اور ابونعیم نے المعرفت میں اور ابن عساکر نے سعید بن زید سے نقل کیا ہے)

۳۳۱۳۴...... اے محمد کے صحابہ! اللہ نے آج کی رات مجھے جنت میں تمہارے ٹھکانے دکھلائے اور تمہارے گھروں کا میرے گھر سے فاصلہ بھی دکھلا دیا اے علی! کیا آپ کو یہ پسند نہیں کہ آپ کا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہو تو سن لو کہ تمہارا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہے اے ابوبکر! میں ایک شخص کو اس کے اور اس کے ماں باپ کے نام سے جانتا ہوں کہ جب وہ جنت کہ کسی دروازہ کی طرف بڑھے گا تو جنت کا ہر دروازہ اور ہر کمرہ اس کو مرحبا کہے گا اور وہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے اے عمر! میں نے جنت میں سفید موتیوں کا ایک محل دیکھا جو سفید لولو سے زیادہ چمکدار تھا یاقوت سے مضبوط بنایا گیا تھا۔ مجھے اس کی خوبصورتی نے تعجب میں ڈالا تو میں نے کہا اے رضوان یہ کس کا محل ہے؟' اس نے جواب دیا یہ ایک قریش نوجوان کے لیے ہے میں نے اس کو اپنے لیے سمجھا اور اس میں داخل ہونے لگا تو رضوان مجھ سے کہنے لگا یہ عمر بن خطاب کا ہے اے ابوحفص! اگر آپ کے پاس نہ ہوتا تو میں اس میں داخل ہو جاتا۔

اے عثمان! جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہوگا اور میرے ساتھی تم ہو گے اور طلحہ اور زبیر! ہر نبی کا ایک حواری۔ (مددگار) ہوتا ہے اور میرے حواری تم دونوں ہو۔

اے عبدالرحمن! تو نے مجھ تک آنے میں دیر کر دی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو پھر تم آ گئے اور تم پسینے میں شرابور تھے تو میں نے تم سے کہا کہ تم نے آنے میں اتنی دیر کیوں کی کہ مجھے خوف محسوس ہونے لگا کہ تم ہلاک ہو گئے ہو تو تم نے کہا اے اللہ کے رسول میرے مال کی کثرت کی وجہ سے مجھے دیر ہو گئی میں کھڑا حساب دے رہا تھا اور مجھ سے مال کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا کہ تو نے کہاں سے اسے کمایا'؟ اور کہاں خرچ کیا۔

طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے اور اس میں عبدالرحمن بن محمد المحاربی بھی ہیں جن سے عمار بن سیف نے روایت کیا ہے دونوں منا کر کو روایت کرتے ہیں۔

۳۳۱۳۵...... اے لوگو! ابوبکر نے مجھے کبھی ناراض نہیں کیا لہٰذا تم اس کو یہ بات بتا دو اے لوگو! میں ابوبکر عمر رضی اللہ عنہ عثمان، علی، طلحہ، زبیر سعد عبدالرحمن بن عوف اور مہاجرین اولین سے راضی ہوں تم ان کو یہ بات بتا دو اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بدر اور حدیبیہ والوں کی بخشش فرما دی ہے اے لوگو! میری حفاظت کرو میری بہنوں میں سسرال والوں میں اور میرے صحابہ ہیں اللہ تعالیٰ تم سے ان میں سے کسی ایک پر ظلم کے بدلہ کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ یہ ظلم ایسی چیز نہیں جس کو ہبہ کیا جائے اے لوگو مسلمانوں کی آبروریزی سے اپنی زبان کی حفاظت کرو جب کسی مسلمان کا انتقال ہو جائے تو خیر کے سوا ان کا تذکرہ مت کرو۔

(سیف بن عمرو نے فتوح میں روایت کی اور ابن قانع ابن شاھین اور ابن مندہ نے روایت کی طبرانی، وابونعیم خطیب بغدادی ضیاء مقدسی

ابن النجار ابن عساکر بروایت سھل بن یوسف بن مالک انصاری بھائی کعب بن مالک کے وہ اپنے والد سے اور اپنے دادا سے ابن مندہ نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

ذکرھم متفرقین علی ترتیب حروف المعجم

حرف الالف ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا متفرق تذکرہ حروف معجم کی ترتیب پر

۳۳۱۳۶......جبرائیل علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو۔(لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب) پڑھاؤں یہ بات آپ نے ابی سے فرمائی۔(احمد بن حنبل، طبرانی، ابن قانع اور ابن مردویہ نے ابی حبۃ بدری سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۱۳۷......اے ابی! کسی چیز نے آپ کو غیرت دلائی؟ میں آپ سے زیادہ غرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہیں۔(ابن عساکر نے ابی سے روایت کیا)

۳۳۱۳۸......اے ابومنذر! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کے سامنے قرآن پیش کروں تو ابو منذر نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا میرا ذکر کیا گیا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تمہارے نام اور نسب کا ملا اعلیٰ میں تذکرہ کیا گیا تھا۔(طبرانی نے معجم کبیر میں معاذ بن محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے ابی سے روایت کیا ہے)

احنف بن قیس رضی اللہ عنہ......من الاکمال

۳۳۱۳۹......اے اللہ! احنف بن قیس کی مغفرت فرما۔(حاکم نے احنف بن قیس سے روایت کیا ہے)

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

۳۳۱۴۰......جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اسامہ بن زید سے محبت کرے۔(احمد بن حنبل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)۔اخرجہ الحاکم فی المستدرک ۵۹۷/۳ وقال صحیح واقرہ الذھبی

۳۳۱۴۱......اسامۃ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔(احمد بن حنبل نے اور طبرانی نے معجم کبیر میں ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۴۲......مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس پر اللہ نے اور میں نے احسان کیا جو کہ اسامۃ بن زید اور علی بن ابی طالب ہیں۔(ترمذی حاکم اور ضیا مقدسی نے اسامۃ بن زید سے روایت کیا ہے)۔ضعیف الجامع : ۱۶۸

۳۳۱۴۳......سن لو قسم بخدا اگر اسامۃ بن زید لڑکی ہوتا تو میں اس کی زیب و زینت کرتا یہاں تک کہ میں اس کو خرچ کر دیتا۔(ترمذی، حاکم اور ضیاء نے اسامۃ بن زید سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۴۴......اگر تم اس کی امارت پر انگلیاں اٹھا رہے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کی امارت پر بھی طعن و تشنیع کرتے تھے بخدا بلاشبہ یہ امارت کے لائق ہیں اور یہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور اس کے بعد بھی یہی مجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں اور میں تمہیں ان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں یعنی اسامۃ بن زید۔(احمد بن حنبل اور بیہقی نے ابن عمر سے

راویت کیا ہے)۔

۳۳۱۴۵......جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ اسامۃ بن زید سے محبت کرے۔(مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۴۶......اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو میں اس کو کپڑے پہناتا اور اس کو زیورات سے آراستہ کرتا یہاں تک کہ میں اس کو خرچ کردیتا۔(احمد بن حنبل اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۴۷......اسامۃ بن زید سے نکاح کرو کیونکہ وہ خالص عربی النسل ہے۔(ابن عساکر نے اسماعیل بن محمد بن سعد سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۱۴۸......اگر تم اس کی امارت پر طعن وتشنیع کر رہے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن وتشنیع کرتے تھے اور قسم بخدا بلاشبہ وہ امارت کے زیادہ مستحق ہیں اگر چہ وہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ ان میں سے ہے جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں اور میں تم کو ان کے بارے میں وصیت کرتا ہوں بلاشبہ وہ تمہارے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

احمد بن حنبل، بخاری اور مسلم نے ابن عمر سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا اللہ کے رسول اللہ نے ایک جماعت کو بھیجا اور ان پر اسامۃ بن زید کو امیر مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے آپ کی امارت پر طعن وتشنیع کی تو آپ نے یہ ذکر کیا ذکر گزر چکا ہے۔

۳۳۱۴۹......خبردار تم اسامۃ بن زید کی عیب جوئی کرتے ہو اور اس کی امارت کے بارے میں طعن وتشنیع کر رہے ہو اور یہ کام تم اس سے پہلے اس کے باپ کے ساتھ بھی کر چکے ہو یقیناً یہ امارت کے زیادہ الائق ہیں اگر چہ وہ مجھے تمام لوگوں میں سے زیادہ محبوب ہیں اور اس کے بعد اس کا یہ بیٹا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اس کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرو بے شک وہ تمہارے بہترین لوگوں میں ہے۔(ابن سعد اور عقیلی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

حرف الباء......البراء بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳۱۵۰......کتنے ہی پراگندہ حال غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جن کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ہے وہ ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اس کو پورا کردکھائے ہیں انہیں میں سے براء بن مالک بھی ہیں۔(ترمذی اور ضیاء نے انس سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۵۱......کتنے ہی پراگندہ حال غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جو قابل التفات نہیں ہوتے اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اس کو پورا کردکھاتے ہیں۔(ترمذی حسن غریب قرار دیا ہے اور سعید بن منصور نے انس سے روایت کیا ہے اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور حلیۃ الاولیاء میں کم من ضعیف متضعف ذی طہرین الخ کے الفاظ سے مذکور ہے)

بلال رضی اللہ عنہ

۳۳۱۵۲......سوڈان کے بہترین آدمی چار ہیں لقمان اور بلال اور نجاشی اور مھجع۔(ابن عساکر نے اوزاعی سے معضلاً نقل کیا ہے)

الاتقان ۷۳۷ ضعیف الجامع ۲۸۹۱

۳۳۱۵۳......مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے ابوطلحہ کی بیوی کو دیکھا پھر مجھے اپنے سامنے پاؤں کی چاپ سنائی دی تو وہ بلال نکلے۔(مسلم نے

جابر سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۱۵۴...... اے بلال! کس بناء پر تم مجھ سے پہلے جنت میں چلے گئے میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے پاؤں کی چاپ اپنے آگے سنی میں گذشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے پاؤں کی آواز سنی پھر میں ایک مربع شکل کے سونے سے آراستہ محل کے پاس پہنچا تو میں نے کہا یہ کس کا محل ہے تو انہوں نے جواب میں کہا ایک عربی شخص کا ہے میں نے کہا میں بھی عربی ہوں تو پھر کس کا ہوا؟ انہوں نے کہا محمد ﷺ کے ایک امتی کا ہے میں نے کہا میں محمد ہوں سو پھر یہ محل کس کا ہوا تو انہوں نے جواب میں عرض کیا عمر بن خطاب کا ہے۔ (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے مستدرک میں بریدة سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۵۵...... سوڈان کے تین آدمی بہت خوب ہیں لقمان اور بلال اور مہجع۔ (حاکم نے مستدرک میں اوزاعی سے ان ابی عماران سے واثلہ سے روایت کیا ہے)۔ الاتقان ۷۳۷ الاسرار المرفوعة ۱۹۴

۳۳۱۵۶...... بلال کی مثال اس شہد کی مکھی جیسی ہے جو سارا دن میٹھا اور کڑوا چوستی رہتی ہے پھر شام کو وہ سارے کا سارا میٹھا ہو جاتا ہے۔ (حکیم نے ابو ہریرة سے روایت کیا ہے)۔ضعیف الجامع: ۵۲۴۸

۳۳۱۵۷...... میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آواز سنی میں نے کہا یہ کیا ہے؟ تو ان۔ (فرشتوں) نے جواب دیا یہ بلال ہیں پھر میں جنت میں داخل ہوا تو میں ایک چلنے کی آواز سنی تو میں نے کہا تو ان نے جواب دیا غمیصا بنت ملحان ہیں۔ (عبد بن حمید نے انس اور طیالسی نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۵۸...... میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی میں نے کہا یہ کیسی چلنے کی آواز ہے تو جواب ملا یہ بلال ہیں جو آپ کے آگے آگے چل رہے ہیں۔ (طبرانی نے معجم کبیر اور ابن عدی نے کامل میں ابوامامة سے نقل کیا ہے)

۳۳۱۵۹...... اسراء کی رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت کی ایک جانب میں ایک آہٹ سنی پس میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ ان نے جواب دیا یہ بلال ہیں جو مؤذن ہیں۔ (احمد بن حنبل اور ابو یعلیٰ نے ابن عباس سے رویت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۶۰...... جب قیامت کا دن ہوگا تو مجھے براق پر سوار کیا جائے گا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میرے اونٹنی قصواء پر سوار کیا جائے گا اور بلال کو جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار کیا جائے گا وہ کہہ رہے ہوں گے اللہ اکبر اللہ اکبر اذان کے آخر تک تمام مخلوقات کو سناتے ہوئے۔ (ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے۔الضعیفہ ۱۷۱۷)

۳۳۱۶۱...... بلال بہت اچھے آدمی ہیں مؤمن آدمی ہی ان کی پیروی کرے گا اور یہ مؤذنین کے سردار ہیں اور مؤذنین کی گردنیں قیامت کے دن سب سے لمبی۔ (اونچی) ہوں گی۔ (ابن عدی، ابن ماجۃ، طبرانی، حاکم، ابن عساکر اور حلیۃ الاولیاء زید بن ارقم سے روایت کیا ہے اور اس سند میں حسان بن مصک بھی ہیں جو کہ متروک ہیں اور ابوالشیخ نے باب الاذان میں براء بن عازب سے روایت کیا ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۵۹

۳۳۱۶۲...... قیامت کے دن مؤذنین کے سردار بلال ہوں گے اور مؤذنین ہی ان کے پیچھے چلیں گے اور قیامت کے دن مؤذنین لمبی گردن والے ہوں گے۔ (ابن ابی شیبۃ اور دیلمی نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سواری کا تذکرہ

۳۳۱۶۳...... قیامت کے دن بلال ایسی سواری پر سوار ہو کر آئیں گے جس کا کجاوہ سونے اور یاقوت سے تیار کیا گیا ہوگا ان کے ساتھ ایک جھنڈا ہوگا مؤذنین ان کے پیچھے پیچھے چلیں یہاں تک کہ وہ ان کو جنت مین داخل کر دیں گے یہاں تک اس شخص کو بھی جنت میں داخل کر دیں گے جس

سے چالیس دن تک اللہ کی رضا کے لیے اذان دی ہو۔

ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور اس میں ابوالولید خالد بن اسماعیل مخزومی ہیں جو کہ متروک ہیں ابن عدی نے کہا ہے کہ وہ حدیثیں گھڑ کے ثقات کی طرف منسوب کیا کرتا تھا۔ الموضوعات ۲۰۹

۳۳۱۶۴...... مجھے دکھلایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں پس میں نے اپنے سامنے ایک آہٹ سنی میں نے کہا اے جبریل! یہ کون ہے تو جبریل نے جواب دیا مؤذن بلال سو میں نے دیکھا کہ اہل جنت میں فقراء مہاجرین اور مؤمنین کی اولاد بلند درجے پر ہے اور وہاں مالداروں اور عورتوں میں سے کوئی نہیں ہے تو میں نے کہا کہ مجھے کیا ہوگیا کہ میں یہاں مالداروں اور عورتوں میں سے کسی کو نہیں دیکھ رہا تو جبریل نے مجھے جواب دیا کہ مالداروں کا تو دروازے پر حساب کتاب اور امتحان لیا جارہا ہے اور رہی بات عورتوں کی تو ان کو دوسری چیزوں یعنی سونا اور ریشم نے غافل کیا ہوا ہے پھر ہم جنت کے آٹھ دروازوں میں سے ایک دروازے سے نکلے تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں میزان کے پاس ہوں پھر ایک پلڑے میں مجھے رکھ دیا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو تو میرا پلڑا امت کے مقابلے میں بھاری ہوگیا پھر ابوبکر کو لایا گیا اور ان کو ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو تو ابوبکر کا پلڑا امت کے مقابلے میں وزنی ہوگیا پھر عمر کو لایا گیا اور ان کو ایک پلڑے میں رکھا گیا اور دوسرے میں میری امت کو تو عمر کا پلڑا امت کے مقابلے میں بھاری ہوگیا پھر ان سب کو میری امت پر ایک ایک کر کے پیش کیا جانے لگا تو میں نے عبدالرحمن بن عوف کو بہت سست پایا میں نے ان کو ناامید ہوجانے کے بعد دیکھا پس جب انہوں نے مجھ کو دیکھا تو رو پڑے۔ میں نے کہا: عبدالرحمن بن عوف تجھے کس چیز نے رلا دیا؟ تو اس نے جواب دیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں نے آپ کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ اب میں آپ کو بڑھاپے سے پہلے کبھی نہیں دیکھ پاؤں گا تو میں نے کہا وہ کیوں؟ تو اس نے جواب دیا: آپ کے بعد میرے مال کی کثرت کی وجہ سے مسلسل میرا حساب و کتاب ہوتا رہا اور میری جانچ پڑتال ہورہی ہے۔ (احمد بن حنبل، ہناد، حکیم، طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے ابی امامۃ سے روایت کیا اور ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے)

۳۳۱۶۵...... میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سامنے ایک آہٹ سنی میں نے کہا جبریل یہ کون ہے تو جبریل نے جواب دیا: بلال میں نے کہا خوش رہو بلال۔ (ابوداود طیالسی، حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۶۶...... میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سامنے ایک آواز سنی تو میں نے کہا یہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں بلال ہوں تو میں نے کہا: کس وجہ سے تو جنت کی طرف مجھ سے آگے بڑھ گیا تو اس نے جواب دیا میں جب بھی بے وضو ہوا تو فوراً وضو کرلیا اور جب بھی وضو کرتا تو میں یہ خیال کرتا کے اللہ کی رضا کے لیے دو رکعتیں ادا کرلوں فرمانے لگے کہ اس وجہ سے۔ (الرویانی اور ابن عساکر نے ابی امامۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۶۷...... میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک ایک آہٹ سنائی دی ہیں نے غور کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بلال ہیں۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے سہل بن سعد سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۶۸...... بلال حبشہ میں سے سبقت لے جانے والا ہے اور صہیب روم میں سے سبقت لے جانے والا ہے۔ (ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے حسن سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس کی سند جید ہے)

۳۳۱۷۰...... اے بلال! کس وجہ سے جنت کی طرف تو مجھ سے سبقت لے گیا؟ کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آواز سنی میں گذشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو آپ کے قدموں کی آہٹ سنی پھر میں ایک مربع نما محل کے پاس آیا جو سونے سے مزین تھا تو میں نے کہا یہ محل کس کے لیے ہے؟ تو ان (فرشتوں) نے جواب دیا عرب کے ایک آدمی کے لیے ہے میں نے کہا میں بھی عربی ہوں پھر یہ محل کس کے لیے ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا قریش کے ایک آدمی کے لیے ہے تو میں نے کہا میں بھی قریشی ہوں پھر یہ محل کس لیے ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا محمد کی امت میں سے ایک آدمی کے لیے ہے میں نے کہا میں محمد ہوں یہ محل کس کے لیے ہے انہوں نے جواب دیا عمر بن خطاب کے لیے ہے بلال نے کہا میں نے جب بھی اذان دی تو دو رکعتیں ادا کیں اور جب کبھی بھی مجھ کو حدث لاحق ہوا تو میں نے فوراً وضو کرلیا اور دو رکعت نماز پڑھی وہ کہنے لگے کہ اسی وجہ سے۔ (احمد بن بن حنبل ترمذی نے حسن غریب قرار دیا اور ابن خزیمہ ابن حبان حاکم عبداللہ بن بریدۃ نے اپنی باپ

سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۶۹......بلال نے جو بات بھی آپ کو میرے بارے میں بیان کی ہے تو انہوں نے آپ سے سچ بات کہی ہے بلال جھوٹ نہیں بولتا بلال سے ناراض مت ہو جب تک بلال سے ناراض رہو گی تمہاری عمر بھر کی عبادت قبول نہ ہو گی۔ (ابن عساکر بروایت زوجہ بلال رضی اللہ عنہ)

۳۳۱۷۱......اے بلال! حالت اسلام میں جو تو نے نفع کے اعتبار سے سب سے پر امید عمل کیا ہو مجھے بتاؤ کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے سامنے آپ کے قدموں کی آواز سنی ہے تو بلال نے جواب دیا میں نے اس سے زیادہ پر امید کوئی عمل نہیں کیا کہ دن یا رات میں جب کبھی بھی وضو کیا تو جتنا میرے مقدر میں تھا اس وضو سے میں نے نماز پڑھ لی۔ (احمد بن حنبل بخاری اور مسلم نے ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۷۲......اے بریدۃ! آپ کی نظر کمزور نہ ہو اور آپ کی سماعت زائل نہ ہو آپ اہل شرق کے لیے نور ہیں۔ (بیہقی اور حاکم نے اپنی تاریخ میں بریدہ سے روایت کیا ہے)

بشیر بن خصاصیۃ رضی اللہ عنہ

۳۳۱۷۳......اے ابن خصاصیۃ! تو کب تک اللہ تعالیٰ سے ناراض ہونے والا رہے گا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلنے والا ہو گیا ہے۔ (احمد بن ماجہ بروایت بشیر ابن خصاصیہ)

مطلب یہ ہے کہ صحبت رسول اختیار کرنے کے بعد اپنی حالت درست کرنا ضروری ہے۔

الاکمال

۳۳۱۷۴......اے بشیر! تو ایسے خدا کی تعریف کیوں نہیں کرتا جو تجھے ربیعہ جیسی قوم کے درمیان سے تیری پیشانی سے پکڑ کر اسلام کی طرف لے آیا جو ایسے لوگ ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے تو زمین اہل زمین پر الٹ جاتی۔ (طبرانی، بیہقی اور ابن عساکر نے بشیر بن خصاصیۃ سے روایت کیا ہے)

حرف الثاء......ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ

۳۳۱۷۵......ابن دحداحۃ کے لیے جنت میں بہت سے کھجور کے پھلدار درخت لگائے گئے ہیں۔ (ابن سعد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۷۶......کتنے ہی پھلدار درخت ابی دحداح کے لیے جنت میں لگا دیئے گئے ہیں۔ (احمد بن حنبل، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے جابر بن سمرہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۷۷......ابی دحداح کے لئے جنت میں کھجور کے کتنے ہی بڑے بڑے پھلدار درخت لگا دیئے گئے ہیں۔ (احمد بن حنبل، بغوی، ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے معجم کبیر میں انس سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبدالرحمٰن بن ابزی سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۷۸......ابی دحداح کے لیے جنت میں بہت سارے کھجور کے پھلدار درخت لگا دیئے گئے ہیں۔ (احمد بن حنبل، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی اور ابن حبان نے جابر بن سمرۃ سے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن صحیح قرار دیا ہے)

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

۳۳۱۷۹ ...... اے ثابت! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ اس حال میں زندگی گزاریں کہ آپ کی تعریف کی جائے اور آپ شہادت کی موت پائیں اور آپ جنت میں داخل کردیئے جائیں۔ ابن سعد، بغوی، ابن قانع اور ضیا مقدسی نے محمد بن ثابت ابن قیس بن شماس سے روایت کیا جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

حرف الجیم ...... جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۳۱۸۰ ...... جریر بن عبداللہ ہم میں سے یعنی اھل بیت میں سے ہیں اسی پشت میں سے ہیں اسی پشت میں سے ہیں اسی پشت میں سے ہیں۔ (طبرانی اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۸۱ ...... جریر بن عبداللہ کو برا بھلا مت کہو کیونکہ جریر بن عبداللہ اہل بیت میں سے ہیں۔ (تمام خطیب اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۳۳۱۸۲ ...... میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک ایک گندم گوں لعسا (جس کے ہونٹ اندر سے کالے ہوں) عورت دیکھی تو میں نے کہا: اے جبریل! یہ کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے جعفر بن ابی طالب کی خواہش کو جانا جو گندم گوں اور ایسی عورتیں جن کے ہونٹ اندر سے کالے ہوں کے بارے میں تھی تو اللہ تعالیٰ نے جعفر کے لیے اس کو پیدا کردیا۔ (جعفر بن احمد القمی نے جعفر کے فضائل اور الرافعی نے اپنی تاریخ میں عبداللہ ابن جعفر سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۳۷۳۸)

۳۳۱۸۳ ...... جعفر جیسے ہی پر رونے والی کو رونا چاہیے۔ (ابن عساکر نے اسماء بنت عمیس سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۳۷۳۸)

۳۳۱۸۴ ...... میری امت میں سب سے زیادہ فراخ دل جعفر ہیں۔ (ملی نے اپنی امالی میں اور ابن عساکر نے ابی ھریرۃ سے روایت کیا ہے۔ اسنی المطالب: ۱۸۷)

۳۳۱۸۵ ...... میں نے جعفر بن ابی طالب کو ایک فرشتہ کی شکل میں دیکھا کہ وہ جنت میں ملائکہ کے ساتھ اپنے پروں سمیت پرواز کر رہے ہیں۔ (داؤد اور حاکم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۸۶ ...... شہداء کے سردار جعفر بن ابی طالب ہیں ان کے ساتھ فرشتے ہیں ان کے علاوہ گذشتہ امتوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں گزرا کہ محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ عزت دی ہو۔ (ابو القاسم الخرقی نے اپنی امالی میں علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۸۷ ...... میں نے جعفر کو پہچانا فرشتوں کے درمیان میں کہ وہ اپنے گھر والوں کو بارش کی خوشخبری سنا رہے تھے۔ (ابن عدی نے علی سے روایت کیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۹۸۴)

۳۳۱۸۸ ...... گذشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میری وہاں نگاہ پڑی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت جعفر فرشتوں کے ساتھ فضا میں اڑ رہے ہیں اور حمزہ تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ (طبرانی ابن عدی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۸۹ ...... تم اپنے بھائی جعفر کے لیے استغفار کرو کیونکہ وہ شہید ہیں اور وہ جنتی ہیں اور وہ اپنے یاقوتی پروں کے ساتھ جنت میں جس جگہ بھی چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں۔ (ابن سعد نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد عمرو بن حزم اور عاصم بن عمر میں قتادہ سے مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۰ ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر کے لیے خون آلود دو پر بنائے ہیں فرشتوں کے ساتھ ان کے ذریعہ جنت میں پرواز کرتے ہیں

(الدارقطنی نے افراد میں اور حاکم نے براء سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۱۹۱..... تمہاری شکل وصورت میری شکل وصورت کے ساتھ ملتی جلتی ہے اور تمہارے اخلاق میرے اخلاق کے مشابہ ہیں تم مجھ سے ہو اور میرے سلسلہ نسب سے ہو۔ (ابن سعد نے محمد بن اسامہ بن زید جن نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۲..... تو شکل وصورت اور اخلاق وصفات میں میرے مشابہ ہو تو میرے اس خاندان میں سے ہے جس سے میں ہوں۔ (خطیب بغدادی علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۳..... اے جعفر! تو شکل وصورت اور اخلاق کے لحاظ سے میرے زیادہ قریب ہے تو میرے اس خاندان میں سے ہے جس سے میں ہوں اور رہی بات باندی کی تو اس کا فیصلہ میں جعفر کے لیے کرتا ہوں کہ وہ اپنی خالہ کے ساتھ ہوگی اور خالہ قائم مقام ماں کے ہے۔ (حاکم نے علی سے اور داوداور بیہقی نے دوسرے الفاظ میں روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۴..... تو شکل وصورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہے یہ بات آپ ﷺ نے جعفر کے لیے فرمائی۔ (احمد بن حنبل نے عبیداللہ بن زید بن اسلم سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۵..... جعفر شکل وصورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہیں اور اے عبیداللہ تجھے اللہ تعالیٰ نے باپ کے مشابہ پیدا کیا ہے۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۶..... لوگ مختلف خاندانوں سے پیدا کئے گئے ہیں جب کہ میں اور جعفر ایک ہی خاندان سے پیدا ہوئے ہیں۔ (ابن عساکر نے وھب بن جعفر بن محمد سے جنہوں نے اپنے بارے سے مرسلاً روایت کیا ہے جب کہ وہب حدیث کو وضع کیا کرتا تھا)

۳۳۱۹۷..... لوگوں کا تعلق مختلف خاندانوں سے ہے جب کہ میں اور جعفر ایک خاندان میں پیدا کئے گئے ہیں۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر سے جنہوں نے اپنے باپ اور ان نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۸..... سنو بے شک جعفر اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں اور ان کے لیے دو پر بنائے گئے ہیں جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں محو پرواز ہیں۔ (ابن سعد نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے)

۳۳۱۹۹..... جبریل نے مجھ کو اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ نے جعفر کو شہادت کا مرتبہ عطا کیا ہے اور ان کے لیے دو پر ہیں جن کے ذریعہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں سیر کرتے ہیں۔ (طبرانی نے معجم کبیر ابونعیم نے سوفۃ اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۰..... حضرت جعفر بن ابی طالب کے لیے دو پر ہیں جن کے ذریعہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں۔ (ابن سعد نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۱..... میں نے جعفر بن ابی طالب کو فرشتہ کی صورت میں دیکھا کہ وہ جنت میں اپنے خون آلود پروں کے ساتھ جس جگہ چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں۔ (الباوردی، ابن عدی، طبرانی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۲..... آج رات جعفر بن ابی طالب فرشتوں کی ایک جماعت کے ہمراہ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھ کو سلام کیا۔ (الدارقطنی نے غرائب میں اور مالک نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۳۳۲۰۳..... جعفر بن ابی طالب آج رات فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ میرے پاس سے گزرے ان کے دو خون آلود پر تھے اور اگلے حصے

سفید تھے۔ (ابن سعد اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۴ ...... اے اسماء! یہ جعفر بن ابی طالب ہیں جو کہ جبریل میکائیل اور اسرافیل کے ہمراہ میرے پاس سے گزرے تو انھوں نے مجھ کو سلام کیا اور مجھے بتلایا کہ ان کی مشرکین کے ساتھ ایک دن ایسے ہی ملاقات ہوئی تھی اور فرمانے لگے کہ میرے پورے جسم میں تیروں اور نیزوں کے ۷۳ زخم لگائے پھر میں نے جھنڈا اپنے دائیں ہاتھ میں تھام لیا تو میرا دایاں ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر میں نے جھنڈا اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا تو وہ بھی کاٹ دیا گیا تو اللہ تعالیٰ میرے ہاتھوں کے بدلے مجھے دو پر عطا کئے کہ ان کے ذریعہ میں جبریل اور میکائیل کے ہمراہ جنت میں جس جگہ چاہتا ہوں جاتا ہوں اور اپنی مرضی کے پھل کھاتا ہوں۔ (ابوسہل بن زیاد القطان اپنے فوائد میں سے رابع میں حاکم اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۵ ...... اے اللہ! یقیناً جعفر بن ابی طالب بہتر بن ثواب کی طرف بڑھے ہیں سو آپ ان کو ایسا اچھا جانشین عطا فرما جو آپ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی اس کی اولاد میں نہ دیا ہو۔ (واقدی، ابن سعد اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر بن سعد بن تمام سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۶ ...... اے اللہ! جعفر کو اس کی اولاد میں جانشین عطا فرما۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۸ ...... اے اللہ! جعفر کو اس کے خاندان میں ایک جانشین عطا فرما اور عبداللہ کے لیے اس کے کاروبار میں برکت عطا فرما تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (ابوداود طیالسی، ابن سعد، احمد بن حنبل، طبرانی نے معجم کبر میں حاکم اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۸ ...... مجھے یوں لگا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں تو میں نے جعفر کو زید کے مرتبہ سے ایک درجہ بلند پایا مجھ سے کہا گیا کیا آپ کو پتا ہے کہ جعفر کا رتبہ کیوں کر بلند ہوا؟ میں نے جواب دیا نہیں تو کہا گیا: اس قرابت کی وجہ سے جو آپ کے اور ان کے درمیان ہے۔ (حاکم اور تعقب نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۰۹ ...... میں نے جعفر کو فرشتے کی صورت میں جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا ان کے اگلے پر خون آلود تھے اور میں نے زید کو اس کے مرتبہ سے کم رتبہ والا دیکھا تو میں نے کہا: مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ زید کا مرتبہ جعفر کے مرتبہ سے کم ہوگا جبریل نے جواب دیا زید جعفر سے کم رتبہ والا نہیں ہے لیکن ہم نے جعفر کو آپ کا رشتہ دار ہونے کی وجہ سے فضلیت دی ہے)۔ (ابن سعد نے محمد بن عمر بن علی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۱۰ ...... میرے لئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے گھر ہیں ان میں سے ہر ایک ایک تخت پر ہے بس میں نے زید اور ابن رواحۃ کو دیکھا کہ ان کی گردنوں میں خم ہے اور البتہ جعفر وہ بالکل سیدھا تھا اس میں کوئی خم نہ تھا میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو جواب ملا کہ ان دونوں کو جس وقت موت طاری ہوئی تو انہوں نے گویا موت سے اعراض کیا اس سے اپنے چہرے کو پھیرا اور البتہ جعفر نے ایسا نہیں کیا۔ (عبدالرزاق طبرانی اور حلیۃ الاولیاء میں ابن المسیب سے مرسلاً نقل ہے)

۳۳۲۱۱ ...... کیا میں تمہیں وہ خواب نہ بتلاؤں جو میں نے دیکھا ہے میں جنت میں داخل ہوا تو جعفر کو دو خون آلود پروں والا دیکھا جب کہ زید ان کے سامنے تھے اور ابن رواحہ بھی ان کے ساتھ تھے یوں لگ رہا تھا کہ وہ ان سے منہ موڑے ہوئے ہوں میں تم کو اس کی وجہ بھی بتاتا ہوں کہ جب جعفر آگے بڑھے تو نے موت کو دیکھ کر منہ نہیں موڑا اور زید نے بھی ایسے ہی کیا جب کہ ابن رواحہ نے اپنا منہ موڑا۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں ابوالیسر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۱۲ ...... مجھے پتہ نہیں چل رہا کہ میں خیبر کی فتح پر زیادہ خوش ہوں یا جعفر کے آنے پر۔ (بغوی ابن قانع اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۱۳ ...... میں نہیں جانتا کہ میں کس بنا پر زیادہ خوش ہوں خیبر کے فتح ہونے پر یا جعفر کے آجانے پر۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے حضرت علی سے اور بیہقی اور ابن عساکر نے شعبی سے مرسلاً روایت کیا اور حاکم نے شعبی سے جنہوں نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۱۴ ...... مجھے پتا نہیں چل رہا کہ میں ان دو کاموں میں سے کس بات پر زیادہ خوش ہوں جعفر کے واپس آنے پر یا خیبر کے فتح ہونے پر۔

(طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے عوف بن ابی جحیفہ سے روایت کیا جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور ابن عساکر نے اسماعیل بن عبداللہ ابن جعفر سے نقل کیا جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا)

جندب بن جنادہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

۳۳۲۱۵۔۔۔۔۔ بے شک ابوذر عیسیٰ بن مریم سے عبادت کے معاملہ میں مقابلہ کر رہے ہیں۔ (طبرانی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے۔ ضعیف الجامع: ۱۳۵۴)

۳۳۲۱۶۔۔۔۔۔ ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا اور نہ ہی ابوذر سے زیادہ کوئی عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہے۔ (ابن حبان اور حاکم نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۱۷۔۔۔۔۔ ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا۔ (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۱۸۔۔۔۔۔ جس کو عیسیٰ علیہ السلام کی تواضع دیکھنا پسند ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے۔ (ابویعلی نے ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۲۱۹۔۔۔۔۔ اے ابوذر! میں نے دیکھا کہ ۴۰ لوگوں کے مقابلہ میں میرا اوزن کیا گیا جن میں آپ بھی شامل تھے تو میرا اوزن ان سے بڑھ گیا۔ (ابن عساکر نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۲۰۔۔۔۔۔ اے بریر! تم کیسے ہو! یہ بات آپ نے ابوذر سے ارشاد فرمائی۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں زید بن اسلم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۱۔۔۔۔۔ ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا جس کو اس بات میں خوشی ہو کہ وہ عیسی ابن مریم کی عبادت گزاری کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے۔ (ابن سعد نے مالک بن دینار سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۲۔۔۔۔۔ ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا پھر میرے بعد ایک آدمی ہے جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ عبادت گزاری اور شکل وصورت کے اعتبار سے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے تو اس کو چاہے کہ وہ ابوذر کو دیکھے۔ (ابن عساکر نے الجمنع بن قیس سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۳۔۔۔۔۔ ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا وہ عبادت گزاری سے ایسی چیز مانتا ہے جس سے لوگ بے بس ہوں۔ (ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۲۴۔۔۔۔۔ ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا۔ جب تم چاہو کہ ایسے شخص کو دیکھو جو سیرت نیکی اور عبادت گزاری میں عیسیٰ ابن مریم کے سب سے زیادہ مشابہ ہو تو تم پر لازم ہے کہ اس۔ (ابوذر) کو دیکھو۔ (ابن عساکر نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۵۔۔۔۔۔ ابوذر سے زیادہ سچا زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے نہیں پیدا ہوا جس کو اس بات میں خوشی ہو کہ وہ عیسیٰ ابن مریم کی تواضع کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے۔ (ابن سعد اور ابن ابی شیبۃ نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۲۶۔۔۔۔۔ جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ عیسیٰ بن مریم کی نیکی اور ان کی سچائی اور ان کے مرتبہ کو دیکھے تو وہ ابوذر کو دیکھ لے۔ (طبرانی نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۲۷۔۔۔۔۔ جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ وہ جسمانی اور اخلاقی اعتبار سے عیسیٰ بن مریم کے مشابہ کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ابوذر کو دیکھ لے۔

(طبرانی نے معجم کبیر میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے)

۳۳۲۲۸...... اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے وہ اکیلے چلتے ہیں اور اکیلے فوت ہوں گے اور اکیلے ہی اٹھائے جائیں گے۔ (حاکم اور ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۲۹...... تم میں سے ایک شخص وسیع بیابان میں فوت ہوا اس کو مؤمنین کی ایک جماعت شہید کرے گی۔ (احمد بن حنبل، ابن سعد، ابن حبان، حاکم اور ضیا مقدسی نے ابوذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۰...... جندب اور جندب کون ہے؟ زید الخیر اور زید الخیر کون ہے ان میں سے ایک تو ایسا وار کرتا ہے کہ حق اور باطل کو جدا جدا کر دیتا ہے اور دوسرا ایسا ہے کہ اس کا ایک عضو جنت میں پہلے چلا جائے گا پھر بقیہ جسم آئے گا۔ (ابن عساکر نے عبید بن لاحق سے روایت کیا ہے)

جندب بن كعب العبدی و اقبل الازدی وزید بن صوحان رضی الله عنه

۳۳۲۳۱...... جندب اور جندب کون ہے؟ اور الاقطع الخیر زید ہے رہی بات جندب کی تو وہ ایسا وار کرتا ہے کہ وہ اکیلا ایک بڑی جماعت کے برابر ہوتا ہے اور رہے زید تو ان کا ہاتھ جنت میں ان کے بدن سے ایک زمانہ پہلے داخل ہو جائے گا۔ (ابن السکن، ابن مندہ اور ابن عساکر نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۳۲...... اے جویبر! خوش آمدید ہو تمہیں۔ (دیلمی نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۳...... فرمایا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے دعوت کا کھانا تیار کیا ہے تم سب آجاؤ۔ (بخاری بروایت جابر رضی اللہ عنہ)

یہ غزوۂ خندق میں خندق کی کھدائی کے دوران کا واقعہ ہے۔

جعیل بن سراقہ رضی اللہ عنہ ...... الاکمال

۳۳۲۳۴...... تم جعیل کو کیسا سمجھتے ہو اور فلاں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جعیل اس جیسے آدمیوں کی بھری ہوئی زمین سے زیادہ بہتر ہے وہ اپنی قوم کا سردار ہے پس میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ (الرویانی، حلیۃ الاولیاء اور ضیا مقدسی نے ابی ذر سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۵...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جعیل بن سراقہ عینیہ اور اقرع جیسے لوگوں سے بھری ہوئی زمین سے زیادہ افضل ہے لیکن میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تا کہ وہ اسلام لے آئیں اور جعیل کو میں نے اس کے ایمان کا خود وکیل بنا دیا ہے۔

ابن اسحٰق نے مغازی میں اور حلیۃ الاولیاء میں محمد بن ابراہیم التیمی سے مروی ہے اور وہ مرسل حسن ہے اور اس کے لیے ایک شاھد موصول ہے اور اس کی اسناد ابوذر والی اس حدیث سے جس کو الرویانی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے صحیح ہے۔

حرف الحاء ...... حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ

۳۳۲۳۶...... میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پڑھنے کی آواز سنی چنانچہ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا: حارثہ بن نعمان ہے اور کہا تم میں نیک لوگوں کا یہی مقام ہے تم میں نیک لوگوں کا یہی مقام ہے۔ (نسائی اور حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۷...... اے ام حارثہ! جنت میں کچھ باغات ہیں اور تمہارا بیٹا فردوس بریں میں پہنچ چکا ہے۔ (فردوس جنت کی بلند بہترین اور افضل جگہ و

کہتے ہیں ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۸ ..... اے ام حارثہ! وہ ایک باغ نہیں ہے بلکہ بہت سارے باغات ہیں اور حارثہ جنت الفردوس میں ہیں۔(ابوداود طیالسی، احمد بن حنبل بخاری، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۳۹ ..... اے ام حارثہ! وہ باغوں میں سے ایک باغ ہے اور حارثہ جنت الفردوس میں ہے سو جب تم اللہ سے جنت مانگو تو اس سے جنت الفردوس مانگا کرو۔(طبرانی نے معجم کبیر اور ابن حبان نے انس سے روایت کیا ہے)

حارث بن مالک رضی اللہ عنہ

۳۳۲۴۰ ..... جس کو یہ بات اچھی لگتی ہو کہ وہ اس شخص کو دیکھے جس کا دل اللہ تعالیٰ نے منور کر دیا ہے تو وہ حارث بن مالک کو دیکھ لے۔(ابن مندہ اور طبرانی نے معجم کبیر میں حارث بن مالک سے روایت کیا ہے)

حسان رضی اللہ عنہ

۳۳۲۴۱ ..... حسان مؤمنین اور منافقین کے درمیان آڑ (فاصلہ) ہیں منافق ان کو پسند نہیں کرتا اور مؤمن ان سے بغض نہیں رکھتا۔(ابن عباس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ضعیف الجامع :۲۷۱۷ الضعیفہ ۱۲۰۸)

۳۳۲۴۲ ..... جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے رہو گے یقیناً روح القدس تمہاری مدد کرتے رہیں گے یہ بات آپ نے حضرت حسان سے کہی۔(مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۴۳ ..... اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جواب دو اے اللہ! حسان کی روح القدس کے ذریعے سے مدد فرما۔(احمد بن حنبل، بیہقی ابوداؤد اور نسائی نے حسان اور ابوہریرہ سے نقل کیا)

۳۳۲۴۴ ..... اللہ تعالیٰ اس وقت تک حسان کی روح القدس کے ذریعہ سے مدد فرماتے رہیں گے جب تک وہ اللہ کے رسول کا دفاع کرتا رہے گا۔ (احمد بن حنبل اور ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۴۵ ..... جب تک تم مشرکین کی مذمت کرتے رہو گے روح القدس تمہارے ساتھ رہیں گے۔(حاکم نے براء سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۴۶ ..... مشرکین کی خدمت کرو بے شک روح القدس تمہارا ساتھ دیں گے یہ بات آپ نے حسان سے فرمائی۔(احمد بن حنبل، بیہقی اور نسائی نے براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۴۷ ..... قریش کی مذمت کرو کیونکہ یہ بات ان پر تیر اندازی سے زیادہ گراں گزرتی ہے۔(بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۴۸ ..... مشرکین کی ہجو کرو اور جبریل تمہاری مدد کریں گے۔

ابن عساکر نے عدی بن ثابت سے جنہوں نے حضرت انس سے نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مقلوب ہے بعض راویوں نے شعبہ سے مصحف بیان کیا ہے حقیقت ہے کہ وہ براء ہیں۔

۳۳۲۴۹ ..... مشرکین کی مذمت کرو بے شک روح القدس تمہاری مدد کریں گے۔(عقیلی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۵۰ ..... حسان کو برا بھلا مت کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتا ہے۔(ابن عساکر نے ھشام بن عروۃ سے جن نے اپنے والد سے مرسلاً نقل کیا ہے)

حارثہ بن ربعی ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ.....الاکمال

۳۳۲۵۱..... اے اللہ! قتادہ کی اس طرح سے حفاظت فرما جیسے آج رات سے اس نے میری حفاظت کی ہے۔ (طبرانی نے ابوقتادہ سے نقل کیا ہے)

حذافہ بن بصری رضی اللہ عنہ

۳۳۲۵۲..... اللہ تعالیٰ حذافہ پر رحم فرمائیں یقیناً وہ نیک وصالح انسان تھے۔ (المفضل الضبی نے امثال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

حنظلہ بن عامر یا حنظلہ بن الراھب

۳۳۲۵۳..... میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن عامر کو آسمان وزمین کے درمیان چاندی کے برتنوں میں بارش کے پانی سے غسل دے رہے تھے۔ (ابن سعد نے خزیمہ بن ثابت سے نقل کیا ہے)
۳۳۲۵۴..... تمہارے ایک ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے تھے یعنی حنظلہ بن عامر کو۔ (حاکم اور بیہقی نے یحیٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے جنہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے حلیۃ الاولیاء میں محمود بن لبید سے مروی ہے)

حمزۃ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

۳۳۲۵۵..... حمزہ بن عبدالمطلب میرے رضاعی بھائی ہیں۔ ابن سعد نے عباس اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔
۳۳۲۵۶..... قیامت کے دن حمزہ شہیدوں کے سردار ہوں گے۔ (الشیرازی نے القاب میں جابر سے نقل کیا ہے)
۳۳۲۵۷..... میں نے دیکھا کہ فرشتے حمزہ بن عبدالمطلب اور حنظلہ بن راہب کو غسل دے رہے ہیں۔ (طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے نقل کیا)
۳۳۲۵۸..... میں نے دیکھا کہ فرشتے حمزہؓ کو غسل دے رہے ہیں۔ (ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ الضعیفہ ۱۹۹۳)
۳۳۲۵۹..... قیامت کے دن اللہ کے ہاں حمزہ بن عبدالمطلب شہیدوں کے سردار ہوں گے۔ (حاکم نے جابر سے اور طبرانی نے علی سے نقل کیا ہے)
۳۳۲۶۰..... شہداء کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور ایک ایسا آدمی جو جابر بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا تو اس نے اس کو حکم دیا اور اس نے انکار کر دیا تو اس نے اس کو قتل کر دیا۔ (طبرانی اور ضیا نے جابر سے نقل کیا ہے)
۳۳۲۶۱..... حضرت حمزہ کی مجلس کے علاوہ ہر مجلس جھوٹی ہے۔ (ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)
۳۳۲۶۲..... اگر صفیہ اپنے ہوش وحواس برقرار رکھتی تو میں حضرت حمزہ کو چھوڑ دیتا یہاں تک کہ اس کو پرندے کھالیتے اور قیامت کے دن ان کے پیٹ سے نکالے جاتے۔ (احمد بن حنبل ابوداؤد اور ترمذی نے انس سے نقل کیا ہے)
۳۳۲۶۳..... اگر صفیہ آہ وبکا نہ کرتیں تو ہم ان کو حضرت حمزہ کے آخری دیدار کے لیے چھوڑ دیتے اور نہ دفن کرتے ہم اس کو یہاں تک کہ وہ درندوں اور پرندوں کے پیٹ سے جمع کئے جائے۔ (حاکم نے مستدرک میں انس سے نقل کیا ہے)۔

الاکمال

۳۳۲۶۴...... اگر ہماری عورتیں اس بات پر پریشان نہ ہوتیں تو ہم حضرت حمزہ کو کھلے میدان میں درندوں اور پرندوں کی خوراک کے لیے چھوڑ دیتے۔(طبرانی نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۶۵...... اگر عورتیں آہ و بکا نہ کرتیں تو میں حضرت حمزہ کو پرندوں اور درندوں کے سامنے ڈال دیتا تا کہ وہ ان کے پیٹ سے اٹھائے جاتے۔ (طبرانی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۶۶...... تجھ پر اللہ کی رحمت ہو تو بہت زیادہ صلہ رحمی اور نیکی کے کام کرنے والا تھا اگر تیرے بعد کے لوگ تجھ پر غمگین نہ ہوتے تو مجھے اس بات میں خوشی ہوتی کہ میں تجھ کو چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تو مختلف پرندوں کے منہ سے نکلتا یعنی حمزہ۔(حاکم نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۲۶۷...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک ساتویں آسمان پر اللہ تعالیٰ کے ہاں بات لکھی ہوئی ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں۔(بغوی، باوردی، طبرانی، حاکم اور تعقب نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن ابن ابولبیہ سے جنہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے)

۳۳۲۶۸...... اللہ تعالیٰ کے ہاں شھداء کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب ہیں۔(حاکم نے مستدرک میں حضرت علی سے روایت کی ہے)

۳۳۲۶۹...... شھیدوں کے سردار حمزہ ہیں۔حاکم نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۷۰...... فرشتوں نے ان کو غسل دیا یعنی حمزہ کو۔(حاکم اور تعقب نے ابن عباس سے نقل کیا)

حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ ...... الاکمال

۳۳۲۷۱...... جھوٹ بولا تو نے کبھی بھی اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھے۔(مسلم، ترمذی، نسائی اور بغوی اور طبرانی نے معجم کبیر میں جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کی کہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک غلام تھا وہ حاطب کی شکایت لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! حاطب جہنم میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں وہی فرمایا جو پہلے ذکر ہو چکا ہے۔)

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ ...... الاکمال

۳۳۲۷۲...... اے اللہ! تو اس کے ساز و سامان میں برکت ڈال یہ بات حکیم بن حزام کے بارے میں فرمائی۔(طبرانی نے حکیم سے روایت کیا ہے)

حرف خاء ...... خالد بن ولید رضی اللہ عنہ

۳۳۲۷۳...... اللہ کا بندہ خالد بن ولید بہت اچھا ہے اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔(احمد بن حنبل اور ترمذی نے ابو ہریرہ سے نقل کیا)

۳۳۲۷۴...... خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اللہ نے مشرکین کے خلاف اس کو تیز کر دیا ہے۔(ابن عسا کرنے عمر سے روایت کیا)

۳۳۲۷۵...... خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔(البغوی نے عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۷۶......خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اور اپنے خاندان کا کتنا اچھا نوجوان ہے۔(احمد بن حنبل نے ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے)

الاکمال

۳۳۲۷۷......خالد بن ولید کو تکلیف نہ دینا بے شک وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کو کفار پر مسلط کر دیا ہے۔(حسن بن سفیان، ابویعلی، طبرانی، ابن حبان، حاکم، ابونعیم، خطیب اور ابن عساکر نے عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا ہے اور ابن سعد نے قیس بن ابوحازم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۷۸......کتنا اچھا ہے اللہ کا بندہ اور خاندان کا بھائی خالد بن ولید اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے اس کو کفار اور منافقین پر تیز کر دیا ہے۔(احمد بن حنبل، بغوی، طبرانی، حاکم، ابن عساکر اور ضیا مقدسی نے ابوبکر صدیق سے نقل کیا ہے الواقدی اور ابن عساکر نے ابوالاخوص سے مرسلاً نقل کیا ہے)۔

۳۳۲۷۹......خالد بن ولید کو ایذاء نہ پہنچانا بے شک وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے اللہ نے اس کو اپنے دشمنوں پر تیز کر دیا ہے۔(ابن سعد اور ابن انباری نے المصاحب میں عامر شعبی سے نقل کیا ہے)

خالد بن زید ابوایوب رضی اللہ عنہ......الاکمال

۳۳۲۸۰......اے ابوایوب! اللہ نے ناپسندیدہ چیز کو تجھ سے دور کر دیا ہے۔(ابن اسنی نے عمل یوم ولیلۃ میں ابوایوب سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۲۸۱......اے ابوایوب! تیرے ساتھ کوئی برائی نہ ہو۔

ابن اسنی نے عمل یوم ولیلۃ میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں اور حاکم نے ابی ایوب سے یہ بات نقل کی گئی کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ریش مبارک سے کچھ بال لے لیے تھے تو حضور نے یہ بات فرمائی جو اوپر ذکر ہو چکی ہے۔

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸۲......خریم الاسدی بہت اچھے آدمی ہیں کاش کہ ان کے بال بڑے نہ ہوتے اور ان کا ازار لٹکا ہوا نہ ہوتا۔(احمد بن حنبل نے اور بخاری نے التاریخ میں اور ابوداؤد نے سھل ابن الحنظلیۃ نے نقل کیا ہے)

حرف الدال......دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸۳......دحیہ الکلبی جبرائیل سے مشابہت رکھتے ہیں اور عروۃ بن مسعود الثقفی عیسیٰ بن مریم کے مشابہ ہیں اور عبدالعزی دجال کے مشابہ ہے۔(ابن سعد نے شعبی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸۴......اے رافع! اگر تو چاہے تو تیر اور کیل دونوں نکال لے اور اگر تو چاہے تو تیر نکال لے اور کیل چھوڑ دے اور میں محمد ﷺ قیامت کے

دن آپ کے حق میں گواہی دوں گا کہ تو شہید ہے۔ (ابوداؤد طیالسی، احمد بن حنبل، ابن سعد اور طبرانی نے رافع بن خدیج سے نقل کیا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے کہ تیر لگ گیا تو فرمایا اور یہ بیان کیا جو اوپر گذر چکا ہے)

۳۳۲۸۵ ...... اگر تو اس کو نکالنا پسند کرتا ہے تو ہم اس کو نکال دیتے ہیں اور اگر تو اس کو چھوڑ نا پسند کرے تو ٹھیک ہے کیونکہ اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جاتے ہیں تو وہ شہادت کی موت مریں گے۔

طبرانی نے بشیر اور سعدی ولدی ثابت بن اسید بن ظہیر جنہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ رافع بن خدیج کو ان کے سینہ میں تیر لگا تو ان کو ان کے چچا نبی اکرم ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لے کر آئے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا جو ذکر ہو چکا ہے۔

حرف الذال ...... الزبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

۳۳۲۸۶ ...... ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میری امت میں سے میرا حواری زبیر ہے۔ (بخاری اور ترمذی نے جابر سے اور حاکم نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۸۷ ...... مردوں میں سے میرا ساتھی زبیر ہے اور عورتوں میں سے میری ساتھی عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ (زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۸۸ ...... زبیر میری پھوپھی کا بیٹا ہے اور میری امت میں سے میرا حواری ہے۔ (احمد بن حنبل نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۸۹ ...... ایک ساتھی مردوں سے ہوتا ہے اور ایک ساتھی عورتوں سے ہوتا ہے مردوں میں سے میرا ساتھی زبیر ہے اور عورتوں میں سے میری ساتھی عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ (ابن عساکر نے یزید بن ابوحبیب سے مفصلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۰ ...... اے ابوعبداللہ یہ جبریل ہے آپ پر سلام کہتے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ میں قیامت کے دن آپ کے ساتھ ہوں گا یہاں تک کہ میں آپ کے چہرے سے جہنم کی چنگاریوں کو دفع کردوں گا۔

ابوبکر الشافعی نے الغلانیات میں اور ابن عساکر نے عمر سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آرام فرمارہے تھے اور زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھ کر آپ کے چہرے سے مکھیاں ہٹارہے تھے یہاں تک آپ ﷺ بیدار ہوئے اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۲۹۱ ...... ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی زبیر اور میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔ (ابونعیم نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۲۹۲ ...... ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرے ساتھی تم دونوں ہو یہ بات آپ ﷺ نے طلحہ اور زبیر سے فرمائی۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن ابی اوفی سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۳ ...... ہر نبی کا ایک ساتھی ہوتا ہے اور میرا ساتھی زبیر ہے۔

احمد بن حنبل، عبد بن حمید، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے جابر سے نقل کیا ہے اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں زبیر سے، احمد بن حنبل اور ابویعلی نے علی سے نقل کیا ہے الدارقطنی نے الافراد میں اور ابن عدی نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے عمرو سے روایت کیا ہے اور ابن سعد اور زبیر بن بکار اور ابن عساکر نے ابن عمر سے نقل کیا ہے۔

حرف ز ...... زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

۳۳۲۹۴ ...... زید بن حارثہ بہترین سالار ہیں اور برابری کرنے والے ہیں اور رعایا کے معاملہ میں سب سے زیادہ انصاف پسند ہیں۔ (حاکم نے جبیر بن مطعم سے نقل کیا ہے۔ ضعیف الجامع: ۲۹۰۰)

۳۳۲۹۵......میں جنت میں داخل ہوا تو ایک جوان لڑکی نے میرا استقبال کیا میں نے اس سے کہا: تو کس کے لیے ہے تو اس نے جواب دیا زید بن حارثہ کے لیے۔ (الرویانی اور الضیاء نے بریرہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۶......زید کی محبت کے بارے میں تم ہمیں برا بھلا نہ کہو۔ (حاکم نے قیس بن ابو حازم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۷......تم ہمارے بھائی اور ہمارے حلیف ہو یہ بات آپ ﷺ نے زید بن حارثہ سے ارشاد فرمائی۔ (بیہقی نے براء سے جب کہ حاکم نے علی سے روایت کیا ہے)

الاکمال

۳۳۲۹۸......میں جنت میں داخل ہوا تو ایک خوبصورت سی لڑکی دیکھی جو مجھے بہت اچھی لگی میں نے کہا: تم کس کے لیے ہو؟ اس نے جواب دیا زید بن حارثہ کے لیے۔ (ابن عساکر نے بریدہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۲۹۹......اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ (احمد بن حنبل، بخاری، ترمذی، ابن حبان، اور حاکم نے ان سے روایت کیا ہے)

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۰......میری امت میں علم فرائض کا سب سے بڑا عالم زید بن ثابت ہے۔ (حاکم نے حضرت انس سے نقل کیا ہے)

زاہر بن حرام رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۱......زاہر ہمارے دیہاتی ساتھی ہیں اور ہم اس کے شہری ساتھی ہیں۔ (بغوی نے انس سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۰۲......سن لو! ہر شہری کا ایک دیہات ہے اور آل محمد کا دیہات زاہر بن حرام ہے۔ (بغوی اور باوردی اور ابن قانع نے زاہر بن حرام الاشجعی سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۰۳......اے زاہر! اگر تو لوگوں کے ہاں قیمتی نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تو اللہ کے ہاں بھی کم قیمت ہے جب تو مدینہ آئے تو میرے ہاں ضرور قیام کرنا اور اگر میرا دیہات میں آنا ہوا تو میں بھی تیرے ہاں قیام کروں گا۔ (الحکیم نے انس سے روایت کیا ہے)

زرعہ ذایزن رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۴......یقیناً تو حمیر میں سب سے پہلے اسلام لایا اور مشرکین کو قتل کیا لہٰذا بھلائی سے خوش ہو جاؤ اور خیر کی امید رکھو۔ (ابن سعد نے شہاب بن عبداللہ الخولانی سے نقل کیا ہے کہ زرعۃ ذایزن اسلام لائے تو اللہ کے رسول ﷺ نے لکھا اور اس کا ذکر کیا)۔

زید بن صوحان رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۵......جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے بعض اعضاء اس سے بھی پہلے جنت میں چلے گئے ہوں تو اس کو چاہیے کہ وہ زید بن صوحان کو دیکھ لے۔ (ابو یعلی، ابن عدی، خطیب اور ابن عساکر نے علی سے نقل کیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۵۱)

حرف السین......سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۶......بے شک سالم اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے وہ اللہ کے ڈر سے اس کی نافرمانی نہیں کرتا۔(حلیۃ الاولیاء میں عمر سے مروی ہے۔الاسرار المرفوعۃ ۲۶۴ ۵ التذکرہ ۱۷۰)

۳۳۳۰۷......تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے تجھ جیسے کو میری امت میں بنایا یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ابوحذیفہ کے غلام سالم سے فرمائی۔(احمد بن حنبل اور ابن عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۰۸......سعد بن معاذ کی موت سے رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا۔(احمد بن حنبل اور مسلم نے انس سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل بیہقی اور نسائی نے جابر سے)

۳۳۳۰۹......ام سعد کے علاوہ ہر رونے والی نے جھوٹ بولا۔(ابن سعد نے سعد بن ابراہیم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۰......ام سعد کے علاوہ سب میت پر رونے والیاں جھوٹی ہیں۔(ابن سعد نے محمود بن لبید سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۱......یہ وہی شخص ہے جس کی وجہ سے عرش بھی حرکت کرنے لگا اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور اس کے جنازے میں ۷۰ ہزار فرشتے حاضر ہوئے۔(نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۱۲......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ حسین ہیں۔(احمد بن حنبل، ترمذی، نسائی نے انس سے روایت کیا ہے اور احمد بن حنبل، بیہقی، ترمذی اور نسائی نے البراء سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۳......سعد بن معاذ کی وفات پہ عرش بھی ہل گیا۔(ابن ابی شیبۃ، احمد بن حنبل، ابن سعد ابن حبان الھثیم بن کلیب ججویۃ نے اپنے فوائد میں طبرانی، حاکم وسعید بن منصور نے محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص جنہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے حضرت اسید بن حضیر سے یہ بات سنی جب کہ وہ میرے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان چل رہے تھے)۔

ابن حجر نے المختارہ کے اطراف میں یہ فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند زیادہ قوی ہے اس لیے کہ ان کا حضور علیہ الصلوٰۃ سے اخذ کرنا سماع کی طرح ہے۔(ابن ابی شیبہ، ابن سعد اور طبرنی نے ابی سعید الخدری سے اور ابن ابی شیبہ نے جابر سے اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے بھی نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۴......سعد بن معاذ کی روح نکلنے پر عرش ہل گیا۔(ابن ابی شیبہ نے حذیفہ سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۳۱۵......سعد بن معاذ کی موت سے عرش کے ستون ہل گئے۔(طبرانی نے اسید بن حضیر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۶......بے شک فرشتوں نے سعد بن معاذ کی میت کو اٹھایا ہوا تھا ترمذی نے اس کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے اور حضرت انس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے کہ اس کے جنازے کو کس نے اتنا ہلکا کر دیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا جو ذکر ہو چکا۔

۳۳۳۱۷......اس شخص کے بارے میں تم تعجب میں کیوں پڑ گئے ہو؟ کہ سعد بن معاذ کے رومالوں میں سے ایک رومال اس شخص سے بہتر ہے اے لڑکے! ابوجہم ابن حذیفہ کی طرف جاؤ اور اس سے کہو کہ میرے پاس چادر بھیج دے۔(طبرانی نے عطارد بن حاجب سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۸......سعد بن معاذ کی وفات پہ عرش بھی ہل گیا۔(طبرانی نے اسید بن حضیر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۱۹...... آپ کے آنسو کیوں نہیں خشک ہورہے اور آپ کا غم کیوں نہیں دور ہو رہا بے شک آپ کا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس پر اللہ مسکرائے اور جس کی وجہ سے عرش بھی ہل گیا۔ یہ بات آپ ﷺ نے سعد بن معاذ کی والدہ سے فرمائی۔ (طبرانی اور حاکم نے اسما بنت یزید بن السکن سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۲۰...... اللہ تعالیٰ آپ کو قوم کے سردار سے بہتر بدلہ دیں! بے شک آپ نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دکھایا اور یقیناً اللہ بھی آپ سے کیا ہوا وعدہ پورا کریں گے۔ (ابن سعد نے عبداللہ بن شداد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ سعد بن معاذ کے پاس تشریف لائے)۔

ان کی جان کنی کا وقت تھا تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۳۲۱...... فرمایا سعد رضی اللہ عنہ کو قبر میں رکھنے کے بعد) قبر نے ان کو خوب زور سے دبایا بھینچا اگر کوئی اپنے عمل کی بدولت نجات پاتا تو سعد رضی اللہ عنہ نجات پاتے۔ (جعفر بن برقان نے بلاغاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۲۲...... کیا تم کو اس عورت کی نرمی نے تعجب میں ڈال دیا؟ قسم ہی اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ بہتر اور زیادہ نرم ہیں۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ نے براء سے روایت نقل کی مسلم، ترمذی، نسائی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی)

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۲۳...... اے انصار کی جماعت! سنو جو تم کہہ رہے ہو بے شک سعد غیرت مند ہیں اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں۔ (الخرائطی نے مکارم الاخلاق میں ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۲۴...... کیا سعد کی غیرت کی وجہ سے تم لوگ تعجب میں پڑ گئے؟ اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے اور ہاں اللہ کی غیرت کی علامت یہ ہے کہ اللہ نے اعلانیہ اور غیر اعلانیہ کاموں کو حرام کر دیا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی کا عمل پسندیدہ عمل ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی مدح پسند نہیں اسی لئے اس پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (احمد بن حنبل اور بخاری نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۲۵...... اے اللہ! سعد بن معاذ کی آل پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ (ابوداود نے قلیس بن سعد سے نقل کیا ہے)

سعد بن مالک ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۳۳۳۲۶...... اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں تو تیر پھینک۔ (بخاری نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۲۷...... یہ میرے ماموں ہیں کوئی شخص مجھے اپنا ایسا ماموں دکھائے۔ (ترمذی اور حاکم نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۲۸...... ماموں والد کی جگہ ہوتا ہے۔ (الخرائطی نے مکارم الاخلاق میں وہب سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)۔

۳۳۳۲۹...... اے ماموں! بیٹھئے! یقیناً ماموں والد کی جگہ ہوتے ہیں۔ (الدارقطنی نے افراد میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۳۰...... سعد کی بددعا سے ڈرو۔ (ابن ابی شیبۃ نے قیس بن ابوحازم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۳۱...... اے اللہ! جب سعد تجھ سے کوئی دعا مانگے تو تو اس کی دعا کو قبول فرما۔ (ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۳۲...... تو تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں یہ بات آپ ﷺ نے سعد سے فرمائی۔ (احمد بن حنبل اور ترمذی نے علی سے، احمد

بن حنبل، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے سعد سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۳۳۳......اے بہادر جوان! تو تیر پھینک یہ بات آپ ﷺ نے سعد سے فرمائی۔(ترمذی نے علی سے نقل کیا ہے اور اس کو حسن صحیح قرار دیا ہے)

۳۳۳۳۴......اے سعد! تیر پھینک اللہ تیری طرف سے تیر پھینکیں گے تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔(حاکم نے سعد سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۳۵......اے سعد! صبر کرو کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر و تنگدستی وادی کے اوپر کی جانب سے زیادہ تیزی کے ساتھ آتا ہے یا پہاڑ کے اوپر سے نیچے کی طرف آنے سے تیزی کے ساتھ۔(احمد بن حنبل، بیہقی، سعید بن منصور نے ابی سعید خدری سے نقل کیا ہے)

سلیمان رضی اللہ عنہ

۳۳۳۳۶......سلمان ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہے۔(طبرانی اور حاکم نے عمرو بن عوف سے نقل کیا ہے۔اسنی المطالب ۷۵۶ ضعیف الجامع ۳۲۷۲)

۳۳۳۳۷......سلمان اہل فارس میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے ہیں۔(ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۳۸......اگر ایمان ثریا پر بھی ہو تو فارس کے آدمیوں میں سے کوئی اس کو وہاں پر بھی پائے گا۔(بیہقی نے ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے۔ المتیز ۱۳۵)

۳۳۳۳۹......اگر علم ثریا پر بھی معلق ہوتا تو فارس کی قوم کے جوانوں میں سے کوئی وہاں سے بھی لے آتا۔(حلیۃ الاولیاء میں ابو ہریرۃ سے مروی ہے الشیرازی نے الالقاب میں قیس بن سعد سے نقل کیا ہے۔السنی المطالب ۳۱۔۱۱۸۷)

۳۳۳۴۰......میں نے ایک فرشتے کو دیکھا کہ وہ سلمان کے اعمال کو اوپر لے جارہا تھا۔(طبرانی اور ابن عساکر نے ابوامامۃ سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ باندھ کر دیکھا ہم نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا)۔

۳۳۳۴۱......جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو دیکھے جس کا دل منور ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ سلمان کو دیکھے۔(ابن مردویہ نے اپنی امالی میں اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے اور اس کی سند کے بارے میں کہا ہے کہ لاباس بہ)

۳۳۳۴۲......سلمان کو اس کی والدہ گم کرے! ان کو وسیع علم حاصل ہے ابن ابی شیبۃ، ابن عساکر اور اعمش نے ابی صالح سے نقل کیا ہے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے ابی الدرداء نے کہا کہ تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے راوی نے ذکر کیا آپ نے یہ قول سن کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

سفینہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۴۳......(ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے) فرمایا کہ تو تو ایک کشتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء میں سفینہ سے مروی ہے)

۳۳۳۴۴......میرے پاس جبریل تشریف لائے اور کہنے لگے سفینہ رضی اللہ عنہ کو جہنم کی آگ سے چھٹکارے کی خوشخبری دے دیجئے۔ (الشیرازی نے الالقاب میں یعقوب بن عبدالرحمٰن بن یعقوب بن اسحٰق بن کثیر بن سفینہ سے جنہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے اپنے پردادا اور انہوں نے سفینہ سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۳۴۵...... آج کے دن سفینہ کشتی تو ہی تو تھا۔(ابن مندہ اور المالنی نے المؤتلف میں اور ابونعیم نے عمران بجلی کے طریق سے ام سلمۃ کے غلام احمر سے نقل کیا ہے)

ابوسفیان رضی اللہ عنہ

۳۳۳۴۶......ابوسفیان بن حارث اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔(ابن سعد اور حاکم نے عروہ سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ضعیف الجامع ۶۰ الضعیفہ ۳۴۳۷ وقال الحاکم صحیح واقر الذھبی)۔

۳۳۳۴۷......ابوسفیان بن حارث میرے گھر والوں میں سے سب سے بہتر ہیں۔(طبرانی نے ابوصبۃ البدری سے روایت کیا ہے)

حرف ص......صہیب رضی اللہ عنہ

۳۳۳۴۸......تم صہیب سے ایسے ہی محبت کرو،جس طرح کہ ایک والدہ اپنے بچے سے محبت کرتی ہے۔(حاکم نے صہیب سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۴۹......صہیب کے بارے میں اپنے دل میں بغض مت رکھو۔(عقیلی نے الضعفاء میں اور حاکم نے صہیب سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۰......تجارت ابویحییٰ کو نفع پہنچائے۔(حاکم نے انس سے نقل کیا ہے)۔

۳۳۳۵۱......جوشخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ صہیب سے ایسے محبت کرے جیسا کہ ماں اپنے بیٹے سے محبت کرتی ہے۔(ابن عدی نے الکامل میں اور ابن عساکر نے صہیب سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۲......جوشخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ صہیب سے ایسے محبت کرے جیسا کہ ماں اپنے بیٹے سے محبت کرتی ہے۔(ابن عساکر نے صہیب سے نقل کیا ہے)

صدی بن عجلان ابوامامہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۵۳......اے ابوامامہ!تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔(ابن عساکر نے ابوامامۃ سے روایت کیا ہے)

صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ

۳۳۳۵۴......صفوان بن معطل سے بچواس لیے کہ وہ زبان کا کڑوا اور دل کا صاف ہے۔(ابویعلی نے سفینہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۵......صفوان سے بچو!اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔(ابن سعد نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

حرف ض......ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ

۳۳۳۵۶......اے ضرار!آپ کاروبار میں کبھی دھوکا نہ کھائیں۔(احمد بن حنبل نے ضرار بن الازور سے نقل کیا ہے)

حرف الطاء......طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

۳۳۳۵۷......طلحہ شہید ہیں روئے زمین پر چلتے ہیں۔(ابن حاج نے جائز اور ابن عساکر نے ابوہریرۃ اور ابوسعید سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۸......میں نے غزوۂ احد کے دن اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ روئے زمین میں میرے قریب کوئی نہیں تھا سوائے جبریل کے کہ وہ میرے دائیں طرف تھے اور طلحہ میری بائیں جانب تھے۔(حاکم نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۵۹...... طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جس نے اپنے مقصد کو پالیا۔ (ترمذی اور ابن ماجہ نے معاویہ سے اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۰...... فرمایا طلحہ نے اپنے لئے جنت واجب کرالی جب احد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فدائیت کا معاملہ کرتے ہوئے قربانی دی۔ (احمد ترمذی، ابن حبان، مستدرک بروایت ابن الزبیر)

۳۳۳۶۱...... اے طلحہ کل (قیامت کے دن) تیری جنت میرے ذمے ہے۔ (ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۶۲...... یہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنا مقصد پالیا یعنی طلحہ۔ (ترمذی نے طلحہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۳...... اگر تو بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اٹھالیتے اور لوگ تجھ کو دیکھ رہے ہوتے یہاں تک وہ تم کو لے کر آسمان کی فضاء میں داخل ہو جاتے۔ (ترمذی اور حاکم نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۶۴...... طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں پڑوسی ہوں گے۔ (ترمذی اور حاکم نے علی سے نقل کیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۶۸ ضعیف الترمذی ۷۸۲)

۳۳۳۶۵...... جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھے اس کو چاہیے کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ (ترمذی اور حاکم نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۶...... اے طلحہ! تو سخی ہی ہے۔ (ابن عساکر نے محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۷...... جو شخص اس زمین پر شہید کو دیکھنا چاہتا ہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ (حاکم تعقب اور ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۶۸...... جس شخص کو اس بات میں خوشی ہو کہ وہ زمین پر ایک شخص کو دیکھے جو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے تو وہ طلحہ کو دیکھ لے۔ (ابویعلی حلیۃ الاولیا اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۶۹...... اے طلحہ! یہ جبریل تھے تجھے سلام دے رہے تھے اور تیرے بارے میں کہہ رہے تھے کہ میں قیامت کی ہولناکیوں میں تیرے ساتھ ہوں گا یہاں تک کہ میں تجھ کو اس کی سختیوں سے بچالوں گا۔ (ابوبکر الشافعی نے الغیلانیات میں اور الدیلمی اور ابن عساکر نے عمر سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۷۰...... اے طلحہ! تو ان لوگوں میں سے ہے جو اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ (ابن مندہ اور ابن عساکر نے اسماء بنت ابوبکر اور ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)۔

(۳۳۳۷۱...... اے طلحہ! اگر تو بسم اللہ کہتا تو دنیا ہی میں اپنے اس گھر کو دیکھ لیتا جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے جنت میں بنایا ہے۔ (الدارقطنی نے الافراد میں اور ابن شاہین نے اپنی امالی میں اور ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کرتے ہوئے ان کا ہاتھ شل ہو گیا تو انہوں نے کہا حس یعنی غفلت سے ایسا ہوتو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا)۔

۳۳۳۷۲...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مجھے دیکھتے تو فرماتے کہ دنیا وآخرت میں سبقت کرنے [illegible] ہیں۔ (طبرانی اور سعید بن منصور نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا)

۳۳۳۷۳...... غزوہ احد کے دن میرے ساتھ سوائے طلحہ کوئی نہیں رکا بے شک وہ مجھ کو تیروں سے اپنی ہتھیلیوں کے ذریعے بچا رہے تھے۔ (الدیلمی نے جابر سے نقل کیا ہے)

طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ

۳۳۳۷۴...... اے اللہ! طلحہ سے اس حال میں ملئے کہ وہ آپ کو دیکھ کر ہنس رہا ہو اور آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہے ہوں۔ (الباوری بغوی طبرانی نے معجم کبیر میں ابونعیم اور ضیا مقدسی نے حصین ابن وحوح یعنی طلحہ بن البراء سے روایت کیا ہے)۔

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

۳۳۳۷۵ ..... لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک جماعت سے زیادہ بہتر ہے۔(احمد بن حنبل اور حاکم نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۷۶ ..... لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک ہزار آدمی سے بہتر ہے۔(سمویہ نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۷۷ ..... لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک ہزار آدمی سے بہتر ہے۔(حاکم نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۷۸ ..... ابوطلحہ کی آواز مشرکین پر ایک جماعت سے زیادہ بھاری ہے۔(عبد بن حمید نے انس سے روایت کیا ہے)

حرف عین ..... عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۳۷۹ ..... عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔(ترمذی اور حاکم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔ضعیف الترمذی ۷۸۵ ضعیف الجامع ۳۸۴۲)

۳۳۳۸۰ ..... عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور ہر آدمی کا چچا اس کے والد کی مثل ہوتا ہے۔(ترمذی نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۸۱ ..... عباس میرے وصی اور میرے وارث ہیں۔(خطیب بغدادی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔الاباطیل ۵۴۵ احادیث مقارۃ ۳۷)

۳۳۳۸۲ ..... عباس میرے چچا اور میرے والد کی طرح ہیں جو چاہے ان سے اپنے چچا کا مقابلہ کرے۔(ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے۔ضعیف الجامع ۳۹۱۳)

۳۳۳۸۳ ..... اے میرے چچا! آپ مطمئن رہے آپ آخری مہاجر ہیں جیسا کہ میں آخری نبی ہوں۔(الشاشی اور ابن عساکر نے سھل بن سعد سے اور الرویانی اور ابن عساکر نے ابن شہاب سے مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۳۸۴ ..... عباس کے ساتھ اچھا سلوک کرو کیونکہ وہ میرے چچا اور میرے والد کی طرح ہیں۔(ابن عدی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۰ ضعیف الجامع ۸۳۳)

۳۳۳۸۵ ..... فرمایا میری خاطر عباس رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرو کیونکہ وہ ہمارے والد کے خاندان کے باقی ماندہ افراد میں سے ہیں طبرانی نے اوسط میں حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۸۶ ..... فرمایا میری خاطر عباس رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرو کیونکہ وہ میرے والد کے خاندان کے باقی ماندہ افراد میں سے ہیں اور آدمی کا چچا۔(مرتبہ میں) باپ کی طرح ہیں(خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے نقل کیا ہے۔ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۸ ضعیف الجامع ۲۱۴)

۳۳۳۸۷ ..... میرے چچا عباس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ کیونکہ وہ میرے آباء واجداد کا بقیہ حصہ ہیں کیونکہ انسان کا چچا اس کے والد کی طرح ہوتا ہے۔(طبرانی نے معجم کبیر میں ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۸۸ ..... اللہ تعالیٰ نے مجھے دوست بنایا ہے جس طرح کہ ابراہیم کو دوست بنایا ہے بس قیامت کے دن جنت میں میرا اور ابراہیم کا گھر آمنے سامنے ہوں گے اور عباس ہم دونوں دوستوں کے درمیان تصدیق کنندہ ہوں گے۔(ابن ماجہ نے ابن عمرو سے نقل کیا ہے۔التعقبات ۵۸ اسنی المطالب ۲۷ اقوال الزوائد اسنادہ ضعیف)

۳۳۳۸۹ ..... اے لوگو! اہل زمین والوں میں سے کس کو تم اللہ کے ہاں سب سے زیادہ معزز خیال کرتے ہو تو ان سے جواب دیا کہ آپ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا بے شک عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں ہمارے مردوں کو گالی مت دو کیونکہ اس سے تم زندوں کو تکلیف پہنچاتے ہو۔(احمد بن حنبل اور نسائی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۰......آدمی کا چچا اس کے والد کی طرح ہوتا ہے۔(ترمذی علی سے !اور طبرانی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۱......قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس وقت تک کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ تم سب سے زیادہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہ کرے۔

اے لوگو! جس نے میرے چچا کو تکلیف پہنچائی سو اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی کیونکہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔(احمد بن حنبل ترمذی اور حاکم نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے اور حاکم نے عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۲......فرمایا میری خاطر عباس رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرو کیونکہ وہ میرے چچا ہیں اور میرے والد کی جگہ پر ہیں۔(ابن عدی اور ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۳......اللہ تعالیٰ نے مجھے قرابت داروں کے ساتھ شفقت کرنے کا کہا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں عباس ابن عبدالمطلب سے شروع کروں۔(حاکم نے عبداللہ بن ثعلبہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۴......قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ خوش بخت عباس ہوں گے۔(ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۵......میرا چچا اور میرے باپ کا مثل عباس ہے۔(ابوبکر نے الغیلانیات میں عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۶......عباس کی اولاد میں ایسے بادشاہ ہوں گے جو میری امت کے معاملہ کے حاکم ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دین کو عزت دیں گے۔(الدارقطنی نے الافراد میں جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۷......جس نے عباس کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی بے شک آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔(ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۳۹۸......عباس میرے چچا اور میرے والد کے سگے بھائی ہیں جس نے ان کو تکلیف پہنچائی پس اس نے مجھ کو تکلیف پہنچائی۔(ابن عساکر نے عطاالخراسانی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۳۹۹......عباس میرے چچا اور میرے والد کے سگے بھائی ہیں اور میرے آباء واجداد کا بقیہ حصہ ہیں اے اللہ! ان کے گناہ معاف فرما اور ان کے اچھے اعمال قبول فرما اور ان کے برے اعمال سے درگزر فرما اور ان کی اولاد کو صالح بنا۔(ابن عساکر نے عبداللہ بن قیس سے جنہوں نے عاصم سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۰۰......عباس بن عبدالمطلب میرے چچا اور میرے والد کے سگے بھائی ہیں۔(ابوبکر الشافعی نے الغیلانیات میں اور ابن عساکر نے ابن عمر سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۱......عباس بن عبدالمطلب میرے چچا اور میرے باپ کے سگے بھائی ہیں جو چاہے ان کا اپنے چچا سے مقابلہ کرلے۔(ابن عساکر نے علی سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۲......عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں تم ہمارے مردوں کو برا بھلا مت کہو کہ مبادا اس طرح کرکے تم ہمارے زندہ لوگوں کو تکلیف پہنچاؤ۔(حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۰۳......عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں تم عباس کو تکلیف نہ پہنچاؤ کہ اس سے تم مجھ کو تکلیف پہنچاؤ گے جس نے عباس کو برا بھلا کہا تو گویا اس نے مجھے برا بھلا کہا۔(ابن عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۴......اے لوگو! اللہ کے نزدیک زمین والوں میں سے سب سے معزز کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ آپ ہیں آپ نے فرمایا بلاشبہ عباس مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں تم عباس کو تکلیف نہ دو کہ تم اس طرح کرکے مجھے تکلیف پہنچاؤ گے جس نے عباس کو برا بھلا کہا

تو اس نے مجھے برا بھلا کہا۔ (ابن سعد اور ابن عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۵..... عباس میرے وصی اور میرے وارث ہیں اور علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (الخلیلی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۶..... بلاشبہ عباس میرے والد کے سگے بھائی ہیں چنانچہ جس نے عباس کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی۔ (ابن سعد نے ابن مجلز سے مرسلاً نقل کیا ہے)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا احترام

۳۳۴۰۷..... فرمایا کہ میری خاطر عباس رضی اللہ عنہ کی حفاظت کرو کیونکہ آدمی کا چچا باپ کی طرح ہے۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے بلاغاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۸..... کیا تمہیں پتہ نہیں کہ انسان کا چچا اس کے والد کا حقیقی بھائی ہوتا ہے۔ (احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ پر ابن مسعود سے اور الدارقطنی اور ابن عساکر نے ابورافع سے اور ابن عساکر نے جابر سے بھی نقل کیا ہے)

۳۳۴۰۹..... اے اللہ! یہ میرے چچا اور میرے والد کے سگے بھائی اور عرب کے سب سے بہترین چچا ہیں اے اللہ ان کو میرے ساتھ بلند مرتبہ میں رہائش عطا فرما۔ (الدیلمی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۱۰..... ان لوگوں کو کیا ہوا کہ مجھے عباس کے معاملہ میں ایذا رہتے ہیں حالانکہ انسان کا چچا اس کے والد کے قائم مقام ہوتا ہے۔ (ابن عساکر نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۱۱..... عباس کو ایذاء نہ دو کہ اس طرح کر کے تم مجھے ایذاء دو گے۔ جس نے عباس کو برا بھلا کہا اس نے مجھے برا بھلا کہا بلاشبہ انسان کا چچا اس کے والد کی طرف ہوتا ہے۔ (ابن عساکر نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۱۲..... عباس کے معاملہ میں مجھے ایذا نہ دو کیونکہ انسان کا چچا اس کے والد کی طرح ہوتا ہے۔

(ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۱۳..... مجھے عباس کے معاملہ ایذاء نہ دو کیونکہ وہ میرے آباء اجداد میں سے باقی ماندہ شخصیت ہیں اور انسان کا چچا اس کے والد کی مثل ہوتا ہے۔ (عبدالرزاق اور ابن جریر نے مجاہد سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۱۴..... اے لوگو! میں عباس کا بیٹا ہوں یہ بات ان کو بتا دو وہ میرے والد بن گئے اور میں ان کے لیے آئندہ کام آنے والا ذریعہ اجر بن گیا۔ (ابن قانع نے حنظلہ الکاتب سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۱۵..... عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں۔ (ابن سعد نے ابن عباس سے ابوداود الطیالسی احمد بن حنبل ابوداود ابن منیع الرویانی اور ھناد بن السری نے الزھد میں اور ابن خزیمہ ابوعوانہ اور ابن مندہ نے کتاب الایمان میں حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور سعید بن منصور نے البراء سے نقل کیا ہے اور بیہقی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے)۔

ابوعوانہ نے فرمایا ہے اہل علم کا اس حدیث کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس کی سند متصل مشہور ہے اور جماعت کے طریقے پر ثابت ہے۔

۳۳۴۱۶..... اے میرے چچا! کیا تجھ کو ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ بے شک تیری اولاد میں سے برگزیدہ لوگ ہوں گے اور تیری نسل میں خلفاء ہوں گے اور تجھ ہی سے آخری زمانے میں امام مہدی آئیں گے اور اللہ اس کے ذریعے ہدایت کو پھیلائیں گے اور اس کے ذریعے گمراہی کی آگ کو بجھائیں گے اللہ تعالیٰ نے ہم پہ اس چیز کو کھولا ہے اور تیری اولاد پر ختم کریں گے۔ (الرافعی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۱۷..... اے ابوالفضل! کیا تجھ کو میں ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ بے شک اللہ عزوجل نے میرے ذریعے اس کام کو کھولا اور تیری اولاد پر اس کو

ختم کریں گے۔ (حلیۃ الاولیاء میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے)

۳۳۴۱۸..... عنقریب عباس کی اولاد کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جواس کی پیروی کرے گا سوہدایت پائے گا اور جواس کی خلاف ورزی کرے گا سووہ ہلاک ہوگا جب تک وہ حق کوقائم رکھیں ان سے ہرگز دور نہ ہونا۔

الدیلمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہوگئی

۳۳۴۱۹..... فرمایا میں نے اپنے چچا کی قسم پوری کی۔ (فتح مکہ کے بعد) ہجرت ختم ہوگئی۔ (ابونعیم فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ مجاشع کو بیعت کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ اس کو بیعت فرمائیں ہجرت پرتو آپ نے فرمایا۔ ہجرت ختم ہوچکی تو انہوں نے فرمایا آپ کوقسم دے کر کہتا ہوں آپ ضرور بیعت کریں۔ آپ نے ہاتھ پھیلا دیا اور بیعت فرمائی پھر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۴۲۰..... میری شفاعت کے حوالہ سے لوگوں میں سب سے زیادہ خوش نصیب قیامت کے دن عباس ہوں گے۔ (ابن عساکر نے تمام سے روایت کیا ہے اوراس میں ایک آدمی ایسا ہے جس کا نام نہیں لیا گیا)

۳۳۴۲۱..... سنو! بے شک ایمان ان کے سینوں میں نہیں داخل ہوگا تاوقتیکہ وہ تم سے میرے وجہ سے محبت کریں یہ بات عباس سے فرمائی۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۲۲..... جوشخص عباس بن عبدالمطلب اوراس کے گھروالوں سے محبت نہیں رکھتا تو اللہ اوراس کا رسول اس سے بری ہیں۔ (الدارقطنی نے الافراد میں اور ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۲۳..... اے لوگو! جب تک تم عباس سے محبت نہ کروگے اس وقت تک پکے مومن نہ ہوسکوگے۔ (طبرانی نے عصمۃ بن مالک سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۲۴..... بے شک جبریل نے مجھ کوحکم دیا کہ جب عباس حاضر ہوں تو اپنی آواز آہستہ کرلیا کریں جس طرح کہ تم کومیرے پاس اپنی آوازیں پست کرنے کاحکم دیا گیا ہے۔

ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

۳۳۴۲۵..... دیکھو کیا تو نے آسمان پرایک ستارہ دیکھا تو جواب ملا کہ میں نے ثریا کو دیکھا فرمانے لگے سوسنو؟ تمہاری اولاد میں سے دوافراد ان ستاروں کی تعداد میں لوگوں کوفتنہ میں مبتلا کریں گے۔ (احمد طبرانی، ابن عساکر اور ضیاء مقدسی نے عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۲۶..... سنو! شام اور بیت المقدس انشاء اللہ تعالیٰ فتح کیے جائیں گے تو تیرے بعد تیری اولاد ہی اس کا حکمران ہوگی انشاء اللہ۔ (طبرانی اور ابن عساکر نے محمد بن عبدالرحمن بن شداد بن اوس سے جنہوں نے اپنے باپ سے اورانہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۲۷..... اے اللہ! عباس اوراس کی اولاد کی مدد فرما تین مرتبہ فرمایا اے چچا کیا تو جانتا ہے کہ مہدی تیری اولاد میں سے تائید کرنے والے راضی رہنے والے اور جن سے راضی ہوا جائے ہوں گے۔ (الھیثم بن کلیب اور ابن عساکر نے عبداللہ بن عباس سے جنہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اوراس کی سند کے تمام رجال ثقہ ہیں)

۳۳۴۲۸..... میرے والد کوخلفاء کے پاس لے جانا۔ (خطیب بغدادی نے ابن عباس سے نقل کیا انہوں نے اپنی والدہ ام فضل رضی اللہ عنہا سے)

۳۳۴۲۹..... خلافت اور نبوت تم میں ہے یہ بات عباس سے فرمائی۔ (ابن عساکر نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۳۰..... نبوت اور بادشاہت تمہارے ہی خاندان میں ہوگی یہ بات عباس سے فرمائی۔ (ابن عساکر نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۱ ...... وہ کبھی بھی خلافت کو حاصل نہیں کر سکیں گے لیکن وہ خلافت میرے چچا اور ان کی اولاد میں رہے گی یہاں تک وہ اس کو سپرد کر دیں طبرانی نے ام سلمۃ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ انہوں نے ان کے بعد خلافت کا تذکرہ کیا تو صحابہ نے کہا فاطمہ کی اولاد کی پاس ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو گذرا ہو چکا۔

۳۳۴۳۲ ...... خلافت بنوعباس کے پاس باقی رہے گی یہاں تک وہ اس کو الدجال کے سپرد کر دیں۔ (الدیلمی نے ام سلمۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۳ ...... تجھ پر شام اور بیت المقدس کا فتح کرنا لازم نہیں ہے ان شاء اللہ تو اور تیری اولاد ہی اس کے حکمران ہوں گے۔ (طبرانی نے محمد بن عبدالرحمن بن شداد بن محمد بن شداد بن اوس سے جنہوں نے اپنے باپ سے اور جنہوں نے اپنے دادا سے اور ان سے شداد نے نقل کیا ہے)

۳۳۴۳۴ ...... میرے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت ہے جو شخص تجھ سے محبت کرے گا وہ میری شفاعت کو پالے گا اور جو شخص تجھ سے بغض رکھے گا وہ میری شفاعت کو نہیں پاسکے گا یہ بات حضرت عباس سے فرمائی۔ (ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۵ ...... اے چچا! کیا میں تجھ کو ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں تجھ کو ایک خبر نہ دوں بے شک اللہ نے اس کو میرے ذریعے کھولا ہے اور تیری اولاد پر اس کو ختم کرے گا۔ (الخطیب اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۶ ...... بنوعباس میں ایسے بادشاہ ہوں گے جو میری امت کے سردار ہوں گے اللہ ان کے ذریعے دین کو عزت دے گا۔ (حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۷ ...... اے اللہ عباس اور اس کی اولاد کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ (الرویانی الشاشی الخرائطی حاکم تعقب اور ابن عساکر نے سھل بن سعد سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۳۸ ...... فرمایا اولاد عباس کی حکومت کا خاتمہ نہیں ہوگا یہاں تک عرب قبائل ان کے سخت مخالف ہو جائیں گے ان کے لئے نہ آسمان میں کوئی مددگار ہوگا نہ زمین میں کوئی پناہ دینے والا گویا کہ میں ان کے آخری وقت کو دیکھ رہا ہوں کوفہ کے آخری جانب اس وقت پردہ نشین خواتین بھی کہیں گی کہ ان کو قتل کرو اللہ تعالیٰ بھی ان کو قتل کرے ان پر بالکل رحم مت کرو اللہ تعالیٰ بھی ان پر رحم نہ فرمائے کیونکہ ایک مدت سے یہ ہم پر رحم نہیں کھا رہے ہیں۔ (طبرانی بروایت عبدالرحمن بن جبیر ابن نفیر وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے)

۳۳۴۳۹ ...... اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی ظاہری اور باطنی ہر قسم کی غلطیوں کی ایسی مغفرت فرما کہ کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اے اللہ تو بنوعباس کا مددگار رہو۔ (ترمذی نے اس کو حسن غریب قرار دیا ہے ابویعلی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۴۰ ...... اے اللہ! میرے چچا عباس نے مکہ میں اہل شرک سے میری حفاظت کی اور مجھ کو انصار کے سپرد کیا اور اسلام میں میری مدد کی اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور میری تصدیق کرتے ہوئے۔ اے اللہ! تو اس کی حفاظت فرما اور اس کی غلطیوں کو مٹا دے اور اس کی اولاد کی ہر برے کام سے حفاظت فرما۔ (ابن عساکر نے محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۱ ...... اے ابوالفضل کیا میں تجھ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ کل قیامت کے دن جب تو آئے گا تو اللہ تجھ کو اتنا عطا کریں گے کہ تو راضی ہو جائے گا یہ بات عباس سے فرمائی۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے سعید بن المسیب سے مرسلاً نقل کیا ہے ابن عساکر نے محمد بن عبداللہ بن ابورافع سے جنہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۲ ...... اے اللہ عباس اور اس کی اولاد اور جو لوگ ان سے محبت رکھتے ہیں ان سب کی مغفرت فرما۔ (خطیب اور ابن عساکر نے ابوہریرہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۳ ...... اے اللہ! عباس اور بنوعباس کی مغفرت فرما۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں سہل بن سعد سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۴ ...... اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کے اعلانیہ اور غیر اعلانیہ ظاہری اور پوشیدہ گذشتہ اور آئندہ قیامت تک ہونے والے تمام گناہوں کو معاف فرما۔ (ابن عساکر نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۵ ...... تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! کیا تو نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے عباس نے ہمیں اس سال اور گذشتہ سال

کی زکوۃ دی۔ (ابن سعد نے الحکم سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۴۶ ...... اے عمر! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ انسان کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے بلاشبہ ہم محتاج ہوئے تو عباس نے ہمیں دو سالوں کا صدقہ دیا۔ (بیہقی نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۴۷ ...... میں تم سے لوگوں کے گناہوں کو دھونے والا مال استعمال نہیں کرواؤں گا۔ (ابن سعد اور حاکم نے حضرت علی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا ہے کہ آپ نبی اکرم ﷺ سے پوچھیں کہ وہ آپ کو صدقہ استعمال کرنے کی اجازت دیں تو انہوں نے آپ سے پوچھا تو آپ نے ذکر کیا)۔

۳۳۴۴۸ ...... عباس! آپ میرے چچا اور میرے والد کے قائم مقام ہیں اور میرے بعد میرے گھر میں میرے بہترین جانشین ہوں گے۔

جب ۱۳۵ ہوگا تو یہ آپ کی اولاد کی حکومت کا وقت ہوگا ان میں سفاح منصور اور مہدی ہوں گے۔ (الخطیب بروایت ابن عباس وہ اپنی والدہ ام الفضل ہے)

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

۳۳۴۴۹ ...... اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم فرمائیں جہاں بھی نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑاؤ ڈال دیتے ہیں۔ (ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے۔ ضعیف الجامع ۳۰۹۶)

عبداللہ بن مسعود ھذلی رضی اللہ عنہ

میں نے اپنی امت کے لیے اس چیز کو پسند کیا جس کو ابن ام عبد۔ (عبداللہ بن مسعود الھذلی) نے پسند کیا)۔ (حاکم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۱ ...... اگر میں اپنے کسی امتی کو بغیر مشورے کے امیر بناتا تو ابن ام عبد کو ان پر امیر بنا دیتا۔ (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے علی سے روایت کیا ہے۔ ضعفہ الترمذی ۷۹۶ ضعیف الجامع ۴۸۴۴)

۳۳۴۵۲ ...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن عبداللہ احد سے بھاری ہوں گے۔ (طبرانی نے سارۃ بنت عبداللہ بن مسعود سے اس نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۳ ...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عبداللہ یعنی ابن مسعود کی دونوں پنڈلیاں قیامت کے دن احد اور حراء سے بھی زیادہ بھاری اور بڑی ہوں گی۔ (الدارقطنی نے الافراد میں داؤد الطیالسی نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۵۴ ...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ دونوں قیامت کے دن میزان میں احد سے زیادہ وزنی ہوں گی۔ (نسائی طبرانی اور پر حاکم نے معاویہ بن فرۃ سے جن نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اور حلیۃ الاولیاء میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۵ ...... میں نے اپنی امت کے لیے اس چیز کو پسند کیا جس کو ابن ام عبد نے اس کے لیے پسند کیا۔ (طبرانی، بیہقی اور ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۶ ...... میں نے اپنے لئے اور اپنی امت کے لیے اور ابن ام عبد کے لیے اسی چیز کو پسند کیا جس کو اللہ نے پسند کیا اور جس کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند کیا اس کو میں نے بھی اپنے لئے اپنی امت کے لئے اور ابن ام عبد کے لئے ناپسند کیا۔ (طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس سے انہوں نے ابو الدرداء سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۵۷۔۔۔۔۔جوشخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ قرآن کو اسی انداز میں سنے جس طرح نازل ہوا تو اس کو چاہیے کہ ابن مسعود سے سن لے۔(ابن عساکر نے ابوعبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر سے جنہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۵۸۔۔۔۔۔جوشخص یہ چاہتا ہے کہ وہ قرآن کریم کو اسی طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو اس طرح پڑھے جس طرح ابن عبد پڑھتے ہیں۔(طبرانی نے ابن عمرو سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۵۹۔۔۔۔۔جس شخص کو اس بات میں خوشی ہو کہ وہ قرآن کریم کو اسی انداز میں پڑھے جیسا کہ نازل ہوا ہے تو اسکو چاہیے کہ قرآن کریم ابن ام عبد کی قراءت کے موافق پڑھے۔(ابن اسنی نے عمل یوم ولیلۃ میں عمر سے روایت کیا ہے اور ابن ابی شیبۃ نے قاسم بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۳۴۶۰۔۔۔۔۔تم کیوں ہنستے ہوں عبداللہ ابن ام عبد ایسے شخص ہیں جو کہ قیامت کے دن میزان میں احد سے زیادہ وزنی ہوں گے۔(احمد بن حنبل نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۱۔۔۔۔۔کیوں ہنستے ہو تم!قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ دونوں میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہیں۔(احمد بن حنبل نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۲۔۔۔۔۔خدا کی قسم!بے شک یہ دونوں میزان میں احد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہیں یعنی ساق بن مسعود۔(طبرانی نے ابوالطفیل سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۶۳۔۔۔۔۔اگر میں بغیر مشورہ کے کسی کو اپنا نائب بناؤں تو ابن ام عبد کو اپنا نائب بناؤں گا۔(ابن ابی شیبہ نے علی سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۶۴۔۔۔۔۔اللہ تجھ پر رحم فرمائے!بے شک تو علیم اور معلم ہے۔(احمد بن حنبل نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے)

عبداللہ بن قیس ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۳۳۴۶۵۔۔۔۔۔بے شک عبداللہ بن قیس کو آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔(احمد بن حنبل بخاری نے الادب المفرد میں مسلم اور نسائی نے بریدہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۶۔۔۔۔۔کاش کہ تو مجھ کو گذشتہ رات دیکھتا جب کہ میں تیری قرأت کو توجہ سے سن رہا تھا یقیناً تجھے آل داود کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔(مسلم نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۷۔۔۔۔۔اے ابوموسیٰ!یقیناً تجھے آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔(بخاری اور ترمذی نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۸۔۔۔۔۔یقیناً اس شخص کو آل داؤد کا لہجہ دیا گیا ہے یعنی ابوموسیٰ کو۔(احمد بن حنبل نسائی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۶۹۔۔۔۔۔یقیناً ابوموسیٰ کو آل داؤد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔(ابن ماجہ نے ابوہریرۃ سے اور حلیۃ الاولیاء نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۰۔۔۔۔۔یقیناً ابوموسیٰ کو آل داود کی آوازوں میں سے آواز دی گئی ہے۔(محمد بن نصر نے البراء سے روایت کیا ہے۔ضعیف الجامع ۳۲۲۲ الضعیفہ ۲۲۶۲)

۳۳۴۷۱۔۔۔۔۔شہسواروں کے سردار ابوموسیٰ ہیں۔(ابن سعد نے نعیم بن یحییٰ سے مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۲۔۔۔۔۔تمہارے بھائی کو آل داود کی آواز دی گئی ہے۔(ابن ابی شیبہ نے اور ابن سعد نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۳۴۷۳ ...... الاشعری کو آل داود کی آوازوں میں سے ایک آواز دی گئی ہے۔(ابن ابی شیبة الدارمی، ابن نصر، ابن حبان، حاکم اور حلیة الاولیاء نے بریدہ سے اور ابن ابی شیبہ اور نسائی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۴ ...... گذشتہ رات میں آپ کے پاس سے گذرا جب کہ آپ تلاوت فرمارہے تھے تو ہم نے آپ کی تلاوت کو بڑے غور سے سنا۔(حاکم نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

عامر بن عبداللہ بن ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

۳۳۴۷۵ ...... ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدة بن الجراح ہیں۔(بخاری نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۶ ...... ہر نبی کا ایک امین ہوتا ہے اور میرا امین ابوعبیدة بن الجراح ہے۔(احمد بن حنبل نے عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۷ ...... اس امت کے امین ابوعبیدة بن الجراح ہیں۔(احمد بن حنبل نے خالد بن الولید سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۸ ...... ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اے میری امت! ہمارا امین ابوعبیدة بن الجراح ہے۔(بیہقی اور نسائی نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۷۹ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو اس کی کسی عادت پر پکڑ نہ کرسکوں سوائے ابوعبیدة ابن الجراح کے۔(حاکم نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۸۰ ...... بے شک ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور میری امت کے امین ابوعبیدة بن الجراح ہیں۔

۳۳۴۸۱ ...... ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدة بن الجراح ہے۔(ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں ابوبکر سے طبرانی اور ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ سے جنہوں نے خالد بن الولید سے اور ابن عساکر نے ام سلمة سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۸۲ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو اس کی کسی عادت پر پکڑ نہ کرسکوں سوائے ابوعبیدة بن الجراح کے۔(ابن عساکر نے مبارک بن فضالة سے انہوں نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۸۳ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو اس کی کسی عادت پر پکڑ نہ کرسکوں سوائے ابوعبیدة بن الجراح کے۔(الحکیم اور ابن عساکر نے زیادہ الاعلم سے انہوں نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۴۸۴ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں مگر میں اس کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں سوائے ابوعبیدة بن الجراح کے۔(ابن ماجہ اور مسلم اور ابن عساکر ابوالجراح سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۸۵ ...... فرمایا کہ میں اپنے ہر صحابی کے اخلاق کے متعلق بتا سکتا ہوں سوائے ابی داؤ بن شابور کے متعلق۔(مرسلاً)

۳۳۴۸۶ ...... میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں مگر میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ میں اس کے بارے میں کچھ کہہ سکتا ہوں سوائے ابوعبیدة ابن الجراح کے۔(تمام اور ابن عساکر نے سعید بن عبدالعزیز سے مرسلاً روایت کیا ہے)

عبدالرحمٰن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ

۳۳۴۸۷ ...... اگر تجھے جنت میں داخل کیا گیا تو تو ایک گھوڑے پر آئے گا جس کے دونوں پر یاقوت کے ہوں گے پھر تو جہاں چاہے وہ سیر کرے گا۔(ترمذی نے ابوایوب سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۸۸ ...... اگر تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں تو تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہوگا جو تجھے جنت میں جہاں تو چاہے گا وہ سیر کرائے

گا۔ (احمد بن حنبل اور ترمذی نے بریدۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۸۹..... اے عبدالرحمٰن! اگر تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کریں تو تیرے لیے جنت میں ایک ایسا گھوڑا ہوگا جس کے دونوں پر یاقوت کے ہوں گے اور وہ آپ کو ہر اس جگہ کی سیر کرائے گا جہاں آپ چاہیں گے۔ (طبرانی نے معجم کبیر میں عبدالرحمٰن بن ساعدۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۹۰..... اے عبدالرحمٰن! اگر اللہ تعالیٰ تجھے جنت میں داخل کردیں تو تیرے لیے وہاں یاقوتی پروں والا گھوڑا ہوگا جو تجھے جنت میں سیر کرائے گا۔ (ابونعیم نے عبدالرحمن بن ساعدۃ سے روایت کیا ہے)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۳۳۴۹۱..... میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو فرمانے لگے کہ ابن عوف کو حکم دیجئے کہ وہ مہمان کی مہمان نوازی کریں اور مسکین کو کھانا کھلائیں اور سائل کی مدد کریں اور رشتے داروں سے آغاز کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو یہ اس چیز کا تزکیہ ہوگا جو اس میں ہے۔ (ابن سعد طبرانی نے معجم اوسط میں حاکم اور ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۹۲..... عبدالرحمٰن بن عوف سے نکاح کرو کیونکہ وہ بہترین مسلمانوں میں سے ہے اور اپنے ہم عصروں میں سے بھی بہترین ہے۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن حمید سے جنہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے جن نے بسرۃ بنت صفوان سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۹۳..... اگر عبدالرحمٰن بن عوف نہ ہوتے تو ان کی آنکھیں بھی بہہ پڑتیں اور ان کا دل بھی رو پڑتا۔ (حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر نے معمر ابن سلیمان الحضرمی جن نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ) ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس نرم لہجے میں تلاوت کی تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ بچا تھا کہ جس کے آنسو نہ نکل رہے ہوں سوائے عبدالرحمٰن بن عوف کے بس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس کو ذکر کیا جو اوپر گذر چکا۔

۳۳۴۹۴..... اے خالد! میرے صحابہ کو میرے لئے چھوڑ دو جب آدمی کی ناک خاک میں ملائی جاتی ہے تو وہ بے عزت ہوجاتا ہے۔ اگر کوئی شخص سونے کے پہاڑ اللہ کی راہ میں خرچ کرڈالے تو عبدالرحمٰن بن عوف کے۔ (اللہ کی راہ کی صبح وشام میں سے کسی صبح وشام کی فضیلت کو نہیں پاسکتے۔ (واقدی وابن عساکر نے ایاس بن سلمہ ہوں اپنے والد سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۹۵..... میری امت کے امراء میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے عبدالرحمٰن بن عوف ہوں گے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے وہ جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہوں گے۔ (بزار اور ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں انس سے روایت کیا ہے اور اس کو ضعیف قرر دیا ہے تذکرۃ الموضوعات: ۱۷۷ التزیہ ۱۵۲)

۳۳۴۹۶..... میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا کہ وہ جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہورہے تھے۔ (احمد بن حنبل اور طبرانی نے معجم کبیر میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۴۹۷..... تحقیق میں نے عبدالرحمٰن کو جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہوتے دیکھا۔ (احمد بن حنبل نے انس سے نقل کیا ہے اور ابن الجوزی نے انس سے موضوعات میں نقل کیا ہے الفوائد المجموعۃ: ۱۱۸۴)

۳۳۴۹۸..... فرمایا گویا کہ میں عبدالرحمٰن بن عوف کو پل صراط پر دیکھ رہا ہوں کبھی جھکتا ہے اور کبھی سیدھا چلتا ہے حتیٰ کہ چھٹکارا پا گیا مشقت سے بچ گیا۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

۳۳۴۹۹......اللہ تعالیٰ آپ کے دنیاوی معاملات میں آپ کو کافی ہوں گے رہی آخرت کی بات تو میں اس کا ضامن ہوں۔(ابوبکر الشافعی نے الغیلانیات میں اور ابونعیم نے فضائل الصحابہ میں اور ابن عسا کر نے عمر سے روایت کیا ہے کہ)

انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں حسن اور حسین کو بھوک کی وجہ سے روتے ہوئے اور آہ و بکا کرتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی ہے جو ہماری کسی چیز کے ذریعہ مدد کرے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو پتا چلا تو وہ حسن اور حسین کے لیے ایک طشتری لے آئے جس میں کھجور کا حلوہ اور دو روٹیاں تھیں۔

۳۳۵۰۰......اے عبدالرحمٰن! اللہ آپ کی دنیاوی معاملات میں کفایت کرے جہاں تک آخرت کا تعلق ہے تو میں اس کا ضامن ہوں یہ بات ابن عوف سے فرمائی۔(الدیلمی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

عبدالرحمٰن صخر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۳۵۰۱......ابو ہریرۃ علم کے محافظ ہیں۔(حاکم نے ابوسعید الخدری سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۰۲......جنت میں الدوسی تم دونوں سے سبقت لے گیا۔(حاکم نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۰۳......ہر امت کا ایک دانشور ہوتا ہے اور اس امت کے دانشور ابو ہریرۃ ہیں۔(الدیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

عویمر بن عامر انصاری، ابوالدرداء رضی اللہ عنہم

۳۳۵۰۴......میری امت کا دانشور عویمر ہے۔(طبرانی نے المعجم الاوسط میں شریح بن عبید سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۵۰۵......ہر امت کا ایک دانشور ہے اور اس امت کے دانشور ابوالدرداء ہیں۔(ابن عسا کر نے جبر بن نفیر سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۵۰۶......اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ابوالدرداء کے اسلام لانے کا وعدہ فرمایا ہے۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابوالدرداء سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۰۷......عویمر بہترین شہسوار ہے، ابوالدرداء کیسے ہی اچھے آدمی ہیں۔(طبرانی نے المعجم الاوسط میں شریح بن عبید سے اور ابن عائذ سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۵۰۸......اللہ کے بندوں میں سے ایک بہترین بندہ اور اہل جنت کا ایک فرد عویمر بن ساعدۃ ہے۔(الدیلمی نے جابر سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۰۹......الرحمٰن کے وفد میں سے عبداللہ بن عمر کیسا اچھا آدمی ہے اور عمار بن یاسر سابقین میں سے! اور المقداد بن الاسود مجتہدین میں سے کیسے اچھے آدمی ہیں۔(مسند الفردوس میں ابن عباس سے مروی ہے)

۳۳۵۱۰......عبداللہ بڑے نیک آدمی ہیں، کاش کہ وہ رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرتے۔(احمد بن حنبل اور بیہقی نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۱......عبداللہ بڑے اچھے آدمی ہیں کاش کہ وہ رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرتے۔(احمد بن حنبل اور بیہقی نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۲......ہر امت کا ایک عالم ہوتا ہے اور اس امت کا عالم عبداللہ بن عمر ہے اور ہر نبی کا ایک دوست ہوتا ہے اور میرا دوست سعد بن معاذ ہے۔(الدیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

۳۳۵۱۳ ...... عبداللہ بن سلام جنت میں داخل ہونے والے دس میں دسویں ہوں گے۔ (احمد طبرانی اور حاکم نے معاذ بن جبل سے نقل کیا ہے حاکم نے مستدرک میں صحیح قرار دیا۔۳/۴۱۶)

۳۳۵۱۴ ...... عبداللہ بن سلام کی اس حال میں وفات ہوگی کہ وہ العروۃ الوثقیٰ (مضبوط کڑے) کو تھامے ہوئے ہوں گے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں عبداللہ بن سلام سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۵ ...... تمہارا قول ہرگز قابل قبول نہیں۔ (یعنی عبداللہ بن سلام کے بارے میں) اب تم ان کی اچھی تعریف کرتے ہو جو کر رہے ہو جب وہ ایمان لایا تم نے ان کو جھٹلایا اور ان کے متعلق باتیں کیں اب تمہاری بات قابل قبول نہیں۔ (حاکم نے مستدرک میں عوف بن مالک سے نقل کیا ہے)

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۱۶ ...... عمار ایسے آدمی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کو ان کے سر کی چوٹی سے لے کر پاؤں تک جسم کے ہر حصے میں اس کی آمیزش کر دی ہے اور ایمان ان کے گوشت اور خون میں رچ بس گیا ہے یہ ہمیشہ حق پر قائم رہیں گے اور آگ کو یہ اختیر نہیں ہے کہ ان کے جسم کے کسی حصہ کو جلا دے۔ (ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۷ ...... عمار کا خون اور ان کا گوشت آگ پر حرام ہے کہ ان کو کھالے یا چھولے۔ (ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۸ ...... عمار کا قاتل اور اس کا مال چھیننے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں عمرو بن العاص اور ان کے بیٹے سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۱۹ ...... کتنے ہی بوسیدہ کپڑوں والے جن کی طرف توجہ نہیں کی جاتی ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اس کو پورا کر دکھائیں۔ انہی میں سے عمار بن یاسر ہیں۔ (ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۰ ...... ابن سمیۃ ایسے آدمی ہیں کہ جب بھی ان کے سامنے دو معاملے پیش کئے گئے تو انہوں نے اس میں سے جو زیادہ مفید تھا اس کو لے لیا۔ (احمد بن حنبل اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۱ ...... جب لوگوں میں اختلاف ہو جائے تو ابن سمیہ حق والوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۲ ...... عمار ہمیشہ حق کے ساتھ رہیں گے۔ (ابن عساکر نے ابن مسعو سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۳ ...... عمار کو جب بھی دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو اس نے ان میں سے زیادہ بہتر راستہ اختیار کیا۔ (ترمذی اور حاکم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۴ ...... عمار کے سامنے جب بھی دو معاملے پیش کئے گئے تو اس نے ان میں سے جو زیادہ بہتر راستہ تھا وہ اختیار کیا۔ (ابن ماجہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۵ ...... عمار کا دل ایمان کی دولت سے لبریز ہے۔ (ابن ماجہ نے علی اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۶ ...... عمار کا دل ایمان سے بھرا ہوا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۷ ...... ہائے افسوس عمار پر کہ اس کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا! جب کہ عمار ان کو جنت کی دعوت دے رہے ہوں گے اور وہ باغی گروہ نار کو

جہنم کی طرف بلا رہا ہوگا۔ (احمد بن حنبل اور بخاری نے ابوسعید سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۸...... ہائے افسوس تجھ پر اے ابن سمیہ! تم کو باغیوں کی ایک جماعت قتل کر دے گی۔ (احمد بن حنبل اور مسلم نے ابوقتادہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۲۹...... عمار کہ اس کو باغیوں کی جماعت قتل کرے گی۔ (حلیۃ الاولیاء نے ابوقتادہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۰...... جو عمار سے دشمنی کرے گا تو اللہ اس سے دشمنی کریں گے اور جو عمار کے ساتھ بغض رکھے گا سو اللہ اس کے ساتھ دشمنی رکھیں گے۔ (نسائی، ابن حبان اور حاکم نے خالد بن ولید سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۱...... ابن سمیہ کو جب بھی دو معاملوں کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے ان میں سے زیادہ بہتر معاملہ اختیار کیا۔ (احمد بن حنبل اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا بھلائی کو اختیار کرنا

۳۳۵۳۲...... بے شک ابن سمیہ کے سامنے جب بھی دو معاملے پیش کیے گئے تو اس نے ان میں سے زیادہ بھلائی والا معاملہ اختیار کیا۔ (احمد بن حنبل نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۳...... ابوالیقظان فطرت پر قائم ہیں! ابوالیقظان فطرت پر قائم ہیں! ابوالیقظان فطرت پر قائم ہیں! مرتے دم تک فطرت پر قائم رہیں گے یا بڑھاپا آنے تک۔ (نسائی ابن سعد اور ابن عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ابن عدی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے ذخیرۃ الحفاظ ۲۹)

۴۴۵۳۴...... حق عمار کے ساتھ ہے ان پر کبر و نخوت کی غفلت غالب نہیں آسکتی۔ (عقیلی اور ابن عساکر نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں)

۳۳۵۳۵...... وہ (عمار) آپ کے ساتھ ایسے معرکوں میں شرکت کریں گے جس کا اجر عظیم ہے اور اس کا ذکر کثیر ہے اور اس کی تعریف اچھی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء میں علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے) علی رضی اللہ عنہ فرماتے میں نے نبی کریم ﷺ سے عمار رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۵۳۶...... عمار کا دل دولت ایمان سے لبریز ہے۔ (ابویعلی طبرانی نے المعجم الکبیر جن ابن جریر اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۷...... عمار سر تا پاؤں ایمان کی دولت سے لبریز ہے۔ (حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۳۸...... عمار سراپا ایمان ہے اور عمار وہ شخص ہے جس پر جہنم کی آگ حرام کردی گئی ہے۔ (ابن ابی شیبہ نے القاسم بن مخیمرۃ سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۵۳۹...... تم نے عمار کو اذیت دی عمار قریش کو جنت کی طرف بلاتے تھے اور قریش ان کو جہنم کی طرف بلاتے تھے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۰...... اے اللہ قریش نے عمار کو اذیت پہنچائی۔ عمار کا قاتل اور اس کا سالب جہنم میں ہوں گے۔ (حاکم نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۱...... عمار اور قریش کو کیا ہوا؟ کہ عمار ان کو جنت کی طرف بلاتے ہیں جب کہ قریش ان کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔ عمار کے قاتل اور جان کے دشمن جہنم میں ہوں گے۔ (ابن عساکر نے مجاہد سے جنہوں نے اسامۃ بن شریط یا ابن زید سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۲...... عمار اور قریش کو کیا ہوا؟ عمار ان کو جنت کی طرف بلاتے ہیں جب کہ قریش ان کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں یہ بد بخت اور شرارتی

لوگوں کا کام ہے۔اور ابن ابی شیبۃ کے الفاظ میں ہے کہ یہ بد بخت اور فجار لوگوں کا کام ہے۔

ابن ابی شیبۃ اور ابن عساکر نے مجاہد سے مرسلاً نقل کیا ہے اور ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ محفوظ ہے۔

۳۳۵۴۳...... ابن سمیۃ کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا اس کے قاتل جہنمی ہیں۔(خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۴...... اے اللہ عمار کی عمر میں برکت عطا فرما ابن سمیہ ہائے افسوس کہ باغیوں کی جماعت تجھ کو قتل کرے گی اور دنیا میں تیرا آخری توشہ دودھ سے بنی ہوئی دوا ہوگی۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۵...... باغیوں کا گروہ تجھ کو قتل کرے گا بڑا قاتل جہنم میں ہوگا یہ بات آپ نے عمار سے فرمائی۔(ابن عساکر نے ام سلمۃ سے اور احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے عثمان سے نقل کیا ہے)

۳۳۵۴۶...... باغیوں کی جماعت تجھ کو قتل کرے گی۔(ابو یعلی اور ابو عوانہ نے ابو رافع سے نقل کیا ہے مسلم نے ام سلمۃ سے روایت کیا ہے ابن سعد ضیا مقدسی اور احمد بن حنبل نے ابو سعید سے روایت کیا ہے طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور الباوردی ابن قانع اور الدارقطنی سے الافراد میں ابوالیسر او زیادہ بن الافراد سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں عمرو سے روایت کیا ہے؟ اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں عمرو سے روایت کیا ہے؟ ابو یعلی اور ابن مندہ نے کتب الموالاۃ میں طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور الدارقطنی نے الدفر دمیں ابن یاسر سے روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے ابن عباس اور حذیفہ سے اور ابو ہریرہ اور جابر بن سمرۃ سے اور جابر بن عبداللہ سے جنہوں نے ابو امامۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۷...... باغیوں کی جماعت تجھ کو قتل کرے گی اور دنیا میں تیرا آخری توشہ دودھ سے بنی ہوئی دوا ہے۔(تمام اور ابن عساکر نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے جن نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اور ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۸...... اے خالد! عمار سے ہاتھ کو روک لے کیونکہ جو شخص عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے نفرت فرمائیں گے اور جو شخص عمار پر لعنت بھیجے گا سو اللہ اس پر لعنت بھیجیں گے۔(ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۴۹...... جو شخص عمار کو حقیر سمجھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کردیں گے اور جو عمار کو برا بھلا کہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے عزت کردیں گے اور جو عمار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے نفرت کریں گے۔(ابو یعلیٰ طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن قانع اور ضیا مقدسی نے خالد بن ولید سے روایت کیا ہے)

عمار رضی اللہ عنہ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے

۳۳۵۵۰...... اے خالد! عمار کو برا بھلامت کہو جو شخص عمار سے دشمنی رکھے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے دشمنی رکھیں گے اور جو شخص عمار سے بغض رکھے گا سو اللہ اس نے نفرت کریں گے اور جو شخص عمار کو برا بھلا کہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے عزت کردیں گے اور جو شخص عمار کو بے وقوف سمجھے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے وقوف بنادیں گے اور جو شخص عمار کو حقیر جانے گا سو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذلیل کردیں گے۔(ابوداؤد الطیالسی سمویہ طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حاکم نے خالد بن ولید سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۱...... عمار کو راستے میں باغیوں کا گروہ قتل کرے گا اور عمار کا دنیا میں آخری رزق دودھ سے بنی ہوئی دوا ہوگی۔(الخطیب نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۲...... اے ابوالیقطان! تو ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک تجھ کو باغیوں کا گروہ راستے میں قتل کردے۔(حاکم نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۳...... ابن سمیہ کا قاتل جہنم میں ہوگا۔(ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۴...... ہرگز تجھ کو موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تجھ کو باغیوں کا گروہ قتل کردے اور تو دودھ سے بنی ہوئی دواپئے اور دنیا میں یہ تیری آخری خوراک ہوگی۔ (حاکم نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۵...... ہائے افسوس ابن سمیہ پر! اس کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ (ابویعلیٰ بزار اور حاکم نے حذیفہ اور ابن مسعود سے روایت کیا ہے ابویعلیٰ نے ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے ابن عساکر نے ام سلمۃ سے اور خطیب نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۶...... ہائے افسوس تجھ پر ابن سمیہ! تجھ کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ (ابوداؤد طیالسی احمد بن حنبل اور ابن سعد نے ابن سعید سے روایت کیا ہے ابویعلیٰ نے ابوقتادہ سے روایت کیا ہے الدارقطنی نے الافراد میں ابوالیسر اور زیاد بن الصرد سے روایت کیا ہے احمد بن حنبل اور ابن سعد نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۷...... اے عمار! تجھ کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ (ابن عساکر نے زید بن ابواوفی سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۸...... اے آگ! تو عمار پر اسی طرح ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجا جیسا کہ تو ابراہیم علیہ السلام پر ہوگئی تھی عمار تجھ کو باغیوں کا گروہ قتل کرے گا۔ (ابن عساکر نے عمر بن میمون سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۵۹...... تجھ سے چھیننے والا اور تجھ کو قتل کرنے والا جہنم کی آگ میں داخل ہوگا یہ بات آپ ﷺ نے عمار سے فرمائی۔ (تمام اور ابن عساکر نے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۰...... اے آل عمار خوش ہوجاؤ! بے شک تمہارے وعدے کی جگہ جنت ہے۔ (طبرانی نے المعجم الاوسط میں حاکم بیہقی ابن عساکر اور ضیا مقدسی نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر بن سعد سے انہوں نے ابوالزبیر سے مرسلاً نقل کیا ہے اور ابویوسف المکی سے بھی مرسلا نقل کیا ہے)

۳۳۵۶۲...... اے ابویاسر اور آل یاسر صبر کرو! بے شک تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔ (حاکم نے الکنی میں عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے۔

۳۳۵۶۳...... اے آل یاسر صبر کرو! بے شک تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔ (اطارت اور حلیۃ الاولیاء نے عثمان سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۴...... اے آل یاسر صبر کرو! بے شک تمہارے وعدے کی جگہ جنت ہے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں عمار سے روایت کیا ہے البغوی ابن مندہ طبرانی نے المعجم الکبیر میں خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے عثمان سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۵...... اے اللہ آل یاسر کی مغفرت فرما! (احمد بن حنبل اور ابن سعد نے عثمان بن عفان سے روایت کیا ہے)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

۳۳۵۶۶...... بے شک عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہے۔ (ترمذی نے طلحہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۷...... لوگوں نے اسلام لایا جب کہ عمرو بن العاص مؤمن ہوگئے۔ (احمد بن حنبل اور ترمذی نے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۸...... اہل بیت یعنی عبداللہ، ابوعبداللہ اور ام عبداللہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ (ابن عساکر نے عمرو بن دینار سے جنہوں نے جابر سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ عمرو ابن العاص کے پاس گئے تو یہ ارشاد فرمایا جس کا ابھی ذکر گذرا۔ (احمد بن حنبل اور ابن عساکر نے ابن ابی ملکیہ سے جنہوں نے طلحہ بن عبیداللہ بن سعد سے جنہوں نے عبدالمطلب بن خطیب سے مرسلاً اور ابن ابی ملکیۃ سے بھی مرسلاً اور عمرو بن دینار سے بھی مرسلا روایت کیا ہے)

۳۳۵۶۹...... بے شک عمرو بن العاص معاملہ فہم آدمی ہے۔ (ابن عساکر نے طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۰...... عمرو بن العاص قریش کے ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہے اور اہل بیت یعنی عبداللہ اور ابوعبداللہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ (احمد بن حنبل ابویعلیٰ اور ابن عدی نے طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کیا ہے)

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حق میں خصوصی دعا

۳۳۵۷۱......اے اللہ عمرو بن العاص کی مغفرت فرما یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے میں جب بھی صدقہ کا اعلان کرتا تو وہ میرے پاس صدقہ لے کر آ جاتے۔ (ابن عدی نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۲......اے عمرو! صاحب الرای آدمی اسلام میں ہوتا ہے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور سعید بن منصور نے طلحہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۳......(اے عمرو! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے بھیجوں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو غنیمت عطا فرمائیں اور میں آپ کے لیے مال میں اچھی رغبت رکھتا ہوں اے عمرو! پاکیزہ مال نیک شخص کے لیے کتنا ہی اچھا ہوتا ہے)۔ (احمد بن حنبل، حاکم، ابن سعد، ابو یعلی، طبرانی، بیہقی نے شعب الایمان میں عمرو ابن العاص سے روایت کیا ہے)

عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ

۳۳۵۷۴......امابعد بخدا میں کسی کو مال دیتا ہوں اور کسی کو چھوڑ دیتا ہوں اور وہ شخص جس کو میں مال نہیں دیتا وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس شخص سے جس کو میں مال دیتا ہوں اور لیکن میں کچھ لوگوں کو مال اس لیے دیتا ہوں کہ میں ان کے دلوں میں مایوسی اور بے صبری کو دیکھتا ہوں اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور ضبر کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ (بخاری نے عمرو بن تغلب سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۵......میں ان لوگوں کو عطا کرتا ہوں جن کی کمزوری اور بے صبری کا مجھے اندیشہ ہو اور کچھ لوگوں کو بھلائی اور غنا کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں رکھی ہے ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ (بخاری نے عمرو بن تغلب سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۶......میں کچھ لوگوں کو مال دیتا ہوں اور جس شخص کو میں مال نہیں دیتا مجھے اس شخص سے زیادہ محبوب ہے جس کو میں مال دیتا ہوں اور میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ میں ان کے دلوں میں بے صبری اور بے چینی دیکھتا ہوں اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور بھلائی کے سپرد کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں رکھی ہے ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ (احمد بن حنبل نے عمرو بن تغلب سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

۳۳۵۷۷......بے شک اس امت کے محقق عالم عبداللہ بن عباس ہیں۔ (حاکم اور تعقب نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۸......کیا ہی خوب تو قرآن کی تشریح کرنے والا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۷۹......کیا ہی خوب ترجمان ہے تو۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۸۰......اے اللہ! ابن عباس کو حکمت عطا فرما اور اس کو تاویل کا فن سکھلا دے۔ (احمد بن حنبل اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ابن سعد، احمد بن حنبل، طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۸۱......اے اللہ! تو اس کی زندگی میں برکت دے اور اس سے قرآن کی اشاعت فرما یہ بات عباس کے لیے فرمائی۔ (حلیۃ الاولیاء نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۸۲......اے اللہ! تو ابن عباس کو دانائی اور کتاب اللہ کی تاویل کا فن سکھلا۔ (ابن ماجہ، ابن سعد اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۸۳......اذھبی بابی الخلفاء (خطیب نے ابن عباس سے روایت کیا ہے وہ اپنی والدہ ام الفضل سے روایت کرتے ہیں)

عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ

۳۳۵۸۴......آپ کا باپ حذافہ ہے ام حذافہ پاکیزہ اور شریف خاتون ہیں اور بچہ فرش (بستر) والے کا ہوتا ہے ابن سعد اور حاکم نے ابو وائل سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات عبداللہ بن حذیفہ کے اس سوال کے جواب میں ارشاد فرمائی کہ ان نے پوچھا میرا باپ کون ہے؟

عبداللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ

۳۳۵۸۵......عبداللہ بن رواحۃ کیا ہی اچھے آدمی ہیں۔(ابن عساکر نے ابوہریرۃ سے نقل کیا ہے)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۸۷......تیرے لیے لوگوں کی وجہ سے بربادی ہے اور لوگوں کے لیے تیری وجہ سے بربادی ہے۔(حلیۃ الاولیاء نے کیسان مولی ابن الزبیر سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۸۸......سومحمد وہ ہمارے چچا ابوطالب کے مشابہہ ہے اور عبداللہ صورت اور اخلاق میں میرے مشابہہ ہے۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن سعد نے احمد بن حنبل، حلیۃ الاولیاء ابونعیم نے المعرفہ میں حاکم اور ابن عساکر نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا ہے)

۳۳۵۸۹......اے عبداللہ تیری لیے مبارک ہو! تو میرے خمیر سے پیدا کیا گیا ہے اور تیرے والد فرشتوں کے ساتھ آسمان میں سیر کر رہے ہیں۔(ابن عساکر نے علی بن عبداللہ بن جعفر سے جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

عبداللہ ذوالجبادین رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۰......اللہ تجھ پر رحم کرے! بہت زیادہ رحم دل اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا ہے یہ بات آپ ﷺ نے عبداللہ ذوالبجادین سے فرمائی۔(ترمذی طبرانی نے المعجم الاوسط میں اور حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۱......یہ لڑکا لمبی عمر پائے گا یہ بات عبداللہ بن بسر سے فرمائی۔(احمد بن حنبل ابن جریر طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابن مندہ، تمام، حاکم اور بیہقی نے آلدنویل میں عبداللہ بن بسر سے روایت کیا ہے)

عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۲......تو اس لاٹھی کو پکڑ یہاں تک کہ تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ مجھ سے ملاقات کرے گا اور بہت کم لوگ عصار کھنے والے ہیں حلیۃ

الاولیاء نے عبداللہ بن انیس سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک لاٹھی دی اور یہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۵۹۳ ...... تو اس عصا کو پکڑ اور اسی عصا کے ساتھ تو قیامت کے دن ٹیک لگانا اس لیے کہ اس دن لاٹھی کا سہارا لینے والے بہت کم ہوں گے ان نے کہا کہ اے اللہ کے رسول یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ تمہارے اور میرے درمیان قیامت کے دن نشانی ہوگی۔ (ابن سعد احمد بن حنبل، ابویعلی، ابن خزیمۃ، ابن حبان، طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور سعید بن منصور نے عبداللہ بن انس الانصاری سے روایت کیا ہے)

عبداللہ ابوسلمۃ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۴ ...... سب سے پہلے جس کے دائیں ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا وہ ابوسلم بن عبدالاسد ہیں اور سب سے پہلے جس شخص کو اس کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ ابوسفیان بن عبدالاسد ہے۔ (الدیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے اور اس میں حبیب بن زریق کاتب مالک بھی ہیں)۔

۳۳۵۵۹ ...... اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور نیک لوگوں میں اس کے درجات کو بلند فرما اور اسکے بعد اس کے گھر والوں کی نگہبانی فرما اور ہماری اور اس کی مغفرت فرما اے تمام جہانوں کے پروردگار! اس کے لیے اس کی قبر میں کشادگی فرما اور اس کی قبر کو نور سے بھر دے۔ (احمد بن حنبل، مسلم اور ابوداؤد نے ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

ابوہند عبداللہ وقیل یسار وقیل سالم رضی اللہ عنہم

۳۳۵۹۶ ...... جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم کو نقش کر دیا ہے اس کو چاہیے کہ ابوہند کی طرف دیکھے۔ (ابن عدی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے)

عبید بن سلیم ابوعامر رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۷ ...... اے اللہ! عبید یعنی ابوعامر کو قیامت کے دن اکثر لوگوں سے بلند مقام عطا فرمانا۔ (ابن سعد اور طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

۳۳۵۹۸ ...... اے اللہ! عبید ابوعامر کی مغفرت فرما! اور قیامت کے دن اس کو اپنی اکثر مخلوق سے بلند مرتبہ عطا فرمانا! اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہوں کو معاف فرما اور اس کو قیامت کے دن جنت میں داخل فرما۔ (بخاری اور مسلم نے ابوموسیٰ سے روایت کیا ہے)

عبیدہ بن صیفی الجعفی رضی اللہ عنہ

۳۳۵۹۹ ...... اے عبیدہ تم اہل بیت میں سے ہو! جب بھی تم کو کوئی تکلیف پہنچے گی اللہ اس کو دور کر دیں گے۔ (ابونعیم نے عبیدہ بن صیفی الجعفی سے روایت کیا ہے)

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ

۳۳۶۰۰ ...... میں نے خواب میں دیکھا کہ عتاب بن اسید جنت کے دروازے پر آئے اور دروازے کی کنڈی پکڑ کر اس کو ہلانے لگے یہاں تک

کی ان کے لیے دروازہ کھول دیا گیا اور وہ اندر چلے گئے۔ (الدیلمی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے)

عتبہ بن ابی لھب

۳۳۶۰۱ ...... میں نے اپنے ان دونوں چچازاد بیٹوں کو اپنے رب سے مانگا تو اللہ نے وہ دونوں مجھے ہبہ کردیئے یعنی عتبہ بن ابولہب اور ان کے بھائی معتب۔ (ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

عثمان بن مظعون

۳۳۶۰۲ ...... تم ہمارے سلف صالح عثمان بن مظعون کے ساتھ مل جاؤ۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں الاسود بن مسریع سے روایت کیا ہے کہ جب ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۳۳۶۰۳ ...... تو چلا گیا اور ہم نے اس سے کوئی چیز نہیں پہنی۔ ابن سعد نے ابوالنضر سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی جب آپ عثمان بن مظعون کے جنازے کے پاس سے گزرے۔ (حلیۃ الاولیاء نے ابوالنضر سے انہوں نے زیاد سے اور انہوں نے ابن عباس سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۰۴ ...... تم ہمارے سلف صالح عثمان بن مظعون کے ساتھ مل جاؤ۔ (ابوداؤد الطیالسی' ابن سعد'طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)۔

یہ بات آپ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمائی جب زینب بنت رسول اللہ ﷺ وفات پائیں۔

۳۳۶۰۶ ...... اے عثمان اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے نہ آپ نے دنیا سے کچھ لیا اور نہ دنیا نے آپ سے کچھ لیا یعنی ابن مظعون سے۔ (حلیۃ الاولیاء نے عبدربہ بن سعید المدنی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۰۵ ...... بے شک ابن مظعون زندہ اور پاکدامن ہیں۔ (ابن سعد اور طبرانی سے المعجم الکبیر میں سعد بن مسعود اور عمارۃ بن غراب الیحصبی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۰۷ ...... اے ابوالسائب اس (دنیا) کو چھوڑ دو)! تو دنیا سے اس حال میں نکلا تو نے اس سے کچھ بھی نہیں پہنا یعنی ابن مظعون۔ حلیۃ الاولیاء نے ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

عثمان بن عامر ابوقحافہ

۳۳۶۰۸ ...... اگر آپ الشیخ کو اس کے گھر میں ٹھہراتے تو ہم اس کے پاس ابوبکر کے آرام کے لیے آجاتے۔ (احمد بن حنبل اور ابوعوانہ' ابن حبان اور حاکم نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۰۹ ...... تو نے شیخ کو اس کے گھر میں کیوں نہیں چھوڑا یہاں تک کہ میں ان کے پاس آجاتا۔ (یعنی ابوبکر کے والد ابوقحافہ رضی اللہ عنہ۔ حاکم نے اسماء سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۰ ...... تو نے شیخ کو یعنی ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لانے کے بجائے گھر میں کیوں نہ چھوڑا تاکہ میں خود ہی آجاتا؟ ہم ان کی (ابوقحافہ رضی اللہ عنہ) حفاظت کرتے ہیں ان کے بیٹے کے ہم پر احسان کی وجہ سے (حاکم نے مستدرک میں روایت کرکے تعاقب کیا کہ قاسم بن محمد نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی لیکن قاسم نے نہ اپنے والد کا زمانہ پایا نہ ہی اپنے دادا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا)

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۶۱۱ ...... عروۃ کی مثال صاحب یس جیسی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا اور قوم نے ان کو شہید کر دیا۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر اور حاکم نے عروۃ سے مرسلاً روایت کیا ہے)

عقیل بن ابی طالب

۳۳۶۱۲ ...... اے عقیل! بخدا میں آپ سے دو عادتوں کی وجہ سے محبت کرتا ہوں آپ سے رشتہ داری کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ ابوطالب آپ کو پسند کرتے ہیں بہرحال تو اے جعفر! تو تیری عادتیں میری جیسی ہیں اور بہر حال تو اے علی تو آپ کا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ کے نزدیک تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (ابن عساکر نے عبداللہ بن عقیل سے جنہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا عقیل بن ابوطالب سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۳ ...... اے ابو یزید! میں تجھ سے دوطرح کی محبت کرتا ہوں ایک تو تمہاری مجھ سے رشتہ داری کی وجہ سے اور دوسری اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ میرے چچا ابوطالب کو آپ سے محبت تھی یہ بات آپ نے عقیل بن ابوطالب سے ارشاد فرمائی۔ (ابن سعد، بغوی، طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور ابن عساکر نے ابواسحق سے مرسلاً نقل کیا ہے اور حاکم نے ابوحذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۴ ...... میں تم سے دوطرح سے محبت کرتا ہوں ایک تو آپ کی مجھ سے رشتہ داری کی وجہ سے اور دوسری اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ میرے چچا کی تم سے محبت کی وجہ سے یہ بات عقیل بن طالب سے فرمائی۔ (ابن سعد بغوی طبرانی حاکم اور ابن عساکر نے ابواسحق سے نقل کی ہے اور حاکم نے اوحذیفہ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۵ ...... مجھے تم سے دوطرح کی محبت ہے ایک تو آپ کی محبت کی وجہ سے اور دوسری ابوطالب کی تم سے محبت کی وجہ سے۔ (ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن سابط سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات عقیل سے فرمائی)۔

عکرمۃ بن ابی جہل

۳۳۶۱۶ ...... اے ابو یزید خوش آمدید کیسے صبح کی آپ نے یہ بات عقیل سے فرمائی۔ (الدیلمی نے جابر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۱۷ ...... میں نے ابوجہل کے لئے جنت میں ایک کھجور کا پھل دار درخت دیکھا پھر جب عکرمہ اسلام لائے تو میں نے کہا یہ وہ ہے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر اور حاکم نے ام سلمہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۱۸ ...... نہیں، لیکن میں اس وجہ سے مسکرایا کہ وہ دونوں جنت میں ایک ہی درجے میں ہیں۔ ابن عساکر نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے کہ عکرمۃ ابن ابی جہل نے ایک انصاری آدمی کو قتل کر دیا جس کا نام المحذر تھا تو نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ مسکرا پڑے تو ایک انصاری شخص کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ اس بات پر مسکرا رہے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک آدمی نے ہماری قوم کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

۳۳۶۱۹ ...... مجھ کو اس بات نے نہیں ہنسایا، لیکن اس بات پر کہ اس نے اس کو قتل کیا حالانکہ وہ درجہ میں اس کے ساتھ ہوگا ابن عساکر نے انس سے روایت کیا ہے کہ عکرمۃ بن ابی جہل نے صخر انصاری کو قتل کیا تو یہ بات آپ ﷺ تک پہنچی تو آپ ہنس پڑے اس پر انصار کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول! آپ اس بات پر ہنس رہے ہیں کہ آپ کی قوم کے ایک آدمی نے ہماری قوم کے ایک شخص کو قتل کیا آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد

فرمائی۔

۳۳۶۲۰..... خوش آمدید اے مہاجر سوار! خوش آمدید اے سوار! (ترمذی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابن سعد اور حاکم نے عکرمہ بن ابوجہل سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۲۱..... تمہارے پاس عکرمہ بن ابوجہل اسلام کی حالت میں مہاجر بن کر آئیں گے لہٰذا تم اس کے باپ کو برا بھلا نہ کہنا کیونکہ مردے کو برا بھلا کہنے سے زندہ شخص کو تکلیف ہوتی ہے اور مردہ تک یہ بات نہیں پہنچتی)۔ (ترمذی، ابن سعد اور ابن عساکر نے عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا ہے)

فرات بن حیان رضی اللہ عنہ

۳۳۶۲۲..... تم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں کہ میں ان کو کوئی چیز نہیں دیتا میں ان کو ان کے ایمان کے سپرد کر دیتا ہوں ان ہی میں سے فرات بن حیان ہیں۔ (احمد بن حنبل، ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے فرات سے روایت کیا ہے)

فاتک بن فاتک رضی اللہ عنہ

۳۳۶۲۳..... اے اللہ آل فاتک میں برکتیں عطا فرما جس طرح کہ وہ مصیبت زدہ افراد کے لیے ٹھکانہ بنتے تھے۔ ابوعبیدۃ اور ابن عساکر نے ایوب سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس آئے جس کا ہاتھ چوری کی وجہ سے کاٹا گیا تھا اس حال میں کہ وہ خیمہ میں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس مصیبت زدہ کو کس نے ٹھکانہ دیا ہے لوگوں نے جواب دیا فاتک بن فاتک یا خزیمۃ بن فاتک نے تو جواب میں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

قیس بن سعد بن عبادہ

۳۳۶۲۴..... بے شک سخاوت اس گھر والوں کی خصوصیت ہے ابوبکر نے الغیلانیات میں اور ابن عساکر نے جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت بھیجی جن کے سردار قیس بن سعد بن عبادۃ تھے سو وہ لوگ سخت محنت کی وجہ سے تھک گئے تو قیس نے ان کی لیے نو جانور ذبح کئے جب وہ واپس آئے تو اس بات کا تذکرہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا پھر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا جو اوپر ذکر ہو چکا۔ (ابن عساکر نے جابر بن سمرۃ سے بھی روایت کیا ہے)

قضاعۃ بن معدویہ

۳۳۶۲۵..... قضاعۃ بن معدویہ اشارۃً بات کیا کرتے تھے۔ ۔ابن السنی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)۔

قبیصہ بن المخارق

۳۳۶۲۶..... اے قبیصہ! تم جس بھی پتھر، درخت اور ٹیلے کے پاس سے گزرے اس نے تمہارے لیے استغفار کیا اے قبیصہ! جب تم فجر کی نماز پڑھا کرو تو تین مرتبہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا کرو تو تم اندھے پن، کوڑھ پن اور فالج سے محفوظ رہو گے اے قبیصہ! کہو (ترجمہ) اے اللہ میں

آپ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے پاس ہے سو آپ میرے اوپر اپنا فضل فرمائیں اور میرے اوپر اپنی رحمت کا سایہ کیجئے اور مجھ پر اپنی برکات نازل فرمائیں۔۔احمد بن حنبل نے قبیصہ بن المخاری سے نقل کیا ہے)۔

حرف میم......معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

۳۳۶۲۷......معاذ بن جبل کو چھوڑ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ فرشتوں پر فخر فرمائیں گے۔(حکیم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ضعیف الجامع:۱۷۹۷)

۳۳۶۲۸......جب قیامت کے دن علماء کرام اپنے سب کے سامنے حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل ان کے درمیان پہاڑ کی چوٹی جیسے ہوں گے۔ (الحکیم نے معاذ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۲۹......بے شک علما جب اپنے رب کی سامنے حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل ان کی درمیان پتھر کے ٹیلے کی طرح ہوں گے۔(حلیۃ الاولیاء میں عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۰......معاذ بن جبل لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے حرام اور حلال کردہ چیزوں کے سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔(حلیۃ الاولیاء میں ابوسعید سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۱......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے سامنے پہاڑ کی چوٹی پر ہوں گے۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حلیۃ الاولیاء نے محمد بن کعب سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۲......معاذ بن جبل انبیاء اور رسل کی بعد سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔(حاکم اور تعقب نے ابوعبیدہ اور عبادۃ بن الصامت سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۳......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے درمیان ایک جماعت کی مانند ہوں گے۔(حلیۃ الاولیاء میں عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۴......معاذ قیامت کے دن علماء کے سامنے ایک ٹیلے کی مانند ہوں گے۔(ابن ابی شیبۃ نے محمد بن عبیدۃ اللہ الثقفی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۵......معاذ علماء کے سامنے ایک حصہ ہیں۔(ابن ابی شیبۃ نے حسن سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۶......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے درمیان سے جماعت کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔(احمد بن حنبل نے عمران سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۳۷......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے آگے آگے ہوں اللہ اور اس کے درمیان سوائے انبیاء کے کوئی حجاب نہ ہوگا اور سالم ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام اللہ سے بے حد محبت کرنے والا ہے اگر اللہ کے عذاب کا خوف نہ ہوتا تب بھی گناہ نہ کرتے یعنی محبت کی وجہ سے گناہ سے مجتنب رہتے۔(الدیلمی نے عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۸......معاذ بن جبل قیامت کے دن علماء کے سامنے ایک ٹیلے کی مانند آئیں گے۔(ابن عساکر نے عمر سے ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے مرسلاً اور ابن عون اور حسن سے بھی مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۶۳۹......معاذ کی ہر چیز امن میں ہے یہاں تک کہ اس کی انگوٹھی بھی۔(ابن سعد نے محمد بن عبداللہ بن عمر بن معاذ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۰......ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو شک وشبہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ پوری امت کے درمیان تقسیم کردی جائے تو ان سب کو کافی ہوگی۔(مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے بریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۱......ماعز کو برا بھلا مت کہو۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں ابوالطفیل سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۴۲......بے شک ماعز البکائی اپنی قوم کے آخر میں اسلام لائے اور اس کو کسی ہاتھ نے گناہ میں ملوث نہیں کیا۔(ابن سعد اور طبرانی نے

عبدالرحمن بن ماعز سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۶۳ ..... تحقیق میں نے ان کو جنت کی نہروں میں لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے دیکھا یعنی ماعز کو۔ (ابوعوانہ اور ابن حبان نے اور سعید بن منصور نے جابر سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۶۴ ..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ جنت کی نہروں میں سے ایک نہر میں غوطے لگا رہے تھے یعنی ماعز پس ایک ھزال کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول اس کو آپ کے پاس آنے کا میں نے ہی کہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ اگر تم اس کو اپنی چادر میں چھپا لیتے تو یہ بہتر ہوتا۔ (ابن عساکر نے الھریرۃ سے روایت کیا ہے)

مالک بن سنان رضی اللہ عنہ

۳۳۶۶۵ ..... جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے خون میں میرا خون ملا ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔ (البغوی، طبرانی، حاکم اور تعقب نے ابوسعید سے روایت کیا ہے)

معصب بن عمیر رضی اللہ عنہ

۳۳۶۶۶ ..... اس شخص کی طرف دیکھو جس کے دل کو اللہ نے منور کر دیا ہے میں اس کے ایسے والدین کے درمیان دیکھ چکا ہوں جو اس کو اچھے سے اچھا کھلا پلا رہے تھے اور میں نے اس کو ایسے جوڑا پہنتے ہوئے دیکھا ہے جو اس نے سو درہم میں خریدا تھا پھر اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس کو اس حالت تک پہنچا دیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (حلیۃ الاولیاء نے عمر سے بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مصعب بن عمر کو اس حال میں آتے ہوئے دیکھا کے ان نے بھیڑ کی کھال کا کمر میں پٹکا باندھا ہوا تھا اس پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی اور پھر ذریعہ چلی)

۳۳۶۶۷ ..... میں نے اس کو یعنی مصعب بن عمیر کو مکہ میں اس کے والدین کے پاس رہتے ہوئے دیکھا جو اس کا خیال رکھتے اور اس کو ناز و نعم میں پالتے تھے اور قریش کا کوئی نوجوان اس کی طرح کا نہیں تھا پھر وہ اس حالت سے اللہ کی رضا جوئی اور اس کے رسول کی مدد کے لیے نکلا جان لو! کہ اس طرح کے حالات تم پر آئیں گے کہ تم پر روم اور فارس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے پھر تم میں سے ایک صبح کے وقت ایک جوڑا پہنے گا اور شام کو دوسرا ناشتہ ایک برتن میں کرے گا اور شام کا کھانا دوسرے برتن میں کھائے گا تو صحابہ فرمانے لگے اے اللہ کے رسول ہم آج کے دن بہتر ہیں یا اس دن بہتر ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا بلکہ تمہاری یہ حالت زیادہ بہتر ہے خبردار! اگر تم دنیا کے بارے میں وہ باتیں جان لیتے جو میں جانتا ہوں تو تم اس سے پناہ مانگتے۔ (حاکم نے زبیر سے روایت کیا ہے)

معاویۃ بن ابی سفیان

۳۳۶۶۸ ..... اللہ تعالیٰ معاویہ کو قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائیں گے کہ ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی۔ (ابن عساکر نے ابن عمر سے ابن حبان نے الضعفاء میں اور محمد بن حسین الرازی نے الفوائد میں اور ابن عساکر اور الرافعی نے حذیفہ سے روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں نقل کیا ہے)

۳۳۶۶۹ ..... اے معاویہ اگر تم کو ولی بنایا گیا تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف سے کام لینا۔ (احمد بن حنبل اور ابن سعد ابویعلی اور ابن عساکر نے معاویہ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۵۰.....اے معاویہ! اگر تم کو حکومت ملے تو اچھائی سے پیش آنا۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیہقی نے الدلائل میں اور ابن عسا کر نے معاویہ سے روایت کیا ہے اور انکی سند میں اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر بھی ہے جس کو بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے مگر اس حدیث کے کچھ اور شواہد ہیں)۔

۳۳۶۵۱.....یقیناً معاویہ جس سے بھی کشتی کریں گے اس کو پچھاڑ دیں گے۔ (الدیلمی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۵۲.....اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھادے اور اس کو عذاب سے بچا۔ (احمد بن حنبل، ابو یعلی، طبرانی اور ابو نعیم نے عرباض بن ساریہ سے روایت کیا ہے حسن بن سفیان اور حسن بن عرفۃ نے اپنے حزب میں اور بغوی ابن قانع اور ابو نعیم عسا کر نے حارث بن زیاد سے ابن عدی اور ابن عسا کر نے ابن عباس سے طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الکبیر میں اور تمام نے عبداللہ بن ابو عمیرہ المزنی سے روایت کیا ہے اور ابن جوزی نے اس کو الواہیات میں ابو ہریرۃ سے نقل کیا ہے)

۳۳۶۵۳.....اے اللہ اس کو کتاب اور حساب کا علم عطا فرما اور اسکو شہروں میں جائے قیام عطا فرما اور اس کو عذاب سے محفوظ فرمایہ بات معاویہ کے لئے فرمائی۔ (ابن سعد، طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور ابن عسا کر نے مسلم بن مخلد سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۵۴.....اے اللہ! اس کو علم عطا فرما اور اس کو ہدایت کا راستہ دکھلانے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کو ہدایت عطا فرما اور اس کے ذریعے دوسروں کو ہدایت عطا فرمایہ بات آپ ﷺ نے معاویہ کے لیے ارشاد فرمائی۔ (احمد بن حنبل، ترمذی نے اسے حسن غریب قرار دیا ہے اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں حلیۃ الاولیاء، تمام اور ابن عسا کر نے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ المزنی سے نقل کیا ہے اور ابن عسا کر نے عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۵۵.....ابو سفیان بن حارث میرے خاندان کا بہترین فرد ہے۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور حاکم نے ابو حبۃ البدری سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۵۶.....کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جہاں تک تم پہنچے ہو وہ وہاں تک پہنچے پھر وہ شام جائے اور اہل شام میں سے ایک منافق قتل کردے ابن سعد نے عبدالملک بن عمر سے روایت کیا کہ بشر بن سعد نے کہا اور اس کو ذکر کیا۔

حرف نون.....نعیم بن سعد رضی اللہ عنہ

۳۳۶۵۷.....فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا وہاں نعیم رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز سنی۔ (ابن سعد نے ابو بکر عوی سے مرسلاً نقل کیا ہے)

۳۳۶۵۸.....نعیمان سے صرف بھلائی کی بات کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ (ابن سعد نے ایوب بن محمد سے مرسلاً نقل کیا ہے)

وحشی بن حرب الحبشی

۳۳۶۵۹.....اے وحشی! لڑو اور اللہ کے راستے میں اس طرح قتال کرو جس طرح تم نے اللہ کے راستے سے روکنے کے لیے قتال کیا۔ (طبرانی نے وحشی سے روایت کیا ہے)

سبار بن اسود

۳۳۶۶۰.....میں نے تم سے درگزر کیا اور اللہ نے تم کو اسلام کی راہ دکھلا کر تم پر احسان کیا اور اسلام ماقبل کے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے آپ ﷺ نے یہ بات سبار بن اسود سے ارشاد فرمائی۔ (الواقدی اور ابن عسا کر نے سعید بن محمد جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے)

ہشام بن عمرو ابن العاص

۳۳۶۶۱...... العاص کے دونوں بیٹے مؤمن ہیں ھشام اور عمرو۔ (ابن سعد، احمد بن حنبل، حاکم اور طبرانی سے المعجم الکبیر میں ابو ہریرۃ سے روایت کیا ہے)

یاسر بن سوید

۳۳۶۶۲...... اے اللہ! ان کے مردوں کی تعداد بڑھا اور عورتوں کی تعداد کم فرما اور ان کو محتاج نہ کر اور ان کو مفلوک الحالی میں مبتلا نہ فرمانا۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں یاسر بن سوید سے روایت کیا ہے)

یحیٰ بن خلاد

۳۳۶۶۳...... میں اس کا ایسا نام رکھ رہا ہوں جو کہ یحیٰ بن زکریا کے بعد کسی اور کا نہیں رکھا گیا۔ (ابن سعد نے اسحاق بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے علی بن خلاد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب یحیٰ بن خلاد کی ولادت ہوئی تو اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو گھٹی دی۔ اور یہ ارشاد فرمایا)۔

ابو کاہل

۳۳۶۶۴...... اے ابو کاہل! کیا میں تمہیں ایسے فیصلے کے بارے میں نہ بتاؤں جو اللہ نے اپنے اوپر لازم کیا ہے؟ اللہ نے آپ کا دل زندہ کر دیا اور اس کو تمہارے مرنے تک مردہ نہیں کرے گا، اے ابو کاہل جان لو کہ اللہ رب العزت اس شخص پر ہرگز غصہ نہیں ہوتے جس کے دل میں خوف خدا ہو اور آگ اس کے دامن کو نہیں جلاتی بلاشبہ جس شخص کی نیکیاں کم ہوں اور اسکے گناہ اس پر غالب آ جائیں تو اللہ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کے ترازو کو بوجھل کر دے۔ (بیہقی نے شعب الایمان میں ابو کاہل سے روایت کیا ہے)

ابو مالک الاشعری

۳۳۶۶۵...... اے اللہ عبید ابو مالک پر رحمت فرما اور اس کو بہت سے لوگوں پر امیر فوقیت عطا فرما۔ (احمد بن حنبل نے ابو مالک الاشعری سے روایت کیا ہے)

فضائل الصحابة مجتمعة من ثلاثة الى عشرة فصاعدا

۳۳۶۶۶...... ابو بکر میری امت کے سب سے زیادہ نرم دل اور رحم دل شخص ہیں اور عمر بن خطاب میری امت کے بہترین اور سب سے زیادہ انصاف کرنے والے شخص ہیں اور عثمان بن عفان میری امت کے سب سے زیادہ باحیا اور شریف شخص ہیں اور علی بن ابی طالب میری امت کے عقلمند اور سب سے زیادہ بہادر شخص ہیں اور عبداللہ بن مسعود میری امت کے نیک اور امانت دار شخص ہیں اور ابوذر اس امت کے سب سے زیادہ

زاہد اور سچے انسان ہیں اور ابوالدرداء میری امت کے سب سے زیادہ عبادت گزار اور متقی شخص ہیں اور معاویہ بن سفیان میری امت کے سب سے زیادہ بردبار اور سخی آدمی ہیں۔ (العقیلی اور ابن عساکر نے شداد بن اوس سے روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں نقل کیا ہے)

۳۳۶۶۷...... میرے پاس جبریل تشریف لائے اور انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں سو آپ بھی ان سے محبت کیجئے اور وہ علی ابوذر اور مقداد بن اسود ہیں اے محمد ﷺ! جنت آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تین کی بہت زیادہ مشتاق ہے علی عمار اور سلمان کی۔ (ابو یعلی نے محمد بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے ابن کثیر نے کہا ہے کہ اس میں بہت زیادہ نکارت ہے اور صحیح نہیں ہے)۔

۳۳۶۶۸...... جنت چار آدمیوں کی بہت زیادہ مشتاق ہے علی سلیمان، ابوذر اور عمار بن یاسر کی۔ (ابن عساکر نے حذیفہ سے روایت کیا ہے)۔

۳۳۶۶۹...... جان لو! جنت میرے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کی مشتاق ہے علی، مقداد، سلمان اور ابوذر کی۔ (طبرانی نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۰...... تین آدمیوں کی حوریں مشتاق ہیں علی، عمار اور سلمان کی۔ (طبرانی نے المعجم الکبیر میں ان سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۱...... جبریل امین میرے پاس آئے اور مجھ سے یہ بات بیان کی کہ اللہ تعالیٰ میرے صحابہ میں سے چار کو پسند کرتے ہیں حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں تو اپنے جواب دیا علی سلمان ابوذر اور مقداد۔ (حلیۃ الاولیاء اور ابن عساکر نے ابو ہریرۃ نے جنہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۲...... میں اہل عرب میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں اور سلمان اہل فارس میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں اور صہیب رومیوں میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں اور بلال اہل حبشہ میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے ہیں۔ (طبرانی المعجم الکبیر میں اور ابن ابی حاتم نے العلل میں اور ابن عساکر نے اور سعید بن منصور نے ابوامامۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۳...... اے جعفر! تیری شکل وصورت اور سیرت میری صورت اور سیرت کے مشابہ ہے اور تو مجھ سے ہے اور میرے خاندان سے ہے اور رہی بات آپ کی علی تو، تو میرا داماد اور میری اولاد کا باپ ہے اور میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو اور اے زید تو میرا غلام ہے اور مجھ سے ہے اور میری طرف منسوب ہے اور لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔ (احمد بن حنبل طبرانی نے المعجم الکبیر میں بغوی حاکم اور ضیاء مقدسی نے محمد بن اسامۃ بن زید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۴...... عبادۃ میری زندگی کو پوشیدہ رکھو مجھے اپنے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ محبوب ابوبکر پھر عمر پھر علی ہیں صحابی نے پوچھا پھر کون؟ جو ان کے بعد ہو سکتے ہیں زبیر، طلحہ، سعد، ابوعبیدہ، معاذ، ابوطلحہ، ابوایوب اور اے عبادۃ تم اور ابی بن کعب، ابوالدرداء، ابن مسعود، ابن عوف اور ابن عفان ہیں پھر غلاموں میں سے یہ جماعت ہے سلمان، صہیب، بلال اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سلمان ہیں یہ میرے خاص لوگ ہیں اور میرے سب صحابہ رضی اللہ عنہم میرے نزدیک معزز اور محبوب ہیں اگرچہ وہ حبشی غلام ہو۔ (الھیثم بن کلیب، طبرانی نے المعجم الکبیر اور ابن عساکر نے عبادہ بن صامت سے نقل کیا ہے علامہ ذہبی نے فرمایا ہے یہ باطل حدیث ہے)

۳۳۶۷۵...... میرے بعد ان دو کی اقتداء کرو ابوبکر اور عمر کی اور عمار کے راستہ پر چلو اور ابن ام عبد کے علم کو لازم پکڑو۔ (الرویانی حاکم اور بیہقی نے حذیفہ سے اور ابن عدی اور ابن عساکر نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۶...... اللہ تعالیٰ نے عرب کے تمام لوگوں میں سے منتخب فرمایا اور قریش کو عرب میں سے منتخب کیا اور بنی ہاشم کو قریش میں سے منتخب کیا اور میرے گھر کے لوگوں میں سے مجھے چن کر منتخب کیا یعنی علی، حمزہ، جعفر، حسن اور حسین میں سے۔ (ابن عساکر نے حبشی بن جنادہ سے روایت

کیا ہے)

۳۳۶۷۷..... اس امت کے سب سے زیادہ نرم دل ابوبکر ہیں اور اللہ کے دین کے معاملہ میں سب سے مضبوط شخص عمر ہیں۔اور سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں اور قضا کے معاملات کو سب سے زیادہ جاننے والے علی ہیں اور سب سے بڑے قاری ابی ہیں اور علم فرائض کے بڑے ماہر زید ہیں اور ناسخ و منسوخ کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والے معاذ ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدۃ بن الجراح ہیں۔(ابن عساکر نے ابو محجن سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ابن سعد الدعور البقال بھی ہیں)۔

۳۳۶۷۸..... میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور فخر کی کوئی بات نہیں اور قیامت کے دن آدم میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور فخر کی کوئی بات نہیں اور تمہارے والد عرب کے ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہیں اور علی عرب کے جوانوں کے سردار ہوں گے اور حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہوں گے سوائے الخالۃ کے دو بیٹوں یحیٰی اور عیسیٰ کے۔(ابن عساکر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۷۹..... میرے حوض سے سب سے پہلے جس کو پلایا جائے۔وہ صہیب رومی ہوگا اور جنت کے پھل سب سے پہلے ابو الدحداح کھائیں گے اور قیامت کے میدان میں فرشتے مجھ سے سب سے پہلے مصافحہ کریں گے وہ ابوالدرداء ہے۔(الدیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۰..... اے اللہ!ابوبکر پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے اے اللہ!عمر پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے اے اللہ عثمان پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے اے اللہ!ابوعبیدہ پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے اے اللہ!عمرو بن العاص پر رحمت فرما کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے رسول سے محبت کرتا ہے۔(ابن عساکر نے ابن نجار مرالسکسکی سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس میں انقطاع بھی ہے)۔

۳۳۶۸۱..... چار آدمیوں یعنی عبداللہ بن مسعود سے اور ابوحذیفہ کے غلام سالم سے اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے قرآن سیکھو میرا ارادہ ہے کہ میں ان کو اسی طرح پیامبر بنا کر بھیجوں جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا صحابہ رضی اللہ عنہم فرمانے لگے یارسول اللہ ﷺ!کیا آپ ابوبکر اور عمر کو نہیں بھیجیں گے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم اور فضل والے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کے سواء مجھے کوئی چارہ کار نہیں ہے کیونکہ وہ کانوں اور آنکھوں کی مانند ہیں اور سر میں دو آنکھوں کی مانند ہیں۔(ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۲..... جنت نے کہا اے میرے پروردگار!آپ نے مجھے مزین کیا اور مجھے خوبصورت بنایا اللہ نے اس کو الہام کیا میں تجھ کو حسن حسین اور انصار کے سعادت مند لوگوں سے بھردوں گا میری عزت کی قسم!تجھ میں ریاکار اور بخیل آدمی داخل نہیں ہوگا۔(ابوموسیٰ المدینی نے ابن عباس سے اور بزیغ الازدی نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے اور اس کو غریب کہا ہے)

۳۳۶۸۳..... کوئی بھی نبی ایسا نہیں ہے کہ جس کو میری امت میں مثال نہ ملتی ہو ابوبکر ابراہیم کی طرح ہیں اور عمر موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں اور عثمان ہارون علیہ السلام کی طرح ہیں اور علی بن ابی طالب میری طرح ہیں اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ وہ ابوذر غفاری کو دیکھ لے۔(ابن عساکر نے انس سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۴..... ابوبکر اللہ کے بہترین بندے ہیں اور عمر اللہ کے بہترین بندے ہیں اور ابوعبیدہ اللہ کے بہترین بندے ہیں اور معاذ اللہ کے بہترین بندے ہیں ابی بن کعب اللہ کے بہترین بندے ہیں ثابت بن قیس اللہ کے بہترین بندے ہیں۔(ابن عساکر نے جابر سے روایت کیا ہے اور اس کو غریب قرار دیا ہے اور محفوظ ابوہریرۃ والی حدیث ہے)

۳۳۶۸۵..... اللہ تعالیٰ انبیاء کو قیامت کی سواریوں پر اٹھائیں گے اور صالح علیہ السلام کو ان کی اونٹنی پر اٹھائیں گے۔ اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو جنت کی اونٹنیوں میں سے دو اونٹنیوں پر اٹھائیں گے اور علی بن ابی طالب کو میری اونٹنی پر اور مجھے براق

پراٹھائیں گے اور بلال کو بھی ایک اونٹنی پراٹھائیں گے اور وہ اذان دیں گے اوران کا گواہ حق حق کے الفاظ کہتا جائے گا یہاں تک کہ جب ''اشھد ان محمدا رسول اللہ'' پر پہنچے گے تو اول سے آخر تک تمام مؤمنین اس کلمہ کی گواہی دیں گے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اسی کی گواہی قبول کی جس کی تو نے قبول کی۔(طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور ابوالشیخ حاکم کی روایت کی اور تعاقب کیا۔خطیب اور ابن عساکر نے ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۶...... ہر نبی کو سات سردار وزیر اور ہونہار رفیق دیئے گئے ہیں اور مجھ کو چودہ وزیر سردار اور ہونہار شخص دیئے گئے ہیں سات قریش سے ہیں علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر ابوبکر اور عمر اور سات مہاجرین سے ہیں عبداللہ بن مسعود سلمان ابوذر حذیفہ عمار، مقداد اور بلال۔(احمد بن حنبل تمام اور ابن عساکر نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۷...... مجھ سے پہلے کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کو سات ہونہار رفیق اور وزیر نہ دیئے گئے ہوں اور مجھے چودہ دیئے گئے ہیں جو کہ حمزہ، جعفر، علی، حسن، حسین، ابوبکر، عمر، عبداللہ ابن مسعود، ابوذر، مقداد، حذیفہ، عمار، بلال (وسلیمان) اور صہیب ہیں۔(خیثمہ الطرابلسی نے فضائل الصحابہ میں اور حلیۃ الاولیا نے علی سے روایت کیا ہے)

۳۳۶۸۸...... مکہ میں قریش کے چار ایسے شخص ہیں کہ جن کو مکہ میں شرک سے بری دیکھنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ اسلام لے آئیں عتاب بن اسید، جبیر بن مطعم، حکیم بن حزام اور سہیل بن عمرو۔(ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے)

تمت بالخیر ترجمۃ المجلد احدی عشر من کنز العمال

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ دوازدہم

مترجم

مولانا احسان اللہ شائق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا باب......قبائل اوران کے اکٹھے اورالگ الگ طور پر ذکر کے بارے میں

انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر

۳۳۶۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد اے لوگو! بیشک لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور انصار کم،، یہاں تک کہ انصار لوگوں میں اس طرح ہوں گے جیسے کھانے میں نمک، سوتم میں سے جوحکومت کا ذمہ دار بنے گا وہ کسی کونقصان پہنچائے گا یا کسی کو فائدہ، سوان انصار کی اچھائیاں قبول کی جائیں اوران کی برائیاں درگذر کی جائیں۔صحیح البخاری بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار نے اپنی ذمہ داری پوری کردی اورتم پر جوذمہ داری ہے وہ باقی ہے، تم ان کی اچھائیاں قبول کرواوران کی برائیاں درگذرکرو۔شافعی، بیهقی المعرفة بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایالوگ تمہاری طرف ہجرت کریں گےاورتم ان کی طرف ہجرت نہیں کروگے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے انصار سے کوئی محبت نہیں کرے گا مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہوں گےاور انصار سے کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

احمد بن حنبل طبرانی بروایت حارث بن زیاد انصاری

۳۳۶۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش جاہلیت اورمصیبت کے دور میں نئے نئے گذرے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کی تلافی کروں اور۔(ان کے ساتھ) انصاف ومحبت کروں کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ تو دنیا لے کرلوٹیں اورتم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر لے کرلوٹو؟ اگرلوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اورانصار دوسری گھاٹی یاوادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی اوران کی گھاٹی میں چلوں گا۔

ترمذی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۶۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں انصار کے بارے میں (اچھائی کی) وصیت کرتا ہوں بیشک وہ میری اوجھ اورزنبیل (کی طرح) ہیں، وہ اپنی وہ ذمہ داری جوان پرتھی پوری کرچکے اوران کا حق جوان کے لئے تھا باقی ہے سوتم ان کی اچھائیاں قبول کرواوران کی برائیوں سے درگذرکرو۔بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ

تشریح:......کرش: اوجھ جس میں جانور کھانا محفوظ کرتا ہے عیبۃ زنبیل جس میں سامان وغیرہ محفوظ کیا جائے ان دونوں الفاظ کے ذریعہ امانت داری اور دیانت داری مراد لی گئی ہے کہ انصار رسول اللہ ﷺ کے خاص امانت دار اور راز دار لوگ ہیں۔

(۳۳۶۹۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہوجاؤ! میری وہ زنبیل جس میں میرے بیت ٹھکانہ اختیار کرتے ہیں اور میری اوجھ انصار ہیں سوتم ان کی برائیوں سے درگذرکرواوران کی اچھائیاں قبول کرو۔ترمذی بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۷۶ ضعیف الترمذی: ۸۲۰۔

۳۳۷۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میری اوجھ اورزنبیل (کی طرح) ہیں لوگ عنقریب زیادہ اوروہ (انصار) کم ہوجائیں گے تم ان کی

اچھائیاں قبول کرواوران کی برائیوں سے درگذ کرو۔نسائی بروایت اسید بن حضیر، ترمذی بیہقی ونسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۰۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار شعار (جسم سے ملے ہوئے کپڑے کی طرح اندر کی بات جاننے والے) ہیں اور (دوسرے) لوگ دثار (عام کپڑے کی طرح) ہیں۔اگر لوگ ایک وادی کو اختیار کریں اور انصار (دوسری) وادی کو اختیار کریں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا۔ابن ماجہ بروایت سھل بن سعد

۳۳۷۰۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں انصار کے گھروں میں سے بہتر گھر نہ بتاؤں اور انصار کے گھروں میں سے سب سے اچھا گھر بنی نجار کا ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی الحارث بن الخزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے سب گھروں میں خیر ہی خیر ہے۔

احمد بن حنبل بیہقی نسائی اور ترمذی بروایت انس. احمد بن حنبل بیہقی ترمذی بروایت ابو اسید الساعدی. احمد بن حنبل، بیہقی بروایت ابو حمید الساعدی. احمد بن حنبل، مسلم بروایت ابوہریرہ

۳۳۷۰۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا، اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔بیہقی بروایت انس، احمد بن حنبل، بخاری بروایت ابوھریرۃ

۳۳۷۰۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا، اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں گا۔احمد بن حنبل ترمذی مستدرک حاکم بروایت ،ابی. ذخیرۃ الحفاظ: ۴۶۹۲)

۳۳۷۰۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص، انصار سے دشمنی نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔

مسلم بروایت ابوھریرۃ، احمد بن حنبل، ترمذی نسائی بروایت ابن عباس، احمد بن حنبل، ابن حبان بروایت ابو سعید

۳۳۷۰۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت صرف مؤمن ہی کرتا ہے اور انصار سے دشمنی صرف منافق ہی رکھتا ہے۔جو انصار سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو پسند کریں گے اور جو انصار سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کریں گے۔

احمد بن حنبل، بیہقی ترمذی نسائی بروایت براء

رسول اللہ ﷺ کی معیت بڑی دولت ہے

۳۳۷۰۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! مجھے کیا بات پہنچی ہے؟ کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ لوگ تو مال لے کر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ یہاں تک کہ تم انہیں (رسول اللہ کو) ﷺ اپنے گھر میں داخل کرلو؟ اگر لوگ ایک گھاٹی کو اختیار کریں اور انصار دوسری گھاٹی کو تو میں انصار کی گھاٹی کو اختیار کروں گا۔احمد بن حنبل بیہقی نسائی بروایت انس

۳۳۸۰۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں نے تمہیں گمراہ نہیں پایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری ذریعہ تمہیں ہدایت دی اور تم (آپس میں) الگ الگ تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں (آپس میں) جوڑ دیا اور تم محتاج تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں غنی کر دیا؟ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر جائیں اور تم رسول اللہ کو اپنے ٹھکانوں میں لے کر جاؤ؟ اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا، اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا انصار شعار (جسم سے ملے ہوئے کپڑے کی طرح اور اندر کی بات جاننے والے) ہیں اور دوسرے لوگ دثار (عام کپڑوں کی طرح) ہیں بیشک تمہیں میرے بعد ترجیح ملے گی پس تم صبر کرو یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر میں آملو۔احمد بن حنبل، بیہقی بروایت عبداللہ بن زید بن عاصم

۳۳۷۰۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اے انصار کی جماعت! اللہ تعالیٰ نے وضو میں تمہاری تعریف فرمائی ہے، تمہارا وضوء کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم پانی سے استنجاء کرتے ہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: وہ ہی وہ (اصل) ہے پس تم اسے لازم پکڑو۔

ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت جابر اور ابوایوب اور انس رضی اللہ عنہما

۳۳۷۱۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انصار اور انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں پر رحم فرمائے۔

ابن ماجه بروایت عمر وبن عوف رضی الله تعالی عنه

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۳۰، ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۰۹۹)

۳۳۷۱۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ترکہ ہوتا ہے میرا ترکہ اور سامان ضرورت انصار ہیں سو مجھے ان میں محفوظ رکھو۔

طبرانی الاوسط بروایت انس رضی الله عنه

۳۳۷۱۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو انصار کو پسند کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پسند فرمائیں گے جو انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ناپسند رکھیں گے۔ احمد بن حنبل، بخاری اقی لتار ریخ بروایت معاو یه رضی الله عنه، ابن ماجه، ابن حبان بروایت براء ضی الله عنه

۳۳۷۱۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انصار کو اچھا بدلہ عطاء فرمائیں خصوصاً عبداللہ بن عمرو بن حرام اور سعد بن عبادۃ کو

ابویعلی ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت جابر رضی الله عنه

۳۳۷۱۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

احمد بن حنبل، بیهقی نسائی بروایت انس رضی الله عنه

۳۳۷۱۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم قریش میں ہے اور امانت انصار میں ہے۔ طبرانی بروایت ابن جزء

۳۳۷۱۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میں سے اچھائی کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان میں برا کرنے والوں سے درگذر کرو۔

طبرانی بروایت سهل بن سعد وعبدالله بن جعفر

۳۳۷۱۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے ساتھ اچھے برتاؤ کی وصیت قبول کرو۔ احمد بن حنبل بروایت انس

۳۳۷۱۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے۔

احمد بن حنبل بروایت انس رضی الله عنه

ثرید بہترین کھانا ہے

۳۳۷۱۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ انصار ہیں اور بہترین کھانا ثرید ہے۔ مسند الفردوس بروایت جابر رضی الله عنه

۳۳۷۲۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں بہتر بنو النجار ہیں۔ ترمذی بروایت جابر

۳۳۷۲۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں بہتر بنو عبدالاشہل ہیں۔ ترمذی بروایت جابر

اکمال

۳۳۷۲۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میں اچھائی کرنے والے کی حفاظت کرو اور ان میں برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

طبرانی بروایت ابوسعد انصاری

۳۳۷۲۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی اچھائی قبول کرو اور برائی سے درگذر کرو یعنی انصار۔

طبرانی بروایت ابوبکر، ابن ابی شیبة بروایت براء

کلام: ..... ہیثمی نے اس حدیث کو مجمع الزوائد ۱۰-۳۶ میں ذکر کر کے فرمایا کہ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں صدقۃ بن عبداللہ بن سمین ہے جس کو دحیم اور ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا اور ایک جماعت نے اس کو ضعیف قرار دیا، باقی راوی اس سند کے ثقہ ہیں۔

۳۳۷۲۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کا اکرام کرو کیونکہ انہوں نے اسلام کی اس طرح تربیت کی جس طرح چوزے کی گھونسلے میں تربیت

کی جاتی ہے۔(دارقطنی نے افراد اور دیلمی اور ابن جوزی نے واھیات میں ذکر کیا ہے، التنزیہ ۲:۱۲:۲ الفوائد المجموعۃ ۱۲:۹)

۳۳۷۲۵۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور انصار کم یہاں تک کہ انصار کھانے میں نمک کی طرح ہوجائیں گے سو جو شخص تم میں سے حکومت کا ذمہ دار بنے گا ایک قوم کو فائدہ پہنچائے گا اور دوسروں کو نقصان پہنچائے گا سو ان کی اچھائیاں قبول کرو اور ان کی برائیوں سے درگذر کرو۔ طبرانی بروایت ابن عباس

کلام: ۔۔۔ ہیثمی نے اس کو مجمع الزوائد: ۱۰/ ۳۶ میں روایت کیا اور کہا کہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں زید بن سعد الاشہلی ہے جس کو میں نہیں جانتا باقی راروی ثقہ ہیں۔

۳۳۷۲۶۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری وہ زنبیل جس میں میں ٹھکانہ پکڑتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور انصار میری او جھ (خاص داز دار) ہیں، تم ان کی برائی سے درگذر کرو اور ان کی اچھائی قبول کرو۔ ابن سعد، رامھرمزی امثال بروایت ابوسعید

۳۳۷۲۷۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا ترکہ یا سامان ضرورت ہوتا ہے، انصار میرا ترکہ اور سامان ضرورت ہیں۔ لوگ زیادہ ہوں گے اور انصار کم ہوجائیں گے تم ان (انصار) کی اچھائی قبول کرو اور ان کی برائیوں درگذر کرو۔ ابن سعد بروایت نعمان بن مرۃ بلاغاً

۳۳۷۲۸۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت اور انصار میری او جھ اور زنبیل (خاص راز دار) ہیں تم ان کی اچھائی قبول کرو اور برائی سے درگذر کرو۔ دیلمی بروایت ابوسعید

۳۳۷۲۹۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہوجاؤ! لوگ میرے دثار (عام کپڑوں کی طرح غیر راز دار) ہیں اور انصار شعار۔ (جسم سے ملے ہوئے کپڑوں کی طرح خاص داز دار) ہیں، اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی کی تابعداری کروں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا، جو کوئی حکومت کا ذمہ دار بنے تو وہ ان میں اچھا کرنے والے سے اچھائی کرے اور ان میں برا کرنے والے سے درگذر کرے، جس نے انہیں (انصار کو) تکلیف پہنچائی سو اس نے اس ذات کو تکلیف پہنچائی جو ان دو کے درمیان ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ)۔ احمد بن حنبل، روبانی مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت ابو قتادۃ

کلام: ۔۔۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد: ۳۵۱۰۔ میں اس حدیث کو ذکر کیا احمد بن حنبل نے اس حدیث کو روایت کیا اور اس کے رجال تمام صحیح کے رجال ہیں سوائے حی بن نضر انصاری کے وہ ثقہ ہیں۔

۳۳۷۳۰۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمام لوگ دثار (عام کپڑوں کی غیر راز دار) ہیں اور تم شعار (جسم سے ملے ہوئے کپڑوں کی طرح خاص راز دار) ہو؟ کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ لوگ اگر ایک وادی میں چلیں اور تم دوسری وادی میں چلا میں تمہاری وادی کی تابعداری کروں اور لوگوں کو چھوڑ دوں؟ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ عزوجل نے مجھے مہاجرین میں رکھا ہے تو میں یہ پسند کرتا کہ میں انصار میں سے ایک ہوتا۔ طبرانی بروایت عبداللہ بن جبیر

انصار سے درگذر کرو

۳۳۷۳۱۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے انصار کے اس محلّہ میں محفوظ رکھو کیونکہ وہ (انصار) میری وہ او جھ ہیں جس میں کھاتا ہوں اور (وہ) میری زنبیل ہیں ان، کی اچھائی قبول کرو اور ان کی برائی سے درگذر کرو۔ طبرانی بروایت سعد بن زید اشھلی

۳۳۷۳۲۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں تم سے محبت کرتا ہوں انصار نے اپنی ذمہ داری پوری کرلی اور تمہاری ذمہ داری باقی ہے سو ان میں اچھا کرنے والے کے ساتھ اچھائی کرو اور ان میں برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

ابن سعد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۳۳۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! لوگ زیادہ ہوجائیں گے اور انصار کم، جو کوئی تم سے حکومت کا ذمہ دار بنے گا وہ کسی کو فائدہ

پہنچائے گا سوان، (انصار) کی اچھائی قبول کرے اور ان کی برائی سے درگذر کرے۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۷۳۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! انصار میری زنبیل اور میری نعل اور میری وہ اوجھ ہیں جس میں میں کھاتا ہوں (خاص لوگ ہیں) سوتم مجھے ان میں محفوظ رکھو، ان کی اچھائی قبول کرو اور برائی سے درگذر کرو۔ ابن سعد بروایت ابوسعید

۳۳۷۳۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! تم زیادہ ہو جاؤ گے اور انصار اپنی اسی حالت پر جس میں آج ہیں بڑھیں گے نہیں، وہ میری وہ زنبیل ہیں جس میں میں ٹھکانہ پکڑوں سوتم ان میں اچھا کرنے والے کا اکرام کرو اور ان کی برائی سے درگذر کرو۔

احمد بن حنبل بروایت بعض صحابہ ابن سعد بروایت عائشہ اور بعض صحابہ

۳۳۷۳۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! بیشک تم زیادہ ہوتے رہو گے اور انصار ختم ہو جائیں گے اور وہ (انصار) میری وہ زنبیل ہیں جس میں میں نے ٹھکانہ اختیار کیا، سوان میں اچھا کرنے والے کے ساتھ اکرام کا معاملہ کروان میں برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

مستدرک حاکم، طبرانی بروایت کعب بن مالک

۳۳۷۳۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک (عام) لوگ زیادہ ہوں گے اور انصار کم ہو جائیں گے یہاں تک وہ کھانے میں نمک کی طرح ہوں گے، وہ اپنی اس حالت سے زیادہ نہ ہوں گے جس حالت پر آج ہیں، وہ میری وہ زنبیل ہیں جس میں میں نے ٹھکانہ پکڑا، سوان میں احسان کرنے والے کا اکرام کرو اور برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

احمد بن حنبل بروایت بعض صحابہ، ابن سعد بروایت عائشہ اور بعض صحابہ

۳۳۷۳۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! بیشک تم بڑھتے رہو گے اور انصار ختم ہو جائیں گے اور انہیں میں میری وہ زنبیل ہے جس میں میں نے ٹھکانہ اختیار کیا، سوتم ان میں اچھا کرنے والے کا اکرام کرو اور برا کرنے والے سے درگذر کرو۔

مستدرک حاکم، طبرانی بروایت کعب بن مالک

۳۳۷۳۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک (عام) لوگ زیادہ ہوں گے اور انصار کم ہوں گے یہاں تک کہ وہ کھانے میں نمک کی طرح ہوں گے، سو جو کوئی ان کے معاملہ میں سے کسی بھی معاملہ کا ذمہ دار ہو تو ان کی اچھائی قبول کرے اور برائیاں درگذر کرے۔

ابن سعد بروایت ابن عباس

ہر مؤمن کو انصار کا حق پہچاننا چاہئے

۳۳۷۴۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کوئی نماز بغیر وضو نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو (کامل) نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ کا نام وضو میں نہ لے اور وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار کا حق نہ پہچانے۔

طبرانی اوسط بروایت عیسیٰ بن عبداللہ بن سبرۃ عن ابیہ عن جدہ

۳۳۷۴۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! کوئی نماز بغیر وضوء نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جو اللہ تعالیٰ کا نام (وضوء میں) نہ لے وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھے اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار کا حق نہ پہچانے۔

ابن النجار بروایت عیسیٰ بن سھد عن ابیہ عن جدہ ابی سبرۃ

۳۳۷۴۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص اللہ پر ایمان نہیں رکھتا جو مجھ پر ایمان نہ رکھے اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہ رکھے اور وضو کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی اور اس شخص کا وضو (کامل) نہیں جو اللہ تعالیٰ کا نام وضو میں نہ لے۔

ابن قانع بروایت رباح بن عبد الرحمن بن حویطب عن جدہ خطیب بن عبدالعزیز

۳۳۷۴۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کو انصار کی محبت سے تازہ کرتے رہو کیونکہ ان سے صرف مسلمان ہی محبت رکھتا ہے اور صرف منافق

ہی بغض رکھتا ہے۔طبرانی بروایت عبدالمهیمن بن عباس بن سهل بن سعد عن ابیه عن جده

۳۳۷۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک انصار کا یہ محلّہ نرم عادت والا ہے ان سے محبت ایمان اور ان سے بغض نفاق ہے۔

ابن ابی شیبة، بغوی باوردی حاکم فی الکنی طبرانی بروایت سعد بن عبادة

۳۳۷۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اے انصار کی جماعت! کسی کی طرف ہجرت نہیں کرو گے لیکن لوگ تمہاری طرف ہجرت کریں گے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو شخص انصار سے محبت رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہوں گے، اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتے ہوں گے۔

احمد بن حنبل بخاری التاریخ ابوداؤد الفضائل انصار، ابن خیثمه، ابویعلی، ابوعوانه، ابن منیع، بغوی، باوردی، ابن قانع، طبرانی، سعید بن منصور بروایت حارث بن زیاد الساعدی الانصاری

کلام:......بغوی نے فرمایا کہ حارث بن زیادہ کے علاوہ کوئی اور راوی اس حدیث کا مجھے معلوم نہیں۔

۳۳۷۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میرے دوست اور دین میں میرے بھائی اور دشمنوں کے مقابلے میں میرے مددگار ہیں۔

ابن عدی کامل دار قطنی فی الافراد ابن الجوزی واهبات بروایت انس، المتناهیه: ۴۶۰

۳۳۷۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے مسلمان ہی محبت رکھتا ہے اور انصار سے بغض منافق ہی رکھتا ہے جو شخص انصار سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے پسند فرمائیں گے جو شخص انصار سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ناپسند رکھیں گے۔ابن ابی شیبة بروایت براء

۳۳۷۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار مسلمان اور منافق کی علامت ہیں ان سے مسلمان ہی محبت رکھتا ہے اور ان سے بغض منافق ہی رکھتا ہے۔

طبرانی بروایت انس

انصار صحابہ سے بغض رکھنا کفر ہے

۳۳۷۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان ہے اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور جو شخص کسی عورت سے مہر پر نکاح کرتا ہے اور مہر اداء کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو وہ زنا کرنے والا ہے۔بیهقی بروایت ابوهریرة ذخیرة الحفاظ: ۲۶۵

۳۳۷۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے انصار سے محبت رکھی اسی نے مجھ سے محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے انصار سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔طبرانی بروایت معاویه

۳۳۷۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص انصار سے محبت رکھے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کریں گے اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند کریں گے۔

احمد بن حنبل، ابن ابی شیبة احسن بن سفیان ابن حبان طبرانی ابو نعیم بروایت حارث بن زیاد

۳۳۷۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم ہجرت پر بیعت نہیں کرتے؟ بیشک لوگ تمہاری طرف ہجرت کریں گے جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ انصار سے محبت رکھتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتے ہوں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ وہ انصار سے بغض رکھتا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند رکھتے ہوں گے۔طبرانی بروایت ابواسید الساعدی

۳۳۷۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے بغض منافق ہی رکھتا ہے اور جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے اور جو ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے بغض رکھے گا وہ منافق ہے۔ابن عدی کامل تاریخ ابن عساکر بروایت ابوسعید، ذخیرة الحفاظ: ۶۲۷۲

۳۳۷۵۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا

ہو وہ ثقیف سے محبت نہیں رکھتا۔طبرانی بروایت ابن عباس

۳۳۷۵۵۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے انصار کے اس قبیلہ کوڈرایا اس نے اس کوڈرایا جوان دونوں کے درمیان ہے اور۔(رسول اللہ ﷺ نے) اپنا ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں پر رکھا(یعنی دل)۔

ابو داؤد طیالسی، دارقطنی افراد وسمویہ، طبرانی اوسط، ابن عساکر، سعید بن منصور بروایت جابر

۳۳۷۵۶۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار میری اوجھ اور زنبیل ہیں۔(خاص رازدار، ہیں اور وہ (انصار) شعار (جسم سے ملے ہوئے کپڑے کی طرح خاص رازدار) ہیں اور عام لوگ دثار ہیں (عام کپڑوں کی طرح غیر رازدار ہیں)۔عسکری مثال بروایت انس

۳۳۷۵۷۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار شعار ہیں (جسم سے ملے کپڑے کی طرح رازدار، ہیں اور عام لوگ دثار ہیں (عام کپڑوں کی طرح غیر رازدار ہیں) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ابویعلی بروایت ابوسعید

۳۳۷۵۸۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ دثار (عام کپڑوں کی طرح غیر رازدار) ہیں اور انصار شعار (جسم سے ملے کپڑے کی طرح رازدار) ہیں اور انصار میری اوجھ اور زنبیل (کی طرح) ہیں اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ابن ابی شیبۃ بروایت انس

۳۳۷۵۹۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں اور انصار (دوسری) وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی یا وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔ابن ابی شیبۃ بروایت ابوہریرہ

۳۳۷۶۰۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی میں اور انصار (دوسری) وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا۔

احمد بن حنبل بروایت ابوبکر

انصار صحابہ کی مثال

۳۳۷۶۱۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تم شعار (جسم سے ملے کپڑوں کی طرح رازدار) اور لوگ دثار (عام کپڑوں کی طرح غیر رازدار) ہیں سو تمہاری طرف سے مجھے تکلیف نہ پہنچے۔حاکم فی الکنی طبرانی فی سعید بن منصور بروایت عباد بن بشر انصاری

۳۳۷۶۲۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم محمد ﷺ کو اپنے گھروں میں لے جاؤ؟طبرانی بروایت ابن عباس

۳۳۷۶۳۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہارے پاس نہ آیا کہ تم گمراہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں ہدایت دی؟ کیا میں تمہارے پاس نہ آیا کہ تم (آپس میں) الگ الگ تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں اکٹھا کیا؟ کیا میں تمہارے پاس نہ آیا کہ تم (آپس میں) دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈالی؟ انصار نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ نہ کہو گے کہ آپ (ﷺ) ہمارے پاس خوف میں آئے پس ہم نے آپ کو امن دیا اور جلاوطنی کی حالت میں ہم نے آپ کو ٹھکانہ دیا اور مغلوب ہو کر آئے ہم نے آپ کی مدد کی انہوں نے عرض کیا: (ایسا نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کا ہم پر احسان ہے۔

احمد بن حنبل بروایت انس

۳۳۷۶۴۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تمہاری طرف سے کیا بات مجھے پہنچی؟ اور کیا نئی چیز تم نے اپنے دلوں میں پیدا کی؟ کیا میں تمہارے پاس نہ آیا کہ تم گمراہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہدایت دی؟ اور محتاج تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالدار کیا؟ اور (آپس میں) دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت تم مجھے کیوں جواب نہیں دیتے؟ خبردار! اللہ کی قسم! اگر تم چاہو تو یہ کہو پس سچ کہو کہ: آپ ہمارے پاس آئے اس طرح کہ آپ جھٹلائے ہوئے تھے سو ہم نے آپ کی تصدیق کی اور مغلوب تھے ہم نے آپ کی مدد کی اور جلاوطن تھے سو ہم نے ٹھکانہ دیا اور محتاج تھے سو ہم نے آپ کے ساتھ خیر

خواہی کی اے انصار کی جماعت! کیا تم اس دنیا کے تھوڑے سے حصہ کی وجہ سے اپنے دلوں میں (ناراضگی) پاتے ہو جس (حصہ کے ذریعہ) میں لوگوں میں الفت ڈالتا ہوں تا کہ وہ اسلام لے آئیں اور میں نے تمہیں تمہارے اسلام کے حوالے کیا؟ اے انصار کی جماعت! کیا تم اس پر خوش نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں رسول اللہ ﷺ کو لے کر جاؤ؟ پس اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا اور اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلیں اور انصار ایک (دوسری) گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں اللہ تعالیٰ انصار پر اور انصار کے بیٹوں پر اور انصار کے پوتوں پر رحم فرمائیں۔

احمد بن حنبل عبد بن حمیں، سعید بن منصور بروایت ابوسعید

۳۳۷۶۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کی بیویوں کی اور انصار کی اولاد کی مغفرت فرما! انصار میری اوجھ اور میری زنبیل ہیں، اگر لوگ ایک وادی کو پسند کریں اور انصار ایک (دوسری) وادی کو پسند کریں تو میں انصار کی وادی کو پسند کروں اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک ہوتا۔ احمد بن حنبل بروایت نضر بن انس عن انس

۳۳۷۶۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی اور انصار کی (تمام) اولاد کی اور انصار کے آزاد کردہ غلاموں کی مغفرت فرما۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت انس طبرانی، بروایت عوف بن سلمه عن ابیه عن جده

۳۳۷۶۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کی بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی اور ان بہوؤں کی اور پڑوسیوں کی مغفرت فرما!

طبرانی بروایت انس

۳۳۷۶۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور ان کے بیٹوں اور پوتوں اور ان کے خادموں کی اور ان کے پڑوسیوں کی مغفرت فرما۔

عبد بن حمید بروایت جابر

۳۳۷۶۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! نصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی اور ان کی تمام اولاد کی اور ان کے آزاد کردہ غلاموں کی اور ان کے پڑوسیوں کی مغفرت فرما۔ البغوی ابن قانع ابن ابی شیبة، طبرانی سعید بن منصور بروایت رفاعة ابن رافع زرقی

۳۳۷۷۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی اور انصار کی عورتوں کی اور انصار کے پوتوں کی عورتوں کی مغفرت فرما۔ احمد بن حنبل، ابن ابی شیبة طبرانی بروایت زید بن ارقم

۳۳۷۷۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی اور انصار کے بیٹوں کی اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔ بخاری، ترمذی بروایت انس ابو داؤد طیا لسی احمد بن حنبل مسلم بروایت زید بن ارقم طبرانی بروایت خزیمه بن ثابت، ابن ابی شیة بروایت ابوسعید

۳۳۷۷۲ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انصار پر اور انصار کی اولاد پر اور انصار کی اولاد کی اولاد پر رحمت نازل فرما۔

ابن ماجه، ابن ابی شیبة ابن اسنی بروایت قیس بن سعد بن عبادة

انصار صحابہ کی پاکبازی

۳۳۷۷۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! اللہ تعالیٰ تمہیں بہتر بدلہ عطا فرمائیں سو بیشک تم جہاں تک مجھے معلوم ہے یقیناً تم پاکباز اور ثابت قدم ہو۔ طبرانی بروایت انس عن ابی طلحة

کلام: ..... ہیثمی نے اس حدیث کو مجمع الزوائد (۱۰/۴۱) میں لایا ہے، اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں محمد بن ثابت البنانی ہیں جو ضعیف راوی ہیں۔

۳۳۷۷۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی قوم کو سلام کہو! سو بیشک تم جہاں تک مجھے معلوم ہے پاکباز اور ثابت قدم ہو۔ ابو داؤد طیالسی احمد بن حنبل بروایت انس، ترمذی، بروایت حسن غریب طبرانی، مستدرک حاکم، ضیاء مقدسی فی المختارة بروایت انس بروایت ابی طلحه

۳۳۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جس نے اپنے کام کا بدلہ نہ لے لیا ہو سوائے انصار کے کہ ان کے عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔ دیلمی بروایت عائشہ

۳۳۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سب سے بہتر بنی عبدالاشہل کے گھر ہیں پھر حارث بن خزرج کے پھر بنی النجار کے پھر بنی ساعدۃ کے حضرت سعد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں آخری قبائل میں شمار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آپ بہترین لوگوں میں سے ہیں تو یہ آپ کے لئے کافی ہے۔

طبرانی بروایت عبدالمهیمن بن عباس بروایت سهل بن سعد عنابیه عن جده

۳۳۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اوس وخزرج یہ آپ پر پسند نہیں کرتے البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دو جماعتوں کے ذریعہ میری مدد کی اور اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرب میں ان دونوں سے زبان اور قوت کے لحاظ سے زیادہ کوئی ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ میری مدد فرماتے۔ ابن عدی فی الکامل بروایت انس رضی اللہ عنہ

۸۔۳۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا نقیب (قوم کا سربراہ) ہوں۔ ابن سعد بروایت عبدالرحمن بن ابی الرجال

تشریح: (اس حدیث کے راوی) فرماتے ہیں کہ (جب) اسعد بن زرارۃ کا انتقال ہوا تو بنونجار نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے نقیب کا انتقال ہوگیا، آپ ﷺ ہم پر کوئی نقیب متعین فرمادیں! تو آپ ﷺ نے یہ ذکر کر فرمایا۔

۳۳۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی قوم پر اس طرح الگ کریں ہو جیسے عیسی ابن مہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ حواری ذمہ دار تھے اور میں اپنی قوم کا ذمہ دار ہوں۔ ابن سعد بروایت محمود بن لبید

راوی: راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نقباء (قوم کے سربراہوں) سے فرمایا اس کے بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۳۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے دل میں (ناراضی) ھرگز نہ پائے میں اسی کو منتخب کرتا ہوں جس کی طرف جبرئیل (علیہ السلام) اشارہ کریں۔ طبرانی بروایت ابن عمر

(حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے نقباء (قوم کے سربراہوں) کا انتخاب کیا تو فرمایا (راوی نے) آگے یہ حدیث ذکر کی)

مہاجرین رضی اللہ عنہم

۳۳۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں وہ جماعت معلوم ہے جو میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی (پھر فرمایا) مہاجرین میں سے فقراء جنت کے دروازے کی طرف آئیں گے اور دروازہ کھلوائیں گے جنت کے خازن کہیں گے کیا تمہارا حساب ہو چکا؟ تو (مہاجرین) کہیں گے: ہمارا کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟ اللہ کے راستے میں ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہوتی تھیں یہاں تک کہ ہماری موت اسی پر آگئی، پس ان کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا پھر وہ عام لوگوں کے داخل ہونے سے پہلے چالیس سال اس میں آرام کریں گے۔

مستدرک حاکم، شعب الایمان بیهقی بروایت ابن عمرو

۳۳۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مہاجرین فقراء جنت میں اپنے اغنیاء سے پانچ سو سال کی مقدار پہلے داخل ہوں گے۔

ابن ماجه بروایت ابوسعید

کلام:......ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۱۸۸۶۔

۳۳۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت میں اغنیاء سے چالیس سال پہلے جائیں گے۔

مسلم بروایت ابن عمر

فقراء مہاجرین کی فضیلت

۳۳۷۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فقراء مہاجرین اپنے اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

ترمذی بروایت ابوسعید

۳۳۷۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک قیامت کے دن مہاجرین کے لئے سونے کے منبر ہوں گے وہ اس پر بیٹھیں گے گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔البزار مستدرک حاکم بروایت ابوسعید

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۹۶۸)

۳۳۷۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجرین عام لوگوں سے جنت میں چالیس سال آگے ہوں گے جنت میں مزے کریں گے اور دوسرے لوگ حساب وکتاب کی وجہ سے روکے ہوئے ہوں گے پھر دوسری جماعت سو سال میں ہوگی۔طبرانی بروایت مسلمہ بن مخلد

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۲۴۱)

۳۳۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہاجرین کے لئے سونے کے منبر ہوں گے جس پر قیامت کے دن بیٹھیں گے گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔

ابن حبان مستدرک حاکم بروایت ابوسعید

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۷۵۴

الاکمال

۳۳۷۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے پہلے ہجرت کرنے والے وہ ہی ہیں آگے بڑھنے والے، سفارش کرنے والے، اپنے رب پر محبت کا بھروسہ کرنے والے قیامت کے دن اس طرح آئیں گے کہ ان کی گردنوں پر ہتھیار ہوں گے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے پھر ان سے جنت کے خازن کہیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم مہاجرین ہیں پھر ان سے کہا جائے گا: کیا تمہارا حساب ہوگیا؟ پھر وہ اپنے گھٹنوں کے بل گر جائیں گے اور اپنے ترکش اتار دیں گے اور اپنے ہاتھ آسمانوں کی طرف اٹھائیں گے پھر کہیں گے: اے رب! ہمارا کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟ کیا اس کے ساتھ ہمارا حساب لیا جائے گا؟ ہم نکلے، ہم نے مال اہل اور اولاد کو چھوڑ دیا پھر اللہ تعالیٰ ان کو زبرجد اور یاقوت جڑے سونے کے پر لگا دیں گے پس وہ جنت کی طرف اڑ جائیں گے ان کے لئے جنت میں ٹھکانے ہوں گے جنہیں وہ دنیا میں اپنے ٹھکانوں سے زیادہ جانتے ہوں گے۔(حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر انہوں نے کہا کہ یہ غریب ہے)۔ابن مردویہ بروایت صہیب

قریش کی فضیلت کا ذکر

۳۳۷۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو آگے رکھو اور ان سے آگے مت بڑھو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں تمہیں ان کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔البزار بروایت علی

۳۳۷۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو آگے بڑھاؤ اور ان سے آگے مت بڑھو اور ان سے سیکھو اور ان سے مباحثہ مت کرو (شافعی، بیہقی معرفہ میں بروایت ابن شہاب علامہ ابن عدی کامل بروایت ابوہریرۃ)۔ذخیرۃ الحفاظ: ۳۷۶۷

۳۳۷۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش کو آگے بڑھاؤ اور ان سے آگے مت بڑھو اور قریش سے سیکھو اور انہیں نہ سکھاؤ، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں تمہیں ان میں سے بہتر لوگوں کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔طبرانی بروایت عبداللہ بن سائب

۳۳۷۹۲ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش لوگوں کی نیکی ہیں اور لوگوں کی نیکی قریش ہی کے ذریعہ ہوسکتی ہے۔ اور انہیں قریش پر دیا جائے گا جیسا کہ کھانا نمک ہی سے اچھا اور درست ہوسکتا ہے۔ ابن عدی کامل بروایت عائشہ

کلام: ۔۔۔ ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۰۸۸۔

۳۳۷۹۳ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کی ذلت چاہے گا اللہ (تعالیٰ) اسے ذلیل کریں گے۔

احمد بن حنبل ترمذی مستدرک حاکم بروایت سعد ذخیرة الحفاظ: ۵۶۵۱

۳۳۷۹۴ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اچھائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت جابر

۳۳۷۹۵ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش اس کام کے ذمہ دار ہیں، پس لوگوں میں نیک ان میں (قریش) نیک لوگوں کے تابع ہیں اور لوگوں میں گناہگاران (قریش) میں گناہ گاروں کے تابع ہیں۔ احمد بن حنبل بروایت ابوبکر وسعد

۳۳۷۹۶ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کے قبائل میں سے جلدی فناء ہونے والا قبیلہ قریش ہے قریب ہے کہ کوئی عورت جوتا لے کر جائے اور کہے کہ یہ کسی قریشی کا جوتا ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابو هريره

۳۳۷۹۷ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد اے قریش کی جماعت! بیشک تم اس کام کے اہل ہو جب تک کہ اللہ (تعالیٰ) کی نافرمانی نہ کرو سو جب تم نافرمانی کرو گے تو اللہ (تعالیٰ) تم پر وہ لوگ بھیجیں گے جو تم کو اس طرح چھیلیں گے جس طرح اس تیز تلوار سے چھیلا جاتا ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود)

۳۳۷۹۸ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش قیامت تک لوگوں کے ذمہ دار ہیں خیر وشر میں۔

احمد بن حنبل ترمذی بروایت عمر وبن العاص

۳۳۷۹۹ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ کام قریش میں رہے گا، کوئی ان سے دشمنی نہیں کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل گرائیں گے جب تک وہ (قریش) دین کو قائم رکھیں۔ احمد بن حنبل بخاری بروایت معاويه

۳۳۸۰۰ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام قریش میں سے ہیں، اور ان کا تم پر حق ہے اور ان (قریش) تمہاری لئے اسی طرح ہے جب تک کہ اگر ان قریش سے رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور ان کو حکومت دی جائے تو انصاف کریں اور اگر معاہدہ کریں تو پورا کریں سو جب کوئی ان (قریش) میں سے ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ (تعالیٰ) اس سے نہ (مال) خرچ کرنا، نہ انصاف قبول کریں گے۔ احمد بن حنبل، نسائی، ضياء مقدسی بروایت انس

۳۳۸۰۱ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اصل ہیں مثال میں جاہلیت میں ان میں سے بہتر اسلام میں بھی بہتر ہیں جب کہ وہ سمجھیں۔

دین کو عسکری بروایت جابر

۳۳۸۰۲ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (امامت) کے معاملہ میں لوگ قریش کے تابع ہیں، ان (لوگوں) کے مسلمان ان (قریش) کے مسلمانوں کے تابع ہیں اور ان (لوگوں) کے کافران (قریش) میں کافر کے تابع ہیں، لوگ اصل ہیں ان میں سے جاہلیت میں بہتر اسلام میں بھی بہتر ہیں جب وہ (دین کو) سمجھیں تم لوگوں میں بہترین کو لوگوں میں سب سے زیادہ اس معاملہ امامت میں ناپسندیدہ پاؤ گے کہ وہ خود اس میں پڑے۔ بيهقی بروایت ابوهريرة

۳۳۸۰۳ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے۔ ترمذی بروایت جابر ابن سلمه

۳۳۸۰۴ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قریشی کو آج کی بعد قیامت تک باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ مسلم بروایت مطیع

۳۳۸۰۵ ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو اتنا دیا گیا جتنا عام لوگوں کو نہیں دیا گیا قریش کو اتنا دیا گیا جو آسمان برسائے اور نہریں لے جائیں اور سیلاب بہائیں۔ حسن بن سفيان ابونعيم معرفه بروایت حليس

کلام: ۔۔۔ ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۹۵۱

۳۳۸۰۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ قریش کو ہدایت عطاء فرما! کیونکہ ان میں جاننے والا زمین کی سطح کو علم سے بھر دے گا اے اللہ! جس طرح آپ نے ان کو عذاب چکھایا اسی طرح ان کو انعام بھی دے۔ خطیب بغدادی، تاریخ ابن عسا کر بروایت ابوھریرۃ

۳۳۸۰۷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش زمین والوں کے لئے تباہی سے امان کا ذریعہ ہیں اور زمین والوں کی اختلاف سے حفاظت کا ذریعہ قریش سے دوستی ہے قریش اللہ والے ہیں، جب کوئی قبیلہ عرب میں سے ان کی مخالفت کرے تو وہ شیطان کا گروہ ہوگا۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس تذکرۃ الموضوعات: ۱۲۱، التعقبات: ۴۸

۳۳۸۰۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش سے سیکھو اور ان کو مت سکھاؤ اور ان کو آگے کرو پیچھے نہ کرو کیونکہ ایک قریشی کی طاقت غیر قریشی کے دو مردوں کے برابر ہے۔ ابن ابی شیبۃ بروایت سھل بن حثمہ

۳۳۸۰۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت قریش میں ہے اور فیصلہ انصار میں اور دعوت حبشہ میں اور جہاد اور ہجرت اس کے بعد تمام مسلما اور مہاجرین میں ہے۔ احمد بن حنبل طبرانی بروایت عتبہ بن عبد

۳۳۸۱۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش قیامت کے دن لوگوں کے آگے ہوں گے اور اگر یہ بات نہ ہوئی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں ان کو ان میں اچھے لوگوں کا وہ اجر بتا دیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔ ابن عدی کامل بروایت جابر، ذخیرۃ الحفاظ: ۳۷۷۲

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۰۸۹

۳۳۸۱۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حکومت قریش میں اور فیصلہ انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازد میں ہے۔

احمد بن حنبل ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۳۸۱۲ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام قریش میں سے ہیں، ان (قریش) میں نیک لوگ نیک لوگوں کے امیر ہیں اور ان کے برے لوگ برے لوگوں کے امیر ہیں۔ اور اگر کوئی قریشی تم پر امیر بنا دیا جائے جو حبشی غلام ہو، جس کی ناک کٹی ہوئی ہو، سو تم اس کی بات مانو! اور فرمانبرداری کرو، جب تک کہ تم میں سے کسی ایک کو اس کے اسلام اور گردن مارنے کے درمیان اختیار نہ مل جائے۔ (کافر ہو جائے) تو اس کی گردن مارنے کو مقدم رکھو۔

مستدرک حاکم السنن الکبریٰ، بیقھی بروایت علی

۳۳۸۱۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش سے محبت کرو اسلئے کہ بیشک جو ان سے محبت کرے گا (اللہ تعالیٰ اس سے محبت کریں گے۔

احمد بن حنبل ابن جھان مستدرک حاکم بروایت سھل بن سعد

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۹۷، الضعیفہ ۶۵۰۔

۳۳۸۱۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک قریش امانت والے ہیں کوئی ایک ان میں عیب تلاش نہیں کرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کے ناک کی نتھنوں کو بچھاڑ دیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کریں گے)۔

تاریخ ابن عسا کر بروایت جابر بخاری ادب المفرد طبرانی بروایت رفاعۃ بن رافع

۳۳۸۱۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش اللہ تعالیٰ کے خالص لوگ ہیں سو جو ان کے لئے لڑائی متعین کرے گا شکست کھائے گا اور جو ان سے برائی کا ارادہ کرے گا دنیا و آخرت میں ذلیل ہوگا۔ تاریخ ابن عسا کر بروایت عمر و بن العاص

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۰۸۷ الضعیفہ ۷۸۴۔

قریش کی طاقت کا ذکر

۳۳۸۱۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ایک قریشی کی طاقت غیر قریشی کے دو مردوں کے برابر ہے۔

احمد بن حنبل، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت جبیر

٣٣٨١٧ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا خیال رکھو سوان کی باتوں کو لو اور ان کے کام کو چھوڑو۔

احمد بن حنبل ابن حبان بروایت عامر بن شهر

٣٣٨١٨ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے برے لوگ عام لوگوں کے برے لوگوں میں بہتر ہیں۔

الشافعی، بیهقی معرفه بروایت ا بن ابی ذئب معضلاً

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ٣٣٨٥)

٣٣٨١٩ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات ایسی عادتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قریش کو فضیلت دی جو نہ ان سے پہلے کسی کو دی گئی اور نہ ان کے بعد کسی کو دی جائیں گی اللہ تعالیٰ نے قریش کو فضیلت دی کہ میں ان میں سے ہوں اور بیشک نبوت انہی میں ہے اور بیشک دربان ان میں ہیں (کعبہ کے دربان) اور بیشک پانی پلانا ان میں ہے (یعنی حاجیوں کو پانی پلانا) اور ہاتھیوں کے خلاف انکی مدد کی گئی اور انہوں نے اللہ کی دس سال عبادت کی کہ کوئی ان کے علاوہ اللہ کی عبادت نہیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں قرآن کی ایک ایسی سورت نازل فرمائی جس میں ان کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں کیا گیا یعنی لایلف قریش۔ بخاری تاریخ طبرانی مستدرک حاکم بیهقی فی الخلا فیات بروایت ام هانی

٣٣٨٢٠ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قریش کو سات عادتوں کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت عطا فرمائی کہ انہوں نے دس سال عبادت کی کہ اللہ کی قریش کے علاوہ کوئی عبادت نہیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فضیلت دی کہ وہ مشرک تھے اور فیل کے دن ان کی مدد کی اور انہیں یہ فضیلت دی کہ ان کے بارے میں قرآن کی ایک ایسی سورت نازل فرمائی کہ جس میں دنیا والوں میں سے کوئی ایک بھی داخل نہیں (قریش کے علاوہ) اور وہ سورۃ لایلف قریش ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ فضیلت دی کہ ان میں نبوت، خلافت، دربانی اور حاجیوں کو پانی پلانا ہے۔ طبرانی اوسط بروایت زبیر بن العوام

الاکمال

٣٣٨٢١ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے آدم علیہ السلام کی اولاد میں خالص لوگ کلاب ابن مرۃ قصی اور زہرۃ جو فاطمہ بنت سعد بن سیل الازدی کے ہیں، اور مرۃ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کلاب کے بعد بیت اللہ کی تعمیر کی۔

تاریخ ابن عسا کر بروایت ابوسعید اور بروایت جبیر بن مطعم

٣٣٨٢٢ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سے قریش کے دو پاکیزہ لوگ محبت کرتے ہیں تیم بن مرۃ اور زہرہ بن کلاب۔

الر امهر مزی امثال بروایت عمروبن الحسین عن ابن علابة عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده

٣٣٨٢٣ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک قریش کو وہ کچھ دیا گیا جو عام لوگوں کو نہیں دیا گیا قریش کو وہ کچھ دیا گیا جو آسمان برسائے اور جیسے نہریں جاری کریں اور سیلاب بہالے جائیں اور البتہ جوان میں سے گزر گیا وہ بہتر ہیں ان سے جو باقی ہیں اور ہمیشہ قریش میں ایک آدمی رہے گا جو اس کام کے درپے رہے گا یا زبردستی چھین کر یا حملہ کر کے اور اللہ کی قسم!

اے لوگو! قریش کی بات سنو اور ان کے اعمال پر عمل نہ کرو۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابوالزاهریة مر سلاً الدیلمی انهی سے بروایت خنیس

٣٣٨٢٤ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرا قریش پر حق ہے اور بیشک تم پر قریش کا حق ہے جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں اور جب امانت رکھی جائے تو ادا کریں اور جب رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں۔ احمد بن حنبل بروایت ابوهریرة

٣٣٨٢٥ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امراء قریش میں سے ہیں امراء قریش میں سے ہیں۔ امراء قریش میں سے ہیں تمہاران پر حق ہے اور ان کا تم

پر حق ہے جب کم وہ تین کام کریں جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں اور رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور جب معاہدہ کریں تو پورا کریں سو جو کوئی ان میں سے یہ کام کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس سے نہ (مال) خرچ کرنا اور نہ انصاف کرنا قبول کیا جائے گا۔

مستدرک حاکم احمد بن حنبل طبرانی بروایت ابو موسی

۳۳۸۲۶ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس کام کے لوگوں میں زیادہ حقدار ہو جب تک تم حق پر رہو مگر یہ کہ تم اس سے پھر و پھر چھیل دیئے جاؤ گے جیسا کہ اس کھجور کی ٹہنی کو چھیلا جاتا ہے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے قریش کے لئے ارشاد فرمائی۔

شافعی بیہقی بروایت عطاء بن یسار مرسلاً

۳۳۸۲۷ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قریش ذمہ دار بنیں تو انصاف کریں اور رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور بات کریں تو سچ کہیں اور اچھائی کا وعدہ کریں تو پورا کریں تو میں اور تمام انبیاء سفارش کے لئے آ گے ہوں گے۔

زبیر بن بکار ثعلب اپنی امالی میں تاریخ ابن عساکر بروایت نابغہ الجعدی

۳۳۸۲۸ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قریش ذمہ دار بنیں تو انصاف کریں اور رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور معاہدہ کیا جائے تو پورا کریں اور اچھائی کا وعدہ کریں تو پورا کریں تو میں اور تمام انبیاء قیامت کے دن ان کے لیے حوض پر آ گے ہوں گے۔

شیرازی القاب جس طبرانی بروایت نابغہ الجعدی

۳۳۸۲۹ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ قریش کو دین میں سمجھ عطا فرما اور ان کو میرے اس دن سے آخر ابد تک انعام عطا فرما سو آپ نے انہیں سزا چکھائی۔ طبرنی بروایت عباس بن عبدالمطلب

۳۳۸۳۰ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بیشک آپ قریش کو سزا دینے کے اعتبار سے اول ہیں تو ان کے آخر کو انعام عطا فرما۔

احمد بن حنبل، ترمذی، حسن صحیح غریب ابن حبان سعید بن منصور بروایت ابن عباس

۳۳۸۳۱ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام قریش میں سے ہیں۔ ابن ابی شیبة بیهقی بروایت انس ابن ابی شیبة بیهقی بروایت علی

۳۳۸۳۲ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام قریش میں سے ہوں گے اور تمہارا ان پر حق ہے اور ان کا تم پر حق ہے جب تک وہ تین کام کریں جب ذمہ دار بنے تو انصاف کریں اور جب رحم طلب کیا جائے تو رحم کریں اور جب معاہدہ کریں تو پورا کریں سو جو شخص ان میں سے یہ کام نہ کرے تو اس پر اللہ (تعالیٰ) اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ طبرانی بروایت ابوہریرة

۳۳۸۳۳ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں ان (قریش میں) نیک نیک کے اور ان میں گناہ گار گناہ گار کے۔

ابن ابی شیبة بروایت سعید بن ابراهیم بلاغاً

لوگ قریش کے تابع ہیں

۳۳۸۳۴ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرمایا لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں ان (قریش) میں بہتر بہتر کے اور گناہ گار گناہ گار کے تابع ہیں۔

ابن ابی شیبة ابن جریر بروایت ابوهریرة

۳۳۸۳۵ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت تک لوگ اچھائی اور برائی میں قریش کے تابع ہیں۔

ابن ابی شیبة احمد بن حنبل مسلم، ابن حبان بروایت جابر، طبرانی خطیب بغدادی بروایت عمرو بن العاص

۳۳۸۳۶ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں۔ طبرانی اوسط ضیاء مقدسی بروایت سهل بن سعد

۳۳۸۳۷ ۔۔۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا اختلاف سے امان قریش کی موالات ہے قریش اللہ والے ہیں قریش اللہ والے ہیں قریش اللہ والے ہیں سو جب عرب کا کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرے گا تو وہ شیطان کا گروہ ہوگا۔ (ابن جریر بروایت ابن عباس اس کی سند میں اسحاق

بن سعید بن ارکون ہے جس کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے)

۳۳۸۳۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ قریش کے تابع ہیں ان میں سے نیک قریش میں سے نیک کے تابع ہیں اور ان میں سے برے قریش میں سے بروں کے تابع ہیں۔زیادات عبداللہ بن احمد بروایت علی

۳۳۸۳۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس کام میں قریش کے تابع ہیں ان قریش میں سے جاہلیت میں اچھے اسلام میں اچھے ہیں جب کہ وہ دین کو سمجھیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں تو میں ان (قریش) میں سے بہتر کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔

احمد بن حنبل ابن ابی شیبة بروایت معاویه

۳۳۸۴۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی باتوں کو لیا کرو۔تاریخ ابن عساکر بروایت شعبی عن عامر بن شهر

۳۳۸۴۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں تو میں ان کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔

الباوردی بروایت براء شافعی بیهقی معرفه بروایت حادث بن عبدالرحمن بلاغًا

۳۳۸۴۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش پر (کسی چیز کا) خوف محسوس نہیں کرتا مگر ان کی جانوں پر بخیل اور بڑے پیٹ والوں کا اور اگر آپ کی عمر لمبی ہوئی تو آپ ان کی طرف ضرور دیکھیں گے کہ وہ لوگوں سے آزمائش میں پڑیں گے یہاں تک کہ لوگ ان کے درمیان دوحوضوں کے درمیان بکریوں کی طرح معلوم ہوں گے اس طرف ایک مرتبہ اس طرف ایک مرتبہ۔احمد بن جنبل بروایت اعرابی

۳۳۸۴۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قریش پر کسی چیز سے نہیں ڈرتا مگر ان کی جانوں پر بخیل بڑے پیٹ والوں کا اگر آپ کی عمر لمبی ہوئی تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ لوگوں سے فتنہ میں پڑیں گے یہاں تک کہ لوگ ان کے درمیان دوحوضوں کے درمیان بکریوں کی طرح معلوم ہوں گے ایک مرتبہ اس طرف ایک مرتبہ اس طرف۔طبرانی بروایت عمران بن حصین

قریش کی تابعداری کا حکم

۳۳۸۴۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے امام نہ بنو اور ان کی اقتداء کرو، اور قریش کو نہ سکھاؤ اور ان سے سیکھو سو بیشک قریش کے (ایک) امین کی امانت (عام لوگوں کے) دوامینوں کے امانت کے برابر ہے اور بیشک قریش کے ایک عالم کا علم زمین پر پھیلا ہوا ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۳۸۴۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے آگے مت بڑھو پس گمراہ ہوجاؤ گے اور نہ ان سے پیچھے رہو پس گمراہ ہوجاؤ گے قریش میں بہتر عام لوگوں میں بہتر ہیں اور قریش میں برے لوگوں میں برے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں انہیں ان میں سے بہتر کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے یا (یہ فرمایا) ان کا وہ (اجر) جو اللہ کے ہاں ہے۔

ابن ابی شیبة بروایت جعفر مرسلاً

۳۳۸۴۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے آگے مت بڑھو اور نہ قریش کو سکھاؤ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش اکڑ جائیں گے تو میں انھیں ان میں سے بہتر کا وہ (اجر) بتادیتا جو اللہ کے ہاں ہے۔ابن جریر بروایت حارث بن عبداللہ

۳۳۸۴۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں سے ایک والی لوگوں پر ہمیشہ رہے گا۔

طبرانی ابن عساکر بروایت ضحاک بن قیس الفهری

۳۳۸۴۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت درست رہے گی ان کا معاملہ دشمنوں پر غالب ہوگا یہاں تک کہ ان میں بارہ خلیفہ گزر جائیں گے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے پھر فساد ہوگا۔طبرانی بروایت جابر بن سمره

۳۳۸۴۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا معاملہ درست رہے گا یہاں تک کہ ان میں بارہ خلیفہ گزر جائیں تمام کے تمام قریش میں سے

ہوں گے۔ طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت عون ابن ابی جحفہ عن ابیہ

۳۳۸۵۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین غالب ومضبوط رہے گا بارہ خلیفہ تک تمام قریش میں سے ہوں گے۔ طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام بارہ خلیفوں تک غالب رہے گا۔ طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین ان لوگوں پر جو اس کے دشمن ہیں غالب رہے گا کوئی مخالفت کرنے والا اور نہ کوئی جدا ہونے والا اس کو نقصان پہنچا سکے گا یہاں تک کہ ان میں بارہ خلیفے قریش میں سے گذر جائیں۔ طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

خلیفہ کا انتخاب قریش سے

۳۳۸۵۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کا معاملہ غالب رہے گا جب تک بارہ (خلیفہ) تمام کے تمام قریش میں سے قائم رہیں۔

طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کا معاملہ ان لوگوں پر جو اس کے دشمن ہیں حاوی رہے گا یہاں تک کہ تم پر بارہ خلیفہ تمام کے تمام قریش میں سے رہیں۔ طبرانی بروایت جبر بن سمرہ

۳۳۸۵۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے یا بارہ خلیفہ تمام کے تمام قریش میں سے موجود ہیں۔

طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس دین کو وہ لوگ جو اس کے دشمن ہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے جب تک بارہ خلیفہ تمام کے تمام قریش میں سے قائم رہیں۔ طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بارہ خلیفہ بنی اسرائیل کے نقباء کی مدت کے برابر اس امت کے حکمران رہیں گے۔

احمد بن حنبل طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن مسعود

۳۳۸۵۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کے بارہ ذمہ دار ہوں گے ان کو وہ لوگ جو ان کو رسوا کرنا چاہیں گے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے۔ طبرانی بروایت جابر بن سمرہ

۳۳۸۵۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد خلفاء موسیٰ علیہ السلام کے نقباء کی تعداد کے برابر ہوگے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابن مسعود

۳۳۸۶۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے تمام کے تمام قریش میں سے ہوں گے۔

طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۳۸۶۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے بارہ آدمیوں تک یہ دین درست رہے گا، جب وہ ہلاک ہوجائیں گے تو زمین اپنے اہل کے ساتھ بے ترتیب ہوجائے گی۔ ابن النجار بروایت انس

۳۳۸۶۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین درست رہے گا جب تک قریش کے بیس آدمی باقی رہیں۔

نعیم بن حماد فی الفتن عقیلی فی الضعفاء بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۸۶۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو مت سکھاؤ اور ان سے سیکھو اور قریش کے آگے نہ بڑھو، اور نہ ان سے پیچھے رہو اس لئے کہ بیشک ایک قریشی کی طاقت غیر قریش کے دو مردوں کے برابر ہے۔ طبرانی بروایت ابن ابی خیثمہ

۳۳۸۶۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ایک قریشی کے لئے غیر قریشی کے دو مردوں کی طاقت کے برابر ہے۔

ابن ابی شیبة بروایت جبیر ابن مطعم

۳۳۸۶۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ایک قریشی کے لئے غیر قریشی کے دومردوں کی طاقت کے برابر ہے۔ طحاوی، احمد بن حنبل ابویعلی ابن ابی عاصم باوردی ابن حبان مستدرک حاکم طبرانی بیھقی فی المعرفہ سعید بن منصور بروایت جبیر بن مطعم

۳۳۸۶۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک قریشی کے لیے غیر قریشی کے دومردوں کی طاقت کے برابر ہے۔

طحاوی طبرانی، ابونعیم بروایت جبیر بن مطعم

اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۳۸۶۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے اماموں میں سے بہتر عام لوگوں کے اماموں سے بہتر ہے۔

طبرانی بروایت شویح بن عبید عن الحارث بن الحارث اور کثیر بن مرۃ اور عمر بن الاسود اور ابوامامہ

۳۳۸۶۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کے برے لوگ عام لوگوں کے برے لوگوں سے بہتر ہیں۔

شافعی، بیھقی معرفہ بروایت ابن ابی ذئب معضلاً

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۸۵۔

۳۳۸۶۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! میں ایسے لوگوں کو نہ پاؤں جو میرے پاس آئیں جنت کو کھینچتے ہوئے (طلبگار) اورتم میرے پاس آؤ دنیا کھینچتے ہوئے اے اللہ! قریش کے لئے یہ نہ بنا کہ وہ اسکوخراب کریں جو میری امت درست کرے خبردار! بے شک تمہارے اماموں میں بہتر لوگوں میں بہتر ہیں اور قریش کے برے لوگوں میں برے ہیں اور لوگوں میں بہتر ان قریش کے بہتر لوگوں کے تابع ہیں اور لوگوں میں بُرے ان قریش میں بُروں کے تابع ہیں۔ (بخاری تاریخ ابن عساکر بروایت شریح ابن الحارث بروایت امامہ اور حارث بن الحارث غامدی اور کثیر بن مرۃ اور عمیر بن الاسود ایک ساتھ)

۳۳۸۷۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! تم میری اتباع کرو عرب تمہارے پیچھے آئیں گے، بلکہ اللہ کی قسم! فارس اور روم بھی۔

دیلمی بروایت ابن عمرو

۳۳۸۷۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اللہ سے ڈراتا ہوں کہ تم میرے بعد میری امت پر سختی کرو، رسول اللہ ﷺ نے یہ بات قریش سے فرمائی (طبرانی بروایت شریح بن عبیدہ کہتے ہیں کہ مجھے جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن الاسود اور مقدام بن معدیکرب اور ابوامامہ نے بتائی ہے۔)

۳۳۸۷۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! قریش سے محبت کرو اس لئے کہ جس نے قریش سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے قریش سے بغض رکھا تحقیق اس نے مجھ سے بغض رکھا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے میری قوم کو میری طرف محبوب بنایا میں ان کے لئے سزا میں جلدی نہیں کروں گا اور نہ ہی ان کے لیے نعمت زیادہ چاہوں گا اے اللہ! بیشک آپ نے قریش کے اول کو سزا چکھائی پس ان کے آخر کو انعام عطا فرما خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ جو کچھ میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے اس کو جانتے ہیں سو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بارے میں خوش کردیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وانہ لذکرلک ولقومک وسوف تسئلون اور یقیناً یہ آیات وظیفہ تیرا اور تیری قوم کا اور عنقریب تم سے سوال ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ نے ذکر اور شرافت میری قوم کے لئے اپنی کتاب میں بنایا پھر فرمایا وانذر عیشر تک الاقربین واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤ منین اور ڈراتو اپنے قریبی رشتہ دار کو اور ان لوگوں سے فروتنی سے پیش آ جو مسلمانوں میں داخل ہوکر تیرے پیچھے چلیں۔ سو تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے صدیق کو میری قوم میں بنایا شہید کو میری قوم بنایا اور اماموں کو میری قوم میں بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو الٹ، پلٹ کر دیکھا تو عرب میں سے بہترین جماعت قریش تھی اور وہ یہ مبارک درخت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ''مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ (اس کی مثال ایک پاکیزہ کلمہ کے ہے جو مثل ایک پاکیزہ درخت کے ہے اللہ تعالیٰ نے اس درخت سے قریش کو مراد لیا اصلھا ثابت فرماتے ہیں ان کی جڑیں مضبوط ہیں (اور اس کی شاخیں آسمانوں میں ہیں) وفرعھا فی السماء فرماتے ہیں وہ شرافت جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کے ذریعے دی ہے جس کے ذریعے انھیں ہدایت دی اور انھیں

اس اسلام کا اہل بنایا پھران کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی ایک محکم سورۃ اتاری۔ لایلف قریش سورۃ کے آخر تک۔

طبرانی ابن مردویہ بروایت عدی بن حاتم

۳۳۸۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قتادۃ! قریش کو گالی نہ دو اس لئے کہ شاید آپ دیکھیں ان میں چند ایسے لوگوں کو کہ آپ ان کے اعمال کے ساتھ اپنے عمل کو اور ان کے کام کے ساتھ اپنے کام کو حقیر سمجھیں اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان پر رشک کریں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش سرکش ہو جائیں تو تمہیں وہ کچھ بتا دیتا جو انکے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ احمد بن حنبل بروایت قتادہ بن نعمان

۳۳۸۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہریئے اے قتادۃ! قریش کو گالی نہ دیں کیونکہ قریب ہے یہ بات کہ آپ ان میں چند لوگوں کو دیکھیں کہ آپ ان کے اعمال کے ساتھ عمل کو اور ان کی فعل کے ساتھ اپنے فعل کو حقیر سمجھیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش سرکش ہو جائیں گے تو میں انھیں وہ کچھ بتا دیتا جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ طبرانی بروایت عاصم بن عمر بن قتادہ عن ابیہ عن جدہ

۳۳۸۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہریئے اے قتادۃ قریش کو گالی نہ دیں! بیشک آپ شاید ان میں چند ایسے لوگوں کو دیکھیں جن کے اعمال کے ساتھ اپنے عمل کو اور جن کے کام کے ساتھ اپنے کام کو حقیر سمجھیں اور ان پر رشک کریں جب ان کو دیکھیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش سرکش ہو جائیں تو میں انھیں وہ کچھ بتا دیتا جو ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ شافعی معرفہ بروایت محمد بن ابراھیم بن حارث تیمی مرسلاً

۳۳۸۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کو گالی نہ دو کیونکہ ان کا ایک عالم زمین کو علم سے بھر دے گا اے اللہ بیشک آپ نے ان کے اول کو سزا چکھائی تو ان کے آخر کو انعام عطا فرما۔

طحاوی، دارقطنی، معرفہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تذکرۃ الموضوعات: ۱۱۲ التکیت والأفادۃ: ۴۸

۳۳۸۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے دور کرے بیشک تو قریش سے بغض رکھتا ہے۔ طبرانی بروایت مغیرۃ

۳۳۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کی جماعت! ہمارا بھانجا ہم ہی میں سے ہوگا اور ہمارا حلیف بھی ہم میں سے شمار ہوگا اور ہمارا آزاد کردہ غلام ہم ہی میں سے ہے، تم میں سے میرے دوست وہی ہیں جو تم میں سے پرہیزگار ہوں اگر تم متقی ہو تو تم ہی میرے دوست ہو اے لوگو! جو قریش میں عیب تلاش کرے گا وہ منہ کے بل کرے گا۔ البغوی اپنی معجم میں بطریق ابن القاری بروایت ابو عبید زرقی عن ابیہ

۳۳۸۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر قوم کا اصل ہوتا ہے اور قریش کے اصل ان کے موالی ہیں۔ احمد بن حنبل بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۳۸۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بیشک قریش امانت والے ہیں جو ان میں لغزشوں کو تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے نتھنوں کو جھکا دیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کریں گے)۔

شافعی بغوی طبرانی، بیہقی معرفہ بروایت اسماعیل بن عبید بن رفاعۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ

قریش کی تذلیل کرنے والے کی سزاء

۳۳۸۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کو ذلیل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو موت سے پہلے ذلیل کرے گا۔ طبرانی بروایت انس

۳۳۸۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریش کی ذلت کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا۔ احمد بن حنبل، ابن ابی شیبہ، مدنی ترمذی (حسن غریب) طبرانی، ابو یعلی، مستدرک حاکم، ابو نعیم معرفہ بروایت سعد بن ابی وقاص تمام وابو نعیم سعد بن منصور بروایت ابن عباس تاریخ ابن عساکر بروایت عمر و بن العاص ذخیرۃ الحفاظ: ۵۶۵۱

۳۳۸۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کام قریش تک ہے جو کوئی ان کے ساتھ اس بارے میں دشمنی کرے گا یا ان سے زبردستی چھینے گا وہ اس طرح جھڑے گا جس طرح درخت کا پتہ جھڑتا ہے۔ ابن جریر بروایت کعب

۳۳۸۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معقل بن سنان! قریش کی صغاضبت سے ڈرو۔ ابو نعیم بروایت عبداللہ بن یزید الھذلی

۳۳۸۸۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا یہ بات رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمائی۔

ابن ابی شیبہ احمد بن حنبل بروایت عبداللہ بن مطیع عن ابیہ

۳۳۸۸۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کی بعد قریش میں سے کسی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا مگر عثمان کا قاتل، تم اس کو قتل کرو پس اگر تم نہ کروتو بکری کے ذبح کی طرح ایک ذبح کی خوشخبری حاصل کرو۔ (ابن عدی کامل اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے بروایت زبیر ذخیرۃ الحفاظ: ۶۳۶۷)

۳۳۸۸۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد یعنی عبداللہ بن خطل کے بعد کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔

طبرانی بروایت سائب بن یزید

۳۳۸۸۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قریشی کو میرے اس دن کے بعد باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ طبرانی بروایت مطیع بن الاسود

۳۳۸۸۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ان میں (یعنی قریش میں البتہ چار عادتیں رہیں بیشک یہ لوگ فتنے کے وقت لوگوں میں اصلح ہیں مصیبت کے بعد جلدی افاقہ پانے والے ہیں شدت کے بعد۔ (اپنی حالت کی طرف) قریب لوٹنے والے ہیں یتیم اور محتاج کے لئے بہترین بادشاہ کے ظلم کو زیادہ روکنے والے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء بروایت مستورد فھری

اہل بدر

۳۳۸۹۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانک کر دیکھ لیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جو چاہو کرو تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔ مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۳۸۹۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ان فرشتوں کی جو بدر میں حاضر ہوئے آسمان میں ان (فرشتوں علیہم السلام) فضیلت ہے جو ان سے پیچھے رہ گئے تھے۔ طبرانی بروایت رافع بن خریج

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۹۶۹۔

۳۳۸۹۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بدر میں حاضر ہوا وہ جنت کی خوشخبری لے لے۔ دارقطنی افراد بروایت ابوبکر

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۳۳۴ الضعیفۃ: ۲۲۴۸۔

۳۳۸۹۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے وہ فرشتے جنہیں میں نے دیکھا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ

۳۳۸۹۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ احمد بن حنبل بروایت جابر

۳۳۸۹۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کو کیا خبر؟ شاید اللہ نے اہل بدر کو جھانک کر دیکھ لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جو چاہو کرو تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔

احمد بن حنبل بیھقی ترمذی بروایت علی، ابوداؤد بروایت ابوھریرۃ، مسلم بروایت جابر اور ابن عباس، بخاری کتاب الادب: ۳۲۸

۳۳۸۹۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ کوئی ایک ان میں سے جہنم میں داخل نہ ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا۔

احمد بن حنبل ابن ماجہ بروایت حفصہ

۳۳۸۹۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے فرمایا: جو بدر میں حاضر ہوئے تم آپس میں ان کو کیا شمار کرتے ہو؟ تو میں نے کہا: ہم میں بہتر ہیں انہوں کہا: اور اسی طرح وہ فرشتے جو بدر میں حاضر ہوئے وہ ہم فرشتوں میں بہتر ہیں۔

احمد بن حنبل بخاری، ابن ماجہ، بروایت رفاعۃ بن رافع زرقی، احمد بن حنبل ابن ماجہ، ابن حبان بروایت رافع بن خدیج

۳۳۸۹۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں کی علامت بدر کے دن کالے عمامے تھے اور احد کے دن سرخ عمامے۔

طبرانی، ابن مردویہ بروایت ابن عباس

کلام:.....ضعیف ہے، ضعیف الجامع: ۴۱۵۶۔

۳۳۸۹۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بدر یا بیعت رضوان میں حاضر ہوا وہ جہنم میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔

بغوی ابن قانع بروایت سعد مولی حاطب بن ابی بلتعه

الاکمال

۳۳۹۰۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بدریوں میں سے کسی شخص کو تکلیف نہ پہنچاؤ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرو گے پھر بھی اس (ایک) کے عمل کو نہ پاؤ گے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۳۳۹۰۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! بدریوں میں سے کسی تکلیف کیوں پہنچاتے ہو اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرو گے پھر بھی اس کے عمل کو نہیں پاؤ گے۔

ابویعلی، ابن حبان طبرانی، مستدرک حاکم، خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت عبد اللہ بن ابی اوفی

۳۳۹۰۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص جو بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ احمد بن حنبل بروایت ام مبشر

بنو ہاشم کا ذکر الاکمال سے

۳۳۹۰۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ان (بنو ہاشم) میں چار عادتیں ہیں: بیشک وہ فتنہ کے وقت لوگوں میں اصلح ہوتے ہیں اور مصیبت کے بعد جلدی افاقہ پانے والے ہیں اور شدت کے بعد (اپنی حالت کی طرف) جلدی لوٹتے ہیں، حاجتمند اور یتیم کے لئے بہتر ہیں اور وہ بادشاہ کے ظلم کو زیادہ روکنے والے ہیں۔ حلیة الاولیاء بروایت مستورد فهری

۳۳۹۰۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جب میں جنت کے دروازوں کے حلقہ کے ساتھ چمٹوں گا تو بنی عبدالمطلب پر کسی کو ترجیح دوں گا۔ ابن نجار بروایت ابن عباس

۳۳۹۰۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر بیشک میں جنت کے دروازے کے کنڈے کو پکڑوں تو میں ابتداء نہیں کروں گا مگر اے بنی ہاشم! تمہارے سے۔

خطیب بغدادی بروایت نعیم بروایت انس، المتناهية: ۴۶۴

۳۳۹۰۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ان میں سے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا یہاں تک وہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرے کیا وہ میری سفارش کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہیں اور بنو عبدالمطلب اس کی امید نہیں رکھتے۔

طبرانی اوسط سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن جعفر

۳۳۹۰۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان میں سے کوئی مسلمان نہیں یہاں تک کہ میری محبت کی وجہ سے تم سے محبت کرے، کیا وہ لوگ میری سفارش کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہیں اور عبدالمطلب اس جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ طبرانی سعید بن منصور بروایت عبد اللہ بن جعفر

۳۳۹۰۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! وہ لوگ اچھائی کو یا (یہ فرمایا) ایمان کو نہیں پہنچیں گے یہاں تک وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور میری رشتہ داری کی وجہ سے تم سے محبت رکھیں کیا تو اس بات کی امید رکھتا ہے کہ میری سفارش کی زیادہ مانگ ہوگی اور اس کی بنو عبدالمطلب امید نہیں رکھتے۔ (خطیب، بغدادی، تاریخ ابن عساکر بروایت مسروق بروایت عائشہ اور خطیب بغدادی نے فرمایا: یہ سند غریب ہے اور بروایت ابوالضحیٰ

بروایت ابن عباس محفوظ ہے اور فرمایا: اس حدیث کو ایک جماعت نے ابوالضحیٰ سے مرسلاً روایت کیا ہے)

۳۳۹۰۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک بنی ابوطالب کی قرابت ہے میں ضرور اس قرابت سے صلہ رحمی کروں گا۔

طبرانی بروایت عمرو

۳۳۹۱۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے تین (چیزیں) مانگیں میں یہ مانگا کہ تمہاری بنیاد مضبوط کریں اور تمہارے نادانوں کو علم دیں اور تم میں گمراہ کو ہدایت دیں اور میں نے یہ مانگا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخی بہادر آپس میں رحمدل بنائیں سواگر کوئی آدمی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان سیدھے پاؤں رکھ کر کھڑا ہو اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور وہ اس طرح مرے کہ وہ اہل بیت محمد ﷺ سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

۳۳۹۱۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی شخص جو بنی ہاشم میں سے کسی آدمی کیساتھ احسان کرے اسی احسان پر اسے بدلہ نہ دیا جائے مگر میں خود قیامت کے دن اس کا بدلہ دینے والا ہوں گا۔ ابونعیم بروایت عثمان

۳۳۹۱۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اولاد عبدالمطلب میں سے پیچھے رہ جانیوالوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اچھا سلوک کرے پھر اس سلوک کا دنیا میں اس کو بدلہ نہ دیا جائے تو اس کا بدلہ مجھ پر ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا (قیامت کے دن)۔

طبرانی اوسط خطیب بغدادی ضیاء مقدسی بروایت عثمان بن عفان

۳۳۹۱۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو بنوعبدالمطلب میں سے کسی آدمی کے ساتھ دنیا میں اچھائی کرے پھر بنوعبدالمطلب اس کے بدلہ پر قدرت نہ رکھے تو میں اس کی طرف سے قیامت کے دن اس کو بدلہ دوں گا۔ حلیۃ الاولیاء بروایت عثمان بن بشیر

۳۳۹۱۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیٹھے کی جگہ سے نہیں کھڑا ہو مگر بنی ہاشم کے لئے۔ خطیب بغدادی بروایت ابوامامہ

۳۳۹۱۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اپنے بھائی کے لئے کھڑا ہوگا مگر بنی ہاشم وہ کسی کے لئے کھڑے نہیں ہوں گے۔

طبرانی خطیب بنوادی بروایت ابوامامہ

۳۳۹۱۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اور تم بنوعبدمناف تھے سو آج ہم بنوعبداللہ ہیں۔ الشیرازی القاب بروایت علی

العرب

۳۳۹۱۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب سے اور ان کی بقاء سے محبت کرو کیونکہ ان کی بقاء اسلام میں روشنی ہے اور ان کا ختم ہوجانا اسلام میں اندھیرا ہے۔ ابوشیخ فی الثواب بروایت ابوہریرہ الاتقان: ۲۳ الشیررات: ۳۰

۳۳۹۱۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم سے عرب کو منتخب کیا اور عرب کو مضر سے منتخب کیا اور مضر سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور مجھے ہاشم سے منتخب کیا سو میں بہتر سے بہتر کی طرف۔ (منسوب) ہوں جو شخص عرب سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو عرب سے بغض رکھے گا مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۳۹۱۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب کو گالی دیں گے سو وہی لوگ مشرک ہیں۔

شعب الایمان بیھقی بروایت عمر ذخیرۃ الحفاظ: ۵۵۳۷

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۶۱۷

۳۳۹۲۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب کو دھوکہ دے گا وہ میری سفارش میں داخل نہیں ہوگا نہ وہ میری محبت پائے گا۔

احمد بن حنبل، ترمذی بروایت عثمان

کلام:...... ضعیف ہے دیکھئے الترمذی: ۸۲۴ الاتقان: ۱۹۷۹

۳۳۹۲۱ ۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! مجھ سے بغض نہ رکھو تم اپنے دین سے الگ ہو جاؤ گے انہوں نے عرض کیا کیسے؟ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تم عرب سے بغض رکھتے ہو تو تم مجھ سے بغض رکھتے ہو۔ احمد بن حنبل ترمذی مستدرک حاکم بروایت سلمان

کلام: ۔۔۔۔ حدیث ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۳۹۴۔

۳۳۹۲۲ ۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب سے تین وجہ سے محبت کرو اس لئے کہ میں عربی ہوں قرآن عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان عربی ہے۔

عقیلی ضعفاء طبرانی ،مستدرک حاکم، شعب الایمان، بیھقی بروایت ابن عباس اسنی المطالب: ۲۲ الاتقان: ۲۳

۳۳۹۲۳ ۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عرب پست ہوں گے تو اسلام بھی پست ہوگا۔ ابویعلی بروایت جابر

کلام: ۔۔۔۔ ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۹۵ الضعیفہ: ۱۶۳ ہیثمی فرماتے ہیں اس کی سند میں محمد بن الخطاب البصری ہیں جس کو ازدی اور اس کے علاوہ نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن حبان وغیرہ نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کی سند کے باقی راوی صحیح راوی ہیں اور سیوطی نے اس کے ضعف کو باطل کی طرف اشارہ کیا ہے۔

عرب سے بغض رکھنا نفاق ہے

۳۳۹۲۴ ۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض نفاق ہے۔ مستدرک حاکم بروایت انس، التذکرۃ: ۳۰

کلام: ۔۔۔۔ ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۶۸۳۔

۳۳۹۲۵ ۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے۔ (اور عرب سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے) جس نے عرب سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے عرب سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

طبرانی اوسط بروایت انس

کلام: ۔۔۔۔ ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۶۸۲ الضعیفہ: ۱۱۹۔

۳۳۹۲۶ ۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے آسمانوں کو سات بنایا، اور ان میں سے بلند کو پسند کیا اور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا اس میں ٹھہرایا، پھر مخلوق کو پیدا فرمایا۔ پس اپنی مخلوق میں سے بنی آدم کو منتخب کیا اور بنی آدم سے عرب کو منتخب کیا اور عرب سے مضر کو منتخب کیا اور مضر سے قریش کو منتخب کیا اور قریش سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور مجھے بنی ہاشم سے منتخب کیا۔ سو میں بہتر ہوں بہتر کی طرف (منسوب) ہوں سو جو عرب سے محبت کرے گا سو وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔

شعب الایمان بیھقی ابن عدی کامل بروایت ابن عمر، الضعیفہ ۳۳۸

۳۳۹۲۷ ۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان کی طرف سے مجھے یہ بات پہنچتی ہے کہ اللہ نے آسمانوں کو سات پیدا فرمایا۔ پھر ان آسمانوں میں سے بلند کو منتخب کیا۔ پس اس میں سکونت اختیار کی اور اللہ نے تمام آسمانوں میں سے اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا ٹھہرایا اور زمین کو سات پیدا فرمایا۔ پس اس زمین میں سے بلند کو منتخب کیا۔ پھر اس میں اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا ٹھہرایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور مخلوق میں سے بنی آدم کو منتخب فرمایا۔ پھر بنی آدم کو منتخب کرکے عرب کو منتخب کیا۔ پھر عرب کو منتخب کرکے مضر کو منتخب کیا۔ پھر مضر کو منتخب کرکے عرب کو منتخب کیا۔ پھر قریش کو منتخب کرکے بنی ہاشم کو منتخب کیا۔ پھر بنی ہاشم کو منتخب کرکے مجھے منتخب فرمایا۔ پس میں ہمیشہ بہتر سے بہتر ہوں۔ خبردار! جو عرب سے محبت کرے گا وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔

الحکیم، طبرانی، ابن عساکر بروایت ابن عمر

۳۳۹۲۸ ۔۔۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جبرائیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے سو انہوں نے فرمایا اے محمد (ﷺ!) بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ زمین کے مشرق اور مغرب اور اس کی خشکی اور سمندر اور اس کی نرم اور سخت پہاڑوں میں آؤں۔ پس میں دنیا والوں میں سے بہتر

میں آیا۔ پس میں نے دنیاوالوں میں بہتر عرب کو پایا، پھر مجھے حکم دیا کہ میں عرب میں سے بہتر میں آؤں۔ پس میں نے عرب میں بہتر مضر کو پایا۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۳۹۲۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرب کے لئے دعا کی۔ پس میں نے کہا: اے اللہ! جوان (عرب) میں سے آپ پر ایمان اور آپ پر یقین اور آپ کی ملاقات کی تصدیق کی حالت میں ملے پس آپ اس کی زندگی کے تمام دنوں کی اس کے لئے مغفرت فرمادیں اور یہ ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) کی دعا ہے اور بے شک قیامت کے دن میرے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور میرے جھنڈے کے مخلوق میں سب سے زیادہ قریب اس دن عرب ہوں گے۔ الحکیم، طبرانی، شعب الایمان، بیھقی بروایت ابوموسی

۳۳۹۳۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب میں اللہ کا نور ہے اور ان کا ختم ہونا اندھیرا ہے۔ سو جب عرب ختم ہو جائیں گے زمین اندھیرے میں چلی جائے گی اور روشنی ختم ہو جائے گی۔ مستدرک حاکم اپنی تاریخ میں بروایت انس

۳۳۹۳۱ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب تمام کے تمام بنو اسماعیل بن ابراہیم (علیہما السلام) ہیں مگر چار قبیلے سلف اور اوزاع اور حضرموت اور ثقیف۔

تاریخ ابن عساکر بروایت مالک بن نجامه

۳۳۹۳۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کا زیادہ ہونا اور ان کا ایمان میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ خبردار! جو شخص میری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کو ٹھنڈا کرے گا۔ ابوالشیخ بروایت انس

۳۳۹۳۳ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عرب سے محبت کرے گا وہ یقیناً میری محبت ہے۔ ابوالشیخ بروایت ابن عباس

۳۳۹۳۴ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان عرب سے بغض رکھے گا اور نہ کوئی مسلمان ثقیف سے محبت کرے گا۔

طبرانی بروایت ابن عمر، الضعیفه ۱۱۹۱

۳۳۹۳۵ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب سے بغض صرف منافق ہی رکھے گا۔

زیادات عبداللہ ابن احمد بروایت علی، ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۷۳، الضعیفه ۱۱۹۲

۳۳۹۳۶ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! بیشک رب ایک ہے اور باپ ایک ہے (آدم علیہ السلام) اور دین ایک ہے اور عربیت تم میں کسی کے باپ اور نہ ماں کے ساتھ قائم ہے وہ زبان ہے سو جو عربی میں بات کرے وہ عربی ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابوسلمه بن عبدالرحمن مرسلاً

۳۳۹۳۷ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عرب کی جماعت! تم اس اللہ کی تعریف کرو جس نے تم سے قبیلوں کو بلند کیا۔

احمد بن حنبل بروایت سعید بن زید

۳۳۹۳۸ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عرب میں سے کسی ایک پر رقیت (غلامیت) تھی تو آج وہ قید ہونا یا فدیہ ہے۔ طبرانی بروایت معاذ

اہل یمن

۳۳۹۳۹ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمنی لوگ آئے جو ہلکی طبیعت اور نرم دل والے ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے اور غرور اور تکبر اونٹ والوں میں ہے، اور اطمینان اور سنجیدگی بکری والوں میں۔ بیھقی بروایت ابوھریرۃ بخاری: ۴۱۹۵

۳۳۹۴۰ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے۔ رواہ بیھقی بروایت ابومسعود

۳۳۹۴۱ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمنی لوگ آئے جو کمزور دل والے ہلکی طبیعت والے ہیں اور فقہ (دین میں سمجھ) یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔ بیھقی، ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۳۹۴۲ ... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمنی لوگ نرم دل والے ہلکی طبیعت والے اور زیادہ بات ماننے والے ہیں۔

طبرانی بروایت عقبه بن عامر

۳۳۹۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اکثر جنتی یمن والے دیکھے اور میں نے اکثر یمن والوں کو کھمبیوں (کی طرح) پایا۔ (خطیب بغدادی بروایت عائشہ ضعیف الجامع: ۲۹۶۵ المفرد: ۶۱

۳۳۹۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حاجیوں کی زینت یمنی لوگ ہیں۔ طبرانی بروایت ابن عمر

۳۳۹۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقہ یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔ ابن منیع بروایت ابن مسعود

۳۳۹۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور کفر مشرق کی طرف سے ہوگا اور اطمینان بکری والوں میں ہیں اور فخر اور دکھلاوا فداد یں یعنی گھوڑوں اور پشم (اونٹ) والوں میں ہے مسیح۔ (دجال) آئے گا جب وہ احد (پہاڑ) کے پچھلے حصے تک پہنچے گا تو فرشتے اس کا چہرہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں (شام میں) ہلاک ہوگا۔ ترمذی بروایت ابوھریرۃ: ۴۲۴۳

۳۳۹۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور فتنہ بھی یہیں ہے اور شیطان کی سینگ نکلتی ہے۔ بخاری بروایت ابوھریرۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے خبر دار! دلوں کی سختی اور قساوت اونٹوں کی دموں کی جڑوں کی پاس آواز نکالنے والوں یعنی ربیعہ اور مضر کے (دیہاتی چرواہوں میں ہوتی ہے) جہاں سے شیطان کی سینگ نکلتی ہے۔ احمد بن حنبل بیھقی بروایت ابن مسعود

الاکمال......اہل یمن کی فضلیت کا ذکر

۳۳۹۴۹......رسول ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس یمنی لوگ بادل کی طرح آئے جو زمین والوں میں بہتر لوگ ہیں، انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! مگر ہم، آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی پھر اس نے دوبارہ عرض کیا پھر آپ ﷺ نے خاموشی اختیار کی پھر اس نے دوبارہ کہا، آپ نے خاموشی اختیار کی پھر اس نے دوبارہ کہا پھر آپ نے آہستہ سے فرمایا: مگر تم۔

احمد بن حنبل، ابن منیع، طبرانی، ابن ابی شیبۃ بروایت محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ

۳۳۹۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب یمنی لوگ اپنی عورتوں کو ساتھ لے کر اور اپنی گردنوں پر اپنے بچے اٹھائے ہوئے تمہارے پاس سے گذریں تو بیشک وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ طبرانی بروایت عتبہ بن عبد

۳۳۹۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں رحمٰن کے دل کو اس طرف پاتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ فرمایا اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ میں جانیوالا ہوں ٹھہرنے والا نہیں ہوں اور تم میرے پیچھے اکٹھے ہو کر آ ؤ گے اور گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی ہی بھلائی ہے اور گھوڑے والے اس پر مددگار ہیں۔ طبرانی بروایت سلمہ بن نفیل

۳۳۹۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار بے شک ایمان یمانی ہے اور حکمت یمانی ہے اور سختی اور دل کی شدت اونٹوں کی دموں کی جڑوں کے پاس آواز نکالنے والوں یعنی ربیعہ اور مضر کے (دیہاتی چرواہوں میں ہوتی ہے جہاں سے شیطان کی سینگ نکلتی ہے۔ الخطیب بروایت براء

۳۳۹۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن والے کہاں ہیں؟ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے میں جنت میں داخل ہوں گا اور وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے یمن والے زمین کی کناروں میں دھتکارے جائیں گے اور بادشاہوں کے دروازوں سے روک دیئے جائیں گے اور اور ان میں سے ایک اس طرح انتقال کرے گا کہ اس کی حاجت اس کے سینے میں ہوگی جس کو وہ پورا نہیں کر سکے گا۔ طبرانی بروایت ابن عمرو

۳۳۹۵۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اس طرح لخم اور جزام کی طرف (یمن کے دو قبیلے ہیں جنکی طرف رسول اللہ ﷺ نے اشارہ فرمایا لخم قبیلہ جن میں سے جاہلیت میں عرب کے بادشاہ ہوتے تھے اور یہ عمرو بن عدی بن نصر اللخمی کی اولا ہیں اور جزام یمن کا ایک قبیلہ ہے جو معد میں سے شمار کیا جاتا ہے)۔ احمد بن حنبل سعد بن منصور بروایت انس

۳۳۹۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان جزام کے پہاڑوں تک یمنی ہے اور اللہ تعالیٰ جزام میں برکت عطا فرمائے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت روح بن زنباع مرسلاً

۳۳۹۵۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اس طرح لخم اور جزام تک اور ظلم ان دوقبیلوں میں ہے یعنی ربیعہ اور مضر میں ہے۔
تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۳۹۵۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی اور حکمت ہے ان دوقبیلوں میں یعنی لخم اور جزام۔ تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۳۹۵۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے لخم اور جزام تک خبردار بیشک کفر اور دل کی سختی ان دوقبیلوں میں ہے یعنی ربیعہ اور مضر میں۔
تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۳۹۵۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمانی ہے اور حکمت اس طرف یعنی لخم اور جزام کی طرف ہے۔ طبرانی بروایت ابو کشہ

۳۳۹۶۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمانی ہے خنرف (قبیلہ) اور جزام میں ہے۔ طبرانی بروایت عبداللہ بن عوف

۳۳۹۶۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے لخم اور جزام تک اللہ کی رحمتیں ہوں جزام پر جو کفار سے کوہان کی چوٹیوں پر (بیٹھ کر) قتال کریں گے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی مدد کریں گے۔ شیرازی فی الالقاب بروایت ابوھریرہ

۳۳۹۶۲ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمانی ہے اور مضر اونٹوں کی دموں کے (پاس) ہیں۔
طبرانی بروایت ابن مسعود، طبرانی بروایت نحقبہ بن عامر

۳۳۹۶۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمانی ہے اور وہ لوگ مجھ سے اور میری طرف ہیں اور قریب ہے کہ وہ لوگ تمہارے پاس اعوان اور مددگار بن کر آئیں پھر میں تمہیں ان کے بارے میں بھلائی کا حکم دوں۔ طبرانی بروایت ابن عمرو

۳۳۹۶۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی مدد اور فتح آ گئی اور یمن والے آ گئے جو نرم لوگ ہیں ان کے دلوں میں نرمی ہے ایمان اور فقہ یمانی ہے اور حکمت یمانی ہے۔ طبرانی بروایت ابن عباس

اکٹھے چند قبائل کا ذکر اکمال

۳۳۹۶۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے اور اسلام کی چکی اولاد قحطان میں دائر ہے اور ظلم اور سختی اولاد عدنان میں حمیر عمرب کے سر اور ناب ہیں (اصل ہیں) اور مذحج عرب کی پیشانی اور سر اور گلے کے درمیان کا گوشت ہے (سردار ہیں) اور ازد عرب کے گردن کے قریب پیٹھ کا بالائی حصہ اور کھوپڑی ہیں (اقوام میں اعتماد والے لوگ ہیں) ھمدان عرب کے کندھے ہیں (عرب کو سہارا دینے والے ہیں) اور انصار مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اے اللہ! انصار کی اور انصار کی اولاد کی مغفرت فرما! اے اللہ! غسان (قبیلہ) کو عزت دے جو جاہلیت کے دور عرب میں باوت اور بعثت کے وقت اسلام میں سب سے افضل لوگ تھے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ انصار کا اکرام کرے جنہوں نے مجھے ٹھکانہ دیا اور میری مدد کی اور مجھ پر رحم کیا، وہ میرے گروہ اور ساتھی ہیں اور پہلے وہ لوگ ہیں جو میری امت میں سے جنت میں داخل ہوں گے۔ رامھرمزی فی الامثال خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر، دیلمی بروایت عثمان

تشریح: ..... اس حدیث میں مختلف قبائل کے بارے رسول اللہ ﷺ نے عرب میں ان کی حیثیت بیان فرمائی اور اس حیثیت کو مختلف چیزوں سے تشبیہ دی ہے قحطان عدنان، حمیر مذحج ازد ھمدان یہ عرب کے مشہور قبائل کے نام ہیں۔

۳۳۹۶۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمنی ہے لخم جذام، عاملہ تک، حمیر (قبیلہ) کا کھایا ہوا اس کے کھانے والے سے بہتر ہے (حمیر قبیلہ سے جو کھائے وہ اس شخص سے بہتر ہے جوان کو کھلائے) اور حضر موت بنی الحارث سے بہتر ہے، کوئی سردار کوئی قہر والا کوئی بادشاہ نہیں ہے سوائے اللہ کے، اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش پر لعنت کا حکم فرمایا، میں نے ان پر دو مرتبہ لعنت کی پھر ان پر رحمت کی دعاء کا حکم دیا میں نے ان پر دو مرتبہ رحمت کی دعا کی، قبائل میں سے جنت میں سب سے زیادہ مذحج اسلم غفار مزینہ ہوں گے اور ان سے ملے جلے جہینہ میں سے بنی اسد سے بہتر ہیں اور تمیم ھوازن اور غطفان قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ دونوں کے دونوں قبیلے ہلاک ہو جائیں اور (اللہ

تعالیٰ نے) مجھے دوقبیلوں پرلعنت کاحکم فرمایاتمیم بن مرۃ پرسات مرتبہ،سومیں نے ان پرلعنت کی اور بکر بن وائل پر پانچ مرتبہ،اور بنوعصیہ وہ ہے جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی دو قبیلے کہ ان میں سے کوئی ایک کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوگا مقاعس اوملادس۔

طبرانی بروایت عمرو بن عبسه

یمن کے لوگ بہترین ہیں

۳۳۹۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ یمن کے لوگ ہیں اور ایمان یمنی ہے اور میں بھی یمنی ہوں قیامت کے دن قبیلوں میں سے سب سے زیادہ جنت میں مذحج ہوں گے، حضرموت بنی حارث سے بہتر ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ دونوں کے دونوں قبیلے ہلاک ہوجائیں، نہیں ہے کوئی سرداراور بادشاہ اللہ کے سوااور اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں پرلعنت فرمائی۔ جمد، مشرج، مخوس، ابضعہ اوران کے مثل عمرہ۔

طبرانی بروایت عمرو بن عبسه

۳۳۹۶۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ یمن والے ہیں ایمان یمنی ہے جنت میں قبیلوں مخوس سے سب سے زیادہ مذحج ہوں گے اور حمیر کا کھایاہوااس کے کھانے والے سے بہتر ہے۔ (یعنی جو شخص حمیر کی پاس کھائے وہ اس شخص سے بہتر ہے جو حمیر کو کھلائے) اور حضرموت کنزۃ سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں پرلعنت فرمائی۔ حمد، مشرج، مخوس، ابضعہ اوران کے مثل عمرہ۔ طبرانی بروایت معاذ

۳۳۹۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ یمن والوں کے ہیں ایمان یمنی ہے لخم جزام اور حاملہ تک اور حمیر کا کھایاہوااس کھانے والے سے بہتر ہے اور حضرموت بہتر ہے بنی الحارث سے اور ایک قبیلہ دوسرے سے بہتر ہے اور ایک قبیلہ دوسرے سے برا ہے اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ دونوں کے دونوں قبیلے ہلاک ہوجائیں، اللہ تعالیٰ نے چار بادشاہوں پرلعنت فرمائی۔ حمد، مخوس، مشرج ابضعہ اوران کے مثل عمرہ پھر میرے رب نے مجھے قریش پہ تین مرتبہ لعنت کاحکم فرمایا میں نے ان پرلعنت کی پھران پر دومرتبہ رحمت کی دعا کاحکم دیا پھر میں نے ان پر دومرتبہ رحمت کی دعائی اللہ تعالیٰ کے تیم بن مرۃ پر پانچ مرتبہ اور بکر بن وائل پرسات مرتبہ لعنت فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے بنوتمیم کے قبائل میں سے دوقبیلوں مقاعس ملادس پرلعنت فرمائی اور عصیہ وہ ہے جس نے اللہ اوراس کے رسول اللہ ﷺ نے فرمانی کی (سلم، غفار اور مزینہ اوران سے ملے جلے جہنیہ میں سے بنی اسد سے بہتر ہے وارتمیم غطفان اور ہوازن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس ہوں گے عرب میں دو قبیلے برے ہیں نجران اور بن ثغلب قبیلوں میں سے سب سے زیادہ جنت میں مذحج ہوں گے۔ احمد بن حنبل طبرانی مستدرک حاکم بروایت عمرو بن عتبه

۳۳۹۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار قبیلہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اوراسلم قبیلہ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔

ابوداؤد طیالسی، احمد بن حنبل مسلم ابن حبان بروایت ابو ذر طبرانی، بروایت (ابو) قرصافه، ابوداؤد طیالسی بروایت سلمان ابوداؤد طیالسی، ابن عمر بخاری بروایت ابوهریرهٔ ابوداؤد طیالسی، مسلم، ابوعوانه بروایت جابر

۳۳۹۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کی پیشانی کی سفیدی کنانہ ہے اوران کو مضبوط کرنے والے تمیم ہیں اور عرب کے خطباء بنواسد ہیں اور عرب کے شہوار بوقیس ہیں اور زمین والوں میں اللہ تعالیٰ کے شہوار ہوتے ہیں اور زمین میں اللہ کے شہسوار بنوقیس ہیں۔

تاریخ ابن عسا کر بروایت ابوذر الضعیفه : ۱۲۵

۳۳۹۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ربیعہ عزت والے ہوں گے تو اسلام ذلیل ہوجائے گا اللہ تعالیٰ اسلام اور اہل اسلام کو ہمیشہ باعزت رکھیں گے اور شرک اور اہل شرک کو کم کریں گے جب تک کہ مضر اور یمن باعزت رہیں۔ تاریخ ابن عسا کر بروایت شداد بن اوس

الاشعریون

۳۳۹۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اشعری لوگ جب کسی غزوہ میں ان کا توشہ ختم ہوجائے یاان کے عیال کا کھانا مدینہ میں کم ہوجائے تو وہ

لوگ جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں پھر اس کو آپس میں ایک برتن کے اندر برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں سو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ بیھقی بروایت ابوموسیٰ بخاری: ۱۸۱۳

۳۳۹۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اشعری لوگوں کے رفقاء کی قرآن کی آوازوں کو جب وہ لوگ رات میں گھروں کو داخل ہوتے ہیں پہچانتا ہوں اور میں رات میں ان کے قرآن کی آواز (کی وجہ) سے ان کے گھروں کو پہچانتا ہوں اگرچہ جب دن کو وہ اترتے ہیں ان کے گھروں کو میں نہیں دیکھا کرتا۔ بخاری، مسلم بروایت ابوموسیٰ

۳۳۹۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اشعری لوگ اور لوگوں میں اس تھیلی کی طرح ہیں جس میں مشک ہو۔ ابن سعد برولیت زھری مر سلاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۸۳۔

ازد

۳۳۹۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ازد (قبیلے کے لوگ) عام لوگوں میں زیادہ حسین چہرے والے لوگوں میں زیادہ میٹھے منہ والے اور لوگوں میں زیادہ سچی ملاقات والے ہو۔ طبرانی بروایت عبدالرحمن ضعیف الجامع: ۸۳

۳۳۹۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد (قبیلے والے) زمین میں اللہ کے شیر ہیں لوگ ان کو نیچا کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اونچا ہی کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں پر ضرور ایسا وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا: کاش کہ میرا باپ ازدقبیلہ سے ہوتا اور میری ماں ازدقبیلہ سے ہوتی۔ ترمذی بروایت انس

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۷۵ ضعیف الترمذی: ۸۲۸۔

۳۳۹۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد اچھا قبیلہ ہے اور اشعری لوگ نہ قتال سے بھاگتے ہیں نہ مال غنیمت میں خیانت کرتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ احمد بن حنبل ترمذی، مستدرک حاکم بروایت ابوعامر اشعری

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۹۶۳۔

۳۳۹۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد میں امانت ہے اور قریش میں شرم وحیاء ہے۔ طبرانی بروایت ابومعاویہ ازدی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲۹۵، الضعیفہ: ۱۵۹۱۔

الاکمال......قبیلہ ازد کا ذکر

۳۳۹۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں ان کے لئے غصہ کرتا ہوں جب وہ غصہ کرتے ہیں اور ان کے لئے راضی ہوتا ہوں جب وہ راضی ہوتے ہیں۔ (ابونعیم طبرانی بروایت بشر بن عصمۃ ابن عطیہ لیثی بھی کہا گیا ہے)

۳۳۹۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد (قبیلہ والے) خوش آمدید جو لوگوں میں زیادہ اچھے چہرے والے لوگوں میں زیادہ بہادر دل والے لوگوں میں زیادہ میٹھے منہ والے لوگوں میں امانت کے اعتبار سے سے زیادہ عظیم اے نیک کردار والو! اپنے شعار کو لازم پکڑو۔

ابن عدی فی الکامل بروایت ابن عباس

۳۳۹۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں خوش آمدید ہو جو لوگوں میں زیادہ اچھے چہرے والے اور زیادہ سچی ملاقات والے باتوں میں زیادہ میٹھے اور امانت میں سب سے عظیم ہو تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہو۔ ابن سعد بروایت منیر بن عبداللہ ازدی

۳۳۹۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ازد اچھا قبیلہ ہے اور اشعری لوگ نہ قتال سے بھاگتے ہیں اور نہ مال غنیمت میں خیانت کرتے ہیں وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

احمد بن حنبل ترمذی (غریب حسن) ابو یعلی، حاکم فی الکنی بغوی، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابو عامر اشعری

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۵۹۶۳)

اوس اور خزرج

۳۳۹۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی عرب میں زبان اور طاقت کے لحاظ سے شدید لوگوں کے ذریعہ اے بنی قیلہ یعنی اوس اور خزرج۔ طبرانی بروایت ابن عباس

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۵۷۵۔

۳۳۹۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حمیر (قبیلہ) پر رحم فرمائے جن کے منہ سلام ہیں اور ان کے ہاتھ کھانے ہیں اور وہ ایمان اور امانت والے ہیں۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت ابوہریرہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۱۰۹۔

ربیعة

۳۳۹۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ ضرور اس دین کو فرات کے کنارہ پر (رہنے والے) ربیعہ کے عیسائیوں کے ساتھ عزت دیں گے۔ ابویعلی، شاشی بروایت عمر

مضر

۳۳۹۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضر کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اسلام لا چکے ہیں۔ ابن سعد بروایت عبداللہ بن خالد مرسلاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۲۲۵۔

۳۳۹۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ اختلاف کریں گے تو انصاف مضر میں ہوگا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

الاکمال

۳۳۹۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مختلف ہوں گے تو حق مضر میں ہوگا۔ ابن ابی شیبہ بروایت ان عباس

۳۳۹۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا کہ میں مضر میں سے ایک شخص ہوں۔

ابن سعد بروایت یحییٰ بن ثابت یحیٰی بن جابر مرسلاً

۳۳۹۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضر اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ماریں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی نہیں لیا جائے گا پھر مسلمان ان کو ماریں گے یہاں تک کہ وہ پانی کے بہنے کی جگہ کی برابر بھی نہیں روک سکیں گے۔ احمد بن حنبل بروایت ابوسعید

عبدالقیس

۳۳۹۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبدالقیس خوشی سے اسلام لائے اور دوسرے لوگ ناپسندیدہ ہوکر اسلام لائے، سو اللہ تعالیٰ عبدالقیس میں برکت عطا فرمائے۔ طبرانی بروایت نافع العبدی

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۸۴۸

۳۳۹۹۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرق والوں میں سب سے بہتر عبدالقیس ہیں۔ طبرانی بروایت ابن عباس

الاکمال ..... حروف تہجی کے اعتبار سے قبائل کا ذکر احمس

۳۳۹۹۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیسی لوگوں سے پہلے احمس قبیلوں والوں سے ابتداء کرو۔ اے اللہ! احمس قبیلوں والوں میں اوران کے مردوں میں برکت فرما۔ طبرانی بروایت طارق بن شهاب

۳۳۹۹۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ احمس اوران کے مردوں پر برکت عطا فرما۔

طبرانی ضیاء مقدسی مختارہ بروایت خالد بن عرفطه

اسلم

۳۳۹۹۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم قبیلہ سے شروع کروتم پر اچھی ہوائیں چلیں گی اور گھاٹیوں میں رہو اس لئے کہ جہاں بھی تم رہو مہاجر ہی ہو۔

ابن حبانطبرانی، ضیاء مقدسی فی المختادة بروایت سلمه بن اکوع

بربر

۳۳۹۹۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بربر (قبیلہ) سے آسمان کے نیچے بری مخلوق کوئی نہیں اور اللہ کے راستہ میں ایک کوڑے کی بقدر میں صدقہ کروں یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں بربر کے سوغلام آزاد کروں۔ نعیم بن حماد فی الفتن بروایت ابو هریرة

۳۳۹۹۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خباثت کے ستر حصے ہیں ۶۹ انھتر حصے بربر کے لئے اور ایک حصہ (باقی) جنات اورانسانوں کے لئے ہے۔

طبرانی بروابت عقبه بن عامر

بکر بن وائل کا ذکر

۳۳۹۹۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان کے شکستہ دل لوگوں کا نقصان پورا کردے اوران کے دھتکارے ہوئے لوگوں کو ٹھکانہ دے اور ان کے نیک کو راضی کر اوران میں سے سائل کو نہ لوٹا۔ طبرانی بروایت ابو عمران محمد بن عبداللہ بن عبد الرحمن عن ابیه عن جده

بنوتمیمہ

۳۴۰۰۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنوتمیم کے لئے اچھی ہی بات کہو! کیونکہ وہ دجال پر لوگوں میں سب سے زیادہ لمبے نیزے والے ہیں۔

احمد بن حنبل بروایت رجل من الصحابه

۳۴۰۰۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنوتمیم کے لیئے خیر ہی چاہتے ہیں ثابت قدم بڑی پیشانی زیادہ عقل اور سرخ لمبے پہاڑ (کی طرح) ان کے دشمن ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے دجال پر آخری زمانہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ہوں گے۔

عقیلی ضعفاء خطیب بغدادی بروایت ابوهریرة

بنوالحارث

۳۴۰۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل بیت یعنی الحارث بن ھند اچھے ہیں۔
دیلمی بروایت اسحاق بن ابراھیم بن عبداللہ بن حارثہ بن نعمان عن ابیہ عن جدہ حارثۃ

بنوعامر

۳۴۰۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنوعامر کے لئے اچھائی ہی چاہتے ہیں، خبردار! اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قریش کے داداان سے جھگڑا کرتے تو خلافت بنوعامر بن صعصعہ کے لیے ہوتی لیکن قریش کے جد نے ان سے مزاحمت کی۔
طبرانی بروایت عامر بن لقیط عامری
۳۴۰۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وہ) صاف رنگ والے اونٹ (کی طرح) ہیں جو درخت کے کناروں سے کھاتا ہے (عقیلی ضعفاء، خطیب بغدادی بروایت ابوہریرۃ وہ فرماتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ بنوعامر کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: پھر اس کے بعد (ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث ذکر کی)۔
۳۴۰۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بنوعامر کے لئے خیر ہی چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ بنوعامر کے لئے خیر ہی چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ بنوعامر کے لئے خیر ہی چاہتے ہیں۔ حسن بن سفیان بروایت عبداللہ بن عامر

بنوالنضیر

۳۴۰۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسماعیل کے لوگوں میں سے جس پر غلام آزاد کرنا (لازم) ہے تو وہ بنوعنبر میں سے غلام کو آزاد کرے۔
باوردی، سیمو یہ طبرانی، سعید بن منصور بروایت شعیث بن عبید اللہ بن زبیب بن ثعلبہ عن ابیہ عن جدہ

ثقیف

۳۴۰۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ثقیف کو ہدایت عطا فرما۔ احمد بن حنبل، سیمو ضیاء مقدسی، مختارۃ بروایت جابر

جہینہ

۳۴۰۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہینہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں میرے غصہ کی وجہ سے وہ غصہ ہوئے، اور میری خوشی کی وجہ سے وہ خوش ہوئے میں ان کے غصہ کی وجہ سے غصہ ہوتا ہوں اور ان کی خوشی کی وجہ سے خوش ہوتا ہوں جس نے ان کو غصہ دلایا تو اس نے مجھے غصہ دلایا اور جس نے مجھے غصہ دلایا تو اس نے اللہ تعالیٰ کو غصہ دلایا۔ طبرانی بروایت عمران بن حصین

خزاعۃ

۳۴۰۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خزاعۃ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں خزاعۃ باپ اور بیٹے ہیں۔ دیلمی بروایت بشر بن عصمہ مزنی

دوس

۳۴۰۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور ان کو لے۔ بخاری، مسلم بروایت ابوھریرہ

عبس

۳۴۰۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے خطیب عبس سے ہوں گے۔ طبرانی بروایت ابوبکر بن محمد بن عمر وبن حزم مر سلاً

عبدالقیس

۳۴۰۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس سے حجت کرنے والا ہوں جو عبدالقیس پر ظلم کرے۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۰۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما! اس لئے کہ وہ خوشی سے نہ کہ ناپسند ہو کر اسلام لائے ہیں جب کہ بعض لوگ ذلیل ہو کر اور گھبرا کر اسلام لائے ہیں۔ ابن سعد طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۰۱۴......رسول اللہ نے فرمایا: اے اللہ! عبدالقیس کی مغفرت فرما! تین (فرمایا)۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۰۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربیعہ میں بہتر عبدالقیس ہیں پھر وہ خاندان کہ آپ ان میں سے ہیں۔

طبرانی بروایت نوح بن مخلد ضبعی

بنوعصیہ نافرمان قبیلہ ہے

۳۴۰۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بنوعصیہ کو پکڑ! اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمائی کی ہے۔

طبرانی بروایت ابن عمر

عمان

۳۴۰۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمان والے کیا ہی اچھے رضاعی بھائی ہیں۔ طبرانی بروایت طلحہ بن داؤد

عنزۃ

۳۴۰۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخ بخ بخ (یہ خوشی کے وقت بولا جاتا ہے) عنزہ اچھا قبیلہ ہے؟ ان پر زیادتی کی گئی ان کی مدد کی گئی خوش آمدید شعیب کی قوم اے اللہ! عنزہ کو پورا پورا رزق عطاء فرما نہ کم نہ زیادہ۔ ابن قانع طبرانی بروایت سلمہ بن سعد عنزی

قبط

۳۴۰۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبط کے بارے میں اچھائی کی وصیت قبول کرو کیونکہ ان کے لئے امان اور قرابت ہے۔

ابن سعد بروایت کعب بن مالک نسخہ بسیط: ۱۰

۳۴۰۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مصر فتح ہو تو قبط کے بارے میں اچھائی کی وصیت کو قبول کرو کیونکہ ان کے لیے عہد اور رشتہ داری ہے۔
بغوی طبرانی مستدرک حاکم بروایت کعب بن مالک

۳۴۰۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم قبطیوں کے مالک بنو تو ان کے ساتھ اچھائی کرو کیونکہ ان کے لیے امان ہے اور ان کے لیے قرابت ہے۔
ابن سعد بروایت زھری مرسلاً

۳۴۰۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بعد تم پر مصر کو ضرور فتح عطا فرمائیں گے، مصر کے قبطیوں کے ساتھ اچھائی کی وصیت قبول کرو کیونکہ تمہارے لیے ان میں سے سسرالی ہے اور عھد ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت عمر

۳۴۰۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصر کے قبطیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو کیونکہ تم ان پر غلبہ حاصل کرو گے اور وہ تمہارے لیے اللہ کے راستے میں مددگار اور تیار ہوں گے۔ طبرانی بروایت ام سلمه

قضاعت

۳۴۰۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ حمیر کے خوشگوار لقمے اور اور آزاد ہاتھ سے ہو۔ طبرانی بروایت عمر بن مرة الجھنی

۳۴۰۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ قضاعہ بن مالک بن حمیر سے ہو۔ احمد بن حنبل بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۰۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ حمیر سے قضاعہ کی جماعت ہو۔ احمد بن حنبل بروایت عمر بن مرة

بنو قیس کا ذکر

۳۴۰۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیس پر رحم فرمائے کیونکہ وہ ابو اسماعیل بن ابراہیم کے دین پر ہیں، اے قیس! یمن کو زندہ رکھو! اے یمن قیس کو زندہ رکھو کیونکہ قیس زمین میں اللہ کے شہسوار ہیں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے! ضرور لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ قیس کے علاوہ اس دین کا کوئی مددگار نہ ہوگا بیشک اللہ کے لئے آسمان والوں میں سے نشان زدہ گھوڑے ہیں اور زمین میں علامت لگائے ہوئے گھوڑے ہیں، اللہ کی زمین میں شہسوار قیس ہیں بیشک قیس ایسا انڈہ ہے جس سے اھل بیت پھوٹے ہیں بیشک قیس زمین میں اللہ کے شیر ہیں۔
طبرانی ابن منده، تاریخ ابن عساکر، بروایت غالب بن ابحر الضعیفه : ۲۴۹۷

مزینہ

۳۴۰۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب مزینہ کے بارے میں معلوم ہو جائے گا کہ (ان میں سے) کوئی نوجوان کبھی بھی ہجرت نہ کرے گا جو اللہ کے ہاں مکرم ہو مگر وہ جلد رفتار ہوگا عنقریب معلوم ہو جائے گا مزینہ کے بارے میں کہ ان میں سے کوئی ایک دجال کو نہ پائے گا (تمام، تاریخ ابن عساکر اور انہوں نے فرمایا: یہ غریب ہے بروایت مساور بن شہاب بن مسور بن مساور عن ابیہ عن جدہ مسو بروایت جد خود سعد بن ابی الغار یہ عن ابیہ عن جدہ۔

معافر

۳۴۰۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان پر لعنت نہ کرو کیونکہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں یعنی معافر حسن بن سفیان، طبرانی، حاکم فی الکنی بروایت ابوثور الفھمی

ھمدان

۳۴۰۳۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ھمدان اچھا قبیلہ ہے، کیا خوب ہیں جلدی مدد کرنے والے، کیا خوب ہیں مشقت پر صبر کرنے والے اور انہیں میں سے ابدال ہیں اور ان میں اسلام کے اوتار ہیں۔ ابن سعد بروایت علی بن عبداللہ بن ابی یوسف القرشی بروایت رجال اھل علم

قبائل کے ذکر کا تکملہ

صفات کے اعتبار سے چند قبائل کا ذکر

۳۴۰۳۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے، غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے، خبردار اللہ کی قسم! میں نے یہ نہیں کہا لیکن اللہ نے یہ فرمایا ہے۔ احمد بن حنبل طبرانی، مستدرک حاکم بروایت سلمہ بن اکوع، مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۳۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے! غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے، تجیب (قبیلہ) کہ اس نے اللہ (کے دین) کو قبول کیا۔ طبرانی بروایت عبدالرحمن بن سندر

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۸۴۹

۳۴۰۳۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور اسلم اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے اور عصیۃ جس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔ احمد بن حنبل، بیھقی، ترمذی بروایت ابن عمر

یہ حدیث ۲۷۷ نمبر کے تحت بھی گذر چکی ہے۔

۳۴۰۳۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! غفار اسلم اور مزینہ اور جھینہ اور جو مزینہ سے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں اسد، طئی، عظفان سے بہتر ہوں گے۔ احمد بن حنبل، بیھقی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۳۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اور غفار اور مزینہ کے کچھ لوگ اور جھینہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسد، تمیم، ھوازن، غطفان سے بہتر ہیں

ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۳۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اور غفار اور مزینہ بہتر ہیں (بنو) تمیم اور اسد اور غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے۔

ترمذی بروایت ابوبکرہ

بنو اسلم کا ذکر

۳۴۰۳۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم اللہ تعالیٰ ان کو ہر مصیبت سے بچائے سوائے موت کے اس سے نہیں بچا جا سکتا اور غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے اور انصار سے زیادہ فضلیت والا کوئی قبیلہ نہیں۔ ابن مندہ، ابونعیم معرفہ، بروایت عمر بن یزید

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۸۵۰

۳۴۰۳۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم، غفار، اشجع، مزینہ، جھینہ اور جو بنو کعب سے ہیں وہ لوگوں کے درمیان مددگار ہوں گے اور اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے مددگار ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت ابوایوب

۳۴۰۳۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرب کی پیشانی کی سفیدی کنانہ ہے اور ان کو مضبوط کرنے والے تمیم ہیں اور عرب کے خطباء بنو اسد ہیں اور

عرب کے شہسوار بنوقیس ہیں اور زمین والوں میں اللہ کے شہسوار ہوتے ہیں اور زمین میں اللہ کے شہسوار بنوقیس ہیں۔

تاریخ ابن عسا کر بروایت ابوذر

یہ حدیث ۳۷۸ پر بھی گزر چکی ہے، الضعیفہ: ۱۲۱۵۔

۳۴۰۴۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور عرب سے بغض رکھنا نفاق ہے۔ طبرانی بروایت ابن عباس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۳۴۱

۳۴۰۴۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش، انصار، جھینہ، مزینہ، اسلم، اشجع، غفار مددگار ہیں، ان کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں۔ بیھقی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۴۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی ہیں۔ طبرانی بروایت جبیر بن مطعم

۳۴۰۴۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاشم اور مطلب اس طرح ہیں، اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت فرمائے جوان دونوں کے درمیان جدائی کرے انہوں نے ہماری پرورش کی بچپن کی حالت میں اور ہمیں سہارا دیا بڑے ہونے کی حالت میں۔ بیھقی بروایت زید بن علی مرسلاً

۳۴۰۴۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کو ایک ہی سمجھتا ہوں بیشک وہ ہم سے جاہلیت اور اسلام میں جدا نہیں ہوئی۔

احمد بن حنبل، بخاری، ابوداؤد، نسائی بروایت جبیر بن مطعم

۳۴۰۴۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے محبت کرنا ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور عرب سے محبت ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے جو کوئی میرے صحابہ کو گالی دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اور جو کوئی مجھے ان میں محفوظ رکھے گا میں اس کی قیامت کے دن حفاظت کروں گا۔ تاریخ ابن عسا کر بروایت جابر

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۶۸۰۔

ان اشخاص کا ذکر جو صحابہ میں سے نہیں ہیں

اس مضمون سے متعلق اکمال کی بعض احادیث کا ذکر چھٹے باب میں ہوگا

الیاس اور خضر علیہما السلام

۳۴۰۴۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (حضرت) خضر (علیہ السلام) سمندر میں اور (حضرت) الیاس علیہ السلام خشکی میں (رہتے) تھے ہر رات اس بند کے پاس اکٹھے ہوتے جسے ذوالقرنین نے یاجوج ماجوج اور لوگوں کے درمیان تعمیر کیا اور ہر سال حج اور عمرہ کرتے اور زمزم سے اتنا پیتے جو انہیں آئندہ سال تک کافی ہوجاتا۔ حارث بروایت انس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۹۴۰۔

۳۴۰۴۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خضر (علیہ السلام) کو خضر نام اس لئے دیا گیا کہ وہ سفید کھال پر بیٹھے، جب وہ کھال ہلی تو ان کے نیچے سبزہ تھا۔

احمد بن حنبل بیھقی، ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۴۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: الیاس اور خضر (علیہما السلام) دونوں بھائی تھے ان کے والد فارس سے اور ان کی والدہ روم سے تھیں۔

مسند الفردوس بروایت ابوھریرہ

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۲۲۲، الضعیفہ: ۲۲۷۔

اکمال

۳۴۰۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب موسیٰ (علیہ السلام) نے خضر (علیہ السلام) سے ملاقات کی تو ایک پرندہ آیا اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈالی تو حضرت موسیٰ سے کہا آپ جانتے ہیں اس پرندہ نے کیا کہا؟ موسیٰ نے کہا کہ کیا کہتا ہے، خضر نے کہا کہ کہہ رہا ہے کہ آپ کا علم اور موسیٰ کا علم اللہ کے علم کے مقابلہ میں ایسا ہے جیسا کہ میری چونچ نے اس پانی سے لیا۔ مستدرک حاکم بروایت ابی

۳۴۰۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک خضر علیہ السلام سمندر میں اور یسع (علیہ السلام) خشکی میں (رہتے) تھے ہر رات اس بند کے پاس جمع ہوتے جسے ذوالقرنین نے بنایا تھا لوگوں اور یاجوج ماجوج کے درمیان اور حج وعمرہ کرتے تھے اور زمزم سے اتنا پیتے تھے کہ انہیں آئندہ سال تک کافی ہوجاتا۔ حارث، بروایت انس

کلام:......اس حدیث کی سند میں دوراوی متروک ہیں ا۔ ابان ۲۔ عبدالرحیم بن واقد۔

۳۴۰۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خضر اور الیاس (علیہما السلام) ہر سال موسم حج میں منیٰ میں ملتے پھر ان میں ہر ایک اپنے ساتھی کا سر مونڈتا اور ان کلمات کے ساتھ (ایک دوسرے سے) جدا ہوجاتے **بسم اللہ ما شاء اللہ** (اللہ کے نام کی مدد سے) جو کچھ اللہ نے چاہا) **لا یسوق الخیر الا اللہ** (اللہ کے سوا کوئی بھلائی نہیں چلاتا) **ما شاء اللہ لایصرف السوء الا اللہ** (جو کچھ اللہ نے چاہا اللہ کے سوا کوئی برائی نہیں دور کر سکتا) **ماکان من نعمۃ فمن اللہ** (جو کچھ اللہ نے چاہا جو نعمت بھی ہو (وہ) اللہ کی طرف سے ہی ہے **ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ** (جو کچھ اللہ نے چاہا نہیں ہے (گناہوں سے) پھرنا اور نہیں (فرمانبرداری کی) قوت مگر اللہ ہی کی مدد سے) جو شخص ان کلمات کو صبح اور شام تین دفعہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو چوری سے شیطان اور بادشاہ سے سانپ اور بچھو سے محفوظ رکھیں گے۔

دارقطنی فی الافراد، ابواسحاق الذکی فی فوائد، عقیلی فی الضعفاء، تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس الاتقان: ۴۷

کلام:......اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور علامہ ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں لایا ہے۔

اویس بن عامر القرنی رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۰۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک بہتر تابعی ایک ایسا شخص ہوگا جسے اویس کہا جائے گا اس کی والدہ ہوگی جس کے ساتھ وہ نیک سلوک کرنے والے ہوگا اگر وہ (اویس) اللہ تعالیٰ پر کوئی قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قسم میں پوا کریں گے اور اس کو جلد کی بیماری ہوگی سو وہ ٹھیک ہوجائے گا۔ پس تم اس کو حکم کرو کہ وہ تمہارے لئے استغفار کرے۔ مسلم بروایت عمر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جسے اویس کہا جائے گا یمن میں اپنی والدہ کے علاوہ کسی کو چھوڑ کر نہیں آئے گا اس کو جلد کی بیماری ہوگی پس وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا سو اللہ تعالیٰ اس سے اس بیماری کو ختم کریں گے مگر ایک درھم کی جگہ کے برابر سو جو کوئی تم میں سے اس سے ملے اس کو حکم کرے کہ وہ تمہارے لیے استغفار کرے۔ مسلم بروایت عمر

۳۴۰۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں سے میرا خلیل اویس قرنی ہے۔

ابن سعد بروایت رجل مرسلا اسنی المطالب ۲۱۰ ضعیف الجامع ۲۰۲۸)

اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر

۳۴۰۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تابعین میں سے بہتر اویس ہے۔ مستدرک حاکم بروایت علی

۳۴۰۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میری امت میں ایک شخص ہوگا جسے اویس بن عبداللہ قرنی کہا جائے گا اور اس کی سفارش میری امت میں ربیعہ اور مضر کی طرح ہوگی۔ ابن عدی فی الکامل بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ: ۳۲۷۸

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۳۱۲۔

اکمال

۳۴۰۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تابعین میں سے بہتر اویس قرنی ہے۔

مستدرک حاکم بروایت علی بیھقی تاریخ ابن عسا کز بروایت رجل

۳۴۰۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تابعین کے بہتر لوگوں میں سے اویس قرنی ہے۔ احمد بن حنبل ابن سعد بروایت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بروایت رجل من الصحابہ، احمد بن حنبل تاریخ ابن عسا کر بروایت رجل

۳۴۰۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری امت میں سے وہ لوگ ہیں جو برہنہ ہونے کی وجہ سے اپنی مسجد یا اپنی مصلیٰ میں آنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کو ان کا ایمان لوگوں سے مانگنے سے روکتا ہے، ان میں سے اویس قرنی اور فرات بن حیان ہے۔

احمد بن حنبل فی الزھد حلیۃ الاولیاء بروایت محارب بن عثار اور بروایت سالم بن ابی الجعد

۳۴۰۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تابعین میں قرن (جگہ) سے ایک شخص ہوگا جسے اویس بن عامر کہا جائے گا جسے برص کی بیماری نکلے گی، پس وہ اللہ تعالیٰ سے اس بیماری کے دور ہونے کی دعا کرے گا سو وہ کہے گا اے اللہ میرے لئے میرے جسم میں اتنی جگہ چھوڑ دے کہ میں اپنے آپ پر تیری نعمت کو یاد کروں پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے جسم سے اتنی جگہ چھوڑ دیں گے جس کے ساتھ وہ اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرے گا پس جو کوئی تم میں سے اسے پائے پھر اس سے اپنے لیے استغفار کرنے کی استطاعت رکھے پس اپنے لئے استغفار کروائے۔

ابویعلی بروایت عمر

۳۴۰۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر ایک شخص آئے گا جسے اویس کہا جائے گا جس کو جلد کی بیماری ہوگی پس وہ اس کے لئے اللہ سے دعا کرے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس بیماری کو دور کر دے گا پس جو کوئی تم میں سے اس سے ملے پس تم اس کو حکم کرو کہ وہ اس کے لیے استغفار کرے۔

ابن ابی شیبہ بروایت عمر

۳۴۰۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میری امت میں لوگوں کے آخر میں ایک شخص ہوگا جسے اویس قرنی کہا جائے گا پس اس کے جسم میں ایک تکلیف ہوگی۔ پس وہ اللہ سے دعا کرے گا۔ پس اللہ اس تکلیف کو دور کر دیں گے مگر اس کے پہلو میں ایک تھوڑا سا حصہ، جب وہ اس کو دیکھے گا تو اللہ کو یاد کرے گا، جب آپ کی اس سے ملاقات ہو پس اس کو میری طرف سے سلام کہئے اس کو حکم دیجئے کہ وہ آپ لئے دعا کرے کیونکہ وہ اپنے رب پر کریم اور اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا ہوگا۔ وہ اللہ پر قسم کھائے گا تو اللہ اس کو بری کریں گے، ربیعہ اور مضر کی طرح سفارش کرے گا۔ خطیب بغدادی تاریخ ابن عسا کر بروایت عمر

خطیب نے فرمایا کہ یہ حدیث یحییٰ بن سعیہ انصاری بروایت سعید بن مسیّب بروایت عمر بن الخطاب، بہت زیادہ غریب ہے، جس نے اس کو اس کی وجہ سے لکھا ہے۔

۳۴۰۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس اویس بن عامر مراد پھر قرن سے یمنی کمک میں آئے گا جیسے جلد کی بیماری ہوگی پس وہ ٹھیک

ہو جائے گا مگر ایک درھم کی جگہ کے برابر، اس کی والدہ ہوگی جس کے ساتھ وہ نیک سلوک کرنیوالا ہوگا اگر وہ اللہ پر قسم کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پورا فرمائیں گے سو اگر آپ اس سے اپنے لئے استغفار کرا سکیں تو (اس طرح) کریں۔

ابن سعد احمد بن حنبل مسلم، عقیلی فی الضعفاء مستدرک حاکم بروایت عمر

اویس قرنی رحمہ اللہ کی شفاعت

۳۴۰۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا ایک شخص جسے اویس کہا جائے گا (اس) کی سفارش سے لوگوں کی بہت زیادہ جماعت جنت میں داخل ہوگی۔ تاریخ ابن عساکر بطریق عبد الرحمن بن یزید بن اسلم عن ابیہ عن جدہ

۳۴۰۶۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربیعہ اور مضر کے اکثر لوگ میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے (ابن ابی شیبۃ مستدرک حاکم عقیلی فی الضعفاء تاریخ ابن عساکر بروایت حسن مرسلاً حسن فرماتے ہیں کہ یہ شخص اویس قرنی ہے)۔ تذکرۃ الموضوعات: ۹۴

۳۴۰۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مضر کے لوگوں میں سے بہت سے میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے اور آدمی اپنے گھر والوں میں سفارش کرے گا اور اپنے عمل کے برابر سفارش کرے گا۔ طبرانی بروایت ابو امامہ

۳۴۰۶۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک مسلمانوں میں سے وہ جو اس کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے ربیعہ اور مضر کی طرح ہیں۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابوامامہ، ذخیرۃ الحفاظ: ۲۰۲۷

۳۴۰۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری امت میں سے وہ جو اس کی سفارش سے جنت میں داخل ہوں گے ربیعہ اور مضر سے زیادہ ہوں گے۔

ہناد بروایت حارث بن قیس ہناد، ابو امیر کات، ابن السقطی فی معجمہ، ابن النجار بروایت ابوہریرۃ

۳۴۰۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک شخص کی سفارش سے ربیعہ اور مضر سے زیادہ جہنم سے نکلیں گے۔

ابونعیم بروایت ابوامامہ

قیس بن ساعدہ الایادی

۳۴۰۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیس پر رحم فرمائیں، کیونکہ وہ ابو اسماعیل بن ابراہیم کے دین پر ہیں۔

طبرانی بروایت غالب بن ابجر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۱۴

۳۴۰۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیس پر رحم فرمائیں! اس لئے کہ وہ میرے دادا اسماعیل بن ابراہیم (علیہما السلام) کے دین پر ہیں۔

طبرانی بروایت غالب بن ابجر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۱۴۔

زید بن عمرو بن نفیل

۳۴۰۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل زید بن عمرو کی مغفرت فرمائے اور اس پر رحم کرے! کیونکہ وہ دین ابراہیم (علیہ السلام) پر مرا ہے۔

ابن سعد بروایت سعید بن ابی مسیب مرسلاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۹۱۸ الضعیفہ: ۲۱۴۲۔

۳۴۰۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا پس میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا۔
تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ

ورقۃ بن نوفل

۳۴۰۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مجھے خواب میں دکھائے گئے یعنی ورقہ (بن نوفل) اوران پر سفید کپڑے تھے اور اگر وہ جہنمی ہوتے تو ان پر اس لباس کے علاوہ (دوسرا) لباس ہوتا۔ ترمذی، مستدرک حاکم بروایت عائشہ
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲۰۷۔
۳۴۰۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ورقہ بن نوفل کو گالی نہ دو! کیونکہ میں نے ان کے لئے ایک جنت یا (فرمایا) دو جنتیں دیکھی ہیں۔
مستدرک حاکم بروایت عائشہ
۳۴۰۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زید بن عمرو بن نفیل قیامت کے دن ایک امت (کی شکل میں) آئیں گے۔
تاریخ ابن عساکر بروایت عروۃ مرسلاً ابو یعلی تاریخ ابن عساکر بروایت عروۃ بروایت سعید بن زید مستدرک حاکم، تاریخ ابن عساکر بروایت اسامہ بن زید بن حارثہ عن ابیہ
۳۴۰۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ قیامت کے دن میرے اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے درمیان ایک امت (کی شکل میں) اٹھائے جائیں گے (ابو یعلی بغوی، ابن عدی فی الکامل، تمام بروایت جابر (حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے زید بن عمرو بن نفیل کے بارے میں پوچھا گیا تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: انہوں نے آگے یہ حدیث ذکر کی احمد بن حنبل طبرانی بروایت سعید بن زید)۔
۳۴۰۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زید بن عمرو بن نفیل میرے اور عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کے درمیان ایک امت (کی شکل میں) جمع کئے جائیں گے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت شعبی بروایت جابر ابوداؤد بروایت عروۃ مرسلاً
۳۴۰۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے زید بن عمرو بن نفیل سے سنا وہ اس چیز کو برا کہہ رہے تھے جو غیر اللہ کے لئے ذبح کی جائے (غیر اللہ کے نام پر) میں نے کوئی ایسی چیز نہیں چکھی جو بتوں پر ذبح کی گئی ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس چیز سے عزت دی کہ جس سے مجھے عزت دی یعنی اپنی رسالت۔ دیلمی بروایت عائشہ)

ورقۃ بن نوفل من الاکمال

۳۴۰۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ورقہ کو دیکھا، میں نے دیکھا کہ ان پر سفید کپڑے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ جہنمی ہوتے تو ان کے سفید کپڑے نہ ہوتے۔ احمد بن حنبل بروایت عائشہ
۳۴۰۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ تحقیق میں نے ان کو دیکھا یعنی ورقہ بن نوفل کو جنت کے پست حصہ میں نہر پر ان کا ریشم لباس ہے اور میں نے خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ایک ایسے کمرے میں دیکھا جو بانس کا ہے، اس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔
ابو یعلی تمام ابن عدی فی الکامل، تاریخ ابن عساکر بروایت جابر

معطم بن عدی

۳۴۰۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے پھر وہ مجھ سے ان بدبودار لوگوں کے بارے میں بات کرتے تو میں ان کو چھوڑ

دیتا یعنی بدر کے قیدی۔احمد بن حنبل بخاری، ابو داؤد بروایت جبیر بن مطعم

ابورغال

۳۴۰۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ابورغال کی قبر ہے اور وہ حرم میں ہوتے تھے اس کا دفاع کر کے تھے، جب وہ نکلے تو ان کو وہ سزا پہنچی جو ان کی قوم کو اس جگہ پہنچی تھی، ان کو وہیں دفن کر دیا گیا اور اس کی نشانی یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایک سونے کی چھڑی دفن کی گئی ہے اگر تم لوگ اس کو چوری کرو گے تو تمہیں بھی وہی سزا پہنچے گی ابو داؤد بروایت ابن عمر
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۶۰۸۴

تبع

۳۴۰۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تبع کو گالی مت دو کیونکہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔احمد بن حنبل بروایت سھل بن سعد
۳۴۰۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ تبع نبی تھے یا نہیں؟ اور مجھے معلوم نہیں کہ ذوالقرنین نبی تھے یا نہیں؟ اور مجھے معلوم نہیں کہ حدود اس شخص کے لئے جس پر حد جاری ہو کفارات ہیں یا نہیں؟مستدرک حاکم، عقیلی فی الضعفاء بروایت ابوھریرۃ
۳۴۰۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں کہ تبع نبی تھے یا نہیں؟ اور مجھے معلوم نہیں کہ عزیز نبی تھے یا نہیں؟ اور مجھے معلوم نہیں کہ حدود اس شخص کے لئے جس پر حدود جاری ہوں کفارات ہیں یا نہیں۔مستدرک حاکم، عقیلی فی الضعفاء بروایت ابوھریرۃ
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۴۹۹۱

عمرو بن عامر ابوخزاعۃ

۳۴۰۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے اور یہ پہلا شخص ہے جس نے سوائب (اونٹنی) کو آزاد چھوڑا اور بحرہ (اونٹنی کا بچہ) کے کان کاٹے۔احمد بن حنبل، عقیلی فی الضعفاء بروایت ابوھریرۃ
سوائب:......یہ سائبہ کی جمع ہے جس کو عرب کے ہاں آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا اس کو نہ پانی سے نہ کسی چراگاہ سے روکا جاتا تھا، اور نہ اس پر سواری کی جاتی تھی۔
بحیرۃ:......سائبہ اونٹنی جب بچہ دیتی تو اس کے کان کاٹ دیتے تھے اور اس کے بھی وہی احکام ہوتے تھے جو سائبہ کے لئے تھے اس کو بحیرۃ کہتے تھے، یہ دونوں کام سب سے پہلے عمرو بن عامر خزاعی نے کیے تھے جس کا ذکر حدیث میں کیا گیا ہے۔
۳۴۰۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک پہلا وہ شخص جس نے سوائب کو آزاد کیا اور بتوں کی عبادت کی ابوخزاعہ عمرو بن عامر ہے اور میں نے اس کو جہنم میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے۔احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود

ابوطالب

۳۴۰۹۰......رسول رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام بھلائی کہ میں اس کی امید اپنے رب سے کرتا ہوں۔

ابن سعد، تاریخ ابن عساکر بروایت عباس

کلام :.......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۴۲۱۲۔

۳۴۰۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک وہ (ابوطالب) جہنم کے پایاب پانی میں ہیں۔جہنم کی آگ ان کے پاؤں تک ہی ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے درجے میں ہوئے (یعنی ابوطالب)۔

احمد بن حنبل ، عقیلی فی الضعفاء بروایت عباس بن عبدالمطلب مسلم : ۳۵۷ اور ۳۵۸

۳۴۰۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید ان کو (ابوطالب) میری سفارش قیامت کے دن فائدہ دے۔ پس ان کو جہنم میں پایاب پانی (کی مقدار) میں کر دیا جائے گا (آگ) ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی جس سے ان کا دماغ ابلے گا یعنی ابوطالب۔

احمد بن حنبل عقیلی فی الصنعفاء بروایت ابوسعید

۳۴۰۹۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ (ابوطالب) جہنم کے پایاب پانی (کی مقدار) میں ہیں، اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے نچلے درجے میں ہیں یعنی ابوطالب۔عقیلی ضعفاء بروایت عباس مسلم: ۳۵۷ اور ۳۵۸

ابوجہل

۳۴۰۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ نے ابوجہل کو ہلاک کیا، پس تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچ فرمایا اور اپنے دین کی مدد کی۔عقیلی فی الصنفاء بروایت ابن مسعود

کلام :.......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۱۶۲۱۔

عمرو بن لحی بن قمعۃ

۳۴۰۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف جو بنوکعب کے بھائی ہیں کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہے ہیں۔مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا وہ شخص جس نے ابراہیم (علیہ السلام) کے دین کو بدلا عمرو بن قمعہ بن خندف ابوخزاعہ ہے۔

طبرانی بروایت ابن عباس

الاکمال

۳۴۰۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر جہنم پیش کی گئی، میں نے اس میں عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف کو دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے اور وہ پہلا شخص ہے جس نے عہد ابراہیم کو بدلا، سوائب (اونٹیاں) آزاد چھوڑیں اور بحیرہ (اونٹنی کے بچے) کے کان کاٹ کر چھوڑے اور اونٹوں کو آزاد چھوڑا اور بتوں کو متعین کیا اور اس کے سب سے زیادہ مشابہ جو میں نے دیکھا وہ اکثم بن ابی الجون ہے پس اکثم نے عرض کیا: یارسول اللہ! (کیا) یہ مجھے نقصان کرے گا، تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: نہیں! کیونکہ آپ مسلمان ہیں اور وہ کافر تھا۔

احمد بن حنبل ، ابن ابی شیبہ، مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۰۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ میرے سامنے پیش کی گئی، میں نے اس سے انگور کا ایک خوشہ لیا وہ میں تمہارے پاس لا رہا تھا پس میرے اور اس کے درمیان حائل کر دیا گیا اور اگر وہ میں تمہارے پاس لے آتا تو جو (لوگ) آسمان اور زمین کے درمیان ہیں وہ اس سے کھاتے اور اس میں سے (کچھ) کم نہ ہوتا پھر میرے سامنے جہنم لائی گئی سو جب میں نے اس کی گرمائش محسوس کی تو میں

اس سے پیچھے ہٹا اور بہت زیادہ جنہیں میں نے اس (جہنم) میں دیکھا وہ عورتیں تھیں کہ اگر (کوئی بات) امانت رکھی جائی تو وہ اس کو پھیلا تیں اور اگر سوال کرتیں کو اصرار کرتیں اور اگر (ان سے) مانگا جاتا تو کنجوسی کرتیں اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا ہے اور اس کے سب سے زیادہ مشابہ جو میں نے دیکھا معبد بن اکثم کعبی کو تو معبد نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول (ﷺ) کیا مجھ پر اس کی مشابہت کی وجہ سے کس چیز کا ڈر کیا جاتا ہے اور وہ اس ذات کی قسم! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! آپ مسلمان ہیں اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے عرب کو بتوں کی عبادت پر ابھارا۔ احمد بن حنبل عبد بن حمید مسند ابویعلی شاشی سعید بن منصور بروایت جابر

مالک بن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۰۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب لوگ دور دور کا سفر کریں گے اور علم تلاش کریں گے اور مدینہ کے عالم سے بڑا عالم کسی کو نہ پائیں گے۔

ترمذی مستدرک حاکم بروایت ابوھریرہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الترمذی: ۵۰۲ ضعیف الجامع: ۶۴۴۸۔

الاکمال

۳۴۱۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ مشرق اور مغرب سے علم کے حصول کے لئے نکلیں گے پس وہ مدینہ کے عالم سے بڑا عالم نہیں پائیں گے۔

طبرانی بروایت ابوموسی ذخیرۃ الحفاظ: ۶۵۰۸

اکٹھے چند قبائل کا ذکر......اکمال

۳۴۱۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے، انہوں نے کہا: اے محمد (ﷺ) بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا پھر میں زمین کے مشرق اور مغرب اور اس کی نرم اور سخت جگھوں میں گھوما سو میں نے عرب سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا، پھر اللہ نے مجھے حکم دیا پھر میں عرب میں گھوما پھر میں نے مضر سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا پھر اللہ نے مجھے حکم دیا پھر میں مضر میں سو میں نے کنانہ سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا، پھر اللہ نے مجھے حکم دیا پھر میں کنانہ میں گھوما سو میں نے قریش سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا، پھر اللہ نے مجھے حکم دیا پھر میں قریش میں گھوما سو میں نے بنی ہاشم سے بہتر کوئی قبیلہ نہ پایا، پھر مجھے حکم دیا پھر میں نے بنی ہاشم میں سے چنا سو میں نے آپ کی ذات سے بہتر کوئی ذات نہ پائی۔

حکیم بروایت جعفر بن محمد بن ابیه معضلا

۳۴۱۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلم (قبیلہ) اللہ تعالیٰ اس کو سلامت رکھے اور غفار (قبیلہ) اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے۔

طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۱۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس قبیلہ یعنی لخم اور جذام کو شام میں ظہر اور ضرع کے ذریعہ مددگار بنایا جیسا کہ یوسف (علیہ السلام) کو اپنے اہل کی لئے مددگار بنایا۔ طبرانی بروایت عبداللہ بن سوید الھانی

۳۴۱۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے میرے اہل کو عزت دی کہ میرے پیچھے رہیں گے، مہاجرین قریش سے اور انصار اسلم اور غفار سے۔ مستدرک حاکم طبرانی بروایت ابورھم غفاری

۳۴۱۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلافت قریش میں اور قضاء انصار میں اور اذان حبشہ میں اور جہاد اور ہجرت تمام مسلمانوں اور مہاجرین میں ہے۔

ابن جریر بروایت عتبہ بن عبد

۳۴۱۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہاجرین اور انصار دنیا اور آخرت میں آپس میں دوست ہیں، قریش کے آزاد کردہ اور ثقیف سے آزاد کردہ آپس میں دنیا وآخرت دونوں میں دوست ہیں۔

طحاوی احمد بن حنبل، ابو یعلی، ابن حبان طبرانی، مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت جریر، طبرانی بروایت ابن مسعود

۳۴۱۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار پاکدامن اور بردبار ہیں اور لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع ہیں، ان میں سے مسلمان مسلمانوں کے اور ان میں گناہ گار گناہ گار کے تابع ہیں۔ ابن جریر تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہارے درمیان فیصلہ نہ کروں؟ رہے تم اے انصار کی جماعت! تو میں تمہارا بھائی ہوں اور رہے تم اے مہاجرین کی جماعت! تو میں تم سے ہوں اور رہے تم اے بنی ہاشم تو تم مجھ سے ہو اور میری طرف (منسوب) ہو۔

طبرانی بروایت کعب بن عجرہ

بنو ہاشم کی فضیلت

۳۴۲۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں بہتر عرب ہیں، اور عرب میں بہتر قریش ہیں اور قریش میں بہتر بنو ہاشم ہیں اور عجم میں بہتر فارس ہیں اور سوڈان میں بہتر نوبہ ہیں اور رنگ میں بہتر زرد رنگ ہے اور بہتر مال عقر دہی (وہ مال جو اصل ہو جس سے نفع ہو اور وہ بڑھے) اور بہترین خضاب کتم مہندی ہے، (کتم یہ ایک پودہ ہے جس میں سرخی ہوتی ہے)۔

دیلمی بروایت علی تذکرۃ الموضوعات: ۱۱۲، ۱۱۳ التنزیۃ: ۳۶۲

۳۴۱۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا گویا کہ رحمت بنو سالم اور بنو بیاض کے درمیان واقع ہوئی، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی جگہ منتقل ہو جائیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: نہیں! لیکن وہاں اپنے مردوں کو دفن کرو۔

باوردی بروایت ابراھیم بن عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ عن ابیہ عن جدہ

۳۴۱۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے عرب کے داداد یکھے تو بنو عامر کے دادا اونٹ (کی طرح) گندمی سرخی مائل رنگ والے جو درخت کے کناروں سے کھا رہے ہوں اور میں نے غطفان کے دادا دیکھے تو وہ سبز چٹان (کی طرح) جس سے چشمے پھوٹ رہے ہوں اور میں نے بنو تمیم کے دادا دیکھے سرخ لمبے پہاڑ (کی طرح) جسے اس کے پیچھے والے نقصان نہیں دے سکتے تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا! بیشک وہ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: ان کے بارے ٹھہرو! ٹھہرو! بیشک وہ بڑی پیشانی والے، ثابت قدم آخری زمانے میں حق کے مددگار ہیں۔

دیلمی بروایت عمر و عوفی

۳۴۱۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبد مناف قریش کی عزت ہیں اور اسد بن عبد العزی اس (قریش) کے رکن اور بازو ہیں اور عبد الدار اس کے سردار اور صف اول کے لوگ ہیں زھرہ　بنو تمیم اور عدی اس کی زینت ہیں اور مخزوم اس (قریش) میں اس کی تروتازگی میں پیلو کے درخت (کی طرح) ہیں اور اسھم اور جمع اس کے بازو ہیں اور عامر اس کے شیر اور اس کے شہسوار ہیں اور قریش قصی کی اولاد کے تابع ہیں اور لوگ قریش کے تبع ہیں۔

رامھرمزی فی الامثال بروایت عثمان بن ضحاک مرسلا

۳۴۱۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غفار اسلم، جہینہ وار مزینہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) کے محبوب ہیں۔

(طبرانی بروایت معقل بن سنان

۳۴۱۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش عرب کے سردار اور قیس اس کے شہسوار اور تمیم اس کی پن چکی (کی طرح) ہیں۔

رامھرمزی فی الامثال بروایت وضین بن مسلم مرسلا

۳۴۱۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنانہ عرب کی عزت ہیں، اورتم اس کی بنیادیں اوراسد اس کی دیواریں اور قیس اس کے شہسوار ہیں۔

دیلمی بروایت ابو ذر

۳۴۱۱۶۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیس جنگوں کے دن لوگوں میں شیر ہیں اوریمن اسلام کی چکی ہے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت اوازاعی بلاغاً

۳۴۱۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یادداشت کودس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس ترک میں نو حصے ہیں اورایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے اور کنجوسی کودس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے فارس میں اورایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے، اور بہادری کودس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے سودان میں اورایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے اورشرم وحیاء کودس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے عرب میں اورایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے اورتکبر کودس حصوں میں تقسیم کیا گیا پس نو حصے روم میں اورایک حصہ باقی تمام لوگوں میں ہے۔

کتاب البخلاء خطیب بغدادی بروایت سیف بن عمرو بروایت بکر بن وائل بروایت محمد بن مسلم اللالی : ۱۵۷۱

۳۴۱۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لحیان رعل اور ذکوان پر لعنت فرماتے اور عصیہ کہ انہوں نے اللہ اوراس کے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اسلم اللہ تعالیٰ اس کوسلامت رکھے اور غفار اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے اے لوگو! میں نے ہی یہ نہیں کہا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہے۔

ابن ابی شیبة بروایت خفاف بن ایماء غفاری

۳۴۱۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربیعہ اور مضر کو برُا نہ کہو، کیونکہ وہ مسلمان ہیں اور قیس کو برا نہ کہو، اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۱۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابودرداء! جب آپ فخر کریں تو قریش پر فخر کریں جب کثرت عدد پر فخر کریں تو تمیم کے ذریعہ کثرت عدد پر فخر کریں جب جنگ کریں تو قیس کے ساتھ (مل کر) جنگ کریں خبردار! بیشک ان کے چہرے کنانہ ہیں اوران کی زبان اسد ہیں اوران کی شہسوار قیس ہیں بیشک اللہ کے اے ابودرداء اس کے آسمان میں شہسوار ہیں جن کے ذریعہ وہ (اللہ تعالیٰ) اپنے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں اوروہ فرشتے ہیں اور (اللہ تعالیٰ کے) زمین میں شہسوار ہیں جن کے ذریعہ (اللہ تعالیٰ) اپنے دشمنوں سے قتال کرتے ہیں اوروہ قیس ہیں اے ابودرداء! جب اسلام کاصرف ذکر ہی باقی رہے گا اورقران کی صرف نشانی ہی باقی رہے گی تو آخری جوشخص اسلام کی طرف سے قتال کرے گا تووہ قیس کا ہی ایک آدمی ہوگا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا! اے اللہ کے رسول! کون سے قیس میں سے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: سلیم میں سے (تمام تاریخ، ابن عساکر انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث بہت غریب ہے بروایت ابودرداء اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ابی کریمہ ہے جس کو ابوحاتم نے ضعیف قرر دیا ہے اوربن عدی نے کہا کہ اس راوی کی عام حدیثیں منکر ہیں)

۳۴۱۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کے قبیلوں کی بہتری نہ بتاؤں؟ حقیقی! اطمینان توقبیلہ کندہ کا ہے اور حقیقی بادشاہت تو رحمٰن کی ہے اور کچھ لدیر اور کچھ کمزور جماعت اشعریین کی ہیں اور کچھ کمزور جماعت خولاں سے ہیں۔البغوی بروایت ابونجیح القیس

۳۴۱۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بادشاہ لوگوں میں سے بہتر بادشاہ حمیر اورسفیان کے ہیں اورسکون اوراشعریین کے۔

طبرانی بروایت ابواسامہ

الفرس الاکمال سے

۳۴۱۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی ایسے حکم کا ارادہ فرماتے ہیں جس میں نرمی ہوتو اس کی وحی مقرب فرشتوں کو فارسی میں کرتے ہیں اور جب کسی ایسے حکم کا ارادہ کرتے ہیں جس میں سختی ہوتو اس کی وحی واضح عربی (زبان) میں کرتے ہیں۔دیلمی بروایت ابوامامہ

کلام:......اس حدیث کی سند میں جعفر بن زبیر متروک راوی ہے۔

۳۴۱۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کالے جھنڈے سامنے آئیں تو فارس کا اکرام کرو! کیونکہ تمہاری حکومت ان میں سے ہے۔

خطیب بغدادی دیلمی بروایت ابن عباس اور ابوھریرۃ

۳۴۱۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجم میں سے اسلام کے ساتھ سب سے زیادہ نیک بخت فارس والے ہیں، اور عرب میں سے اس کے ساتھ سب سے زیادہ بدبخت یہ قبیلہ بھریا (فرمایا) تغلب ہے۔ ابو نعیم فی المعرفہ بروایت اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری عن ابیہ عن جدہ

۳۴۱۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام میں سب سے عظیم حصہ والے فارس والے ہیں۔

مستدرک حاکم فی تاریخہ دیلمی بروایت ابوھریرہ

۳۴۱۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے عراق والوں پر بددعا کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ایسا نہ کریں میں نے اپنے علم کے خزانے ان میں رکھے ہیں، اور ان کے دلوں میں رحمت ڈالی ہے (خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت معاذ، ابن عساکر نے کہا: اس کی سند میں ابو عمر محمد بن احمد حلیمی منکر الحدیث مقل ہے)

۳۴۱۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا ان پر یا (فرمایا) ان میں سے بعض پر اعتماد تم پر (یا فرمایا) تم میں سے بعض پر اعتماد سے زیادہ ہے (بعض حیثیت کے اعتبار سے) (ترمذی غریب) بروایت ابوہریرۃ) راوی نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۱۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا پر ہو جس کو عرب نہیں لے سکتے ہوں تو اس کو فارس کے لوگ حاصل کریں گے۔

طبرانی بروایت قیس بن سعد

فارس کے لوگوں کے لئے پیشین گوئی

۳۴۱۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا پر ہو تو ابناء فارس کے لوگ اس کو پالیں گے۔

طبرانی بروایت ابن مسعود، ابن ابی شیبة بروایت ابوھریرہ

۳۴۱۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر علم ثریا پر ہو تو فارس کے لوگ اس کو حاصل کرلیں گے۔ حلیة الاولیاء بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فارسی میں بات کرے گا تو اس کی شرارت بڑھے گی اور اس کی مروت کم ہوگی (ابن عدی کامل مستدرک حاکم (وتعقب) بروایت انس ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لایا ہے۔ ترتیب الموضوعات: ۸۴۴ التنزیہ ۲۹۱۲)

۳۴۱۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوایوب! اس کو فارسی ہونے پر عار مت دلاؤ! کیونکہ اگر دین ثریا پر ہو تو ابناء فارس اس کو حاصل کرلیں گے۔

الشیر ازی فی الالقاب بروایت سفینہ

۳۴۱۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے بہت سی کالی بکریاں دیکھیں جس میں بہت سی سفید بکریاں داخل ہوئیں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا! اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کا کیا مطلب لیا؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: عجمی لوگ تمہارے دین اور تمہارے نسب میں تمہارے شریک ہوں گے، اگر ایمان ثریا پر ہو تو عجم کے لوگ اس کو حاصل کرلیں گے اور ان میں سب سے زیادہ نیک بخت فارس ہیں۔

مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۴۱۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب) دیکھا کہ میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں اور اس کنویں پر بکریاں ہیں جس سے میرا ابکرا جفتی کر رہا ہے پھر میرے پاس بہت سے بھیڑ آئے تو میں نے ان سے عجمی مراد لئے جو اسلام میں داخل ہوں گے۔

دیلمی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس کی مخلوق میں دو بہتر چیزیں ہیں، عرب سے اس کی مخلوق میں بہتر قریش ہیں اور عجم سے فارس۔
دیلمی بروایت عبداللہ بن رزق مخزومی

۳۴۱۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس میں سے جو اسلام لائے تو وہ قریش میں سے ہے وہ ہمارے بھائی اور ہمارے عصبہ ہیں۔
دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۱۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس والے اولاد اسحاق ہیں۔مستدرک حاکم فی تاریخہ بروایت ابن عمر

۳۴۱۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو عجمی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی فارس اور روم۔احمد بن حنبل، طبرانی بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۱۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے چند امتیں دکھائی گئیں جو جنت کی طرف زنجیروں میں لے جائے جارہے ہیں۔
حاکم، فی الکنی، بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کس وجہ سے ہنسا؟ میں نے اپنی امت میں سے فارس کو دیکھا جو زبردستی زنجیروں میں جنت کی طرف لے جائے جارہے ہیں عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: (وہ) عجم میں سے وہ لوگ ہیں جنہیں مہاجرین قید کریں گے پھر ان کو اسلام میں داخل کریں گے۔طبرانی بروایت ابوالطفیل

۳۴۱۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر میں نے تعجب کیا جو زنجیروں میں جنت میں داخل ہوں گے۔بخاری بروایت ابوھریرۃ

پانچواں باب......اہل بیت کے فضائل میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل......اجمالی فضائل

۳۴۱۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب شدید ہو جنہوں نے مجھے اپنی اولاد کے بارے میں تکلیف دی۔
مسند الفردوس بروایت ابوسعید

۳۴۱۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہوا۔مستدرک حاکم بروایت ابوذر ذخیرۃ الحفاظ: ۱۹۹۹
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۹۷۴

۳۴۱۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے وہ لوگ جن کی قیامت کے دن میں شفاعت کروں گا میرے اہل بیت ہیں پھر جو زیادہ قریب ہیں پھر جو قریش کے زیادہ قریب ہیں پھر وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی یمنی لوگوں میں سے۔پھر تمام عرب پھر تمام عجم اور جن کی میں پہلے سفارش کروں وہ زیادہ فضیلت والے ہیں۔طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن عمر التنزیہ: ۳۷۷۱، ۳۷۸، اللآلی ۴۵۰۲

۳۴۱۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہیں جو میرے بعد تم میں سے میرے اہل کے لئے بہتر ہوں۔
مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۱۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے یہ بات مانگی کہ میری امت میں سے جس کی طرف میں شادی کروں اور میری امت میں سے جو کوئی میری طرف شادی کرے وہ میرے ساتھ جنت میں ہو سو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرما دیا۔
طبرانی، مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۳۴۱۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میں اہل جنت سے ہی نکاح کراؤں اور اہل جنت سے ہی نکاح کروں۔
شیرازی فی الالقاب بروایت ابن عباس

۳۴۱۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرمایا۔ ابوالقاسم بن بشران فی اما لیه بروایت عمر ان بن حصین

۳۴۱۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے غذا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔
ترمذی، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس اسنی المطالب: ۶۳ ذخیرة الحفاظ ۱۱۱۲

۳۴۱۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی ہے جو اس میں سوار ہو وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ڈوب گیا۔ البزار بروایت ابن عباس اور بروایت ابن زبیر مستدرک حاکم بروایت ابوذر
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۲۴۷)

۳۴۱۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی میرے اہل بیت میں سے کسی کی طرف اچھائی کا ہاتھ بڑھائے تو میں اس کو اس پر قیامت کے دن بدلہ دوں گا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت علی
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۶۷۷، الکشف الالٰہی: ۸۱۸

۳۴۱۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عبدالمطلب کے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ کوئی اچھا کرے اور دنیا میں اس کا بدلہ نہ دے سکے تو مجھ پر اس کا بدلہ ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے۔ خطیب بغدادی بروایت عثمان

۳۴۱۵۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے خاندان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔ تاریخ ابن عسا کر بروایت علی
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:: ۵۳۱۵

اہل بیت امت کے لئے امان ہیں

۳۴۱۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔
ابویعلی بروایت سلمه بن الا کوع اسنی المطالب: ۱۶۲۵
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۸۷

۳۴۱۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا کہ جو ان میں سے توحید کا اقرار کرے گا اور مجھ پر صرف پہنچا دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں دیں گے۔ مستدرک حاکم بروایت انس ذخیرة الحفاظ: ۵۹۳۵
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۲۳

۳۴۱۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صراط پر تم میں سے سب سے زیادہ ثابت قدم تم میں سے میرے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ زیادہ محبت کرنیوالا ہے۔ ابن عدی کامل مند الفردوس بروایت علی ذخیرة الحفاظ: ۹۳
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۳۴

۳۴۱۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی بھی زمین پر نہیں اترے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ مجھے سلام کہے اور مجھے اس بات کی خوشخبری دے کہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنتی

جوانوں کے سردار ہیں۔ترمذی بروایت حذیفه

۳۴۱۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری لڑائی ہے ان لوگوں کے ساتھ جوان سے لڑائی کرے اور صلح ہے ان لوگوں کے ساتھ جوان سے صلح کرے۔

ترمذی، ابن ماجه مستدرک حاکم بروایت زید بن ارقم ذخیرة الحفاظ: ۷۴۸

۳۴۱۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا کہ جب ان کے ساتھ میرے اہل بیت میں سے کوئی بیٹھے تو وہ ان کی بات کو کاٹتے ہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اللہ کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے ان سے محبت کرے۔ابن ماجه بروایت عباس بن عبدالمطلب

۳۴۱۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرے اور ان دونوں اور ان دونوں کے والدین سے محبت کرے تو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں ہوگا۔احمد بن حنبل، ترمذی بروایت علی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۵۳۴۴

جنت کے سردار

۳۴۱۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم عبدالمطلب کی اولاد جنتیوں کے سردار ہیں میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت انس

کلام:......ضعیف ہے الجامع :۵۹۵۵، ابن ماجہ: ۸۸۸

الاکمال

۳۴۱۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صراط پر تم میں سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہے جو تم میں سے میرے اہل بیت میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ محبت کرنے والا ہے۔ابن عدی کامل اور دیلمی بروایت علی

یہ حدیث ۳۴۱۵۷ میں گذر چکی ہے ذخیرۃ الحفاظ :۹۳

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۱۳۴

۳۴۱۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری لڑائی ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تمہارے ساتھ لڑائی کرے اور صلح ہے ان لوگوں کے ساتھ جو تم سے صلح کرے، یہ بات رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے بارے میں فرمائی۔

احمد بن حنبل، طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابوهریره ذخیرة الحفاظ : ۷۴۸

یہ حدیث ۳۴۱۵۹ میں گذر چکی ہے۔

۳۴۱۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور فاطمہ، حسن اور حسین اکٹھے ہوں گے قیامت کے دن اور وہ جنہوں نے ہم سے محبت کی کھائیں گے اور پئیں گے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان جدائی کردی جائے۔طبرانی، تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۴۱۶۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک وہ جو جنت میں پہلے داخل ہوں گے میں اور آپ اور فاطمہ اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا ہم سے محبت کرنے والے؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تمہارے پیچھے۔

مستدرک حاکم وتعقب بروایت علی

۳۴۱۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ علی اور حسن اور حسین جنت میں ایسے سفید گنبد میں ہوں گے جس کی چھت رحمٰن کا عرش ہوگا۔

(تاریخ ابن عسا کر بروایت عمر

کلام:......اس حدیث کی سند میں عافر بن زیاد ثوبانی ہے دارقطنی نے کہا کہ یہ واضع حدیث ہے۔

۳۴۱۶۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی باپ کے ہر بیٹوں کے ایسے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں مگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی اولاد کہ میں ان کا ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں اور وہ میری اولاد ہے وہ میری مٹی سے پیدا کئے گئے ہلاکت ہے ان کی فضیلت کو جھٹلانے والوں کے لئے جو ان سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرے گا، جو ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند رکھیں گے۔

تاریخ ابن عساکر مستدرک حاکم بروایت جابر

۳۴۱۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح (علیہ السلام) کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔ ابن جریر بروایت ابوذر

۳۴۱۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح (علیہ السلام) کی کشتی کی سی ہے سو جو نوح (علیہ السلام) کی قوم میں سے اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو ان سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ (اور ان کی مثال) بنی اسرائیل میں حطہ کے دروازہ کی مثال ہے۔

طبرانی بروایت ابوذر

کلام:......ہیثمی نے اس حدیث کو مجمع الزوائد: ۱۶۸۹ میں ذکر کیا اور بزار اور طبرانی نے اس کو ذکر کیا اس کی سند میں حسن بن ابی جعفر متروک راوی ہے۔

۳۴۱۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اس کی مدت میں اس کے لئے برکت ہو اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی عطاء کردہ نعمتوں کے ذریعہ فائدہ دیں تو وہ میرے اہل میں میرا اچھی طرح جانشین ہو اور جو ان میں میرا جانشین ہوا (بری طرح) تو اس کا معاملہ کاٹ دیا جائے گا (اس کی زندگی اچھی نہ ہو گی) اور وہ قیامت کے دن اس طرح میرے پاس آئے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔

ابوالشیخ فی تفسیر، ابونعیم بروایت عبداللہ بن بدر خطمی عن ابیہ

۳۴۱۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور آپ اور یہ سونے والا یعنی علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور حسن (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قیامت کے دن ایک ہی جگہ میں ہوں گے۔ احمد بن حنبل، طبرانی بروایت علی مستدرک حاکم بروایت ابو سعید

۳۴۱۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک میں نے اپنے رب سے یہ بات مانگی کہ میری امت سے جس کی طرف میں شادی کروں اور میری امت میں سے جو کوئی میری طرف شادی کرے تو وہ جنت میں میرا ساتھ ہو تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطاء کر دیا۔ ابن نجار بروایت ابن عمر

۳۴۱۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی عورتوں میں سے کسی سے نکاح نہیں کیا اور نہ ہی اپنی عورتوں میں سے کسی کا نکاح کرایا مگر اس اجازت کے ساتھ ہی جو جبرئیل (علیہ السلام) اللہ عزوجل سے لے کر آئے۔ (ابن عدی کامل اور انہوں نے کہا کہ اس اسناد سے یہ باطل ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت انس، ذخیرۃ الحفاظ : ۴۷۸۳

قرابت داروں کے لئے جنت کی بشارت

۳۴۱۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنے قرابت والوں کے لئے جنت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے یقینی طور پر مجھے دے دی۔

ابوالخیر حاکمی قزوینی بروایت ابن عباس

۳۴۱۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی طرف میں شادی کروں یا جو میری طرف شادی کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو آگ پر حرام کر دیا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابن ابی اوفی

۳۴۱۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور علی اور فاطمۃ اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قیامت کے دن عرش کے نیچے ایک گنبد میں ہوں گے۔ طبرانی بروایت ابوموسیٰ الالی: ۳۹۲۱۱

۳۴۱۷۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے وہ لوگ جو میرے پاس حوضِ کوثر پر آئیں گے میرے اہل بیت ہیں اور وہ لوگ جو میری امت میں سے مجھ سے محبت کریں۔ دیلمی بروایت علی

۳۴۱۷۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری سفارش میری امت کے ان لوگوں کے لئے ہے جو میرے اہل بیت سے محبت کرے، جو میرا گروہ ہے۔ طیب بغدادی بروایت علی

۳۴۱۸۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار قسم کے لوگ ہیں جن کا قیامت کے دن میں سفارش کرنے والا ہوں گا میری اولاد کا اکرام کرنے والا، ان کی ضرورتیں پوری کرنے والا جب وہ (اہل بیت) کسی معاملہ میں پریشان ہوں تو ان کے معاملات میں کوشش کرنے والا۔

دیلمی بطریق عبداللہ بن احمد بن عامر عن ابیہ بروایت علی بن موسی رضاعی عن آبائہ عن علی تذکرۃ الموضوعات ۹۸ اللالی: ۱۴۴

۳۴۱۸۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! بیشک یہ مسجد جنبی اور حائضہ عورت کے لئے حلال نہیں مگر نبی (ﷺ) اور ان کی ازواج مطہرات اور فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بیت محمد (ﷺ) اور علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے خبردار! میں نے تمہارے لئے وضاحت کردی تاکہ تم گمراہ نہ ہو۔ طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۱۸۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! بے شک میری یہ مسجد عورتوں میں سے ہر حائضہ پر اور آدمیوں میں سے ہر جنبی پر حرام ہے مگر محمد (ﷺ) اور اس کے اہل بیت علی، فاطمہ، حسن، حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پر (دارقطنی بروایت ام سلمہ اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اللآلی: ۱/۳۵۳۔ ۳۵۴ الوضع فی الحدیث ۲/۲۲۲

۳۴۱۸۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! یہ مسجد جنبی مرد اور حائضہ عورت کے لیے حلال نہیں مگر رسول اللہ ﷺ اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے خبردار! میں نے تمہارے لیے چیزیں بیان کردیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ (دارقطنی بروایت ام سلمہ اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ام سلمہ)

۳۴۱۸۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! بیشک میں تمہارے آگے جانے والا ہوں اور بیشک میں تمہیں اپنی اولاد کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں تمہارے وعدے کی جگہ حوض کوثر ہوگی۔ مستدرک حاکم بروایت عبدالرحمن بن عوف

۳۴۱۸۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میرے اہل بیت پر (رحم فرما) اور ان کو ہر مسلمان کے پاس میں امانت رکھتا ہوں۔ ابن عساکر بروایت انس

۳۴۱۸۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ بیشک آپ نے اپنی خاص رحمتیں اور اپنی عام رحمتیں اور اپنی مغفرت اور اپنی رضامندی ابراہیم (علیہ السلام) اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر کیں اے اللہ! بیشک وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں سو آپ اپنی خصوصی رحمتیں اور اپنی عام رحمتیں اور اپنی بخشش اور اپنی رضامندی مجھ پر اور ان پر فرمائیں یعنی علی فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ طبرانی بروایت واثلہ

۳۴۱۸۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آپ کی طرف نہ کہ جہنم کی طرف ہیں میں اور میرے اہل بیت۔ طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۱۸۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے۔

ابن ابی شیبۃ مسدد، حکیم، ابویعلی طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت سلمہ بن اکوع اسنی المطالب: ۱۳۵

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۸۷)

۳۴۱۸۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے زمین والوں کے لئے ڈوبنے سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے اختلاف سے امان ہیں جب عرب کا کوئی قبیلہ ان سے مخالفت کرے تو وہ شیطان کا گروہ ہوگا۔ مستدرک حاکم وتعقب بروایت ابن عباس

ہیثمی نے مجمع الزوائد: ۹/۱۷۴ میں اسکو ذکر کیا طبرانی نے اسکو روایت کیا اس کی سند میں موسیٰ ابن عبیدہ ربذی متروک راوی ہے۔

۳۴۱۹۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں جب وہ چلے جائیں گے تو ان کے پاس وہ چیز آجائے گی جنکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے امان ہوں جب تک میں ان میں رہوں سو جب میں چلا جاؤں تو ان کے پاس

وہ چیزیں آ جائیں گی جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں، جب میرے اہل بیت چلے جائیں گے تو ان کے پاس وہ چیز آ جائے گی جنکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔مستدرک حاکم وتعقب بروایت جابر

۳۴۱۹۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے مردوں میں بہتر علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں اور تمہارے جوانوں میں بہتر حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں اور تمہاری عورتوں میں بہتر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں۔خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن مسعود

۳۴۱۹۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے ایک فرشتہ پیش کیا گیا جس نے اس بات کی اجازت لی کہ وہ مجھ پر سلام بھیجے اور مجھے اس بات کی خوش خبری دے کہ بے شک فاطمہ (۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔الرویانی ابن حبان مستدرک حاکم بروایت حذیفہ

۳۴۱۹۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا جو باتیں کرتے ہیں سو جب وہ میرے اہل بیت میں سے کسی شخص کو دیکھیں تو اس کی بات کو کاٹتے ہیں اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے کسی شخص کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ وہ اللہ کے لئے اور ان کی مجھ سے قرابت کی وجہ سے ان سے محبت کریں۔

ابن ماجه، رویانی، طبرانی، تاریخ ابن عساکر بروایت محمد بن کعب قرضی بروایت عباس بن عبدالمطلب

یہ حدیث ۳۴۱۶۰ میں گذر چکی ہے۔

۳۴۱۹۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ان لوگوں سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان لوگوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا یعنی حسن اور حسین اور فاطمہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔تاریخ ابن عساکر بروایت زید بن ارقم

۳۴۱۹۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درجہ ہے جس کو وسیلہ کیا جاتا ہے جب تم اللہ سے مانگو تو میرے لئے وسیلہ مانگو۔(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس میں آپ کے ساتھ کون رہے گا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا علی فاطمہ، اور حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ابن مردویہ بروایت علی

۳۴۱۹۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوان دونوں یعنی حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے اور ان دونوں کے والد اور ان دونوں کی والدہ سے محبت کرے گا تو وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔طبرانی بروایت علی

۳۴۱۹۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے میرے اہل کے بارے میں تکلیف دی تو اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

ابونعیم بروایت علی

۳۴۱۹۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ بات اچھی لگے کہ وہ میری زندگی گزارے اور میری موت مرے اور ہمیشگی کی اس جنت میں ٹھہرے جس میں میرے رب نے خود درخت لگا دیئے سو وہ میرے بعد علی سے دوستی کرے اور ان کے ولی سے دوستی کرے اور میرے بعد میرے اہل بیت کی اقتداء کرے اس لیے کہ وہ میری اولاد ہیں میری مٹی سے پیدا کئے گئے اور انھیں میری سمجھ اور میرا علم دیا گیا ہو سو ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہو جو میری امت میں سے ان کی فضلیت کو جھٹلانے والے ہیں جو ان میں میری قرابت کو ختم کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو میری شفاعت میں حصہ نہ دے۔طبرانی رافعی بروایت ابن عباس

۳۴۱۹۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے تو وہ ان تین چیزوں میں سے کسی ایک وجہ سے اس طرح کرتا ہے، یا تو منافق ہے یا دہ زنا سے ہے یا ایسا شخص ہے کہ اس کی ماں اس کے ساتھ ناپاکی میں حاملہ ہوئی ہے۔

البارودی ابن عدی کامل بیهقی بروایت علی

۳۴۲۰۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنے بیٹوں میں بہتر ہیں اور ہمارے بیٹے ان کے بیٹوں سے بہتر ہیں اور ہمارے پوتے ان کے پوتوں سے بہتر ہیں۔طبرانی بروایت معاذ

۳۴۲۰۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت ہیں ہم پر کسی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔الدیلمی بروایت انس

۳۴۲۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوسکتا یہاں تک وہ اللہ کے لئے اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت کرے۔ احمد بن حنبل بروایت عبدالمطلب بن ربیعہ

۳۴۲۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بغض رکھے گا ہمارے ساتھ کوئی اور نہ ہم سے کوئی حسد رکھے گا مگر قیامت کے دن اس کو آگ کے کوڑوں کے ساتھ حوض کوثر سے دھتکارا جائے گا۔ طبرانی بروایت السیدالحسن

۳۴۲۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اھل بیت سے کوئی بھی بغض نہیں رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

مستدرک حاکم بروایت ابو سعید

۳۴۲۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! بیشک سب سے پہلے چار وہ لوگ جو جنت میں داخل ہوں گے میں اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری اولاد ہماری پیٹھوں کے پیچھے ہوں گے اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہونگیں اور ہمارا گروہ ہمارے دائیں اور بائیں ہوگا۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت علی اور اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عمر والبجلی ضعیف ہے، عدی نے کامل میں فرمایا کہ اس نے چند حدیثیں بیان کی ہیں جن پر اس کا پیچھا نہیں کیا گیا طبرانی بروایت محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ)

۳۴۲۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! بیشک اسلام عریاں ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اس کا رنگ ہدایت ہے اس کی زینت حیاء ہے اور اس کا ستون پرہیزگاری ہے اور اس کا سرمایہ نیک کام ہے اور اسلام کی اساس میری محبت اور میری اہل بیت کی محبت ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۴۲۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم میں دو کام جمع نہیں کئے ہیں۔ (۱) نبوت۔ (۲) خلافت۔

شیرازی فی الالقاب بروایت ام سلمہ

بیشک علی، فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے خلافت مانگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے اس کے بعد یہ حدیث ذکر کی۔

دوسری فصل......اہل بیت کے مفصل فضائل کے بارے میں

فاطمہ رضی اللہ عنہا

۳۴۲۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! خوشخبری لے بیشک مہدی تجھ سے ہوگا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت حسین

۳۴۲۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا: اے جمع ہونے والو! اپنے سروں کو جھکاؤ اور اپنی نگاہیں نیچی کرو یہاں تک کہ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمد (ﷺ) صراط سے گذر جائیں وہ (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ستر ہزار حورعین میں سے لڑکیوں کے ساتھ بجلی کی طرح گذر جائیں گی۔ ابو بکر فی الغیلانیات بروایت ابو ایوب

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۶۵، ۶۶۶ الکشف الالٰہی: ۳۴

۳۴۲۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا اے لوگو! اپنی نگاہیں پست کرلو، یہاں تک کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف بڑھ جائیں۔ ابوبکر فی الغیلانیات بروایت ابو ایوب

۳۴۲۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا عرش کے اندر سے پکارے گا: اے لوگو! اپنی نگاہیں پست کرلو اپنی نگاہیں پست کرلو یہاں تک کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جنت کی طرف بڑھ جائیں۔ ابوبکر فی الغیلانیات بروایت ابو ہریرہ

۳۴۲۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا اور میں اس بات کا خوف کرتا ہوں کہ اس کو اس کے دین کے بارے میں

آزمائش میں ڈالا جائے گا اور بیشک میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم محمد رسول اللہ (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی۔احمد بن حنبل، بیهقی، ابو داؤد، بنا ماجه بروایت مسور بن مخزمه

۳۴۲۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک بنوهشام بن مغیرہ نے مجھ سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ علی ابن ابی طالب کا اپنی بیٹی سے نکاح کرائیں تو میں اجازت نہیں دوں گا پھر میں اجازت نہیں دوں گا یہاں تک کہ ابن ابی طالب چاہیں تو میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کرلیں پس بیشک وہ (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرا ٹکڑا ہیں، مجھے بیقرار کرے گی وہ چیز جو اسے بیقرار کرے گی اور تکلیف پہنچائے گی مجھے وہ چیز جو اسے تکلیف پہنچائے گی۔احمد بن حنبل، بیهقی، ابو داؤد ترمذی، ابن ماجه بروایت مسور بن مخرمه

۳۴۲۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) مجھ سے ہر سال ایک مرتبہ قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا اور میں نہیں سمجھتا مگر یہ کہ میری موت کا وقت قریب ہوگیا ہے اور بیشک میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے مجھ سے آپ ملیں گی، آپ اللہ سے ڈریں اور صبر کریں کیونکہ بیشک میں بہترین آگے جانے والا ہوں آپ کے لیے۔بیهقی، ابن ماجه بروایت فاطمه

۳۴۲۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرا ٹکڑا ہے وہ چیز جو اسے تکلیف دے گی وہ مجھے تکلیف دے گی اور وہ چیز جو اسے تھکائے گی وہ مجھے تھکائے گی۔احمد بن حنبل ترمذی، مستدرک حاکم بروایت ابن الزبیر

۳۴۲۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کیا تجھے یہ بات پسند نہیں کہ تو مسلمانوں کی عورتوں کی سردار بن جائے۔
بیهقی بروایت فاطمه

حضرت حسنین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

۳۴۲۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا پس اس نے مجھے سلام کیا جو آسمان سے اترا اور اس سے پہلے کبھی نہیں اترا اس نے مجھے خوشخبری دی کہ حسن اور حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتیوں کے عورتوں کی سردار ہیں۔ابن عساکر بروایت حذیفه

۳۴۲۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔
ترمذی مستدرک حاکم بروایت اسامه بن زید

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۶۷۔

۳۴۲۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پردوں کے پیچھے سے پکارے گا اے جمع ہونے والو! اپنی نگاہیں پست رکھو فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بنت محمد (ﷺ) سے یہاں تک کہ وہ گزر جائیں۔تمام مستدرک حاکم بروایت علی

۳۴۲۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے ان پر اور ان کی اولاد پر آگ کو حرام کردیا۔البزار ابویعلی طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن مسعود، ترتیب الموضوعات: ۳۹۲ التنزیة: ۱/۴۱۲

۳۴۲۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل میں سے جو سب سے پہلے مجھ سے ملے گا وہ آپ ہیں اے فاطمہ! اور میری بیویوں میں سے جو سب سے پہلے مجھے ملیں گی زینب ہیں اور یہ تم میں سب سے لمبی ہتھیلی والی ہیں (یعنی سب سے زیادہ سخی ہیں)۔
تاریخ ابن عساکر بروایت واثله

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: (۲۱۵۰)

۳۴۲۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہے جس نے ان کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔(بخاری بروایت مسور)

۳۴۲۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہے، تنگی ہوگی مجھے اس چیز سے جس سے ان کو تنگی ہو اور کشادگی ہوگی مجھے اس چیز

سے جس سے ان کو کشادگی ہو، قیامت کے دن ساری رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی سوائے میرے نسب اور میرے سسرالی اور میرے دامادی کے۔
احمد بن حنبل، مستدرک حاکم بروایت مسور

۳۴۲۲۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جنتی عورتوں کی سردار ہیں مگر مریم بنت عمران (مستدرک حاکم بروایت ابوسعید)

۳۴۲۲۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا مجھے تم سے زیادہ محبوب ہے اور آپ مجھے ان سے زیادہ معزز ہیں (یہ بات آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمائی۔ طبرانی اوسط بروایت ابوھریرۃ

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۹۵۵)

۳۴۲۲۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا گوری، گندمی رنگ والی جنہیں حیض نہیں آیا اور نہ کسی نے انہیں چھوا، بیشک اللہ تعالیٰ نے ان کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا اس لئے رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے چھڑایا ہے۔
خطیب بغدادی بروایت ابن عباس، ترتیب الموضوعات: ۳۹۰ الضعیفہ: ۴۲۸

فاطمہ نام رکھنے کی وجہ

۳۴۲۲۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا نام اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) اور ان سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے چھڑایا ہے۔ دیلمی بروایت ابوھریرۃ، ترتیب الموضوعات ۳۹۱، التزیہ: ۱/۴۱۳

۳۴۲۲۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل (علیہ السلام) میرے پاس جنت کا بہی لائے۔ میں نے اس رات اس کو کھایا جب مجھے رات کے وقت (معراج میں) لے جایا گیا سو خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حاملہ ہو گئیں، سو جب میں جنت کی خوشبو کا مشتاق ہوتا تو فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی گردن سونگھ لیتا (مستدرک حاکم اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔
بروایت سعد بن ابی وقاص) تذکرۃ الموضوعات: ۲۳، ۲۴ الضعیفہ: ۱۶۸۵

کلام:.....علامہ ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ واضح جھوٹ ہے جو مسلم بن عیسیٰ صفار کی گھڑی ہوئی باتوں میں سے ہے اس لیے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو نبوت سے پہلے پیدا ہوئیں تھیں چہ جائے کہ معراج سے پہلے اور علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس طرح فرمایا ہے۔

۳۴۲۲۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا اے لوگو! اپنے سروں کو نیچے کر لو یہاں تک فاطمہ بنت محمد (ﷺ) گذر جائیں۔
ابوالحسن بن ابی بشر ان اپنے فوائد میں، خطیب بغدادی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا المتناھیۃ ۴۲۷، اللآلی ۱/۴۰۳

۳۴۲۳۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہو (رسول اللہ ﷺ نے) یہ بات فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے فرمائی۔ بخاری، ابن ماجہ، عقیلی ضعفاء بروایت عائشہ بروایت فاطمہ

۳۴۲۳۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ اترا، اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت لی کہ وہ مجھے سلام کرے، مجھے اس بات کی خوشخبری دے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت حذیفہ

۳۴۲۳۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو دنیا والوں کی عورتوں کی سردار اور تمام مسلمانوں کی عورتوں کی سردار اور اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔ مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۲۳۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دنیا والوں کی عورتوں کی سردار ہیں مریم بنت عمران (رضی اللہ عنہا) اور خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) کے بعد۔ ابن ابی شیبۃ بروایت عبدالرحمن بن ابن لیلی

۳۴۲۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا وہ شخص جو جنت میں داخل ہوگا فاطمہ بنت محمد ﷺ ہیں اوران کی مثال اس امت میں بنی اسرائیل میں مریم (رضی اللہ عنہا) کے مثل ہے۔

ابوالحسن احمد بن میمون فضائل علی رافعی بروایت بدل بن محبر بروایت عبدالسلام بن عجلان بروایت ابویزید المدنی

۳۴۲۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت روئیں! بیشک میرے گھر والوں میں مجھ سے سب سے پہلے ملنے والی آپ ہوں گی۔

طبرانی بروایت فاطمہ

۳۴۲۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ آپ کواور آپ کی اولاد کو عذاب نہیں دے گا، یہ بات آپ (ﷺ) نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے فرمائی۔طبرانی بروایت ابن عباس اللآ لی ۱/ ۲۰۲

۳۴۲۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں اوران کی خوشی کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں۔الدیلمی بروایت علی

۳۴۲۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! بیشک اللہ تعالیٰ آپ کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں اور آپ کی خوشی کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں۔ابو یعلی، طبرانی، مستدرک حاکم وتعقب اور ابونعیم فی فضائل الصحابہ اور ابن عساکر بروایت علی

۳۴۲۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اور بیشک اللہ ان کی شرمگاہ کی حفاظت کی وجہ سے ان کو اوران کی اولاد کو جنت میں داخل کرے گا۔طبرانی بروایت ابن مسعود

۳۴۲۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میری قریبی ہیں کشادگی ہوگی مجھے اس چیز سے جس سے انکو کشادگی ہوگی اور تنگی ہوگی مجھے اس چیز سے جس سے ان کو تنگی ہوگی۔طبرانی، مستدرک حاکم بروایت مسعود

۳۴۲۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرا ٹکڑا ہے اور جو شخص ان کو تکلیف پہنچائے گا سو وہ مجھے تکلیف پہنچائے گا۔

ستدرک حاکم بروایت ابوحنظلہ مرسلاً

جگر گوشہ رسول ﷺ

۳۴۲۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) میرا ٹکڑا ہیں اور میں اس بات کا خوف کرتا ہوں کہ اس کو اس کے دین کے بارے میں آزمائش میں ڈالا جائے گا اور بیشک میں حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ ہی حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! محمد رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی۔

احمد بن حنبل، بخاری مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت مسور بن مخرمہ

بے شک علی (رضی اللہ عنہا) نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا آگے راوی نے یہ حدیث ذکر کی یہ حدیث ۳۴۲۱۲ میں گذر چکی ہے۔

۳۴۲۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہیں مجھے بے قرار کرے گی وہ چیز جو اسے بیقرار کرے گی اور تکلیف پہنچائی گی مجھے وہ چیز جو اسے تکلیف پہنچائے گی۔طبرانی بروایت مسور

۳۴۲۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ٹکڑا ہیں، جوان کو ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

ابن ابی شیبۃ بروایت محمد بن علی مرسلاً

۳۴۲۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! آپ اس کے بارے میں فیصلے کا انتظار فرمائیے۔ابن سعد بروایت علباء بن احمر یشکری

بیشک ابوبکر (رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم ﷺ کو فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر راوی نے یہ حدیث ذکر فرمائی۔

الحسن والحسین رضی اللہ عنہما

۳۴۲۴۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔
احمد بن حنبل ترمذی بروایت ابوسعید طبرانی بروایت عمر اور بروایت علی اور بروایت جابر اور بروایت ابوھریرہ، طبرانی اوسط بروایت اسامہ بن زید اور بروایت براء، ابن عدی کامل بروایت ابن مسعود

۳۴۲۴۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے یہ دو بیٹے یعنی حسن اور حسین رضی اللہ عنہ جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان دونوں سے بہتر ہیں۔تاریخ ابن عساکر بروایت علی اور بروایت ابن عمر

۳۴۲۴۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے پس انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ابن سعد مستدرک حاکم بروایت حذیفہ

۳۴۲۴۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے وہ بادل نہیں دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے میرے لئے پیش کیا گیا وہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جو کبھی بھی اس رات سے پہلے زمین پر نہیں اترا، اپنے رب عزوجل سے اس بات کی اجازت لی کہ مجھے سلام کہے اور اس بات کی بشارت دے کہ حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔

احمد بن حنبل ترمذی نسائی، ابن حبان بروایت حذیفہ

۳۴۲۵۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہے حسن تو ان کے لئے میری ہیئت اور میری بزرگی ہے اور رہے حسین تو ان کے لئے میری بہادری اور میری سخاوت ہے۔طبرانی بروایت فاطمہ الزھراء

کلام:.......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۴۲۱۔

۳۴۲۵۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین دنیا کے میرے دو گلدستے ہیں۔ترمذی بروایت ابن عمر نسائی بروایت انس

۳۴۲۵۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے یہ دو بیٹے دنیا کے میرے دو گلدستے ہیں۔

ابن عدی کامل تاریخ ابن عساکر بروایت ابوبکرۃ

۳۴۲۵۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نبی بیٹیوں کے عصبہ ہیں جن کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں مگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سو میں ان کا ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں۔طبرانی بروایت فاطمہ الزھرا

۳۴۲۵۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماں کے ہر بیٹے کے عصبہ ہوتے ہیں جن کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں مگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دو بیٹے، میں ان دونوں کا ولی اور ان دونوں کا عصبہ ہوں۔مستدرک حاکم بروایت جابر، الشذرۃ: ۷۰۲ کشف الخفاء: ۱۹۶۹

۳۴۲۵۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے یہ دو بیٹے اور میرے نواسے، اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کو محبوب بنالے اور اس کو محبوب بنالے جو ان دونوں سے محبت رکھے۔ترمذی، ابن حبان بروایت اسامہ بن زید

۳۴۲۵۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں دنیا کے میرے دو گلدستے ہیں یعنی حسن اور حسین۔احمد بن حنبل، بخاری بروایت ابن عمر

۳۴۲۵۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا "بیشک تمہاری اولاد آزمائش کا ذریعہ ہیں میں نے ان دو بچوں کو دیکھا جو چل رہے تھے اور گر رہے تھے، مجھے صبر نہ ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور ان دونوں کو اٹھالیا۔

احمد بن حنبل، ابن حبان مستدرک حاکم بروایت بریدۃ

۳۴۲۵۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مجھ سے ہے یعنی حسن اور حسین علی سے۔ابوداؤد بروایت مقدام بن معد یکرب

۳۴۲۵۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتیوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے بہتر ہیں۔

نسائی مستدرک حاکم بروایت ابن عمر طبرانی بروایت قرۃ اور بروایت مالک بن عویرث مستدرک حاکم بروایت ابن مسعود

۳۴۲۶۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں مگر خالہ کے دو بیٹے یعنی عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتیوں کی عورتوں کی سردار ہیں مگر مریم بنت عمران۔

احمد بن حنبل ابویعلی طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابوسعید

۳۴۲۶۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن مجھ سے ہیں اور حسین علی سے۔

احمد بن حنبل تاریخ ابن عساکر بروایت مقدام بن معدیکرب اسنی المطالب: ۵۹۰

۳۴۲۶۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین عرش کی دو تلواریں ہیں جو لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔ طبرانی اوسط بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۲۶۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ احمد بن حنبل بخاری، بروایت ابوبکرۃ

۳۴۲۶۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں ان سے، اللہ اس سے محبت کرے گا جو حسین سے محبت کرے گا حسن اور حسین پوتوں میں سے دو پوتے ہیں۔ ابن خلدون، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت یعلی بن مرۃ

۳۴۲۶۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہل بیت میں سے مجھے سب میں محبوب حسن اور حسین ہیں۔ ترمذی بروایت انس

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۲۶۱ الضعیفہ ۱۸۴۳

۳۴۲۶۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر انسان عصبہ کی طرف منسوب ہوتا ہے مگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد، میں ان کا ولی ہوں اور میں ان کا عصبہ ہوں۔ طبرانی بروایت فاطمۃ الزہراء

اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

۳۴۲۶۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عورت کے بیٹے کہ ان کے عصبہ ان کے باپ سے ہوتے ہیں سوائے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے، میں ان کا عصبہ ہوں اور میں ان کا والد ہوں۔ طبرانی بروایت عمر

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۲۲۴، الضعیفہ: ۸۰۲

۳۴۲۶۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حسن اور حسین سے محبت کی سو تحقیق اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تحقیق اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ احمد بن حنبل، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ابوہریرۃ ذخیرۃ الحفاظ: ۵۰۵۱

۳۴۲۶۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ جنتیوں کے سردار کو دیکھے تو وہ حسن بن علی کو دیکھ لے۔ ابویعلی بروایت جابر

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۶۲۹۔

۳۴۲۷۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۳۴۲۷۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہارون (علیہ السلام) نے اپنے دو بیٹوں کا نام شبر اور شبیر رکھا اور میں نے اپنے دونوں بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا اس وجہ سے کہ ہارون (علیہ السلام) نے اپنے دونوں بیٹوں کا نام رکھا۔

البغوی، عبدالغنی فی الایضاح، تاریخ ابن عساکر بروایت سلمان

الاکمال

۳۴۲۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہے حسن تو ان کے لئے میری ہیئت اور میری بزرگی ہے اور رہے حسین تو ان کے لئے میری بہادری اور سخاوت ہے (طبرانی ابن مندہ تاریخ ابن عساکر بروایت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ وہ (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے دونوں بیٹوں کو رسول اللہ ﷺ پاس آپ ﷺ کے اس مرض میں لے کر آئیں جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آپ کے دو بیٹے ہیں آپ ان کو کسی چیز کا وارث بنادیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۴۲۔

۳۴۲۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رہے حسن میں نے ان کو اپنا حلم اور اپنی ہیئت دی ہے اور رہے حسین تو میں نے ان کو اپنی بہادری اور سخاوت دی ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت محمد بن عبیداللہ بن ابورافع عن ابیہ عن جدہ

فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھا) اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر آئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ان کو کچھ دیا ہے؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی)۔

۳۴۲۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان کا ایک فرشتہ جس نے میری زیارت نہیں کی تھی سو اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت لی سو اس نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میری امت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

طبرانی ابن نجار بروایت ابوھریرۃ

۳۴۲۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں کا نام ھارون (علیہ السلام) کے دو بیٹوں کے نام شبر اور شبیر کے ساتھ رکھا ہے۔

ابن ابی شیبۃ بروایت اعمش بروایت سالم مرسلاً

۳۴۲۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے ان بیٹوں کا نام ھارون (علیہ السلام) کے اپنے دو بیٹوں کے شبر اور شبیر اور مبشر نام رکھنے پر رکھا ہے۔

احمد بن حنبل دار قطنی فی الافراد طبرانی مستدرک حاکم بیھقی تاریخ ابن عساکر بروایت علی بغوی طبرانی بروایت سلمان

۳۴۲۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ دیکھا کہ میں اپنے ان دو بیٹوں کا نام تبدیل کر رہا ہوں۔

احمد بن حنبل، ھیثم بن کلیب شاشی مستدر حاکم وتعقب بروایت علی

بہترین نانا نانی

۳۴۲۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہیں لوگوں میں بہتر نانا اور نانی نہ بتاؤں کیا میں تمہیں لوگوں میں بہتر چچا اور پھوپھی نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں لوگوں میں بہتر ماموں اور خالہ نہ بتاؤں کیا میں تمہیں لوگوں میں بہتر باپ اور ماں نہ بتاؤں؟ حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ان کے نانا رسول اللہ ﷺ اور ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد ان کی والدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت رسول اللہ ﷺ اور ان کے والد علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) ان کے چچا جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہا) ان کی پھوپھی ام ھانی بنت ابی طالب (رضی اللہ عنہا) ان کے ماموں قاسم ابن رسول (ﷺ) ان کی خالائیں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں ان کے نانا جنت میں ان کے والد جنت میں ان کی والدہ جنت میں ان کے چچا جنت میں ان کی پھوپھی جنت میں ان کی خالائیں جنت میں اور وہ دونوں (بھی) جنت میں اور جو ان سے محبت کرے وہ جنت میں (طبرانی ابن عساکر بروایت ابن عباس، اس کی سند میں احمد بن محمد یمامی متروک راوی ہے اور ابو حاتم اور ابن صاعد نے اس کی تکذیب کی)

۳۴۲۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بیشک میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان کو اپنا محبوب بنا لے اور جوان سے بغض رکھے تو ان کو ناپسند کر یعنی حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما)۔ابن ابی شیبہ طبرانی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۲۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو ان کو اپنا محبوب بنالے۔ترمذی حسن صحیح بروایت براء

۳۴۲۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں اور نیک مسلمانوں کو تیرے حوالے کرتا ہوں یعنی حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما)

طبرانی سعید بن منور بروایت زید بن ارقم

۳۴۲۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں، جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض رکھا۔تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

۳۴۲۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین پوتوں میں دو پوتے ہیں۔طبرانی، ابونعیم، تاریخ ابن عساکر بروایت یعلی بن مرۃ

۳۴۲۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جوان سے محبت کرے میں اس سے محبت کروں گا اور جس سے میں نے محبت کی تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس سے اللہ نے محبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کو نعمتوں کے باغات میں داخل کرے گا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا یا ان دونوں پر زیادتی کی تو میں اس سے بغض رکھوں گا اور جس سے میں بغض رکھا اللہ اس کو ناپسند کرے گا اور جس کو اللہ ناپسند کرے تو اللہ اس کو جہنم کی آگ میں داخل کرے گا اور اس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔ابونعیم تاریخ ابن عساکر بروایت سلمان ابو نعیم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۲۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو ان کو اپنا محبوب بنالے۔

طبرانی بروایت اسامہ بن زید

۳۴۲۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن اور حسین میرے دو بیٹے ہیں جو ان سے محبت رکھے گا میں اس سے محبت رکھوں گا اور جس سے میں محبت کروں اللہ اس سے محبت کرے گا اور جس سے اللہ محبت کرے وہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اللہ اس کو ناپسند کرے گا اور جس کو اللہ ناپسند کرے تو وہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

مستدرک حاکم و تعقب بروایت سلمان

۳۴۲۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچہ گلدستہ ہے اور میرے گلدستے حسن اور حسین ہیں۔عسکری فی الامثال بروایت علی

۳۴۲۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے مجھے یہ خوشخبری دی کہ حسن اور حسین جنتیوں کے سردار ہیں۔

بخاری ضیاء مقدسی بروایت حذیفہ

۳۴۲۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں وہ پوتوں میں سے ایک پوتے ہیں اللہ اس سے محبت کرے گا جو حسین سے محبت کرے گا حسن اور حسین جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔تاریخ ابن عساکر بروایت ابورمثہ

۳۴۲۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنتی لوگ (جنت میں) قرار پکڑ لیں گے تو جنت کہے گی: اے رب! کیا تیرا وعدہ نہ تھا کہ تو مجھے اپنے ارکان میں سے دو رکنوں کے ذریعہ مجھے مزین کرے گا؟ تو (اللہ) کہے گا: کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کے ساتھ مزین نہیں کیا؟ تو جنت ناز و انداز میں چلے گی جس طرح دلہن ناز و انداز سے چلتی ہے (طبرانی خطیب تاریخ ابن عساکر بروایت ابن لہیعہ بروایت ابوعشانہ بروایت عقبہ بن عامر ابن عساکر نے کہا: یہ حدیث ابن الہیعہ سے بروایت ابوعشانہ مرسلا مروی ہے اور ان سے بروایت ابوعشانہ مروی ہے انہوں نے کہا: یہ بات مجھے پہنچی ہے پس آگے یہ حدیث ذکر کی اور رسول اللہ ﷺ سے مرفوع نہیں ذکر کیا میں نے کہا: یہ حدیث تو پھر معلول ہے اور ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں لایا ہے اور فرمایا: کہ اس کی سند میں احمد بن رشید بن کذاب ہے بروایت حمید بن علی بجلی اور وہ کوئی چیز نہیں۔

ترتیب الموضوعات ۳۲۹ القدسیۃ الضعیفۃ ۲۵

۳۴۲۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حسن اور حسین سے محبت کرے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جس سے میں محبت کروں اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ محبت کرے اس کو اللہ تعالیٰ نعمتوں کے باغات میں داخل کرے گا اور جو ان دونوں سے بغض رکھے گا یا ان پر زیادتی

کرے گا میں اس سے بغض رکھوں گا اور جس سے میں بغض رکھوں اللہ اس کو ناپسند کرے گا اور جس کو اللہ ناپسند کرے اس کو وہ جہنم میں داخل کرے گا اور اس کے لئے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہوگا۔ طبرانی بروایت سلمان

۳۴۲۹۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو وہ ان دونوں سے محبت کرے یعنی حسن اور حسین سے۔

طبرانی بروایت ابن مسعود

حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کے لئے جنت کی بشارت

۳۴۲۹۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو فرشتے اترے جو زمین کے ہونے سے اب تک نہیں اترے، ان دونوں نے یہ بشارت دی کہ حسن اور حسین جنتی لوگوں کے سردار ہیں، کہاان کے والدان سے بہتر ہیں اور عثمان ابراہیم خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) کے شبیہ ہیں۔ دیلمی بروایت انس

۳۴۲۹۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کوئی نبی نہیں مگر انبیاء کی اولاد میرے علاوہ ہے اور تیرے دونوں بیٹے جنتی لوگوں کے نو جوانوں کے سردار ہیں مگر خالہ کے دو بیٹے یعنی یحییٰ اور عیسیٰ (علیہ السلام) یہ بات (رسول اللہ ﷺ نے) فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے کہی۔

طبرانی ابو نعیم فی افضائل الصحابہ بروایت علی

۳۴۲۹۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور کیسے میں خوش نہ ہوں حالانکہ میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے انہوں نے یہ بشارت دی کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان سے زیادہ فضلیت والے ہیں۔ طبرانی بروایت حذیفہ

۳۴۲۹۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور کیسے میں ان دونوں کو پسند نہ کروں حالانکہ وہ دونوں دنیا کے میرے دو گلدستے ہیں جنہیں میں سونگھتا ہوں یعنی حسن اور حسین۔ طبرانی ضیاء مقدسی بروایت ابوایوب

۳۴۲۹۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہرگز تم میں سے کوا پنی بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھے مگر حسن اور حسین یا ان کی اولاد کے لئے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابا، بروایت انس

مقتل الحسین رضی اللہ عنہ

۳۴۲۹۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل (علیہ السلام) نے بتایا کہ حسین فرات کے کنارے قتل کئے جائیں گے۔

ابن سعد بروایت علی

۳۴۲۹۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہ خبر دی کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارض طف میں قتل کیا جائے گا اور وہ میرے پاس یہ مٹی لے کر آئے اور مجھے بتایا کہ اس میں اس کا ٹھکانہ ہے۔ ابن سعد طبرانی بروایت عائشہ

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۳۔

۳۴۳۰۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو قتل کرے گی یعنی حسین کو اور میرے پاس اس کی سرخ مٹی لے کر آئے۔ ابو داؤد مستدرک حاکم بروایت ام الفضل بنت الحارث

الحسن رضی اللہ عنہ من الاکمال

۳۴۳۰۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کی درمیان صلح کرائیں گے۔

یحیی بن معین فی فوائدہ بیھقی فی الدلائل خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر سعید بن منصور بروایت جابر ۳۴۳۰۲

۳۴۳۰۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور وہ میرا گلدستہ ہے دنیا میں اور اس کی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ طبرانی بروایت ابوبکرہ

۳۴۳۰۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔
ترمذی حسن صحیح بروایت ابوبکرۃ

۳۴۳۰۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور اس کے ہاتھوں پر مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ طبرانی بروایت ابوبکرۃ

۳۴۳۰۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہوگا۔ نسائی بروایت انس

۳۴۳۰۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن بن علی (رضی اللہ عنہما) کو وہ فضلیت دی گئی جو انسانوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی مگر یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ (علیہم السلام)۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت حذیفہ سے اس کی سند میں ابوھارون عبیدی شیعہ اور متروک راوی ہے)

۳۴۳۰۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں حسن سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی اسے اپنا محبوب بنالیں اور اس کو محبوب بنائیں جو ان سے محبت کرے۔
احمد بن حنبل بخاری مسلم ابن ماجہ، ابویعلی بروایت ابوھریرۃ، طبرانی بروایت سعید بن زید طبرانی تاریخ ابن عسا کر بروایت عائشہ

۳۴۳۰۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ بھی نہیں ہوا لیکن میرا بیٹا مجھ پر سوار ہوگیا تو میں نے یہ ناپسند سمجھا کہ میں اس سے جلدی کروں یہاں تک کہ وہ اپنی ضرورت پوری کرے۔
احمد بن حنبل بیھقی، بغوی طبرانی مستدرک حاکم، سعید بن منصور بیھقی، برو ابت عبد اللہ بن شداد ابن الھادن عن ابیہ
رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھا رہے تھے سو آپ نے سجدہ کیا تو حسن آپ پر سوار ہوگئے ہیں آپ نے سجدہ لمبا کیا تو۔ (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) عرض کیا: آپ نے سجدہ کیا تو اس کو لمبا کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ کوئی واقعہ ہوگیا یا آپ کی طرف وحی کی جارہی ہے، (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔ بغوی نے کہا: کہ شداد کی اس کے علاوہ کوئی مسند نہیں۔

۳۴۳۰۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے تو وہ اس سے محبت کرے یعنی حسن سے۔
طبرانی بروایت براء تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۴۳۱۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے اے انس! میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو چھوڑ! اس لئے کہ جس نے اس کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔ طبرانی بروایت انس
راوی نے کہا: اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ آرام فرمارہے تھے کہ حسن آئے داخل ہونے لگے یہاں تک کہ آپ کی سینہ پر بیٹھ گئے پھر اس پر پیشاب کردیا تو میں آیا اور رسول اللہ ﷺ سے ان کو دور کررہا تھا تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

الحسین رضی اللہ عنہ من الاکمال

۳۴۳۳۱۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو آپ بھی اسے اپنا محبوب بنالیں یعنی حسین کو۔
(مستدرک حاکم بروایت ابوھریرہ

۳۴۳۱۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس سے محبت کرے یعنی حسین سے تو اس نے مجھ سے محبت کی۔ طبرانی بروایت علی

۳۴۳۱۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل (علیہ السلام) نے یہ خبر دی کہ میرا بیٹا حسین عراق کی زمین پر قتل کیا جائے گا، تو میں نے جبرئیل

علیہ السلام سے کہا، مجھے وہ مٹی دکھائیں جہاں یہ قتل کیا جائے گا تو وہ لے آئے اور یہ اس کی مٹی ہے۔ابن سعد بروایت ام سلمہ

۳۴۳۱۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرا یہ بیٹا یعنی حسین عراق کی زمین جسے کربلا کہا جاتا ہے اس میں قتل کیا جائے گا، سو جو اس وقت موجود ہو تو وہ اس کی مدد کرے۔ (البغوی ابن السکن باوردی ابن مندہ تاریخ ابن عساکر انس بن حارث بن مندہ بغوی نے کہا: میں یہ نہیں جانتا کہ اس کے علاوہ کسی نے اس کو روایت کیا ہو اور ابن السکن۔ نے کہا: یہ حدیث صرف اسی طریق سے مروی ہے، ہم انس کے لئے اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں جانتے)

۳۴۳۱۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہ بتایا کہ میرا بیٹا حسین قتل کیا جائے گا اور یہ اس زمین کی مٹی ہے۔ (الخلیلی فی الارشاد بروایت عائشہ اور ام سلمہ اکٹھے طور پر)

۳۴۳۱۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام گھر میں ہمارے ساتھ آئے تو انہوں نے کہا: کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ یعنی حسین سے تو میں نے کہا: بہرحال دنیا میں تو جی ہاں تو انہوں نے کہا: تیری امت عنقریب اس کو قتل کرے گی ایسے زمین میں جسے کربلا کہا جاتا ہے سو جبرئیل علیہ السلام نے اس کی مٹی سے لیا اور وہ انہوں نے مجھے دکھائی۔ طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۳۱۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ میرا یہ بیٹا قتل کیا جائے گا، اس شخص پر اللہ کا غصہ شدید ہوگا جو اسے قتل کرے گا۔تاریخ ابن عساکر بروایت ام سلمہ

۳۴۳۱۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے وہ مٹی دکھائی جس پر حسین کو قتل کیا جائے گا سو اس شخص پر اللہ کا غصہ شدید ہو جو اس کا خون بہائے گا سوائے عائشہ!، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ بات مجھے غمگین کرتی ہے، کون میری امت میں سے میرے بعد حسین کو قتل کرے گا۔ابن سعد بروایت عائشہ

۳۴۳۱۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے یہ بتایا کہ میرا یہ بیٹا اس کو میری امت قتل کرے گی تو میں نے کہا: تو مجھے اس کی مٹی دکھاؤ؟ انہوں نے مجھے سرخ مٹی دکھائی۔ (ابو یعلی طبرانی بروایت زینب بنت جحش

۳۴۳۲۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) کے بدلے ستر ہزار آدمی قتل کئے اور میں تیرے نواسے کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کرنے والا ہوں۔مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

۳۴۳۲۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے پہلے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کھڑے تھے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ حسین فرات کے کنارے قتل کئے جائیں گے اور کہا کہ: کیا آپ اس کی مٹی سونگھنا چاہتے ہیں تو میں نے کہا: جی ہاں سو انہوں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا اور مٹی سے ایک مٹی لے لی اور مجھے دی تو میں اپنی آنکھوں کے بہنے پر قابو نہ پاسکا۔

احمد بن حنبل ابو یعلی ابن سعد طبرانی بروایت علی، طبرانی بروایت ابو امامہ طبرانی بروایت انس تاریخ ابن عسا کر بروایت ام سلمہ ابن سعد طبرا نی بروایت عائشہ ابو یعلی بروایت زینب ام المو منین، تاریخ ابن عساکر بروایت ام الفضل بنت الحارث زوجہ عباس

۳۴۳۲۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں اس سیاہ سفید داغ والے کتے کو دیکھ رہا ہوں جو میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈال رہا ہے۔
تاریخ ابن عساکر بروایت سید حسین بن علی

۳۴۳۲۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا میں تجھے عجیب بات نہ بتاؤں؟ ابھی میرے پاس ایک فرشتہ داخل ہوا جو میرے پاس کبھی بھی داخل نہیں ہوا تو اس نے کہا: میرا یہ بیٹا مقتول ہے اور کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہی مٹی دکھاؤں جہاں یہ قتل کیا جائے گا، فرشتے نے اپنا ہاتھ لیا اور مجھے سرخ مٹی دکھائی۔طبرانی بروایت عائشہ

۳۴۳۲۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یزید کہ اللہ تعالیٰ لعن طعن کرنے والے یزید پر برکت نہ فرمائے! خبردار! مجھے میرے محبوب اور میرے پیارے بیٹے حسین کی موت کی خبر دی گئی میں اس کی مٹی پر آیا اور اس کے قاتل کو دیکھا خبردار! کسی بھی قوم کے سامنے اس کو قتل کیا جائے اور وہ اس کی مدد نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کا عمومی عذاب ان پر ہوگا۔تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمرو الفوائد المجموعة: ۱۲۶۶

۳۴۳۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین کو میری ہجرت سے پورے ساٹھ سال پر قتل کیا جائے گا (طبرانی، خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر بروایت ام سلمہ، اس کی سند میں سعد بن طریف متروک راوی ہے ابن حبان نے کہا کہ یہ حدیث گھڑتا ہے۔ ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں لایا ہے تذکرۃ الموضوعات ۹۸ التنزیہ: ۱؍۴۰۸۔

۳۴۳۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین کو اس وقت قتل کیا جائے گا جب اس پر بڑھاپا آئے گا۔ باوردی طبرانی بروایت ام سلمہ اس کی سند میں سعد بن طریف (متکلم فیہ راوی ہے)

۳۴۳۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حسین کی موت کی خبر دی گئی اور مجھے اس کی مٹی دی گئی اور اس کا قاتل کے بارے میں بتایا گیا۔

دیلمی بروایت معاذ

۳۴۳۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں اس سے اللہ اس سے محبت کرے گا جو حسین سے محبت کرے گا حسین پوتوں میں سے ایک پوتا ہے اور طبرانی کے الفاظ میں ہے حسن اور حسین پوتوں میں سے دو پوتے ہیں۔ ابن ابی شیبة احمد بن حنبل بخاری فی الا دب ترمذی حسن ا بن سعد طبرانی مستدرک حاکم، ابونعیم فی فضائل الصحابه بروایت یعلی بن مرة الثقفی

محمد ابن الحنفیہ رضی اللہ عنہ

۳۴۳۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میرے بعد تیرا ایک لڑکا ہوگا جس کو میں نے اپنا نام اور اپنی کنیت دی ہے۔

بیهقی تاریخ ابن عساکر بروایت علی کشف الخفاء: ۳۱۸۹

۳۴۳۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے بعد ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کو میں نے اپنی کنیت اور اپنا نام دیا ہے اور میرے بعد یہ میری امت میں سے کسی کے لئے حلال نہیں۔ ابن سعد بروایت علی

۳۴۳۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرا لڑکا پیدا ہو تو اس کا نام میرے نام کے ساتھ رکھ اور اس کی کنیت میری کنیت کے ساتھ رکھ اور یہ تیرے لیے لوگوں کے علاوہ رخصت ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت علی

۳۴۳۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا ایک بچہ پیدا ہوگا جس کو میں نے اپنا نام اور کنیت دی ہے۔

خطیب بغدادی بروایت علی المتنا هیه: ۳۹۲

رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن

۳۴۳۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا معاملہ ان چیزوں میں سے ہے جس کا مجھے اپنی وفات کے بعد غم ہے (اس لئے کہ میراث میں کچھ نہ چھوڑا) تمہارے (خرچے کی آزمائش پر صبر کرنے والے ہی برداشت کر سکتے ہیں یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔

ترمذی، ابن حبان بروایت عائشه

۳۴۳۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ عنہا دنیا والوں کی عورتوں میں سے اللہ پر اور محمد ﷺ پر ایمان لانے کی طرف سبقت کرنے والی ہے۔ مستدرک حاکم بروایت حذیفه

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۸۱۴

۳۴۳۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی عورتوں میں سے بہتر ہے اور مریم اپنے زمانے کی عورتوں میں سے بہتر ہے اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اپنے زمانے کی عورتوں میں سے سب سے بہتر ہے۔ (الحارث بروایت عروة مر سلاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۸۱۳)

۳۴۳۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور فرمایا اے اللہ کے رسول! یہ خدیجہ تیرے پاس آئی کہ اس کے پاس ایک برتن ہے جس میں شوربہ یا (فرمایا) کھانا یا (فرمایا) پینے کی چیز ہے پس یہ آپ کے پاس آہی گئیں سو آپ اس پر اس کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیے اور ان کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دیجئے جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔

مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۳۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک ایسے گھر کی خوشخبری دو جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔

مستدرک حاکم بروایت عبد اللہ بن ابی اوفی اور بروایت عائشہ

۳۴۳۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں بشارت دوں خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی جو بانس کا ہے جس میں نہ پتھر ہے نہ ستون۔احمد بن حنبل ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن جعفر

۳۴۳۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر ایک ایسے گھر جس دیکھا جس میں نہ شور تھا نہ تھکاوٹ تھی۔طبرانی بروایت جابر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۰۸۱

...ی مریم بنت عمران اور کلثوم موسیٰ (علیہ السلام) کی بہن اور
...ﷺ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہ اپنی اس بیماری
...ر فرمائی۔
...نت عمران ہیں اور جنت کی عورتوں میں سے سب سے بہتر

بھلائی رکھی ہیں کیا آپ نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیرے ساتھ میری شاد...
آسیہ فرعون کی بیوی سے کرائی (طبرانی بروایت ابودرداء) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ...
میں تھی جن میں ان کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس راوی نے آگے یہ حدیث ذ...

۳۴۳۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی عورتوں میں سے سب سے بہتر مریم...
خدیجہ بنت خویلد ہیں۔ابن جریر بروایت علی

۳۴۳۴۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو میری امت کی عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح کہ مریم (علیہا السلام) کو جہاں والوں کی عورتوں پر۔ طبرانی بروایت عمار

۳۴۳۴۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر بدل نہیں دیا وہ ایمان لائیں جب لوگوں نے میرا انکار کیا اور میری تصدیق کی جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور اپنے مال کے ساتھ میری خیر خواہی کی جب لوگوں مجھے محروم کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس سے اولاد دی جب مجھے عورتوں کی اولاد سے محرم رکھا یعنی خدیجہ۔ احمد بن حنبل بروایت عائشه

۳۴۳۴۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر ایمان لائیں اسوقت جب لوگوں نے میرا انکار کیا اور مجھے ٹھکانہ دیا جب لوگوں نے مجھے دور کیا اور انہوں نے مجھے اپنا مال دیا تو اسے میں نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے اولاد دی اور تم میں سے کسی سے بھی نہیں دی۔ خدیجہ (رضی اللہ عنہا)۔ طبرانی خطیب بغدادی بروایت عائشه

عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۳۵۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا اور مردوں میں ان کے والد ہیں۔

بیهقی ترمذی بروایت عمرو بن العاص ترمذی ابن ماجه بروایت انس

۳۴۳۵۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

ترمذی نسائی، ابن ماجه بروایت انس نسائی بروایت ابوموسی

۳۴۳۵۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا جنت میں میری بیوی ہے۔ ابن سعد بروایت المسلم البطین مرسلاً

۳۴۳۵۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دومرتبہ آپ کو خواب میں دیکھا فرشتہ ریشم کے ایک کپڑے میں آپ کو اٹھائے ہوئے تھا یہ کہہ رہا تھا یہ آپ کی بیوی ہے سو آپ اس کا چہرہ کھولیے تو وہ آپ ہی تھیں سو میں کہتا ہوں اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کریں گے۔

احمد بن حنبل بیهقی بروایت عائشه

۳۴۳۵۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کے رب کی قسم! وہ اپنے والد کے دل کا دانہ ہے یعنی عائشہ۔ ابوداؤد بروایت عائشه

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۰۷۸

۳۴۳۵۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے تھامہ کی فضیلت اس کے اردگرد زمین پر اور ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ ابونعیم فی فضائل الصحابه بروایت عائشه

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۹۷۷

۳۴۳۵۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ دو! کیونکہ اللہ کی قسم! مجھ پر وحی نازل نہ ہوئی اس طرح کہ میں تم میں سے کسی کے ایک لحاف میں ہوں سوائے اس (عائشہ رضی اللہ عنہا) کے۔

بخاری ترمذی نسائی بروایت عائشه

۳۴۳۵۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرئیل علیہ السلام آپ کو سلام کہہ رہے ہیں۔ بیهقی ترمذی، ابن ماجه بروایت عائشه

۳۴۳۵۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! خوش ہوجا! بہرحال اللہ نے آپ کو بری کردیا۔ بیهقی بروایت عائشه

۳۴۳۵۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں جان لیتا ہوں جب آپ مجھ سے خوش ہوئی ہیں اور جب آپ مجھ سے ناراض ہوتی ہیں، اس لئے کہ جب آپ خوش ہوتی ہیں تو کہتی ہیں: نہیں محمد (ﷺ) کے رب کی قسم! اور جب آپ ناراض ہوتی ہیں تو کہتی ہیں: نہیں ابراہیم (علیہ السلام) کے رب کی قسم۔ احمد بن حنبل بیهقی بروایت عائشه

الاکمال.....بہترین نعم البدل

۳۴۳۶۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو جبرئیل علیہ السلام سبز ریشم کے ٹکڑے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی تصویر لے کر اترے تو کہا: اے محمد ﷺ خدیجہ بنت خویلد کے بدلے آخرت میں یہ آپ کی بیوی ہیں۔

ابو نعیم فی فضائل الصحابہ بروایت ابن عباس

۳۴۳۶۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ریشم کے ٹکڑے میں ایک لڑکی میرے پاس لائی گئی تو وہ آپ ہی تھیں تو میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا پھر میرے پاس ریشم کے ٹکڑے میں ایک لڑکی کو بھی لایا گیا میں نے کھولا تو وہ آپ ہی تھیں تو میں نے کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا۔ طبرانی بروایت عائشہ

۳۴۳۶۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کو میرے پاس خواب میں تین راتیں میرے پاس ریشم کے ٹکڑے میں لایا گیا سو کہا گیا: یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے کپڑا کھولا تو آپ تھیں، تو میں کہتا ہوں: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہو گا تو اللہ اس کو پورا کرے گا۔ طبرانی بروایت عائشہ

۳۴۳۶۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ کو یہ پسند نہیں کہ آپ دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہوں، آپ دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہیں یہ بات (رسول اللہ ﷺ نے) عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی۔ مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۳۶۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر موت آسان ہے کہ مجھے جنت میں آپ کو میری بیوی دکھایا گیا۔ طبرانی بروایت عائشہ

۳۴۳۶۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تکلیف نہ دیں کیونکہ مجھ پر وحی نہیں اتری اور میرے ساتھ میری بیویوں میں سے کوئی ایک ہو سوائے عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ مجھ پر وحی اتری اور وہ میرے ساتھ میرے لحاف میں تھیں۔

طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۳۶۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا دکھائی گئیں البتہ مجھ پر اس کی وجہ سے موت آسان ہوگئی گویا کہ میں ان کی ہتھیلی دیکھ رہا ہوں۔ ابن ابی شیبة بروایت مصعب بن ابی اسحاق مرسلاً

۳۴۳۶۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا عورتوں پر اس طرح فضیلت رکھتی ہیں تو جیسے ثرید باقی کھانوں پر فضیلت رکھتی ہے۔

طبرانی بروایت مصعب بن عمیر

۳۴۳۶۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ثرید کی باقی کھانوں پر فضیلت کی طرح ہے۔

ابن ابی شیبة بروایت انس خطیب بغدادی فی المتفق والمتفرق بروایت عائشہ

۳۴۳۶۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی واجب ظاہر اور باطن مغفرت فرما! کیا تجھے یہ پسند ہے کہ یہ میری دعا اس شخص کے لئے ہو جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ﷺ۔

مستدرک حاکم وتعقب بروایت عائشہ

۳۴۳۷۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام رومان رضی اللہ عنہا! عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اچھائی کی وصیت کو قبول کر اور مجھے اس میں محفوظ رکھ۔ ابن سعد بروایت حبیب مولیٰ عروہ مرسلاً

۳۴۳۷۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ ان کے کسی معاملہ کے ذمہ دار ہوں تو ان کے ساتھ نرمی کریں یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا (کے ساتھ) یہ بات (رسول اللہ ﷺ نے) علی سے کہی۔ مستدرک حاکم بروایت ام سلمہ

۳۴۳۷۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے شقیراء! آپ کا رنگ ابھی اچھا ہے۔ ابن سعد بروایت عائشہ

۳۴۴۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! مجھ پر پوشیدہ نہیں ہوتا جب آپ مجھ سے ناراض ہوتی ہیں اور جب آپ مجھ سے خوش ہوتی ہیں بہرحال جب آپ مجھ سے خوش ہوتی ہیں تو یوں کہتی ہیں: نہیں محمد (ﷺ) کے رب کی قسم اور جب آپ مجھ سے ناراض ہوتی ہیں تو یوں کہتی ہیں: نہیں ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم۔ ابن سعد طبرانی بروایت عائشہ

۳۴۴۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تجھے تیرے شیطان نے پکڑا ہے ہر آدمی کا ایک شیطان ہوتا ہے۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اور آپ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میں بھی لیکن میں نے اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے سالم رکھا۔

احمد بن حنبل مستدرک حاکم عقیلی ضعفاء بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۴۴۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! کون معذرت کرے گا مجھ سے اس آدمی کی طرف سے کہ جس سے میرے اہل میں تکلیف پہنچی ہے؟ سو اللہ کی قسم! میں اپنے اہل پر خیر ہی جانتا ہوں ان لوگوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا جس پر خیر ہی میں جانتا ہوں وہ میرے اہل پر میرے ساتھ ہی داخل ہوتا تھا۔ بخاری، مسلم بروایت عائشہ

۳۴۴۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد! اے عائشہ! آپ کے بارے میں مجھے اس اس طرح بات پہنچی ہے سو اگر آپ بری ہیں تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو بری کرے گا اور اگر آپ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں اور اس سے توبہ کریں کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے ہیں۔ بخاری مسلم بروایت عائشہ

۳۴۴۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر آپ نے کسی گناہ کا ارادہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے اس استغفار کریں کیونکہ جب بندہ گناہ کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اس کو معاف کرتے ہیں۔ ابن حبان بروایت عائشہ

۳۴۴۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے ان لوگوں کو اسی اسی کوڑے حد لگائیں گے جنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی تھی سو اللہ تعالیٰ ان میں سے مہاجرین کو ھبہ کرنا چاہیں گے تو میں اے عائشہ رضی اللہ عنہا آپ سے مشورہ کروں گا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

میمونہ رضی اللہ عنہا

۳۴۴۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار بہنیں میمونہ ام فضل، سلمی، اور اسماء بنت عمیس مؤمنات ہیں۔

نسائی مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

حفصہ رضی اللہ عنہا

۳۴۴۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت روزہ دار اور تہجد گذار ہیں اور وہ جنت میں آپ کی بیوی ہیں۔ مستدرک حاکم بروایت انس اور قیس بن زید

الاکمال

۳۴۴۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ بہت زیادہ روزہ دار اور بہت تہجد گذار ہیں اور یہ جنت میں آپ کی بیوی ہیں (ابن سعد طبرانی بروایت قیس بن زید)

ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۳۴۳۸۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہر حال جو آپ نے نخوت کا ذکر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ سے اس کو ختم فرمادیں گے اور جو آپ نے کبر سنی کا ذکر کیا تو مجھے بھی پہنچا ہے جس طرح آپ کو پہنچا اور بہر حال جو اولاد کا ذکر کیا تو آپ کی اولاد میری اولاد ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ام سلمہ

۳۴۳۸۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہر حال کبر سنی تو میں آپ سے بڑا ہوں اور رہے بچے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے حوالے اور رہی نخوت تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں سو اللہ تعالیٰ وہ آپ سے ختم فرمادیں گے۔احمد بن حنبل طبرانی بروایت ام سلمہ

صفیہ رضی اللہ عنہا من الاکمال

۳۴۳۸۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک آپ نبی کی بیٹی ہیں اور آپ کے چچا نبی ہیں اور آپ ایک نبی کی بیوی ہیں تو کس چیز کی وجہ سے وہ آپ پر فخر کرتی ہے؟ اے حفصہ رضی اللہ عنہا، اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ترمذی، حسن صحیح غریب ابویعلی بروایت انس

راوی نے کہا: صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات پہنچی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کے بارے میں یہ کہا کہ یہودی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے اس کے بعد یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۳۸۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نے نہیں کہا تھا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیسے ہو سکتے ہیں حالانکہ میرے باپ ہارون (علیہ السلام) اور میرے چچا موسیٰ (علیہ السلام) ہیں اور میرے شوہر محمد (ﷺ) ہیں۔مستدرک حاکم بروایت صفیہ

زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا...... من الاکمال

۳۴۳۸۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک یہ بہتر زیادہ آہ وزاری کرنے والی ہیں (طبرانی بروایت راشد بن سعد) راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی تھے تو زینب بنت جحش نماز پڑھ رہی تھیں اور وہ اپنی نماز میں تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۳۸۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زینب کے پاس کون جائے گا جو اس کو یہ خوشخبری سنائے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان میں مجھ سے اس کی شادی کی ہے۔

مستدرک حاکم بروایت محمد بن یحیی بن حبان مر سلاً

ابنۃ الجون

۳۴۳۹۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ تحقیق آپ نے بڑے عظمت والے سے پناہ لی آپ اپنے گھر چلی جائیں۔

بخاری بروایت عائشہ

ابنۃ الجون کو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا گیا اور رسول اللہ ﷺ ان کے قریب ہوئے تو انہوں نے کہا: اعوذ باللہ منک (آپ سے) میں اللہ کی پناہ میں آتی ہوں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا۔پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

فصل

اکمال میں سے رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا اجمالی طور پر ذکر

۳۴۳۹۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم پر جو مہربانی کرے گا البتہ وہ سچا نیک ہوگا یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔
احمد بن حنبل، ابن سعد مستدرک حاکم طبرانی ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت ام سلمہ

۳۴۳۹۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر میرے بعد نیک لوگ ہی مہربانی کریں گے۔ ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت عائشہ

۳۴۳۹۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر میرے بعد صبر کرنے والے ہی مہربانی کریں گے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔
احمد بن حنبل اور ابن سعد بروایت عائشہ

۳۴۳۹۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر میرے بعد سچا نیک آدمی ہی مہربانی کرے گا۔ ابن سعد بروایت عائشہ

۳۴۳۹۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر میری صبر کرنے والے اور سچے لوگ ہی مہربانی کریں گے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔
تاریخ ابن عساکر بروایت ابو سلمہ عن عبدالرحمن عن ابیہ

۳۴۳۹۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان کے لئے اپنے بعد صدیقین کی امید کرتا ہوں یعنی اپنی ازواج مطہرات کے لئے تم صدیقین کن لوگوں کو شمار کرتے ہو وہ متصدقین ہیں (یعنی صدقہ دینے والے)۔ طبرانی بروایت مقداد بن الاسود

۳۴۳۹۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میری ازواج کی نگہبانی کرے گا وہ سچا نیک شخص ہے۔ ابن سعد بروایت ابن ابی نجیح مرسلا

۳۴۳۹۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تم میں صبر کرنے سچے لوگ محفوظ رکھیں گے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمائی۔
الحسن ابن سفیان بروایت عائشہ

۳۴۴۰۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے میری ازواج کے ساتھ بہتر ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابوہریرہ

مختصر المقاصد

۳۴۴۰۱ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور واضح برائی کا ارتکاب نہ کرے اور اپنی چٹائی کی پیٹھ کو لازم پکڑے تو وہ آخرت میں میری بیوی ہے۔ (ابن سعد بروایت عطاء بن یسار) رسول اللہ ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا، پس راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

تیسری فصل ...... مناقب نساء کے بارے میں جامع احادیث کا ذکر

۳۴۴۰۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی ہیں۔ احمد بن حنبل طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

۳۴۴۰۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافی ہے تجھے جہاں والوں کی عورتوں میں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔ احمد بن حنبل ترمذی ابن حبان مستدرک حاکم بروایت انس

۳۴۴۰۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں والوں کی عورتوں میں سب سے بہتر چار ہیں: مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور فرعون کی بیوی آسیہ۔ احمد بن حنبل بیہقی بروایت انس

۳۴۴۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی عورتوں میں سب سے بہتر مریم بنت عمران اور دنیا کی عورتوں میں سب سے بہتر خدیجہ بنت خویلد ہیں۔

احمد بن حنبل بیہقی بروایت علی

۳۴۴۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار چار ہیں مریم اور فاطمہ اور خدیجہ اور آسیہ۔مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۴۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چٹان بیت المقدس کی چٹان کھجور کے درخت پر ہے اور کھجور کا درخت جنت کے نہروں میں سے ایک نہر پر ہے اور کھجور کے درخت کے نیچے آسیہ بنت مزاحم فرعون کی بیوی اور مریم بنت عمران قیامت تک جنت والوں کے لئے ہار پروتی رہیں گی۔

طبرانی بروایت عبادة بن صامت الضعیفه : ۱۲۵۲

۳۴۴۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں سے کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے آسیہ فرعون کی بیوی مریم بنت عمران کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی تمام کھانوں پر۔

احمد بن حنبل بیہقی ترمذی، ابن ماجه بروایت ابوموسی

الاکمال

۳۴۴۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی عورتوں کی سردار مریم بنت عمران کے بعد فاطمہ، خدیجہ اور آسیہ فرعون کی بیوی ہیں۔

طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۴۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں مریم بنت عمران اور آسیہ بنت مزاحم کی شادی مجھ سے کی ہے۔

ابن اسنی بروایت عائشه

۳۴۴۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار عورتیں اپنے (زمانہ) کی دنیا والوں کی سردار ہیں مریم بنت عمران آسیہ فرعون کی بیوی خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد (ﷺ) اور ان میں سے سب سے زیادہ فضیلت والی دنیا کے اعتبار سے فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔بیہقی بروایت ابن عباس

۳۴۴۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہنیں مومن عورتیں ہیں۔طبرانی بروایت میمونه رضی الله عنها

صحابیہ عورتیں رضوان اللہ تعالیٰ عنہن

۳۴۴۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین وہ عورتیں جو اونٹ پر سوار ہوئیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو بچہ پر اس کے بچپن میں زیادہ شفیق ہیں اور شوہر پر اس کی ملکیت میں زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں۔احمد بن حنبل بیہقی بروایت ابوهریره

۳۴۴۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب میں جلدی مجھ سے ملنے والی احمس (قبیلہ) کی عورت ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۳۸۵۔

۳۴۴۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کھڑکھڑاہٹ سنی تو میں نے کہا: کھڑکھڑاہٹ کیا ہے؟ تو کہا گیا: یہ غمیصاء بنت ملحان ہیں۔احمد بن حنبل مسلم، نسائی بروایت انس

۳۴۴۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ جنتی عورت سے نکاح کرے تو وہ ام ایمن سے نکاح کرے۔

ابن سعد بروایت سفیان بن عقبه مرسلاً

۳۴۴۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام ایمن میری والدہ کے بعد میری ماں ہے۔تاریخ ابن عساکر بروایت سلیمان بن ابوالشیخ معضلاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۶:۱۲۷۔

۳۴۴۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جواس بات سے خوش ہو کہ وہ حورعین میں سے ایک عورت دیکھے تو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔

ابن سعد بروایت قاسم بن محمد مرسلاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۶۲۸۔

الاکمال

۳۴۴۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین وہ عورتیں جواونٹ پرسوار ہوئیں قریش کی عورتیں ہیں جو بچہ پراس کے بچپن میں زیادہ مہربان ہیں اورشوہر پراس کی ملکیت میں زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں اوراگر میں یہ جانتا کہ میریم بنت عمران اونٹ پرسوار ہوئی ہیں تو میں ان پرکسی کوفضیلت نہ دیتا۔ابن ابی شیبة بروایت مکحول مرسلاً

۳۴۴۲۰......رسول اللہ ﷺ نےفرمایا: قریش کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں جواونٹ پرسوار ہوئیں جو بچہ پراس کے بچپن میں زیادہ مہربان ہیں جوشوہر پراس کی ملکیت میں زیادہ حفاظت کرنے والی ہیں اوراگر مریم بنت عمران اونٹ پرسوار ہوتیں تو اس پرکسی کوفضیلت نہ دیتا۔

ابن سعد بروایت ابن نوفل بن عقرب

اکمال میں انصار صحابیات رضی اللہ عنہن کا ذکر

۳۴۴۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ ہوتی ہیں ان کے شوہر جہاں بھی ہوں مگر انصار کی عورتیں تم ان کوان کی گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ مدینہ سے نکلیں۔(ابن مردویہ بیہقی بروایت ابوامامہ بیہقی نے اس کوضعیف قرار دیا ہے)

۳۴۴۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرے اے عائشہ! بیشک انصار کی عورتیں وہ عورتیں ہیں جوفقہ کے بارے میں پوچھتی ہیں۔

ابن النجار بروایت انس

۳۴۴۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بہتر عورت انصار کی دو پڑوسنوں کے درمیان اتری۔(ان دو پڑسنوں سے اچھی کوئی پڑوسن نہیں) یا (یہ فرمایا) ان کے والدین کے درمیان اتریں۔مستدرک حاکم بروایت عائشه

فاطمۃ ام علی رضی اللہ عنہا......من الاکمال

۳۴۴۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان کو اپنی قمیص پہنائی تا کہ جنت کا لباس پہن لے،اور میں ان کے ساتھ اس کی قبر میں لیٹا تا کہ میں قبر کی تنگی میں سے کمی کروں کیونکہ وہ میرے ساتھ اللہ کی مخلوق میں سے معاملات میں سب سے اچھی ہیں یعنی فاطمہ والدہ علی۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۴۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری ماں اللہ تجھ پر رحم کرے آپ میری ماں ہیں میری والدہ کے بعد،آپ بھوکی ہوتی ہیں اور مجھے شکم سیر کرتی ہیں اور برہنہ ہوتی ہیں اور مجھے پہناتی ہیں اوراپنے آپ کواچھی چیزوں سے روکتی ہیں اور مجھے خوش کرتی ہیں اس سے آپ اللہ کی رضا اور اخروی گھر چاہتیں ہیں،اللہ وہ ذات ہے جوزندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اوروہ زندہ ہے،کبھی نہیں مرے گا اے اللہ!

میری ماں فاطمہ بنت اسد کوبخش دے اوراس کواس کی دلیل کی تلقین کر اوراس کے مدخل (قبر) کوکشادہ کر اپنے نبی اوران انبیاء کے حق کے ساتھ جو پہلے گذرے ہیں اے ارحم الرحمین۔طبرانی حلیة الاولیاء بروایت انس

الرمیصاء من الاکمال

۳۴۴۲۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے سامنے کھڑکھڑاہٹ سنی تو میں نے کہا کہ یہ کھڑکھڑاہٹ کیا ہے تو کہا گیا رمیصاء ہیں اور ایک روایت میں ہے غمیصاء بنت ملحان انس بن مالک کی والدہ۔

احمد بن حنبل مسلم، نسائی، ابویعلی، ابن حبان، بروایت انس

۳۴۴۲۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اچانک میں رمیصاء ابوطلحہ کی بیوی کیساتھ تھا اور میں نے اپنے سامنے کھڑکھڑاہٹ سنی تو میں نے کہا اے جبرئیل! یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا یہ بلال ہیں اور میں نے ایک سفید محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی تھی تو میں نے کہا یہ محل کس کا ہے تو انہوں نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا ہے تو میں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا کہ میں اس کو دیکھ لوں تو مجھے آپ کی غیرت یاد آ گئی۔

ابویعلی بروایت جابر

ام حبیب بنت العباس.....من الاکمال

۳۴۴۲۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عباس کی یہ بیٹی بالغ ہوگئی اور میں زندہ رہا تو میں اس سے شادی کروں گا یہ بات آپ ﷺ نے ام حبیب بنت العباس سے فرمائی۔ طبرانی بروایت ابن عباس احمد بن حنبل بروایت ام الفضل

بنت خالد بن سنان.....من الاکمال

۳۴۴۲۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوش آمدید! اس نبی کی بیٹی کو جسے اس کی قوم نے ضائع کر دیا۔ (مسعودی مروج الذھب بروایت عکرمہ بروایت ابن عباس راوی کہتے ہیں کہ خالد بن سنان کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ ﷺ اس سے اچھی طرح ملے اور اس کا اکرام کیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی، عبدالرزاق فی امالیہ بروایت سعید بن جبیر مرسلاً اور اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں)

ام سلیم.....من الاکمال

۳۴۴۳۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام سلیم کو طلاق دینا گناہ ہے۔ مستدرک حاکم بروایت انس

۳۴۴۳۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کافی ہوا اور اچھا کیا اے ام سلیم۔ طحاوی احمد بن حنبل ابو داؤد بروایت انس

چھٹا باب......صحابہ رضی اللہ عنہم کے علاوہ دوسرے حضرات کی فضیلت کے بارے میں

النجاشی

۳۴۴۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا پس تم اس کے لیے استغفار کرو۔

احمد بن حنبل ابن ابی شیبة طبرانی ضیاء مقدسی ابن قانع بروایت جریر

زید الخیر......من الاکمال

۳۴۴۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تابعین میں سے ایک شخص ہوگا اور وہ زید الخیر ہے اس کے بعض اعضاء جنت کی طرف بیس سال اس سے سبقت کریں گے۔تاریخ ابن عساکر بروایت حارث الاور مرسلاً

ذیل الباب......من الاکمال

۳۴۴۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوطالب میں نے اس کو جہنم کی گہرائی سے نکالا جہنم کے پایہ تاپ کی طرف (ابویعلی، ابن عدی کامل تمام بروایت جابر راوی نے کہا کہ نبی ﷺ سے ابوطالب کے بارے میں پوچھا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی)

۳۴۴۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار بیشک پایہ تاپ میں ہے ان کی دو جوتیاں ہیں جس سے انکا دماغ پگھلتا ہے یعنی ابوطالب۔

هناد بروایت ابو عثمان مرسلا

۳۴۴۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ قبر جو لا الہ الا اللہ کی گواہی نہ دے تو وہ جہنم کا بھڑکتا ہوا انگارہ ہے اور میں نے اپنے چچا ابوطالب کو پایا جہنم کے درمیان میں پس اللہ تعالیٰ نے ان کو اللہ کے ہاں میری قدر اور اللہ کے میری طرف احسان کی وجہ سے ان کو نکال دیا پس انکو جہنم کے پایہ تاب میں کردیا۔طبرانی بروایت ام سلمه

۳۴۴۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے چچا یہ بات جان لیں گے کہ میں نے ان کو قیامت کے دن نفع دیا بیشک وہ جہنم کے پایہ تاپ میں ہیں آگ کی دو جوتیاں پہنی ہوئی ہیں جس سے انکا دماغ ابلتا ہے۔هناد بروایت ابوهريرة

۳۴۴۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میرے چچا! لا الہ الا اللہ کہئے ایسا کلمہ کہ جس کے ذریعے میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں حجت کروں گا۔(بخاری مسلم بروایت ابن المسب عن ابی) ابوطالب کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۴۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی مشیت میرے چچا عباس کے اسلام میں تھی اور میری مشیت میرے چچا ابوطالب کے اسلام میں تھی پس اللہ تعالیٰ کی مشیت میری مشیت پر غالب آ گئی۔ابونعیم بروایت علی

۳۴۴۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش ہمیشہ مجھ سے رکے رہے یہاں تک کہ ابوطالب فوت ہو گئے۔الدیلمی بروایت عائشه

۳۴۴۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک ابوطالب کی میرے ہاں قرابت ہے سو میں اس قرابت کو ضرور نبھاؤں گا۔(اور اللہ کی طرف سے کسی چیز کا ذمہ دار نہیں)۔تاریخ ابن عساکر بروایت عمر و بن العاص، الضعيفه: ۱۶۷۹

۳۴۴۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ کے لیے استغفار کروں گا جب تک آپ کے بارے میں مجھے نہ روکا جائے یہ بات رسول اللہ ﷺ نے ابوطالب سے فرمائی۔ بخاری مسلم بروایت سعید بن المسیب عن ابیہ

۳۴۴۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آپ کے ساتھ رشتہ داری نبھائی اور آپ کو بہتر کا بدلہ دیا جائے اے میرے چچا۔

بیھقی، تمام، تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

رسول اللہ ﷺ ابوطالب کے جنازے کے سامنے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۴۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام بھلائیوں کی میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں۔ ابن سعد تاریخ ابن عساکر بروایت عباس

رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے پوچھا کہ آپ ابوطالب کے لئے کیا امید رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۲۱۲۔

امرؤالقیس......من الاکمال

۳۴۴۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امرؤالقیس جہنم کی طرف شاعروں کا جھنڈا بردار ہوگا۔

احمد بن حنبل، ترمذی، تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرہ اسنی المطالب: ۲۸۴

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۲۵۰

۳۴۴۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امرؤالقیس بن حجر قیامت کے دن جہنم کی طرف شاعروں کا قائد ہوگا۔

تاریخ ابن عساکر ابن عدی کامل ابن النجار بروایت ابوھریرہ، المتناھیہ: ۲۰۱

۳۴۴۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امرؤالقیس جہنم کی طرف ہانکنے والا ہوگا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امرؤالقیس بن حجر قیامت کے دن جہنم کی طرف شاعروں کا قائد ہوگا وہ ایسا شخص ہے جس کا دنیا میں ذکر کیا جاتا ہے آخرت میں بھلا دیا جائے گا۔ تاریخ ابن عساکر بروایت فروہ بن سعید بن عفیف من محدیکرب عن ابیہ

۳۴۴۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا شخص ہے جس کا دنیا میں ذکر کیا جاتا ہے آخرت میں بھلایا ہوا ہے دنیا میں شرافت والا آخرت میں شرمندہ ہے قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ شاعروں کا جھنڈا ہوگا جہنم کی طرف ان کی قیادت کرے گا یعنی امرؤالقیس بن حجر۔

طبرانی خطیب بغدادی تاریخابن عساکر بروایت فروہ بن سفید بن عدیف بن معدیکرب عن ابیہ عن جدہ

ساتواں باب......امتِ مرحومہ کے فضائل میں

۳۴۴۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت قیامت کے دن سجدہ کی وجہ سے روشن پیشانی والے، وضوء کی وجہ سے روشن اعضاء والے ہوں گے۔

ترمذی بروایت عیداللہ بن بسر

۳۴۴۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مبارک امت ہے معلوم نہیں کہ ان کا پہلا بہتر ہے یا ان کا آخر بہتر ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عمرو بن عثمان مر سلاً الاتقان: ۱۶۹۱ الشذرۃ: ۸۵۵

۳۴۴۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری یہ امت امت مرحومہ ہے ان پر آخرت میں کوئی عذاب نہیں ان پر دنیا میں عذاب ہے مختلف فتنے اور زلزلے اور قتل و غارت گری اور مصیبتیں۔ ابوداؤد، طبرانی بیھقی مستدرک حاکم بروایت ابوموسیٰ

۳۴۴۵۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر جہنم کی حرارت حمام کی طرح ہوگی۔

طبرانی اوسط بروایت ابو بکرہ اسنی المطالب: ۳۷۵ تذکرۃ الموضوعات: ۹۲

۳۴۴۵۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مرحومہ ہے اس کی بخشش کردی گئی ہے اس کی توبہ قبول کی گئی ہے۔

حاکم فی الکنی بروایت انس

۳۴۴۵۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین عادتوں سے محفوظ رکھا۔ تم پر تمہارا نبی بددعا نہ کرے سو تم اکٹھے ہلاک ہو جاؤ۔ اہل حق پر اہل باطل غلبہ نہ پائیں اور تم ایک گمراہی پر سب اکٹھے نہ ہو۔ ابو داؤد بروایت ابومادہ اشعری

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۵۳۲۔

۳۴۴۵۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب اپنے بندوں میں سے امت کی رحمت کا ارادہ کیا تو امت سے پہلے اس کے نبی کو اٹھالیا سو اس امت کے اگلے اور پچھلے لوگ اس امت کے سامنے بنا دیئے اور جب کسی امت کی ہلاکت کا ارادہ کیا تو اس کو عذاب دیا اور اس کا نبی زندہ رہا سو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ہلاک کر دیا اور وہ نبی دیکھ رہا ہے سو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں ان کی ہلاکت کی وجہ سے جب اس امت نے اس کو جھٹلایا اور اس کے دین کی نافرمانی کی۔ مسلم بروایت ابوموسیٰ

۳۴۴۵۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان باتوں سے درگذر کیا جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں جب تک کہ وہ اس بارے میں بات نہ کریں یا اس پر عمل نہ کرلیں۔ بیہقی بروایت ابوہریرہ طبرانی بروایت عمران بن حصین

۳۴۴۵۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت کے بارے میں تجاوز کیا (ان چیزوں سے) خطاء اور بھول اور اس سے جس پر ان کو مجبور کیا گیا۔ ابن ماجہ بروایت ابوذر طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن عباس، ذخیرۃ الحفاظ: ۹۴۳

۳۴۴۵۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو اس بات سے محفوظ رکھا کہ وہ سب گمراہی پر جمع ہو جائیں۔

ابن ابی عاصم بروایت انس

امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیت

۳۴۴۶۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا بھول اور وہ کام معاف کر دیا جس پر وہ مجبور کئے گئے۔

ابن ماجہ بروایت ابن عباس

۳۴۴۶۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کریں گے اور اللہ کی مدد جماعت پر ہے جو علیحدہ ہوا وہ جہنم کی طرف علیحدہ کر دیا گیا۔ ترمذی، بروایت ابن عمر

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الترمذی: ۳۸۲۔

۳۴۴۶۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شر امت پوری کرو گے تم ان میں بہتر اور اللہ کے ہاں زیادہ معزز ہو۔

احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجہ مستدرک حاکم بروایت معاویہ بن حیدۃ

۳۴۴۶۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا وقت ان امتوں میں جو گذر گئی عصر کی نماز کے درمیان سے سورج کے غروب ہونے تک جیسا ہے اور تمہاری مثال اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کچھ مزدور اجرت پر لے وہ کہے: کون میرے لئے صبح سے نصف النہار تک ایک ایک قیراط پر کام کرے گا؟ تو یہود نے کام کیا پھر اس نے کہا: کون میرے لئے نصف النہار سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط پر کام کرے گا؟ پھر نصاریٰ نے کام کیا۔ پھر اس نے کہا: کون عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر کام کرے گا سو تم وہ ہو۔ تو یہود اور نصاریٰ غصہ ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا: ہمیں کیا ہے کہ کام زیادہ کیا اور بدلہ کم ملا؟ تو انہوں نے کہا: کیا میں نے تمہیں تمہارے حق میں سے کچھ بھی کم دیا ہے؟ انہوں کہا:

نہیں! تو فرمایا یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں اپنا فضل دیتا ہوں۔ مالک، احمد بن حنبل بخاری ترمذی، بروایت ابن عمر

۳۴۴۶۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک قوم کو اجرت کے لئے لے کہ وہ اس کے لئے رات تک کام کریں تو انہوں نے نصف النہار تک کام کیا پھر انہوں نے کہا: ہمیں آپ کی اس اجرت کی کوئی ضرورت نہیں جو آپ نے ہمارے لئے متعین کی ہے اور جو کچھ ہم نے کام کیا تو (وہ) آپ کے لئے ہے تو اس نے ان سے کہا (پورا) کام مت کرو اپنا باقی کام پورا کرلو اور اپنی پوری اجرت لے لو! تو انہوں نے انکار کیا اور چھوڑ دیا پھر اس شخص نے ان کے بعد دوسروں کو اجرت پر لیا تو اس نے کہا: اپنے دن کا بقیہ حصہ کام کرو تمہاری وہ اجرت ہے جو میں نے تمہارے لئے متعین کی ہے تو انہوں نے کام کیا تو جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کہا: کیا تیرے لئے وہ کام ہے جو ہم نے کیا اور تیرے لئے وہ اجرت ہے جو اس کام میں تو نے ہمارے لئے رکھی تو اس نے کہا: اپنا بقیہ کام پورا کرلو دن کا تھوڑا حصہ ہی باقی ہے تو انہوں نے انکار کیا پھر اس شخص نے اور لوگوں کو اجرت پر لیا کہ وہ اس کے لئے ان کے دن کا بقیہ حصہ کام کریں تو انہوں نے ان کے دن کا بقیہ حصہ کام کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے دونوں جماعتوں کی اجرت پوری لے لی، سو یہ تمہاری مثال اور اس نور کی مثال ہے جو انہوں نے قبول کیا۔ بخاری بروایت ابوموسیٰ

قیامت کے روز امت محمدیہ ﷺ کا سجدہ

۳۴۴۶۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کو خوشخبری دو! بجلی کی چمک کی دین کی بلندی کی مدد کی اور زمین میں غلبہ حاصل کرنے کی۔ جو کوئی ان میں سے آخرت کا کام دنیا کے لئے کرے گا تو اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

احمد بن حنبل ابن حبان مستدرک حاکم بیہقی بروایت ابی

۳۴۴۶۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے دن مخلوق کو جمع فرمائیں گے تو امت محمد ﷺ کو سجدہ کی اجازت دیں گے پس وہ اللہ کے لئے لمبا سجدہ کریں گے پھر ان سے کہا جائے گا کہ اپنے سروں کو اٹھاؤ ہم نے تمہارے برابر کفار جہنم سے تمہارے بدلے کر دیئے ہیں۔

ابن ماجه طبرانی بروایت ابوموسی

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۵۸ ضعیف ابن ماجہ: ۹۳۳

۳۴۴۶۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سفید پیشانی روشن اعضاء والی ہے۔ سمویه، ضیاء بروایت جابر، ذخیرۃ الحفاظ: ۷۳۰

۳۴۴۶۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت کے بارے میں ان باتوں سے درگذر فرمایا جس کا وسوسہ ان کے دلوں میں ہو جب تک وہ کر نہ لیں یا بات نہ کریں اور ان سے (درگزر فرمایا) جس پر وہ مجبور ہوں۔ بیہقی بروایت ابوہریرہ

۳۴۴۶۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان باتوں سے درگذر فرمایا جن کا ان کے دلوں میں وسوسہ ہو جب تک وہ کر نہ لیں یا بات نہ کریں۔ بیہقی بروایت ابوہریرۃ

۳۴۴۷۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے اپنی امت کے بارے میں اس بات سے عاجز نہ کریں گے کہ اس کو آدھے دن یعنی پانچ سو سال مؤخر کریں، یہ امت یا اس کی بادشاہت سو سال تک باقی رہے گی۔ حلیة الاولیاء بروایت سعد

۳۴۴۷۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے وہ جو سفارش کریں گے ربیعہ اور مضر سے زیادہ ہیں اور میری امت میں سے وہ جو جہنم کے لئے دشوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ جہنم کے کناروں میں سے ایک کنارے میں ہوں گے اور نہیں ہے کوئی دو مسلمان جن کے چار بچے فوت ہو گئے ہوں مگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنے رحمت کے فضل سے جنت میں داخل فرمائیں گے ان کو بھی یا (فرمایا) تین یا (فرمایا) دو (احمد بن حنبل مستدرک حاکم بروایت عاصم بن اقیش اور اس کے علاوہ اس کا کوئی راوی نہیں ابن ماجہ نے اس کا ابتدائی حصہ روایت کیا ہے)

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۰۰۰، النافلہ: ۶۵۔

۳۴۴۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میری امت میں سے وہ جو لوگوں کی جماعت کی سفارش کریں گی اور بعض وہ ہیں جو قبیلے کی سفارش کریں گے اور بعض وہ ہیں جو عصبہ کی سفارش کریں گے اور بعض وہ ہیں جو ایک آدمی کی سفارش کریں گے یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت ابوسعید

۳۴۴۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت امت مرحومہ ہے اس پر کوئی عذاب نہیں، اس کا عذاب اس کے ہاتھوں میں ہے، جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں میں سے ہر شخص کو مشرکین میں سے ایک شخص دیا جائے سو کہا جائے گا یہ جہنم سے تیرے بدلے ہے۔

ابن ماجہ بروایت انس

۳۴۴۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم امتوں میں سے سب سے آخری امت ہیں اور سب سے پہلے حساب کئے جائیں گے کہا جائے گا کہاں ہے امی امت اور اس کا نبی؟ سو ہم بعد میں لوٹنے والے پہلے ہیں۔ ابن ماجہ بروایت ابن عباس

۳۴۴۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم بعد میں آنیوالے قیامت کے دن سبقت کرنے والے ہیں علاوہ اس بات کے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی پھر یہ ان کا وہ دن ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر متعین کیا اس میں انہوں نے اختلاف کیا سوا اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت دی، لوگ ہمارے اس میں تابع ہیں یہود کل اور نصاریٰ پرسوں۔ احمد بن حنبل بیھقی نسائی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے آدھے ہو اور وہ یہ کہ جنت میں مسلمان نفس ہی داخل ہوگا اور تم اہل شرک میں کالے بیل کی کھال میں سفید بال کی طرح ہو (یا فرمایا) سرخ بیل کی کھال میں کالے بال کی طرح ہو۔ بیھقی بروایت ابن مسعود

۳۴۴۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کے چوتھائی ہو؟ کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کی تہائی ہو؟ کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ تم جنتیوں کے نصف ہو؟ جنت میں مسلمان نفس ہی داخل ہوگا اور تم شرک میں کالے بیل کی کھال میں سفید بال کی طرح ہو یا (فرمایا) سرخ بیل کی کھال میں کالے بال کی طرح ہو۔ احمد بن حنبل ترمذی، ابن ماجہ بروایت ابن مسعود

۳۴۴۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے نہیں ہے کوئی بندہ جو ایمان لائے پھر میانہ روی سے چلے مگر وہ اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اور میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ جنت میں کوئی داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ تم اور تمہاری اولاد میں سے جو نیک ہیں جنت میں گھروں کو لوٹ جائیں اور میرے رب تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ ابن ماجہ بروایت رفاعہ الجھنی

۳۴۴۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم! تو وہ عرض کرتے ہیں لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک (میں حاضر ہوں اور سعادت مندی تیری ہے اور بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے تو (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے جہنم میں بھیجے ہوئے لوگوں کو نکالو! تو (آدم علیہ السلام) کہیں گے: جہنم میں کتنے لوگ بھیجے گئے؟ تو (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے تو اس وقت بچے بوڑھے ہوجائیں اور حمل والیاں حمل رکھ دیں گی اور لوگوں کو آپ بے ہوشی کی حالت میں دیکھیں گے حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے اور لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت۔ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنھم) نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اور ھم میں سے وہ ایک کون ہوگا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: خوش ہوجاؤ! تم میں سے ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار، اس ذات کی قسم جس کی قبضہ میں میری جان ہے! میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے چوتھائی ہوگے میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے تہائی ہوگے میں امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے آدھے ہوگے تم لوگوں میں نہیں ہو مگر سفید بیل کی کھال میں کالے بال کی طرح یا (یہ فرمایا) کہ گدھے کے بازو میں دانہ کی طرح۔

احمد بن حنبل بیھقی بروایت ابوسعید

۳۴۴۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اے عیسیٰ!، میں تیرے بعد ایک ایسی امت بھیجنے والا ہوں کہ اگر ان کو وہ چیز ملے جو ان کو اچھی لگتی ہو تو وہ تعریف کریں اور شکر ادا کریں۔ اور اگر ان کو وہ چیز پہنچے جو ان کو ناپسند ہو تو وہ صبر کریں اور اجر کا مراقبہ کریں اور

نہ کوئی برد باری ہوگی اور نہ کوئی علم ہوگا (عیسیٰ علیہ السلام) نے عرض کیا: اے رب! ان کے لئے یہ کیسا ہوگا اور نہ کوئی برد باری ہوگی نہ کوئی علم تو (اللہ تعالیٰ) فرمائیں گے میں ان کو اپنے حلم اور علم سے عطاء کروں گا۔ احمد بن حنبل، طبرانی، مستدرک، حاکم، بیهقی بروایت ابودرداء

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۰۵۷۔

دو تلواروں کا جمع نہ ہونا

۳۴۴۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت پر اللہ تعالیٰ دو تلواریں ہرگز جمع نہیں کریں گے کہ ایک تلوار ان سے ہو اور دوسری تلوار ان کے دشمن سے ہو۔ ابوداؤد بروایت عوف بن مالک

۳۴۴۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں قسم کھاؤں تو حانث نہیں ہوں گا کہ میرے بعد میں آنے والی امت سے پہلے کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

طبرانی بروایت عبداللہ بن عبد الثمالی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۷۹۶

۳۴۴۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً کوئی امت اس میری امت سے زیادہ فضیلت والی نہیں ہے جو مجھے دی گئی ہے۔

حکیم بروایت سعد بن مسعود الکندی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۰۷

۳۴۴۸۴......رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا: کوئی امت نہیں مگر ان میں بعض جہنم میں اور بعض جنت میں ہوں گے سوائے میری امت کے وہ پوری کی پوری جنت میں ہے۔ خطیب بغدادی بروایت ابن عمر

۳۴۴۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ معلوم نہیں کہ اس کا اول بہتر ہے یا اس کا آخر۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت انس احمد بن حنبل بروایت حمار ابویعلی بروایت علی طبرانی بروایت ابن عمر اسنی المطالب: ۱۲۹۶، التذکرۃ: ۲۱۷

۳۴۴۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہ ہوگی کہ اس کو آدھے دن (پانچ سو سال) مؤخر کیا جائے (اس کی حکومت ۵ سو سال باقی رہے گی)۔ احمد بن حنبل ابوداؤد بروایت سعد

۳۴۴۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن (پانچ سو سال) سے عاجز نہ کریں گے۔

ابوداؤد مستدرک حاکم بروایت ابوشعلبه مختصر المقاصد: ۱۸۱۱ المعلة: ۳۲۵

۳۴۴۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ضرور بالضرور تم میں سے ایک پر ایک دن آئے گا اور وہ مجھے نہیں دیکھے گا پھر اس کو مجھے اپنے اہل اور مال سے جوان کے پاس ہے زیادہ محبوب ہوگا۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت ابوهریرۃ

۳۴۴۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک کو عنقریب مجھے ایک نظر دیکھنا اس کے اہل اور مال کے بدلے زیادہ محبوب ہوگا جو اس کے پاس ہے۔

طبرانی ضیاء المقدسی بروایت سمرۃ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۳۷۰

رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والے

۳۴۴۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے شدید محبت کرنے والے میری امت میں سے ایسے لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ کاش کہ وہ اپنے اہل اور مال کے بدلے مجھے دیکھ لے۔ مسلم بروایت ابوهریرۃ

۳۴۴۹۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں اپنے ان بھائیوں سے ملاقات کروں جو مجھ پر ایمان لائے اور مجھے دیکھا نہیں۔

احمد بن حنبل بروایت انس

۳۴۴۹۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے شدید محبت کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے اہل اور اپنے مال کو گم کر کے مجھے دیکھ لے۔ احمد بن حنبل، بروایت ابوذر

۳۴۴۹۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ مجھے دیکھنا اپنے اہل اور مال کے بدلے خرید ے۔ مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۹۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تعجب ہوا اور وہ (حقیقت میں) عجیب نہیں ہے! اور مجھے تعجب ہوا اور وہ (حقیقت میں) عجیب ہے میں نے تعجب کیا وہ (حقیقت میں) عجیب نہیں (وہ بات یہ ہے) کہ میں تمہاری طرف تم میں سے ایک شخص بھیجا پس تم میں سے کچھ لوگ مجھ پر ایمان لائے جو تم میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی تم میں سے جنہوں نے یہ عجیب بات ہے اور (حقیقت میں) عجیب نہیں اور لیکن میں نے تعجب کیا اور وہ عجیب بات ہے تعجب میں ڈالنے والی اس شخص کے جس نے مجھے نہیں دیکھا اور میری تصدیق کی۔

ابن زنجویہ فی ترغیبہ بروایت عطا مرسلاً

۳۴۴۹۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا، اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

مسلم بروایت جابر بن سمرۃ

۳۴۴۹۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آ جائے اور وہ غالب ہوں گے۔ بیھقی بروایت مغیرۃ

۳۴۴۹۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم پر مضبوط ہوگی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کے مخالف ہوں گے۔ ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ

۳۴۴۹۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ غالب ہوں گے یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا حکم آ جائے اور وہ غالب ہی ہوں گے۔ بخاری بروایت مغیرہ بن شعبہ

۳۴۴۹۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

مستدرک حاکم بروایت عمر ذخیرۃ الحفاظ : ۶۳۳۶

۳۴۵۰۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم پر مضبوط ہوگی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں اور نہ جو ان کے مخالف ہوں یہاں تک کہ اللہ کا حکم ہو جائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔ احمد بن حنبل بیھقی بروایت معاویہ

۳۴۵۰۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی طرح (غالب) ہوں گے۔ مسلم ترمذی، ابن ماجہ بروایت ثوبان

۳۴۵۰۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم پر قتال کرتی رہے گی اپنے دشمنوں پر غالب ہوں گے ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کے مخالف ہوں گے یہاں تک کہ ان کے پاس قیامت آ جائے اور وہ اسی پر ہوں گے۔

مسلم بروایت عقبہ بن عامر

دجال سے قتال کا ذکر

۳۴۵۰۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی ان لوگوں پر غالب ہوں گے جو ان سے دشمنی

کریں یہاں تک کہ ان کے آخری لوگ دجال سے قتال کریں گے۔ احمد بن حنبل ابوداؤد مستدرک حاکم بروایت عمران بن حصین

۳۴۵۰۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت غالب ہوگی ان کو ان لوگوں کی رسوائی نقصان نہیں پہنچا سکے گی جو ان کو رسوا کریں یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ ابن ماجہ ابن حبان بروایت قرۃ ابن ایاس

۳۴۵۰۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شام والے فساد کریں تو تم میں خیر نہ ہوگی اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ غالب رہے گی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

احمد بن حنبل ترمذی، ابن حبان بروایت قرۃ ابن ایاس

الاکمال

۳۴۵۰۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم جنتیوں کے چوتھائی ہو؟ کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم جنتیوں کی تہائی ہو؟ اس ذات کی قسم جس کی قبضے میں میری جان ہے! میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے نصف ہو اور میں تمہیں عنقریب اس بارے میں بتاؤں گا، بیشک جنت میں صرف مسلمان نفس ہی داخل ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کی قلت کافروں میں سفید بیل میں کالے بال کی طرح ہے یا (یا فرمایا) کالے بیل میں سفید بال کی طرف ہے۔ ابن جریر بروایت ابن مسعود

۳۴۵۰۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے قیامت کے دن کالی رات کی طرح تم میں سے جنت کی طرف بھیجے جائیں گے تم سب زمین کو گھیرے ہوئے ہو گے فرشتے کہیں گے: محمد ﷺ کے ساتھ اس سے زیادہ لوگ آئے جو اور انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ آئے ہیں۔ طبرانی بروایت ابومالک الاشعری

۳۴۵۰۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ایسی ہے جن میں اللہ تعالیٰ ستر ہزار کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔

طبرانی رضاء مقدسی بروایت سمرۃ

۳۴۵۰۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۵۱۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ میری امت میں سے قیامت کے دن جو میرے پیچھے آئیں گے جنتیوں کے چوتھائی ہوں گے میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کی تہائی ہو میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ تم جنتیوں کے نصف ہو۔

احمد بن حنبل عبد بن حمید فی تفسیرہ سعید بن منصور بروایت جابر

۳۴۵۱۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جنتیوں کے تہائی ہو یا (فرمایا) جنتیوں کے نصف ہو۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۵۱۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت والے ایک سو بیس صف میں ہوں گے تم اسی (صف) ہو اور دوسرے ان میں سے باقی (صف) ہیں اور تم پوری ستر امت ہو تم ان سے بہتر اور اللہ عزوجل کے ہاں زیادہ مکرم ہو۔ طبرانی بروایت بھر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۳۴۵۱۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت والے ایک سو بیس صف (میں) ہوں گے تم ان میں سے اسّی صف ہو گے۔

طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن مسعود

تین تہائی جنت کا حقدار

۳۴۵۱۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری حالت کیسی ہوگی کہ تمہارے لئے جنت کا چوتھائی ہو اور باقی لوگوں کے لئے اس (جنت) کی تین چوتھائیاں ہو تم جنت کی تہائی کے ساتھ کیسے ہو گے تم (جنت کے) نصف کے ساتھ کیسے ہو گے؟ جنت والے قیامت کے دن ایک سو بیس صف (میں) ہوں گے تم ان میں سے اسی صف (میں) ہو گے۔ احمد بن حنبل طبرانی بروایت ابن مسعود

۳۴۵۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار جنت میں داخل ہوں گے یہ مہاجرین تو عام ہے اور ہمارے دیہاتیوں میں سے ایک جماعت اس کو پورا کرے گی۔ ابن سعد بروایت ابو سعدا لخیر

۳۴۵۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میری امت میں سے ستر ہزار یا (فرمایا) سات لاکھ جنت میں داخل ہوں گے جو ٹھیرنے والے ان میں بعض بعض کا ہاتھ پکڑے ہوئے کہ ان کا اول داخل نہ ہوگا یہاں تک کہ ان کا آخر داخل ہوجائے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی صورت پر ہوں گے۔ احمد بن حنبل مسلم عمر بروایت سھل بن سعد

۳۴۵۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہم آخر میں آنے والے قیامت کے دن سبقت لے جانے والے ہیں۔ سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی میری امت میں سے ستر ہزار ہوں گے جن کا کوئی حساب کتاب نہ ہوگا ان میں سے ایک آدمی کی صورت چودھویں رات کے چاند کی صورت جیسی ہوگی پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں گے آسمان میں سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی طرح ہوں گے پھر وہ لوگ اس کے بعد مختلف درجات (میں) ہوں گے۔ ھناد خطیب بغدادی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۵۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امت پوری کریں گے، ہم ان میں آخر ہوں یا (فرمایا) ان میں اخیر ہوں گے۔

بارودی بروایت قتادۃ بن محمد بن حزم انصاری

۳۴۵۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم لوگ قیامت کے دن ستر امت پوری کریں گے، ہم ان میں سے آخر اور ان میں بہتر ہوں گے۔

ابن ماجہ بروایت ابھر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۳۴۵۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تم ستر امت پوری کروگے تم ان میں بہتر اور اللہ کے ہاں زیادہ عزت والے ہوگے۔

احمد بن حنبل ترمذی (حسن) ابن ماجہ، مستدرک حاکم، طبرانی بروایت بھر بن حکیم

۳۴۵۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت کہ ان میں سے بعض جنت میں اور بعض جہنم میں ہوں گے مگر یہ امت ساری ہی جنت میں ہوگی۔

دیلمی بروایت ابن عمر

۳۴۵۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی تین تہائیاں ہیں ایک تہائی جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوگی، ایک تہائی کا ہلکا سا حساب لیا جائے گا پھر جنت میں داخل ہوں گے اور ایک تہائی کہ ان کو گناہوں سے صاف کیا جائے گا اور پھر فرشتے آئیں گے پھر کہیں گے ہم نے ان کو پایا کہ وہ لا الہ الا اللہ وحدہ کہہ رہے ہیں، اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: انہوں نے سچ کہا لاالــہ الا انا (میرے سوا کوئی معبود نہیں) ان کو اس لا الہ الا اللہ وحدہ کہنے کی وجہ سے جنت میں داخل کرو! اور ان کے گناہ جھٹلانے والوں پر لادو! سو یہ ہی ہے وہ بات جو اللہ تعالیٰ نے فرمائی: ولیحملن ا ثصالامع اثقالھم (اور وہ لوگ اپنے بوجھ اٹھائیں گے اور دوسرے) بوجھ (بھی) اپنے بوجھوں کے ساتھ۔

ابن ابی حاتم طبرانی، بروایت عوف بن مالک

۳۴۵۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت قیامت کے دن تین قسموں پر جمع کی جائے گی، ایک قسم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگی اور ایک قسم کا ہلکا سا حساب لیا جائے گا اور جنت میں داخل ہوگی اور ایک قسم اپنی گردنوں اور سینوں پر سخت پہاڑوں کے برابر گناہوں کو گھسیٹ رہے ہوں گے۔ اللہ عزوجل فرشتوں سے فرمائیں گے حالانکہ اللہ ان کے بارے میں خوب جاننے والے ہیں، یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! آپ کے بندوں میں سے کچھ بندے ہیں جو آپ کی عبادت کرتے تھے اور آپ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ان سے ان کے گناہ گرادو اور یہود و نصاریٰ پر ڈالو! اور ان کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کردو!

طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابوموسیٰ

۳۴۵۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت امت مرحومہ ہے اس پر آخرت میں کوئی عذاب نہیں اللہ تعالیٰ میری امت میں ایک کو اہل ادیان میں سے ایک شخص عطاء کریں گے وہ، اس کے بدلے جہنم سے آزاد ہوگا۔

(خطیب بغدادی المتفق والمفترق ابن النجار بروایت ابن عباس

اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ضرار راوی ہے جو اپنے والد سے روایت کر رہا ہے، ابن معین نے کہا: اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔

۳۴۵۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت امت مرحومہ ہے جو بخشی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ اس کا عذاب اس کے سامنے دنیا میں کر دے گا سو جب قیامت کا دن ہوگا تو مسلمانوں میں سے ہر ایک کو ایک یہودی یا نصرانی دیا جائے گا یہ تیرے بدلے یہ ہے جہنم سے۔

طبرانی بروایت ابوموسیٰ

۳۴۵۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مرحوم مقدسہ مبارک ہے اس پر قیامت کے دن کوئی عذاب نہیں ہوگا، ان کا عذاب ان کے درمیان دنیا میں فتنوں کے ساتھ ہے۔ طبرانی ،تاریخ ابن عساکر بروایت ابوہریرۃ

۳۴۵۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت مرحومہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا عذاب ان کے درمیان ہی دنیا میں کر دیا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو ان میں سے ہر ایک شخص کو اہل ادیان میں سے ایک شخص دیا جائے گا پھر کہا جائے گا یہ تیرے بدلے ہے جہنم سے۔

احمد بن حنبل بروایت ابوموسیٰ

۳۴۵۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت امت مرحومہ ہے، اس پر کوئی عذاب نہیں (آخرت میں) ان کا عذاب ان کے ہاتھوں میں ہے (دنیا میں) جب قیامت کا دن ہوگا تو ان میں سے ہر شخص کو اہل ادیان میں سے ایک شخص دیا جائے گا وہ اس کے بدلے جہنم میں ہوگا۔

طبرانی، دارقطنی فی الافراد بروایت ابوموسیٰ، المتناھیۃ : ۱۵۴۶

۳۴۵۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کئی لوگ پہاڑوں کی طرح گناہ لے کر آئیں گے سو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور ان گناہوں کو یہود اور نصاری پر ڈال دیں گے۔ مستدرک حاکم وایت ابوموسیٰ

۳۴۵۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت کو وہ بات دی گئی جو کسی کو نہیں دی گئی یعنی اللہ تعالیٰ کا قول: ادعونی استجب لکم (تم مجھے پکارو میں تمہاری پکار قبول کروں گا) اور یہ بات انبیاء (علیہم السلام) سے کہی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول **ما جعل علیکم فی الدین من حرج** (اور ہم نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی) اور یہ بات انبیاء (علیہم السلام) سے کہی جاتی تھی، اور اللہ تعالیٰ کا قول: **و کذالک جعلنا کم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس** (اور اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

اور یہ بات نبی علیہ السلام سے کہی گئی تھی: **انت شھید علی قومک** (آپ اپنی قوم پر گواہ ہیں)۔ الحکیم بروایت عبادۃ بن الصامت

۳۴۵۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت مرحومہ ہے، اس پر آخرت میں نہ حساب ہے اور نہ عذاب ہے اور اس کا عذاب دنیا میں قتل و غارت گری سخت پریشانیاں زلزلے اور فتنے ہیں۔ احمد بن حنبل مستدرک حاکم بیھقی بروایت ابوموسیٰ

۳۴۵۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین عادتوں سے محفوظ رکھا ہے (۱) یہ کہ تمہارا نبی (ﷺ) تم پر بددعا نہ کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو (۲) یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہ آئیں گے (۳) یہ کہ تم سب گمراہی پر جمع نہ ہو گے۔ تو یہ وہ باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں محفوظ رکھا، اور تمہارے رب نے تمہیں تین باتوں سے ڈرایا ہے (۱) وہ دھواں جو مسلمان کو زکام کی طرح پکڑے گا اور کافر کو پکڑے گا وہ پھولے گا اور اس کے کانوں سے نکلے گا (۲) دابہ جانور (۳) دجال (طبرانی بروایت ابومالک اشعری اور نے اس کا ابتدائی حصہ روایت کیا ہے)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف ابوداؤد: ۹۱۴ الضعیفہ: ۱۵۱۰

۳۴۵۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو تین چیزیں دیں جو ان سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: (۱) سلام جو جنتیوں کا تحیہ ہے (۲) فرشتوں کی صفیں (۳) امین مگر جو موسیٰ اور ہارون (علیہا علیہ السلام) سے ہو۔ الحکیم بروایت انس

پکارنے والا پکارے گا: امی نبی اس آواز کی وجہ سے ہر امی نبی حرکت کرے گا پھر کہا جائے گا: محمد (ﷺ) اور اس کی امت! تحیہ ہے۔

۳۴۵۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سفید پیشانی والی روشن اعضاء والی وضوء کے آثار سے۔ (ابواحمد، الحاکم، اور انہوں نے کہا: یہ غریب ہے بروایت عبداللہ بن بسر)

۳۴۵۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سفید پیشانی والے روشن اعضاء والے ہو۔ ابویعلی بروایت جابر

۳۴۵۳۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ میرے پاس اس طرح آئیں گے کہ سفید پیشانی والے روشن اعضاء والے ہوں گے وضوء کی وجہ سے (یہ) علامت ہے میری امت کی ان کے علاوہ کسی کی نہیں۔ ابن ابی شیبہ ابن حبان، ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ

۳۴۵۳۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک جماعت سفید پیشانی والی روشن اعضاء والی قیامت کے دن نکلے گی پس وہ افق کو بند کردے گی اور ان کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی پس ایک پکارنے والا پکارے گا: امی نبی (ﷺ) اس آواز کی وجہ سے ہر امی نبی حرکت کرے گا پھر کہا جائے گا: محمد ﷺ اور اس کی امت! وہ جنت میں داخل ہوں گے ان پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب پھر دوسری جماعت سفید پیشانی والی روشن اعضاء والی نکلے گی ان کی روشنی چودھویں رات کے چاند کی روشنی کی طرح ہوگی (یہ جماعت) افق بند کرے گی پس یہ لوگ جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے داخل ہوں گے، پھر ایک دوسری جماعت سفید پیشانی والی روشن اعضاء والی نکلے گی ان کی روشنی آسمان میں سب سے بڑے ستارے کی روشنی کی طرح ہوگی پس یہ افق کو بند کردے گی پھر پکارنے والا پکارے گا امی نبی! اس آواز کی وجہ سے ہر امی نبی حرکت کرے گا پھر کہا جائے گا: محمد ﷺ اور اس کی امت پس یہ لوگ جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے پھر آپ رب عزوجل کی تجلی ہوگی پھر ترازو رکھا جائے گا اور حساب شروع کیا جائے گا۔ (طبرانی بروایت ابوامامہ اور اس کی سند جید ہے)

۳۴۵۳۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جس کو قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں سب سے پہلا وہ شخص جس کو اپنا سر (سجدہ سے) اٹھانے کی اجازت دی جائے گی سو میں اپنا سر اٹھاؤں گا میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو میں تمام امتوں کے درمیان اپنی امت اور جو ان کی طرح میرے پیچھے ہوں گے پہچان لوں گا پھر اپنے دائیں طرف دیکھوں گا تمام امتوں کے درمیان اپنی امت کو پہچان لوں گا اور اپنے بائیں طرف دیکھوں گا تمام امتوں کے درمیان اپنی امت کو پہنچان لوں گا وہ لوگ وضو کے آثار کی وجہ سے سفید پیشانی والے روشن اعضاء والے ہوں گے اور یہ چیز ان کے علاوہ امتوں میں سے کسی کے لئے نہیں ہوگا اور میں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھوں میں دیا جائے گا اور میں ان کو سجدہ کرنے کے اثر سے ان کے چہروں میں ان کو خاص علامت کے ذریعہ پہچانوں گا اور میں ان کو ان کے اس نور سے پہچانوں گا جو ان کے آگے ادائیں بائیں ہوگا اور میں ان کو پہچانوں گا ان کے سامنے ان کے اولاد دوڑ رہی ہوگی۔

احمد بن حنبل بروایت ابودرداء مستدرک حاکم بیھقی بروایت ابوذر اور ابودرداء

۳۴۵۳۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے تین چیزیں درگذر کی ہیں: خطا، بھول اور وہ کام جس پر انہیں مجبور کیا جائے۔

طبرانی بروایت ثوبان

۳۴۵۴۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے میری امت سے باتیں درگذر کردی ہیں جو ان کے دلوں میں وسوسہ ہوتی ہیں جب تک وہ عمل نہ کریں یا اس کے بارے میں بات نہ کریں۔ خطیب بغدادی بروایت عائشہ

۳۴۵۴۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت سے تین چیزیں معاف ہیں خطاء بھول، مجبوراً جو کام کیا ہو۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابودرداء

۳۴۵۴۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت سے تین چیزیں معاف ہیں: خطاء بھول اور وہ کام جس پر مجبور کئے گئے ہوں۔

عبدالرزاق بروایت حسن مرسلاً

۳۴۵۴۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مین باتیں ایسی ہیں کہ انسان ان کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوگا خطا بھول اور جس پر مجبور کیا جائے۔

بروایت قتادۃ

۳۴۵۴۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لئے معاف کی گئی ہیں وہ باتیں جو ان کے دل میں ہوں جب تک کہ شرک کی بات نہ کریں۔

خطیب بغدادی بروایت عائشہ

۳۴۵۴۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن سے عاجز نہیں کرے گا جب آپ شام میں ایک شخص کے دسترخوان اور اس کے اہل بیت کو دیکھیں تو اس کے پاس قسطنطنیہ فتح کیا جائے گا۔ طبرانی بروایت ابوثعلبہ

۳۴۵۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن سے عاجز نہیں کیا جب آپ شام میں ایک شخص کا دستر خوان اور اس کے اہل بیت کو دیکھیں تو اس کے پاس قسطنطنیہ کی فتح ہے۔احمد بن حنبل بروایت ابو ثعلبه

۳۴۵۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا زندگی ان امتوں کے مقابلہ میں جو تم سے پہلے گذری ہیں عصر کی نماز کے درمیان سے سورج کے غروب ہونے تک (وقت) کی طرح ہے تو رات والوں کو تورات دی گئی تو انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ نصف النہار ہو گیا پھر وہ عاجز ہو گئے تو ان کو ایک ایک قیراط دیا گیا پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے عصر کی نماز تک کام کیا پھر وہ عاجز آ گئے تو ان کو ایک ایک قیراط دیا گیا پھر ہمیں قرآن دیا گیا تو ہم نے سورج کے غروب ہونے تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط دیئے گئے اہل کتاب نے کہا: اے ہمارے رب! ان لوگوں کو آپ نے دو دو قیراط دیئے اور ہمیں آپ نے ایک ایک قیراط دیا اور ہم نے زیادہ کام کیا! اللہ عز وجل نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے اجر میں سے کوئی کمی کی؟ تو انہوں نے عرض کیا: نہیں! تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: وہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

طبرانی، بخاری بروایت سالم بن عبداللہ عن ابیه

امت محمدیہ ﷺ کا اجر وثواب

۳۴۵۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امتوں میں سے ایک امت کی مثال چند مزدوروں کی مثال کی طرح بیان کی گئی جنہیں ایک شخص نے اجرت پر لیا کہ وہ اس کے لئے پورا ایک دن کام کریں گے اور ان کے لئے ایک ایک قیراط متعین کیا تو انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ جب نصف النہار ہوا تو وہ تھک گئے پس انہوں نے آدمی سے کہا: کہ ہمارا حساب کریں تو اس نے ان کا حساب کیا تو ان کے لئے آدھا آدھا قیراط اور چندرتی بنا تو اس شخص نے کہا: میرے لئے کون رات تک میرا کام ایک ایک قیراط پر پورا کرے گا؟ تو اس شخص سے دوسرے لوگوں نے معاملہ کر لیا پھر انہوں نے کام کیا یہاں تک کہ جب عصر کی نماز کے قریب وقت ہو گیا تو وہ تھک گئے تو انہوں نے کہا: ہمارا حساب کریں تو اس نے ان کا حساب کیا تو ان کے لئے آدھا آدھا قیراط بنا اور آدمی نے یہ چاہا کہ اس کام کو رات سے پہلے پورا کر دیا جائے تو اس نے ایک قوم کو اس بات پر اجرت پر لیا کہ وہ رات تک اس کا بقایا کام دو دو قیراط پر پورا کریں میں امید رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ تم دو دو قیراط والے ہو جاؤ۔

طبرانی بروایت حبیب بن سلیمان بن سمرة عن ابیه عن جده

۳۴۵۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام نے جنت کو خواب کی حالت میں دیکھا، صبح ہوئی تو انہوں نے اپنی قوم کو بیان کیا اے قوم! میں نے گذشتہ رات اس حالت میں کہ سونے والا دیکھتا ہے ایسی جنت دیکھی جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو محمد ﷺ اور اس کی امت کے لئے تیاری کی گئی ہے جس کے باغیچے لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور اس کے درخت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں ہے اور اس کے پھل سبحان اللہ والحمد للہ ہے تو ان کی قوم نے ان سے عرض کیا: محمد ﷺ اور اس کی امت کون ہے۔

بزار بروایت ابو امامه

۳۴۵۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ محمد (ﷺ) کی امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ہر اونچی جگہ اور وادی پر کھڑے ہوں گے لا الہ الا اللہ کی شہادت کا اعلان کریں گے ان کی جزاء انبیاء (علیہم السلام) کی جزاء ہے۔

دیلمی بروایت انس

۳۴۵۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں اور میری امت مشک کے ڈھیر پر اونچے ہوں گے تمام مخلوق پر اوپر ہوں گے تمام امتوں میں سے ہر مسلمان یہی خواہش کرے گا کہ وہ ہم میں سے ہو، ہر وہ نبی جس کو اس کی قوم نے جھٹلایا ہو گا محمد ﷺ کی امت قیامت کے دن اس کے لئے اس بات کی گواہ ہو گی کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچائے ہیں اور رسول اللہ ﷺ تم پر گواہ ہوں گے۔ دیلمی بروایت جابر

۳۴۵۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے میری امت میں وہ لوگ بنائے کہ مجھے حکم دیا گیا کہ میں ان کے

ساتھ اپنے آپ کو روکے رکھوں۔ابوداؤد حلیۃ الاولیاء بروایت ابوسعید، طبرانی بروایت عبد الرحمن بن سھل بن حنیف

۳۴۵۵۳۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب قتال کا وقت آ گیا! اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قتال کرتی رہے گی لوگوں پر غالب ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان کے لئے چند قوموں کے دل ٹیڑھا کریں گے پس وہ ان سے قتال کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے روزی دے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی پر ہوں گے اور اس دن مسلمانوں کا عمدہ گھر شام ہوگا اور گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت کے دن تک خیر ہے اور اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی کہ میں اٹھالیا جاؤں گا رہنے والا نہیں ہوں اور تم میرے پیچھے آ ؤ گے گروہ در گروہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارے گا اور قیامت سے پہلے سخت آفتیں اور چند سالوں کے بعد زلزلیں ہوں گے۔

احمد بن حنبل، دارمی، نسائی بغوی ،طبرانی، ابن حبان مستدرک حاکم سعید بن منصور بروایت سلمه بن نفیل کندی

۳۴۵۵۴۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب قتال کا وقت آ گیا اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے راستہ میں قتال کرتی رہے گی وہ لوگ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کے مخالف ہوں گے اللہ ایک قوم کے دل کو ٹیڑھا کریں گے تا کہ ان کو ان سے روزی دیں، اور وہ ان سے قتال کریں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے گی گھوڑے کہ ان کی پیشانی پر قیامت تک کے لئے ہمیشہ خیر باندھی گئی ہے اور لڑائی اپنا اسلحہ نہیں رکھے گی (لڑائی ہوتی رہے گی) یہاں تک کہ یاجوج ماجوج نکل آئیں۔طبرانی بروایت سمه بن نفیل

۳۴۵۵۵۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جھٹلایا اب قتال کا وقت آ گیا: اب قتال کا وقت آ گیا ہمیشہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کے دلوں کو ٹیڑھا کرتے رہیں گے تم ان سے قتال کرو گے اور تمہیں اللہ تعالیٰ ان سے روزی دے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے اور وہ اسی پر ہوں گے اور اسلام کا عمدہ گھر شام میں ہے۔ابن سعد بروایت سلمه بن نفیل حضر می

غالب رہنے والی جماعت

۳۴۵۵۶۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر غالب ہوگی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں یا (فرمایا) ان سے علیحدہ ہوں یہاں تک اللہ کا حکم آ جائے۔رویانی، تاریخ ابن عساکر بروایت عمران بن حصین

۳۴۵۵۷۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ اسلام کے ساتھ حق پر ایک جماعت رہے گی ان کو ان لوگوں کا مخالف ہونا نقصان نہیں پہنچا سکے گا جو ان کے مخالف ہوں یہاں تک کہ ان کے پاس اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ لوگ اس پر ہوں گے۔احمد بن حنبل ابن جریر بروایت ابوهریرة

۳۴۵۵۸۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین ہر اس شخص پر ہمیشہ غالب رہے گا جو اس سے دشمنی کرے یا (فرمایا) جو اس کے مخالف ہو، اس کو کوئی چیز کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ابن جریر بروایت معاویه

۳۴۵۵۹۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیشہ میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قتال کرتی رہی گی قیامت کے دن تک غالب ہوگی (تاریخ ابن عساکر بروایت جابر، ابن قانع، تاریخ ابن عساکر بر، ابن حبان، بروایت قتادہ بروایت انس، امام بخاری نے فرمایا قتادہ بروایت انس کی ہے صحیح قتادہ بروایت مطرف بن عمران ہے)

۳۴۵۶۰۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

طحاوی عبد ابن حمید بروایت زید بن ارقم)

۳۴۵۶۱۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہیگی ان لوگوں پر جو ان سے لڑیں گے غالب ہوں گی ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان سے دشمنی کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے اور وہ اسی پر ہوں گے عرض کیا گیا (اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ اور وہ کہاں ہوں گے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا بیت المقدس میں)۔

احمد بن حنبل، طبرانی، سعید بن منصور بروایت ابوامامه

۳۴۵۶۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہیگی

احمد بن حنبل، سعید بن منصور بروایت زید بن ارقم

۳۴۵۶۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہیگی قیامت کے دن تک معزز رہے گی۔

ابونصر اسجزی فی الابانہ ہروی فی ذم الکلام بروایت سعد بن ابی وقاص

۳۴۵۶۴..... رسول اللہ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔طبرانی، مستدرک حاکم بروایت عمر

جہاد کرنے والی جماعت

۳۴۵۶۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے

طبرانی بروایت جابر بن سمرة

۳۴۵۶۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی مگر اس طرح کہ ایک جماعت میری امت میں سے حق پر غالب ہوگی یہاں تک کہ ان کے پاس (اللہ کا) حکم آ جائے ان لوگوں کی یہ لوگ پرواہ نہیں کریں گے جو ان کو ذلیل کریں اور نہ وہ لوگ جو ان کی مدد کریں۔

ابن ماجہ بروایت معاویہ

۳۴۵۶۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ میری امت میں سے حق پر قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس (اللہ کا) حکم آ جائے۔

طبرانی بروایت معاویہ بروایت زید بن ارقم

۳۴۵۶۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مت کی مثال اس پانی کی طرح ہے جس کو اللہ نے آسمان سے نازل کیا نہیں معلوم کہ برکت اس کے اول میں ہے یا اس کے آخر میں۔(رامہرمزی بروایت انس اور یہ حدیث حسن ہے)

۳۴۵۶۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال اس بارش کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے شروع میں بھی خیر اور آخر میں بھی خیر رکھی ہے۔طبرانی بروایت عمار المقاصد الحسنہ: ۹۹۷

۳۴۵۷۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی مثال اس باغیچہ کی طرح ہے جس پر اس کا مالک کھڑا ہوا اور وہ اس کے حوضوں میں اترے اور اس کے مکانوں کو درست کرے اور اس سے شاخ کاٹے پھر ایک جماعت اور ایک عام جماعت کو کھلائے میں شاید ان دونوں میں سے آخر میں کھانے والی جماعت ان دونوں زیادہ اچھے گچھے والی اور زیادہ لمبی ٹہنیوں والی ہوگی، اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا! ضرور عیسی بن مریم (علیہ السلام) میری امت میں اپنے حواریوں سے زیادہ اچھے پیچھے رہنے والے پائیں گے۔ابونعیم بروایت عبدالرحمن بن سمرة

۳۴۵۷۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت رو! کیونکہ میری امت کی مثال اس باغیچہ کی طرح ہے جس پر اس کا مالک کھڑا ہوا اور اس کے حوضوں میں اترے اور اس کے مکانوں کو درست کرے اور اس سے شاخ کاٹے پھر ایک عام جماعت کو کھلائے، شاید ان میں سے آخری سال والے ان میں سے زیادہ اچھے گچھے والے اور زیادہ لمبی شاخوں والے ہیں اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا! البتہ ابن مریم (علیہ السلام) میری امت میں اپنے حواریوں سے بہتر پیچھے رہنے والے پائیں گے۔حکیم بروایت عبد الرحمن بن سمرة

۳۴۵۷۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی پشتوں کی پشتوں میں ایسے مرد اور عورتیں ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔طبرانی ابن مردویہ سعید بن مضور بروایت سہل بن سعد

۳۴۵۷۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایسے لوگ ہیں کہ ایمان ان کے دلوں میں سخت پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط ہوگا۔

ابن جریر بروایت اسحاق سبیعی مرسلا

۳۴۵۷۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ میرے بعد ایسے آئیں گے کہ ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ وہ مجھے دیکھنے کو اپنے اہل اور مال کے بدلے خرید لے۔ دارقطنی فی الافراد، مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۵۷۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں تمہاری امامت کررہا ہوں تو مجھے ایک سایہ ملا تو میں آگے بڑھا پھر مجھے ایک اور سایہ ملا تو میں آگے بڑھا تو کچھ لوگ ملے جو میرے بعد ہوں گے ان کے دل اور ان کے اعمال میرے ساتھ ملے ہوئے ہوں گے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابوقلابہ مرسلا

۳۴۵۷۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ لوگ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ سرحدوں کو بند کردیں گے ان سے حقوق چھین لئے جائیں گے اور ان کو حقوق نہیں دیئے جائیں گے وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

ابن عبد البر فی الصحابہ بروایت زید العقیلی

۳۴۵۷۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سے ایمان والے ایمان کے اعتبار سے زیادہ فضیلت والے ہیں؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: فرشتے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہیں اور وہ اس کے حقدار ہیں اور ان کے لئے کیا رکاوٹ ہے۔ اللہ نے ان کو اس درجہ میں رکھا ہے جس درجہ میں اللہ نے ان کو رکھا بلکہ ان کے علاوہ (بتاؤ) (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) عرض کیا: انبیاء (علیھم السلام) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہیں اور وہ اس کے حقدار ہیں بلکہ ان کے علاوہ (بتاؤ) صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تو وہ کون ہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: (وہ) ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور وہ لکھا ہوا کاغذ پائیں گے اس میں جو کچھ ہوگا اس پر عمل کریں گے سو یہی لوگ ایمان والوں میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں ایمان کے اعتبار سے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عمر

شوق دیدار میں قربانی

۳۴۵۷۸ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے مجھ سے سب سے شدید محبت کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے ان میں سے ایک یہ پسند کرے گا کہ وہ مجھے اپنے اہل اور مال کے بدلے دیکھ لے۔ مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۵۷۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مجھ سے سب سے شدید محبت کرنے والے ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا، اس پر عمل کریں جو کچھ لکھے ہوئے کاغذ پر ہوگا۔

خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرہ۔ الضعیفہ ۲۰۴۹

۳۴۵۸۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرلوں! اس لئے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: نہیں تم میرے ساتھی ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور مجھ سے انہوں نے محبت کی یہاں تک کہ میں ان میں سے ایک کو اس کے والد اور اس کے بچوں سے بھی زیادہ محبوب ہوں گا ابوبکر! کیا آپ ایسے لوگوں سے محبت کریں گے جو میری آپ سے محبت کی وجہ سے آپ سے محبت کریں؟ عرض کیا: کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: سو آپ ان سے محبت کریں جو آپ سے میری آپ سے محبت کی وجہ سے محبت کریں۔ (ابونعیم فی فضائل الصحابہ بروایت نافع بروایت ابوہریرۃ بروایت انس اس سند میں ابوہرمز متروک راوی ہے)

۳۴۵۸۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش کہ میں اپنے ان بھائیوں کو دیکھ لوں جو میرے پاس حوض پر آئیں گے میں ان کا استقبال ایسے برتنوں سے کروں کا جس میں شراب ہوگی میں ان کو اپنے حوض سے سیراب کروں کا ان کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے! عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ کیا ہم آپ کے بھائی نہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور انہوں

نے مجھے نہیں دیکھا میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو تم سے اور ان لوگوں سے ٹھنڈا کردے جو مجھ پر ایمان لائے اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا۔ابو نعیم بروایت ابن عمر

۳۴۵۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا ایمان قابل تعجب نہیں جنہوں نے مجھے دیکھا اور لیکن بھرپور تعجب والا ہے (ایمان) ایسے لوگوں کا جنہوں نے کاغذات دیکھے جس میں سیاہی ہے تو وہ لوگ اس کے اول اور اس کے آخر پر ایمان لائے۔ابو الشیخ بروایت انس

۳۴۵۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بھائی کب ملیں گے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا: کیا ہم آپ کے بھائی نہیں (تو رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: بلکہ تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا میں ان کی طرف بہت زیادہ مشتاق ہوں۔ابو یعلی ابو الشیخ بروایت انس ذخیرۃ الحفاظ : ۴۹۴۵

۳۴۵۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! کاش کہ میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کروں کیونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں جنھوں نے مجھے نہیں دیکھا اور اور میری تصدیق کی اور مجھ سے محبت کی یہاں تک میں ان میں سے ایک کو اس کے والد اور بیٹے سے بھی زیادہ محبوب ہوں۔

ابو الشیخ بروایت انس

۳۴۵۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خدیجہ! بے شک میری امت میں سے ہر جماعت میں ایسے لوگ ہوں گے پراگندہ غبار آلود جو مجھ ہی کو چاہیں گے اور میری ہی پیروی کریں گے اور اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامیں گے وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اگرچہ انھوں نے مجھے نہیں دیکھا۔حلیۃ الاولیاء بروایت حدیفہ

۳۴۵۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں۔(صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تم میرے ساتھی ہو اور میرے بھائی ایسے لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے مجھ پر ایمان لائیں گے اور انہوں نے مجھے نہیں دیکھا ہوگا پھر فرمایا اے ابوبکر کیا آپ ایسے لوگوں سے محبت نہیں کرتے جنہیں یہ بات پہنچی کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں سو انہوں نے آپ کی مجھ سے محبت کی وجہ سے آپ سے محبت کی آپ ان سے محبت کریں۔(اس لئے کہ) اللہ نے ان سے محبت کی۔تاریخ ابن عساکر بروایت براء

۳۴۵۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان کے دلوں کو اپنے دین کی طرف متوجہ کر اور اپنی رحمت کیساتھ ان کے پیچھے سے گھیر لے۔

طبرانی سمویہ بروایت انس

راوی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لے دعا فرمائی فرمایا پس راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۵۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے میری امت کا نمونہ بنایا گیا پانی اور مٹی میں اور مجھے تمام اسماء سکھائے گئے جیسا کہ آدم علیہ السلام کو تمام نام سکھائے گئے۔دیلمی بروایت ابو رافع

۳۴۵۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کو صلہ کہا جائے گا جس کی سفارش سے جنت میں اتنے اتنے لوگ داخل ہوں گے۔ابن سعد بروایت عبد الرحمن بن یزید بن جابر بلاغاً

۳۴۵۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں سے ایک شخص اپنی مدت سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمر

لحومہ فی القطب والابدال

۳۴۵۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر زمانے میں میری امت میں بہتر پانچ سو آدمی ہوں گے ابدال چالیس، نہ پانچ سو کم ہوں گے اور نہ چالیس، جب بھی ان میں سے کوئی فوت ہوگا تو اللہ تعالیٰ پانچ سو میں سے اس کی جگہ بدل لے آئیں گے اور چالیس میں اس کی جگہ داخل کردیں

گے جوان لوگوں کو معاف کریں گے جوان لوگوں پر ظلم کریں اور ان لوگوں سے اچھا سلوک کریں گے جوان لوگوں کیساتھ برا کرے اور اس چیز میں امداد کریں گے جواللہ تعالیٰ نے ان کودی ہوگی۔حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر ،تذکرۃ الموضوعات : ۱۹۴ ترتیب الموضوعات : ۹۷۵

۳۴۵۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں ابدال تیس آدمی ہیں جن کے دل ابراہیم خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) کے دل پر ہوں گے جب بھی ان میں سے کوئی فوت ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی شخص بدل لے آئیں گے۔

(احمد بن حنبل بروایت عبادۃ بن صامت التذکرۃ: ۱۴۲ الضعیفہ: ۹۳۶

۳۴۵۹۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ابدال تیس ہیں جن کی وجہ سے زمین قائم ہے اور جن کی وجہ سے تمہیں بارش دی جاتی ہے اور جن کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔طبرانی بروایت عبادۃ بن صامت

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲۶۷

۳۴۵۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ابدال شام میں ہوتے ہیں اور وہ چالیس آدمی ہیں ان کی وجہ سے تمہیں بارش سے سیراب کیا جاتا ہے اور انہیں کی وجہ سے تمہارے دشمنوں پر تمہاری مدد کی جاتی ہے اور زمین والوں سے مصیبت اور غرق پھیرا جاتا ہے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت علی

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۴۰۵

۳۴۵۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال شام والوں میں ہیں اور ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے اور انہیں کی وجہ سے تمہیں روزی دی جاتی ہے۔طبرانی بروایت عوف بن مالک

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲۶۸۔

ابدال کا تذکرہ

۳۴۵۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہیں جب بھی ان میں سے کوئی مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص بدل لے آئیں گے ان کی وجہ سے بارش سے سیراب کیا جاتا ہے اور ان کیوجہ سے دشمنوں کیخلاف مدد کی جاتی ہے اور انہیں کی وجہ سے شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے۔(احمد بن حنبل بروایت علی) المعلۃ: ۲۶۶۔

۳۴۵۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال چالیس مرد اور چالیس عورتیں جب بھی ان میں سے کوئی شخص مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ بدل لے آئیں گے اور جب بھی کوئی عورت مرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسری عورت بدل لے آئیں گے۔

الخلال فی کرامات الاولیاء مسند الفردوس بروایت انس تذکرۃ الموضوعات ۱۹۴ الشذرۃ: ۲

۳۴۵۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال موالی میں سے ہیں۔الحاکم فی الکنی بروایت عطاء مرسلاً

۳۴۵۹۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی وہ ابدال میں سے ہوگا اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا، اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے اپنے آپ کو روک کر رکھنا اور اللہ عزوجل کی ذات کی وجہ سے غصہ کرنا۔مسند الفردوس بروایت معاذ

۳۴۶۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال کی علامت یہ ہے کہ وہ لوگ کبھی بھی کسی چیز پر لعنت نہیں کرتے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء بروایت بکر بن خنیس ، الاتقان: ۱۱۱۸ التمییز: ۱۰۴

۳۴۶۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کے ابدال اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے لیکن وہ اللہ کی رحمت دلوں کی سخاوت اور سلامت صدر اور تمام مسلمانوں کے لئے رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔ھب بروایت ابوسعید

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۶ ،۲ الضعیفہ: ۱۴۷۷۔

۳۴۶۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی طرح ہیں (آدمیوں) سے ہرگز خالی نہیں ہوگی جنکی وجہ سے تمہارے مدد کی جائے گی اور جن کی وجہ سے تمھیں رزق دیا جائے گا اور جن کی وجہ سے تمہیں بارش دی جائے گی۔

ابن حبان في تاریخه بروایت ابوهریرة

کلام:......ضعیف ہے۔ضعیف الجامع:۴۷۷۶ ترتیب الموضوعات:۹۷۶۔

۳۴۶۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خلیل الرحمٰن (علیہ السلام) کی طرح چالیس آدمیوں سے زمین کبھی خالی نہیں ہوگی سوانکی وجہ سے تمہیں سیراب کیا جائے گا اور ان کی وجہ سے تمہاری مدد کی جائے گی ان میں سے کوئی ایک نہ مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسرا بدل لے آئیں گے۔

طبرانی اور سط بروایت انس

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۴۷۷۵،المقاصد الحسن:۸۔

الاکمال

۳۴۶۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال جنت میں نماز اور روزہ کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے لیکن وہ دلوں کی سخاوت سلامت صدر اور مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے اس میں داخل ہوں گے۔دارقطنی کتاب الاخوان ابن عدی کا مل ،الخلال، کر امات الا ولیاء، ابن لال مکارم اخلاق بروایت حسن بروایت انس ذخیرۃ الحفاظ:۱۰۷۶ الشذرۃ:۷

۳۴۶۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال نماز اور روزہ کی کثرت سے جنت میں داخل نہ ہوں گے لیکن وہ اللہ کی رحمت اور سلامت صدر اور دلوں کی سخاوت اور تمام مسلمانوں کے لئے رحمت کی وجہ سے اس میں داخل ہوں گے۔

حکیم، ابن ابی الدنیا ،کتاب السخاء، بیهقی بروایت حسن مرسلا

۳۴۶۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستون یمن کی چیدہ لوگ اور شام کے ابدال ہیں، اور وہ چالیس مرد ہیں جب بھی ان میں سے کوئی ھلاک ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل لے آئیں گے وہ لوگ نہ بتکلف کمزوری ظاہر کرنے والے نہ مٹک کر چلنے والے نہ او چکنے والے ہوں گے وہ لوگ جس مرتبہ کو پہنچے کثرت نماز اور روزہ سے نہیں پہنچے وہ لوگ اس (مرتبہ) کو سخاوت، دل کی درستگی اور تمام مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کی وجہ سے پہنچے اور میری امت پانچ طبقات پر ہوگی: میں اور جو میرے ساتھ ہیں چالیس سال تک ایمان اور علم والے ہوں گے اور جوان کی بعد ہوں گے اسی سال تک نیکی اور پرہیز گاری والے ہوں گے اور جوان کے بعد ہوں گے ایک سوبیس سال تک ایک دوسرے پر رحم اور بھائی چارگی والے ہوں گے اور جوان کے بعد ہوں گے ایک سو ساٹھ سال تک ایک دوسرے کو قطع کرنے اور ایک دوسرے سے منہ پھیرنے والے ہوں گے اور جو اس کے بعد دنیا کے ختم ہونے تک ہوں گے تو فتنہ وفساد اور بچاؤ ہوگا۔تمام تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۴۶۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہیں جب بھی کوئی مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل لے آئیں گے ان کی وجہ سے بارش دی جائی گی اور ان کی وجہ سے دشمنوں پر مدد دی جائیگی، اور شام والوں سے ان کی وجہ سے عذاب پھیرا جائے گا۔(احمد بن حنبل بروایت علی، اس حدیث ی سند صحیح ہے)۔

ابدال کے اوصاف

۳۴۶۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال ساٹھ مرد ہیں جو نہ زیادہ بولنے والے نہ بدعت کا ارتکاب کرنے والے نہ زیادہ گہرائی میں جانے والے نہ عجب وتکسیر کرنے والے ہیں جو کچھ انہوں نے پایا کثرت نماز اور کثرت روزہ اور کثرت صدقہ کی وجہ سے نہیں پایا، لیکن نفسوں کو سخاوت

دلوں کی سلامتی اپنی امت کی خیر خواہی کی وجہ سے (پایا) وہ لوگ اے علی! میری امت میں سرخ یاقوت سے بھی کم ہوں گے۔

ابن ابی الدنیا کتاب الاولیاء ولخلال بروایت علی

۳۴۶۰۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابدال چالیس مرد ہیں بائیس شام میں اٹھارہ عراق میں جب بھی کوئی ایک مرے گا اللہ تعالیٰ اس کی جگہ بدل لے آئیں گے، جب حکم آئے گا تو سارے فوت ہو جائیں گے اس وقت قیامت قائم ہوگی۔

حکیم، خلال کرامات الاولیاء، ابن عدی کامل بروایت انس

۳۴۶۱۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ابدال چالیس مرد ہیں بائیس شام میں اور اٹھارہ عراق میں جب کوئی ایک مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کوئی دوسرا بدل لے آئیں گے جب حکم آئے گا تو سارے فوت ہو جائیں گے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۴۶۱۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ستون یمن کے چیدہ لوگ ہیں ابدال میں سے چالیس شام میں ہیں اور اٹھارہ عراق میں خبردار! وہ لوگ اس مرتبہ کو کثرت نماز اور روزہ کی وجہ سے نہیں پہنچے لیکن نفسوں کی سخاوت اور دلوں کی سلامتی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت انس

۳۴۶۱۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے چالیس آدمی ہمیشہ رہیں گے جن کے دل ابراہیم (علیہ السلام) کے دل پر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے زمین والوں سے مصیبتیں دور کریں گے جنہیں ابدال کہا جاتا ہے انہوں نے یہ مرتبہ نماز روزہ اور صدقہ کی وجہ سے نہیں حاصل کیا (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ پھر کس وجہ سے انہوں نے اس مرتبہ کو حاصل کیا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: سخاوت اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے۔ طبرانی بروایت ابن مسعود التذکرۃ: ۱۴۴، الشذرۃ: ۷

۳۴۶۱۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس (آدمی) ہمیشہ رہیں گے جن کی وجہ سے زمین قائم رہے گی اور ان کی وجہ سے بارش دی جائے گی اور ان کی وجہ سے مدد آئے گی۔ طبرانی بروایت عبادۃ بن صامت الضعیفہ: ۹۳۶

۳۴۶۱۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت کریں گے جب بھی کوئی مرد مرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل لے آئیں گے اور وہ تمام زمین میں ہوں گے۔

الخلال کرامات الاولیاء بروایت ابن عمر، المقاصد الحسنہ: ۸

انسان کی فضیلت

۳۴۶۱۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز اپنی طرح ہزار سے بہتر نہیں سوائے انسان کے۔

طبرانی، ضیاء مقدسی بروایت سلمان اسنی المطالب: ۱۲۰۳ کشف الخفاء: ۲۱۴۲

۳۴۶۱۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نہیں جانتے کہ کوئی چیز اپنی طرح ہزار سے بہتر ہو سوائے مسلمان مرد کے۔

طبرانی اوسط بروایت ابن عمر

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۳۱۳، الفوائح: ۲۶۳۱

الاکمال

۳۴۶۱۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں چوپائیوں کی کوئی ایسی قسم نہیں پاتا کہ ان میں سے ایک چوپایا اپنے جیسے دوسو سے بہتر ہو سوائے آدمی کے آپ ایک آدمی پائیں گے جو سو آدمیوں سے بہتر ہوگا۔ طبرانی بروایت سمرۃ

۳۴۶۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ نے ہمیں پیدا کیا اور آپ نے انسان کو پیدا کیا ان کو آپ نے بنا یا کہ وہ کھانا کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں اور کپڑے پہنتے ہیں اور عورتوں کے پاس آتے ہیں اور چوپایوں پر سوار ہوتے ہیں اور راحت پاتے ہیں اور آپ نے ہمارے لئے ان میں سے کوئی چیز نہیں بنائی سو آپ ان کے لئے دنیا بنائیں اور ہمارے لئے آخرت، تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا: میں نے جس کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح میں سے پھونکا ان کی طرح نہیں بناؤں گا کہ جن سے میں نے کہا: ہو جا تو وہ ہو گئے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت انس الو قوف: ۴

۳۴۶۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ نے انسانوں کو دنیا دی، وہ اس میں کھاتے ہیں اور پیتے ہیں اور سواری کرتے ہیں اور پہنتے ہیں اور ہم آپ کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ہم کھاتے نہیں پیتے نہیں اور نہ فضول کام کرتے ہیں تو جس طرح آپ نے ان کے لئے دنیا بنائی تو ہمارے لئے آخرت بنائیں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اس کی نیک اولاد کو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اس کی طرح نہیں بناؤں گا جسے میں نے کہا: ہو جا تو وہ ہو گئے۔ طبرانی بروایت ابن عمر، القدسیة الضعیفة: ۲۱

۳۴۶۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) اور اس کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے کہا: اے ہمارے رب! آپ نے ان کو پیدا کیا وہ کھاتے ہیں، اور پیتے ہیں اور نکاح کرتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں سو آپ ان کے لئے دنیا کر دیں اور ہمارے لئے آخرت! تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو جسے میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح میں سے پھونکا، اس کی طرح نہیں کروں گا جنہیں میں نے کہا ہو جا تو وہ ہو گئے۔ الدیلمی تاریخ ابن عساکر بروایت جابر، بروایت عروہ بن رویم الانصاری

۳۴۶۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں انسان سے زیادہ مکرم کوئی چیز نہیں، عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) اور فرشتے؟ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: فرشتے سورج اور چاند کی طرح مجبور ہیں۔ (بیہقی ضعیف قرار دیا اور بروایت ابن عمر اور فرمایا: یہ حدیث ابن عمر پر موقوف صحیح ہے)

۳۴۶۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن انسان سے زیادہ مکرم کوئی چیز نہ ہو گی! عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! (ﷺ) اور نہ فرشتے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: اور نہ فرشتے اس لئے کہ فرشتے وہ سورج اور چاند کی طرح مجبور ہیں۔

طبرانی خطیب، بغدادی، بروایت ابن عمر، المتناهية: ۴۸۲، الو قوف: ۴

ہر سو صدی پر ایک مجتہد ہوتا ہے

جو اس امت کے لئے ان کے دینی امور میں اجتہاد کرتا ہے

۳۴۶۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سو سال پورا ہونے پر اس کو بھیجتے ہیں جو امت کے لئے ان کے دین کی تجدید کرے۔ ابو داؤد مستدرک حاکم، بیھقی معرفه بروایت ابوھریرہ

۳۴۶۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر اس نئی چیز میں جس کے ذریعے اسلام اور اسلام والوں کو دھوکہ دیا جائے ایک نیک دوست ہوتا ہے جو اسلام سے (اس کو) دور کرتا ہے اور اس کی نشانیاں بتاتا ہے سو تم ان مجالس میں حاضری کو کمزوریوں کو دور کرنے میں غنیمت جانو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ کارساز کافی ہے۔ حلیة الاولیاء بروایت ابوھریرة

۳۴۶۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس دین میں ایک ایسا پودا لگاتے رہتے ہیں کہ جس کے ذریعے لوگوں کو قیامت کے دن تک اپنی فرمانبرداری کا حامل بناتے ہیں۔ احمد بن حنبل ابن ماجہ بروایت عقبہ خولانی ذخیرة الحفاظ: ۶۳۳۳)

۳۴۶۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ہر قرن میں سبقت کرنے والے ہیں۔ حکیم بروایت انس

۳۴۶۲۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے ہر قرن کے لئے سقبت کرنے والے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر

۳۴۶۲۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر قرن کا ایک سابق ہے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت انس

اکمال

۳۴۶۲۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں تین سو (آدمی) ہیں جن کے دل آدم (علیہ السلام) کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں چالیس اسی طریقے سے (آدمی) ہیں جنکے دل موسیٰ علیہ السلام کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں سات (آدمی) ہیں جنکے دل ابراہیم (علیہ السلام) کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں پانچ (آدمی) ہیں جنکے دل جبرئیل (علیہ السلام) کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں تین (آدمی) ہیں جنکے دل میکائیل (علیہ السلام) کے دل پر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے مخلوق میں ایک (آدمی) ہے جنکے دل اسرائیل (علیہ السلام) کے دل پر ہے جب ایک مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین میں سے لے آتے ہیں اور جب تین میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پانچ میں سے لے آتے ہیں اور جب پانچ میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ سات میں سے لے آتے ہیں اور جب سات میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ چالیس میں سے لے آتے ہیں اور جب چالیس میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تین سو میں سے لے آتے ہیں اور جب تین سو میں سے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے لے آتے ہیں سو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور بارش برساتا ہے اور اگاتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر بروایت ابن مسعود

آٹھواں باب.....جگہوں اور زمانوں کے فضائل میں

اس میں فصلیں ہیں۔

پہلی فصل.....جگہوں کے فضائل میں

مکہ اور اس کے اردگرد کے فضائل زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً

۳۴۶۳۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس مسجد یعنی مسجد حرام پر ہر دن اور رات ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے بیس زیارت کرنے والوں کے لئے۔

طبرانی حاکم، فی الکنی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۷۶۱ الضعیفہ: ۱۸۷۔

۳۴۶۳۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازوں (کے برابر) ہے اور میری مسجد میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں (کے برابر) ہے اور بیت المقدس میں (ایک نماز) پانچ سو نمازوں (کے برابر) ہے۔ ھب بروایت جابر

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۲۱ المشتھر: ۱۷۲۔

۳۴۶۳۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بیت المقدس میں نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ طبرانی بروایت ابو درداء

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۶۹۔

مسجد حرام میں نماز کی فضیلت

۳۴۶۳۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری مسجد میں نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور رِباطات کی مسجد میں نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ حلیۃ الاولیاء بروایت انس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۷، الضعیفہ: ۱۷۳

۳۴۶۳۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد حرام میں نماز کی فضیلت اس کے علاوہ مسجد پر ایک لاکھ نماز کے برابر ہے اور میری مسجد میں ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ بیھقی بروایت ابو الدرداء

۳۴۶۳۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھر بیت اللہ سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ یہ دو مرتبہ گرایا گیا اور تیسری مرتبہ میں بلند کیا گیا۔

طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۴۶۳۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرم میں غلہ ذخیرہ کرنا اس میں ظلم اور زیادتی ہے۔ ابو داؤد بروایت یعلی بن امیہ

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف ابوداؤد: ۴۳۹ ضعیف الجامع: ۱۸۳۔۱۸۴۔

۳۴۶۳۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں غلہ ذخیرہ کرنا ظلم اور زیادتی ہے۔ طبرانی اوسط بروایت ابن عمر

۳۴۶۳۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (بیت اللہ) (کا نام البیت العتیق (آزاد گھر) اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ظالموں جابروں سے آزاد رکھا ہے اس پر کبھی بھی کوئی جابر غالب نہ آسکا۔ ترمذی مستدرک حاکم، بیھقی بروو ابت ابن الزبیر

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الترمذی: ۶۱۹ ضعیف الجامع: ۲۰۵۹۔

۳۴۶۳۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے بیت اللہ کی جگہ زمین پر رکھی گئی پھر اس سے باقی زمین پھیلائی گئی اور سب سے پہلا پہاڑ جسے اللہ تعالیٰ نے زمین پر رکھا وہ جبل ابوقبیس ہے پھر اس سے باقی پہاڑ پھیلائے گئے۔ بیھقی بروایت ابن عباس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۳۲۔

۳۴۶۴۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ کی جگہ مٹ گئی تھی تو ھود (علیہ السلام) اور صالح (علیہ السلام) حج نہ کرسکے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ابراہیم (علیہ السلام) کے لئے ٹھکانہ بنایا۔ الزبیر بن بکار السنن بروایت عائشہ اسنی الماطب: ۶۴۸ ذخیرۃ الحفاظ: ۲۸۵۲

۳۴۶۴۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ میں داخل ہونا نیکی میں داخل ہونا اور برائی سے نکلنا ہے۔

ابن عدی کامل ھب بروایت ابن عباس اسنی المطالب: ۶۵۱ ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۸۶

۳۴۶۴۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیت اللہ میں داخل ہو وہ نیکی میں داخل ہوا اور برائی سے نکلا اس طرح کہ اس کی بخشش کردی گئی۔

طبرانی ھق بروایت ابن عباس

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۵۷۴ الضعیفہ ۱۹۱۷)

۳۴۶۴۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں رمضان (گذارنا) غیر مکہ میں ہزار رمضان (گزارنے) سے زیادہ فضیلت والا ہے۔

البزار بروایت ابن عمر

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۳۹، الضعیفہ: ۸۳۱۔

۳۴۶۴۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ تمام بستیوں کی ماں اور مَرو خراسان کی ماں ہے۔

ابن عدی کامل بروایت بریدہ ضعاف الدارقطنی ۲۶۳

۳۴۶۴۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ رہائش کی جگہ ہے اس کے مکانوں کو نہیں بیچا جائے گا اور نہ گھروں کو کرایہ پر دیا جائے گا۔

مستدرک حاکم بیھقی بروایت ابن عمرو المتناھیہ ۹۷۳

۳۴۶۴۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مکہ کی عزت واحترام کیا اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرے گا۔

دارقطنی بروایت الوضین بن عطاء مرسلاً الجامع المصنف ۱۰۱

۳۴۶۴۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ ابوالشیخ بروایت عائشه

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۹۰ اسنی المطالب: ۱۶۴۱

۳۴۶۴۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر کا سامان نہیں باندھا جائے گا مگر تین مسجدوں کے لئے: مسجد حرام، میری یہ مسجد، مسجد اقصیٰ۔

احمد بن حنبل بیھقی بخاری: ۷۲۲ ابو داؤد ونسائی ابن ماجه بروایت ابوهریرة احمد بن حنبل بیھقی ترمذی ابن ماجه بروایت ابو سعید ابن ماجه بروایت ابن عمرو

۳۴۶۴۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت ہمیشہ خیر کے ساتھ ہوگی جب تک یہ لوگ اس حرم کی تعظیم کا حق ادا کرتے رہیں سو جب اس کے حق کو ضائع کریں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ ابن ماجه بروایت عباس بن ابوربیعه

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۶۴ ضعیف الجامع: ۶۲۱۳۔

۳۴۶۵۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) کو حکم دیا گیا کہ وہ جنت سے ایک یاقوت لے کر اتریں تو وہ اس کو لے کر اترے اس سے آدم (علیہ السلام) کا سر صاف کیا اس سے بال بکھرے تو جہاں جہاں اس کا نور پہنچا تو وہ جگہ حرم بن گئی۔

خطیب بغدادی بروایت جعفر بن محمد مضلاً

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۲۶۔

مکہ مکرمہ کا احترام

۳۴۶۵۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھیوں کو روکا اور اس پر رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو قدرت دی۔ خبردار! مکہ نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے (جنگ کے لئے) حلال ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا خبردار! مکہ میرے لئے دن کے کچھ وقت میں حلال ہوا! خبردار! مکہ میرے اس وقت سے حرام ہے اس کے کانٹے کاٹے جائیں گے نہ اس کے درخت اکھیڑے جائیں گے اور نہ اس کی گری پڑی چیزوں کو اٹھایا جائے گا مگر اعلان کرنے والے کے لئے (اجازت ہے) اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو دو فکروں میں سے بہتر کو اختیار کرے یا یہ لے لے یا مقتول کے ورثہ کو قصاص دے۔ احمد بن حنبل بیھقی، ابو داؤد بروایت ابوهریرة

۳۴۶۵۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس دن سے مکہ حرام قرار دیا کہ جس دن آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا پس یہ قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کی حرمت کے ساتھ حرام ہے نہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی بھی حلال نہیں ہوا مگر زمانے کے کچھ وقت کے لئے نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے گا اور نہ اس کے کانٹوں کو کاٹا جائے گا اور نہ اس کی گھاس کو چنا جائے گا اور اس کی گری پڑی چیز حلال نہیں مگر اعلان کرنے والے کے لئے۔ بخاری بروایت ابن عباس

۳۴۶۵۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو اس دن سے حرام قرار دیا کہ جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اس کو مزین کیا جس وقت سورج اور چاند کو مزین کیا اور جو اس کے مقابل آسمان ہے وہ بھی حرام ہے اور مجھ سے پہلے نہ کسی کے لئے حلال ہوا اور میرے لیے دن کے کچھ حصے میں حلال ہوا تھا اور پھر ویسے ہی ہو گیا جیسے کہ تھا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۶۰۰۔

۳۴۶۵۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا اور اس کو لوگوں نے حرام قرار نہیں دیا پس کسی ایسے شخص کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں خون بہائے اور نہ اس میں درخت کاٹے پس اگر رسول اللہ ﷺ کے اس میں قتال کیوجہ سے رخصت سمجھے تو تم کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر (ﷺ) کے لئے اجازت دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے دن کے کچھ وقت میں اجازت دی گئی تھی پھر اس کی حرمت آج دوبارہ ایسی ہی ہوگئی جیسے اس کی حرمت کل تھی اور جو شخص موجود ہے وہ ان لوگوں کو بتادے جو موجود نہیں۔

احمد بن حنبل بیهقی تر مذی نسائی بروایت ابوشریح

مکہ مکرمہ سے محبت کا ذکر

۳۴۶۵۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلی وہ مسجد جو زمین پر بنائی گئی مسجد حرام ہے پھر مسجد اقصی اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال میں پھر جہاں بھی اس کے بعد آپ کے لئے نماز کا وقت ہوجائے تو آپ نماز پڑھیں کیونکہ فضلیت اسی میں ہے۔

احمد بن حنبل بیهقی نسائی ابن ماجه بروایت ابوذر

۳۴۶۵۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو کتنا اچھا شہر ہے اور کتنا ہی زیادہ مجھے محبوب ہے (مکہ) اور اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی شہر میں نہ رہتا۔ ترمذی ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت غاعب میں

۳۴۶۵۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مکہ میں رمضان کا مہینہ پائے وہ اس میں روزہ رکھے اور جتنا آسان ہو اس میں رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ رمضان (کا ثواب) لکھیں گے مکہ کے علاوہ رمضان گزارنے کے مقابلے میں اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر روز ایک غلام آزاد کرنا اور ہر رات ایک غلام آزاد کرنا لکھیں گے اور ہر دن اللہ کے راستے میں ایک گھوڑا ہبہ کرنا اور ہر دن میں نیکی اور ہر رات ہی نیکی۔

ابن ماجه بروایت ابن عباس

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۶۲ ضعیف الجامع: ۵۳۷۵۔

۳۴۶۵۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم بیشک تو اللہ کی زمینوں میں سے سب سے بہتر زمین ہے اور اللہ کی زمینوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں خود نہ نکلتا

احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجه ابن حبان مستدرک حکم بروایت علبه الله بن عدی بن امحمداء

۳۴۶۵۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سواری نہیں تیار کی جائے گی مگر تین مسجدوں کی طرف (یعنی سفر نہیں کیا جائے گا) مسجد حرام کی طرف اور میری اس مسجد کی طرف اور بیت المقدس کی مسجد کی طرف۔

مالک ابوداؤد، ترمذی نسائی ابن حبان بروایت صبره بن ابی نصره نسائی بروایت ابوهريرة

۳۴۶۶۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد قیامت تک مکہ میں لڑائی نہیں کی جائے گی۔

احمد بن حنبل، ترمذی، ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت جارث بن مالک بن البرصاء

۳۴۶۶۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھر کی جنگ سے لشکروں کو روکا نہیں جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا (یعنی جو بھی لشکر مکہ میں جنگ کے لئے جائے گا تو اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا)۔ نسائی مستدرک حاکم بروایت ابوهريرة

۳۴۶۶۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس گھر کی جنگ سے نہیں اٹھیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر جنگ کرے گا بیداء میں ہوگا (فرمایا) زمین کے بیداء میں تو اول سے آخر تک سب کو دھنسا دیا جائے گا اور اور ان کے درمیان والا بھی نہیں بچے گا کہا گیا جب ان میں ایسا شخص ہو جسے مجبور کیا جائے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو اپنے دلوں کی نیت پر اٹھائیں گے۔

احمد بن حنبل ترمذی ابوداؤد ابن ماجه بروایت صفیه

۳۴۶۶۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تیری قوم زمانہ جاہلیت کے دور سے نئے نئے گذرے ہوئے نہ ہوتے تو میں بیت اللہ کے بارے میں حکم دیتا پھر اس کو گرایا جائے پھر میں اس میں وہ حصہ داخل کر دیتا جو نکالا گیا ہے (حطیم) اور اس کو زمین کے ساتھ ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازہ مشرقی جانب اور دوسرا دروازہ مغربی جانب پس اسکے ذریعے میں ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پوری کر دیتا۔

بیہقی نسائی بروایت عائشہ

۳۴۶۶۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کفر کے زمانے سے نئے نئے گذرے ہیں اور میرے پاس اتنا خرچ نہیں جو اس بیت اللہ کی تعمیر پر پورا ہو جائے تو میں بیت اللہ تعالیٰ میں حجر سے پانچ گز داخل کرتا اور اس کے ایک دروازہ بناتا جس سے لوگ داخل ہوتے اور ایک جس سے لوگ نکلے۔ نسائی نے مسلم بروایت عائشہ

۳۴۶۶۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی قوم زمانہ جاہلیت کے دور سے نئے نئے گذرے ہوئے نہ ہوتے تو میں اللہ کے راستے میں کعبہ کا خزانہ خرچ کرتا اور اس کے دروازے کو زمین تک بناتا اور اسی میں حجر سے (کچھ حصہ) داخل کر دیتا۔ مسلم بروایت عائشہ

۳۴۶۶۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی قوم زمانہ جاہلیت کے دور سے نئی نئی گزری ہوئی نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو گراتا اور اس کے دو دروازے بناتا۔ ترمذی نسائی بروایت عائشہ

۳۴۶۶۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تیری قوم کفر کے زمانے سے قریب نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بناتا اور اس کے لئے ایک پچھلا دروازہ بنا دیتا کیونکہ جب قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی تو انہوں نے کمی کی۔

احمد بن حنبل، نسائی بروایت عائشہ

زمین میں دھنسانے کا ذکر

۳۴۶۶۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا سو جب وہ لوگ زمین کے بیداء میں ہوں گے تو ان کو دھنسا دیا جائے گا، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ پس اس شخص کی حالت کیسی ہوئی جو مجبور ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن قیامت کے دن اس کی نسبت پر اٹھایا جائے گا۔ احمد بن حنبل مسلم بروایت ام سلمہ

۳۴۶۶۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ میں جنگ کرے گا جب وبیداء میں ہوگا تو ان سب کو دھنسا دیا جائے گا اول سے آخر تک پھر وہ اپنی نیتوں پر اٹھائیں جائیں گے۔ بخاری، ابن ماجہ بروایت عائشہ

۳۴۶۷۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ میں ایک لشکر جنگ کرے گا تو ان کو بیداء میں دھنسا دیا جائے گا۔ نسائی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۶۷۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت جو دھنسادی جائے گی انہیں ایک شخص کی طرف بھیجا گیا ہوگا سو وہ مکہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو روک دیں گے اور ان کو دھنسا دیں گے ان کے پچھاڑنے کی جگہ ایک ہوگی اور نکلنے کی جگہ مختلف ان میں سے بعض کو زبردستی بھیجا جائے گا تو وہ مجبور ہو کر آئے گا۔ طبرانی بروایت ام سلمہ

۳۴۶۷۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس گھر کو محفوظ رکھا جائے گا ایسے لشکر سے جو اس میں لڑائی کرنا چاہے گا یہاں تک کہ جب وہ بیداء مقام پر پہنچیں تو اس کے درمیان والوں کو دھنسا دیا جائے گا اور ان کا اول ان کے آخر کو پکارے گا پھر ان کو بھی دھنسا دیا جائے گا پس ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا مگر ایک دھتکارا ہو جو ان کے بارے میں خبر دے گا۔ احمد بن حنبل مسلم، نسائی ابن ماجہ بروایت حفصہ

۳۴۶۷۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گویا میں اس شخص کی طرف دیکھ رہا ہوں سیاہ رنگ والا جس کی دونوں رانوں کے درمیان بعد ہے جو اس کو ایک ایک پتھر کر کے توڑے گا یعنی کعبہ کو۔ احمد بن حنبل بخاری بروایت ابن عباس

۳۴۶۷۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کعبہ میں داخل ہوا اور اگر میں اپنے کام میں آگے بڑھوں تو میں اس میں پیچھے نہیں ہٹتا جب میں اس

کام میں داخل ہوجاؤں، میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میں اپنے بعد اپنی امت پر مشقت ڈال رہا ہوں۔

احمد بن حنبل ابو داؤ، ترمذی، ابن ماجه، مستدرک حاکم بروایت عائشه

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۲۰۸۵۔

۳۴۶۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھول گیا کہ میں آپ کو یہ حکم دیتا کہ آپ دوسینگوں کو ڈھانپ دیں کیونکہ یہ مناسب نہیں کرتبت اللہ میں ایسی چیز ہو جو نمازی کو مشغول کرے۔ابو داؤد بروایت عثمان بن طلحه لحبی

الاکمال

۳۴۶۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مکہ سے ہاتھیوں کو روکا اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو اس پر قدرت دی خبردار! مکہ مجھ سے پہلے نہ کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا، خبردار! میرے لیے دن کے کچھ وقت میں حلال ہوا، خبردار! وہ مکہ میرے اس وقت سے حرام ہے نہ اس کے کانٹے چنے جائیں گے اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس کی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے گا مگر اعلان کرنے والے کے لئے (اجازت ہوگی) وہ شخص جس کا کوئی شخص قتل کردیا جائے تو وہ دوفکروں میں سے بہتر کو اختیار کرے یا دیت دے یا مقتول کے ورثہ کو قصاص دے، ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول اللہ ﷺ مگر اذخر۔

احمد بن حنبل، ابن ابی شیبة بخاری ابو داؤد بروایت ابوهریرة

یہ حدیث ۳۴۶۵۱ میں گذر چکی ہے۔

۳۴۶۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس دن سے حرام کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پس یہ اللہ کی حرمت کے ساتھ قیامت کے دن تک حرام ہے مجھ سے پہلے نہ کسی کے لئے حلال ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لیے بھی حلال نہیں ہوا مگر زمانہ کا ایک وقت، اس کے شکار کو نہیں بھگایا جائے گا اور نہ اس کے کانٹے چنے جائیں گے اور نہ اس کی گھاس کو جمع کیا جائے گا اور نہ اس کی گری پری چیز کسی کے لئے حلال ہوگی مگر اعلان کرنے والے کے لئے تو عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا: اگر اذخر یارسول اللہ ﷺ! کیونکہ بیشک وہ ضروری ہے زینت کے لئے اور گھروں کے لئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مگر اذخر کیونکہ بیشک وہ حلال ہے۔(بخاری بروایت ابن عباس یہ حدیث ۳۴۶۵۲ میں گزر چکی ہے)۔

۳۴۶۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد وصلوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام قرار دیا اور لوگوں نے اس کو حرام قرار نہیں دیا اور میرے لئے اللہ نے دن کے کچھ وقت میں حلال کیا اور یہ آج حرام ہے جیسا کہ آج اللہ عزوجل نے پہلی مرتبہ اس کو حرام قرار دیا، اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ سرکش تین آدمی ہیں: ایک وہ شخص جو اس میں قتل کیا جائے اور دوسرا وہ شخص جو اپنے قاتل کے علاوہ کسی کو قتل کرے اور تیسرا وہ شخص جو جاہلیت کی عداوت کو تلاش کرے۔احمد بن حنبل بیهقی بروایت ابوشریح

۳۴۶۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے لئے فرشتے ہیں جو حرم کے اردگرد کھڑے پتھروں پر اس دن سے جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا قیامت کے قائم ہونے تک دعا کرتے ہیں اس شخص کے لئے جو اپنے شہر سے پیدل حج کرے۔دیلمی بروایت جابر

۳۴۶۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہلاک ہوئی کسی کی قوم کبھی بھی اور اسی نبی کے لئے جس کی قوم کو عذاب دیا گیا کوئی محفوظ جگہ نہ تھی، سوائے حرم کے۔ دیلمی بروایت عباس

۳۴۶۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو تم پکڑو کہ حرم کے درخت میں سے کچھ کاٹ رہا ہو تو اس کا سامان تمہارا ہے حرم کے درخت کو نہ اکھیڑا جائے گا اور نہ کاٹا جائے گا۔طحاوی احمد ابن حنبل بیهقی بروایت سعد بن ابی وقاص

۳۴۶۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ عزوجل نے اس دن سے مکہ کو حرام کیا جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ قیامت تک

حرام رہے گا نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے گا اور نہ اس کی گری پڑی چیز لی جائے گی مگر اعلان کرنے والے کے لئے (اجازت ہوگی) تو عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا مگر اذخر تو (آپ ﷺ نے) فرمایا: مگر اذخر۔ ابن ماجہ بروایت صفیہ بنت شیبہ

۳۴۶۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ حرام ہے اس کے مکانات کو بیچنا حرام ہے اور اس کے گھروں کو کرایہ پر دینا حرام ہے۔

مستدرک حاکم، بیهقی بروایت ابن عمرو

۳۴۶۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ کے گھروں میں سے کسی عمدہ گھر سے کوئی چیز کھائے (یعنی بیچ کر یا کرایہ پر دے کر) تو وہ آگ کھاتا ہے۔ دیلمی بروایت ابن عمر

۳۴۶۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ کو اجرت پر دینا اور بیچنا حلال نہیں۔ طبرانی بروایت ابن عمر

۳۴۶۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ اس گھر کا قصد کریں گے قریش میں سے ایک ایسے شخص کے لئے جس نے حرام میں پناہ طلب کی ہوگی جب وہ بیداء میں پہنچیں گے تو ان کو دھنسا دیا جائے گا تو ان سب کے نکلنے کی جگہ مختلف ہوگی اللہ تعالیٰ ان کو ان کی نیتوں پہ اٹھائے گا عرض کیا گیا کیسے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو راستے نے جمع کیا، بعض ان میں سے دیکھنے والے اور مسافر اور مجبور ہیں یہ سب ایک ہی جگہ ہلاک ہوئے اور مختلف نکلنے کی جگہوں سے نکلیں گے۔ احمد بن حنبل بروایت عائشه

۳۴۶۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس بیت اللہ کی لڑائی سے نہیں رکیں گے یہاں تک کہ ایک لشکر اس میں لڑائی کرنا چاہے گا یہاں تک کہ جب وہ بیداء یا (فرمایا) زمین کے بیداء میں ہونگے تو اول تا آخر دھنسا دیئے جائیں گے انکا درمیان والا بھی نجات نہ پائے گا عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول (ﷺ)! جو ان میں سے مجبور ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انھیں ان کی نیتوں پر اٹھائے گا۔

احمد بن حنبل، ابن ابی شیبه ترمذی حسن صحیح، طبرانی بروایت صفیه

۳۴۶۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر مشرق کی جانب سے آئے گا جو مکہ والوں میں سے ایک شخص کا ارادہ کرے گا یہاں تک کہ جب وہ بیداء مقام پر ہوں گے تو انکو دھنسا دیا جائے گا تو وہ جوان کے سامنے ہوگا لوٹے گا تا کہ وہ یہ دیکھے کہ قوم نے کیا کیا؟ اور اسکو بھی وہی عذاب پہنچے گا جو ان کو پہنچا عرض کیا گیا: سو وہ شخص کیسے ہوگا جو مجبور ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان سب کو یہ عذاب پہنچے گا پھر اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر شخص کو اس کی نیت پر اٹھائے گا۔ احمد بن حنبل نعیم ابن حماد فی الفتن بروایت حفصه

۳۴۶۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام سے ایک لشکر مکہ کی طرف بھیجا جائے گا جب وہ بیداء مقام پر پہنچے گا تو اس کو دھنسا دیا جائے گا۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت قتاده مرسلاً

۳۴۶۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس حرم کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ زمین کے بیداء مقام پر پہنچے گا تو اول تا آخر دھنسا دیا جائے گا اور انکا درمیان نجات نہ پائے گا عرض کیا گیا کیا خیال ہے اگر ان میں مسلمان بھی ہوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے قبریں ہوں گی۔

نسائی بروایت حفصه

کلام:......ضعیف ہے ضعیف النسائی: ۱۸۴۔

۳۴۶۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کا ایک شخص مکہ میں ظلم اور زیادتی کرے گا جسے عبداللہ کہا جائے گا اس پر دنیا کے عذاب کا نصف ہوگا۔

طبرانی بروایت ابن عمرو

حرم میں ظلم وزیادتی کرنے والا

۳۴۶۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش میں سے ایک شخص حرم میں ظلم وزیادتی کرے گا اگر اس کے گناہوں کا انسانوں اور جنوں کے گناہوں سے وزن کیا جائے تو وہ زیادہ ہوں گے۔ احمد بن حنبل، مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۴۶۹۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
قریش میں سے ایک شخص اسکو حلال کرے گا اگر اس کے گناہوں کا انسانوں اور جنوں کے گناہوں سے وزن کریں تو وہ اس سے بڑھ جائیں۔
احمد بن حنبل بروایت ابن عمرو

۳۴۶۹۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں قریش کا ایک مینڈھا ظلم وزیادتی کرے گا جس کا نام عبداللہ ہوگا اس پر لوگوں کے آدھے گناہوں کے مثل ہوگا۔ (احمد بن حنبل بروایت عثمان

۳۴۶۹۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں قریش کا ایک شخص ظلم وزیادتی کرے گا تو اس پر دنیا کے عذاب کا آدھا ہوگا۔ (احمد بن حنبل بروایت عثمان دونوں حدیثوں کے راوی ثقہ ہیں)

۳۴۶۹۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سال کے بعد مکہ میں لڑائی نہیں کی جائے گی اور اس سال کے بعد قریش میں سے کوئی شخص باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔ احمد بن حنبل طبرانی بروایت مطیع بن الاسود

۳۴۶۹۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ میں خون بہانے والا نہیں رہ سکتا اور نہ چغلخوری کرنے والا۔ ابو نعیم بروایت جابر

۳۴۶۹۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ تم اس مکہ میں کیا کر رہے ہو کیونکہ تمہارے بارے اور تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا پھر تمہیں تمہارے بارے میں بتایا جائے گا اور ذکر کرتے رہو اس لئے کہ مکہ میں رہنے والا وہ شخص ہے جو نہ خون کھاتا ہو اور نہ سود کھاتا ہو اور نہ چغل خوری کرتا ہو۔ (الخرائطی فی مساوی الاخلاق بروایت ابن عمر) رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے تو فرمایا راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۶۹۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ گھر کہ قیامت کے دن تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا سو دیکھو کہ تمہارے بارے میں کیا بتایا جاتا ہے۔ عقیلی صلعفاء بروایت ابن عمرو

۳۴۷۰۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ اور مدینہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔ احمدبن حنبل بروایت عائشہ

۳۴۷۰۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مکہ والو! بیشک تم آسمان کے برابر زمین کے درمیان میں ہو اور کم بارش والا زمین میں سو چغلخوری کرنا کم کرو۔
دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۷۰۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے اے اصیل! دلوں کو چھوڑ و کہ قرار پائیں۔ ابو موسیٰ فی الذیل بروایت بدیح بن سدرہ السلمی

۳۴۷۰۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مکہ کو پیدا فرمایا اور اس کو مکروہات اور درجات پر رکھا۔ (مستدرک حاکم نے اپنی تاریخ بروایت ابوہریرہ اور ابن عباس)

۳۴۷۰۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن کے کچھ وقت مکہ کی گرمی پر صبر کرے اس سے جہنم دو سو سال کی مسافت پر دور ہو جاتی ہے اور جنت اس سے دو سو سال کی مسافت قریب ہو جاتی ہے۔ (ابوالشیخ بروایت ابو ہریرۃ اس حدیث میں عبدالرحیم بن زید العمی متروک راوی ہیں بروایت والدخود اور یہ قوی نہیں)

۳۴۷۰۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ جان لیا کہ مکہ اللہ عزوجل کے ہاں تمام شہروں میں زیادہ محبوب ہے سو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری قوم مجھے نکالتی تو میں نہ نکلتا اے اللہ! ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت ڈال دے۔ بیہقی بروایت ابن عمر

۳۴۷۰۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم بیشک تو اللہ کی زمین میں میرے ہاں سب سے بہتر ہے اور اگر میں نہ نکالا جاتا تجھ سے تو میں خود نہ نکلتا۔ (ابن سعد مستدرک حاکم وتعقب بروایت عبدالرحمن بن حارث بن ھشام بروایت والدخود)

۳۴۷۰۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ میں داخل ہوا پس اس نے اللہ عزوجل کے لئے تواضع اختیار کیا اور اس کی خوشی کو اپنے تمام امور پر ترجیح دی تو وہ اس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ اس کی بخشش کردی گئی۔ دیلمی بروایت ابن عمرو

۳۴۷۰۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرم میں جو شخص کمان تیار کرے تا کہ اس کے ذریعے کعبہ کے دشمن سے قتال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے

ہر دن کے بدلے ہزار نیکیاں لکھتے ہیں یہاں تک کہ دشمن آ جائے۔الحسن بن صضیان ابونعیم بروایت معاذ

۳۴۷۰۹ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مکہ میں رمضان کا مہینہ پائے رمضان کے شروع سے آخر تک اس کے روزے ہوں اور رات کی شب بیداری ہو تو اس کے لیے رمضان کے ایک لاکھ مہینے لکھے جاتے ہیں مکہ کے علاوہ میں رمضان گزارنے کے مقابلے میں اور اس کے لیے ہر دن کے بدلے بخشش اور سفارش ہوتی ہے اور ہر رات کے بدلے بخشش اور سفارش ہوتی ہے اور ہر دن کے بدلے اللہ کے راستے میں گھوڑا ہبہ کرنے کا ثواب ہوتا ہے اور اس کے لئے ہر دن کے بدلے مقبول دعا ہوتی ہے۔(بیہقی بروایت ابن عباس اور فرمایا کہ عبدالرحیم بن زید اعمی جو کہ قوی نہیں ہیں اس حدیث میں متفرد ہیں)

۳۴۷۱۰ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مکہ کو پیدا فرمایا پھر اس کو فرشتوں سے گھیر لیا تمام زمین میں سے کچھ پیدا کرنے سے پہلے ایک ہزار سال پھر اس کو مدینے سے ملایا اور مدینہ کو بیت المقدس سے اور باقی زمین کو ایک ہزار سال بعد ایک ہی مرتبہ میں پیدا فرمایا۔

دیلمی بروایت عائشہ

۳۴۷۱۱ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ پس وہاں نماز پڑھ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق دیکر بھیجا اگر آپ نے یہاں نماز پڑھی تو یہ نماز آپ سے بیت المقدس میں نماز کو پورا کرے گی۔احمد بن حنبل بروایت یکمے از اسفاد

الکعبہ ..... الاکمال

۳۴۷۱۲ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین میں سب سے پہلی مسجد جو رکھی گئی کعبہ ہے پھر بیت المقدس ہے اور ان دونوں کے درمیان سو سال ہیں۔

ابن مندہ تاریخ اصبہان بروایت علی

۳۴۷۱۳ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک تعالیٰ ہر سال میں ایک مرتبہ کعبہ کی طرف نظر فرماتے ہیں اور یہ نصف شعبان کی رات میں ہوتا ہے کہ اسوقت مسلمانوں کے دل اس کی طرف مشتاق ہوتے ہیں۔دیلمی بروایت عائشہ اور ابن عباس

۳۴۷۱۴ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور والدین کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دیکھنا عبادت ہے۔(ابن ابی داؤد فی المصاحف بروایت عائشہ، اس کی سند میں زافر راوی ہے ابن عدی نے کہا اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی جاتی، الاتقان: ۲۱۸۸، کشف الخفاء: ۲۸۵۸)

۳۴۷۱۵ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک کہ یہ اس حرم کی تعظیم کا حق ادا کرتے رہیں سو جب یہ لوگ اس کو ضائع کریں گے تو ہلاک ہوں گے۔احمد بن حنبل ابن ماجہ، طبرانی بروایت عباس بن ابی ربیعہ مخزومی یہ حدیث ۳۴۶۴۸ میں گزر چکی ہے۔

کلام: ..... ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۶ ضعیف الجامع: ۶۲۱۳

۳۴۷۱۶ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کا حج قبول نہیں ہوا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کعبہ کی زیارت کی قدردانی کرتے ہیں۔

دیلمی بروایت براء

فرشتوں کا حج

۳۴۷۱۷ ..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم (علیہ السلام) کے زمانے میں بیت اللہ کی جگہ ایک بالشت یا (فرمایا) جھنڈے سے کچھ زیادہ تھی اور فرشتے آدم (علیہ السلام) سے پہلے بیت اللہ کا حج کرتے تھے پھر آدم (علیہ السلام) نے حج کیا تو فرشتوں نے ان کا استقبال کیا انہوں نے کہا اے آدم! آپ کہاں سے آئے ہیں آدم (علیہ السلام) نے فرمایا: میں نے بیت اللہ کا حج کیا تو انہوں نے کہا آپ سے پہلے فرشتوں نے اس کا حج کیا ہے۔بیہقی بروایت انس

۳۴۷۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو آدم اور حوا (علیہ السلام) کے پاس بھیجا سو انہوں نے ان سے کہا تم دونوں میرے لئے ایک گھر بناؤ پس جبرئیل علیہ السلام اترے آدم علیہ السلام کھودنے لگے اور حواء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے مٹی منتقل کرنا شروع کی یہاں تک کہ ان کے سامنے پانی آ گیا پھر اس کے نیچے سے پکارا گیا اے آدم آپ کو کافی ہے سو جب انہوں نے اسکو تعمیر کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو وحی کی کہ اس کا طواف کریں اور ان سے کہا گیا آپ لوگوں میں سے سب سے پہلے ہیں (طواف کرنے والے) اور یہ سب سے پہلا گھر ہے پھر زمانے یکے بعد دیگرے گزرتے رہے یہاں تک کہ نوح (علیہ السلام) نے بیت اللہ کا حج کیا پھر زمانے یکے بعد دیگرے گذرے یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی بنیادیں اٹھائیں۔ (بیہقی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمر اور کہا کہ ابن لہیعہ اس حدیث میں متفرد ہے اسی طرح مرفوعا مروی ہے الضعیفہ :۱۱۰۶)

۳۴۷۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلاب ابن مرۃ کے بعد کعبہ کی دیواریں سب سے پہلے قصی بن کلاب نے کھڑے کیں۔

الدیلمی بروایت ابو سعید

۳۴۷۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحاء سے صخرہ میں ستر نبی ننگے پاؤں گذرے ان پر عباء تھا بیت اللہ العتیق کی امامت کراتے رہے ان میں سے موسیٰ (علیہ السلام) ہیں۔ ابو یعلی عقیلی ضعفاء طبرانی حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر بروایت ابو موسیٰ، النافلہ:۱۴

الحجر الاسود

۳۴۷۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس حجر اسود کو زیادہ سے زیادہ چوما کرو کیونکہ قریب ہے کہ تم اس کو گم کر دو، اسی دوران لوگ ایک رات بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے جب انہوں نے صبح کی تو انہوں نے حجر اسود کو گم پایا بیشک اللہ تعالیٰ زمین میں جنت میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑتے مگر قیامت کے دن سے پہلے اس چیز کو اس میں لوٹا دیتے ہیں۔ مسند الفردوس بروایت عائشہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۱۱۰۳

۳۴۷۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پتھر کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں اس شخص کے لئے قیامت کے دن ٹھیک گواہی دے گا جس نے اس کو چوما ہوگا۔ ابن حبان، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

۳۴۷۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کو یعنی حجر اسود کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اٹھائیں گے اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کی ٹھیک ٹھیک گواہی دے گا جس نے اس کو چوما ہوگا۔

ترمذی بروایت ابن عباس

۳۴۷۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کا ہے۔ احمد بن حنبل بروایت انس نسائی بروایت ابن عباس مختصر المقاصد: ۳۶۴

۳۴۷۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے۔ سمویہ بروایت انس ذخیرۃ الحفاظ : ۲۷۲

۳۴۷۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کا ہے اور وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا یہاں تک کہ اس کو مشرکوں کے گناہوں نے کالا کر دیا۔

احمد بن حنبل، ابن عدی کامل بیھقی بروایت ابن عباس، ذخیرۃ الحفاظ :۲۷۳

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۲۷۶۷

۳۴۷۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے اور زمین میں اس کے علاوہ جنت کی کوئی چیز نہیں اور یہ پانی کی طرح زیادہ سفید تھا اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جاہلیت کی گندگی اس کو نہ چھوتی تو اس کو کوئی مصیبت زدہ نہ چھوتا مگر وہ ٹھیک ہو جاتا۔

طبرانی بروایت ابن عباس

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۲۷۶۸ کشف الخفاء:۱۱۰۸

۳۴۷۲۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت ہے اور اس کو مشرکوں کے گناہوں نے کالا کر دیا قیامت کے دن اس کو احد پہاڑ کی طرح اٹھایا جائے گا اس شخص کی گواہی دیگا جس نے اس کا استلام کیا ہو اور دنیا والوں میں اسکو چھوتا ہو۔

ابن خزیمہ بروایت ابن عباس

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۷۷۰ المشتھر: ۱۹۷

۳۴۷۲۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود زمین میں اللہ کا دایاں ہے اس کے ذریعے اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔

خطیب بغدادی تاریخ ابن عساکر بروایت جابر الالحاظ: ۲۸۶

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۷۷۲

۳۴۷۳۰.....رسول رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اللہ کا دایاں ہے پس جس نے اس کو ہاتھ لگایا پس اس نے اللہ سے بیعت کر لی۔

مسند الفردوس بروایت انس الازرقی بروایت عکرمہ موقوعًا الکشف الالھی: ۳۳۰

۳۴۷۳۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود کو آسمان سے ایک فرشتہ لے کر اترا۔ الازرقی بروایت ابی

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۷۶۹

۳۴۷۳۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عمر

۳۴۷۳۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود برف سے بھی زیادہ سفید تھا اسکو انسانوں کے گناہوں نے کالا کر دیا۔

طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۷۳۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اگر یہ نہ ہوتا کہ جاہلیت کی گندگیاں اس کو نہ چھوتیں تو جو بھی مصیبت والا اس کو چھوتا تو وہ ٹھیک ہو جاتا۔ بیھقی بروایت ابن عمر

۳۴۷۳۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہ حجر اسود آئے گا اس کی دو آنکھیں ہوگی جس سے وہ دیکھے اور اس کی ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔ ابن ماجہ بیھقی بروایت ابن عباس

۳۴۷۳۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین میں جنت کی صرف تین چیزیں ہی ہیں عجوہ کھجور کا درخت اور حجر اسود اور وہ اوراق جو ہر روز جنت سے برکت کے طور پر فرات میں اتارے جاتے ہیں۔ خطیب بغدادی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۷۳۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت سے حجر اسود اترا اور وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا انسانوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا۔

ترمذی بروایت ابن عباس

۳۴۷۳۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں آنسو بہائے جاتے ہیں یعنی حجر اسود کے پاس۔ ابن ماجہ مستدرک حاکم بروایت ابن عمر

۳۴۷۳۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس حجر اسود کو اچھا گواہ بناؤ کیونکہ یہ قیامت کے دن سفارش کرنے والا سفارش قبول کیا ہوا ہے گا اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے اس شخص کی گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔ طبرانی بروایت عائشہ

کلام:.....ضعیف ہے ضعف الجامع: ۸۸۰

۳۴۷۴۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔

مستدرک حاکم بروایت انس اسنی المطالب: ۲۶۷

۳۴۷۴۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے نور کو مٹا دیا اور اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نور کو نہ مٹاتے تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان جگہوں کو روشن کر دیتے۔

احمد بن حنبل ترمذی ابن حبان مستدرک حاکم بروایت ابن عمر اسنی المطالب: ۳۰۳

الاکمال

۳۴۷۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوت ہے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انسانوں کے گناہ اس کو لگتے تو مشرق اور مغرب کے درمیان جگہ کو روشن کردیتا ان دونوں کو کوئی بیماری آفت اور بیماری والا نہیں چھوئے گا مگر اسکو شفا ہو جائے گی۔

بیھقی بروایت ابن عمر و

۳۴۷۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کے نور کو نہ مٹاتے تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان جگہ کو روشن کردیتے۔ الطحاوی بروایت ابن عمرو

۳۴۷۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود اللہ تعالیٰ کا دایاں ہے پس جس نے حجر اسود پر ہاتھ پھیرا اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ بیعت کرلی کہ وہ اس کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ دیلمی بروایت انس

۳۴۷۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے اور زمزم جبرئیل (علیہ السلام) کے ایک پر سے ایک گڑھا ہے (یعنی جبرئیل علیہ السلام نے زمین پر ایک پر مارا جس سے یہ چشمہ پھوٹا۔ دیلمی بروایت عائشہ

۳۴۷۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود جنت کے پتھروں میں سے ہے اور زمزم جبرئیل علیہ السلام کا نکالا ہوا ہے، اور عنقریب بنی عباس کا ایک جھنڈا ہوگا جس نے اس کی پیروی کی وہ راہ پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہوا اور اختیار ان سے کسی اور کی طرف کبھی نہیں نکلے گا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ

۳۴۷۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ وہ رکن حجر اسود کو جاہلیت کی گندگیوں اور ارجاس سے اور ظالموں اور اماموں کے ہاتھوں نے میلا کچیلا کردیا تو ہر مصیبت زدہ کو اس سے شفا دی جاتی اور یہ اس حالت میں اللہ نے اس کو پیدا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو سیاہی میں بدل دیا تاکہ دنیا والے جنت کی خوبصورتی نہ دیکھیں اور تاکہ اس کی طرف لوگ لوٹیں اور بے شک یہ جنت کے یاقوتوں میں سے ایک سفید یاقوت ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اس وقت رکھا جب آدم (علیہ السلام) کو کعبہ کے بننے سے پہلے کعبہ کی جگہ اتارا گیا اور زمین اسوقت پاک تھی اس میں کوئی گناہ نہیں ہوا تھا اور نہ اس میں ایسے لوگ تھے جو اسکو ناپاک کرتے پھر اللہ تعالیٰ نے کعبہ کے لئے حرم کے اطراف فرشتوں کی ایک صف بنائی جو زمین میں رہنے والوں سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس دن اس زمین کے رہنے والے جن تھے ان کے لیے اس کی طرف دیکھنا مناسب نہیں تھا کیونکہ جنت کی چیز ہے اور جس نے جنت کی طرف دیکھا وہ جنت میں داخل ہوا پس جنت کی طرف دیکھنا اسی شخص کے لئے جائز ہے جس کے لیے جنت واجب ہو چکی ہو اور فرشتے انکو اسی حجر اسود سے دور رکھتے تھے اور حرم کے اطراف کھڑے ہو کر اسکو ہر جانب سے گھیر لیتے تھے اس لیے اس کا نام حرم رکھا گیا کیونکہ وہ فرشتے ان کے درمیان اور اس حرم کے درمیان حائل تھے۔ طبرانی بروایت ابن عباس الضعیفہ: ۴۲۶

۳۴۷۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حجر اسود کو اٹھائیں گے اور اس کی دو آنکھیں ہونگیں جس سے وہ دیکھے گا اور اس کی ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اس شخص کے حق میں ٹھیک ٹھیک گواہی دے گا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔

احمد بن حنبل ابن حبان طبرانیؒ بیھقی بروایت ابن عباس ذخیرة الحفاظ: ۴۶۴۴

۳۴۷۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حجر اسود کے برابر ہوا بیشک وہ رحمان کے ہاتھ کے برابر ہوا۔ دیلمی بروایت ابوھریرہ

۳۴۷۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حجر اسود قیامت کے دن آئے گا اس کی دو آنکھیں ہونگیں جس سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کے لئے ٹھیک ٹھیک گواہی دیگا جس نے اس کا استلام کیا ہوگا۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عباس

۳۴۷۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر اسود کے ساتھ قیامت کے دن رکنی یمانی آئے گا اس کی صحیح زبان ہوگی یہ اس شخص کے لئے گواہی دے گا جس نے اس کا توحید کے ساتھ استلام کیا ہوگا۔ مستدرک حاکم ھب بروایت علی

۳۴۷۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حجر اسود اور رکن یمانی کو اٹھائے گا ان کی دو آنکھیں ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے یہ دونوں اس شخص کے لئے گواہی دیں گے جس نے وفا کے ساتھ ان دونوں کا استلام کیا ہوگا۔ طبرانی بروایت ابن عباس

رکن یمانی

۳۴۷۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے متعین ہیں......سو جو شخص کہے گا:

اللھم انی اسئالک العفو والعافیة فی الدنیا والاخرة

اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت اور درگذر کرنا مانگتا ہوں۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔

تو وہ کہیں گے آمین اور جو شخص اسود کا برابر ہوا تو وہ (رحمٰن کے ہاتھ کے برابر ہوا)۔ ابن ماجہ بروایت ابوھریرة

۳۴۷۵۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے (اس وقت سے) رکن یمانی پر ایک فرشتہ متعین ہے جب تم اس (رکن یمانی) کے پاس سے گزرو تو کہو: ربنا اتنا فی الدنیا حسنة الایة (اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما) کیونکہ وہ (فرشتہ آمین! آمین!، کہتے۔ ۔خطیب بغدادی بروایت ابن عباس، بیھقی بروایت ابوھریرة موقوفاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۷۳۳

۳۴۷۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی ہے۔ عقیلی ضعفاء بروایت ابوھریرة

۳۴۷۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جب رکن یمانی کے پاس آیا تو میں نے ہزار ہزار فرشتوں سے ملاقات کی جنہوں نے اس سے پہلے حج نہیں کیا۔ دیلمی بروایت ابوھریرة

۳۴۷۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکنین (رکن یمان حجر اسود) کو ھاتھ لگانا گناہوں کا کفارہ ہے۔

ترمذی حسن مستدرک حاکم نسائی بیقھی بروایت ابن عمر

۳۴۷۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی ملتزم پر کوئی بھی دعا کی تو اس کی دعا قبول کی گئی۔ مسند الفردوس بروایت ابن عباس

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۰۶۴

۳۴۷۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور مقام ابراہیم (علیہ السلام) کے درمیان ملتزم ہے کوئی بھی مصیبت زدہ دعا کرے گا تو ٹھیک ہوگا۔

طبرانی بروایت ابن عباس

الحجر

۳۴۷۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجر میں آپ نماز پڑھیں اس لئے کہ وہ بیت اللہ کا ایک ٹکڑا ہے لیکن آپ کی قوم نے جب بیت اللہ کی تعمیر کی تو خرچہ کم پڑ گیا تو اس کو انہوں نے نکال دیا۔ احمد بن حنبل ترمذی بروایت عائشه

الاکمال

۳۴۷۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کی قوم نے جس وقت بیت اللہ کی تعمیر کی تو ان کے پاس خرچہ کم پڑ گیا تو انہوں نے حجر میں بیت اللہ کی

کچھ جگہ چھوڑ دی آپ جائیں دورکعتیں نماز پڑھیں۔بیھقی بروایت عائشہ

۳۴۷۶۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کی قوم نے کعبہ کی تعمیر میں کمی کی اور اگران کا شرک کے قریب کا وقت دورنہ ہوتا تو اس میں وہ حصہ دوبارہ بنا دیتا جوانہوں نے چھوڑ دیا ہے میں حجر سے سات گز کے قریب (جگہ) گمان کرتا ہوں۔اور میں اس کے زمین میں دو دروازے بنا تا مشرقی اور مغربی کیا آپ کو معلوم ہے آپ کی قوم نے اس کا دروازہ کیوں اونچا کیا؟ فخر کے طور پر کہ جسے وہ چاہیں وہی داخل ہو اور جس شخص کے داخل ہونے کو یہ برا سمجھتے اس کو بلاتے جب وہ داخل ہونے کے قریب ہوتا تو ہٹا دیتے یہاں تک کہ وہ گر جاتا۔ابن سعد بروایت عائشہ

۳۴۷۶۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی قوم زمانہ شرک یا (فرمایا) جاھلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو گراتا اور اسکو زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا ایک مشرقی دروازہ اور ایک مغربی دروازہ اور اس میں حجر سے چھ ذراع بڑھا دیتا اس لئے کہ جب قریش نے تعمیر کی تو اس کو کم کر دیا تھا۔احمد بن حنبل بروایت عائشہ

۳۴۷۶۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر آپ کی قوم زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو گراتا یہاں تک کہ میں اس میں حجر کا وہ حصہ شامل کر دیتا جوانہوں نے نکالا ہے اس لئے کہ وہ خرچ سے عاجز آ گئے تھے اور میں اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازہ مشرقی اور ایک دروازہ مغربی اور میں اس کو زمین سے ملا دیتا اور میں اس کو ابراہیم (علیہ السلام) کی بنیادوں پر بناتا۔مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۷۶۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر آپ کی قوم کفر کے زمانے کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو گراتا اس کے دو دروازے بناتا ایک دروازے سے داخل ہوتے اور ایک دروازے سے لوگ نکلتے۔(بخاری بروایت عائشہ یہ حدیث ۳۴۷۶۲ میں گذر چکی ہے)

کعبہ کی دربانی.....الاکمال

۳۴۷۶۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی طلحہ! تم اس (کعبہ کی دربانی) کو پکڑے رکھو! ہمیشہ ہمیشہ قدیم زمانہ سے تم سے ظالم ہی اس کو چھین سکتا ہے۔ابن سعد طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

زمزم

۳۴۷۶۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) نے جب اپنی ایڑی زمزم میں ماری تو اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ کنکریاں جمع کرنے لگیں اللہ حاجرہ پر رحم فرمائے اگر وہ اس کو چھوڑ دیتیں تو یہ بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔عمر بیھقی خیار مقدسی بروایت ابی

۳۴۷۶۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مبارک ہے کھانے والے کا کھانا ہے یعنی زمزم۔احمد بن حنبل مسلم بروایت ابوذر

۳۴۷۶۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مبارک ہے کھانے والے کا کھانا اور بیمار کی شفاء ہے۔طیالسی بروایت ابوذر

۳۴۷۷۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! پانی نکالتے رہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ تمہارے پلانے پر غالب آ جائیں تو میں تمہارے ساتھ نکالتا (زمزم سے)۔مسلم ابوداؤد، ابن ماجہ بروایت جابر

۳۴۷۷۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! زمزم سے تمہیں پانی پلانا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اس پر لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی نکالتا۔احمد بن حنبل ترمذی بروایت علی

۳۴۷۷۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ پر رحم فرمائے۔اگر وہ جلدی نہ کرتی تو یہ زمزم بہتا چشمہ ہوتا۔

بخاری بروایت ابن عباس

۳۴۷۷۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ پر رحم فرمائے! اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں یا فرمایا: اگر وہ پانی نہ پہنچاتی تو یہ زمزم بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔بخاری بروایت ابن عباس

۳۴۷۷۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس چیز کے لئے فائدہ مند ہے جس کے لئے پیا جائے۔

ابن ابی شیبہ احمد بن حنبل ابن ماجہ ھوج بروایت جابر بیھقی بروایت ابن عمرو

۳۴۷۷۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس چیز کے لئے فائدہ مند ہے جس کے لئے پیا جائے اگر آپ اس کے ذریعہ شفاء حاصل کرنے کے لئے پیئں گے تو اللہ تعالیٰ شفاء دیں گے اور اگر آپ اس کے ذریعہ پناہ حاصل کرنے کے لئے پیئں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو پناہ دیں گے اگر اس لئے پیئں گے کہ آپ کی پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ختم کردیں گے اور اگر اس لئے پیئں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا پیٹ بھر دیں تو اللہ تعالیٰ آپ کا پیٹ بھر دیں گے اور یہ جبرائیل علیہ السلام کے ایڑی مارنے کی وجہ سے ہے اور اسماعیل علیہ السلام کے پینے کے لئے ہے۔

دارقطنی مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

زمزم کا پانی

۳۴۷۷۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس چیز کے لئے فائدہ مند ہے جس کے لئے پیا جائے اگر بیماری کے لئے پیا تو اللہ تعالیٰ شفاء کریں گے اگر بھوک کے لیے پیا تو اللہ تعالیٰ شکم سیر کریں گے یا کسی ضرورت کے لئے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کریں گے۔

المستغفری طبرانی بروایت جابر

۳۴۷۷۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی ہر بیماری کا علاج ہے۔ مسند الفردوس بروایت صفیہ

۳۴۷۷۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کے پانی سے شکم سیر ہونا نفاق سے برأت کا ذریعہ ہے۔

والازرقی تاریخ مکہ بروایت ابن عباس الشذرة ۱۸۹۶

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۵۱۳

۳۴۷۷۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم کا پانی ہے اس میں کھانے والے کھانا ہے بیماری شفاء ہے روئے زمین پر سب سے برا پانی برھوت کی وادی کا پانی ہے حضرت موت کا بقیہ حصہ ھوام الارض میں سے ٹڈی کے پاؤں کی طرح صبح کے وقت اچھلتا ہے اور شام کے وقت اس پر کوئی تری نہیں ہوتی۔ طبرانی بروایت ابن عباس

۳۴۷۸۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی کھانے والے کا کھانا ہے اور بیماری کی شفاء ہے۔

ابن ابی شیبۃ ح بزار بروایت ابوذر ذخیرة الحفاظ: ۲۱۰۲

۳۴۷۸۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم جبرئیل (علیہ السلام) کے پر سے ایک گڑھا ہے (جبرئیل علیہ السلام) نے ایڑی زمین پر مار کر یہ چشمہ بہایا۔

مسند الفردوس بروایت عائشہ

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۷۴

۳۴۷۸۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان نشانی یہ ہے کہ وہ (منافقین) زمزم سے شکم سیر ہوتے۔

ترمذی بخاری، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت ابن عباس

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۲ الشذرة: ۷۹۶۔

الاکمال

۳۴۷۸۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے جب زمزم پر اپنی ایڑی ماری تو اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ کنکریاں جمع کرتے

لگیں اللہ تعالیٰ ہاجرہ پر رحم فرمائے یا (فرمایا) اسماعیل (علیہ السلام) کی والدہ اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں تو وہ بہتا ہوا چشمہ ہوتا (احمد بن حنبل نسائی ابوالقاسم البغوی المعجم اورانہوں نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے سعید بن منصور بروایت ابن عباس بروایت ابن بن کعب)۔

۳۴۷۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی ہر اس چیز کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ اگر شفاء کے لئے پیا جائے تو اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماتے ہیں اور شکم سیری کے لئے پیا جائے تو پیٹ بھر جاتا ہے اور پیاس بجھانے کے لئے پیا جائے تو پیاس ختم ہو جاتی ہے اور جبرئیل (علیہ السلام) کی ایڑی لگانے سے ہے اور اسماعیل (علیہ السلام) کے پینے کے لئے۔ الدیمی بروایت ابن عباس

۳۴۷۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی اس چیز کے لئے فائدہ مند ہے جس کے لئے پیا جائے اگر آپ اس لئے پئیں گے کہ اس کے ذریعہ شفاء حاصل ہو تو آپ کو اللہ تعالیٰ شفاء دیں گے اور اگر اس لئے پئیں کہ آپ شکم سیر ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو شکم سیر کریں گے اور اگر آپ اس لئے پئیں کہ آپ کی پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ختم کر دیں گے (مستدرک حاکم بروایت ابن عباس یہ حدیث ۳۴۷۷۵ میں گذر چکی ہے)

اکمال میں سے حاجیوں کو پانی پلانے کا ذکر

۳۴۷۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز دے رہا ہوں جو تمہارے لئے بہتر ہے اس میں سے اپنے خوشگوار پانی سے پانی پلانا ہے اور تم اس میں سستی نہ کرو (ابن سعد مستدرک حاکم بروایت علی) راوی نے کہا: میں نے: عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا: آپ ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ سے کعبہ کی دربانی مانگ لیں تو انہوں نے کہا راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۷۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کام کرتے رہو! کیونکہ تم نیک کام پر ہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں تم میں اترتا یہاں تک کہ میں اس پر رکھتا یعنی گردن پر (اس کام سے مراد پانی پلانا ہے زمزم سے رسول اللہ ﷺ نے خود اس کی خواہش کا اظہار کیا)۔

احمد بن حنبل بخاری بروایت ابن عباس

رسول اللہ ﷺ زمزم پر تشریف لائے اور وہ لوگ پانی پلا رہے تھے اور کام کر رہے تھے تو فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۷۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نیک کام کر رہے ہو؟ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں اترتا اور تمہارے ساتھ پانی نکالتا (ابن سعد بروایت مجاہد) رسول اللہ ﷺ زمزم پر تشریف لائے اور فرمایا اس سے میرے لئے ایک ڈول نکالو! پھر فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۷۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنوعبدالمطلب پانی نکالتے رہو اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ تمہارے پلانے پر غالب آجائیں تو میں خود تمہارے ساتھ نکالتا (مسلم ابوداؤد ابن ماجہ بروایت جابر) رسول اللہ ﷺ بنوعبدالمطلب کے پاس اور وہ زمزم پر پانی پلا رہے تھے تو فرمایا۔ راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔ طبرانی بروایت ابو الطفیل

۳۴۷۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ اس کو (پانی زمزم سے پلانے کو) عبادت بنا لیتے اور تم پر غالب آجائے تو میں تمہارے ساتھ پانی نکالتا (احمد بن حنبل بروایت ابن عباس) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانے کی جگہ تشریف لائے تو فرمایا۔ راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

المصلی......من الاکمال

۳۴۷۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثنیۃ الشعب یعنی مکہ کا قبرستان اچھا قبرستان ہے۔ الفاکھی دیلمی بروایت ابن عباس

وادی السرور

۳۴۷۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آپ منیٰ کے درمیان ہوں تو وہاں ایک وادی ہے جس کو سرور کہا جاتا ہے اس میں میدان ہے اس کے نیچے ۷۰ انبیاء مدفون ہیں۔ نسائی بیھقی بروایت ابن عمر
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۸۲

مسجد خیف......من الاکمال

۳۴۷۹۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد خیف میں ۷۰ انبیاء نے نماز پڑھی ان میں سے موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں گویا کہ میں انھیں دیکھ رہا ہوں ان پر دو قطوانی عباء ہیں اور احرام کی حالت میں ایک ایسے اونٹ پر ہیں جو شنؤ نہ کے اونٹوں میں سے جس کو کھجور کی چھال کی نکیل لگی ہوئی ہے اور اس کی دو مینڈھیاں ہیں۔ طبرانی تاریخ ابن عسا کر بروایت ابن عباس

البیت المعمور

۳۴۷۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المعمور ساتویں آسمان میں ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر وہ اس کی طرف قیامت کے قائم ہونے تک واپس نہیں آتے (ہر روز الگ الگ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں جو ایک مرتبہ آ جائے دوبارہ اس کو موقع نہیں ملتا)۔
احمد بن حنبل، نسائی مستدرک حاکم، بیھقی بروایت انس

الاکمال

۳۴۷۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المعمور آسمان میں ہے جسے ضراح کہا جاتا ہے اور وہ بیت الحرام کی مثل پر اسی کی برابری میں ہے اگر وہ گرے تو وہ اسی پر گرے گا اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جنہوں نے اسکو کبھی نہیں دیکھا ہوتا اور آسمان میں مکہ کے احترام کے بقدر اس کا احترام ہے (طبرانی ابن مردویہ بروایت ابن عباس اور انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے)

عسفان......من الاکمال

۳۴۷۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وادی اصفہان میں ہود، صالح، نوح (علیہم السلام) سرخ رنگ کی جوان اونٹیوں پر گذرے جنکی نکیل کھجور کی چھال کی تھی ان کے ازار عباء اور ان کی اوپر کی چادریں کھال کی تھیں تلبیہ پڑھ رہے تھے بیت العتیق کا حج کر رہے تھے۔
احمد بن حنبل تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس

۳۴۷۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وادی اصفہان میں ابراہیم ہود صالح، شعیب (علیہم السلام) سرخ رنگ کی جوان اونٹنیوں پر گذرے ان کے ازار عباء اور ان کی اوپر کی چادریں کھال کی تھیں اور ان کے جوتوں کے تسمے کھجور کے پتے اور ان کی اونٹنیوں کی لگام کھجور کی چھال کی تھیں بیت عتیق کا قصد کر رہے تھے۔ دیلمی بروایت ابن عباس

۳۴۷۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) کو ہر صبح حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بحر نور میں داخل ہوں پس اس میں وہ ایک غوطہ لگاتے

ہیں پھر وہ نکلتے ہیں پھر وہ اپنے آپ کو جھاڑتے ہیں پھر اس سے ستر قطرے گرتے ہیں ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتے ہیں پس انکو بیت المعمور کا حکم دیا جاتا ہے پس وہ اس میں نماز پڑھتے ہیں پھر انکو حکم دیا جاتا ہے جہاں چاہے تسبیح بیان کرتے رہیں قیامت کے دن تک۔

دیلمی بروایت ابو هريرة الموضوعات ۱ / ۱۴۷

ذکر منی

۳۴۷۹۹ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منی کی مثال رحم کی طرح ہے اور وہ تنگ ہوتی ہے جب وہ حاملہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو کشادہ کر دیتے ہیں۔

طبرانی اوسط بروایت ابو درداء

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۲۵۰

مدینہ اور اس کے اردگرد کے فضائل

۳۴۸۰۰ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ حرم ہے امن والا ہے۔ ابو عوانه بروایت سهل بن حنیف

۳۴۸۰۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مکہ سے بہتر ہے۔ طبرانی دارقطنی افراد بروایت رافع بن خدیج ذخیرة الحفاظ ۵۳۹۰

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۲۰

۳۴۸۰۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ اسلام کا قبہ ہے اور ایمان کا گھر ہے اور ہجرت کی زمین ہے اور حلال اور حرام کا ٹھکانہ ہے۔

طبرانی اوسط بووایت ابوهريرة

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۹۲۱۰ الضعیفہ ۷۶۱

۳۴۸۰۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بستیوں کو تلوار کے ذریعے فتح کیا گیا اور مدینہ کو قرآن کے ذریعے فتح کیا گیا۔

بیهقی بروایت عائشه الالی ۵۷

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۹۹۱

۳۴۸۰۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ حرم ہے اس طرح سے اس طرح تک نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے اور نہ اس میں کوئی بدعت ایجاد کی جائے جس نے اس میں بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو ٹھکانہ دیا، تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی، اس سے قیامت کے دن نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف کرنا قبول کیا جائے گا۔ احمد بن حنبل بیهقی بروایت انس

۳۴۸۰۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ عیر (مدینہ کا پہاڑ) سے ثور مکہ کے پہاڑ تک حرم ہے جس نے اس میں بدعت ایجاد کی یا بدعتی کو ٹھکانہ دیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی اور اس سے قیامت کے دن نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول کیا جائے گا اور مسلمانوں کو ذمہ داری ایک ہے اس کے لئے ان میں سے کمتر بھی کوشش کرے گا جس نے کسی مسلمان کو شرمندہ کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اس سے قیامت کے دن مال خرچ کرنا اور نہ انصاف قبول کیا جائے گا اور جو اپنے باپ کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کرے یا اپنے موالی کے علاوہ کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی قیامت کے دن اس سے نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول کیا جائے گا۔ احمد بن حنبل بیهقی ابوداؤد ترمذی بروایت علی مسلم بروایت ابوهريرة

۳۴۸۰۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ عائر سے ثور تک حرم ہے اس کی گھاس نہیں چنی جائے گی اور نہ اس کے شکار بھگائے جائیں گے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر جو اس کا اعلان کرے اور کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ اس میں لڑائی کے لئے ہتھیار اٹھائے اس کے درخت کاٹنا درست نہیں مگر یہ کہ کوئی اپنے اونٹ کو چارہ دے۔ ابو داؤد بروایت علی

۳۴۸۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی بستی کا حکم دیا گیا ہے جو تمام بستیوں کو فناء کرتی ہے جس کو لوگ یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے لوگوں کو اس طرح ہٹاتی ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو ہٹاتی ہے۔ بیھقی بروایت ابوھریرۃ

تشریح:......مدینہ برے لوگوں کو اس طرح ختم کرتی ہے جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے رنگ کو اس میں برے لوگوں سے مدینہ کے خالی ہونے کا بیان ہے۔

مدینہ منورہ کا نام

۳۴۸۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔ طبرانی بروایت جابر بن سمۃ

۳۴۸۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ رکھا ہے۔ احمد بن حنبل مسلم نسائی بروایت جابر بن سمرۃ

۳۴۸۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو حرم بنایا اور اس کی جگہ بنایا اور میں نے مدینہ کو اس کے دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم بتایا نہ اس کے کانٹے اکھیڑے جائیں گے نہ اس کا شکار شکار کیا جائے گا۔ مسلم بروایت جابر

۳۴۸۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا سو اس کو حرم بنادیا اور میں نے مدینہ کو اس کے دو پہاڑوں کے درمیان حرم بنایا نہ اس میں خون بہایا جائے گا اور نہ اس میں لڑائی کے لئے ہتھیار اٹھایا جائے گا اور نہ اس میں چارہ کے علاوہ (کسی اور مقصد کے لئے) درخت کاٹا جائے گا اے اللہ! ہمارے رب مدینہ میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اے ہمارے اللہ ہمارے صاع میں برکت عطا فرما! اے اللہ ہمارے مد میں برکت عطاء فرما اے اللہ! برکت کے ساتھ دو برکتیں بنادے! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں مری جان ہے مدینہ کی کوئی گھاٹی اور کوئی پہاڑی راستہ ہو اس پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں یہاں تک کہ تم اس کی طرف آجاؤ۔ مسلم بروایت ابوسعید

۳۴۸۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے بندے اور آپ کے خلیل ہیں انہوں نے آپ سے مکہ والوں کے لئے برکت کی دعا فرمائی اور میں محمد (ﷺ) آپ کا بندہ آپ کا رسول ہوں میں آپ سے مدینہ والوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ آپ ان کے لئے ان کے مد اور ان کے صاع میں اس سے دوگنی برکت فرما جو آپ نے مکہ والوں کو برکت عطاء فرمائی برکت کے ساتھ دو برکتیں دی۔

ترمذی بروایت علی

۳۴۸۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو اپنی غلط باتوں کو ہٹاتا ہے اور اپنی اچھی باتوں کی خیر خواہی کرتا ہے۔

مسلم، احمد بن حنبل بیھقی ترمذی بروایت جابر

حرم مدینہ منورہ

۳۴۸۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مدینہ کے درمیان جگہ کو حرم قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا۔

مسلم بروایت ابوسعید

۳۴۸۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بطحاء جنت کے حوضوں میں سے ایک حوض پر ہے۔ بزار بروایت عائشہ

۳۴۸۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن کو فتح کیا جائے گا تو ایک قوم آئے گی جو (اونٹوں کو) ہانک رہے ہوں گے اپنے اہل اور ان لوگوں کو اٹھائے ہوئے جو ان کے فرمانبردار ہوں (مدینہ چھوڑ دیں گے) حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر اگر ان کو سمجھ ہو اور شام فتح کیا جائے گا تو ایک جماعت آئے گی جو (اونٹوں کو) ہانک رہے ہوں گے اپنے اھل اور ان لوگوں کو اٹھائے ہوئے جو ان کے فرمانبردار ہوں حالانکہ ان کے لئے مدینہ بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو عراق کو فتح کیا جائے گا تو ایک قوم آئے گی جو۔ (اونٹوں کو) ہانک رہے ہوں گے اپنے اہل اور ان لوگوں کو اٹھائے ہوئے جو ان کے فرمانبردار ہوں حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے اگر ان کو سمجھ ہو۔ مالک بیھقی بروایت سفیان بن ابوزھیر

۳۴۸۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کو میری زبان پر حرم قرار دیا گیا۔

بخاری بروایت ابوھریرۃ نسائی بروایت ابوس عید احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود

۳۴۸۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں رمضان اس کے علاوہ اور شہروں میں ہزار رمضان سے بہتر ہے اور مدینہ میں جمعہ اس کے علاوہ اور شہروں میں ہزار جمعوں سے بہتر ہے۔ طبرانی، ضیاء مقدسی، بروایت بلال بن الحارث المزنی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۳۸ الضعیفہ ۸۳۱

۳۴۸۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔

احمد بن حنبل بیھقی ترمذی نسائی ابن ماجکہ بروایت ابوھریرہ احمد بن حنبل مسلم نسائی، ابن ماجہ بروایت ابن عم مسلم بروایت میمونہ احمد بن حنلب بروایت جبیر بن مطع اور بروایت سعد اور بروایت ارقم

۳۴۸۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے کیونکہ میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد میں آخری ہے۔ مسلم، نسائی بروایت ابوھریرہ

۳۴۸۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے اور مسجد حرام میں نماز اس کے علاوہ دوسری مساجد میں ایک لاکھ نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ احمد بن حنبل، ابن ماجہ بروایت جابر

۳۴۸۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے اور مسجد حرام میں نماز میری اس مسجد میں نماز سے سو نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ احمد بن حنبل، ابن حیان بروایت ابن الزبیر

۳۴۸۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں کی طرح ہے اور مدینہ میں رمضان کے مہینے کے روزے اس کے علاوہ دوسرے شہروں کے رمضان کے مہینے کے ہزار روزوں کی طرح ہے اور مدینہ میں جمعہ اس کے علاوہ دوسرے شہروں میں ہزار جمعوں کی طرح ہے۔ بیھقی، بروایت ابن عمر

کلام:......ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۵۲۲

۳۴۸۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں دیکھے گئے۔

احمد بن حنبل، نسائی، ابن حیان، ترمذی بروایت ام سلیم، طبرانی، مستدرک براویت ابوواقد، اسنی المطالب ۱۰۰۲

۳۴۸۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ منبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ پر ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے اور میری اس مسجد میں جمعہ مسجد حرام کے علاوہ اور مسجدوں میں ہزار جمعوں سے زیادہ فضیلت والا ہے اور میری اس مسجد میں رمضان کا مہینہ مسجد حرام کے علاوہ دوسری مساجد میں ہزار رمضان کے مہنیوں سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ بیھقی بروایت جابر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۵۷۲

۳۴۸۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں اس میں نہ طاعون داخل ہوسکتا ہے نہ دجال۔

احمد بن حنبل بیھقی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کا غبار برص کی بیماری سے شفاء کا ذریعہ ہے۔

ابونعیم طبرانی بروایت ثابت بن قیس بن شماس الاتقان: ۱۱۶۰

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۹۰۴

۳۴۸۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کا غبار برص کی بیماری کو ٹھیک کرتا ہے۔ (ابن اسنی، ابونعیم اکٹھے طلب میں دو روایت کرتے ہیں بروایت ابوبکر محمد بن سالم مرسلاً)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۹۰۵

۳۴۸۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کا غبار برص کی بیماری کو بجھا دیتا ہے۔ زمیر بن بکار اخبار المدینہ بروایت ابراھیم بلاغاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۹۰۶

۳۴۸۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ ہے۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عباس

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۴۷۳۶۔

۳۴۸۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ میری صنعاء تک بنادی جائے تو وہ میری مسجد ہے۔ الزبیر بن بکار اخبار المدینہ بروایت ابوھریرۃ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۴۸۱۱ الضعیفہ:۹۷۳

۳۴۸۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ حرم ہے۔ بیھقی ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس مسجد کا قبلہ نہیں رکھا یہاں تک کہ میرے درمیان اور کعبہ کے درمیان جگہ میرے لیے کھول دی گئی۔ زبیر بن بکار اخبارا لمدینہ بروایت ابن شھاب مر سلاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۵۲۲۹، النواضح:۱۸۲۶

ریاض الجنہ کا تذکرہ

۳۴۸۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

بیھقی تر مذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مدینہ والوں کو تکلیف پہنچائے گا اس کو اللہ تکلیف دے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اس سے نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول کیا جائے گا۔ طبرانی بروایت ابن عمر

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۵۳۱۳

۳۴۸۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مدینہ والوں کو ڈرائے گا اللہ تعالیٰ اسے ڈرائے گا۔ ابن حبان بروایت جابر

۳۴۸۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا سو تحقیق اس نے میرے دو پہلوں کے درمیان (دل) کو ڈرایا۔

حمد بن حنبل بروایت جابر

۳۴۸۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا اللہ تعالیٰ انکو پگھلائیں گے جیسا کہ نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

احمد بن حنبل، مسلم نسائی بروایت ابو ھریرۃ مسلم بروایت سعد

۳۴۸۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ مدینے میں مرے تو وہ اس طرح کرے کیونکہ میں اس شخص کی سفارش کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجہ بروایت ابن عمر

۳۴۸۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مدینہ کو یثرب کا نام دے تو وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے وہ طابہ ہے وہ طابہ ہے۔

احمد بن حنبل بروایت براء

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۵۶۳۵ الکشف الالٰہی:۹۳۹

۳۴۸۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مسجد جس کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی میری یہ مسجد ہے۔

مسلم، ترمذی بروایت ابوسعید احمد بن حنبل مستدر ک حاکم بروایت ابی

۳۴۸۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مدینہ والوں! لوگ علم میں تمہارے تابع ہیں۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابوسعید

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۵۹۸۰

۳۴۸۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ مدینے میں اس کی دوگنی (برکت) فرما جتنی آپ نے مکہ میں کی۔

احمد بن حنبل بیھقی بروایت انس

۳۴۸۴۵......رسول اللہ نے فرمایا: یہ (مدینہ) حرم ہے امن والا ہے یہ (مدینہ) حرم ہے امن والا ہے۔

احمد بن حنبل مسلم ابن ماجہ بروایت سھل بن حنیف

مدینہ منورہ کا خاص وصف

۳۴۸۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ) مدینہ) پاک ہے لوگوں کو صاف کرتا ہے جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو صاف کرتی ہے۔

بیھقی ترمذی بروایت زید بن ثابت

۳۴۸۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مدینہ کے) گھر اھاب یا زمین یھاب تک پہنچیں گے۔مسلم بروایت ابوھریرۃ

یعنی مدینہ کی آبادی بہت زیادہ بڑھے گی یہاں تک کہ اھاب تک پہنچ جائے گی۔

۳۴۸۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مدینہ کو اس بھلائی پر چھوڑ و گے وہاں درندے آجائیں گے سب سے آخر میں مزنیہ قبیلہ کے دو چرواہے اٹھیں گے جو مدینہ کا رادہ رکھتے ہوں گے اپنی بکریوں کو آواز دے رہے ہوں گے وہ ان کو وحشی پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو چہروں کے بل گر جائیں گے۔احمد بن حنبل بیھقی ابو ھریرۃ

۳۴۸۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور مدینے کو اس بھلائی پر چھوڑ و گے جو اس میں ہے اس کو پرندے اور درندے کھائیں گے۔

مستدرک حاکم بروایت ابوھریرۃ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۴۶۵۱

۳۴۸۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینے کے دو پتھریلی زمین کے درمیان صبح کے وقت سات کھجور کھالے تو اس کو اس دن کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ وہ شام کرے۔مسلم بروایت سعید

۳۴۸۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں مسیح دجال داخل نہیں ہو سکے گا مدینہ کے اس دن سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔بخاری بروایت بکرۃ

۳۴۸۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں مسیح دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔بخاری بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے جو کوئی بھی مدینے کا غم اور اس کی سختی برداشت کرے گا تو میں اس کے لئے سفاش کرنے والا ہوں گا یا (فرمایا) قیامت کے دن گواہ ہوں گا۔

مسلم ترمذی بروایت ابو ھریرۃ، ابوداؤد بروایت ابن عمر واحمد بن حنبل مسلم بروایت ابوسعید

۳۴۸۵۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینے والوں کو کوئی ایک دھوکہ نہیں دے گا مگر وہ اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

بخاری بروایت سعد

۳۴۸۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اپنے چچا زاد اور قریبی رشتہ دار کو پکارے گا آسانی کی طرف آجاؤ آسانی کی طرف آجاؤ اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اگر انکو سمجھ ہو اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے مدینہ سے کوئی بھی ان میں سے اعراض کر کے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ مدینہ میں اس شخص سے بہتر اس کا نائب لے آئیں گے خبردار، مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکال دیتا ہے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنی برائیوں کو دور کردے گا جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال تمام زمین میں آئے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے وہ مدینہ کے قریب میں آئے گا تو مدینہ کے راستوں میں سے ہر راستہ پر فرشتوں کی صفیں پائے گا پھر وہ سبخۃ الجرف (مدینہ کے قریب جگہ کا نام) آئے گا وہ اپنا خیمہ لگائے گا تو مدینہ تین مرتبہ ہلے گا تو اس کی طرف ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل جائے گا۔احمد بن حنبل بیھقی بروایت انس

۳۴۸۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مدینہ کے قریب میں آئے گا تو وہ فرشتوں کو پائے گا جو مدینہ کی حفاظت کررہے ہوں گے پس مدینہ میں نہ دجال داخل ہوسکے گا نہ طاعون انشاء اللہ تعالیٰ۔احمد بن حنبل بخاری ترمذی بروایت انس

۳۴۸۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شہر میں دجال داخل ہوگا سوائے مکہ اور مدینہ کے مدینہ کے راستوں میں سے ہر راستہ پر فرشتے صف بستہ ہوں گے جو مدینہ کی حفاظت کررہے ہوں گے دجال سبخۃ (مدینہ کے قریب جگہ) میں آئے گا مدینہ مدینہ والوں کے ساتھ تین مرتبہ ہلے گا دجال کی طرف ہر کافر اور منافق نکل جائے گا۔بیھقی نسائی بروایت انس

۳۴۸۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور اس کا ارادہ مدینہ ہوگا یہاں تک کہ وہ احد کے پیچھے اترے گا پھر فرشتے اسکا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے۔احمد بن حنبل مسلم بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ حرم بنایا اور اس کے لیے دعا کی اور میں نے حرم بنایا جس طرح کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کے لئے اس کے مد اور صاع کے بارے میں اس طرح دعا کی جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی۔احمد بن حنبل بیھقی بروایت عبداللہ بن زید المانی

۳۴۸۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنایا اور میں اس (مدینہ) کو اس کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم بناتا ہوں۔احمد بن حنبل مسلم بروایت رافع بن خدیج

۳۴۸۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں نہ اس کا شکار قتل کیا جائے، مدینہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر ان کو سمجھ ہو اس کو جو شخص بھی اس سے اعراض کر کے چھوڑے گا تو اللہ تعالیٰ اس میں اس سے بہتر بدل لے آئیں گے اور جو بھی مدینے میں تکلیف اور اس میں محنت کو برداشت کرے گا تو میں اس کے لئے سفارشی ہوں گا یا (فرمایا) قیامت کے دن گواہ ہوں گا او جو بھی مدینہ والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سیسے کے پگھلنے کی طرح آگ میں پگھلائیں گے یا (فرمایا) نمک کے پانی میں پگھلنے کی طرح۔احمد بن حنبل مسلم بروایت سعد

الاکمال

۳۴۸۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا۔

ابن ابی شیبۃ بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حرم ہوتا ہے میرا حرم مدینہ ہے اے اللہ! میں نے اس کو آپ کی حرمت کے ساتھ حرام کیا اور نہ اس کی گھاس چنی جائے گی اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے گی مگر اعلان کرنے والے کے لئے۔ابن جریر بروایت ابن عباس

۳۴۸۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (علیہ السلام) نے بیت اللہ کو حرم بنایا اور اس کو امن والی جگہ بنایا اور میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان جگہ کو حرم بنایا اس کا شکار نہیں شکار کیا جائے گا اور نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں گے۔ابن جریر بروایت جابر

۳۴۸۶۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو قرار دیا اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا اور (مدینہ) اپنے دو پہاڑوں کے درمیان حرام ہے۔الشیرازی، القاب بروایت علی

۳۴۸۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا ہے جس طرح کہ ابراہیم (علیہ السلام)

کی زبان پر حرم (مکہ) کو حرم قرار دیا گیا۔ ابن جریر بروایت ابوقتادہ

۳۴۸۶۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے خلیل اور آپ کے نبی ہیں اور آپ نے ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر مکہ کو حرم بنایا اے اللہ! اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا۔

ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ مکہ کی حرمت کی طرح حرام ہے اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کے دل پر قرآن اتارا! مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ عبد بن حمید ابن جریر بروایت جابر

۳۴۸۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری زبان پر مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ حرم ہے۔

بخاری بروایت ابوھریرۃ نسائی ابویعلی سعید بن منصور بروایت ابوسعید

۳۴۸۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حرم ہوتا ہے میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا، مدینہ کے مرۃ کے درمیان کی جگہ حرام ہے۔ ابونعیم بروایت ابن عباس

۳۴۸۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اور احد کے درمیان کی جگہ حرم ہے۔

احمد بن حنبل طبرانی سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن سلام

۳۴۸۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کو حرم قرار دیا جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا۔ اے اللہ! مدینہ والوں کے لئے ان کے مد اور صاع میں برکت عطا فرما۔ احمد بن حنبل بخاری مسلم بروایت انس

۳۴۸۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ ہے اے اللہ میں نے مدینہ کو آپ کے حرام کرنے کے ساتھ حرام کیا ہے کہ اس میں کوئی بدعتی ٹھکانہ بنائے اور اس کے گھاس چنی جائے اور نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر اعلان کرنے والے کے لئے۔ احمد بن حنبل بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ: ۴۴۹۱

۳۴۸۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے خلیل اور آپ کے بندے اور آپ کے نبی ہیں انہوں نے مکہ والوں کے لئے دعا کی اور میں آپ کا بندہ اور آپ کا رسول ہوں میں آپ سے مدینہ والوں کے لئے اسی طرح دعا کرتا ہوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے آپ سے مکہ والوں کے لئے دعا کی ہم آپ سے دعا کرتے ہیں کہ آپ مدینہ والوں کے لئے ان کے صاع اور ان کے مد اور ان کے پھلوں میں برکت عطا فرما! اے اللہ! ہمیں مدینہ محبوب بنا دے جس طرح آپ نے ہمیں مکہ محبوب بنایا ہے اور اس میں موجود وبا کو ختم کر دے، اے اللہ! میں نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیا جس طرح آپ نے ابراہیم علیہ السلام کی زبان پر حرم کو حرم قرار دیا۔

احمد بن حنبل الرویانی سعید بن منصور بروایت ابوقتادۃ

اہل مدینہ کے لئے خصوصی دعا

۳۴۸۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ والوں کے لئے ان کے کیل میں برکت عطا فرما! اور ان کے لئے ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما۔ مالک بخاری مسلم نسائی دار می ابن حبان بروایت انس

۳۴۸۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بازار اچھا ہے، اس میں نہ کمی کی جائے گی اور نہ اس پر خراج لگایا جائے گا۔ طبرانی بروایت ابوسعید

۳۴۸۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ مدینہ والوں کے دلوں پر توجہ کر، اور ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔

احمد بن حنبل الروایانی طبرانی اوسط حلیۃ الا ولیاء سعید بن منصور بروایت انس بروایت زید بن ثابت

۳۴۸۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور برکت سے دو برکتیں بنا دے۔

ابن حبان بروایت ابوسعید

۳۴۸۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مد اور ہمارے صاع میں برکت عطاء فرما اور برکت کے ساتھ دو برکتیں بنادے۔

احمد بن حنبل بروایت ابو سعید

۳۴۸۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے مدینہ محبوب بنادے جس طرح ہمیں مکہ محبوب ہے یا اس سے بھی زیادہ اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما، اور اسے ہمارے لئے صحیح کردے۔ اور اس کی جحفہ تک منتقل کردے۔

بخاری مسلم بروایت عائشہ

۳۴۸۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے لئے ہمارے پھل میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت عطاء فرما اور ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے مد میں برکت عطاء فرما، اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے بندے اور آپ کے خلیل اور آپ کے نبی ہیں اور میں آپ کا بندہ اور آپ کا نبی ہوں انہوں نے آپ سے مکہ کے لئے دعا کی اور میں آپ سے مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں اس کی مثل جو انہوں نے مکہ کے لئے کی اور اس کے مثل (اور بھی) اس کے ساتھ۔ مسلم ترمذی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابراہیم (علیہ السلام) آپ کے نبی اور آپ کے خلیل ہیں انہوں نے آپ سے مکہ والوں کے لئے دعا کی اور میں آپ کا نبی اور آپ کا رسول ہوں آپ سے مدینہ والوں کے لئے دعا کرتا ہوں اے اللہ! ان کے لئے نکلے مد اور ان کے صاع اور ان کے تھوڑے اور ان کے زیادہ میں برکت عطاء فرما! اس کی دوگنی جو آپ نے مکہ والوں کے لئے برکت کی۔ ان کو وہاں اور یہاں سے روزی عطاء فرما (رسول اللہ ﷺ) نے تمام زمین کے اردگرد اشارہ فرمایا، اے اللہ! جو ان کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اس کو اس طرح پگھلا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جو مدینہ والوں پر ظلم کرے اور ان کو ڈرائے تو تو ان کو خوف زدہ کر اور اس پر اللہ کی لعنت ہو اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف کرنا قبول کیا جائے گا۔ طبرانی، اتاریخ ابن عساکر ابن نجار بروایت عبادۃ بن صامت

۳۴۸۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ زمین میں میری ہجرت کی جگہ ہے اور میری رہنے کی جگہ ہے اور میری امت پر لازم ہے کہ میرے پڑوسیوں کا اکرام کریں جب تک وہ کبیرہ گناہ سے بچتے رہیں، جس نے ایسا نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنمیوں سے نچڑے ہوئے زہریلے گارے سے اس کو پلائیں گے۔ دارقطنی افراد بروایت جابر طبرانی بروایت معقل بن یسار

۳۴۸۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا تو اس پر اللہ کی لعنت ہو اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے قبول کریں گے۔ ابن ابی شیبۃ شاشی، تاریخ ابن عساکر سعید بن منصور بروایت جابر ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۶۷

۳۴۸۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں پر ظلم کرتے ہوئے ان کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ اس کو خوف زدہ کریں گے اور اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اللہ تعالیٰ اس سے نہ مال خرچ کرنا انصاف قبول کریں گے۔

ابن سعد احمد بن حنبل باوردی بغوی ابن قانع طبرانی حلیۃ الاولیاء ضیاء مقدسی بروایت سائب بن خلاد بن سوید

۳۴۸۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں کو ڈرایا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ڈرائیں گے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہے اور اس سے نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول کریں گے۔

طبرانی بروایت خالد بن قلاد بن سائب بروایت والدِخود بروایت دادائے خود

اہل مدینہ کے ساتھ بدسلوکی کی سزا

۳۴۸۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس شہر (مدینہ) والوں کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ میں اس طرح پگھلائیں کے جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ عب بروایت ابوھریرۃ

۳۴۸۹۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ والوں پر ظلم کیا اور ان کو ڈرایا تو اس پر اللہ کی لعنت ہو اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف کرنا قبول کیا جائے گا۔ طبرانی ضیاء مقدسی بروایت عبادۃ بن صامت

۳۴۸۹۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ والوں کے لیے ان کے مدینہ میں برکت عطاء فرما! اور ان کے لئے ان کے صاع میں برکت عطاء فرما! اور ان کے لئے ان کے مد میں برکت عطاء فرما! اے اللہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے بندے اور آپ کے خلیل ہیں اور میں آپ کا بندہ اور آپ کا رسول ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے آپ سے مکہ والوں کے لیئے مانگا اور میں آپ سے مدینہ والوں کے لئے مانگ رہا ہوں جیسا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لئے مانگا اور اس کے ساتھ اس کی مثل (اور بھی) خبردار! مدینہ فرشتوں سے ڈھکا ہوا ہے اس کے ہر راستہ پر دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کر رہے ہیں اس میں طاعون نہ دجال داخل ہو سکتا ہے جو مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے۔

احمد بن حنبل ابو یعلی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت سعد بن ابی واص اور ابوھریرۃ اکھٹے

۳۴۸۹۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! خوشخبری سنو! مدینہ میں دجال داخل نہیں ہوگا۔

ابن حبان بروایت فاطمہ بنت قیس

۳۴۹۳۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طیبہ مدینہ ہے اس کے راستوں میں سے ہر راستہ پر ایک فرشتہ ہے جو اپنی تلوار لہرا رہا ہے اس میں دجال کبھی بھی داخل نہ ہوگا۔ طبرانی بروایت تمیم الدارمی

۳۴۸۹۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ اچھی زمین ہے جب دجال نکلے گا تو اس کے ہر راستے پر ایک فرشتہ ہوگا جو اس کو داخل نہ ہونے دے گا پھر جب ایسا ہوگا تو مدینہ مدینہ والوں کے ساتھ حرکت کرے گا تین مرتبہ تو کوئی منافق مرد اور عورت باقی نہ رہے گا مگر سب اس کی طرف نکل جائیں گے اور اکثریت اس کی طرف نکلنے والوں میں عورتیں کی ہوں گی اور وہ (دن) چھٹکارے کا دن ہوگا اور ایسا دن ہوگا کہ مدینہ خباثت کو ھٹادے گا جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ھٹاتی ہے اس کے ساتھ ستر ہزار یھودی ہوں گے اس میں سے ہر شخص پر سبز چادریں ہوں گی اور مزین تلواریں ہوں گی پھر وہ اپنا خیمہ اس چھوٹے پہاڑ پر لگائے گا جہاں سیلابوں کا پانی جمع ہوتا ہے قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑا فتنہ نہ ہوا ہوگا اور ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے اور میں تمہیں ضرور وہ چیز بتاؤں گا جو ایک نبی نے اپنی امت کو میری طرف سے بتائی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہیں (اور دجال کانا ہوگا)۔ احمد بن حنبل ضیاء مقدسی بروایت جابر

۳۴۸۹۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں کی خوشی ہو ایک ایسی بستی ہے جس کے رہنے والے اس کو اتنع کہتے ہیں اس کو نہ درندے پرندے کھا سکیں گے اور نہ اس میں دجال داخل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ جب بھی وہ مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا تو مدینہ کے راستوں میں سے ہر راستہ پر فرشتہ اس کو ملے گا جو تلوار سونتے ہوئے مدینہ سے اس کو روکے گا۔

احمد بن حنبل طبرانی مستدرک حاکم بروایت محجن بن الادرع

۳۴۸۹۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! اے مدینہ والو تم ضرور مدینہ کو پست کر کے چالیس سال عوافی کے لئے چھوڑ دو گے تم جانتے ہو کہ عوافی کیا ہے؟ پرندے اور درندے۔ مستدرک حاکم بروایت عوف بن مالک

۳۴۸۹۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مدینہ والو! تم ضرور اس کو چالیس سال عوافی کے لئے چھوڑ و گے عرض کیا گیا عوافی کیا ہے (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: پرندے اور درندے۔ طبرانی بروایت عوف بن مالک

۳۴۸۹۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہلاکت ہے اس کی ماں کے لئے جو ایسی بستی ہے کہ جس کے رہنے والے اس بستی کی اچھائی کو چھوڑ دیں گے اس میں دجال آئے گا وہ اس میں داخل نہ ہو سکے گا اس کے ہر راستہ پر فرشتہ تلوار سونتے ہوئے پائے گا۔ طبرانی بروایت عمران بن حصین

۳۴۸۹۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مدینہ میں آئے گا تو اس کے ہر راستہ پر ایک فرشتہ پائے گا جس کے پاس تلوار ہوگی۔

ابن النجار بروایت ابوھریرۃ

۳۴۹۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ مدینہ کے راستوں میں ہم پر وباء نہ آئے گی۔

طحاوی احمد بن حنبل الرویانی طبرانی بروایت اسامہ بن زید

۳۴۹۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ چٹیل میدان تھا مدینہ کی تعمیر سے پہلے نہ اس میں اینٹ کا مکان تھا نہ اس میں اون کا گھر تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے یثرب والو! میں تم پر تین شرطیں لگانے والا ہوں اور تمہاری طرف ہر قسم کے پھل پہنچانے والا ہوں (۱) نافرمانی کوئی نہ ہو (۲) ظلم وزیادتی نہ ہو (۳) نہ کرایہ پر دیا جائے، اگر ان میں سے کوئی کام بھی ہوا تو میں تجھے ذبح شدہ بکری کی طرح چھوڑ دوں گا جس کے کھانے سے کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔ طبرانی بروایت ابو مجبر

۳۴۹۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بستی مدینہ ہے اس میں دو قبلے درست نہیں جو نصرانی اسلام لائے پھر نصرانی ہوجائے تو اس کی گردن ماردو۔

طبرانی بروایت عبدالرحمن بن ثوبان

۳۴۹۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔

ابن ابی شیبۃ بروایت جابر

۳۴۹۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اپنے قبیلوں کے ساتھ بھاگیں گے تو کہے گا: خیر خیر (ڈھونڈو) حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے جو چکی مدینہ کی تکلیف اور اس کی سختی کو برداشت کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کا سفارشی گواہ ہوں گا یا دونوں اکھٹے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، وہ (مدینہ) اپنے رہنے والوں سے گندگی اس طرح ہٹاتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ہٹاتی ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ محمد (ﷺ) کی جان ہے! جو بھی مدینہ سے اعراض کر کے اس سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر بدل لے آئیں گے۔ بیہقی بروایت ابوھریرۃ

۳۴۹۰۵......رسول اللہ ﷺ نے رفرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ لوگ اریاف کی طرف نکلیں گے وہاں ان کو کھانا لباس، سواری ملے گی تو وہ اپنے اہل کو لکھ کر بھیجیں گے کہ تم ہماری طرف آجاؤ! کیونکہ تم فرسودہ خشک سالی زمین میں رہ رہے ہو حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ سمجھیں جو بھی مدینہ کی تکلیف اور سختی پر صبر کرے گا میں اس کے لئے سفارشی یا (فرمایا) گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

ابن سعد، طبرانی بروایت ابو اسید الساعدی

۳۴۹۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کئی کئی شہر فتح ہوں گے لوگ اپنے بھائیوں سے کہیں گے سکون اور راحت کی طرف آجاؤ حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر وہ سمجھیں، مدینہ کی تکلیف اور سختی پر جو بھی صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ ہوں گا یا (فرمایا) سفارشی۔

احمد بن حنبل بروایت ابوھریرۃ

۳۴۹۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں کئی فتوحات ہوں گی لوگ ان کی طرف نکلیں گے وہاں ان کو بسہولت راحت اور کھانا ملے گا پھر وہ اپنے بھائیوں کے پاس حج یا عمرہ کرتے ہوئے گذریں گے تو ان اسے کہیں گے تمہیں کس چیز نے مدینہ کی زندگی اور بھوک کی سختی میں (یہاں) ٹھہرایا ہوا ہے تو بعض لوگ جائیں گے اور بعض رک جائیں گے اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا جو بھی مدینہ میں رہائش کرے گا اور مدینہ کی مصیبت اور سختی پر صبر کرے گا موت تک تو میں اس کے لئے قیامت کے دن گواہ یا (فرمایا) سفارشی ہوں گا۔

احمد بن حنبل بروایت ابوایوب اور زید بن ثابت

مدینہ منورہ کی سکونت

۳۴۹۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب عمارت یہاں تک پہنچ جائے گی اور عنقریب شام فتح ہوجائے گا تو مدینہ کے لوگ آئیں گے اور ان کو شام کی جگہ اچھی لگے گی پھر وہ اپنے مقرب لوگوں سے بھاگ جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لئے دعا کی اور میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے ہمارے مد اور ہمارے صاع میں اس طرح برکت

عطاء فرمائیں جس طرح مکہ والوں کو برکت عطا فرمائی۔(ابن سعد، احمد بن حنبل بغوی بروایت سفیان بن آبو القرد

راوی کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ باب الحرۃ پہنچ گئے تو فرمایا۔راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۹۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے مدینہ سے جو بھی اعراض کرکے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر یا اس کے مثل مدینہ کو بدل دیں گے۔تاریخ ابن عساکر بروایت جابر

۳۴۹۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی مدینہ سے اعراض کرکے اس سے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ مدینہ کو اس سے بہتر بدل عطاء کریں گے۔

عب بروایت عروۃ مر سلاً

۳۴۹۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی مدینہ سے اعراض کرکے اس سے نکلے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر بدل عطاء کریں گے اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو جو شخص بھی مدینہ سے اعراض کرکے اس سے نکلے گا تو اللہ مدینہ کو اس سے بہتر بدل عطاء کریں گے اور لوگ ضرور لوگوں سے سستی چیزیں اور آرام کی باتیں سنو گے پھر ان کے پیچھے چلو گے حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہوگا اگر ان کو سمجھ ہو۔

مستدرک حاکم بروایت جابر

۳۴۹۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مدینہ کے غم اور اس کی مشقت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ یا (فرمایا) سفارشی ہوں گا ایمان (اس مدینہ) کی طرف مائل ہوگا جیسے سیلاب سمندر (کی طرف) مائل ہوتا ہے۔عب بروایت عروۃ مر سلاً

۳۴۹۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے؟ یہ دین دوبارہ واپس ہوگا جیسا کہ شروع ہوا اور سارا ایمان مدینہ کی طرف لوٹے گا جس طرح شروع ہوا یہاں تک کہ سارا ایمان مدینہ میں ہی ہوگا۔ابو نعیم بروایت جابر

۳۴۹۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس طرح کر سکتا ہے کہ وہ مدینہ میں ہی مرے تو وہ وہیں ہی مرے اس لئے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا تو اس کی شفاعت کی جائے گی اور اس کے لئے گواہی دی جائے گی۔ابن حبان بروایت صمیتۃ

۳۴۹۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس بات کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ مدینہ میں مرے تو وہ (مدینہ میں) مرے اس لئے کہ جو شخص بھی مدینہ میں مرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ یا (فرمایا) سفارشی ہوں گا (طبرانی بیہقی بروایت سبیعہ الاسلمیۃ طبرانی بیہقی بروایت صمیتۃ اللیثیۃ طبرانی نے اس کو ایک بنو ثقیف کی ایک یتیمہ سے روایت کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں)

۳۴۹۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مدینہ میں مرے گا تو میں قیامت کے دن اس کے لئے سفارشی یا (فرمایا) گواہ ہوں گا۔

تاریخ ابن عساکر بروایت شہاب بروایت عبیداللہ بن عبداللہ بن صمیۃ صحابیہ

۳۴۹۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ آسمان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے ایک آنکھ شام میں اور ایک آنکھ یمن میں ہے اور وہ (مدینہ) بہت کم بارش والی زمین ہے۔الشافعی بیہقی المعر فۃ تاریخ ابن عساکر بروایت ابن مسعود

۳۴۹۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کم بارش والی زمین میں ٹھہرایا گیا اور وہ (مدینہ) آسمان کی دو آنکھوں کے درمیان ہے ایک آنکھ شام میں اور ایک آنکھ یمن میں ہے۔الشافعی بیہقی المعر فۃ تاریخ ابن عساکر بروایت یزید یا نوفل بن عبداللہ ہاشمی

۳۴۹۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہاری ہجرت کا گھر دیکھ لیا دو پہاڑوں کے درمیان کھجور کے درخت والی سبخہ دکھائی گئی۔

مستدرک حاکم بروایت عائشہ

۳۴۹۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس بکریاں ہوں تو وہ ان کو مدینہ سے کسی کشادہ زمین کی طرف لے جائے اس لئے کہ مدینہ اللہ کی زمین میں سے کم بارش والی زمین ہے۔طبرانی بروایت عبداللہ بن ساعدۃ عویم کے بھائی

۳۴۹۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کو ایسی بارش پہنچے گی کہ مدینہ والوں کو اینٹ کا گھر نہیں چھپا سکے گا۔

الشافعی، بیہقی المعرفۃ، بروایت صفوان سلیم مر سلاً

۳۴۹۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ مدینہ میں ایسی بارش ہو کہ مدینہ والوں کو گھر نہ چھپا سکیں اور ان کو صرف بالوں سے بنا سائبان

چھپا سکے گا۔الشافعی بیھقی المعرفة بروایت ابوھریرة

۳۴۹۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کی کیا حالت ہوگی اے عائشہ! جب لوگ مدینہ کی طرف لوٹیں گے اور مدینہ بھرے ہوئے انار کی طرح ہوگا؟ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اوپر سے اور ان کے نیچے سے کھلائیں گے اور جنت سے۔الدیلمی بروایت عائشة

۳۴۹۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا خاندان مدینہ ہے تو وہ اس میں رہے اور جس کا خاندان مدینہ میں نہیں تو وہ اپنا خاندان مدینہ میں بنالے اس لئے کہ لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ وہ شخص جس کا خاندان مدینہ میں نہ ہوگا اس شخص کی طرح ہوگا جو مدینہ کے باہر کا ہوگا اور مدینہ کے علاوہ (دوسرے شہر) کی طرف گذرنے والا ہوگا (مدینہ میں اس کو رہنے نہیں دیا جائے گا۔ طبرانی بروایت سھل بن سعد

۳۴۹۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضرور سوار مدینہ کے اطراف میں چلے گا یہ کہے گا: اس (مدینہ) میں مسلمانوں کی بڑی تعداد تھی (احمد بن حنبل بروایت عمر اور یہ روایت حسن ہے)

۳۴۹۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیا ہوگیا کہ میں آپ کو زمین پر پڑا لکھ رہا ہوں؟ آپ کی کیا حالت ہوگی جب لوگ آپ کو مدینہ سے نکالیں گے انہوں نے عرض کیا! میں مقدس زمین میں آؤں گا (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: آپ کی کیا حالت ہوگی جب آپ کو وہ لوگ مدینہ سے نکالیں گے انہوں نے عرض کیا: میں مدینہ آؤں گا (رسول اللہ نے) فرمایا: پھر اگر انہوں نے آپ کو نکالا؟ تو میں نے عرض کیا: میں اپنی تلوار لوں گا پھر اس سے ماروں گا یہاں تک کہ میں قتل کردیا جاؤں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا نہیں لیکن آپ سنیں! **اور فرمانبرداری کریں** اگرچہ (اختیار) کالے غلام کا ہی کیوں نہ ہو۔نعیم بن حماد الفتن بروایت ابوذر

۳۴۹۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمارت سلع (درخت) تک پہنچ جائیں گی پھر مدینہ پر ایسا وقت آئے گا کہ مسافر لوگ مدینہ کے بعض اطراف سے گذریں گے پھر کہیں گے یہ آباد اور شاد تھا ایک مرتبہ کافی وقت اور عرصہ کی وجہ سے (طبرانی بروایت سہل بن حنیف

۳۴۹۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو میرے پاس زیارت کرنے آئے اور اس کو میری زیارت کے علاوہ کوئی اور حاجت نہ ہوتو مجھ پر لازم ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی سفارش کرنے والا ہوں (طبرانی بروایت ابن عمر)

۳۴۹۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے پیدا فرمائے جو اس شخص کے سلام کا جواب دیتے ہیں جو مجھ پر مشرق اور مغرب کے شہروں سے سلام بھیجے مگر وہ شخص جو میرے گھر میں مجھ پر سلام کرے تو میں بذات خود اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں اور خاص طور سے مدینہ والے کہ میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں ان کے حسب اور ان کے نسب کی وجہ سے عرض کیا گیا: کیا آپ پہچانیں گے حالانکہ آپ کے بعد ان کی نسل بڑھ چکی ہوگی (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: کیا پڑوس اپنے پڑوسی کو نہیں پہنچانتا؟ کیا پڑوسی اپنے پڑوسی کو نہیں پہچانتا؟ کیا پڑوسی اپنے پڑوسی کو نہیں پہچانتا؟ ابن النجار بروایت ابن عمر

۳۴۹۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ! اس میں نماز پڑھو اس ذات کی قسم جس نے محمد (ﷺ) کو حق دے کر بھیجا: اگر آپ یہاں نماز پڑھیں تو وہ نماز آپ سے بیت المقدس میں ہر نماز پوری کرے گی۔ (احمد بن حنبل بروایت یکے از انصار)

۳۴۹۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری یہ مسجد صنعاء تک بنادی جائے تو وہ میری مسجد سے ہے (دیلمی بروایت ابوہریرۃ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۴۸۱۱ الضعیفہ :۹۷۳۔

۳۴۹۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز بیت المقدس میں چار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے اور محشر و منشر میں نماز پڑھنے والا کیا ہی اچھا ہے اور لوگوں پر ضرور ایسا وقت آئے گا کہ آدمی کے کوڑے کے برابر جگہ جہاں سے بیت المقدس نظر آئے اس کے لئے تمام دنیا سے بہتر ہوگا (بیہقی بروایت ابوذر)

۳۴۹۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز بیت المقدس میں چار نمازوں سے زیادہ فضیلت والی ہے اور البتہ اچھا نمازی ہے اور قریب ہے کہ آدمی کے بستر بچھانے کے برابر جگہ جہاں سے بیت المقدس نظر آئے اس کے لئے تمام دنیا سے بہتر ہوگا۔

بیھقی بروایت ابو ذر

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت

۳۴۹۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز اس کے علاوہ تمام مسجدوں میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔
طحاوی ابن ابی شیبة، احمد بن حنبل ابن منیع الرویانی ابن خذیمة طبرانی، ابو نعیم سعید بن منصور بروایت جبر بن مطعم، ابن ابی شیبه طحاوی احمد بن حنبل مسلم ابوداؤد نسائی بروایت ابن عمر، بخاری، احمد بن حنبل ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجه بن حبان بروایت ابوھریرۃ ابن ابی شیبه مسلم نسائی بروایت ابن عباس بروایت ام المؤ منین میمونة احمد بن حنبل ابو یعلی سعید بن منصور بروایت سعد بن ابی وقاص الشیرازی القاب بروایت عبد الرحمن بن عوف ابن ابی شیبة بروایت عائشه احمد بن حنبل ابو عوانه طبرانی مستدرک حاکم باوردی ابن قانع سعید بن منصور بروایت یحییٰ بن عمران بن عثمان بن الا رقم الارقمی بروایت عم خود عبداللہ بن عثمان اور بروایت اهل بیته بروایت جد خود اور بروایت عثمان بن الارقم

۳۴۹۳۵......رسول للہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں کے برابر ہوتی ہے سوائے مسجد حرام میں کہ اس میں اس سے زیادہ فضلیت ہے (بیہقی ابن زنجویہ بروایت ابن عمر)

۳۴۹۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ہزار نمازوں پر زیادہ (فضلیت والی) ہوتی ہے سوائے مسجد حرام کے (طبرانی بروایت جبیر بن مطعم)

۳۴۹۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد میں نماز اس کے علاوہ دوسری مسجد میں سو نمازوں سے زیادہ فضلیت والی ہے سوائے مسجد حرام کے۔ (ابن ماجہ ابو یعلی طحاوی ابن حبان ضیاء مقدسی بروایت ابوسعید)

۳۴۹۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کی مسجد میں ایک نماز اس کے علاوہ دوسری مسجد میں ہزار نمازوں سے زیادہ فضلیت والی ہے۔

الطحاوی بروایت عمر

۳۴۹۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری مسجد میں چالیس نمازیں اس طرح پڑھیں کہ اس کی کوئی نماز فوت نہ ہوئی ہو تو اس کے لئے آگ سے برائت اور عذاب سے نجات اور نفاق سے براءت لکھ دی جاتی ہے (احمد بن حنبل بروایت انس الضعیفة: ۳۶۴ المشتھر: ۱۷۳)

۳۴۹۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آپ نے مجھے میرے سب سے محبوب شہر سے نکالا تو آپ مجھے اپنے سب سے محبوب شہر میں ٹھہرائیں۔

مستدرک حاکم وتعقب بروایت ابوهریرة

۳۴۹۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے طیبہ اے شہروں کے سردار (ابونعیم بروایت ابن عمر) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے تو یہ فرماتے (مدینہ کو خطاب کر کے) راوی نے آگے یہ الفاظ ذکر کئے۔

۳۴۹۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی مدینہ کو یثرب کا نام دیا وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے مدینہ طابہ ہے مدینہ طابہ ہے (احمد بن حنبل بروایت براء خطیب نے آس کو متفق اور مفترق میں راویت کیا اور ودھی طابہ کے الفاظ تین مرتبہ ذکر کئے)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۳۵ الکشف الالٰہی: ۹۳۹۔

۳۴۹۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مدینہ کو یثرب کہا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ دس مرتبہ مدینہ کہے۔

مستدرک حاکم تاریخ بروایت عامر بن ربیعه

ریاض الجنہ کا ذکر

۳۴۹۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر حوض پر ہے۔

احمد بن حنبل، بیهقی ترمذی بروایت ابوهریرة

۳۴۹۴۵۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
احمد بن حنبل بیھقی نسائی بروایت عبداللہ بن زید المازنی

الاکمال

۳۴۹۴۶۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے نماز پڑھنے کی جگہ اور میرے گھر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
ابونعیم معرفہ بروایت سعد

۳۴۹۴۷۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (احمد بن حنبل ابویعلی سعید بن منصور بروایت ابوسعید بیہقی الخطیب تاریخ ابن عساکر بروایت جابر بن عبداللہ خطیبہ تاریخ ابن عساکر بروایت سعد بن ابن وقاص حسن الاثر: ۴۰۲ ذخیرۃ الحفاظ: ۴۷۷۷۔

۳۴۹۴۸۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے درمیان میرے حجرے تک جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے حوض کے دہانوں میں ایک دھانہ پر ہے (احمد بن حنبل الشاشی سعید بن منصور بروایت جابر احمد بن حنبل طبرانی بروایت عبداللہ بن زید المازنی)

۳۴۹۴۹۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر اور منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں دیکھے گئے۔ (بیہقی بروایت سہل بن سعد)

۳۴۹۵۰۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ وہ جنت کے باغوں میں ایک باغ میں نماز پڑھے تو وہ میری قبر اور میرے منبر کے درمیان نماز پڑھے۔ (دیلمی بروایت عبداللہ بن ابن ابولبید)

۳۴۹۵۱۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا منبر جنت کے حوض کے دھانوں میں سے ایک دھانہ پر ہے اور میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (ابن النجار بروایت عمر)

۳۴۹۵۲۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا منبر جنت کے حوض کے دھانوں میں سے ایک دھانہ پر ہے (سمویہ حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر)

۳۴۹۵۳۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں دیکھے گئے (بیہقی بروایت سہل بن سعد)

۳۴۹۵۴۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا منبر جنت کے حوض کے دھانوں میں سے ایک دھانہ پر ہے (سمویہ حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمرو الشاشی سعید بن منصور بروایت جابر احمد بن حنبل طبرانی بروایت عبداللہ بن زید المازنی)

۳۴۹۵۵۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے حوض کے دہانوں میں سے ایک دہانہ پر ہے (ابویعلی دارقطنی افراد بروایت ابوبکر)

۳۴۹۵۶۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جگہ جنت کے باغون میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے (حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر سمویہ حلیۃ الاولیا بروایت ابن عمر الاتقان: ۱۶۰۲)

۳۴۹۵۸۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں دیکھے گے (طبرانی بروایت ابوواقد)

البقیع من الاکمال

۳۴۹۵۸۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر نماز پڑھوں (احمد بن حنبل بروایت عائشہ)

۳۴۹۵۹۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ام قیس! کیا آپ یہ قبرستان دیکھ رہی ہیں؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ستر ہزار لوگ جو چودھویں رات کے چاند کی طرح صورت والے ہوں گے اٹھائیں گے اور وہ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے (طبرانی بروایت ام قیس بنت محصن)

۳۴۹۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اس جگہ اور اس حرم سے ستر ہزار لوگ اٹھائیں گے جو جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے ان میں سے ہر ایک ستر ہزار کے بارے میں سفارش کرے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے۔

دیلمی بروایت ابن مسعود

۳۴۹۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوموبہہ! چلو! مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں بقیع والوں کے لئے استغفار کروں! السلام علیکم اے اہل بقیع! تمہارے لئے وہ حالت جس میں تم ہو اس حالت سے بہتر ہے جس میں لوگ ہیں کاش تم جان لیتے (کن فتنوں سے) اللہ نے تمہیں نجات دی فتنے اندھیری رات کے ٹکڑے کی طرح آئیں گے ایک کے پیچھے دوسرا اے ابوموبہہ! مجھے دنیا کے خزانے اور اس میں ہمیشہ رہنے کی چابیاں پھر جنت دی گئی پھر مجھے اس کے درمیان اور اپنے رب کی ملاقات اور جنت کے درمیان پسند کا اختیار دیا گیا تو میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت کو پسند کیا (احمد بن حنبل، ابن سعد، بغوی، ابن مندہ، طبرانی، مستدرک حاکم، ابن عساکر بروایت ابوموبہہ مولی رسول اللہ ﷺ)

مسجد قباء

۳۴۹۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد قباء میں نماز عمرہ کی طرح ہے (احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم بروایت اسید بن ظہیر)

۳۴۹۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے گھر میں پاکی حاصل کرے (وضو کرے) پھر مسجد قباء آئے پھر اس میں نماز پڑھے تو اس کے لئے عمرہ کے اجر کی طرح (اجر) ہوگا (ابن ماجہ بروایت ابوامامہ بن سہل بن حنیف)

۳۴۹۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آیت قباء والوں کے بارے میں اتر (فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین) اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے) (ترمذی بروایت ابوہریرۃ)

البقیع من منہج العمال

۳۴۹۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے بقیع والوں کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر نماز پڑھوں (احمد بن حنبل بروایت عائشہ)

۳۴۹۶۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اس وقت جب آپ نے مجھے دیکھا تو انہوں نے پکارا اور اس (پکار کو) آپ سے چھپایا میں نے ان کو جواب دیا اور اس (جواب کو) آپ سے چھپایا اور وہ آپ کے پاس داخل نہیں ہوئے اور آپ اپنے کپڑے رکھ چکی ہوتیں اور میں نے یہ سمجھا کہ آپ سو رہی ہیں تو میں نے یہ ناپسند کیا کہ آپ کو جگاؤں اور میں نے اس بات کا اندیشہ کیا کہ آپ وحشت میں پڑ جائیں تو انہوں نے کہا: آپ کے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ آپ بقیع والوں کے پاس جائیں اور ان کے لئے استغفار کریں۔

مسلم بروایت عائشہ

مسجد قباء من الاکمال

۳۴۹۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کامل طریقہ سے وضو کیا پھر مسجد قباء کا ارادہ کر کے چلا اور اس کا ارادہ مسجد قباء ہی جانا ہے اور اس کو مسجد قباء میں نماز کے علاوہ کسی چیز نے اس کی طرف جانے پر برانگیختہ نہیں کیا پھر اس نے مسجد میں چار رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھی تو اس کے لئے بیت اللہ کا عمرہ کرنے والے کے اجر کے مثل (اجر) ہوگا۔

طبرانی بروایت سعیہ بد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ عن ابیہ عن جدہ

۳۴۹۶۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضو کرے پھر مسجد قباء میں داخل ہو اور چار رکعتیں پڑھے تو یہ اس کے لئے عمرہ کے

برابر ہوگا۔ (ابن ابی شیبہ عبد بن حمید، طبرانی بروایت سہل بن حنیف)

۳۴۹۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضوء کرے پھر مسجد قباء میں دو رکعتیں پڑھے تو اس کے لئے ایک عمرہ (کا ثواب) ہوگا۔

طبرانی بروایت سهل بن حنیف

۳۴۹۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھے طریقہ سے سے وضوء کرے پھر وہ مسجد قباء (جانے) کا ارادہ کر کے نکلے اور اس کو صرف مسجد قباء میں نماز ہی پڑھنا ہو (اور کسی کام کا ارادہ نہ ہو) پھر اس میں دو رکعتیں پڑھے تو یہ دو رکعتیں ایک عمرہ کے برابر ہوں گی (خطیب بروایت ابوامامہ)

۳۴۹۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضوء کرے پھر مسجد قباء کی طرف نکلے اور وہ صرف مسجد قباء میں نماز ہی کے لئے نکلے تو عمرہ کا اجر لے کر لوٹے گا۔ (ابونعیم المعرفہ بروایت سلیمان بن محمد الکرمانی بروایت والدخود اور انہوں نے کہا اس کی درست سند بروایت سلیمان الکرمانی بروایت امامہ بن سہل بن حنیف بروایت والدخود ہے)

۳۴۹۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نکلے یہاں تک کہ اس مسجد میں آئے مسجد قباء، میں پھر اس میں نماز پڑھے تو یہ نماز ایک عمرہ کے برابر ہوگی، اور جو شخص وضوء کے ساتھ نکلے اور اس کا ارادہ صرف میری اس مسجد یعنی مدینہ کی مسجد نبوی کا ہی ہوتا کہ اس میں نماز پڑھے تو یہ اس کے لئے ایک حج کی طرح ہوگا۔

۳۴۹۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد قباء میں نماز پڑھے تو اس کے لئے ایک عمرہ کے اجر کی طرح ہوگا۔

عقیلی ضعفاء بروایت ابن عمر

۳۴۹۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پیر اور جمعرات کے دن مسجد قبا میں نماز پڑھے تو وہ ایک عمرہ کا اجر لے کر لوٹے گا۔ (ابن سعد بروایت ظہر بن رافع الحارثی)

۳۴۹۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد قباء آئے پھر اس میں نماز پڑھے تو یہ ایک عمرہ کی طرح ہوگا۔

ابن سعد بروایت اسید بن ظهیر طبرانی بروایت سهل بن حنیف

۳۴۹۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد قباء میں ایک نماز ایک عمرہ کی طرح ہے۔

ابن ابی شیبة بیهقی بروایت اسید بن ظهیر الشذرة: ۵۴۲ المقاصد الحسنة: ۶۲۷

مسجد بنی عمرو بن عوف من الاکمال

۳۴۹۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس میں یعنی مسجد بنی عمرو بن عوف میں نماز پڑھے تو یہ ایک عمرہ کے برابر کی طرح ہوگا۔

ابن حبان بروایت ابن عمر

وادی العقیق من الاکمال

۳۴۹۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ بن الاکوع! اگر آپ وادی عقیق کا راستہ پکڑتے تو میں اس وقت جب آپ نکل رہے ہوتے اور میں آپ سے ملتا جب آپ آرہے ہوتے۔ (ابونعیم بروایت سلمہ بن الاکوع)

بطحان من الاکمال

۳۴۹۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بطحان (مدینہ کی وادی کا نام) جنت کے حوضوں میں سے ایک حوض پر ہے (دیلمی بروایت عائشہ)

(کتب خانہ ...)

الروحاء من الاکمال

۳۴۹۸۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روحاء کی چٹان پر ستر انبیاء (علیہم السلام) گذرے ننگے پاؤں ان پر عباء تھا جو بیت اللہ العتیق کا ارادہ رکھتے تھے جن میں سے موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں (عقیلی ضعفاء طبرانی حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر بروایت ابوموسیٰ النافلۃ :۱۷۴)

۳۴۹۸۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مسجد میں مجھ سے پہلے ستر انبیاء (علیہم السلام) نے نماز پڑھی ہے اور اس (روح) میں موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ستر ہزار لوگوں میں مٹیالی رنگ کی اونٹنی پر آئے اور موسیٰ علیہ السلام پر دو قطوانی عباء تھے (تاریخ ابن عساکر بروایت کثیر بن عبداللہ بن عوف عن ابیہ عن جدہ) روای نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں تھے یہاں تک کہ ہم روحاء مقام پر پہنچے تو (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۴۹۸۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کی وادیاں اچھی ہیں جو نہ سخت ہیں نہ نرم اور وادی ماشیہ بہت اچھی ہے۔ (دیلمی بروایت ابن عمر)

بئر غرس

۳۴۹۸۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بئر غرس جنت کے چشموں میں سے ہے۔ (ابن سعد بروایت ابن عباس)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۲۳۴۷۔

۳۴۹۸۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بئر غرس اچھا کنواں ہے وہ جنت کے چشموں میں سے ہے اور اس کا پانی تمام پانیوؤں سے اچھا ہے۔ (ابن سعد بروایت عمر بن الحکیم)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۵۹۶۲)

۳۴۹۸۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے رات دیکھا کہ گویا میں جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر یعنی بئر غرس پر بیٹھا ہوا ہوں۔

ابن سعد بروایت ابن عمر

جبل احد

۳۴۹۸۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بخاری بروایت سہل بن سعد ترمذی بروایت انس، احمد بن حنبل طبرانی ضیاء مقدسی بروایت سوید بن عامر الانصاری اور اس کے پاس اس کے علاوہ اور راوی نہیں ابوالقاسم بن بشران اپنے امالی میں بروایت ابوہریرۃ)

۳۴۹۸۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، جب تم اس (جبل احد) پر آؤ تو اس کے درخت سے کماؤ اگرچہ اس کے کانٹے دار درخت سے (طبرانی اوسط بروایت انس)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع :۱۸۶۱ الضعیفہ :۱۸۶۹)

۳۴۹۸۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہاڑ جنت کے ارکان میں سے ایک رکن ہے (ابویعلی، طبرانی، بروایت سہل بن سعد التشریۃ :۱۹۵۱ ذخیرۃ الحفاظ :۱۲۲)

۳۴۹۸۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احد یہ ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ہے اور یہ عیر (مدینہ کا ایک پہاڑ) جو ہم سے بغض رکھتا ہے اور ہم اس سے بغض رکھتے ہیں اور یہ جہنم کے دروازوں میں سے ایک

دروازے پر ہے۔ (طبرانی اوسط بروایت ابوعبس بن جبر)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۸۸، الضعیفہ: ۱۶۸)

۳۴۹۹۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بیہقی بروایت انس)

۳۴۹۹۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احد پہاڑ ہے جو ہم سے محت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور وہ جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ پر ہے اور عیر (پہاڑ) جہنم کے دھانوں میں سے ایک دھانے پر ہے۔ (ابن ماجہ بروایت انس)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۶۵، الالحاظ: ۹۲)

۳۴۹۹۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ پہاڑ (احد) ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بیہقی ترمذی بروایت انس)

۳۴۹۹۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (مدینہ) طابہ ہے اور یہ احد ہے اور وہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

احمد بن حنبل بیهقی بروایت ابو حمید

۳۴۹۹۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (احد) پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، (احمد بن حنبل بیہقی بروایت ابوحمید)

الحجاز

۳۴۹۹۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجاز میں دس گھر جو شام میں بیس گھروں سے زیادہ باقی رہنے والے ہیں (طبرانی بروایت معاویہ)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۷۱۲)

۳۴۹۹۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دلوں کی سختی اور ظلم مشرق والوں میں ہے اور ایمان اور اطمینان حجاز والوں میں ہے۔

احمد بن حنبل مسلم بروایت جابر

۳۴۹۹۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صیدوج (طائف ایک وادی) اور اس کے کانٹے دار درخت حرام ہیں اللہ کے حرام کئے ہوئے (اور یہ یہ رسول اللہ ﷺ کے طائف میں آنے اور ان کے بنوثقیف کے حصار سے پہلے ہے)

کلام:.....ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۸۷۵ امندری نے عون المعبود: ۱۵۱۶ میں فرمایا: اس کی سند میں محمد بن عبداللہ بن انسان طائفی ہے جو قوی نہیں اور یہ حدیث محل نظر ہے۔

اکمال

۳۴۹۹۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان بیان ہے اور قسوۃ اور دلوں کی سختی فدادین (اونٹوں والوں) میں ہے اونٹ کی دم کی جڑوں کے پاس جہاں سے شیطان کی سینگ نکلتی ہے یعنی ربیعہ اور مضر میں (تاریخ ابن عساکر بروایت ابومسعود انصاری)

حرمین اور مسجد اقصیٰ کی فضیلت.....من الاکمال

مسجد نبوی ﷺ کا سفر

۳۴۹۹۹.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء اور میری مسجد انبیاء (علیہم السلام) کی مسجدوں کو ختم کرنے والی ہے اور مسجدوں میں سے سب سے زیادہ اس بات کی حقدار ہے کہ ان کی زیارت کی جائے اور ان کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام اور میری مسجد ہے اور میری مسجد میں

ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ باقی مسجدوں میں ایک ہزار نماز سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ (دیلمی ابن النجار بروایت عائشہ)

۳۵۰۰۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سواری صرف تین مسجدوں کی طرف ہی باندھی جائے گی (سفر کیا جائے گا) مسجد حرام میری یہ مسجد اور مسجد اقصی۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمر

۳۵۰۰۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سواری کے کجاوے کسی ایسی مسجد کی طرف جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے نہیں باندھے جائیں گے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام مدینہ کی مسجد (نبوی) اور بیت المقدس اور دن کے دو وقتوں میں نماز درست نہیں فجر کی نماز کیبعد یہاں تک کہ سورج نکل جائے عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے اور سال کے دو دنوں میں روزہ درست نہیں رمضان کی عید الفطر کا دن ذی الحجہ کے عید الاضحیٰ کے دن اور عورت تین دن میں سانت کا سفر صرف شوہر یا ذی رحم محرم رشتہ دار کے ساتھ ہی کر سکتی ہے۔

احمد بن حنبل مسلم ابن خزیمہ، ابن حبان سعید بن منصور بروایت ابوسعید

۳۵۰۰۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے مسجد حرم کی طرف مسجد اقصی کی طرف اور میری اس مسجد کی طرف اور عورت دو دن کی مسافت کا سفر اپنے شوہر یا ذی رحم محرم رشتہ دار کے ساتھ ہی کر سکتی ہے (حلیۃ الاولیاء بروایت ابن عمر اور ابوسعید)

۳۵۰۰۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین مسجدوں کی طرف ہی سفر کیا جاسکتا ہے کعبہ کی مسجد اور میری مسجد اور ایلیاء کی مسجد (مسجد اقصی) اور میری مسجد میں نماز کعبہ کی مسجد کے علاوہ اور مساجد میں ایک ہزار نمازوں سے اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہے (بیہقی بروایت ابوہریرۃ)

۳۵۰۰۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: جو شخص میرے گھر میں یا میرے رسول (ﷺ) کی مسجد میں یا بیت المقدس میں میری زیارت کرے پھر وہ مرجائے تو وہ شہید مرے گا (دیلمی بروایت انس)

۳۵۰۰۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں مرجائے تو وہ قیامت کے دن امن کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

طبرانی اوسط بروایت جابر التعقبات: ۲۵

۳۵۰۰۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرجائے تو اس نے میری شفاعت کو حاصل کر لیا اور وہ قیامت کے دن امن والے لوگوں میں سے ہوگا۔ (طبرانی، بیہقی اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے بروایت سلمان التعقبات: ۲۵ التزیۃ: ۲/۱۷۳)

۳۵۰۰۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں مرجائے تو وہ قیامت کے دن امن والے لوگوں میں سے اٹھایا جائے گا اور جس نے ثواب کی امید سے مدینہ میں میری زیارت کی تو وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ (بیہقی بروایت انس)

۳۵۰۰۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حرمین میں سے کس ایک میں مرا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امن کی حالت میں اٹھائے گا۔ (ابونعیم معرفہ بروایت محمد بن قیس بن مخرمہ اور انہوں نے اس کو مرسلاً روایت کیا ہے اور محمد تابعی ہیں)

۳۵۰۰۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ کرتے ہوئے حرمین کے درمیان مر گیا تو اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اس طرح اٹھائیں گے کہ نہ اس پر حساب ہوگا نہ عذاب ہوگا اور جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو میری وفات کے بعد میرا پڑوسی ہوا وہ ایسا ہے کہ گویا وہ میری زندگی میں میرا پڑوسی ہوا اور جو مکہ میں مرا تو گویا وہ دنیاوی آسمان میں مرا اور جس نے زمزم کا پانی پیا تو زمزم کا پانی اس کے لئے وہی فائدہ دے گا جس کے لیئے پیا گیا اور جس نے حجر اسود کا بوسہ دیا اور اس کا استلام کیا تو وہ اس کے لئے قیامت کے دن پوری پوری گواہی دے گا اور جس نے بیت اللہ کے ارد گرد سات چکر لگائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر چکر کے بدلے اولاد اسماعیل کے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیں گے اور جس نے صفا مروہ کے درمیان دوڑ لگائی (سعی کی) تو اللہ تعالیٰ اس قدموں کو اس دن جمائے گا جس دن بہت سے قدم پھسل جائیں گے (دیلمی بروایت ابن عمر اور اس کی سند میں احمد بن صالح ہے جس کے بارے میں ابن حجر نے فرمایا کہ یہ ''مناکیر'' میں سے ہے)

مدینہ منورہ میں موت کی فضیلت

۳۵۰۱۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص حرمین میں سے کسی ایک مکہ یامدینہ میں مرے تووہ امن کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔

ابن عدی کامل ابو الشخ بیھقی بروایت جابر، التهائی: ۱۴۱، ذخیرۃ الحفاظ: ۵۵۸۲

۳۵۰۱۱...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف تین مسجدوں کی طرف ہی سفر کیا جاسکتا ہے مسجد حرام مدینہ کی مسجد نبوی اور بیت المقدس کی مسجد۔

طبرانی بروایت ابن عمر

الشام

۳۵۰۱۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے شہروں میں سے اللہ کا چنا ہوا (شہر) شام ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندں میں سے اپنے خاص (بندوں) کو چن لیتے ہیں جوشخص شام سے کس دوسرے شہر کی طرف نکلے گا تو (وہ) (اللہ کے) غصہ کے ساتھ ہوگا اور جو اس میں دوسرے شہر سے داخل ہوگا تو (وہ) (اللہ کی) رحمت کے ساتھ ہوگا (طبرانی مستدرک حاکم بروایت ابوامامہ اسنی المطالب ۷۹۹)

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۴۲۵۔

۳۵۰۱۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام محشر اور منشر کی زمین ہے۔ (ابوالحسن بن شجاع ربعی فضائل الشام بروایت ابوذر)

۳۵۰۱۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام والی زمین میں اللہ کے کوڑے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتے ہیں بدلہ لیتے ہیں اور ان شام والوں میں منافقین پر حرام ہے کہ وہ ان کے مسلمانوں پر غالب آجائیں اور یہ کہ وہ غم اور تکلیف اور غیظ وغضب اور حزن وملال کے بغیر مرجائیں (احمد بن حنبل ابویعلی طبرانی ضیاء مقدسی بروایت خریم بن ماتک)

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۱۰۶، الضعیف: ۱۳)

۳۵۰۱۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی زمین اس کو پسندیدہ زمین شام ہے اور اس میں اس کی مخلوق اور اس کے بندوں میں سے اس کے خاص لوگ ہیں اور لوگوں کی ایک جماعت میری امت میں سے جنت میں بغیر حساب اور عذاب کے ضرور داخل ہوگی۔

طبرانی بروایت ابوامامة المفید: ۸۳

۳۵۰۱۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہو (کیونکہ) رحمٰن ان پر اپنی رحمت پھیلائے ہوئے ہیں۔

طبرانی بروایت زید بن ثابت

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۶۳۴۔

ملک شام کی فضیلت

۳۵۰۱۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہو اس لئے کہ رحمٰن کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

احمد بن حنبل ترمذی مستدرک حاکم بروایت زید بن ثابت

۳۵۰۱۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام میں دارالاسلام کی اصل ہے (طبرانی بروایت سلمہ ابن نفیل)

۳۵۰۱۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو لازم پکڑو (طبرانی بروایت معاویہ بن حیدہ)

۳۵۰۲۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شام کو لازم پکڑو! کیونکہ وہ اللہ کے شہروں میں سے خاص ہے، جس میں اللہ کی مخلوق میں سے جس کے چنے

ہوئے ہیں جو شام جانا نہ چاہے تو وہ اپنے یمن چلا جائے اور اس کا باقی ماندہ پانی پیئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی ضمانت دی ہے۔
طبرانی بروایت واثلہ اسنی المطالب: ۵۱۹

۳۵۰۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شام میں ایک شہر جسے حمص کہا جاتا ہے قیامت کے دن (اس سے) ستر ہزار (لوگ) اٹھائیں گے جن پر نہ حساب ہوگا نہ عذاب۔ (احمد بن حنبل طبرانی مستدرک حاکم بروایت عمر)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۴۸۶۹، الکشف الالٰہی: ۲۴۷۔

۳۵۰۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام والوں کو برا نہ کہو! اس لئے کہ ان میں ابدال ہیں (طبرانی اوسط بروایت علی الاتقان: ۲۲۸۲)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۲۲۳۔

۳۵۰۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی، زمین والوں میں بہتر (وہ ہیں) جو ابراہیم (علیہ السلام) کی ہجرت کی جگہ کو ان میں سے لازم پکڑنے والے ہیں زمین میں اس زمین والوں میں سے برے لوگ باقی رہیں گے جنہیں ان کی زمین پھینکے گی اللہ تعالیٰ کی ذات ان سے گھن کرے گی اور ان کو آگ بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی مستدرک حاکم بروایت ابن عمرو۔

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۲۵۹، ضعیف ابوداؤد: ۵۳۴۔

۳۵۰۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاملہ پلٹے گا یہاں تک کہ تم جمع کئے بھرے لشکر ہو جاؤ گے ایک لشکر شام میں ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں آپ شام کو لازم پکڑیں اس لئے کہ شام اللہ کی زمین میں سے اس کی پسندیدہ ہے جس کی طرف اللہ اپنے بندوں میں سے اپنے خاص لوگ چنتا ہے، اگر تم اس سے انکار کرو تو اپنے یمن کو لازم پکڑو اور اپنے باقی ماندہ پانی پیئو! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔ (احمد بن حنبل ابوداؤد بروایت عبداللہ بن حوالہ)

۳۵۰۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربی لوگ (شام والے) حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے (مسلم بروایت سعد)

الاکمال

۳۵۰۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم شام پر کامیاب ہو جاؤ گے اور اس پر غلبہ حاصل کرلو گے اور تم شام یعف بحر پر ایک قلعہ میں پہنچو گے جسے ''انفہ'' کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے بارہ ہزار شہید اٹھائیں گے (طبرانی ابن عساکر بروایت ابوامامہ)

۳۵۰۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام والے اور ان کی بیویاں اور ان کے اولاد اور ان کے غلام اور ان کی باندھیاں جزیرہ کے منتی تک اللہ کے راستے میں پہرہ دینے والے ہیں ان میں جو بھی شہروں میں سے کسی شہر میں اترے گا تو وہ رباط میں ہوگا اور اور جو ان میں سرحدوں میں سے کسی سرحد پر اترے گا تو وہ جہاد میں ہوگا۔ (طبرانی ابن عساکر بروایت ابودرداء)

۳۵۰۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب جمع شدہ لشکر ہوگے ایک لشکر عراق میں ایک لشکر یمن میں سوم تم شام کو لازم پکڑو اس لئے کہ وہ اللہ کے شہروں میں سے اس کا چنا ہوا شہر ہے اور اس میں اس کے بندوں میں سے اس کے بہتر لوگ ہیں اور اس میں اللہ تعالیٰ اپنا نور باندھتے ہیں جو انکار کرے تو وہ اپنے یمن چلا جائے اور اس کا باقی ماندہ پانی پیئے کیونکہ اللہ نے مجھ سے شام اور اس کے رہنے والوں کی ضمانت لی ہے۔
طبرانی مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن حوالہ

دمشق کا تذکرہ

۳۵۰۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کا خیمہ جنگ میں غوطہ ہے جو ایک شہر ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے (تاریخ ابن عساکر بروایت جبیر بن نفیر مرسلاً)

۳۵۰۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عنقریب مختلف لشکر پاؤ گے، ایک لشکر شام اور مصر اور عراق اور یمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ ہمارے لئے پسند کرلیں! تو (رسول اللہ ﷺ) نے فرمایا تم شام کو لازم پکڑو! جو انکار کرے تو وہ یمن چلا جائے اور اپنا باقی ماندہ پانی پیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی ضمانت لی ہے۔ (طبرانی بروایت ابودارداء)

۳۵۰۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب شام فتح ہوگا تو تم ایک شہر کو لازم پکڑو! جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ شام کے شہروں میں بہتر ہے اور وہ مسلمانوں کے لئے جنگوں سے لوٹنے کی جگہ ہے اور مسلمانوں کا خیمہ ایسی زمین میں ہے جسے غوط کہا جاتا ہے دجال سے مسلمانوں کی جائے پناہ بیت المقدس ہے اور یاجوج ماجوج سے ان کی پناہ گاہ طور ہے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ)

۳۵۰۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! عنقریب تم پر شام فتح کیا جائے گا تو تم ایک شہر کو لازم پکڑو! جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ شام کے شہروں میں سے بہتر ہے اور مسلمانوں کا خیمہ اس شام کی ایک ایسی زمین میں ہے جیسے غوط کہا جاتا ہے اور وہ ہی مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے۔

ابن النجار بروایت عبد الرحمن بن حبیر بن نفیر عن ابیہ

۳۵۰۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر دنیا فتح کی جائے گی سو جب تمہیں مختلف منزلوں کا اختیار دیا جائے تو تم ایک ایسے شہر کو لازم پکڑو! جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ جنگوں سے مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور جنگوں میں خیمہ اس شام ایسی زمین میں ہے جسے غوط کہا جاتا ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ایک صحابی

۳۵۰۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! عنقریب تم جمع شدہ لشکر ہو گے ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں ابن حوالہ نے عرض کیا: آپ پسند کرلیں (ہمارے لئے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آپ کے لئے شام کو پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ مسلمانوں کے بہتر اور اللہ کے شہروں میں سے اس کا چنا ہوا شہر ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ اپنی چنی ہوئی مخلوق کو جمع کرتا ہے جو انکار کرے تو اپنے یمن چلا جائے اور اس کا باقی ماندہ پانی پیئے! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی ضمانت دی ہے (طبرانی بروایت عرباض)

۳۵۰۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پار لشکر ہو گئے تو تم شام کو لازم پکڑو! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی ضمانت دی ہے (بیہقی تاریخ ابن عساکر بروایت ابوطلحہ ولانی اور ان کا نام درہا ہے)

۳۵۰۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر میرے بعد جلدی شام فتح ہوگا سو جب وہ فتح ہو جائے اور (لوگ) اس میں اتریں تو شام والے جزیرہ کی منتہیٰ تک مرابط ہوں گے ان کے مردہ اور ان کے بچے اور ان کی عورتیں اور ان کے غلام جو کوئی ان ساحلوں میں سے کسی ساحل پر اترے تو وہ جہاد میں ہے اور جو بیت المقدس اور اس کے اردگرد اترے تو وہ رباط میں ہے (تاریخ ابن عساکر بروایت ابودرداء الضعیفہ: ۱۵۴۸)

۳۵۰۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دار الاسلام کی اصل شام میں ہے شام کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اپنے منتخب لوگوں کو لائے ہیں اسکی طرف مرحوم ہی آتا ہے اور اس سے فتنہ میں پڑا ہوا شخص بھی اعراض کرتا ہے اور اس پر سائے اور بارش کے ذریعہ زمانہ کے پہلے دن سے زمانہ کے آخر دن تک اللہ کا ہاتھ ہے اگر ان کو مال عاجز کردے تو ان کو بہتری اور پانی عاجز نہ کرے ا۔ (نعیم بن حماد فتن بروایت کثیر بن مرۃ مرسلاً)

فتنہ کے زمانہ میں ملک شام میں پناہ

۳۵۰۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب فتنے ہوں گے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تم شام کو لازم پکڑو۔ (ترمذی حسن صحیح تمام تاریخ ابن عساکر بروایت ابن حکیم عن ابیہ عن جدہ)

۳۵۰۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں ہوگا ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) اپ میرے لئے پسند کرلیں! تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا آپ شام کو لازم پکڑیں! آپ شام کو لازم پکڑیں! آپ شام کو لازم پکڑیں جو انکار

کرے تو وہ اپنے یمن چلا جائے اور اس کا باقی پانی پیئے! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اھل شام کی ضمانت دی ہے۔

احمد بن حنبل ابن حبان طبرانی، مستدرک حاکم، سعید بن منصور بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۵۰۴۰.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر جب عمارت (تک) پہنچ جائے تو آپ اس سے نکلیں شام کی طرف اور میں آپ کے امیروں کے بارے میں ہی خیال کرتا ہوں کہ وہ آپ کے درمیان اور اس کے درمیان حائل ہوں گے تو انہوں نے عرض کیا: تو میں اپنی تلواروں گا پھر اس کے ذریعہ ماروں گا! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن آپ سنیں اور بات مانیں اگر چہ (امارت) حبشی غلام کی ہی ہو۔

مستدرک حاکم، بیہقی دلائل، تاریخ ابن عساکر بروایت ابوذر

۳۵۰۴۱.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آپ دیکھیں کہ عمارت سلع تک پہنچ گئی تو آپ شام میں جہاد کریں! اگر اس کو طاعت نہ ہو تو (حاکم کی بات) سنیں اور فرمانبرداری کریں۔ (ابن مندہ تاریخ ابن عساکر بروایت ابواسید انصاری ابن عساکر فاغن یعنی اقم (اقامت کریں) فرمایا: اور ایک روایت میں ہے: اور آپ شام میں جائیں لوگ کئی لشکروں میں جمع کئے جائیں گے ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر مشرق میں اور ایک لشکر مغرب میں تم شام کو لازم پکڑو کیونکہ وہ اللہ کے شہروں میں سے اس کا چنا ہوا شہر ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اپنے چنے ہوئے بندوں کو لاتے ہیں تم شام کو لازم پکڑو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے جو انکار کرے تو اپنے یمن چلا جائے۔ (طبرانی بروایت واثلہ)

۳۵۰۴۲.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام میں ایک لشکر ہوگا اور عراق میں ایک لشکر اور یمن میں ایک لشکر تو ایک شخص نے: عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے پسند کریں۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا آپ شام کو لازم پکڑیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔ (طبرانی بروایت عبداللہ بن زید)

۳۵۰۴۳.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ شام کو لازم پکڑیں! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) اے شام: میرا ہاتھ تجھ پر ہے اے شام! تو میرے شہروں میں سے میرا چنا ہوا شہر ہے میں تجھ میں اپنے بندوں میں سے اپنے پسندیدہ لوگوں کو داخل کرتا ہوں تو میری سزاء کی تلوار ہے اور میرے عذاب کا لڑا ہے، تو بہت زیادہ ڈرانے والا ہے اور تیری طرف ہی لوگ جمع ہوں گے۔ اور جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا میں نے ایک سفید ستون دیکھا گویا وہ موتی ہے اس کو فرشتے اٹھائے ہوئے تھے میں نے کہا: تم نے کیا اٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اسلام کا ستون ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس کو شام کے ساتھ ملائیں اور اسی دوران میں سویا ہوا تھا تو میں نے ایک کتاب دیکھی میرے تکیہ کے نیچے سے اچک لی گئی تو میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں سے تخلیہ فرمایا ہے تو میں نے اپنی نظر اس کے پیچھے کیں تو وہ ایک نور تھا میرے سامنے چڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اس کو شام میں رکھ دیا گیا جو شام جانے سے انکار کرے تو وہ اپنے یمن چلا جائے اور اس کو اس کا باقی سہا زندہ پانی پلایا جائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام کی اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔

طبرانی تاریخ ابن عساکر بروایت عبد اللہ بن حوالہ

۳۵۰۴۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کتاب کا ستون دیکھا جو میرے تکیہ کے نیچے سے لیا گیا تو میں نے اس کے پیچھے اپنی نظر کی تو وہ ایک نور تھا جو چڑھ رہا تھا پھر اسے شام میں لے جایا گیا خبردار! جب فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔

طبرانی مستدرک حاکم، تمام، تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمرو

۳۵۰۴۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی دوران کہ میں سو رہا تھا تو میں نے کتاب کا ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا تو میں نے یہ گمان کیا کہ اس کو لے جایا گیا ہے (ختم کر دیا گیا ہے) پھر میں نے اپنی نظر اس کے پیچھے کی تو اس کو شام میں لے جایا گیا تھا خبردار! جس وقت فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔ (احمد بن حنبل طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت ابودرداء)

۳۵۰۴۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کتاب کا ستون دیکھا جو میرے تکیہ کے نیچے سے کھینچا گیا پھر اسے شام لے جایا گیا تو میں نے اس کی تاویل ملک سے کی۔ (مستدرک حاکم اور انہوں نے اس کو حسن کہا بروایت ابن عمر)

۳۵۰۴۷۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے نور کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے چڑھ رہا تھا یہاں تک کہ شام میں ٹھہر گیا۔
تاریخ ابن عساکر بروایت عمر

فتنے کے وقت ایمان ملک شام میں

۳۵۰۴۸۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اسی دوران اپنی نیند میں تھا کہ میرے پاس فرشتے آئے تو انہوں نے میرے سر کے نیچے سے کتاب ستون اٹھایا پھر اس کو شام لے گئے خبردار! جس وقت فتنے واقع ہوں گے تو ایمان شام میں ہوگا۔
احمد بن حنبل، طبرانی، حلیة الاولیاء بروایت ابودرداء

۳۵۰۴۹۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس رات ایک سفید ستون دیکھا جب مجھے معراج پر لے جایا گیا، گویا وہ موتی ہے، اس کو فرشتے اٹھائے ہوئے تھے، میں نے کہا: تم نے کیا اٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اسلام کا ستون! ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس کو شام میں رکھ دیں اور اس دوران میں سویا ہوا تھا میں نے کتاب کا ستون دیکھا، جو میرے تکیہ کے نیچے سے اٹھا گیا ہے تو میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں سے تخلیہ فرمایا ہے میں نے اپنی نظر اس کے پیچھے کی تو وہ الگ نور تھا جو میرے سامنے چڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اسے شام میں رکھ دیا گیا۔
طبرانی بروایت عبداللہ بن حوالہ

۳۵۰۵۰۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سر کے نیچے سے اسلام کا ستون سونتا گیا تو میں اس کی وجہ سے وحشت میں پڑ گیا پھر میں نے اپنی نظر لگائی تو وہ شام کے درمیان نصب کیا جا چکا تھا پھر مجھ سے کہا گیا: اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے شام کو منتخب فرمایا ہے اور آپ کے بندوں کے لئے سو اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لئے عزت اور جمع ہونے اور رکاوٹ اور یاد (کا ذریعہ) بنایا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو شام میں ٹھہراتے ہیں اور شام سے اس کو اس کا حصہ دیتے ہیں اور جس کے ساتھ برائی کا ارادہ کریں تو اپنی ترکش سے جو شام میں ہے ایک تیر نکالتے ہیں پھر اس کو اس پر پھینک دیتے ہیں وہ دنیا اور آخرت میں سلامت نہیں رہتا۔
تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۵۰۵۱۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت دمشق اور اس کے ارد گرد کے دروازوں اور بیت المقدس اور اس کے ارد گرد کے دروازوں پر ہمیشہ قتال کرتی رہے گی ان کو ان لوگوں کی رسوائی کچھ نقصان نہیں دے گی جو ان کو رسوا کریں قیامت کے قائم ہونے تک حق پر غالب رہیں گے۔ (ابن عدی کامل عبدالجبار بن عبداللہ خویلد نی تاریخ داریا تاریخ ابن عساکر بروایت ابوہریرۃ ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۸۳)

۳۵۰۵۲۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت اللہ کے حکم پر ہمیشہ مضبوط رہے گی ان کے مخالفین ان کو کچھ نقصان نہیں دے سکیں گے اللہ کے دشمنوں سے قتال کرتے رہیں گے جب ایک لڑائی ختم ہوگی تو دوسرے لوگوں کی جنگ ظاہر ہو جائے گی اللہ تعالیٰ کئی قوموں کو بلند کریں گے اور قیامت قائم ہونے تک ان کو اس سے روزی دیں گے وہ شام والے ہوں گے۔ (حلیة الاولیاء بروایت ابوہریرۃ)

۳۵۰۵۳۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت حق پر ہمیشہ رہے گی اور ان پر غالب ہوگی جو ان کے دشمن ہوں گے اور وہ کھانے والوں کے درمیان برتن کی طرح ہوں گے یہاں تک اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگ اسی طرح ہوں گے عرض کیا گیا: وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: بیت المقدس کے اطراف میں ہوں گے۔ (طبرانی بروایت مرہ بزی)

۳۵۰۵۴۔۔۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت بیت المقدس اور اس کے ارد گرد کے دروازوں پر اور انطاکیہ اور اس کے ارد گرد کے دروازوں پر اور (دمشق اس کے ارد گرد کے دروازوں پر قتال کرتی رہے گی حق پر غالب ہوگی ان لوگوں کی پرواہ نہیں کریں گے جو ان کو رسوا کریں اور نہ ان لوگوں کی جو ان کی مدد کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ طالقان سے اپنا خزانہ نکالیں گے پھر ان کے ذریعہ اپنے دین کو زندہ کریں گے جس طرح اس سے پہلے دین کو ختم کر دیا گیا۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابوھریرۃ، اور فرمایا: اس کی اسناد غریب ہے اور اس کے

الفاظ بہت غریب ہیں)

۳۵۰۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت حق پر غالب رہے گی اللہ تعالیٰ ان پر پھینکنے کی جگہ ان کو پھینکیں گے اور وہ لوگ گمراہوں سے قتال کریں گے ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کی مخالفت کریں گے یہاں تک کہ یہ لوگ کانے دجال سے قتال کریں اور ان میں سے اکثر شام والے ہوں گے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابودرداء)

۳۵۰۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر کے دس حصے ہیں نو حصے شام میں اور ایک حصہ باقی شہروں میں جب شام والے خراب ہو جائیں تو تم میں کوئی خیر نہیں۔ (الخطیب المتفق والمفترق بروایت ابن عمرو اس کی سند میں خلیفہ دمشقی بروایت وضن بن عمار ہے، احمد نے کہا: اس میں کوئی مراج نہیں، اوران کے علاوہ نے اس کو کمزور قرار دیا ہے)

۳۵۰۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شام والے خراب ہوں تو تم میں کوئی خیر نہیں ہے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عمرو)

۳۵۰۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شام والے خراب ہو جائیں تو تم میں کوئی خیر نہیں اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت منصور ہوگی قیامت کے قائم ہونے تک ان کو وہ لوگ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے جو ان کو ذلیل کریں۔

احمد بن حنبل ابن ابی شیبہ تر مذی حسن صحیح طبرانی ابن حبان بروایت معاویہ بن قرۃ عن ابیہ

۳۵۰۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شام والے ہلاک ہو جائیں تو میری امت میں کوئی خیر نہیں اور میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر غالب رہے گی یہاں تک کہ وہ دجال سے قتال کریں۔ (نعیم بن حماد فتن تاریخ ابن عساکر بروایت معاویہ بن قرۃ عن ابیہ)

مسجد العشار من الاکمال

۳۵۰۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مسجد عشار سے قیامت کے دن شہداء اٹھائیں گے بدر کے شہدوں کے ساتھ ان کے علاوہ کوئی نہیں اٹھے گا۔ (ابوداؤد بروایت ابوہریرۃ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۶۸۴۔

بیت المقدس

۳۵۰۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس جمع کرنے اور پھیلانے کی زمین ہے اس میں آؤ اس میں نماز پڑھو! اس لئے کہ اس میں ایک نماز اس کے علاوہ میں ایک ہزار نماز کی طرح ہے جو شخص اس کی طاقت نہیں رکھتا تو وہ اس کے لئے تیل ہدیہ کرے جس سے اس میں چراغ جلایا جائے جس نے اس طرح کیا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اس میں نماز پڑھی۔ (ابن ماجہ طبرانی، بروایت میمونہ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۳۴۵ الشذرۃ: ۲۷۱

۳۵۰۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیت المقدس نہ جا سکے کہ اس میں نماز پڑھے تو وہ تیل بھیج دے جس کے ذریعہ اس میں چراغ جلایا جائے۔

بیہقی بروایت میمونہ اسنی المطالب: ۱۴۸۷

کلام:......ضعیف ہے ضیف الجامع: ۵۸۳۵

جبل خلیل کا تذکرہ

۳۵۰۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبل خلیل مقدس ہے اور بنی اسرائیل میں جب فتنہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء (علیہم السلام) کی

طرف وحی کی کہ وہ اپنے دین کو لے کر جبل خلیل چلے جائیں۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت وضین بن عطاء مرسلاً)
کلام:.......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۶۲۴، الضعیفہ: ۸۲۵)

الاکمال

۳۵۰۶۴.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہاں (بیت المقدس) آؤ اور وہاں نماز پڑھو اگر وہاں نہ جا سکو اور وہاں نماز نہ پڑھ سکو! تو وہاں تیل بھیجو! جس کے ذریعہ اس کی قندیلوں میں چراغ روشن کیا جا سکے۔ (احمد بن حنبل ابوداؤد بروایت میمونہ مولاۃ النبی ﷺ) انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ ہمیں بیت المقدس کے بارے میں بتائیے! (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگے راوی نے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۵۰۶۵.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیالمقدس اترو! شاید اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی اولاد عطاء فرمائیں جو اس مسجد کی تعمیر کریں اس کی طرف صبح جائیں اور شام کو لوٹیں۔ (ابن سعد بروایت ذی الاصابع)

۳۵۰۶۶.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس کو لازم پکڑو! شاید اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ایسی اولاد پیدا کریں جو اس مسجد کی طرف صبح جائیں اور شام کو لوٹیں۔ (عم طبرانی، بغوی باوردی ابن قانع سمویہ ابن شاھین ابونعیم بروایت ذی الاصابع)

۳۵۰۶۷.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاملہ عن قریب لوٹے گا یہاں تک کہ تم جمع شدہ لشکر ہو گے ایک لشکر شام میں ایک لشکر یمن میں ایک لشکر عراق میں ابن حوالہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) آپ میرے لئے پسند کریں اگر میں یہ پالوں تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: آپ شام کو لازم پکڑیں! اس لئے کہ یہ اللہ کی زمین میں اس کی منتخب زمین ہے اس کی طرف اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اپنے پسندیدہ لوگوں کو جمع فرماتے ہیں تم اگر انکار کرو تو اپنے یمن کو لازم پکڑو اور اس کا باقی پانی پیو: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی ضمانت دی ہے۔ (احمد بن حنبل ابوداؤد، طبرانی ضیاء مقدسی بروایت عبداللہ بن حوالہ یہ حدیث رقم: ۲۴، ۲۵ میں گذر چکی ہے)

۳۵۰۶۸.....رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے داؤد (علیہ السلام) سے فرمایا: زمین میں میرے لیئے ایک گھر بناؤ! تو داؤد (علیہ السلام) اپنا ایک گھر بنایا اس گھر سے بنانے سے پہلے جس کا اللہ نے حکم دیا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: اے داؤد میرے گھر سے پہلے آپ نے اپنا گھر بنایا؟ انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! اسی طرح آپ نے اس میں فرمایا جس میں آپ نے فیصلہ کیا کہ: جو اختیار والا ہوا اس نے ترجیح دی، پھر اللہ نے مسجد بنانے کا حکم دیا جب چاردیواری پوری ہوگئی تو اس کی دوتہائی گرگئی پھر انہوں نے اس کی اللہ تعالیٰ سے شکایت کی اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ یہ درست نہیں کہ آپ میرا گھر بنائیں انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! کیوں؟ تو (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اس لئے کہ آپ کے ہاتھ سے بہت خون ہوئے ہیں عرض کیا: اے میرے رب کیا یہ تیری محبت اور تیری خواہش میں نہیں ہوئے فرمایا: کیوں نہیں! لیکن وہ میرے بندے ہیں میں ان پر رحم کرتا ہوں تو یہ بات داؤد (علیہ السلام) پر گراں گذری پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ: آپ غمگین نہ ہوں میں اس کی تعمیر آپ کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کے ہاتھوں ضرور پوری کروں گا جب داؤد (علیہ السلام) کا انتقال ہوگیا تو سلیمان (علیہ السلام) اس کی تعمیر میں شروع ہوگئے جب اس کی تعمیر پوری ہوگئی تو حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے کئی قربانیاں اللہ کے حضور پیش کیں اور کئی جانور ذبح کئے اور بنی اسرائیل کو جمع کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: میں اپنے گھر کی تعمیر پر آپ کی خوشی دیکھ رہا ہوں آپ مجھ سے مانگیں! میں عطاء کروں گا تو انہوں نے عرض کیا: میں آپ سے تین چیزیں مانگتا ہوں فیصلہ جو آپ کے فیصلہ کے موافق ہو اور ایسی بادشاہت جو میرے بعد کسی کے لئے نہ ہو اور جو اس گھر میں صرف نماز پڑھنے آئے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکلے (کہ وہ) اس دن کی طرح ہو جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (گناہوں سے پاک) دعائیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کو دے دیں اور میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تیسری دعا بھی ان کو دی ہوگی۔

طبرانی بروایت رافع بن عمیر

کلام:.......طبرانی نے اس کو کبیر میں ذکر کیا اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ایوب بن سوید الرملی ہے جو وضع حدیث کے ساتھ متھم ہے۔

۳۵۰۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سلیمان بن داؤد (علیہ السلام) نے بیت المقدس کی تعمیر کر لی اس کی عمارت ٹھہر نہیں رہی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ آپ نے اس میں وہ چیز داخل کر دی جو اس میں نہ تھی تو انہوں نے اس کو نکالا تو عمارت ٹھہر گئی۔

عقیلی ضعفاء بروایت بن کعب

۳۵۰۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ارض المحشر والمنشر اچھی نماز پڑھنے کی جگہ ہے اور لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ آدمی کو کوڑے کے برابر جگہ پسندیدہ ہوگی۔ یا (فرمایا) آدمی کی کمان کے برابر جگہ جہاں سے بیت المقدس کا ارادہ کرے اس کے لئے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سے بہتر یا (فرمایا) زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ (دیلمی بروایت ابوذر)

۳۵۰۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد اقصیٰ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو وہ اس طرح ہوگیا کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔

عبدالرزاق بروایت ام سلمہ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۳۵۲

۳۵۰۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد اقصی سے احرام باندھا تو اس کے وہ گناہ معاف کر دیئے گئے جو اس نے آگے کئے اور وہ گناہ جو پیچھے کئے۔ بیھقی بروایت ام سلمہ

۳۵۰۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام کی طرف حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اور اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ (بیہقی بروایت ام سلمہ)

۳۵۰۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیت المقدس اور اس کے ارد گرد بارہ میلوں تک مر جائے تو وہ اس شخص کے درجہ میں ہے جس کو روح آسمان دنیا میں قبض کی گئی ہو۔ دیلمی بروایت ابوھریرہ

۳۵۰۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بیت المقدس میں مرا تو گویا کہ وہ آسمان میں مرا۔

الابزار بروایت ابوھریرة ترتیب الموضاعات: ۲۰۶ التنزیة: ۱۲۷۲

عسقلان

۳۵۰۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل مقبرہ پر رحم کرے! یہ مقبرہ ہے جو عسقلان میں ہوتا ہے۔

سعید بن منصور بروایت عطاء الخراسانی بلاغاً

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۱۰۷، جنۃ المرتاب: ۱۵۸۔

۳۵۰۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جس کو اللہ تعالیٰ ان دو عروسوں میں سے کسی ایک میں ٹھہرائے یعنی عسقلان یا غزہ میں (مسند الفردوس بروایت ابن ربیہ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۲۳۷۔

الاکمال

۳۵۰۷۸......رسول اللہ ﷺ نے، فرمایا: آپ شام اور اھل شام کو لازم پکڑیں شام میں سے عسقلان کو لازم پکڑیں کیونکہ جب میری امت میں چکی گھومے گی تو شام والے راحت اور عافیت میں ہونگے۔ (دارقطنی دیلمی بروایت ابن عباس)

۳۵۰۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عسقلان دو عروس میں سے ایک ہے قیامت کے دن اس سے ستر ہزار لوگ اٹھائیں جائیں گے جن پر کوئی

حساب نہیں ہوگا اور ان میں سے پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو جمع ہو کر اللہ کی طرف آئیں گے اور اس میں شہداء کی صفیں ہیں جن کے سر کٹے ہوئے ان کے ہاتھوں میں ہوں گے ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے پروردگار آپ ہم سے وہ وعدہ پورا کریں آپ نے اپنے پیغمبروں سے کیا اور ہمیں رسوا نہ کریں قیامت کے دن بے شک آپ وعدہ کے خلاف نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندوں نے سچ کہا انہیں نہر بیضۃ سے غسل دو۔ پھر وہ اس سے نکالیں گے اس طرح کہ سفید صاف ستھرے ہیں ہر جنت میں جہاں وہ چاہیں گے چلیں جائے گے۔ (احمد بن حنبل بروایت انس علامۃ ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں لایا اور اس پر علامہ ابن حجر نے القول المسدد میں ذکر فرمایا اور اس حدیث کے شواہد ذکر کئے الاسرار الموفوعۃ :۲۹۴ ترتیب المو؟ ضعات :۴۲

۳۵۰۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عسقلان میں ایک دن اور ایک رات پہرہ داری کی پھر وہ اس کے بعد ساٹھ سال میں مر گیا تو وہ شہید مرے گا اگرچہ شرک کی زمین میں مرا ہو۔ (حمزہ تاریخ جرجانی ابن عساکر بروایت ابن امامہ)

الغوطۃ

۳۵۰۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑی جنگ کے دن مسلمانوں کا خیمہ ایسی زمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے جس میں ایک شہر ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے وہ اس دن مسلمانوں کی منزلوں میں سے بہتر منزل ہوگی۔ (احمد بن حنبل بروایت ابوالدرداء)

الاکمال

۳۵۰۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے جنگ کے دن مسلمانوں کا خیمہ ایسی زمین میں ہوگا جسے غوط کہا جاتا ہے جس میں ایک شہر ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے وہ اس دن مسلمانوں کی منزلوں میں سے بہتر منزل ہوگی۔ (مستدرک حاکم تاریخ ابن عساکر بروایت ابن الدرداء)

۳۵۰۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے لئے غوط میں ایک شہر جسے دمشق کہا جاتا ہے جو شام کے بڑے شہروں میں سے ہے ایک گھر کی ضمانت دے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابن معاذ)

۳۵۰۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو میرے لئے غوطہ میں ایک گھر کی ضمانت دے میں جنت میں اس کے لئے ایک گھر کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت وضین بن عطا اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث منقطع ہے اور اس میں ایک راوی مجھول الحال ہے)

۳۵۰۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار عنقریب تم پر شام فتح کیا جائے گا سو تم ایک شہر کو لازم پکڑو جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ شام کے شہروں میں ایک بہتر شہر ہے اور مسلمانوں کا خیمہ ایسی زمین میں ہوگا جیسے غوطہ کہا جاتا ہے اور یہ ان کی پناہ گاہ ہوگی۔

ابن نجار بروایت عبدالرحمن بن دبیر بن نفیر عن ابیہ

۳۵۰۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب شام کو فتح کیا جائے گا جب تم اس میں منزلوں کو پسند کرو تو ایسے شہر کو لازم پکڑو جسے دمشق کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ جنگوں سے مسلمانوں کی پناہ گاہ ہے اور ان کا خیر ایسی زمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ابی صحابی المتناهية ۲۰۹: ۴

قزوین

۳۵۰۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے ان بھائیوں پر رحم فرمائے جو قزوین میں ہیں۔ (ابن ابی حاتم فضائل قزوین بروایت ابوہریرہ اور ابن عباس اکھٹے ابواعلاء عفار فضائل قزوین بروایت علی)

۳۵۰۸۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین میں جہاد کرو کیونکہ وہ جنت کے دروازوں میں اعلیٰ دروازوں سے ہے۔ (ابن ابی حاتم، خلیل اکٹھے فضائل قزوین میں روایت کرتے ہیں بروایت بشر بن ابی سلمان کوفی بروایت رجل مرسلاً خطیب بغدادی فضائل قذوین بروایت بشر بن سلمان ابوالسری بروایت رجل ابوالسری ان کا نام مجہول گئے اورابوالضراء سے مسنداذکر کی فرمایا قزوین کے بارے میں اس سے زیادہ صحیح کوئی روایت نہیں)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۹۸۴ المفید: ۳۱۔

الاکمال

۳۵۰۸۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سرحدوں میں سب سے زیادہ فضلیت والی سرحد ایک ایسی زمین ہے جو عنقریب فتح کی جائے گی جیسے قزوین کہا جاتا ہے جو شخص اس میں ایک رات اجر کی امید کے ساتھ گزارے تو وہ شہید مرے گا اور وہ صدیقین کے ساتھ نبیوں کی جماعت میں اٹھا یا جائے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (خلیل بن عبدالجبار فضائل قذوین رافعی بروایت ابو ہریرۃ التنزیۃ: ۶۳۲ ذیل الالی: ۹۳)

۳۵۰۹۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیلم کی زمین میں فارس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے جسے قزوین کہا جاتا ہے میرے دوست جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا انہوں نے کہا قیامت کے دن یہ اٹھائے جائیں گے پس وہ صفوں میں جنت کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے اورلوگ حساب میں ہوں گے اور وہ لوگ جنت کی خوشبو یاد ہے ہوں گے (الحافظ الحسن بن احمد فضائل قزوبن میں اور رافع ابان سے انس سے)۔

التنزية ۲ ۵۹ ذيل اللالی ۸۹

۳۵۰۹۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایسی قوم ہوگی جو ایسی جگہ پر اترے گی جسے قزوین کہا جاتا ہے ان کے لئے اس میں اللہ کے راستہ میں قتال کرنا لکھا جائے گا۔ (الخطیب فضائل قزوین رافعی بروایت ابوذر، التنزیۃ: ۶۱۲ ذیل الالی: ۹۰)

۳۵۰۹۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں کہ جن کے خون اور گوشت میں ایمان شامل ہو چکا جو ایسے شہر میں قتال کریں گے جیسے قزوین کہا جاتا ہے ان کی طرف جنت مشاق ہوگی اور ان پر اس طرح مہربان ہوگی جس طرح اونٹنی اپنے بچے پر مہربانی کرتی ہے۔

ابوالشیخ کتاب الامصار والبلدان حسن بن احمد العطار فضائل قزوین دیلمی رافعی بروایت جابر، التننزیة: ۵۸۲، ۵۹

۳۵۰۹۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین مقام قیامت کے دن آئے گا اور اس کے گول دو پر سفید موتی کے ہوں گے جن سے وہ آسمان اور زمین کے درمیان اڑے گا پکارے گا میں فردوس کا ایک ٹکڑا ہوں مجھ میں کون داخل ہوگا تا کہ میں اپنے کے رب کے ہاں اس کی سفارش کروں۔

خلیل فضائل قزوین رافعی بروایت کعب بن عجرۃ

۳۵۰۹۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قزوین میں میرے بھائیوں پر رحم کرے تین مرتبہ فرمایا۔ (صحابہ نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ قزوین کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین دیلم کی زمین میں سے ایک زمین ہے وہ آج دیلم کے ہاتھ میں ہے اور عنقریب میری امّت پر فتح ہو جائی گی اور وہ میری امت کی جماعتوں کے لئے رباط ہوگی جو اس کو پائے تو وہ قزوین کی رباط کی فضلیت سے اپنا حصہ لے لے اس لئے کہ اس میں ایک قوم شہید ہوگی جو بدر کے شہدوں کے برابر ہوگی۔ (ابن ابی حاتم فضائل قزوین بروایت ابن عباس وابو ہریرۃ اکھٹے)

۳۵۰۳۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قزوین میں میرے بھائیوں پر رحم فرمائے! تین مرتبہ فرمایا (صحابہ نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) قزوین کیا ہے؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: قزوین جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور وہ آج مشرکین کے ساتھ ہے عنقریب آخری زمانہ میں میری امت پر فتح ہوگا جو اس زمانہ کو پائے تو وہ قزوین میں پہرہ داری کی فضلیت سے اپنا حصہ لے لے۔

الجلیل بن عبد الجبار فضل قزوین رافعی بروایت ابر ہریرۃ

قزوین کا تذکرہ

۳۵۰۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قزوین میں میرے بھائیوں پر رحم فرمائے! عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) قزوین کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شہر ہے جسے قزوین کہا جاتا ہے اس شہید ہونے والے اللہ کے نزدیک بدر کے شہداء کے برابر ہوں گے۔

الحافظ ابو العلاء العطار فضائل قزوین رافعی بروایت علی

۳۵۰۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر عن قریب (دنیا کے) کنارے فتح ہوں گے اور تم پر ایک شہر فتح ہوگا جسے قزوین کہا جاتا ہے جس نے اس میں چالیس دن یا فرمایا چالیس رات پہرہ داری کی تو اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک ستون ہوگا جس پر سبز زبرجد ہوگا اس پر سرخ یاقوت کا قبہ ہوگا اس کے ستر ہزار سونے کے دروازے ہوں گے ہر ایک دروازہ پر حورعین میں سے ایک بیوی ہوگی۔ (ابن ماجہ خلیلی فضائل قزوین بروایت انس اس کی سند میں داؤد بن المحبر کذاب راوی ہے اور اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر فرمایا ہے المزنی نے تھذیب میں فرمایا یہ حدیث منکر ہے)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ: ۶۱۳ الضعیفۃ: ۳۷۱

اسکندریہ کا تذکرہ

۳۵۰۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر عنقریب اسکندریہ اور قزوین فتح ہوگا، اور وہ دونوں جنت کے دروازوں میں سے دو دروازے ہیں جس نے ان دونوں میں یا ان میں سے ایک میں رات پہرداری کی وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکلا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا (یعنی تمام گناہوں سے پاک وصاف ہوگیا) (الخلیل فضائل قزوین، رافعی بروایت علی ابوحفص عمر بن زاذان نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ خالد بن حمید اس کو اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہے۔

۳۵۰۹۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر عنقریب دو شہر فتح ہوں گے ان میں سے ایک دیلم کی زمین سے ہے جس کو قزوین کہا جاتا ہے دوسرا روم کی زمین سے ہے جسے اسکندریۃ کہا جاتا ہے، جس نے ان دونوں میں سے کسی میں پہرہ داری کی تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکلا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔

ابو الشیخ کتاب الامصار محمد بن داؤ بن ناجیه الهری فضائل اسکند ریه میسرة بن علی اپنی مشیخة میں رافعی بروایت بعض صحابه

۳۵۱۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب قزوین میں جہاد اور پہرہ داری ہوگی ان میں سے ایک ربیعہ اور مضر کی مثل کے برابر میں سفارش کرے گا۔ (الخطیب فضائل قزوین رافعی بروایت ابن عباس التنزیۃ: ۶۱۲ ذیل اللآ لی: ۹۱)

۳۵۱۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو! بیشک اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں پھر ان کی وجہ سے زمین والوں پر رحم فرماتے ہیں۔ (اسحاق بن احمد الکیسانی ابویعلی خلیلی اکھٹے فضائل قزوین میں روایت کرتے ہیں روافعی بروایت ابن مسعود اس کی سند میں میسرۃ بن عبدربہ کذاب راوی ہے)

۳۵۱۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی یحییٰ بن زکریا (علیہما السلام) پر رحمت فرمائے! فرمایا آخری زمانہ میں جنت کے ٹکڑوں میں ایک ٹکڑا ہوگا جسے قزوین کہا جاتا ہے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس میں پہرہ داری کرے اور مجھے اس کی پہرہ داری میں شریک کرے تو میں اس کو اپنی نبوت کی فضلیت میں شریک کروں گا۔

ابو حفص عمر بن عبد بن ذاذان اپنی فوائد میں ابو العلاء العطار فضائل قزوین میں رافعی بروایت علی! التنزیة: ۶۲

۳۵۱۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین جنت کے دروازوں میں سے ایک درواز ہے وہ آج مشرکین کے ہاتھوں میں ہے اور وہ

میرے بعد میری امت کے ھاتھوں پر فتح ہوگا اس میں روزہ نہ رکھنے والا اس کے علاوہ (شہروں میں) روزہ دار کی طرح ہے اور اس میں بیٹھنے والا اس کے علاوہ (شہروں میں) نماز پڑھنے والے کی طرح ہے، اور اس میں شہید ہونے والا قیامت کے دن نور کے عمدہ گھوڑے پر سوار ہوگا پھر اس جنت کی طرف لے جایا جائے گا پھر اس سے اس کے گناہ پر حساب نہ لیا جائے گا اور کسی عمل پر جو اس نے کیا ہو اور وہ جنت میں ہمیشہ ہوگا اور اس کی حورعین سے شادی کرائی جائے گی اور اس کو دودھ شہد اور سلسبیل سے سیراب کیا جائے گا اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بھی بہت کچھ ہوگا۔ (ابو العلاء الحسن بن احمد العساکر، فضائل قزوین رافعی بروایت علی، التنزیہ: ۶۲۲-۶۳۰ ذیل اللآلی: ۹۲)

۳۵۱۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قزوین جنت کے دروازوں میں سے ایک دروزہ ہے اس کے قبرستان سے اتنے اتنے ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے۔ (الخطیب فضائل قزوین رافعی بروایت ابوہریرۃ)

۳۵۱۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قوم سے زیادہ محبوب نہیں جنہوں نے قرآن کو اٹھایا اور اس تجارت میں لگ گئے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا (وہ) تجارت تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے گی انہوں نے قرآن کو پڑھا اور تلواریں اٹھائیں اسے شہر میں رہتے ہوں گے جسے قزوین کہا جاتا ہے قیامت کے دن آئیں گے اور ان کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوں گا اللہ تعالیٰ ان سے محبت کریں گے اور وہ اللہ سے محبت کریں گے ان کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے ان سے کہا جائے گا جس سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

الخلیل فضائل قزوین اور زکریا یحییٰ بن عبد الوھاب ابن مندہ التاریخ رافعی بروایت جابر التنزی: ۲۲، ذیل اللآلی: ۹۰

۳۵۱۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولیں تو وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروزہ میں حاضر ہو، جس کے رہنے والے رات میں عبادت گذار دن میں شیر ہوتے ہیں۔ (الکیسانی، الخلیل بن عبدالجبار کے فضائل قزوین رافعی بروایت ابن عباس اس کی سند میں میرۃ بن عبدربہ ہے ارافعی نے فرمایا اس کے بارے میں برے اقوال ہیں۔

التنزیہ: ۲۱۲، ذیل اللآلی: ۹۱

۳۵۱۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے چہرہ اور بدن کو آگ پر حرام کردیں تو وہ قزوین میں میرے ابوبکر بن محمد عمر الجعابی اپنی امالی میں الخلیل بن عبدالجبار فضائل قزوین رافعی، دیلمی بروایت ابن عباس رافعی نے کہا: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس میں پہرہ داری کرتا رہے یہاں تک کہ وہ مرجائے۔ (التنزیہ ۵۹۲ ذیل اللآلی: ۸۹)

۳۵۱۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے لئے سعادت اور شہادت کی مہر لگادی جائے تو وہ بات قزوین میں حاضر ہو۔

الحسن بن احمد الطار رافعی روابت ابن مسعود التنزیة ۵۹۲ ذیل اللآلی: ۸۹

۳۵۱۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز دو مرتبہ اللہ تعالیٰ قزوین والوں پر نظر فرماتے ہیں ان میں برے لوگوں سے درگذر فرماتے ہیں اور اس میں نیکی کرنے والوں سے (ان کی نیکی) قبول کرتے ہیں (ابو الشیخ کتاب الامصار والبلدان رافعی بروایت ابن عباس)

۳۵۱۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لئے ایک شہر ہوگا جسے قزوین کہا جائے گا اس میں رہنے والا حرمین میں رہنے والے سے زیادہ فضلیت والا ہوگا۔ (ابوبکر لجعابی ابن امالی میں رافعی بروایت ابوہریرۃ رافعی نے فرمایا: گویا کہ اس میر امرابطت۔ (پہرہ داری) کے لئے رہائش مراد ہے۔

الفوائد المجموعہ: ۱۲۵

مرو کا ذکر

۳۵۱۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بہت سے لشکر ہوں گے تو تم لوگ خراسان کے لشکر میں سے ہو جاؤ پھر مرو شہر میں اترو اس لئے کہ اس کو ذوالقرنین نے بنایا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اس کے رہنے والوں پر کبھی بھی مصیبت نہ آئے گی۔ (احمد بن حنبل بروایت بریدہ)

اکمال

۳۵۱۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد کئی لشکر بھیجے جائیں گے جوخراساں آئیں گے پھر آپ ایسے شہر میں رہیں جسے مرو کہا جاتا ہے پھر اس کے شہر سکونت اختیار کرو اس لئے کہ اس کو ذوالقرنین نے بنایا ہے اور برکت کی دعا کی اور فرمایا: اس کے رہنے والوں کو کوئی برائی نہ پہنچے گی۔
دسمویه عقیلی ضعفاء دار قطنی افراد بروایت اوس بن عبداللہ

اکٹھے جگہوں کا ذکر اکمال سے

۳۵۱۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے دروازوں میں سے چار دروازے دنیا میں کھلے ہوئے ہیں: اسکندریہ عسقلان قزوین اور عبادان، اور جدہ کی فضلیت ان پر ایسی ہے جیسے بیت اللہ کی فضلیت تمام شہروں پر۔ (ابن حبان ضعفاء دیلمی، رافعی بروایت علی اس کی سند میں عبدالملک بن ھارون بن عنترۃ کذاب راوی ہے ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے الخطیب فضائل اقزوین رافعی بروایت علی موقوعا الذ کوہ الموضوعات ۱۴۷، التنزی: ۴۶۲)
۳۵۱۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کے لئے جنت میں دروازے کھلے ہوئے ہیں عبادان اور قزوین۔
ابو لشیخ کتاب البلدازی دیلمی رافعی بروایت انس
۳۵۱۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین بستیوں کو سبز زبرجد میں بدل لیں گے اور وہ اپنے ازواج کے لئے زفاف ہوں گی۔
عسقلان اسکندر یه قزوین. حلیة الا ولیاء الخطیب فضائل قزوین رافعی بروایت عمر بن صحیح بروایت ابان بروایت انس عمر کذاب ہے ابان متروک ہے اللآلی: ۱/۴۶۳ التنزی: ۵۰۲
۳۵۱۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے صاع ہمارے مد ہمارے مکہ اور ہمارے مدینہ میں برکت عطاء فرمایا! اور ہمارے لئے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت عطاء فرما ایک شخص نے عرض کیا: اور ہمارے عراق میں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں سے شیطان کی سینگ اور فتنے ابھریں گے اور ظلم مشرق میں ہے۔ (عبراط بروایت ابن عباس)
۳۵۱۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت عطاء فرما! اے اللہ ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت عطاء فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اور ہمارے نجد میں! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کے سینگ نکلیں گے۔ (احمد بن حنبل بخاری نسائی بروایت ابن عمر)
۳۵۱۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محفوظ سبیان مکہ مدینہ ایلیاء اور نجران ہیں ہررات نجران میں ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو بیت الا خدود والوں پر رحمت کی دعا کرتے ہیں پھر وہ اس کو کبھی نہیں لوٹتے۔ (نعیم بن حماد فتن بروایت ابن عمر)
۳۵۱۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ شرافت کی علامت ہے اور مدینہ دین کا معدن ہے اور کوفہ اسلام کا خیمہ ہے اور بصرہ عابدین کا فخر ہے اور شام نیک لوگوں کا معدن ہے اور مصر ابلیس کا گھونسلا اور اس کا غار اور اس کا ٹھکانہ ہے اور سند شیطان کی سیاہی ہے اور زنا زنج حبشہ میں ہے اور سچائی نوبہ میں ہے اور بحرین مبارک منزل ہے اور جزیرہ قتل کا معدن ہے اور یمن والے ان کا دل نرم ہے اور رزق ان سے کبھی ختم نہ ہوگا اور امام قریش میں سے ہیں اور بنوہاشم لوگوں کے شرداء ہیں (تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس)
۳۵۱۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں پیدا کیں اور چار چیزیں اس کے پیچھے لائے اللہ نے خشک سالی کو پیدا کیا اور اس کے پیچھے زندہ کو لائے اور حجاز میں اس کو رہائش دی اللہ نے پاکدامنی کو پیدا کیا اور اس کے پیچھے غفلت کو لائے اور یمن میں اس کو رہائش دی اور سبزہ زار کو پیدا کیا اور س کے پیچھے طاعون کو لائے اور اس کو شام میں رہائش دی اور برائی کو پیدا کیا اور اس کے پیچھے درھم کو لائے اور عراق میں

اس کو رہائش دی۔(تاریخ ابن عساکر بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا اور فرمایا: اس کی اسناد میں مجہول راوی ہیں سو اس کے ذریعہ محبت نہیں کی جاسکتی۔انتھی)

پہاڑ کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۱۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے پہاڑوں میں سے چار پہاڑ ہیں: احد، نحیبۃ، طور اور لبنان اور جنت کی نہروں میں سے چار نہریں ہیں نیل فرات سیحان اور جیحان اور جنت کی جنگوں میں سے چار جنگیں ہیں بدر، احد خندق اور حنین (طبرانی ابعدی کامل ابن مردویہ تاریخ ابن عساکر بروایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف الحزنی عن ابیہ عن جدہ ابن جوزی نے آس حدیث کو موضوعات میں ذکر فرمایا ہے اور فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں اور کثیر راوی کذاب ہے ابن حبان نے کہا: یہ بروایت والد کثیر وابت جد کثر نخد موض عہ ہے)

جبل خلیل کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۱۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبل خلیل جبل مقدس ہے اور بن اسرائیل میں جب فتنہ ظاہر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء (علیہم السلام کی طرف وحی کہ وہ جبل خلیل کی طرف چلے جائیں (نعیم بن حماد فتن تمام تاریخ ابن عساکر بروایت وضین بن عطاء مرسلاً)
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۶۲۵، الضعیفہ: ۸۲۵)

جبل رحمت کا ذکر اکمال سے

۳۵۱۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پہاڑ کا نام جانتے ہو؟ یہ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے اے اللہ! اس میں برکت عطاء فرما اور اس میں اس کے رہنے والوں پر برکت عطاء فرما۔(طبرانی بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ)

فارس

۳۵۱۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہل بیت! فارس ہمارا عصبہ ہے اس لئے کہ اسماعیل (علیہ السلام) اسحاق (علیہ السلام) کی اولاد کے چچا ہیں اور اسحاق علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے چچا ہیں (تاریخ ابن عساکر اپنی تاریخ میں بروایت ابن عباس)
۳۵۱۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایمان ثریا کے نزدیک ہو تو فارس کی اولاد میں سے ایک شخص وہاں جائے گا اور اس کو حاصل کرے گا۔
مسلم بروایت ابوھریرۃ
۳۵۱۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت مشرق میں ہے (مسند الفردوس بروایت انس)

روم

۳۵۱۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس ایک لڑائی یا دو لڑائیوں (کا) ہے پھر اس کے بعد کبھی بھی فارس نہ ہوگا اور روم زمانوں والا ہے جب بھی ایک زمان (والے) ہلاک ہوں گے تو اس کے بعد دوسرے زمانہ (والے) ہوں گے جو صبر والے ہیں اور اس زمانہ والے دھر کے آخر کے اہل ہوں گے وہ تمہارے ساتھی ہیں جب تک زندگی اچھائی پر ہو۔(الحارث بروایت ابن مجدیز)
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۸۵۴)

حضر موت

۳۵۱۲۸......رسول اللہ نے فرمایا: حضر موت بنوالحارث سے بہتر ہے۔ (طبرانی بروایت عمرو بن عبسۃ)

عریش، فرات اور فلسطین

۳۵۱۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عریش، فرات اور فلسطین میں برکت نازل فرمائی اور فلسطین کو قدس کے ساتھ خاص کیا گیا۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت زہیر بن محمد بلدغا)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۔۱۵۷)

مغرب

۳۵۱۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب والے حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے (مسلم بروایت سعد)

جزیرۃ العرب

۳۵۱۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ضرور یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالوں گا یہاں تک کہ میں مسلمان کے علاوہ (کسی کو) نہیں چھوڑوں گا۔ (مسلم ابوداؤد ترمذی بروایت عمر)

۳۵۱۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ان شاء اللہ زندہ رہا تو یہود و نصاریٰ کو ضرور جزیرہ عرب سے نکالوں گا۔

ترمذی مستدرک حاکم بروایت عمر

اکمال

۳۵۱۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرہ عرب سے یہودیوں کو نکالو (طحاوی دارمی حاکم الکنی بروایت ابوعبیدہ برانی بروایت ام سلمہ)

۳۵۱۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نجران کے یہود کو حجاز سے نکالو! رابونعیم معرفہ بروایت ابوعبیۃ)

۳۵۱۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حجاز کے یہودیوں تو اور نجران والوں کو جزیرہ عرب سے نکالو! اور خوب جان لو! کہ لوگوں میں برے وہ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء (علیہم السلام) کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا (احمد بن حنبل ابویعلیٰ حاکم الکنی حلیۃ الاولیاء تاریخ ابن عساکر ضیاء مقدسی بروایت ابوعبیدۃ بن الجراح) راوی نے کہا: آخری وہ بات جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

۳۵۱۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کی جائے۔

طبرانی ضیاء مقدسی بروایت عبادۃ بن صامت

شیطان کی مایوسی

۳۵۱۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ نمازی جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کریں لیکن لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے سے (مایوس نہیں ہوا)۔ احمد بن حنبل مسلم ترمذی ابن خزیمہ ابن حبان بروایت جابر

۳۵۱۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کی جائے لیکن میں اس بات کا اندیشہ کرتا ہوں کہ جو تم میں سے باقی رہیں گے وہ ستاروں کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں (طبرانی بروایت العباس ابن عبدالمطلب)

۳۵۱۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ جزیرہ عرب میں بتوں کی عبادت کی جائے۔ (طبرانی بروایت عبادۃ بن الصامت اور ابوالدرداء)

۳۵۱۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ تمہاری اس زمین میں اس کی عبادت کی جائے اور لیکن اس بات پر وہ راضی ہو گیا جس کو تم حقیر سمجھتے ہو۔ (حلیۃ الاولیار بروایت ابوہریرۃ)

۳۵۱۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا کہ میری اس زمین میں اس کی عبادت کی جائے اور لیکن وہ تمہارے اعمال میں حقیر کاموں پر راضی ہو گیا۔ (طبرانی بروایت معاذ)

۳۵۱۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس اس بات سے مایوس ہو چکا کہ عرب کی زمین میں اس کی عبادت کی جائے (طبرانی بروایت جریر)

۳۵۱۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے نکالوں گا یہاں تک کہ اس میں مسلمان کے علاوہ کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔ (احمد بن حنبل مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن الجارود ابوعوانہ ابن حبان مستدرک حاکم بروایت عمر)

یہ حدیث ۳۵۱۳۱ میں گذر چکی ہے۔

۳۵۱۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو جزیرہ عرب میں دو دینوں کو نہیں چھوڑ دں گا۔

ابن سعد بروایت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ مرسلا)

۳۵۱۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان پر کوئی جزیہ نہیں اور جزیرہ عرب میں دو قبیلے جمع نہیں ہو سکتے۔ (بیہقی بروایت ابن عباس)

۳۵۱۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودی نصاری کو ماریں انہوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو مسجد بنایا عرب کو زمین میں ہرگز دو دین باقی نہیں رہیں گے۔ (بیہقی بروایت ابوعبیدہ بن الجراح)

۳۵۱۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہیں رہیں گے۔ (احمد بن حنبل بروایت عائشہ)

۳۵۱۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جزیرہ عرب میں دو دین جمع نہیں ہو سکتے۔ (بیہقی بروایت ابن عمر)

۳۵۱۴۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اگر آپ میرے بعد حکومت کے ذمہ دار ہے تو نجران والوں کو جزیرہ عرب سے نکالیں۔

احمد بن حنبل بروایت علی

بصرۃ

۳۵۱۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انہیں! لوگ کئی شہر بنائیں گے اور ان میں ایک شہر جسے بصرۃ یاد (فرمایا) بصیرۃ کہا جاتا ہے جب آپ وہاں سے گذریں یا فرمایا اس میں آپ داخل ہوں تو آپ اس کی ویران زمین اور اس کے چارے اور اس کے بازار اور اس کے امراء کے دروازہ سے بچیں! اور اس کے کناروں کو لازم پکڑیں اس لئے کہ وہاں دھنسا اور (پیر) پھینکنا اور زلزلہ کا آنا ہے اور ایسی قوم ہے جو رات گذاریں گے تو صبح کے وقت بندر اور خنزیر ہوں گے۔ ابوداؤد بروایت انس، الوضع فی الحدیث ۱۸۳۲)

اکمال

۳۵۱۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسی زمین جانتا ہوں جسے بصرہ کہا جاتا ہے، جو درست قبلہ والی اور زیادہ مسجدوں اور اذان دینے

والوں والی ہے اللہ تعالیٰ اس کے رہنے والوں سے مصائب دور کرتے ہیں اتنی جتنی باقی شہر سے دور نہیں رکھتے۔

دیلمی بروایت ابوذر التنزیۃ ۲ ۷ المتناھیۃ: ۵۰۰

۳۵۱۵۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک بستی ہوگی جسے بہرۃ کہا جاتا ہے لوگوں میں سب سے زیادہ درست قبلہ والی اور لوگوں میں سب سے زیادہ مؤذن والی، اللہ تعالیٰ ان سے ان کو ناپسندیدہ (چیزوں) کو دور فرمائیں گے۔ (تاریخ ابن عساکر بروایت ابوذر)

عمان اکمال سے

۳۵۱۵۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسی زمین جانتا ہوں جسے: مان کہا جاتا ہے جس کے کنارے سمندر بہایا جاتا ہے اس سے ایک حج کرنا اس کے علاوہ (دوسری جگہوں) سے دو حج کرنے سے زیادہ فضیلت والا ہے (احمد بن حنبل بیہقی بروایت ابن عمر)

۳۵۱۵۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسی زمین جانتا ہوں جسے عمان کہا جاتا ہے، جس کے کنارے سمندر بہتا ہے اس میں عرب کا ایک قبیلہ ہے اگر ان کے پاس میرا قاصد آئے تو وہ نہ اس کو منبر ماریں گے اور نہ پتھر۔

(احمد بن حنبل بروایت عمران منیع ابو یعلی سعید بن منصور بروایت ابو بکر المعلۃ ۲ ۷ ۲

عدن ۔ اکمال سے

۳۵۱۵۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عدن ابین سے بارہ ہزار (لوگ) نکلیں گے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی مدد کریں گے وہ میرے اور ان کے درمیان (لوگوں) سے بہتر ہیں (احمد بن حنبل ابن عدی کامل، طبرانی بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ: ۶۵۰۴)

بری جگہیں بربر

۳۵۱۵۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خباثت کے ستر حصے ہیں، زبر کے لئے ۶۹ انہتر حصے ہیں اور (باقی) جنات اور انسانوں کے لئے ایک حصہ ہے۔ (طبرانی بروایت عقبہ بن عامر)

کلام:...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۹۳۵ التنزیۃ ۲ ۱۷۱

۳۵۱۵۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصر عنقریب فتح ہوجائے گا تو تم اس کی ایک اچھی چراہ گاہ تلاش کرو اور اس کو گھر نہ بناؤ کیوں کہ وہاں کم عمر والے لوگ آتے ہیں۔ (بخاری فی التاریخ ابن السنی ابونعیم طبرانی باوردی بروایت رباح الاسرار المرفوعۃ ۶۲۱، الاتقان: ۲۴۲۳)

اکمال

۳۵۱۵۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنہ وہاں ہے اور مشرق کی طرف اشارہ فرمایا جہاں سے شیطان کی سینگ نکلتی ہے۔

مالک بروایت سالم بن عمر

۳۵۱۵۹...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم اور بغاوت شام میں ہے۔

ابن عدی کامل تاریخ ابن عساکر بروایت انس تذکرۃ الموضوعات: ۱۲، التنزیۃ: ۲ ۷ ۵

۳۵۱۶۰...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابلیس عراق میں داخل ہوا پر اس نے اپنی حاجت پوری کی پھر شام میں داخل ہوا تو وہاں (لوگوں نے) دھتکا

ردیا، یہاں تک وہ نسیان۔ (صحیح لفظ بیشان ہے اردن میں ایک شہر ہے معجم اللبد ان: ۵۲۷۱) پہنچا پھر مصر میں داخل ہوا وہاں انڈا دیا اور بچہ نکالا پھر ریشمی کپڑا بچھایا)۔ (طبرانی ابوالشیخ عظمۃ میں بروایت ابن عمر)

۳۵۱۶۱ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد مصر فتح کیا جائے گا تو تم اس کی بہتر چراہ گاہ تلاش کرو! اور اس کو گھر نہ بناؤ! اس لئے کہ وہاں کم عمر والے لوگ آتے ہیں (بخاری اپنی تاریخ اور فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں ابن یونس انہوں نے کہا: یہ حدیث منکر ہے ابن شاھین ابن اسکن بروایت مطہر بن الھیثم بروایت اموی بن علی بن رباح عن ابیہ عن جدہ علامہ ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے)

۳۵۱۶۲ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہروں میں برے اس کے بازار ہیں۔ (مستدرک حاکم بروایت جبیر بن مطعم)

حجر ثمود

عذاب والے شہروں میں داخلہ کا طریقہ

۳۵۱۶۳ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان عذاب دیئے گئے لوگوں پر داخل مت ہو مگر یہ اس طرح کہ تم رونے والے ہو اگر تم رونے والے نہ ہو تو ان پر داخل نہ ہو۔ (تاکہ) تمہیں وہ عذاب نہ پہنچے جو انہیں پہنچا (احمد بن حنبل، بیہقی بروایت عبداللہ بن عمر)

دوسری فصل ...... زمانوں اور مہینوں کے فضائل میں

۳۵۱۶۴ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

ابوالفتح ابن ابوالفوارس اپنی امالی میں بروایت الحسن مرسلا الاتقان: ۸۲۲، الاسرار المرفوعۃ: ۴۳۸

اکمال

۳۵۱۶۵ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حرمت والے مہینوں میں سے ہے اور اس کے دن چھٹے آسمان کے دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں جب آدمی اس کے ایک دن میں روزہ رکھے اور اپنے روزہ کو اللہ کے تقویٰ کے ذریعہ عمدہ کرے تو دروازہ بولے گا اور دن بولے گا وہ دونوں کہیں گے اے میرے رب اس کی بخشش فرما اور جب وہ اپنا روزہ اللہ کے تقویٰ کے ساتھ پورا نہ کرے تو وہ اس کے لئے استغفار نہیں کرتے اور کہا جاتا ہے تجھے تیرے نفس نے دھوکا دیا۔ (ابومحمد الحسن بن محمد الخلال فضائل رجب میں بروایت ابوسعید تبیین العجیب ۴۸، التنزیہ ۱۶۴۲)

۳۵۱۶۶ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب عظمت والا مہینہ ہے اس میں نیکیاں دگنی کردی جاتی ہیں جس نے اس کا ایک دن روزہ رکھا تو وہ (روزہ یہ) ایک سال کے روزوں کی طرح ہوگا۔ (رافعی بروایت ابوسعید)

۳۵۱۶۷ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب اللہ کا مہینہ ہے اور اس کو اصم (گونگا) بولا جاتا ہے جاہلیت والے جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو اپنا اسلحہ بے کار کردیتے اور انہیں رکھ دیتے لوگ امن میں ہوتے اور راستہ محفوظ ہوتا اور کوئی ایک دوسرے سے نہ ڈرتا یہاں تک کہ رجب گذر جاتا۔ (بیہقی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا: اس حدیث کو مرفوع بیان کران منکر ہے)

۳۵۱۶۸ ...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب عظمت والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں نیکیاں دگنی کردیتے ہیں جو رجب کے ایک دن روزہ رکھے گا تو گویا اس نے ایک سال روزے رکھے، اور جس نے اس کے سات دن روزے رکھے تو اس کے لئے جہنم کے سات دروازے بند کردیئے جائے ہیں اور جس نے آٹھ دن روزے رکھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے دس دن روزے

رکھے تو اللہ سے جو کچھ مانگے اللہ اس کو عطاء فرمائیں گے اور جو اس کے پندرہ دن روزے رکھے گا تو آسمان سے پکارنے والا پکارے گا جو گذر گیا وہ تیرے لئے معاف کر دیا گیا نئے سر سے عمل کر! اور جو زیادہ کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو زیادہ عطاء فرمائیں گے اور رجب میں اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو کشتی میں اٹھایا تو انہوں نے روزہ رکھا اور اپنے ساتھ لوگوں کو حکم دیا کہ وہ روزہ رکھیں تو کشتی ان کو لے کر چلی چھ مہینے اور اس کا آخری دن عاشوراء کا دن تھا کشتی کو جودی (پہاڑ) پر اتارا گیا پھر نوح علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ اور وحش نے روز رکھا اللہ عزوجل کے شکر کے طور پر اور عاشوراء کے دن میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لئے سمندر میں راستے بنائے اور عاشوراء کے دن میں اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) اور یونس (علیہ السلام) کے شہر (والوں کی) توبہ قبول فرمائی اور اس دن میں ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔طبرانی بروایت سعد بن ابو راشد

۳۵۱۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے جس نے اس دن روزہ رکھا اور اس رات شب بیداری کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے زمانہ کے ایک سال روزے رکھے اور ایک سال قیام کیا اور وہ ستائیس رجب ہے اور اس دن میں اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو مبعوث فرمایا (بیہقی اور فرمایا: یہ منکر ہے بروایت سلمان القارسی تبین العجب :۶۳ تذکرہ الموضوعات :۱۱۶)

۳۵۱۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل کرنے والے کے لئے سو نیکیاں ہیں اور ستائیس رجب ہے جو شخص اس رات میں بارہ ایسی رکعتیں پڑھے جس کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور قرآن کی کوئی سورت پڑھے اور ہر دو رکعتوں میں تشہد کرے اور ان کے آخر میں سلام پھیرے پھر کہے: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سو مرتبہ اور ۱۰۰ سو مرتبہ استغفار کرے اور ۱۰۰ سو مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھے اور اپنے لئے دنیا اور آخرت کے امور میں سے جو چاہے اس کے لئے دعا کرے اور صبح روزہ کی حالت میں کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ساری دعائیں قبول کریں گے سوائے اس دعا کے بس میں اللہ کی نافرمانی کی دعا کی ہو۔ (بیہقی بروایت ابان بروایت انس اور فرمایا: یہ اس روایت سے زیادہ ضعیف ہے جو اس سے پہلے گذری۔ (الآثار المرفوعة :۶۱-۶۲ تبیین العجب :۶۴)

شعبان

شعبان کے مہینے میں روزے

۳۵۱۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعبان رجب اور رمضان کے درمیان (مہینہ) ہے لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں اس بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں تو مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میرے اعمال اٹھائے جائیں اور میں روزہ دار ہوں (بیہقی بروایت اسامہ)

۳۵۱۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعبان میرا مہینہ اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے۔ (مسند الفردوس بروایت عائشہ)

۳۵۱۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعبان کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا کہ اس میں روزہ رکھنے والے کے لئے بہت سی بہتریاں متفرق ہوتی ہیں یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (الرافعی اپنی تاریخ میں بروایت انس)

کلام: ......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۲۰۶۱ المفید :۴۰۰)

نصف شعبان کی رات

۳۵۱۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات متوجہ ہوتے ہیں پھر اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ رکھنے والے کے (بیہقی بروایت کثیر بن مرۃ الحضرمی۔ مرسلا النوافح :۱۲۰۱)

۳۵۱۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ تمام زمین والوں کی بخشش فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور

کے۔(بیہقی بروایت کثیر بن مرۃ الحضرمی، الفواتح ۱۲۱۰۱)

۳۵۱۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ملک الموت کی طرف وحی فرماتے ہیں ہر اس شخص کی روح قبض کرنے کے بارے میں جو اس سال میں روح قبض کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔(الدینوری المجالسۃ بروایت راشد بن سعد مرسلاً)

۳۵۱۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو اس میں قیام اللیل کرو اور اس دن کو روزہ رکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس میں غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتے ہیں؟ فرماتے ہیں: کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کی مغفرت کروں؟ کیا ہے کوئی روزی مانگنے والا میں اس کو روزی دوں؟ کیا ہے کوئی مصیبت والا میں اس کو عافیت دوں کیا ہے کوئی مانگنے والا میں اس کو عطاء کروں؟ کیا ہے اس طرح کیا ہے اس طرح۔(پوری رات اس طرح فرماتے ہیں) یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔بیہقی بروایت علی)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۶۵۲ تذکرۃ الموضوعات :۶۵۲۔

۳۵۱۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصب شعبان کی رات ہوتی ہے تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے؟ کیا ہے کوئی مغفرت چاہنے والا میں اس کی بخشش کروں؟ کیا ہے کوئی مانگنے والا میں اس کو عطاء کروں تو کوئی کچھ نہیں مانگتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو عطاء کرتے ہیں سوالے زانیہ عورت یا مشرک کے۔(بیہقی بروایت عثمان بن ابن العاص)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۶۵۳)

۳۵۱۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں۔(بیہقی بروایت عائشہ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۶۵۴)

۳۵۱۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصب شعبان کی رات آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتے ہیں پھر بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ (گناہوں کی) بخشش فرماتے ہیں (احمد بن حنبل ترمذی، بروایت عائشہ، اسنی المطالب :۳۳۹)

الاکمال......نصف شعبان کی رات مغفرت

۳۵۱۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ کی مغفرت فرماتے ہیں۔(بیہقی بروایت عائشہ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۶۵۴)

۳۵۱۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات توجہ فرماتے ہیں پھر اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ والے شخص کے۔(ابن ماجہ بروایت ابوموسیٰ یہ حدیث نمبر :۳۵۱۷۴ میں گذر چکی ہے)

۳۵۱۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کو مسلمانوں کی مغفرت فرماتے ہیں اور کفار کو مہلت دیتے ہیں کینہ والے شخص کو اس کے کینہ کے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔(ابن قانع بروایت ابوثعلبہ الخشنی)

۳۵۱۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا آپ اس بات سے ڈرتی ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) ظلم کریں بلکہ میرے پاس جبرئیل (علیہ السلام) آئے اور فرمایا یہ رات نصف شعبان کی رات ہے اور اس رات میں اللہ کے لئے بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں جہنم سے آزاد کردہ لوگ ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اس رات میں نہ مشرک نہ کینہ والے نہ قطع رحمی کرنے والے نہ ازار ٹخنوں سے نیچے رکھنے والے نہ والدین کے نافرمان نہ ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں بیہقی انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا بروایت عائشہ)

دس ذی الحجہ

۳۵۱۸۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دسویں ذی الحجہ میں عمل کرنا زیادہ فضیلت والا ہے (اس کے علاوہ) دوسرے درمیان میں عمل سے اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا مگر وہ شخص جو اپنے مال اور جان کو خطرہ میں ڈال کر نکلے پھر وہ اسے بالکل واپس نہ لوٹے۔

احمد بن حنبل ابو داؤد ابن ماجه بروایت ابن عباس

۳۵۱۸۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے دنوں میں نیک کام اللہ کے ہاں دسویں ذی الحجہ میں (نیک کام) سے زیادہ محبوب نہیں صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) عرض کیا: اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ نکلے پھر اس سے بالکل نہ لوٹے۔

ابو یعلی ابو اعوانه، ابن حبان سعید بن منصور بروایت جابر ترمذی ابن حبان ابن ماجه بروایت ابن عباس

۳۵۱۸۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نزدیک کوئی بھی کام زیادہ پاکیزہ اور زیادہ اجر والا اس نیکی سے نہیں ہے جو آپ دسویں ذی الحجہ میں کریں عرض کیا گیا: اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا؟ تو (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنے جان اور اپنے مال کے ساتھ نکلے پھر اس سے بالکل نہ لوٹے۔ (بیہقی بروایت ابن عباس)

۳۵۱۸۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے دن کہ ان میں نیک کام اللہ کے ہاں ان دنوں سے زیادہ محبوب نہیں جو ذی الحجہ کے دس دن صحابہ (رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور اللہ کے راستہ میں جہاد (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد مگر وہ شخص جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کے راستہ میں نکلے پھر وہ اس سے بالکل واپس نہ لوٹے۔ (احمد بن حنبل بخاری بروایت ابن عباس)

۳۵۱۸۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دس دنوں میں (ذی الحجہ کے دس دن) میں عمل کرنا اور دنوں میں نیک کام سے زیادہ فضیلت والا ہے صحابہ (رضی اللہ عنہم نے) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور نہ جہاد؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور نہ جہاد مگر یہ ہے کہ ایک شخص اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ اللہ کے راستہ میں نکلے پھر اس کے نفس کی روح اسی میں رہے۔ (طبرانی بروایت ابوعمرو)

۳۱۵۹۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کے دنوں میں سے کوئی دن اللہ کے ہاں دس دنوں سے زیادہ محبوب نہیں کہ اس میں اللہ کی عبادت کی جائے۔ (ذمہ الحجہ کے دس دن) ان میں سے ہر دن کے روزے ایک سال کے روزوں کے اور ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہوتا ہے)۔

ابن ابی الدنیا فضل عشر ذی الحجة بیهقی الخطیب ابن النجار بروایت ابوهریرة

۳۵۱۹۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہیں کوئی دن جن میں عمل کرنا ذی الحجہ کے دس دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت ہو عرض کیا گیا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جس کی گردن کاٹ دی گئی ہو اور اس کا خون بہا دیا گیا ہوں (طبرانی حلیۃ الاولیاء بروایت ابن مسعود)

ذی الحجہ کی دس راتیں

۳۵۱۹۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ عظمت والے نہیں اور نہ کوئی دن کہ اس میں نیک کام اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہو ان دس دنوں سے۔ تو ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھو!

طبرانی بروایت ابن احمد بن حنبل ابن ابی الدنیا فضل عشر ذی الحجه بیهقی بروایت ابن عمر

۳۵۱۹۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے کوئی دن کہ اس میں نیک کام ان دس دنوں میں (نیک کام) سے اللہ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہو عرض کیا گیا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ نکلے

پھر واپس نہ آئے یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا جائے۔(احمد بن حنبل ابن ابی الدنیا فضل عشر ذی الحجہ طبرانی بروایت ابن عمرو)

۳۵۱۹۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ فضیلت والے دن نہیں ہیں اور نہ کوئی دن کہ اس میں نیک کام ان دس دنوں میں نیک کام سے زیادہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہوں تو اس میں تم زیادہ سے زیادہ لا الہ الا اللہ اکبر پڑھا کرو! اور اللہ کا ذکر کرو اور دس ذالحجہ کے دنوں کے روزے سال کے روزوں کے برابر ہوتے ہیں اور ان میں نیک کام سات سو گنا دگنا ہوتا ہے (بیہقی بروایت ابن عباس)

۳۵۱۹۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ فضیلت والے کوئی دن نہیں ہیں (صحابہ رضی اللہ عنھم) نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی اور نہ اللہ کے راستہ میں جہاد؟ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) اور اللہ کے راستہ میں (جہاد) اس کے مثل نہیں مگر وہ شخص جس کا چہرہ مٹی میں دھنسادیا جائے۔(ابن ابی الدنیا بروایت جابر)

۳۵۱۹۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذی الحجہ کے دس دنوں سے اللہ کے ہاں زیادہ فضیلت والے کوئی دن نہیں ہیں وہ زیادہ فضیلت والے ہیں ان دنوں کے برابر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے مگر مٹی میں گردن کا دھنسادیا جانا، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت والا کوئی دن نہیں اللہ تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتے ہیں پھر زمین والوں کے ساتھ آسمان والوں پر فخر فرماتے ہیں، پھر فرماتے ہیں میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ بال غبار آلود، چیخنے والے دور دراز کناروں سے آئے ہیں میری رحمت کے امیدوار ہیں اور انہوں نے میرے عذاب کو نہیں دیکھا، سو کوئی دن یوم عرفہ سے زیادہ جہنم سے آزاد کئے ہوئے لوگوں کے اعتبار سے نہیں دیکھا گیا (یوم عرفہ میں بہت سے لوگ جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں) (بیہقی ابن صصری اپنی امالی میں بروایت جابر)

۳۵۱۹۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس میں (دس ذی الحجہ میں) عمل سے اللہ کے ہاں کوئی زیادہ پسندیدہ عمل نہیں عرض کیا گیا اور نہ جہاد فی سبیل اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور نہ جہاد فی سبیل اللہ مگر وہ شخص جو اپنے نفس اور اپنے مال کے ساتھ اور عمدہ چیز کے ساتھ نکلے پھر وہ اس سے بالکل نہ لوٹے۔(عقیلی ضعفاء بروایت ابو ہریرۃ)

الاکمال یوم النحر میں سے

۳۵۱۹۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دنوں میں سے سب سے زیادہ فضیلت والے دن نحر کا دن پھر قرار کا دن (گیارہویں ذی الحجہ) اس کو یوم القر اس لئے کہا جاتا ہے کہ حاجی لوگ اس دن منی میں قرار پکڑتے ہیں۔(طبرانی، ابن حبان بروایت عبداللہ بن قرط)

محرم

۳۵۱۹۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشورہ کے دن اثمد سے سرمہ لگایا تو اس کو کبھی آشوب چشم نہیں ہوگا۔

بیھقی بروایت ابن عباس الآثار المرفوعہ ۷۹۰ ترتیب الموضوعات ۵۸۸

۳۵۲۰۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشورہ کے دن میں اپنی اولاد پر وسعت کی تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے پورے سال میں وسعت فرمائیں گے۔(طبرانی اوسط بیہقی بروایت ابوسعید)

کلام:..... ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۸۷۳، الکشف الالٰہی ۹۶۱)

الاکمال

۳۵۲۰۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: محرم اللہ کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اللہ تعالیٰ اس میں ایک قوم کی توبہ قبول

کرتے ہیں۔(دیلمی بروایت علی)

پیراور جمعرات

۳۵۲۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میری امت کے لئے اس کے پکور میں خمس کے دن برکت عطا فرما۔(ابن ماجہ بروایت ابوہریرہ)

۳۵۲۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میری امت کے لئے اس کے میں برکت عطا فرما۔(احمد بن حنبل ابن حبان بروایت صخر الغامدی ابن ماجہ بروایت ابن عمر طبرانی بروایت ابن عمر طبرانی بروایت ابن عباس اور بروایت ابن مسعود اور بروایت عبداللہ بن سلام او بروایت عمران بن حصین اور بروایت کعب بن مالک اور بروایت نواس بن سمان)

۳۵۲۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندوں کے اعمال پیر اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں۔

احمد بن حنبل ابو داؤد بروایت اسامه بن زید

۳۵۲۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لئے ان کے بکور میں برکت دی گئی۔

طبرانی اوسط بروایت ابوهريرة عبد الغنی الایضاح بروایت ابن عمر اسنی المطالب: ۴۵۲

الاکمال

۳۵۲۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو جنت کھول دی جاتی ہے اور ہر پیر اور جمعرات میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

ابن حبان بروایت ابوهريرة

رات

۳۵۲۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اللہ کی مخلوق میں سے عظیم مخلوق۔(ابوداؤ اپنی مراسیل میں بیہقی بروایت ابورزین مرسلاً)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۴۹۶۹)

سردی

۳۵۲۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شتاء مسلمان کی بیماری ہے۔

احمد بن حنبل ابویعلی بروایت ابوسعید اسنی المطالب: ۸۲، ذخيرة الحفاظ: ۳۳۳۶

۳۵۲۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کی بہار ہے اس کے دن کم ہوئے تو اس نے روزہ رکھا اور اس کی رات لمبی ہوئی تو اس نے اس میں قیام کیا۔(بیہقی بروایت ابوسعید الصحیفہ:۳۶، التمیز:۹۲)

۳۵۲۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈی غنیمت شتاء میں روزہ رکھنا ہے۔(ترمذی عامر بن مسعود)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۴۹۴، الکشف الحفاظ:۱۸۱۳)

۳۵۲۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے دل سردیوں میں نرم ہوجاتے ہیں یہ اسوجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا اور مٹی سردی میں نرم پڑ جاتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء بروایت معاذ اسنی المطالب:۹۹۹ التزیۃ:۱۷۱۱)

۳۵۲۱۲...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملائکہ شتاء کے جانے پر اس رحمت کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں جو مسلمان فقراء پر اس میں داخل ہوتی ہے یعنی آسانی۔ (طبرانی بروایت ابن عباس ذخیرۃ الحفاظ: ۱۰۵۶)

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۷۸۹)

الاکمال

۳۵۲۱۳...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شتاء کے لئے خوش آمدید اس میں رحمت نازل ہوتی ہے رہی اس کی رات تو وہ قیام کرنے والے کے لئے لمبی ہے اور رہا اس کا دن تو وہ روزہ دار کے لئے چھوٹا ہے۔ (دیلمی بروایت ابن مسعود بیض الصحیفہ ۲۶، کشف الخفاء: ۱۵۳۳)

جامع الازمنۃ الاکمال

۳۵۲۱۴...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار دن کہ ان کی راتیں ان کے دن کی طرح ہیں اور ان کے دن ان کی رات کی طرح ہیں ان میں اللہ تعالیٰ قسم سے بری فرماتے ہیں اور اس میں جانوں کو آزاد فرماتے ہیں اور اس میں بہت زیادہ انعام فرماتے ہیں لیلۃ القدر اور اس کی صبح عرفہ کی رات اور اس کی صبح نصف شعبان کی رات اور اس کی صبح اور جمعہ کی رات اور اس کی صبح (دیلمی بروایت انس)

۳۵۲۱۵...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار راتوں میں اللہ عزوجل خیر بہاتے ہیں اضحیٰ کی رات اور فطر کی رات اور منصف شعبان کی رات اس میں اللہ تعالیٰ موت کے اوقات اور رزق لکھتے ہیں اور اس میں حج لکھتے ہیں اور عرفہ کی رات میں اذان۔ (دیلمی بروایت عائشہ)

۳۵۲۱۶...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شعبان میرا مہینہ اور رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان پاک کرنے کا ذریعہ اور رمضان گناہوں کو مٹانے کا ذریعہ ہے۔ (دیلمی بروایت عائشہ، الاتقان: ۹۴۷)

کلام: ...... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۴۰۲

۳۵۲۱۷...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینوں میں سے اللہ تعالیٰ کا چنا ہوا مہینہ رجب کا مہینہ ہے اور وہ اللہ کا مہینہ ہے جس نے اللہ کے مہینہ رجب کی تعظیم کی ہیں اس نے اللہ کے حکم کی تعظیم کی اور جس نے اللہ کے حکم کی تعظیم کی اللہ تعالیٰ ان کو نعمتوں کے باغات میں داخل کریں گے اور اس کے لئے اپنی بڑی رضامندی (لازم کریں گے اور شعبان میرا مہینہ ہے جس نے شعبان کے مہینہ کی تعظیم کی تو اس نے میرے حکم کی تعظیم کی اور جس نے میرے حکم کی تعظیم کی تو میں اس کے لئے قیامت کے دن آگے ہوں گا اور ذخیرہ۔ ہوں گا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے پس جس نے رمضان کی تعظیم کی اور اس کی حرمت کی تعظیم کی اور اس کی ہتک حرمت نہیں کی اور اس کے دن میں روزہ رکھا اور اس کی رات میں قیام کیا اور اپنے اعضاء کو پابند رکھا تو وہ رمضان سے اس طرح نکلا کہ اس پر کوئی ایسا گناہ نہیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو تلف کریں (بیہقی بروایت انس اور فرمایا اس کی اسناد منکر ہے تبیین العجب: ۴۴)

نواں باب...... جانوروں کے فضائل کے بارے میں

چوپایوں کے فضائل

۳۵۲۱۸...... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریاں لو! اس لئے کہ یہ برکت (کا ذریعہ) ہے (طبرانی، خطیب، بغدادی، بروایت ام ھانی، اور ابن ماجہ نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا۔ (حضرت ام سلمہ کو خطاب کر کے) بکریاں لو! اس لئے کہ اس میں برکت ہے)

۳۵۲۱۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریاں لو! اس لئے کہ یہ شام کو خیر لاتی ہے اور صبح خیر لاتی ہے۔(احمد بن حنبل بروایت ام ھانی)
۳۵۲۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کا اکرام کرو! اور اس کی مٹی صاف کرو! اس لئے کہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔

البزار بروایت ابوھریرۃ

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۱۳۲
۳۵۲۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کا اکرام کرو! اور اس کی مٹی صاف کرو! اور اس کی رات میں واپس آنے کی جگہ میں نماز پڑھو! اس لئے کہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہے۔(عبد بن حمید بروایت ابو سعید)
۳۵۲۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں میں برکت نازل کی ہے بکری شہد کی مکھی اور آگ میں(طبرانی بروایت ام ھانی)
۳۵۲۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھر میں ایک بکری ایک برکت ہے اور دو بکریاں دو برکتیں ہیں اور تین بکریاں تین برکتیں ہیں۔

خد بروایت علی

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۴۲۴ ضعیف الادب: ۸۹
۳۵۲۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری برکت ہے اور کنول برکت ہے اور پیالہ بنانے کا پیشہ برکت ہے۔(خطیب بغدادی بروایت انس)
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۴۲۳، الکشف الالٰہی: ۶۹)
۳۵۲۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے۔(ابن ماجه بروایت ابن عمر، خطیب بغدادی بروایت ابن عباس)
کلام:......ذخیرۃ الحفاظ: ۳۳۳، الکشف الالٰہی: ۴۶۵
۳۵۲۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری کو لازم پکڑو! اس لئے کہ یہ جنت کے جانوروں میں سے ہے اس کے رات کو واپس آنے کی جگہ میں نماز پڑھو! اور اس کی مٹی صاف کرو۔(طبرانی بروایت ابن عمر)
۳۵۲۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری برکت ہے۔(ابو یعلی بروایت براء)
۳۵۲۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری برکت ہے اور اونٹ اونٹ والے کے لئے عزت ہے اور گھوڑا، اس کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی باندی گئی ہے اور تیرا غلام تیرا بھائی ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک کر اور اگر تو اس کو مغلوب پائے تو اس کی مدد کر۔(البزار بروایت حذیفه)
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۹۴۲)

بکریوں کا تذکرہ

۳۶۵۲۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے اس کی مٹی صاف کرو! اور اس کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھ۔

خطیب بغدادی بروایت ابوھریرۃ

۳۵۲۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریاں انبیاء (علیہم السلام) کے مال ہیں۔(مسند الفردوس: بروایت ابوھریرۃ)
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۹۴۱
۳۵۲۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی گھر والے جن کے ہاں بکری ہو ان کے گھر میں برکت ہی ہوتی ہے۔

ابن سعد بروایت ابو الھیثم بن الیھان

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۵۱۵۹۔
۳۵۲۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھی گھر والے ایسے نہیں کہ ان کے گھر میں شام کے وقت بکریوں کا ریوڑ آتا ہو مگر رات کے وقت فرشتے ان پر رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں یہاں تک صبح ہو جائے۔(ابن سعد بروایت ابو ثقال بروایت خالد)

کلام :......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۱۵۸۔

۳۵۲۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری کہ اگر آپ اس پر رحم کریں تو اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے گا۔(طبرانی بروایت قرۃ بن ایاس بروایت معقل بن یسار، ابو داؤد ابو یعلی احمد بن حنبل بخاری فی تاریخہ طبرانی مستدرک حاکم بروایت ضراء بن الازور)

الاکمال

۳۵۲۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری کے ساتھ اچھائی کرو اور اس سے مٹی صاف کرو اس لئے کہ وہ جنت کے جانوروں میں سے ہے ہر نبی نے بکریاں چرائیں ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور آپ نے بھی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میں نے بھی بکریاں چرائی ہیں۔

خطیب بغدادی بروایت ابوھریرۃ

۳۵۲۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری کے بارے میں اچھائی کی وصیت قبول کرو اس لئے کہ وہ نرم مال ہے اور وہ جنت میں ہوگی اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب مال دنبہ ہے اور تم سفید کو لازم پکڑو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سفید کو جنت میں داخل فرمایا ہے اور چاہئے کہ تمہارے زندہ اس کو پہنیں اور اس میں اپنے مردوں کو دفن کریں اور بے شک سفید بکری کا خون اللہ کے ہاں دو کالی بکریوں کے خون سے زیادہ عظمت والا ہے۔

طبرانی ابن عدی کامل بروایت ابن عباس

بکری بابرکت جانور ہے

ابن عدی نے فرمایا: اس کی سند میں حمرۃ النصیبی کذاب راوی ہیں الضعیفہ :۴۳۱، کشف الخفا :۳۳۳

۳۵۲۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری میں برکت ہے اور خوبصورتی اونٹ میں ہے۔(دیلمی بروایت انس)

۳۵۲۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھر میں ایک بکری ایک برکت ہے اور دو بکریاں دو برکتیں ہیں اور تین بکریاں تین برکتیں ہیں۔

بخاری الادب عقیلی ضعفا ابن جریر بروایت علی

کلام :......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۳۴۲۴ ضعیف الادب :۸۹

۳۵۲۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکری گھر میں برکت ہے اور مرغی گھر میں برکت ہے۔(مستدرک حاکم اپنی تاریخ میں بروایت انس)

الخیل

۳۵۲۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن اس شخص کو خراب نہیں کرتا جس کے گھر میں ایک عمدہ گھوڑا ہو۔(ابو یعلی طبرانی بروایت ابن علی)

کلام :......ضعیف ہے ضعیف الجامع :ص ۶۲۶۴۔

۳۵۲۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین گھوڑا سیاہ رنگ کا درھم کے برابر یا اس سے کم سفید پیشانی والا ناک کے کنارے سفید داغ والا تین سفید ٹانگوں والا، داہن ٹانگ بغیر سفیدی والا ہے اگر کالے رنگ کا نہ ہو تو اسی صفات والا سرخ سیاہ رنگ والا بہتر ہے۔

احمد بن حنبل ترمذی ابن ماجہ مستدرک حاکم بروایت ابوقتادہ

۳۶۲۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکتیں اس کے بال میں ہیں۔(طیالسی بروایت ابن عباس، النواضح: ۲۳۵۴)

۳۵۲۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکت اس کے بال میں ہے۔(احمد بن حنبل ابو داؤد ترمذی بروایت ابن عباس)

۳۵۲۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلائی قیامت کے دن تک گھوڑے کی پیشانی میں باندھی دی گئی ہے اور گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس

شخص کی طرح ہے جوخرچ کرنے میں اپنی ہتھیلی کھولے رکھے بند نہ کرے۔(طبرانی اوسط بروایت ابوھریرۃ)

۳۵۲۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھ دی گئی ہے۔

مالک، احمد بن حنبل بیھقی نسائی، ابن ماجہ بروایت ابن عمر، احمد بن حنبل بیھقی نسائی مستدرک حاکم، ابو داؤد بروایت بن عروۃ بن الجعد بخاری بروایت انس مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ، احمد بن حنبل بروایت ابوذر اور بروایت ابو سعید طبرانی بروایت اسودہ بن الربیع اور بروات النعمان بن سعدی اور بروایت ابو کبشہ

۳۵۲۴۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ ان کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھی دی گئی یعنی اجر اور غنیمت۔(احمد بن حنبل، بیھقی ترمذی نسائی بروایت عروۃ البارقی احمد بن حنبل مسلم نسائی بروایت جریر)

۳۵۲۴۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی اور برکت قیامت کے دن تک باندھ دی گئی ہے اور گھوڑے والوں کی اس پر مدد کی جاتی ہے گھوڑوں کو قلادہ پہناؤ اور ان کو تانت کا قلادہ نہ پہناؤ۔(طبرانی اوسط بروایت جابر)

۳۵۲۴۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانیوں میں برکت ہے۔(احمد بن حنبل بیھقی نسائی بروایت انس)

۳۵۲۴۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی اور کامیابی قیامت تک کے دن تک باندھ دی گئی نے اور گھوڑے والوں کی اس سے مدد کی جاتی ہے اور گھوڑے پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو صدقہ میں اپنا ہاتھ کھولنے والا ہے اور اس کا پیشاب اور اس کی لید قیامت کے دن اللہ کے ہاں گھوڑے والوں کے لئے جنت کی مشک سے ہوں گے۔(طبرانی بروایت عریب الملیکی)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۲۹۵۶

۳۵۲۵۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین ہیں رحمٰن کا گھوڑا شیطان کا گھوڑا انسان کا گھوڑا رہا رحمٰن کا گھوڑا تو وہ گھوڑا ہے جو اللہ کے راستے میں باندھا جائے اس کا چارہ اور اس کی لید اور اس کا پیشاب اس کے ترازو میں ہوگا اور رہا شیطان کا گھوڑا تو وہ گھوڑا جس پر جوا کھیلا جائے یا جس پر گھوڑ دور میں شرط لگائی جائے اور رہا انسان کا گھوڑا تو وہ گھوڑا جو انسان باندھتا ہے اپنا پیٹ چاہتا ہے پس وہ محتاجی سے پردہ ہے۔

احمد بن حنبل بروایت ابن مسعود

۳۵۲۵۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے لوگوں کے لئے ہیں وہ گھوڑا ایک شخص کے لئے اجر ہے اور ایک شخص کے لئے (محتاجی) کا پردہ ہے اور ایک شخص پر بوجھ ہو پس وہ شخص جس کے لئے گھوڑا اجر کا ذریعہ ہے تو وہ شخص ہے جس نے اس کو اللہ کے راستے میں باندھا ہو اور اس کے لئے (رسی کو) لمبا کیا ہو کسی چراگاہ میں یا باغ میں پس باغ یا چراگاہ کا وہ حصہ جو گھوڑے کو چلنے میں پہنچے تو وہ اس کے لئے نیکیاں ہونگیں۔

اور اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گزرے اور وہ پانی پیے اور گھوڑے والے کا پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو تو وہ اس کے لئے نیکیاں ہونگیں اور وہ شخص جس نے اس کو مالداری اور محتاجی سے پردے کے لئے اور پاکدامنی کے لئے باندھا ہو پھر اس نے ان کی گردنوں اور پیٹھوں اللہ کا حق نہیں بھلایا تو یہ اس کا پردہ ہوگا اور وہ شخص میں نے اس کو فخر اور دکھلاوے اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے باندھا ہو تو وہ اس کے لئے بوجھ ہوگا۔

مالک، احمد بن حنبل بیھقی ترمذی نسائی ابن ماجہ بروایت ابوھریرۃ

۳۵۲۵۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی سرخ سیاہ پیشانی میں بھلائی ہے۔

خطیب بغدادی بروایت احمد عباس اسنی المطالب: ۹۴۲

۳۵۲۵۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے لازم پکڑ رو اس لئے کہ اس کے پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھ دی گئی ہے۔

طبرانی ضیاء بروایت سوادہ بن الربع

الاکمال

۳۵۲۵۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلائی گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے دن تک باندی گئی گھورے پر خرچ کرنے والے کی مثال اس

شخص کی طرح ہے جو صدقے کے لئے ہاتھ کھولنے والا ہو۔(بیھقی بروایت ابوھریرة)

۳۵۲۵۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھ دی گئی ہے اور گھوڑے تین طرح کے ہیں اجر والا گھورا، بوجھ والا گھوڑا (محتاجی) سے پردے والا گھوڑا رہا حتاجی سے پردے کا گھوڑا وہ ہے جس کو کسی شخص نے با کدامنی عزت خوبصورتی کے حصول کے لئے لیا ہو اور اس نے ان کی پیٹھوں اور پیر کا حق تنگدستی اور مالداری میں نہ بھلایا ہو اور رہا اجر والا گھوڑا تو وہ ہے کہ جس کو کسی شخص نے اللہ کے راستے میں باندھا ہو تو اس کے پیٹ میں کوئی چیز غائب نہیں ہوگی مگر وہ اس کے لیے اجر ہوگا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بعد اور پیشاب کا بھی ذکر فرمایا اور وہ ایک واری میں ایک چکر یا دو چکر نہیں لگا تا مگر وہ اس کے ترازو میں ہوگا اور رہا بوجھ والا گھوڑا تو وہ ہے کہ جس کو کسی شخص نے لوگوں پر رعب اور تکبر کے لیے باندھا ہو تو اس کے پیٹ میں کوئی چیز غائب نہیں ہوگی تو وہ اس پر بوجھ ہوگا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی لید اور پیشاب کا بھی ذکر فرمایا اور وہ کسی وادی میں ایک چکر کا یا دو چکر نہیں لگائے گا مگر وہ اس پر بوجھ ہوگا۔(ھب بروایت ابوھریرة)

۳۵۲۵۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں قیامت کے دن تک بھلائی باندھی گئی ہے اور گھوڑے والے کی اس پر مدد کی جاتی ہے وہ شخص جس نے اللہ کے راستہ میں گھوڑا باندھا ہو تو اس پر خرچ اس شخص کی طرح ہے جس نے ہاتھ صدقہ کے لئے کھولے ہوئے ہوں اور بند کرے۔(ابن زنجویہ ابو عوانہ طبرانی، بغوی، ابن قانع بروایت سھل بن حنظلیہ)

۳۵۲۵۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی اور غنیمت قیامت کے دن تک باندھ دی گئی ہے ان کی پیشانیاں ان کی گرمی کپڑا ہیں اور ان کی دمیں ان کی مورچھل ہیں(طبرانی بروایت ابو امامہ)

۳۴۲۵۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں ہمیشہ قیامت کے دن تگ بھلائی باندھ دی گئی ہے سو جس نے اس کو اللہ کے راستہ میں تیاری کے لئے باندھا ہو اور اللہ کے راستہ میں اجر کی امید میں اس پر خرچ کیا ہو تو اس گھوڑے کا شکم سیر ہوتا اور بھوکا ہونا اور اس کا سیراب ہونا اور پیاسا ہونا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب اس کے ترازو میں ہوگا قیامت کے دن اور جس نے اکڑ اور خوشی اور دکھلاوے اور مشہوری کے لئے باندھا ہو تو اس کا شکم سیر ہوتا اور اس کا بھوکا ہونا اور اس کا سیراب ہونا اور پیاسا ہونا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں نقصان (کا ذریعہ) ہوگا۔(احمد بن حنبل العسکری الا مثال حلیة الا ولیاء الخطیب بروایت اسماء بنت یزید)

۳۵۲۵۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی ہے اور گھوڑے والوں کی اسی پر مدد کی جاتی ہے اور ان پر خرچ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے وج اپنا ہاتھ صدقہ دینے کے لئے کھولدے۔(ابن حبان مستدرک حاکم بروایت ابو کبشہ)

۳۵۲۶۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر گھوڑا احر ہے۔(ابن ابی شیبة بروایت عطا مرسلاً)

۳۵۲۶۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پر سرخ سیاہ سفید پیشانی والا سفید ٹانگوں والا گھوڑا لازم پکڑو۔(نسائی بروایت ابو وھب الجشمی)

۳۵۲۶۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی برکت اس کے سرخ نہ زردرنگ کے ہونے میں ہے، اور ان میں مبارک پیشانی والا وہ ہے وج ان میں سفید پیشانی اور سفید ٹانگوں اور داہیاں ہاتھ بغیر سفیدی والا ہو (طبرنی بروایت عیسیٰ بن علی عن ابیہ عن جدہ بروایت ابن عباس)

۳۵۲۶۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑے کی دم مت کاٹو! اس لئے کہ وہ اس کی مورچھل ہے اور اس کے پیشانی کے بال مت اکھیڑو اس لئے کہ وہ اس کی گرمی کا کپڑا ہے۔ابن ابی شیبة بروایت وضین بن عطا موسلاً ابن ابی شیبة بروایت عمر مر فوعاً

۳۵۲۶۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرا یہ گھوڑا دریاء ہے۔(طبرانی بروایت ابن مسعود)

اونٹ

۳۵۲۶۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ اونٹ والے کے لئے عزت ہے اور بکریاں برکت ہے اور بھلائی قیامت کے دن تک گھوڑے کی پیشانی میں باندی گئی ہے(ابن ماجہ بروایت عروة البارقی)

۳۵۲۶۶س......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ میں خوبصورتی ہے اور بکری میں برکت ہے اور گھوڑا کہ اس کی پیشانی میں بھلائی ہے۔
الشیرازی القاب بروایت انس

مکڑی

۳۵۲۶۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مکڑی کو ہماری طرف سے بہتر بدلہ عطاء فرمائے اس لئے کہ اس نے مجھ پر پر جالا بنایا تھا۔
ابو سعد السمان اپنی مسلسلات میں مسند الفردوس بروایت ابو بکر

پرندوں کے فضائل

کبوتر اور مرغ

۳۵۲۶۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ کو لو، اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہو تو شیطان اس کے قریب نہیں جاتا اور نہ جادوگر آتا اس گھر کے اردگرد میں (طبرانی اوسط، بروایت انس)
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۹۱، الکشف الالٰہی:۹
۳۵۲۶۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان: اس لئے کہ یہ جن کو تمہارے بچوں سے غافل کریں گے۔
الشیرازی فی الاتعاب خطیب بغدادی مسند الفردوس بروایت عباس ابن عدی کامل بروایت انس
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۹۵ الکشف الالٰہی:۱۲۶
۳۵۲۷۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کی آواز عاذ ہے اور اس کا اپنے پروں کو مارنا اس کا رکوع اور اس کا سجدہ ہے۔
ابو الشیخ العظمة بروایت ابوہریرة ابن مردویہ بروایت اعائشہ
۳۵۲۷۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کو برا نہ کہو! اس لئے کہ وہ نماز کے لئے جگاتا ہے (ابوداؤد بروایت زید بن خالد الاسرار المرفوعة ۴۱۱)
۳۵۲۷۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس لئے کہ اس نے فرشتے کو دیکھا اور جب تم گدھے کی آواز کو سنو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو شیطان سے اس لئے کہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔
احمد بن حنبل بیھقی، ترمذی، ابوداؤد بروایت ابوہریرة
۳۵۲۷۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے۔ (ابن قانع بروایت ایوب بن عتبه)
کلام:......الاسرار المرفوعة ع ۴۱۱، التحذ ث:۲۶۸)
۳۵۲۷۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا دوست ہے اور اللہ کے دشمن کا دشمن ہے۔
ابو بکر برقی بروایت ابو زید الانصاری الاسرار المرفوعة ۴۱۱
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع:۳۰۲۶
۳۵۲۷۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغا میرا دوست ہے اور میرے دوست کا دوست ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے۔
الحارث بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس، الموضوعات: ۴۱۳
۳۵۲۷۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے اور اللہ کے دشمن کا دشمن ہے اپنے مالک کے گھر کی چوکیداری کرتا ہے اور سات

گھروں کی۔(ابغوی بروایت خالد بن معدان)(الا تقان: ۷۹۹ التنزیۃ: ۲۵۰۲)

۳۵۲۷۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید اور شاخ شاخ کافی والا مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست جبرائیل علیہ السلام کا دوست ہے۔ اپنے مالک کے گھر اور پڑوس کے ۱۶ گھروں کی چوکیدای کرتا ہے چار دائیں چار بائیں اور چار آگے او چار پیچھے۔

عقیلی فی ضعفاء ابو الشیخ العظمة بروایت انس الا سر ارا لمر فوعة ۴۱۱ التنزیة: ۲۴۹۲

۳۵۲۷۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ نماز کا اعلان کرتا ہے اور جس نے سفید مرغ لے لیا تو اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی گئی ہر شیطان جادوگر اور کاھن کے شر نے سے۔(طبرانی بروایت ابن عمر الا سوار المر فوعة ۴۱۲ تذکرۃ الموضوعات: ۱۵۳)

۳۵۲۷۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ میرا دوست ہے اور میرے دوست کا دوست ہے اور میرے دشمن کا دشمن ہے اور وہ اپنے مالک اور اس کے اردگرد کے نو گھروں کی حفاظت کرتا ہے۔(الحارث بروایت ابو زید الا تصاری)

کلام:......ضعیف یہ ہے ضعیف الجامع: ۳۰۲۸۔الشذ رۃ ۴۳۸۔

اکمال

۳۵۲۸۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ایک مرغ ہے جس کے پنجے پکی زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے دوہری کی ہوئی ہے اور اس کے دونوں پر ہوا میں ہیں جن کے ذریعے ہر رات کی سحر میں پھر پھڑ اتا ہے کہتا ہے قدوس کی تسبیح بیان کرو ہمارا رب رحمان ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔(ابو لشیخ العظمه بروایت ثو بان)

۳۵۲۸۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ایک مرغ ہے جس کے دونوں پر زبر جد موتی اور یاقوت کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اس کا پر مشرق میں اور ایک سر مغرب میں ہے اور اس کے پنجے نیچے زمین میں ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے دوہرا کیا ہوا ہے پس جب سحر اعلیٰ ہو تو وہ اپنے دونوں بروں کے ذریعے پھر پھڑاتا ہے پھر کہتا ہے ہمارا رب اللہ بہت پاکیزہ بہت مقدس ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں پس اس وقت مرغ ربنے پروں کو مارتا ہے اور چیختا ہے پس جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے اپنے پر سمیٹ لے آور اپنی آواز پیسٹ کر پر آسمانوں اور زمین والے یہ جانلیں گے کہ قیامت قریب ہو چکی ہے۔(ابو الشیخ بروایت ابن عمر اللالی: ۶۲۱)

۳۵۲۸۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ایک مرغ ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور اس کے پر ہوا میں نہیں اور اس کے نیچے زمین ہے سو جب سحر اور نمازوں کی آذان کا وقت ہو تو وہ اپنے پر ہلاتا ہے اور تسبیح کے ساتھ پھڑ پھڑاتا ہے پس مرغ کی تسبیح تسبیح کے ساتھ اس کا جواب دیتا ہے۔(طبرانی بروایت صفوان)

۳۵۲۸۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے اجازت دی کہ میں ایک ایسے مرغ کے بارے میں بتاؤں کہ جس کی ٹانگیں زمین میں اور اس کی گردن عرش کے نیچے دوہری کسی ہوئی ہے اور وہ کہتا ہے **سبحانک ما اعظم شانک** پھر اس کا جواب دیا جاتا ہے وہ شخص یہ نہیں جانتا جو مجھ پر جھوٹی قسم کھائے۔(ابو شیخ العظمه طبرانی اوسط مستدرک حاکم بروایت ابوهریرة)

۳۵۲۸۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ایک مرغ ہے جس کی ٹانگیں سرحدوں میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے لپٹی ہوئی ہے جب رات کا وقت ہوتا ہے تو وہ چیخ کر کہتا ہے سبوح قدس پر مرغ چیختے ہیں۔(ابن علی کامل بیہقی اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے بروایت جابر)

۳۵۲۸۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آوازوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں مرغ کی آواز اور اسی شخص کی آواز جو قرآن پڑھے اور سحر کے وقت استغفار کرنے والوں کی آواز (دیلمی بروایت ام سعد بنت زید بن تابت)

۳۵۲۸۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ یہ وقت کا اعلان کرتا ہے۔(طبرانی بیهقی بروایت ابن مسعود)

۳۵۲۸۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرغ کو گالی نہ دو کیونکہ یہ نماز کی طرف بلاتا ہے۔

طحاوی عبد بن حمید ابن حبان الحکیم هب بروات ابن مسعود ذخیرة الحفاظ :۵۰۹۵ ٦

۳۵۲۸۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید مرغ کو گالی نہ دواس لئے کہ میں میرادوست ہے اور میں اس کا دوست بھی اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا اگر انسان جان لیتے کہ اس کی نزدیکی میں کیا ہے تو اس کا گوشت اور اس کا پر سونے اور چاندی کے بدلے خریدتے آور وہ جنات کو اپنی لمبی آواز سے دھتکارتا ہے۔(ابو شیخ العظمه بروایت ابن عمر)

۳۵۲۸۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسکو بن نہ کرواور نہ اسکو برا کہو کیونکہ وہ نماز کی طرف بلاتا ہے یعنی مرغ (احمد بن حنبل طبرانی سعید بن منصور بروایت زید بن خالد الجهنی ابو شیخ العظمة بروایت ابن عباس طبرانی بروایت ابن مسعود)

پرندوں کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۲۹۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے پرندے تیرے خوشخری ہو درخت کی طرف ٹھکانہ بناتا ہے اور پھل کھاتا ہے اور غیر حساب تک رہتا ہے۔(مستدرک حاکم اپنی تاریخ میں بروایت انس)

کبوتر کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۲۹۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کبوتروں دل کو اپنے گھروں میں بناؤ اس لئے کہ یہ تمہارے بچوں سے جنوں کو غافل کرتا ہے۔(شیرازی القاب خطیب بغدادی بروایت اجن عباس ابن علی کامل بروایت نس یہ حدیث رقم ۳۵۲۶۹ میں گذر چکی ہے الاسرار المرفوعہ ۲۴۷ اسنی المطالب:۴۲)

ٹڈی

۳۵۲۹۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اللہ تعالیٰ نے ان کو ٹڈی کھلائی۔(عقیلی ضعفاء بروایت ابوهریرة)

اکمال

۳۵۲۹۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریم بنت عمران نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ ان کو ایسا گوشت کھلائے کہ جس میں خون نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ٹڈی کھلائی۔(اتو انہوں نے عرض کیا اے اللہ اس کو بغیر کمینگی کے زندہ رکھ اور اس کی اولاد کو عام ہوئے بغیر۔(ابوداؤد طبرانی بیہقی بروایت ابوامامہ باھلی ذھبی نے فرمایا اس کی اسناد پہلی حدیث کی اسناد سے زیادہ صاف ستھری ہے)

۳۵۲۹۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹڈی کو قتل نہ کرو کیونکہ اللہ الاعظم کا لشکر ہے۔(البغوی اور ابن مصر کی اپنی امالی میں بروایت ابوزھیر المیری)

۳۵۲۹۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہزار مخلوقیں پیدا کی ہیں ان میں چھ سو سمندر ہیں چار سو خشکی میں ان امتوں میں سب سے پہلے ھلاک ہونے والی ٹڈی ہے سو جب ٹڈی ہلاک ہو جائے گی تو امتیں لڑی میں پرئی ہوئی موتیوں کی طرح ہے دے ایک دوسرے کے پیچھے جائینگی جب وہ ختم ہو۔(الحکم ابویعلی ابوشیخ العظمہ بیہقی اور انہوں نے اس کو ضعیف قرار دیا بروایت ابن عمر)

عنقاء کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۲۹۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پہلے زمانے میں ایک پرندہ پیدا فرمایا جس کو عنقاء کہا جاتا ہے تو حجاز کی زمین میں اس کی نسل بڑھ

گئی وہ بچوں کو اچک کر لے جاتا تھا تو انہوں نے اس کی شکایت خالد بن سنان سے کی اور وہ نبی ہے جو عین کے بعد بنی عبس سے ظاہر ہوئے تو انہوں نے اس کے لئے بددعا کی کہ اس کی نسل ختم ہوجائے میں اس کی تصویر بچھونوں میں باقی رہی۔(المسعودی مروج الذھب بروایت ابن عباس)

بسو کا ذکر اکمال

۳۵۲۹۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسکو لعنت نہ کرو اس لئے کہ اس نے انبیاء علیہم السلام کو صبح کی نماز کے لئے خبردار کیا یعنی بسو۔

الحکیم بیھقی بروایت انس

دسواں باب......درختوں اور پھلوں، نہروں اور کھجور کے فضائل

اس میں انگور اور خربوزہ کا ذکر بھی ہے

۳۵۲۹۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسا درخت دبتاؤ جو مسلمان مرد کی طرح ہو جس کے نہ پتے جھڑتے ہیں اور نہ یہ اور نہ یہ اور اس کا پھل ہر وقت آتا ہے یہ کھجور کا درخت ہے۔(بخاری بروایت ابن عمر)

۳۵۲۹۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال ہے تم مجھے بتاؤ وہ کیا ہے، فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔(احمد بن حنبل بیھقی ترمذی بروایت ابن عمر)

۳۵۳۰۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی عمۃ نخلہ کی حفاظت کرو، اس لئے کہ وہ آدم علیہ السلام کی مٹی کے پیچھے ہوئے سے پیدا کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس درخت سے زیادہ کوئی مکرم نہیں جس کے نیچے مریم بن عمران پیدا ہوئیں سو تم اپنی بچہ والی عورتوں کو کھجی کھلاؤ سو اگر کھی نہ ہو تو چھوارے کھلاؤ۔(ابو یعلی ابن ابی حاتم عقیلی ضعفاء ابن کل کا مل ابن اسنی ابو نعیم طلب میں ابن مردوے بروایت علی)

۳۵۳۰۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو پسند فرماتے ہیں جو کھجور کو پسند فرمایا ہے۔(طبرانی ابن علی کامل، بروایت ابن عمرو ضعیف ھے ضعیف الجامع: ۱۷۲۶)

۳۵۳۰۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔

احمد بن وحنبل مسلم ترمذی ابو داؤد ابن ماجه بروایت عائشه

۳۵۳۰۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس گھر کی طرح ہے جس میں کھانا نہ ہو۔(ابن ماجه بر وایت ابن سلمی)

۳۵۳۰۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور، انار، انگور، آدم علیہ السلام کی گئی سے بچے ہونے سے پیدا گئے گئے۔

تاریخ ابن عساکر بروایت ابو سعید

۳۵۳۰۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور مسلمان کا اچھا تحفہ ہے۔(خطیب بغدادی بروایت فاطمه ضعیف ھے ضعیف الجامع: ۵۹۲۹)

۳۵۳۰۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور اور درخت اسکے اہل پر اور ان کے پیچھے اور ان کے بعد لوگوں پر برکت ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے ہوں۔(طبرانی بروایت حسن بن علی ضعیف ھے ضعیف الجامع: ۵۹۸۸)

۳۵۳۰۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ گھر بھوکے نہیں ہوتے جس کے پاس کھجور ہو۔(مسلم بروایت عائشه)

۳۵۳۰۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوۃ (کھجور) جنت کے پھل میں سے ہے۔ ابو نعیم طب میں بروایت بریدہ ذخیرۃ الحفاظ: ۳۵۷۵
کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۸۵۱)

۳۵۳۰۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ صخرۃ اور شجرہ جنت میں سے ہیں۔ احمد بن حنبل ابن ماجہ مستدرک حاتم بروایت رافع بن عمرو المزنی ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۳۸۵۲

۳۵۰۳۱۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی ربیع انگور اور خربوزہ ہے۔ (ابو عبد الرحمن السلمی کتاب الا طعمه اور ابو عمر لو قابی کتاب البطیخ، مسند الفر دوس بروایت ابن عمر الا سر ارا لمر فوعه ۴۱۰ اسنی المطالب: ۷۰۱)

اکمال

۳۵۳۱۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار نے۔ (سب چیزوں سے) انکار کردیا سوائے کھجور کی محبت کے۔ (ابو یعلی بروایت انس)

۳۵۳۱۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضار کی کھجور سے محبت کو دیکھو! (احمد بن حنبل مسلم بروایت انس)

۳۵۳۱۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی بیویوں کو حالت نفاس میں کھجور کھلاؤ اس لے کہ وہ عورت جس کا نفاس میں کھجور کھانا ہوتو اس کا بچہ بردباد پیدا ہوگا اس لے کہ یہ کھجور مریم (رضی اللہ عنہا) کی غذا جس وقت انہوں نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو جن اور اگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کوئی کھانا ان کے جانتے تو وہ ان کو کھلاتے (خطیب بغدادی بروایت سلمۃ بن قیس اس کی سند میں داؤد بن سلیمان الجرجانی کذاب راوی ہے الاسرار المرفوعۃ ۴۱۹ تذکرہ الموضوعات: ۱۵۱۔۱۵۲)

۳۵۳۱۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تاز کھجور آئے تو مجھے مبارک باد دو اور جب چلی جائے تو تعزیت کرو۔ (ابن لال مکارم اخلاق میں بروایت انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا اکٹھے)

۳۵۳۱۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے زمین جس وقت تم بیٹھے میری لئے بلند کی گئیں تو میں نے اس کے قریب سے دور تک دیکھا تو تمہاری کھجوروں میں سے بہتر برنی ہیں جو بیماری کو دور کرتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں۔ (مستدرک حاکم تعب بروایت انس)

۳۵۳۱۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر قیامت قائم ہو اور تم میں سے ایک کے ہاتھ میں کھجور کا کھڑا ہوا درخت ہو تو اگر وہ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ وہ کھڑا نہ ہو یہاں تک کہ اس کو اگا دے تو وہ اس کو اگا لے۔

طحاوی احمد بن حنبل عبد بن حمید بخاری الادب ابن منیع ابن ابی عمر بر ابن جریر سعید بن مستور بروایت هشام بن زید بن انس عن جده

۳۵۳۱۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی مثال ہے تو تم مجھے بتاؤ وہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں بتا دیجئے وہ کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے (احمد بن حنبل بخاری مسلم تر مذی بروایت ابن عمر)

یہ حدیث رقم: ۳۵۲۹۹ میں گذر چکی ہے

۳۵۳۱۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کھجوروں میں سے بہتر کھجور برنی ہے جو بیماری کو دور کرتی ہے اور اس میں کوئی بیماری نہیں۔ (ابن عدی کامل بروایت علی مستدرک حاکم بروایت ابو سعید عقیلی ضعفاء بروایت انس بخاری اپنی تاریخ بن میں الرویانی ابن عدی کامل هب سعید بن مذ صو ر بروایت بریدۃ علامہ ابن الجوزی نے اس کو موضوعات میں ذکر غلطی کی ہے الا لحاظ: ۲۸۵ التعقبات: ۳۱)

۳۵۳۱۹......رسول اللہ نے فرمایا: کھجور کا درخت اچھا مال ہے جس کی جڑ مضبوط قحط میں کھلانے والا۔ (الر امهر.مزی الا مثال بطریق علی بن الموصل وادی القری میں سے بروایت موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی ابن الحسین بن علی عن آبائه)

۳۵۳۲۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔ (احمد بن حنبل مسلم بروایت عائشه)

۳۵۳۲۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ الجذامی میں برکت عطاء فرمائے اور اس باغ میں جس سے یہ نکلا۔

طبرانی بروایت هر ماس بن زیادة

۳۵۳۲۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جدامی میں برکت عطاء فرما۔(طبرانی بروایت ھر ماس بن زیادۃ)

۳۵۳۲۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تو ان کو ہر چیز کی کاریگری سکھائی اوران کو جنت کے پھلوں سے توشہ دیا سو تمہارے یہ پھل جنت کے پھلوں میں سے ہیں علاوہ اس کے کہ تمہارے پھل بدل جاتے ہیں اور جنت کے پھل نہیں بدلتے۔(بزار طبرانی، بروایت ابو موسیٰ)

انار کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۲۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے مادہ اناروں میں سے کوئی انار نہیں مگر اس میں جنت کے انار کے دانہ کے ساتھ اس کو قلم کیا جاتا ہے۔(ابن عدی کامل تاریخ ابن عساکر بروایت ابن عباس اور ابن عدی نے کہا: یہ حدیث باطل ہے الاتقان: ۱۶۵۹الاسرار المرفوعۃ۔

بیری کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۲۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے جب آدم (علیہ السلام) کو زمین کی طرف اتارا سب سے پہلا وہ پھل انہوں نے زمین کے پھلوں میں سے کھایا وہ بیری کا پھل ہے۔(بیر)(الخطیب بروایت ابن عباس)(المتناھیۃ: ۱۰۸۸)

پیلو کے پکے ہوئے پھل......اکمال میں سے

۳۵۳۲۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس میں سے کالے کو لازم پکڑو یعنی پیلو کے پکے ہوئے پھلوں میں سے اس لئے کہ اس میں عمدہ ہے میں اس کو چن لیتا تھا جب میں بکریاں چراتا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ بھی بکریاں چراتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جی ہاں! اور ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں۔(احمد بن حنبل بخاری مسلم ابن سد بروایت جابر)

حنا کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۲۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حنا جنت کے ایمان سے مشابہت رکھتا ہے (طبرانی بروایت ابن عباس) راوی نے کہا: نبی ﷺ کے پاس جناء کا پھول لایا گیا تو فرمایا: راوی نے آگے یہ حدیث ذکر کی۔

بنفشہ کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۲۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنفشہ کی فضلیت باقی تیل پر ایسی ہے جیسے میری فضلیت باقی لوگوں پر (الخطیب بروایت ابو ہریرۃ الخطیب بروایت انس اور فرمایا یہ حدیث منکر ہے اللآ لی: ۲۷۸۲)

۳۵۳۲۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنفشہ کی فضلیت باقی تیل پر ایسی ہے جیسے اسلام کی فضلیت باقی دینوں پر (طبرانی بروایت محمد بن علی بن حسین بن علی ابیہ عن جدہ) ابن کثیر نے جامع المسانید میں فرمایا یہ حدیث بہت منکر ہے اور ابن درجہ نے فرمایا تمام طرق سے یہ حدیث موضوع ہے الموضوعات ۶۵۳)

۳۵۳۳۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنفشہ کے تیل کی فضلیت باقی تیل پر ایسی ہے جیسے میری فضلیت باقی مخلوق پر گرمیوں میں ٹھنڈا اور سردیوں میں گرم ہے۔(ابن حبان ضعفاء میں بروایت ابوسعید علامہ ابن الجوزی نے ان تین حدیثوں کو موضوعات میں ذکر کیا ہے)

کاسنی کا ذکر......اکمال میں سے

۳۵۳۳۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاسنی کے ہر پتے پر جنت کے پانی کا ایک دانہ ہے۔(ابن عدی کامل بیہقی انہوں نے اس ضعیف قرار دیا ہے، بروایت جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ)

۳۵۳۳۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاسنی کے پتوں میں سے ہر پتے پر جنت کے پانی میں سے ایک قطرہ ہے۔(طبرانی بروایت محمد بن علی ابن الحسین عن ابیہ عن جدہ، ابن کثیر نے فرمایا: یہ بہت منکر ہے ابن دیمہ نے کہا: موضوع ہے الاسوار المرفوعۃ: ۴۱ کشف الخفاء: ۴۱۳)

مسور کی دال......اکمال میں سے

۳۵۳۳۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مسور کی دال کو لازم پکڑو! اس لئے کہ مسور انبیاء (علیہم السلام) کی زبان پر اس کی تقدیس بیان کی گئی۔

ابونعیم بروایت واثلہ

نہریں

۳۵۳۳۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت سے چار نہریں چلائی گئیں فرات، نیل سیحان اور جیسحان۔(احمد بن حنبل بروایت ابوہریرۃ)

۳۵۳۳۵......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی نہروں میں سے ثار نہریں ہیں: سیحان: جیسحاں نیل اور فرات۔

الشیرازی الالقاب بروایت ابوہریرۃ

۳۵۳۳۶......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیل جنت سے نکلتی ہے اور اگر تم کلی کرنے کے وقت اس میں تلاش کرو تو اس میں جنت کے پتے پا سکتے ہو۔

ابو الشیخ، العظمۃ بروایت ابوہریرۃ

۳۵۳۳۷......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں مگر اس میں جنت کی برکت کے مثقال فرات میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔

ابن مردویہ بروایت ابن مسعود

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۲۲۶، الکشف الالٰہی: ۸۴۱۔

۳۵۳۳۸......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی دو نہریں ہیں! نیل اور فرات۔(الشیرازی بروایت ابوھریرۃ)

۳۵۳۳۹......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر روز فرات جنت کی برکت کے مثقال نازل ہوتے ہیں۔(خطیب بغدادی بروایت ابن مسعود)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۶۴۴۶، الضعیفہ: ۱۶۰

۳۵۳۴۰......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سیحان جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی نہروں سے ہیں۔(مسلم بروایت ابوھریرۃ)

۳۵۳۴۱......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر جہنم میں سے ہے۔(ابو مسلم الکجی اپنی سنن میں مستدرک حاکم بیہقی بروایت یعلی بن امیۃ)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۲۳۶۶۔

اکمال

۳۵۳۴۲......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیل فرات دجلہ، سیحان، اور جیحان جنت کی نہروں سے ہیں۔(الخطیب بروایت ابوہریرہ)

۳۵۳۴۳......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں فرشتوں میں سے افضل نہ بتاؤں؟ جبرائیل (علیہ السلام) ہیں اور انبیاء علیہم السلام میں افضل آدم علیہ السلام ہیں اور دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے اور مہینوں میں افضل رمضان کا مہینہ ہے اور راتوں میں افضل لیلۃ القدر ہے اور عورتوں میں افضل مریم بنت عمران۔رضی اللہ عنہا) ہیں۔(طبرانی بروایت ابن عباس)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع :۲۱۵۷،العضیفہ :۴۴۶

۳۵۳۴۴......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے سرادار آدم علیہ السلام ہیں اور عرب کے سردار محمد (ﷺ) اور روم کے سردار صہیب ہیں فارس کے سردار سلمان ہیں اور حبشہ کے سردار بلال ہیں اور پہاڑوں کا سردار طور سیناء ہے اور درختوں کا سردار بیری کا درخت ہے اور مہینوں کا سردار محرم ہے اور دنوں کا سردار جمعہ ہے اور کلام کا سردار قرآن ہے اور قرآن کا سردار بقرہ ہے اور بقرہ کا سردار آیت الکرسی ہے خبردار! اس میں پانچ کلمات ہیں ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔(مسند الفردوس بروایت علی)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۲۶ کشف الخفاء :۱۵۰۴

قسم افعال میں فضائل کی کتاب

رسول اللہ ﷺ فضائل کا باب

اس میں رسول اللہ کے معجزات اور غیب کی خبریں بتانے کا ذکر

۳۵۳۴۵......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) شفاء بنت عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے دو قاصدوں سے نے فرمایا: جب کسری نے ان کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا میرے رب عزوجل نے رات کے پانچ گھنٹے گذرنے کے بعد تمہارے خدا کو مار دیا اس کے بیٹے شیرویہ نے اس کو قتل کیا ہے، اللہ نے اس کو ان پر غلبہ دیا تم اپنے ساتھی سے جا کر کہو! اگر اسلام لے آئیں تو میں آپ کو وہ (علاقے) دے دوں گا جو آپ شہر میں آپ کے ماتحت ہیں، اور اگر آپ ایسا نہ کریں تو اللہ تعالیٰ آپ سے بے پرواہی کرے گا۔اس کی طرف لوٹ جاؤ! اس کو یہ بتا دو! (دیلمی)

مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ

۳۵۳۴۶......اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ اللہ قریش پر بارش برسائے وہ تو ھلاک ہو چکے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان پر بارش نازل فرما! سو ان پر بارش برسائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ابوطالب زندہ ہوتے تو وہ اس بات سے ہم سے خوش ہو جائے خود وہ دیکھتے۔تو ایک شخص نے کہا، اے اللہ کے رسول گوں کہ آپ ان کا یہ قول مراد لے رہے ہیں وہ سفید کہ جس کے چہرے کے ذریعہ بادل سے بارش مانگی جاتی ہے دو یتیموں کا فریدرس اور مسکینوں کی عزت تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔(الخطیب المتفق المتفرق)

۳۵۳۴۷......(ایضاً) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب لڑائی سر ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بچتے اور بہادر وہی ہے جس کے ذریعہ۔

ابن ابی شیبة

۳۵۳۴۸......(ایضاً) براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ نے ساتھ ایک سفر میں تھے اور اہم ایک کم پانی والے

کنویں کے پاس آئے سلمان بن مغیرہ نے کہا کنواں کم ہے اور دمۃ کم پانی والے کو کہتے ہیں تو ہم سے چھ وہاں اترے میں ان میں چھٹا تھا یا فرمایا سات اور میں ان میں سے ساتواں تھا پانی لینے کے لئے سلیمان نے کہا: مامۃ وہ لوگ جو پیالے میں پانی پیتے ہیں ہم نے ڈول ڈالا اور رسول اللہ ﷺ کنویں کے کنارے پر تھے تو ہم نے اس میں آدھا یا فرمایا اس کے دو تہائی کے قریب یا اس کے برابر تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا، آپ نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور جو اللہ نے چاہا کہ فرمائیں آپ نے فرمایا، پھر دوبارہ اس کنویں میں وہ ڈول اور جو پانی اس میں تھا ڈالدیا تو میں نے ہم میں سے کو دیکھا کہ وہ ڈوبنے کے خوف سے اس نے کپڑے سے نکالا پھر نہر جاری ہوگئی ساحت کے الفاظ یا ساخت کے الفاظ بیان فرمائے۔

طبرانی مجمع الزوائد ۸ ۳۰۰

۳۵۳۴۹..... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ: آپ نے زمانہ جاہلیت میں کوئی حرام کام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن میں دو وعدوں کی جگہ پر تھا: ان میں سے ایک تو مجھ پر نیند غالب ہوگئی تھی اور رہا دوسرا تو قصہ گو نے مجھ پر غلبہ پالیا تھا۔ (تاریخ ابن عساکر)

۳۵۳۵۰..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت زید بن وھب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میرے پاس یمن سے ایک وفد آیا، ان میں سے ایک شخص نے بیان کیا اپنے بیان میں اس نے کہا: اس شخص کی فرمانبرداری رب تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے اور اس کی نافرمانی رب تعالیٰ کی نافرمانی ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: آپ نے جھوٹ بولا یہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں، جن کی فرمانبرداری رب تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے اور ان کو نافرمانی رب تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ (تاریخ ابن عساکر)

۳۵۳۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے اپنے بال پکڑے ہوئے تھے فرمارہے تھے جس نے میرے بالوں میں سے ایک بال کو (بھی) تکلیف پہنچائی اس پر جنت حرام ہے۔ (ابوالحسن بن المفضل نے مسلسلات میں بیان فرمایا)

۳۵۳۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا اور آپ نے اپنا ایک بال پکڑا ہوا تھا تو فرمایا جس نے میرے ایک بال کو تکلیف پہنچائی اسنے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر آسمانوں کے برابر اور زمین کے برابر لعنت فرمائی اللہ تعالیٰ اس سے نہ مال خرچ کرنا نہ انصاف قبول فرمائیں گے۔ (تاریخ ابن عساکر ابن الفضل نے اپنی مسلسلات میں اس کو ذکر فرمایا)

۳۵۳۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رویات ہے فرمایا: جب ہم خیبر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ مشرکین سے قتال کی وجہ سے بیدار رہے جب کل کا دن ہوا اور عصر کی نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر میری گود میں رکھا اور سو گئے نیند گہری ہوگئی تو آپ بیدار نہیں ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو جب سورج غروب ہونے کے ساتھ آپ بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عصر کی نماز اس بات کو ناپسند کرتے ہوتے نہیں پڑھی کہ میں آپ کو آپ کی نیند سے بیدار کردوں گا رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا اے اللہ آپ کے بندے نے ابن ذات کا آپ نے نبی پر صدقہ کیا ہاتھ اس پر آپ سورج کے طلوع کو لوٹا دیں، تو میں نے سورج کو دیکھا فوراً عصر کے وقت میں واض: روشن ہوگیا یہاں تک میں اٹھا پھر وضوء کیا پھر نماز پڑھی پھر وہ غروب ہوگیا۔ (ابوالحشن ساداان الفضلی العرقی نے کتاب دوالشمس میں بروایت ھارون بن سعد روایت کیا)

نماز فرض ہونے کا تذکرہ

۳۵۳۵۴..... حضرت زید بن علی اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کو اس رات اذان سکھائی گئی اور آپ پر نماز فرض کی گئی جس میں آپ کو معراج پر لے جانا گیا۔ (ابن معردویہ)

۳۵۳۵۵...... (مسند اسماء بن عمیر رضی اللہ عنہ) بنی معاویہ میں دشمنی تھی رسول اللہ ﷺ ان کے درمیان صلح کرنے تشریف لے گئے تو آپ ﷺ ایک قبر کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا: تو نے نہیں جانا تا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا تو فرمایا: اس سے میرے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ (طبرانی بروایت بشیر الحارثی ذخیرۃ الخفا: ظ ۴۲۰۳)

۳۵۳۵۶...... حضرت قتادۃ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عتیبہ بن عبدالعزی ابولھب نے شادی کی اس نے ان کے ساتھ زفاف نہیں کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو نبوت مل گئی اور رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ عنہ عتیبہ کے بھائی عتبہ کے نکاح میں تھیں، جب اللہ تعالیٰ نے سورۃ لھب (تبت یدابی لھب) نازل فرمائی تو ابولھب نے اپنے دونوں بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے کہا: میرا سر تم دونوں کے سر سے حرام ہے اگر تم دونوں محمد ﷺ کی بیٹیوں طلاق نہ دو! نبی ﷺ سے عتبہ نے رقیہ رضی اللہ عنہ کو طلاق کا پوچھا اور رقیہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کا سوال کیا اس سے عتبہ سے اس کی ماں جو حمالۃ الحطب کا مصداق ہے نے کہا: اے بیٹے! اس کو طلاق دے اس لئے کہ یہ صابی ہوگئی تو اسنے ان کو طلاق دے دی اور عتبہ نے ام کلثوم ﷺ کو اور نبی ﷺ کے پاس آیا جس وقت وہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے علیحدہ ہوگیا اور کہا: میں نے آپ کے دین کا انکار کیا اور آپ کی بیٹی سے علیحدہ ہوگیا آپ مجھ سے محبت نہ کریں اور نہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں پھر آپ پر حملہ کیا اور ان کی قمیص پھاڑ دی اور وہ شام تجارت کے لئے جارہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار! میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے کتے کو تجھ پر مسلط کرے پھر وہ قریش کی ایک جماعت کے ساتھ نکل گیا یہاں تک انہوں نے شام کی ایک جگہ جسے زرقاء کہا جاتا ہے رات کے وقت پڑاؤ ڈالا تو ان پر شیر نے اس رات چکر لگا عتیبہ کہنے لگا: اے میری ماں کی ہلاکت! وہ اللہ کی قسم! مجھے کھائے گا جس طرح محمد ﷺ نے مجھ پر بددعا کی خبردار! میرا قاتل ابوکبشہ کا بیٹا ہے اور وہ مکہ میں ہے اور میں شام میں ہوں تو لوگوں کے سامنے شیر نے اس پر حملہ کیا اور اس کے سر کو پکڑ اور سخت چبایا اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے رقیہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا اور ان کے ہاں وفات پائی اور ان کی کوئی اولاد نہ ہوئی۔ (تاریخ ابن عساکر)

رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور دلائل نبوت:

۳۵۳۵۷...... عیسیٰ بن یزید سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کعبہ کے صحن میں بیٹھا ہوا تھا اور عمرو بن نفیل بیٹھے ہوئے تھے امیہ بن الصلت ان کے پس سے گذرا اور کہا: اے خیر کی متلاشی آپ نے کیسے صبح کی! انہوں نے کہا: خیریت سے تو اس نے کہا: آپ نے پالیا؟ اس نے کہا نہیں پھر اس نے کہا: قیامت کے دن سارے دین ہلاکت کا ذریعہ ہوں گے سوائے اس دین حنفیت کے جس کا اللہ نے فیصلہ فرمایا ہے وہ نبی جس کا ہم سے یا تم میں سے (ہونے کا) انتظار کیا جارہا ہے اور میں نے اس سے پہلے کبھی کسی نبی کے بارے میں نہیں سنا جس کا انتظار کیا جارہا ہے جس کو بھیجا جائے گا تو میں نکلا ورقہ بن نوفل کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا وہ بہت آسمان کے طرف دیکھتے تھے اور ان کے سینے سے بہت غم کی آواز آتی تھی پھر میں نے ان سے کھڑے ہونے کا کہا اور ان کو سارا قصہ بیان کیا تو انہوں نے کہا جی ہاں اے میرے بھتیجے ہم اہل کتاب اور علماء ہیں مگر یہ نبی جس کا انتظار کیا جارہا ہے عرب کے درمیانے نسب والے قبیلے سے ہوگا اور مجھے نسب کا علم ہے آور آپ کی قوم درمیانی نسب والی ہے۔ میں نے کہا اے میرے چچا نبی کیا کہے گا تو انہوں نے کہا کہ وہ وہ باتیں کہے کا جو اسے کہی جائے گی نہ تو وہ ظلم کرے گا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو میں ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی۔ (تاریخ ابن عساکر یہ حدیث منقطع ہے)

۳۵۳۵۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا کہ آپ ہمیں تنگی کے وقت کی حالت کے بارے میں بتائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سخت گرمی کے عالم میں تبوک کی طرف نکلے ہم نے ایک جگہ میں پڑاؤ ڈالا تو ہمیں وہاں اتنی سخت پیاس لگی کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ ہماری گردنیں کٹ جائے گی یہاں تک ایک شخص پانی تلاش کرنے جاتا تو وہ واپس نہ آتا یہاں تک یہ گمان کیا جاتا کہ اس کی گردن منقطع ہوگئی اور کوئی اپنا اونٹ ذبح کرتا اور پھر اس کی اوجڑی کا گوبر نچوڑتا اور پھر اس پیتا اور جو بچ جاتا اس کو

اپنی پہلو پر رکھتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے آپ سے دعا میں بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے تو آپ اللہ سے ہمارے لئے دعا کیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ یہ پسند کرتے ہیں تو انہوں نے کہا جی ہاں پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر واپس نہ کیے یہاں تک آسمان مائل ہوا اور پھر ابر آلود ہوا اور پھر برسا تو سب نے جو کچھ ان کے پاس تھا بھر لیا پھر ہم چلے گئے دیکھ رہے تھے۔ تو ہم نے اس کو نہ پایا۔(البزار ابن جریر جعفر الفریابی دلائل النبوۃ ابن خزیمہ ابن حبان مستدرک حاکم ابو نعیم بیہقی اکھٹے دلائل میں سعید بن منصور)

۳۵۳۵۹...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۃ تبوک میں تھے اس میں سخت بھوک لگی تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دشمن آئے ہیں اور وہ شکم سیر ہیں اور لوگ بھوکے ہیں تو ابضاء نے کہا کیا ہم اپنے پاوالے اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو نہ کھلائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم میں سے ہر شخص جو کچھ اس کے کجاوے میں اور ایک روایت کے مطابق جو کچھ بچا ہوا کھانا ہے وہ اس کو لے آئے اور دسترخوان بچھایا پھر ہر شخص لائے لگا مر صاع زیادہ اور کم تو جو کچھ لشکر کے پاس تھا وہ ۲۴۲۳ صاع کے قریب تھا رسول اللہ ﷺ اس کے پہلو کی طرف بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی اور لوگوں کو بلایا پھر فرمایا: اللہ کے نام کے ساتھ لو! اور چکو نہیں! پھر ہر شخص اپنے مشکیز ے اور ہاتھ میں لینے لگا اور لوگوں نے اپنے برتنوں میں لے لیا، حتیٰ کہ ایک شخص اپنی قمیص کی آستیں باندھ لیتا اور اس کو بھر دیں تو لوگ فارغ ہو گئے اور کھانا اسی طرح رہا جیسا کہ تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کہا گواہی دیتا ہوں: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں ان کے پس کوئی حق والا بندہ نہ آئے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی گرمن سے بچائیں گے۔(ابن راھویہ، العدنی ابویعلی الحاکم الکنی جعفر الفریانی دلائل النبوۃ)

۳۵۳۶۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جوں (مقام) میں تھے اور بہت غمزدہ تھے جب مشرکین نے ان کو تکلیف پہنچائی پھر فرمایا: اے اللہ تجھے آج کوئی نشانی دکھا دیں پھر میں اس بعد اس شخص کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا جو میری قوم میں سے مجھے جھٹلائے، سو کہا گیا: آپ پکاریں! تو آپ نے مدینہ کی گھاٹی کی جانب سے ایک درخت کو پکارا وہ زمین پھاڑ کر آیا یہاں تک کہ آپ تک پہنچ پھر اس نے سلام کیا پھر آپ ﷺ نے س کو حکم دیا پھر وہ اپنی جگہ واپس لوٹ گیا فرمایا: میں اس شخص کی پرواہ نہیں کروں گا جو میری قوم میں سے آس کے بعد مجھے جھٹلائے۔(البزار ابویعلی بیہقی الدلائل اور اس کی سند حسن ہے)

۳۵۳۶۱...... ابوعذبہ الحضرمی سے روایت ہے فرمایا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کو بتایا کہ عراق والوں نے اپنے امام کو پتھر مارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس امام کی جگہ جو اس سے پہلے تھا بدلہ میں بھیجا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حالت میں نکلے نماز پڑھی اور اپنی نماز میں پھول گئے جب سلام پھیرا فرمایا اے شام والو! عراق والوں لئے تیار ہو جاؤ اس لئے کہ شیطان ان میں گھس آیا ہے اے اللہ! انہوں نے مجھ پر معاملہ مشتبہ کیا آپ بھی ان پر ان کا معاملہ مشتبہ کر دیں اور ان پر ثقفی غلام جلدی بھیج دیں جو ان پر جاہلیت کے فیصلے کرے اور نہ ان کی اچھائیاں قبول کرے اور نہ ان کی برائیوں سے درگذر نہ کرے ابن لھیعہ نے کہا اس دن حجا پیدا نہیں ہوا تھا۔(ابن سعد الدلائل اور فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات توفیقاً فرمائی ہے)

۳۵۳۶۲...... حضرت نافع سے رویات ہے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری اولاد میں ایک شخ داغدار چہرہ والا ہوگا وہ زمین کو انصاف سے بھر دے غا نافع نے فرمایا: میں عمر بن عبدالعزیز کرے بارے میں یہ ہی گمان کرتا ہوں کہ وہ ہیں ہیں۔

نعیم بن حماد الفتن ترمذی تاریخ، بیہقی دلائل تاریخ ابن عساکر

۳۵۳۶۳...... عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا اے عبد الرحمٰن! کیا آپ اس بات کا اندیشہ کرتے ہیں کہ لوگ اسلام کو چھوڑ دیں گے اور اس سے نکل جائیں گے میں نے کہا: مگر اگر اللہ چاہیں وہ لوگ کیسے چھوڑیں گے حالانکہ ان میں اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی سنت موجود ہے، تو پھر فرمایا: اتر اس میں سے کچھ ہو تو وہ ضرور بنوفلاں ہوں گے۔(طبرانی اوسط حافظ ابن حجہ نے انزۃ میں فرمایا: اس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور اس طرح کی بات عمر رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے نہیں رمایا سکتے تو اس کا حکم مرفوع کا ہے)

حلم وبردباری کا تذکرہ

۳۵۳۶۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محفل میں تھے تو بنوسلیم کا ایک دیہاتی آیا اس نے ایک گوشکار کی تھی اور اس کو اپنی آستین رکھا ہوا تھا تا کہ اپنے کی طرف لے جائے اور بھون کر کھالے جب اس نے جماعت کو دیکھا تو اس نے کہا: یہ کیا ہے لوگوں نے کہا: یہ وہ ہے جس کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ نبی ہے پھر وہ لوگوں کو چیرتا ہوا آیا اور کہا: لات اور عزیٰ کی قسم عورتوں نے جتنوں کو جنا ان میں آپ سے زیادہ ناپسندید اور مبغوض نہیں اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری قوم مجھے جلد باز کہے گی تو میں جلدی کرتا ہے اور آپ کو قتل کر دیتا تو میں سرخ سیاہ اور ان کے علاوہ لوگوں کو آپ کے قتل سے خوش کر دیتا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے چھوڑیں میں کھڑا آ ہوں اور اس کو قتل کر دوں! تو فرمایا: اے عمر! کیا آپ نے یہ نہیں سنا کہ: بردبار قریب ہے کہ نبی بن جائے، پھر اعرابی کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: آپ کو کس نے ان باتوں پر ابھار جو آپ نے کہیں اور آپ نے درست نہ کہا اور مجلس کا اکرام نہ کیا؟ اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ استخفاف کے طور پر کہا آپ نے لات اور عزیٰ کی قسم میں آپ پر ایمان نہیں لاؤں گا یہاں تک کہ یہ گو آپ پر ایمان لے آئے اس نے گو کو نکالا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پھینک دیا اور کہا: یہ گو اگر آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گو! تو گو نے واضح عمی زمین میں جواب دیا سارے لوگ سن رہے تھے میں حاضر ہوں اور آپ سے نیکسق چاہتی ہوں اے قیامت کو پورا کرنے والے کی زینت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے گو! تو کس کی عبادت کرتی ہے؟ تو اس نے کہا: اس ذات کی جس کا عرش آسمان میں ہے اور جس کی بادشاہت زمین میں اور جس کا راستہ سمندر میں ہے جس کی رحمت جنت میں ہے جس کا عذاب جہنم میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو میں کون ہوں اے گو! آپ تمام جہانوں کے رب کے پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں اور وہ شخص کامیاب ہے جس نے آپ کی تصدیق کی اور وہ شخص نقصان میں ہے جس نے آپ کی تکذیب کی دیہاتی نے کہا: مشاہدہ کے بعد پیچھے نہیں ہٹوں گا اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس اس حال میں آیا کہ روئے زمین پر مجھے آپ سے زیادہ مبغوض کوئی نہ تھا اور آپ آج مجھے میرے والد اور میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں میں آپ سے زندر باہر پوشیدہ اور ظاہر (ہر طرح) محبت رکھتا ہوں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے آپ کو اس دین کی طرف ہدایت دی جو دین غالب ہوگا مغلوب نہیں، اور اس دین کو اللہ نماز نے بغیر قبول نہیں کرتا اور نماز بغیر قرآن کے قبول نہیں کرتا تو اس نے عرض کیا: آپ مجھے سکھادیں پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو الحمد اور قل ھواللہ احد سکھائی اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور سکھائیں! میں مفصل اور مجمل کلام میں اس سے خوبصورت کلام کوئی نہیں سنا تو فرمایا اے دیہاتی! یہ تمام جہانوں کے رب کا کلام ہے اور شعر نہیں ہے اور جب آپ قل ھواللہ احد ایک مرتبہ پڑھیں گے تو آپ کے لئے اس شخص کے اجر کے مثل ہے جو قران کا تہائی پڑھے، اور اگر قل ھواللہ احد دو مرتبہ پڑھیں تو آپ کے لئے اس شخص کے اج کے مثل ہے جو قرآن کے دو تہائی قرآن پڑھے اور اگر آپ قل ھواللہ احد تین مرتبہ پڑھیں تو آپ کے ئے اس شخص کے اجر کے مثل ہے جو پورا قرآن پڑھے، تو دیہاتی نے کہا جی ہاں! معبود تو ہمارا معبود ہے تھوڑا عمل قول کرتا ہے اور عطاء کثیر دیتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ کے پاس مال ہے؟ اس نے عرض کیا: پورے بنی سلیم میں کوئی شخص مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہنے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ان کو دو! تو انہوں نے ان کو دیا یہاں تک کہ ان کو حیران کر دیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) میرے پاس اس سالہ اونٹنی ہے بختی سے کم اور اعرابی سے اوپر خود ملتی ہے ملایا نہیں جاتا مجھے تبوک کے دن ھد یہ کی گئی، اس کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں اور دیہاتی کو دیتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے اپنی اونٹنی کی صفات بیان کیں: میں آپ کو اس اجر کے۔اوصاف) بیان کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کے دن آپ کے لئے ہوگا عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کے لئے ایک اونٹنی ہے جو کشادہ جوف والی موٹے کی جس کی ٹانگیں سبز زمرد کی گردن زرد زر برجد کی اس پر ایک ہودہ ہے اور ہودہ پر باریک اور موٹا ریشم ہے جو آپ کو پلک جھپکتی بجلی کی طرح صراط سے لے کر گذرے

گی قیامت ہر دیکھنے والا اس کی وجہ سے آپ رشک کرے گا تو عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا: میں راضی ہو چکا پھر دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلا اس کو بنی سلیم کے ایک ہزار دیہاتی ہزار سواری پر ملے جن کے پاس ہزار تلواریں اور ہزار نیزے تھے اس نے اس سے کہا: کہا جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اس کے پاس جار ہے ہیں جس نے ہمارے معبودوں برا کہا ہے ہم اس کو قتل کریں گے تو اس نے کہا: مت کرو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، انہوں نے اس سے کہا: تو صابی ہو گیا اس نے کہا: میں صابی نہیں ہوا اور انکو سارا قصہ سنایا تو سب نے اکٹھے کہا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی پھر آپ نے ان سے رداء میں ملاقات کی وہ اپنے جانوروں سے اتر گئے اس بات کو قبول کرتے ہوئے جو انہوں نے اس سے دیکھی اور وہ کہہ رہے تھے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پھر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ) ہمیں امراء کے بارے میں حکم دیں: تو آپ نے فرمایا: تم سب خالد بن الولید (رضی اللہ عنہا) کے جھنڈے کے نیچے سو جاؤ عرب میں سے کوئی بھی بنو سلیم کے علاوہ پورے ہزار ایک ساتھ ایمان نہ لائے (طبرانی اوسط اس حدیث کے ساتھ محمد بن علی بن لولید السلمی متفرد ہے ابن عدی کامل مستدرک حاکم معجزات ابونعیم بیہقی اکٹھے ابالدئل میں تاریخ ابن عساکر اور کہا حق نے اس کا حمل السلمی پر ہے فرمایا یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی مروی ہے اور اس میں امثل ان سانید ہے خصائص میں ابن دحیہ نے فرمایا: یہ خبر موضوع ہے اور میزان میں ذھبی نے فرمایا: یہ خبر باطل ہے لسان میں حافظ ابن الحجر نے فرمایا: الاسماعیلی نے اپنی معجم میں سلمی سے روایت کیا اور کہا منکر الحدیث ہے)

عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ

۳۵۳۶۵......(مسند عمر رضی اللہ عنہ:) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب وہ قادسیہ میں تھے لکھا کہ: نضلہ بن معاویہ کو حلوان العراق کی طرف بھیجیں کہ وہ اس کے کناروں پر حملہ کریں تو سعد رضی اللہ عنہ نے نضلہ کو متوجہ کر دیا تین سو شہسواروں کے ساتھ تو وہ لوگ نکلے یہاں تک حلوان پہنچ گئے اور اس کے کناروں پر حملہ کر دیا اور ان کو غنیمت اور قیدی ملے تو وہ لوگ غنیمت اور قیدیوں کو لے کر چلنے لگے یہاں تک کہ عصر کا وقت ختم ہونے لگا اور سورج غروب کے قریب ہو گیا تو نضلہ نے غنیمت اور قیدیوں کو پہاڑ کے دامن میں کر دیا اور کھڑے ہو کر اذان دی جب انہوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے ایک جواب دینے والے نے جواب دینا شروع کیا: اے نضلہ! تو بڑی ذات کی بڑھائی بیان کی انہوں نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ اس نے کہا: اے نضلہ: یہ اخلاص ہے انہوں نے کہا: اشھد ان محمد رسول اللہ! اس نے کہا ھوڈرانے والے ہیں آ اور وہ وہ ہیں جن کی خوشخبری ہمیں عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) نے دی اور ان کی امت پر قیامت قائم ہوگی انہوں نے کہا: حی علی ارصلاۃ اس نے کہا خوشخبری ہو اس کے لئے جس جو اس کی طرف چلا اور اس پر ہمیشگی کی، انہوں نے کہا: حی علی الفلاح، اس نے کہا: وہ شخص کامیاب ہوا جس نے محمد ﷺ کو قبول کیا انہوں نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اس نے کہا: اے نضلہ تو پورا پورا خالص کر دیا اس کی وجہ سے اللہ نے تیرا جسم آگ پر حرام کر دیا جب وہ اپنی اذان سے فارغ ہوئے تو ہم کھڑے ہوئے ہم نے اس سے کہا: آپ کون ہیں؟ اللہ آپ پر رحم کرے۔ کیا فرشتے ہیں؟ یا جنوں میں سے رہنے والے یا اللہ کے بندوں میں طائف؟ آپ نے اپنی آواز سنادی آپ اپنی صورت بھی دکھائیں اس لئے کہ ہم اللہ کے وفد اور رسول اللہ ﷺ کے وفد اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے وفد ہیں تو اوپر سے پہاڑ پھٹا ین چکی کی طرح سفید سر اور ڈاڑھی والا اس پر اون کے دو پرانے کپڑے تھے اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ ا ہم نے کہا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ! آپ کون ہیں؟ اللہ آپ پر رحم فرمائے اس نے کہا: میں زریب بن تر ملہ نیک بندے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا وصی ہوں انہوں نے مجھے اس پہاڑ میں ٹھہرایا اور میرے لئے درازی عمر کی دعا کی ان کے آسمان سے اترنے تک پھر وہ خنزیر کو قتل کریں اور صلیب کو توڑیں گے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی ملاقات فوت ہو گئی تو میری طرف سے عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہو اور ان سے کہو! اے عمر! درست رہیں اور اس کے قریب رہیں اس لئے کہ قیامت قریب ہو گئی اور وہ باتیں بتا دو جو میں تم کو بتا رہا ہوں اے عمر! جب یہ باتیں محمد ﷺ کی امت ظاہر

ہوں گی تو فساد ہی فساد ہوگا جب مرد مرد سے عورتیں عورتوں سے مستغن ہو جائیں گے اور بغیر مناسبت کے نسبت کریں گے اور اپنے آقاؤں کے علاوہ کی عرف نسبت کریں گے اور نہ ان کا بڑا چھوٹوں پر شفقت کرے گا اور نہ ان کا چھوٹا اپنے بڑوں کی عزت کرے گا اور اور نیکی کو چھوڑ دیا جائے گا اور اس کا حکم نہیں دیا جائے اور گناہ کو چھوڑ دیا جائے گا اور اس سے روکا نہ جائے اا اور ان کا علام علم دیناروں اور درھمون کے لئے علم حاصل کرے گا اور بارش ماند اور بچے ناتمام ہوں گے اور عمارتوں کو لمبا کریں گے اور مصاحف پر چاندیاں چڑھائیں گے اور مسجدوں میں سونا جڑیں گے اور رشوت کو ظاہر کریں گے اور عمارتوں کو بلند کریں گے اور خواہش کی پیروی کریں گے اور دین کو دینا کے بدلے بیچیں گے اور ناحق خون کرنے کو حقیر سمجھیں گے اور قطع رحمی ہوگی اور فیصلہ بیچا جائے گا اور فخر سے سود کھایا جائے گا اور مالداری عزت ہوگی اور ایک شخص اپنے گھر سے نکلے اور اس سے بہتر اس کو کھڑا ہو کر سلام کرے گا اور عورتیں زینوں پر سوار ہوں گی پھر وہ ہم سے غائب ہو گیا یہ باتیں نضلہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھجیں پھر انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھ کر بھیجیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا: بوک آپ اور آپ کے ساتھ مہاجرین اور انصار جائیں اور اس پہاڑ پر اتریں آپ کی ملاقات ان سے ہو تو میری طرف سے ان کو سلام کہیں! اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا حضرت وعیسیٰ علیہ السلام کے بعض وصی اس پہاڑ پر اترے ہیں عراق کے نواح میں تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۴ ہزار مہاجرین اور انصار کے ساتھ تھے اور اس پہاڑ پر اترے ایک دن اور ہر نماز کے وقت اذان دی تو کوئی جواب نہ آیا دار قطنی غرائب مالک اور فرمایا: یہ ثابت نہیں بیہقی الدلائل اور فرمایا یہ ضعیف ہے مرۃ سے خطیب بغداد۔ مالک اور فرمایا یہ منکر ہے اللآ لی: ۱۷۷۔۱۷۸، التنزیہ: ۲۳۹۱۔۲۴۰

مسند جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ

۳۵۳۶۶...... میں قریش کے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچانے کو ناپسند سمجھتا تھا جب مجھے گمان ہوا کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دیں گے تو راہبوں کی جگہوں میں ایک جگہ چلا گیا تو وہ لوگ اپنے سردار کے پاس گئے اور اس کو بتایا تو اس نے کہا تین دن جو اس کا مناسب حق ہے اداء کرو! تین دن گذر گئے تو انہوں نے ڈیکھا کہ گیا نہیں تو وہ اپنے سردار کے پاس گئے اور اس کو بتایا اس نے کہا اس سے کہو! ہم نے آپ کا مناسب حق ادا کر دیا اگر آپ کو بیماری تھی تو وہ ختم ہوگئی اگر آپ کسی سے ملنا چاہتے ہیں تو اس کے پاس چلے جائیں جس سے ملنا ہو اگر آپ تاجر ہیں تو آپ اپنی تجارت کے لئے چلے جائیں تو میں نے کہا: نہ میں تاجر ہوں اور نہ کسی سے ملنا ہے نہ میں بیمار ہوں پھر وہ اس کے پاس گئے اور اس کو بتایا تو اس نے کہا: اس کا کوئی معاملہ ہے اس سے پوچھا چھو! کیا معاملہ ہے تو وہ میرے پاس آئے آور مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا: مگر بات یہ ہے کہ ابراہیم کی بستی میں میرا چچازاد یہ کہتا ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی قوم اس کو ستاتی ہے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ اس کو قتل کریں گے تو نکل پڑا تا کہ میں یہ منظر نہ دیکھوں تو وہ دینے سردار کے پاس گئے اور اس کو میری بات بتائی تو اس نے کہا: اس کو لے آؤ میں ان کے پاس آیا اور اپنا قصہ بیان کیا اس نے کہا: آپ کو یہ اندیشہ ہے کہ وہ اس کو قتل کر دیں گے میں نے کہا جی ہاں اس نے کہا: اس شیبھ آپ پہنچان سکتے ہیں آگر ان کی تصویر دیکھیں، میں نے کہا جی ہاں میرا زمانہ اس کے ساتھ نزدیک سے ہے تو اس نے ا مجھے ایک ڈھکی ہوئی صورتیں دکھائیں اور ایک ایک صورت کھولتا رہا، پھر کہتا: کیا آپ پہنچانتے ہیں؟ میں کہتا: نہیں! یہاں تک کہ الگ صورت اس نے کھولی تو میں نے کہا: کوئی چیز اس چیز سے اس کے ساتھ زیادہ مشابہ میں نے نہیں دیکھی، گویا کہ اس کو لمبائی اور اس کا جسم اور اس کے کندھوں کے درمیان فاصلہ (اس کے مشابہ ہے)۔ اس نے کہا: آپ اس کے اندیشہ کرتے ہیں کہ وہ اس کو قتل کر دیں گے؟ میں نے کہا: میں تو یہ سمجھتا ہون کہ وہ قتل سے فارغ ہو گئے ہوں گے اس نے کہا: اللہ کی قسم! وہ اس کو قتل نہ کریں گے اور وہ شخص ضرور کر قتل ہوگا جو اس کے قتل کا ارادہ کرے گا یہ تو نبی ہے اللہ اس کو ضرور غالب کرے گا اور لیکن آپ کا حق ہم پر ضروری ہو چکا تو جتنا چاہیں آپ ٹھڑے رہیں اور جو چاہیں مانگیں پھر میں ان کے پس کچھ وقت رہا پھر میں نے کہا: اگر میں امانی اطاعت کروں تو میں مکہ آیا میں دیکھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مدینہ کی طرف نکال دیا تو جب میں پہنچا تو میرے پاس قریش کھڑے ہو

گئے اور کہنے لگے ہمارے سامنے آپ کی بات ظاہر ہو چکی ہے اور آپ حالت ہم پہنچان لی ہے تو آپ اس بچی کے مال ھم میں دیہ ہے جو آپ کے پاس ہے اور آپ کے والد نے وہ آپ امانت دی ہے، تو میں نے کہا: میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا حتی کہ وہ لوگ میرے سر اور میرے جسم کو جدا کر دیں، لیکن مجھے چھوڑ دو! میں جاؤں گا اور ان وہ حوالے کروں گا تو انہوں نے کہا: آپ پر اللہ کا عہد اور وعدہ ہے کہ آپ اس کا کھانا نہ کھائیں گے تو میں مدینہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کو بات پہنچ گئی میں خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا ان باتوں میں جو آپ فرمارہے تھے میں آپ کو بھوکا سمجھ رہا ہوں کھانا لے آؤ میں نے عرض کیا: میں کھاؤں گا نہیں یہاں تک کہ آپ کو پوری بات بتادوں پھر اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں کھالوں گا فرمایا کہ میں نے آپ کو وہ عہد بتادیا جو انہوں نے مجھ سے لیا تھا تو آپ نے فرمایا: اللہ کے وعدے کو پورا کرو! اور دمار عا کھانا نہ کھائیں اور نہ ہمارا پانی پیئیں۔ (طبرانی)

۳۵۳۶۷...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کوئی بات نہیں سنی جس کے بارے میں وہ کہتے ہوں میں س اس طرح گمان کرتا ہوں مگر وہ اسی طرح ہوئی جس طرح انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک خوبصورت آدمی گذرا تو انہوں نے اس سے فرمایا: میرا گمان غلط ہے: کیا آپ جاہلیت میں اپنے دین پر تھے یا آپ ان کے کاھن تھے؟ اور میں نے آج کے دن کی طرح کوئی دن نہ دیکھا جس میں کوئی مسلمان آدمی آیا ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو تم دیتا ہوں اگر آپ نہ بتائیں! اس نے کہا: جاہلیت میں میں ان کا کاھن تھا فرمایا: آپ کے پس جو جنیہ آتی تھی اس کی کونسی بات عجیب لگی؟ اس نے کہا: اسی دوران میں چبوترے پر سویا ہوا تھا وہ میرے پاس آئی اور گھبراہٹ ظاہر تھی اس نے ہا: کیا آپ نے جنوں کے خقر اور ان کے واپس آنے کے بعد کی مایوسی کو اور ان کے اونٹیوں اور اس کی چادر سے منے کو نہ دیکھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سچ کہا: ایک دفعہ میں اپنے الہیہ کے پاس سورہا تھا تو ایک آدمی بچھڑا لے کر آیا پھاس گو ذبح کیا پھر ایک چینخے والے نے چیخ لگائی میں نے کبھی بھی اس سے سخت آواز چیخنے والے کی نہیں سنی کہہ رہا تھا: اے حلیج! کامیاب کام ہے وضاحت والا آدمی کہتا ہے: لا الہ الا اللہ تو لوگ کود پڑے تو میں نے کہا: میں اسی طرح رہوں گا یہاں تک میں وہ جان وں جو کچھ آواز کے پیچھے ہے پھر اسی طرح دوسری اور تیسری مرتبہ پکارا تو میں کھڑا ہوا تو نیچے نہیں ہوا کہ کہا گیا: یہ بہتی ہے بخاری مستدرک حاکم بیہقی الدلدئل۔

۳۵۳۶۸...... ابراہیم نخعی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ کے ساتھیوں کی ایک جماعت حج کے ارادہ سے نقل یہاں تک کہ جب وہ راستے کے بعض حصے ہی تھے تو ان کو ایک سانپ ملا جو راستے پر بل رکھار ہا تھا سفید نگ کا جس سے شک کی میک پھوٹ رہی تھی تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا چلو! میں جاؤں گا یہاں تک کہ میں اس بات کو دیکھوں جس کی طرف اس سانپ کا مصاملہ پھرتا ہے پھر میں ویں رہا کہ وہ مر گیا پھر میں نے سفید کپڑا لیا اس کو اس میں لپیٹا پھر میں نے اس کو رستے سے ہٹایا پھر میں نے اس کو دفن کردیا تو میں نے اپنے ساتھیوں کو پایا تو اللہ کی قسم ہم بیٹھے ہوئے تھے تو چار عورتیں مغرب کی جانب سے آئیں تو ان میں سے ایک نے کہا تم میں سے کس نے عمر وکو دفن کیا؟ تو ہم نے کہا عمر وکون ہے؟ تو اس نے کہا تم میں سے کس نے سانپ کو دفن کیا میں نے کہا میں نے اس نے کہا اللہ کی قسم! آپ نے بہت زیادہ روزہ رکھنے والے بہت زیادہ شب بیدار کو دفن کیا جو اس بات کا حکم دیتا تھا جس کو اللہ نے اتاا اور وہ تمہارے نبی پر ایمان لا چکا تھا اور وہ ان کے اوصاف آسمان میں بعثت سے چار سو سال قبل سن چکا تھا تو ہم نے اللہ کی تعریف کی بھر ہم نے اپنا حج ادا کیا پھر میں مدینہ میں عمر بن خطاب کے پاس سے گزرا تو میں نے ان کو سانپ کا معاملہ بتایا تو انہوں نے فرمایا آپ نے سچ کہا میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مجھ پر میری بعثت سے چار سو سال قبل ایمان لا چکا ہے۔ (ابو نعیم الدلائل)

۳۵۳۶۹...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے کہا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے قبل آپ کی فضائل کے بارے جس بتایا انہوں نے کہا جی ہاں، امیر المؤمنین پڑھا میں نے ان میں جن میں میں نے پڑھا کہ ابراہیم خلیل (علیہ السلام) نے ایک پتھر پایا جس پر چار سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی یہ کہ جس اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تو میری عبوادت کر اور دوسری یہ کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ میرے کے پیغمبر ہیں اس شخص کے لئے خوشخبری ہو جو اس پر

ایمان لائے اور اس کی پیروی کر کے اور تیری یہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں جس نے مجھے ہاتھ سے پکڑ لیا وہ نجات پا گیا اور چوتھی یہ کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں حرم میرا ہے اور کعبہ میرا گھر ہے جو میرے گھر میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہا۔

تاریخ ابن عساکر

۳۵۳۷۰......حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے مکہ میں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو ہم مکہ کے بعض اردگرد علاقوں کی طرف نکلے تو آپ ﷺ کے سامنے نہ کوئی پہاڑ آیا نہ کوئی ریت کا ٹیلہ اور نہ کوئی درخت مگر وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ۔ (الدارمی ترمذی اور فرمایا کہ یہ حسن غریب ہے الرورقی مستدرک حاکم بیہقی الدلائل ضیاء مقدسی)

کلام:......ضعیف ہے ضعیف الترمذی: ۷۴۷

۳۵۳۷۱......حضرت بلال بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانہ جاہلیت میں شام کی طرف تجارت کے لئے نکلا تو جب میں شام کے قریب ہوا تو مجھے اہل کتاب کا ایک شخص ملا تو اس نے کہا تمہارے پاس کوئی ایسا شخص ہے جس نے نبوت کا دعوی کیا ہو میں نے کہا جی ہاں تو اس نے کہا کہ آپ اس کی طرف پہنچالیں گے اگر آپ اس کو دیکھیں میں نے کہا جی ہاں تو مجھے ایک کمرے میں داخل کیا جس میں تصویریں تھیں تو میں نے نبی کریم ﷺ کی تصویر نہ دیکھی اس دوران میں اسی طرح تھا کہ ان میں سے ایک شخص ہم پر داخل ہوا تم کس چیز میں پڑے ہوئے ہو تو ہم نے اس کو بتا دیا تو وہ ہم کو اپنے گھر میں لے گیا سو جس گھڑی میں داخل ہوا تو میں نے نبی کریم ﷺ کی تصویر کی طرف دیکھا اور ایک شخص آپ ﷺ کو پیچھے کی جانب سے پکڑا ہوا تھا تو میں نے کہا وہ شخص کون ہے جو ان کے پیچھے کھڑا ہوا ہے اس نے کہا کوئی نبی ایسا نہیں مگر اس کے بعد نبی ہوتا ہے سوائے اس کے س کے بعد کوئی نبی نہیں یہ اس کا خلیفہ ہے تو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ کی صفت تھی۔ (طبرانی)

۳۵۳۷۲......(مسند ثابت بن زید رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن عائذ سے روایت ہے ثابت بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری ٹانگ لنگڑی تھی زمین کو نہ چھو سکتی تھی رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئی یہاں تک کہ دو دوسرے کی طرح برابر ہو گئی (الباوردی ابن مندہ اور فرمایا اس حدیث کو ہم اس طرق سے جانتے ہیں اور اس بات کا احتمال ہے کہ وہ انجاوریہ ہے برائی مسند الشامین نے ابونعیم اور فرمایا یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے محفوظ ہے)

۳۵۳۸۳......حضرت جرھد اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے کھانا تھا تو فرمایا اے جرھد! کھاؤ تو انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ کھانے کے لئے لمبا رکن اور دائیں میں تکلیف تھی رسول اللہ ﷺ نے رمایا دائیں ہاتھ سے کھائے تو انہوں نے عرض کیا کہ اس میں تکلیف ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر پھونکا پھر اسکے بعد ان کو اس کی شکانت نہیں کی ابونعیم)

۳۵۳۷۴......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے رویات ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مکہ میں ایک پتھر ہے ایک پتھر ہے جو مجھ پر ان راتوں میں سلام کرتا تھا جن میں میں مبعوث ہوا جس س کو پہچانتا ہوں جب میں اس کے پاس سے گزروں۔ (طحاوی، ابونعیم)

۳۵۳۷۵......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس پتھر کو جانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھ پر سلام کیا کرتا تھا بیشک میں اس کو پہنچ انتا ہوں۔ (ابونعیم)

۳۵۳۷۶......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پس رسول اللہ ﷺ اپنے آگے اپنے ہاتھوں کے ساتھ اور وہ نماز میں تھے پس لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جب وہ فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان مجھ پر آگ کی چنگاریاں ڈال رہا تھا کہ مجھ کر نماز سے غافل کر دے تو میں نے آس کو پکڑ لیا تو اگر میں اسکو پڑ آلیتا تو وہ مجھ سے نہ بھاگتا یہاں تک کہ اس مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا اور مدینے والوں کے بچے اس کی طرف دیکھتے رہتے۔ (عب)

۳۵۳۷۷......(مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) جب کعبہ بنایا گیا تو رسول اللہ ﷺ اور عباس رضی اللہ عنہ پتھر منتقل کر رہے تھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ نے عرض کیا پتھروں کی وجہ سے آپ اپنی ازار اپنی گردن پر رکھ لیں تو آپ نے ایسا کیا اور زمین پر گر گئے اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف دیکھنے لگیں پھر کھڑے ہوئے فرمایا میری ازار امیری ازار! تو آپ پر آپ کی ازاد باندھ دی گئی عب۔

۳۵۳۷۸...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیبیہ کے دن لوگوں کو سخت پیاس لگی تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف تو آپ نے اپنا ہاتھ چھوٹے برتن میں رکھا تو میں نے پانی کو چشموں کی طرف دیکھا عرض کیا گیا تم کتنے تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو یہ ہمیں کافی ہو جاتا ہم پندرہ سو تھے۔ (ابن ابی شیبۃ)

۳۵۳۷۹...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کے ساتھ کعبہ کے لئے پتھر منتقل کر رہے تھے اور اپنی پر ازار تھی تو آپ کے چچا عباس نے آپ سے کہا بھتیجے! اگر آپ اپنی ازار کھول لیں اور اپنے دونوں پر اسکو پتھروں کے نیچے رکھ دیں تو فرمایا: تو آپ نے اس کو کھول اور اپنے کندھے پر ڈال لیا پس آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے اس دن کے بعد آپ کو بھی عریاں نہیں دیکھا گیا۔ (ابونعیم)

۳۵۳۸۰...... اہل قباء میں سے بدیح بن سرہ بن علی اسلمی اپنے والد سے اور ان کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم نے قاحہ میں پڑاؤ ڈالا یہ وہ جگہ جسے آج سقیا کہا جاتا ہے جہاں پانی نہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک میل پر بنی غفار کے پانی کی طرف بھیجا اور رسول اللہ ﷺ اس مسجد میں داخل ہو گئے جو کھیت میں ہے اور آپ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وادی کے درمیان میں لیٹ گئے پھر اپنے ہاتھ سے کشادہ نالے کو کھودا سو وہ تر ہو گیا۔ پھر پانی ابلنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا پس وہ سیراب ہوئے اور ان کے ساتھ جتنے لوگ تھے سارے سیراب ہو گئے پھر فرمایا یہ پن نا ہے جس سے اللہ عزوجل نے تم کو پلایا اس وقت سے اس کا سقیا نام رکھ دیا گیا۔ (الدیلمی)

۳۵۳۸۱...... جدھر نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے سامنے کھایا تھا تو انہوں نے بایاں ہاتھ کھانے کے لئے قریب کیا اور دائیں ہاتھ میں تکلیف تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس میں تکلیف ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھونکا پھر ان کو موت تک یہ شکایت نہیں ہوئی (طبرانی بروایت جریر)

۳۵۳۸۲...... (مسند جعدۃ بن خالد الجشمی) ابو اسرائیل سے روایت ہے جو جعدۃ سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک شخص کو لایا گیا پس عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ! اس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھبرا نا نہیں گھبرانا نہیں اگر آپ نے یہ ارادہ کیا تو آپ کو اللہ میرے قتل پہ مسلط نہیں کرے گا۔ (طحاوی، احمد بن حنبل طبرانی ابونعیم)

۳۵۳۸۳...... حضرت جعدۃ جشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا ہے تو آپ نے اس سے فرمایا گھبرانا نہیں گھبرانا نہیں اگر آپ نے یہ ارادہ کیا تو اللہ نے آپ کو مجھ پر مسلط نہ کرے گا۔

احمد بن حنبل ز طبرانی

۳۵۳۸۴...... (مسند جعفر بن ابی الحکم) میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بعض غزوے میں جہاد کیا اور میں ایک کمزور دبلی گھوڑی پر تھا تو میں لوگوں کے آخر میں تھا تو رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ملے فرمایا اے شہسوار! چل تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول دبلی اور کمزور تو رسول اللہ ﷺ نے جو آپ کے پاس کوڑا تھا اس کو اٹھایا پھر اس سے مارا اور فرمایا اے اللہ! اس کے لئے اس میں برکت عطا فرما تو میں نے اپنے آپکو دیکھا کہ میں اس کا سر نہیں پکڑ سکتا تھا کہ وہ لوگوں سے آگے بڑھ جائے اور میں نے اس کے پیٹ سے بارہ ہزار گھوڑے بیچے۔

(طبرانی اور ابونعیم بروایت جعیل اشجعی

۳۵۳۸۵...... (مسند الجشیشن بن النعمان الکند) جشیش کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کند؟ ۃ سے ایک قوم رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے انہوں نے کہا: آپ ہم میں سے ہیں، اور اس کا دعوای کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نہ اپنی والدہ کے بارے میں کچھ کہتے ہیں اور نہ اپنے والد سے نفی کرتے ہیں۔ ہم نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں (طبرانی اونعیم)

۳۵۳۸۶...... حبیب بن فدیک سے مروی ہے کہ ان کے والد ان کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور ان کی آنکھیں بالکل سفید تھیں ان سے دیکھ نہیں سکتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے وہ تکلیف پوچھی جو ان کو پہنچی تو انہوں نے کہا: میں اپنے اونٹ کی کھال کو نرم کر رہا تھا کہ میں نے اپنا پاؤں سانپ کے انڈے پر رکھ دیا تو میری آنکھ خراب ہو گئی رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھ میں پھونکا تو وہ دیکھنے لگے پھر میں نے ان کو دیکھا کہ وہ سوئی میں دھاگہ ڈالتے اور ان کی عمر اسی سال تھی اور ان کی آنکھیں بالکل سفید تھیں۔ (ابو نعیم)

عمان کے راہب کا تذکرہ

۳۵۳۸۷......حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے رسول اللہﷺ نے عمان پر والی بنا کر بھیجا میں وہاں آیا تو میری طرف ان کے پادری اور راہب لوگ نکلے انہوں نے کہا: آپ کون ہیں؟ میں عمرو بن العاص بن وائل السہمی قریش کا ایک شخص ہوں انہوں نے کہا اور آپ کو کسی نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کے رسول اللہﷺ نے انہوں نے کہا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہم میں سے ایک شخص جن کو ہم پہچان لیا اور ان کے نسب کو جانا لیا، ہمیں اچھے اخلاق کا حکم دیا اور بری عادتوں سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں فرمایا: انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص کو اپنا معاملہ حوالہ کر دیا اس نے مجھ سے کہا: کیا ان میں کوئی نشانی ہے میں کہا: جی ہاں! ان کے دونوں کندھوں کے درمیان جمع ہوا گوشت ہے جسے نبوت کی مہر کہا جاتا ہے، اس نے کہا: کیا وہ صدقہ کھاتے ہیں میں نے کہا: نہیں! اس نے کہا: تو کیا وہ ھدیہ قبول کرتے ہیں میں نے کہا: جی ہاں! اور اس پر بدلہ دیتے ہیں اس نے کہا: تو لڑائی ان کے اور ان کی قوم کے درمیان کس طرح ہے؟ میں نے کہا: ڈول ہے۔ (سجال) کبھی ان کے لئے فائدہ مند کبھی ان کے خلاف فرمایا: تو وہ مسلمان ہو گیا اور وہ لوگ بھی اسلام لے آئے پھر اس نے مجھ سے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ نے مجھ سے سچ کہا ہی تو اس رات ان کا وصال ہو چکا ہے میں نے کہا: کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر آپ نے سچ کہا ہے تو میں نے بھی سچ کہا: فرمایا: تو تھوڑے دن گذرے تو ایک سوار نے اپنا اونٹ بٹھایا پوچھ رہا تھا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو میں اس کی طرف گھبرائے ہوئے اٹھا اس نے مجھے ایک خط دیا، جس کا عنوان یہ تھا: رسول اللہﷺ کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی طرف۔

تو میں خط لیا اور گھر میں داخل ہو گیا، میں نے اس کو کھولا تو اس میں تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسول اللہﷺ کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام السلام علیکم! اما بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے جب چاہا اپنے پیغمبرﷺ کو مبعوث فرمایا اور جب تک چاہا انہیں زندگی عطا فرمائی پھر جب ارادہ فرمایا تو انہیں موت دی اور تحقیق اللہ تعالیٰ اپنی سچی کتاب میں فرما چکا ہے کہ انک میت و انھم میتون اور بیشک مسلمانوں نے میری چاہت اور محبت کے بغیر ہی مجھے اس امت کی ذمہ داری سونپ دی ہے سواب مین اللہ ہی سے مدد اور توفیق کی درخواست کرتا ہوں تو جب آپ کے پاس میرا خط پہنچ جائے تو جس اسی کو رسول اللہﷺ نے باندھا ہے اس کو ہرگز نہ کھولنا اور جس رسی کو رسول اللہﷺ نے کھولا ہے اسے ہرگز نہ باندھنا فقط والسلام۔

سو میں بہت رویا پھر میں لوگوں کے پاس گیا اور ان کو خبردار کیا تو وہ بھی روتے اور مجھے تسلی دی۔

تو میں نے کہا کہ یہی ہے وہ شخص جو رسول اللہﷺ کے بعد ہمارا ولی (سرپرست) ہے اس کے بارے میں تم اپنی کتاب میں کیا پاتے ہو۔

کہنے لگا: یہ بھی اپنے نرم دل دوست کے طریقہ پر عمل کرے گا پھر اسے بھی موت آئے گی میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ کہنے لگا: پھر لوہے کا پہاڑ تمہارا والی بنے گا تو وہ مشرق اور مغرب کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اس پر اثر انداز نہ ہوگی۔

میں عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ کہنے لگا پھر قتل کر دیا جائے میں نے حیرت سے پوچھا کیا: قتل کر دیا جائے گا، کہنے لگا جی ہاں اللہ کی قسم قتل کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا رو برو قتل کیا جائے گا یا کہ دھوکہ سے کہنے لگا کہ نہیں بلکہ دھوکہ سے تو یہ صورت مجھے ہلکی لگی پھر میں نے عرض کیا کہ کیا ہوگا۔ (اس کے بعد شیخ کی کتاب میں عبارت منقطع ہے) ابن عساکر

۳۵۳۸۸......حبان بن بح صداتی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میری قوم کافر ہو گئی تو میں نے انہیں بتایا کہ نبیﷺ نے ان سے لڑنے کے لئے ایک لشکر تیار فرما دیا ہے پھر میں آپﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض یا کہ بیشک میری قوم اسلام پر قائم ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا واقعہ

یوں ہی ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اور میں پوری رات صبح تک آپ کے پاس رہا پھر میں نے صبح کی اذان دی پھر صبح کو آپ علیہ السلام نے مجھے ایک برتن دیا تو میں نے اس سے وضو کرلیا پھر آپ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیاں اس برتن میں ڈال دیں تو ان سے پانی کے چشمے پھوٹ پڑے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے جو وضو کرنا ہے تو وہ وضو کرلے تو میں نے وضو کرلے نماز پڑھ لی اور آپ علیہ السلام نے مجھے اپنی قوم پر والی مقرر فرمایا اور مجھے ہی ان کے صدقات کے وصول کی ذمہ داری عطا فرمائی پھر ایک شخص آپ علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ فلاں مجھ پر ظلم وزیادتی کرتا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی مسلم مرد کے لیے امارت میں کوئی بھلائی نہیں پھر ایک شخص صدقہ مانگنے کیلئے حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ صدقہ پیٹ کا درد اور آگ اور مرض ہے تو میں نے آپ اپنی امارت اور صدقات کی صحیفے آپ علیہ السلام کے حوالے کردیئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کو کیا ہوگا؟ تو میں نے عرض کیا کہ میں کیسے اس عہدہ کو قبول کرسکتا ہوں حالانکہ میں آپ سے اس بارے ایسی سخت وعیدیں سن رہا ہوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں یہ بات ایسی ہے جیسا کہ آپ نے سنا۔ (طبرانی وابونعیم)

۳۵۳۸۹......مسند حذیفہ بن ایسد الغفاری مین ابوطفیل سی اور وہ حذیفہ بن اسیدسی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آج کی رات اس درخت کی قریب مجھ پر میری پوری امت شروع سے لے کر آخر تک پیش کی گئی تو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! جوامت پیدا ہوچکی اس کا پیش کیا جانا تو معقول ہی لیکن جو ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوتے انہیں کسی پیش کیا گیا؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مٹی کی کے گارے مین میرے سامنے ان سب کی تصویریں بنادی گئیں لہٰذا اب میں لوگوں میں سے ہر ایک کو اس کے ساتھی سے زیادہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ (حسن بن صفیان طبرانی ضیاء مقدسی وابو نعیم)

ایک عورت کے بچہ کا تذکرہ

۳۵۳۹۰......غیلان بن سلمۃ الثقفی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے تو ہم نے آپ ﷺ علیہ السلام سے عجیب اور دیکھے ہمارا گزر ایک ایسی سرزمین پر ہوا جس میں کھجور کے چھوٹے چھوٹے بہت سے متفرق درخت تھے تو اپ علیہ السلام نے فرمایا اے غیلان! ان دو درختوں کی قریب آؤ اور ان میں سے ایک کو حکم دو کہ وہ ساتھ والی دوسری لے درخت سے مل جائے تا کہ میۃ ان کی اور میں ہو کر وضو بنا سکوں۔ تو مین چلا گیا اور ان دونوں درختوں کی درمیان کھڑا ہوگیا پھر میں نے کہا کہ اللہ کا نبی ﷺ تم دونوں میں سے ایک کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھ والی دوسرے درخت سے مل جائے تو امیں سے ایک درخت دراز ہوکر زمین کوشق کرتے ہوئے اکھڑ کر دوسرے درخت کے ساتھ مل گیا پھر آپ علیہ السلام نیچے اترے اور ان کے پیچھے وضو بنایا پھر دوبارہ سواری پرسوار ہوئے اور وہ درخت زمین کوشق کرتے ہوئی دوبارہ اپنی جگہ ہر لوٹ آیا روای فرماتے ہیں کہ پھر کچھ مسافت کے بعد ہم نی ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو ایک عورت دنیار جیسے اپنی ایک بیچے کولی کر آئی اور کہنے لگی اے اللہ کے نبی کہ پورے قبیلہ میں میری بچے سے زیادہ محبوب بچہ میرے نزدیک کوئی نہیں اور اب اسے مرگی کا دورہ پڑتا ہے تو میں مجبوراً اس کے موت کی تمنا کرتی ہوں تو آپ اللہ تعالیٰ سے اس کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں اے اللہ کے نبی۔ راوی کہتا ہے تو اپ علیہ السلام نے اس بچے کو اپنی قریب فرمایا پھر بسم اللہ نارسول اللہ ﷺ اخرج عدو اللہ تین دفعہ پڑھ کر فرمایا اپنے بچے اب لے جاؤ انشاء اللہ آئندہ کبھی کوئی تکلیف نہ دیکھ پاؤ گی پھر آگے کو چلی اور ایک جگہ آپ علیہ السلام کے ساتھ پڑاؤ ڈالا تو ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا ایک باغ تھا جس سے میرا اور میرے اہل وعیال کا گزر اوقات ہوتا تھا اور اپس باغ میں میرے دواونٹ بھی تھی جواب مت ہو چکے ہین اور نہ تو اپنے آپ پر اور نہ ہی میرے باغ پر اور جو کچھ اس میں ہی اس پر قدرت دیتے ہیں اور کوئی بھی ان کے قریب جانے کی قدرت بھی نہیں رکھتا تو آپ علیہ السلام ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ جلدی سے اٹھ کر باغ ہر پہنچے اور باغ ے مالک سے مفرایا: کہ دوروازہ کھولو۔ تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ان دونوں اونٹوں کا معاملہ نہایت خطرناک سے آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ آپ دروازہ کھولدیں تو جب مالک باغ نے چابی کے ذریعہ دروازہ کو کھولنے کے لیے ہلایا تو وہ دونوں اونٹ ان کی طرف سامنے سی آئی اور ان کی رفتار ہلکی ہوا جیسی تھی تو جب باغ کے مالک نی دروازہ کھول کروا کر دیا اور ان

دونوں اونٹوں کی نظر نبی علیہ السلام پر پڑ گئی تو وہ دونوں بیٹھ گئے پھر انہوں نے نبی علیہ السلام کو سجدہ کیا تو آپ علیہ السلام نے ان دونوں کے سروں کو پکڑ آ پھر انہیں ان کی مالک کی ہوالہ کر دیا اور فرمایا کہ ان سے کام لو اور ان کی چارے کا خوب خیال رکھو تو ایک جماعت نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! جانور آ آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو اللہ کی جو نعمتیں آپ کی بدولت ہم پر ہیں وہ اس سے کی گنا زیادہ ہین آپ نے ہمیں گمراہی سے بچالیا اور ہلاکت سے ہمیں چھڑالیا تو ہمیں اپنی آپ کو سجدہ کرنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: قسم اپنے بھائی سے یہ معاملہ کیسے کرو گے جب وہ فوت ہو جائے گا کیا تم اس کے قبر کو سجدہ کرو گے؟ وہ کہنے لگی اے اللہ کے نبی ہم آپ کے حکم پیروی کرتے ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ بیشک سجدہ صرف اس ذات کو کیا جاسکتا ہے جو ہمیشہ زندہ ہے اور جسے موت نہیں آئے گی اگر مین اس امت میں سے کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دتیا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے وادی کہتا ہے پھر ہم واپس لوٹے تو ہی عورت اپنے اس بچے کو لے کر حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمیا اب میر اوہ بچہ قبیلہ کے بچوں میں مل کر رہتا ہے اور آپ کی خدمت میں گھی اور دودھ اور گاجر پیش کیئے تو آپ علیہ السلان نے گھی اور گاجر انہیں واپس لوٹا دیا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دودھ پینے کا حکم دیا۔

ابن عساکر

۳۵۳۹۱......قباث بن آشیم سے مروی ہے وہ فرماتے ہین کہ جنگ بدر کے موقع پر مجھے شکست ہوئی تو میں نے اپنے دل ہی مین خیال کیا کہ اس جیسا دن تو میں نے کبھی نہیں دیکھا پھر جب لوگوں کو اماں دیا جانے لگا تو میں بھی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ علیہ السلام سے امان طلب کر سکوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: قباث! میں نے عرض کیا کہ اللہ کے اس فیصلے جیسا معاملہ میں نے کبھی نہیں دیکھا جس سے سوائے عورتوں کے سب بھاگ گئے پھر میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول اہیں میرے دونوں ہونٹوں نے یہ گواہی محض ایک کی وجہ سے دی جو دل میں پہلے سے ہی آ چکی تھی: (ابن مندہ ابن عساکر)

۳۵۳۹۲......قباث بن آشیم سے مروی ہے فرماتے ہین کہ جنگ بدر کے موقع ہر میں مشرکین کے ساتھ تھا اور میں محمد ﷺ اسلم کے اصحاب کی قلت اور اپنے جماعت کے گھوڑوں اور افراد کی کثرت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا پھر ایک دم میں نے شکست کھانے والوں کے ساتھ شکست کھائی تو میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں مشرکین کی طرف مرلحاظ سے دیکھ رہا تھا اور میں اپنے دل ہی دل میں کہہ رہا تھا کہ میں نے اس جیسا معاملہ پہلے کبھی نہیں دیکھا کہ جس سے سوائے عورتوں کے باقی سب بھاگ گئے پھر جب جنگ خندق کے بعد کا وقت ہوا تو میں نے کہا کہ اگر میں مدینہ گیا تو محمد ﷺ کے فرمودات کا مشاہدہ کروں گا فور میرے دل میں اسلام کی محبت جگہ کر چکی تھی پھر میں مدینہ آیا اور آپ علیہ السلام کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے کہا آپ علیہ السلام وہ مسجد کے سایہ میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جماعت کے ساتھ میں تو آپ علیہ السلام پاس آیا اور اب تک میں ان حاضرین میں آپ علیہ السلام کو پہچانتا نہ تھا۔ پھر میں نے سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے قباث بن اشیم آپ ہی نے بدر کے موقع ہر کہا تھا کہ میں نے اس جیسا معاملہ پہلے کبھی نہ دیکھا جس سے سوائے عورتوں باقی سب بھاگ نکلے؟ تو میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور میرے اس معاملہ کی کسی کو بھی کبھی خبر نہ ہوئی اور میں نے شہادت محض ایک بات کی وجہ سے دی ہے جو میں اپنے دل میں پا تا ہون کہ اگر آپ اللہ کے نبی نہ ہوتے تو اللہ آپ کو میرے دل کے اس خیال کی اللہ اطلاع نہ دیتا ہاتھ بڑھا یتے تا کہ میں آپ سے بعیت کر سکوں پس اس طرح مجھ ہر سلام پیش کیا گیا اور میں مسلمان ہو گیا۔ (الواقدی ابن عساکر)

۳۵۳۹۳......اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروۃ نے عباس بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے اور انہوں نے قتادۃ بن نعمان سے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک تاریک رات کو باہر نکلا پھر مجھے خیال آیا کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ علیہ السلام کے ساتھ نماز میں ساتھ رہتا اور خود آپ کی اقتدلہ کرتا تو میں نے یہ کام کرنے کا فیصلہ کر لیا تو جب میں مسجد میں داخل ہوا تو آسمان پر بجلی چمکی تو نبی علیہ السلام نے مجھے دیکھ لیا پھر فرمایا: اے قتادۃ کیا جلدی ہے اپ کو؟ تو میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کو مانوس کرنا چاہتا ہون آپ علیہ السلام نے فرمایا کھجور کی یہ شاخ ہاتھ میں لو اور اسے اپنے پہلو کے قریب رکھو اس لئی کہ جب آپ یہاں سی نکلو گے تو یہ دس قدم تمہارے آگے اور دس قدم تمہارے پیچھے روشنی کرے پھر فرمایا کہ جب اپنے گھر میں داخل ہو جاج تو گھر کے ہرون میں موجود سخت کھر درے پتھر

کی صورت کو اس سے مارو اس لئے کہ درحقیقت وہ شیطان ہے تو میں وہاں سے نکلا تو اس شاخ میرے واسطے روشنی کی پھر میں نے اس شاخ کھرورے پتھر کی صورت کو مارالہٰذا دہ میرے گھر سے نکل گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۳۹۴...... عاصلم بن عمر بن قتادۃ اپنے والد سے اوروہ ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی آنکھ جنگ بدر کے موقع پر زخمی ہوگی تو ان کی آنکھ کی سیاہی ان کے رخسار ہر بہہ بڑی تو ساتھیوں نے چاہا کہ اس کو کاٹ دیں تو انہوں نے اس بارے میں آپ علیہ السلام سے دریافت فرمایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں پھر آپ علیہ السلام نے انہیں بلایا اوران کے آنکھ کی سیاہی کو اپنے دست مبارک سی ٹٹولا تو اس کی بعد پتہ نہ چلتا تھا کہ ان کی کونسی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ (ابویعلی ابن عدی بغوی بیہقی فی الدلدتل ابن عساکر

۳۵۳۹۵...... قتادۃ بن نعمان سے مروی ہی کہ ان کی آنکھ جنگ بدر کی موقع ہر ان کی رخسار پر بہہ پری تو آپ علیہ السلام نے اسے اپن ی جگہ دوبارہ لگادیا تو پھر وہ آنکھ دونوں آنکھوں میں سی زیادہ صحیح آنکھ بنی۔ (البغوی ابن عساکر)

۳۵۳۹۶......

۳۵۳۹۷...... مسند حکم بن ابی العاص بن امیہ مین قیس بن جبیر سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ بنت حکم کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دادا حکم سے کہا اے بنوامیہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کے معاملہ مین تم سے زیادہ کسی اورقوم کو زیادہ غالے ہمت اور بری لاتے والد نہیں دیکھا کہنے لگے اے بٹی ہمیں ملامت نہ کرو اس لئے کہ میں تجھ سے صرف رہی بیاں کرتا ہوں جو میں نے اپنی ان دو آنکھوں سے خود دیکھا ہم نے کہا اللہ کی قسم ہم برابر قریش سے سنتے رہے کہ یہ مذھب سے پھر ہوا شخص ہماری مسجد میں نماز پڑھتا ہے اس کے واسطی ایک وقت طی کرلو تا کہ اس کو پکڑسکو تم ہم نے اس کے پکڑنے کے لئے وقت مقرر کرلیا پھر جب ہم نے اس کو دیکھا تو ہم نے ایک آواز سنی جس سے ہمیں خیال ہوا کہ تہامہ میں کوئی پہاڑ نہ رہا مگر یہ کہ وہ ہم پر۔

پھر ہمارے حواس اس وقت درست ہوئے جب کہ وہ اپنی نماز پڑھ کر اپنے گھر جاچکا تھا پھر ہم نے ایک دوسری رات آپس کے مشورہ سے طے کی پھر جب وہ نماز پڑھنے کے لئے آیا تو ہم اس کی طرف جانے لگے تو میں نے صفا اور مروہ دیکھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے آپس میں مل گئے اور ہمارے اوران کے درمیان حائل ہوگئے سواللہ کی قسم اس معاملہ نے ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا (طبرانی وابونعیم)

۳۵۳۹۸...... ابوطفیل سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل انہیں خبر دی کہ وہ (صحابہ) نبی علیہ السلام کے ساتھ مقام بتوک کی طرف نکلے تو آپ علیہ السلام ظہر اور عصر اور نوب اور عشاءٔ میں جمع فرماتے تھے سوایک دن آپ علیہ السلام نے نماز مؤخر فرماتی پھر ظہر اور عصر کو ایک ساتھ پڑھا پھر دخل ہوگئے پھر نکلے پھر تو مقرب اور عشاء کو ایک ساتھ پڑھا پھر فرمایا: کل ان شاء اللہ تم تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اورتم اس چشمہ ہر جاشت کے وقت پہنچو گے تو جو اس چشمہ پر آئے تو وہ میرے آنے تک اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے سو ہم اس چشمے پر پہنچ گئے اور ہم سے پہلے اس پر دو آدمی پہنچ چکے تھے اوروہ چشمہ تسبہ جتنا تھا اور تھوڑے سے پانی کے ساتھ سفیدی دکھارہا تھا تو نبی علیہ السلام نے آن دونوں سے پوچھا کیا تم نے اس چشمہ کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ وہ دونوں بولے ہاں تو آپ علیہ السلام نے انہیں برا بھلا کہا اوران سے کہا کہ اللہ وج چاہتا ہے وہی فرمادیتا ہے پھر لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے اس چشمہ سے چلو بھرے یہاں تک کہ وہ پانی کسی چیز میں جمع ہوگیا پھر آپ علیہ السلام نے آس سے اپنا چہرۃ انوراوراپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر اس پانی کو اس چشمہ میں دوبارہ ڈال دیا تو اس چشمہ سے بہت زیادہ پانی بہنے لگا تو تمام لوگ سیراب ہوگئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا معاذ اگر تیری زندگی دراز ہوئی تو قریب ہے کہ تو دیکھے گا کہ اس چشمہ کے پانی سے کی باغ سیراب کئے جائیں گے۔

مالک وعبدالرزاق

۳۵۳۹۹...... مسند جناب بن ارت میں ہے کہ مجھے نبی علیہ السلاما نے مال غنیمت کے ۃارے میں کسی جگہ بھیاج پھر مجھ پر نبی علیہ السلام کا گزرہو جب کہ میری اونٹنی بلدوجہ راستے میں بیٹھ گی تھی اور میں اسے ماررہا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے مت مارو اور فرم ایا اسے آزاد کردو تو وہ اونٹنی کھڑے ہوگئی اور قافلہ کے لوگوں کے ساتھ چلنے گی۔ (طبرانی)

۳۵۴۰۰...... حکم بن حارث سلمی ضاجی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم معاویہ بن ابی سفیان کی خدمت میں حاضر تھے تو لوگوں نے ذبیح کا تذکرہ شروع کر دیا تو ایک جماعت کہنے لگی کہ اسماعیل علیہ السلام ہی ذبیح ہیں اور دوسری جماعت کہنے لگی کہ ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام ہی تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اس بارے میں تمہارے واسطہ ایک باخبر شخص سے پڑا ہے ہم نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ علیہ السلام کے خدمت میں ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا اے دو ذبیحوں کے بیٹے فرماتے ہیں کہ اس پر آپ علیہ السلام نے مسکراہٹ فرمائی اور اس اعرابی پر کوئی لکیر نہیں فرمائی۔ پھر ہم نے کہا اے امیر المؤمنین دو ذبیح کون ہیں؟ فرمانے لگے کہ عبدالمطلب نے جب زمزم کے کھدائی کا حکم دیا تو اللہ کے واسطے انہوں نے منت مانی کہ اگر اس کنویں کی کھدائی کا کام آسانی کے ساتھ سرانجام پایا تو اپنے کسی ایک بیٹے کی قربانی دینگے پھر انہوں نے اپنے بیٹوں کو باہر نکالا اور ان کے درمیان قرعہ اندازی کی تو قرعہ عبداللہ کے نام نکلا تو انہوں نے ان کے ذبح کا ارادہ فرمایا تو بنو مخزوم میں سے ان کے ماموں نے انہیں روک دیا اور کہنے لگے کہ اپنے رب کو راضی کرلو اور اپنے بیٹے کا فدیہ ھدے دو تو عبد المطلب نے اس کا فدیہ سو اونٹ دیا لہٰذا ایک ذبیح تو یہی (عبداللہ) ہوتے اور دوسرے ذبیح اسماعیل ہیں (ابن عساکر)

۳۵۴۰۱...... مصرض بن عبداللہ بن مصرض بن معقیب یمانی اپنے والد سے اور وہ اپنے والد مصرض بن معیقیب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کا حج کیا پھر میں مکہ میں ایک گھر میں داخل ہوا تو میں نے اس میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا چہرہ گویا کہ چاند کا ہالہ تھا اور میں نے آپ علیہ السلام سے ایک عجیب بات سنی، اھل یمامہ میں سے ایک شخص نے ایک بچہ کو اس کے پیدائش کے دن ہی ایک کپڑے میں لپٹا ہوا لایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے لڑکے میں کون ہو کہنے لگا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا اللہ تجھے مبارک فرمائے راوی کہتا ہے کہ پھر وہ بچہ جواں ہونے سے پہلے نہیں بولا راوی کہتا ہے کہ میرے والد نے کہا کہ پھر ہم اس بچہ کو مبارک الحانہ کے نام سے پکارتے تھے۔ (ابن النجار او اسمین محمد بن یونس کدیلمی راوی ہے)

۳۵۴۰۲...... واثلۃ بن الاسقع سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ صفہ کے بیس محافظین میں سے ایک میں بھی تھا اور ہمیں بھوک ستارہی تھی اور پوری جماعت میں کم عمر تھا تو مجھے ساتھیوں نے نبی علیہ السلام کے پاس اس حالت کی شکایت کے بھیجا تو آپ علیہ السلام اپنے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا کہ کھانے کی کوئی چیز ہے انہوں نے ہاں اے اللہ کے نبی یہاں تھوڑے سی روٹی اور کچھ دودھ ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے پاس لے آؤ تو وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا تو آپ علیہ السلام نے روٹی کے ٹکڑے کو ریزہ ریزہ کر دیا پھر اس پر دودھ کو انڈیل دیا پھر اس کو اپنے دست مبارک سے ملتے رہے یہاں تک کہ اسے مکھن کی طرح کر دیا اور میں کھڑا آپ علیہ السلام کو دیکھتا رہا پھر مجھ سے فرمایا اے واثلۃ میرے پاس اپنے ساتھیوں میں سے دس کو لے آؤ اور باقی دس مقررہ دیکھ کی جگہ پر رہیں تو مجھے دودھ کی قلت کی وجہ سے اس پر تعجب ہوا پھر میں حفاظت گاہ آیا اور دس ساتھیوں کو میں نے بلایا تو آپ علیہ السلام نے انہیں اس کھانے پر بٹھا دیا پھر ثرید (کے برتن) کا ایک سرا اپنے ہاتھ سے پکڑا پھر فرمایا شروع کرو اور ایک روایت میں ہے کہ کھاؤ اللہ کا نام لے کر اطراف اور کناروں سے اور اس کے درمیان سے درگزر کرو اس لئے کہ برکت اس میں اس کے اوپر سے آتی ہے اور بیشک یہ کھانا بڑھتا ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے دیکھا اپنے ساتھیوں کو کہ وہ کھا رہے ہیں اور اپنی انگلیوں کو چاٹ رہے ہیں یہاں تک وہ سب خوب تن کر سیر ہو گئے اور ثرید میرے خیال میں اب بھی اتنا ہی تھا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب اللہ کا نام لے کر اپنے حفاظت گاہوں کو جاؤ اور اپنے ساتھیوں کو بھیجو تو وہ چلے گئے اور میں اپنی آنکھوں سے دیکھے اس معاملہ پر حیرت کرتے ہوتے کھڑا تھا اور آپ علیہ السلام دوسرے دس اصحاب کی طرف متوجہ ہوتے اور انہیں بھی وہی فرمایا جو ان کے سابقہ ساتھیوں سے فرمایا تھا اور ان سے بھی وہی باتیں فرمائیں جو ان کے ساتھیوں سے فرمائی تھیں سو ان سب نے بھی خوب سیر ہو کر کھایا یہاں تک سب فارغ ہو گئے اور اب بھی برتن میں کچھ ثرید بچی ہوئی تھی۔ (ابن عساکر و ابن النجار)

۳۵۴۰۳...... یزید بن اسود سے مروی ہے کہ ان دو آدمیوں میں سے ایک نے جنہوں نے اپنی قیامگاہ میں نماز پڑھی تھی نبی علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میرے لئے اللہ سے مغفرت کی دعا کیجئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ آپ کی مغفرت فرماتے راوی کہتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے اپنا دست مبارک کو لیا اور اسے میرے سینے پر رکھ دیا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی پیٹھ میں محسوس کی اور راوی کہتا ہے کہ میں نے

آپ علیہ السلام کے دست مبارک سے زیادہ عمدہ خوشبو والی چیز کبھی نہیں سونگھی اور تحقیق آپ علیہ السلام کا دست مبارک برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ (یعنی بن مخلد)

۳۵۴۰۴...... یوسف بن عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ ایک شخص اھل شام میں یثرب والوں میں سے کسی یہودی کا مہمان بنا تو اس یہودی نے اس شامی کی مہمانوازی کی اور خوب اکرام کیا تو شامی نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جو اچھا سلوک آپ نے میرے ساتھ کیا ہے میں اس کا کیا بدلہ دوں البتہ میں آپ کا اکرام ایک قیمتی بات سے کرتا ہوں جو ابھی میں آپ کو بتا دیتا ہوں سو آپ اسے مجھ سے یاد کرلیں وہ یہ کہ عرب کی سرزمین پر ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے تو اگر آپ اس کو پاؤ تو اس کی پیروی کرو اور اگر آپ سے یہ نہ ہو سکے تو آپ کے اور اس کے درمیان پھر کچھ عرصہ رہے پھر جب نبی علیہ السلام نے نبوت کا اعلان فرمایا تو وہ یہودی آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ علیہ السلام نے اسے فرمایا کہ پھر میری اتباع کرو تو یہودی نے کہا کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑ سکتا لیکن میرے پاس کھجور کے ایک ہزار درخت ہیں جس میں سے ایک سو وسق میں آپ کو ہر سال ادا کروں گا اور میں اپنے اہل وعیال کے لئے امان بھی طلب کرتا ہوں لہٰذا آپ میرے واسطے ایک نوشتہ لکھوا دیجئے تو نبی علیہ السلام نے اس کے لیے دستاویز لکھوائی۔

۳۵۴۰۵...... مسند رفاعہ بن زادا جھنی میں ابوالحارث محمد بن الحارث بن ھانی بن مدلج بن مقداد بن زمل بن عمرو العذری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ اپنے والد سے آور وہ زمل بن عمر عذری سے نقل کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ بنوعذرہ کا ایک بت تھا جسے حمام کہا جاتا تھا۔ اور اس کا مجاور ایک شخص تھا جس کو طاق کہا جاتا تھا تو جب نبی علیہ السلام کا ظہور ہوا تو ہم نے ایک آواز سنی کہ اے بنو ھند بن حرام حق ظاہر ہو چکا اور حمام ھلاک ہو چکا اور اسلام نے شرک کو ختم کر دیا تو ہم اس سے خوفزدہ اور دہشت زدہ ہو گئے پھر کچھ دن ہم ٹھہرے تو پھر ہم نے ایک آواز سنی اور وہ کہہ دیا تھا کہ اے طارق اے طارق حق وباطل بیان کرنے والی وحی کے ساتھ سچا پیغمبر معبوث ہو چکا تہامہ کی سرزمین پر حق کو کھول کر بیان کرنے والے نے حق کو واضح کر دیا اس کے مدگاروں کے لئے سلامی اور اس کے مخالفین کے لئے پشیمانی بنے یہ پیغام میری طرف سے قیامت تک ہے پھر وہ بت اپنے منہ کے بل گر گیا زمل رلوی کہتا ہے کہ میں نے فوراً سواری لی اور نکل پڑا یہاں تک کہ اپنی قوم کے کی ایک جماعت کے ساتھ آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں میں نے چند اشعار پیش کئے۔

الیک رسول اللہ اعملت نصّها لا نصر خیر الناس نصر اموزرا واشھد آن اللہ لاشی غیر اکلفھا حز نا

وقوزا من الرمل واعقد حبلا من حبالک فی حبلی ادین له ما اثقلت قدمی نعلی

اے اللہ کے رسول! میں اونٹنی کو انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ اور اسے مشقتوں میں ڈال کر تجھ تک پہنچا ہوں تا کہ لوگوں میں بہترین شخص کی مضبوط مدد کروں اور اپنا تعلق آپ کے ساتھ جوڑ دوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور جب تک میرے پاؤں جوتوں میں رہے میں اسی دین وعقیدہ پر ہی رہوں گا راوی کہتا ہے کہ پھر میں اسلام لے آیا اور میں نے بعیت بھی کر لی اور ہم نے آپ علیہ السلام کو ان باتوں کی بھی جو ہم نے غائبانہ سنی تھیں خبر دی۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ جنات کا کلام تھا پھر فرمایا: اے جماعت عرب! بیشک میں تمام لوگوں کی طرف اللہ کا فرستادہ وپیغمبر ہوں میں انہیں ایک اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں اور اسبات کی طرف کہ میں بیشک اس کا رسول اور بندہ ہوں اور اس بات کی طرف کہ تم بیت اللہ کا حج کرو اور بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ روزے رکھو اور وہ رمضان کا مہینہ ہے تو جو میری بات مانے گا تو اس کے لئے ٹھکانا اور بدلہ جنت ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا تو جہنم اس کے لوٹنے کی جگہ ہوگی راوی کہتا کہ پھر ہم سب نے اسلام لایا اور آپ علیہ السلام نے پھر ہمارے لئے ایک جھنڈا تیار فرمایا اور ہمارے واسطے ایک نوشتہ لکھوایا جس کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم.

اللہ کے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے زمل بن عمرو اور ان کے ساتھ مسلمان ہونے والوں کے نام۔

بیشک میں اس کو اس کی پوری قوم کی طرف بھیجتا ہوں تو جو اسلام لے آئے گا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی جماعت میں ہوگا اور جو انکار کرے گا تو اس کے لئے صرف مہینے کا اماں ہے گواہ علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمۃ نصاری ہیں (ابن عساکر اور انہوں نے کہا کہ

غریب جدا)

۳۵۴۰۶..... ابوامامۃ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ کسی نے کہا کہ یارسول اللہ آپ کے نبوت کی ابتداء کی حقیقت کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام کی دعا اللہ عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور میری ماں نے خواب دیکھا کہ اس کے جسم سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محلات کو روشن کردیا۔ (ابن نجار)

۳۵۴۰۷..... ابوامامۃ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شام کو میرے سامنے رکھا اور یمن کو میرے پشت کی جانب رکھا پھر فرمایا اے محمد جو چیز آپ کے آگے ہے اس کو میں نے آپ کے لئے غنیمت اور روزی ہمادی ہے اور جو آپ کے پیچھے ہے اس میں نے آپ کی مدد بنادیا ہے (پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ برابر اسلام اور اھل اسلام کو بڑھاتا ہی رہے گا اور شرک اور اھل شرک کو کم کرتا رہے گا یہاں تک دونطفتوں کے درمیان سفر کرتے والے کو صرف بادشاہ کے ظلم ہی کا اندیشہ ہوگا عرض کیا گیا یارسول اللہ دونطفتوں سے کیا مراد ہے فرمایا کہ مشرق اور مغرب کا سمندر راو اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ یہ دین ہراس جگہ پہنچ کررہے گا جہاں بھی رات آتی ہو۔ (ابن عساکراور ابن بخار)

۳۴۷۰۸..... ابوذرفرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں حتیٰ کہ آپ کو اپنے نبی ہونے کا یقین ہوگیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا اے ابوذر میرے پاس دوفرشتے آتے اور میں مکہ کی کسی پتھریلی جگہ تھا یمن سے ایک فرشتہ زمین پر آیا اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان فضا میں رہا پھر ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا وہ بندہ یہی ہے؟ دوسرے نے کہا ہاں یہی وہ بندہ ہے پھر کہا کہ اس کو ایک آدمی کے ساتھ تولو پھر مجھے ایک آدمی کے ساتھ تولا گیا تو میں اس سے وزنی تھا پھر کہا کہ اس کو دس کے ساتھ تولو پھر ان دونوں نے مجھے دس کے ساتھ تولا تو میں ان دس سے بھی وزنی نکلا۔ پھر کہا کہ اسے سو کے ساتھ تولو تو ان دونوں نے مجھے سواڈمیوں کے ساتھ تولا تو میں ان سے بھی وزنی نکلا پھر کہا کہ اسے ہزار کے ساتھ تولو پھر مجھے ایک ہزار کے ساتھ ان دونوں نے تولا تو میں ان سے ؤتی وزن میں زیادہ تھا اور وہ لوگ ترازو کے پلڑے سے بکھر کر مجھے گرنے لگے پھر ان دونوں فرشتوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر آپ اسے اس کی پوری امت سے بھی وزن کرلو گے تو یہ ان سب سے وزنی ہوگا پھران دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کا پیٹ چاک کرو تو اس نے میرا پیٹ چاک کیا پھران دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ اس کا دل باہر نکالو تو اس نے میرا دل بھی چاک کیا اور اس سے شیطان کے ڈوسوسہ ڈالنے کی جگہ نکال دی اور جما ہوا خون بھی پھران دونوں کو پھینک دیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کا پیٹ برتن کی طرح اور اس کا دل کپڑے کی طرح دھولو پھر ایک چھری منگوائی گئی گویا کہ وہ بالکل نئی صاف شفاف سفید چھری تھی پھر وہ کھری میرے دل میں داخل کردی گئی پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس پیٹ سی لو تو اس نے میرا پیٹ سی لیا پھران دونوں نے مہر نبوت میرے دونوں کندھوں کے درمیان لگایا پھر اچانک وہ دونوں میرے پاس سے چلے گئے اور یہ سارا معاملہ گویا س آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

دارمی والرادیانی دالحبانی فی فوائدها بن عساکر وابن النجار سعید بن مسیب عن سوید بن یزید العمی

ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا تذکرہ

۳۵۴۰۹..... ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بات دیکھنے کے بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا صرف ذکر خیر کے ساتھ ہی تذکرہ کروں گا میں ایک ایسا شخص تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خلوتوں اور تنہائیوں کی جستجو میں رہتا تھا تاکہ میں آپ علیہ السلام سے کچھ سیکھوں تو میں نے ایک دن آپ علیہ السلام کو تنہا دیکھا تو میں نے آپ علیہ السلام کی تنہائی کو غنیمت سمجھا اور آپ کے قریب آگیا تو آپ علیہ السلام نے پوچھا اے ابوذر تجھے کیا چیز لائی ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور سلام کیا پھر وہ آپ علیہ السلام کے ڈائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر آپ تجھے کیا چیز لے کر آتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام

کیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے پوچھا اے عمر تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کیا پھر وہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے عثمان تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول اور آپ علیہ السلام کے سامنے نو کنکریاں تھیں تو آپ علیہ السلام نے انہیں لیا اور اپنے ہتھیلی ہر رکھا تو وہ کنکریاں تسبیح کرنے لگیں یہاں تک میں نے خود شہد کی مکھی کی طرح ان کی بھنبناہٹ سنی پھر آپ علیہ السلام نے انہیں واپس رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں پھر آپ علیہ السلام نے انہیں دوبارہ لیا اور نہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھوں میں رکھا تو وہ پھر تسبیح کرنے لگیں یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی بھنبناہٹ خود سنی پھر انہوں نے بھی انہیں واپس زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں پھر آپ علیہ السلام نے انہیں لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں انہیں رکھا تو وہ تسبیح کرنے لگیں یہاں تک کہ میں نے شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی بھنبناہٹ سنی پھر انہوں نے بھی انہیں دوبارہ زمین پر رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں پھر آپ علیہ السلام نے انہیں لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رکھا تو وہ تسبیح کرنے لگیں یہاں تک کہ میں شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی بھنبناہٹ سنی پھر انہوں نے بھی انہیں واپس رکھا تو وہ خاموش ہوگئیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہی نبوت کی خلافت ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۱۰..... عاصم بن حمید ابوذر سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کے بعض باغات میں نبی علیہ السلام کو تلاش کرنے کے لئے چلا تو اچانک آپ علیہ السلام کو میں نے کھجور کے درختوں کے نیچے بیٹھے ہوتے پایا تو میں آگے بڑھا اور نبی علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کو کیا چیز لے کر آئی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ لے کر آیا ہے اور میں اس کے رسول کو تلاش کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جاؤ تو میں بیٹھو گیا پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ کاش ہمارے پاس کوئی اور صالح آدمی بھی آجاتا ہے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام کیا نبی علیہ السلام کو تو آپ علیہ السلام نے انہیں سلام کا جواب دیا پھر فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ عرض کیا کہ مجھے اللہ لے کر آیا ہے اور مین اس کا رسول تلاش کر رہا تھا پھر آپ علیہ السلام نے نہیں بھی حکم دیا تو وہ بھی بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں ایک چوتھا نیک شخص بھی ہونا چاہتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور نبی علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے لے کر آتے اور میں اس کے رسول کو تلاش کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے انہیں بھی حکم دیا تو وہ بھی بیٹھ گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں ایک پانچواں نیک شخص بھی ہونا چاہیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے او آپ علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے نے انہیں سلام کا جواب دیا پھر فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کر آئی ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ مجھے لے کر آتے اور میں اس کے رسول کو تلاش کر رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے انہیں بھی حکم دیا تو وہ بھی بیٹھ گئے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آتے اور انہوں نے بھی نبی علیہ السلام کو سلام کیا تو آپ علیہ السلام نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا کہ تجھے کیا چیز لے کر آتی ہے تو عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے لے آئے اور میں اس کے رسول کو تلاش کر رہا تھا پھر آپ علیہ السلام نے انہیں بھی حکم دیا تو وہ بھی بیٹھ گئے اور آپ علیہ السلام کے پاس کچھ کنکریاں تھیں جو تسبیح کر رہی تھیں آپ کے دست مبارک میں تو آپ نے وہ کنکریاں ابوبکر رضی اللہ عنہ دیں تو وہ ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھتی ہیں پھر آپ علیہ السلام نے وہ ان سے واپس لے لیں پھر وہ کنکریاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہاتھ میں دین تو ان کے ہاتھ یں بھی تسبیح پڑھتی رہیں پھر ان سے بھی واپس لے لیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پکڑائیں تو ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح کرتی ہیں پھر ان سے لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پکڑوائیں تو کنکریوں نے تسبیح نہ کی اور بلکہ خاموش ہوگئیں۔ رواہ ابن عساکر

امیہ بن ابی الصلت کا تذکرہ

۳۵۴۱۱..... ابوسفیان فرماتے ہیں کہ امیہ بن ابوصلت ایک جنگ میں ان کے ساتھ تھے تو امیہ بن ابوصلت نے ان سے کہا کہ اے ابوسفیان مجھے عتبہ بن ربیعہ کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کرو تو میں نے کہا کہ وہ (ماں باپ) دونوں طرف سے اچھے نوز خاندان اور نسب والا ہے مظالم اور

حرام کاموں سے بچتا ہے اور اچھے اخلاق والا ہے اور بڑے عمر کا ہے امیہ کہنے لگا کہ میں اپنی کتابوں میں ایک نبی کے بارے میں پاتا تھا کہ وہ ہماری سرزمین سے مبعوث ہوگا تو میرا خیال یہی تھا کہ وہ میں ہی ہوں گا پھر جب اہل عراق سے میں نے علم سیکھا تو مجھے پتا چلا کہ وہ بنوعبد مناف سے ہوگا پھر میں نے بنوعبد مناف پر نظر ڈالی تو میں نے عتبہ بن ربیعہ کے علاوہ اس منصب کے لائق کسی کو نہ پایا پھر اب جب آپ نے اس کے عمر کی مجھے خبر دی تو مجھے پتا چلا وہ بھی اس کے مصداق نہیں اس لئے کہ ان کی عمر چالیس سے تجاوز کر چکی لیکن ابھی تک ان کے پاس وحی نہیں آتی ابو سفیان کہتے ہیں کہ پھر اس بعد کچھ عرصہ گزرا اور آپ علیہ السلام کو وحی کی گئی اور میں تجارۃ کے عرض سے یمن کا قصد کرتے ہوئے قریش کے ایک قافلہ میں نکلا تو میرا گزر امیۃ ابن ابوالصلت پر ہوا تو میں نے مذاق میں کہا کہ اے میہ وہ نبی جس کا جو انتظار کرتا تھا تحقیق وہ ظاہر ہو چکا ہے امیہ نے کہا کہ اگر واقعہ وہ سچا ہے تو خود اس کی پیروی کر میں نے کہا اس کی پیروی کرنے سے تجھے کیا چیز مانع ہے؟ کہنے لگا ثقیف قبیلہ کی عورتوں سے حداء مجھے منع کر رہی ہے اس لئے کہ میں پہلے انہیں خود بتلاتا تھا کہ میں ہی وہی نبی ہوں پھر اب وہ مجھے بنوعبد مناف کے ایک لڑکے کا تابعدار دیکھیں گے پھر امیہ نے کہا اے ابوسفیان میرا خیال ہے کہ اگر تو نے اس پیغمبر کی مخالفت کی تو مجھے بکری کے بچے کی طرح رسی سے باندھ اس کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر وہ تیرے بارے میں جو چاہے گا فیصلہ کرے گا۔

۳۵۴۱۲......ابومریم کندی فرماتے ہیں کہ برکا ایک اعرابی آپ علیہ السلام کی خدمت میں اس وقت حاضر ا ہوا کہ آپ علیہ السلام تشریف فرما تھے اور آپ کے آردگرد لوگوں کو ایک حلقہ تھا تو اس اعرابی نے کہا کہ آپ مجھے وہ باتیں کیوں نہیں سکھائے جو آپ کو معلوم ہیں اور مجھے معلوم نہیں اور ان کا بتانا مجھے فائدہ دینگی اور آپ کا نقصان بھی نہ ہوگا؟ تو لوگوں نے کہا خاموش خاموش بیٹھ جا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کے چھوڑ دوا سے اس لئے کہ وہ جاننے کے لئے سوال کر رہا ہے سو اس کو جگہ دو لہٰذا وہ بیٹھ گیا پھر اس نے پوچھا کہ آپ کی نبوت کی ابتداء کا پس منظر کیا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالی مجھ سے بھی ویسا ہی عہد لیا جس طرح کہ اس نے دوسرے نبیوں سے عہد لیا ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی ومنک ومن نوح وابراھیم وموسیٰ علیہ السلام ابن مریم (واخذنا منھم میثاقاً غلیظاً) اور میں عیسیٰ ابن مریم کی بشارت ہوں اور رسول کی والدہ نے خواب میں دیکھا کہ اس دونوں پاؤں کے درمیان چراغ جیسی روشنی نکلی جس سے شام کے محلات روشنی ہو گئے تو اعرابی نے کہا اور اپنا سر آپ علیہ السلام کے قریب کیا اور اس کی سماعت میں کچھ فرق تھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کے علاوہ بھی کچھ بائیں ہیں اور اس کے علاوہ بھی کچھ بائیں دو دفعہ یا تین مرتبہ (طبرانی وابن مردویہ وابونعیم فی الدلدئل وابن عساکر)

۳۵۴۱۳......عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ وہ اپنی پھوپھی کے ہاں ٹھہرے ہوتے تھے تو وہ ان کے لیے تازہ کھجوریں توڑنے کے لئے نکلے تو ان کی ملاقات نبی علیہ السلام سے ہوئی تو وہ نبی علیہ السلام کی پیٹھ کی طرف مڑ مڑ کر دیکھنے لگے تو آپ علیہ السلام سمجھ گئے کہ یہ مہر نبوت کو دیکھنا چاہتا ہے تو آپ علیہ السلام نے اپنی چادر اتاری تو عبداللہ بن سلام آپ علیہ السلام کی تصدیق کی اور آپ سے مزید تین نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا۔

رواہ ابن عساکر

عبداللہ بن سلام کے اسلام لانے کا تذکرہ

۴۵۴۱۴......محمد بن حمزۃ بن عبداللہ بن سلام اپنے دادا عبداللہ ابن سلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جب مکہ میں نبی علیہ السلام کے ظہور کے بارے میں سنا تو وہ گھر سے نکلے تو آپ علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی تو آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ ہی اہل یثرب کے عالم کے بیٹے ہیں؟ تو اس نے کہا کہ ہاں تو آپ علیہ السلام نے فرمای اکہ میں آپ کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس نے طور سینا ہر توراۃ کو نازل فرمایا کیا آپ نے میری صفات اس کتاب میں جس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا پائی ہیں تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ اے محمد آپ اپنے رب کا نسب ہمارے سامنے بیانکر دیں تو ایک دم آپ علیہ السلام ہر لرزہ طاری ہوگیا اور جبریل امین نے آپ علیہ السلام سے کہا قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم ملد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ تو عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور بیشک اللہ آپ کو

پاک کرنے والا ہے اور آپ کے دین کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا ہے اور میں نے یقیناً آپ کی صفات اللہ کی کتاب میں پاتی ہیں (یا ایہا النبی انا ارسلنا شاھدا ومبشرا ونذیرا) آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں اور میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے جو نہ تو سخت گو ہے اور نہ ہی سخت اخلاق والا ہے اور نہ ہی لے ضرورت بازاروں میں گھومنے والا اور برائیکا بدلہ برائی سے نہیں دیتا لیکن معاف کر دیتا ہے اور درگزر کر دیتا ہے اور اللہ اس کو اس وقت تک موت نہ دے گا جب تک اس کے ذریعہ دین و مذھب کی کجی کو دور نہ کریں یہاں تک کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں اور اللہ اس کے ذریعہ اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور پردے میں لپٹے دل کھول دے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۱۵...... ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی علیہ السلام کو ایک بھنی ہوئی بکری ہدیہ پیش کی تو آپ علیہ السلام نے اس میں سے کچھ کھالیا پھر فرمایا کہ اس عورت نے مجھے بتایا کہ اس بکری میں زہر ملایا گیا تھا تو بشر بن براء اس کی وجہ سے فوت ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے اس سے پوچھوایا کہ تجھے تیرے اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ کہنے لگی میرا ارادہ تھا کہ میں جان سکو کہ اگر آپ نبی ہوئے تو آپ کو زہر نقصان نہ دے گا اور اگر آپ بادشاہت کے طالب ہوتے میری وجہ سے لوگ آپ سے چھوٹ جائینگے تو آپ علیہ السلام نے اس کے قتل کا حکم دیا تو وہ قتل کر دی گئی۔ (طبرانی)

۳۵۴۱۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام ابوسفیان بن آپ سے طواف کے دوران ملے تو فرمایا اے ابوسفیان تیرے اور ھندہ کے درمیان یوں یون معاملہ ہوا ہے تو سفیان بولا ھند نے میرے راز فاش کر دیتے تو اب میں اس کو کا بدلہ چکاؤں گا پھر آپ علیہ السلام جب اپنے طواف فارغ ہوتے تو ابوسفیان کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے ابوسفیان ھند سے کچھ نہ کہنا اس لئے کہ اس نے تیرا کوئی رمائش نہیں کیا تو ابوسفیان ابولا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو آپ اللہ کے اسول ہیں ھند کے بارے میں میرا خیال تھا کہ اس نے میرے دل کی باتیں آپ کو بتا کر میرے راز فاش کر دیتے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۱۷...... ابن عباس فرماتے ہیں کہ قریش کے لوگ ایک کاھنہ عورت کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ہمیں بتاؤ کہ ہم میں سے کون اس مقام والے یعنی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ مابہ ہے تو اس عورت کے کہا کہ اگر تم اس نرم مٹی پر ایک چادر کو کھینچو گے اور پھر اس پر چلو گے تو میں تمہیں بتادوں گی لہٰذا انہوں نے چادر بھی کھینچی اور پھر اس پر چلے بھی تو اس عورت نے حضرت محمد ﷺ کے چلنے کے نشانات کو دیکھا اور کہا کہ یہ شخص تم سب میں سے اس کے زیادہ مشابہ ہے پھر اس واقعہ کے بیس سال بعد یا جو مقدار اللہ کو منظور تھی اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۴۱۸...... مسند رجال لم یسمو میں ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایسے شخص نے جو متہم نہیں حسن بن ابی الحسن البصری کے واسطہ سے اصحاب رسول سے روایت کیا کہ ان اصحاب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے متعلق کسری پر اللہ تعالیٰ کی کیا حجت قائم ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جس نے اپنا ہاتھ اس گھر کے مضبوط دیوار میں سے جس میں وہ کسری رہتا تھا روشنی سے چمکتا ہوا نکالا تو جوب کسری نے آس کو دیکھا تو گھبرا گیا تو فرشتہ نے کہا کہ اے کسری نہ ڈر بیشک اللہ نے ایک اسول مبعوث فرمایا ہے اور اس پر ایک کتاب بھی اتارا ہے سو تو اس کی پیروی کر تو تیری دینا و آخرت دونوں محفوظ ہو جائے گی کہتے لگا کہ میں غور کرتا ہوں۔ (ابن النجار)

۳۵۴۲۰ عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں اور نبی علیہ السلام ہم عمر ہیں اور میری ماں شفا جو عمر بن عوف کی بہن ہیں ہم سے نبی علیہ السلام کی والدہ آمنہ بنت وھب کے معلوم واقعات بتلاتی تھی ایک دفعہ فرمانے لگی کہ جب آمنہ نے محمد کو جنا تو وہ میرے ہاتھوں میں آئے پھر زور سے چلاتے تو میں نے ایک کہنے کو یہ کہتے ہوتے سنا کہ اللہ تجھ پر رحم کرلے آور تیرا رب تجھ پر رحم کرے شفا دفرمائی ہیں کہ پھر مشرج اور مغرب کے درمیان کا تمام علیقہ میرے سامنے روشن ہو گیا یہاں تک کہ میں روم کے بعض محلات تک کو دیکھا فرمائی ہے کہ پھر میں نے اس کو چٹ لٹادیا پھر فوراً تاریکی اور ھیبت نے مجھے گھیر لیا پھر میرے دائیں جانب روشنی ہوگئی پھر میں نے آیک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آپ اس بچہ کو کہاں لے گئے؟ جواب میں کہا کہ میں اسے مغرب لے گیا کہتی ہیں کہ اور پھر مجھ سے یہ کیفیت مدد ہوگئی پھر دوبارہ ھیبت اور تاریکی نے مجھے بائیں جانب سے گھیر لیا پھر میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے ہوتے سنا کہ تو اسے کہاں لے گیا جواب میں کہا کہ میں اسے مشرق لے گیا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ

واقعہ برابر میں میرے دل میں رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مبعوث فرمادیا سو میں لوگوں سب سے پہلے اسلام لے آیا۔
ابو نعیم فی الدلائل

سب سے پہلے ہلاک ہونے والے

۳۵۴۲۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے پہلے تیری قوم ہلاک ہوگی میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان ہو جاؤں کیا بنو تمیم؟ فرمایا نہیں بلکہ یہ قریش کا قبیلہ (ابن جریر)

۳۵۴۲۲..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو ایک شخص کے جنت میں داخل کرنے کے لئے ایک رنبہ بھیجا تو آپ علیہ السلام کا گزر یہودیوں کے: عبادت خانوں میں سے ایک عبادت خانے پر ہوا تو آپ علیہ السلام ان کے پاس تشریف لے گئے جب کہ وہ لوگ اپنی کتاب کو پڑھ رہے تھے تو جب انہوں نے آپ علیہ السلام کو دیکھا تو کتابوں کو بند کر لیا اور نکل گئے اور عبادت خانے کے ایک کونے میں ایک شخص مرنے کے قریب حالت میں تھا تو آپ علیہ السلام اس کے پاس تشریف لائے تو اس شخص نے کہا کہ آپ کے آنے نے ان کو پڑھنے سے روک دیا اور وہ لوگ ایک ایسے نبی کی صفات پڑھ رہے تھے جو تمام آپ میں پائی جاتی ہیں پھر وہ کتاب کے قریب آیا اور اسے کھولا پھر پڑھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں پھر اس کی روح قبض کرلی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو لو اور اسے غسل دو اور کفن بھی دو اور اسے خوشبو بھی لگاؤ پھر آپ علیہ السلام نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ (ابن شیبة)

۳۵۴۲۳..... حضرت حسن ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کے واسطے کی اوقیہ سونا نبی علیہ السلام کو قتل کے کرنے کے عوض مقرر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی تو آپ علیہ السلام نے اس کو سولی دینے کا حکم دیا لہٰذا اسے سولی دی گئی اور یہ پہلا شخص تھا جس کو اسلام میں سولی دی گئی۔ (ابن شیبة ابن جریر)

۳۵۴۲۴..... حضرت حسن ہی فرماتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے جس شخص کو سولی دی گئی وہ نبولیث کا ایک شخص تھا جس کے لئے قریش نے آپ علیہ السلام کے قتل کے عوض کی اوقیہ سونا مقرر کیا تھا۔ تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے اور اس معاملہ کی اطلاع آپ کو دی تو آپ علیہ السلام نے اس کے طرف پکڑنے کے لئے لوگ بھیجے اور پھر حکم کے کر اسے سولی دلوائی۔ (ابن شیبة)

۳۵۴۲۵..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ قریش کے کچھ لوگ جوگ بدر کے بعد دیہاتوں میں جا کے بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ جنگ بدر میں ہمارے آباء واجداد کے قتل ہونے کے بعد ہماری زندگی بے مزہ ہوگئی ہے اے کاش کہ ہمیں کوئی ایسا آدمی ملے جو محمد ﷺ کو قتل کردے اور ہم اس کے لئے انعام بھی مقرر کریں گے تو ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی قسم میں بلند ہمت مضبوط باز والا اور عمدہ تلوار باز ہوں میں اسے قتل کردوں گا تو قریش چار افراد میں سے ہر ایک فرد نے اس کے لئے چند اوقیہ سونا مقرر کرلیا پھر وہ نکلا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گیا اور وہاں اپنے قوم کے کسی مسلمان شخص کے پاس بطور مہمان کے قیام کیا تو اس مسلمان نے اس سے پوچھا کہ تو کیوں آیا ہے؟ کہنے لا کہ میں سلمان ہو چکا ہوں اس لئے یہاں آیا ہوں راوی کہتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس کے دل کے آرادے پر مطلع فرمایا تو آپ علیہ السلام نے اس شخص کے پاس جس کے ہاں یہ شخص مہمان ٹھہرا ہوا تھا پیغا مبھیجا کہ اس کو اپنے نظر میں رکھو اور اس کو مضبوط باندھ لو اور پھر اسے میرے پاس بھیج دو راوی کہتا ہے کہ کہ پھر لوگ اس کو نکال کرلے جانے لگے تو وہ زور زور سے پکارنے لگا کہ تم لوگ اپنے پیروکاروں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہو اور جو شخص تمہارا مذھب اختیار کرے تو تم اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہو تو نبی علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ تو میری بات کی تصدیق کر یہاں تک لوگوں کو خیال ہوا کہ اگر وہ آپ علیہ السلام کی تصدیق کرے گا تو آپ علیہ السلام اسے چھوڑ دینگے تو اس نے کہا کہ میں اسلام لانے ہی کے لئے آیا وں آپ علیہ السلام نے فرمای اکہ تو جھوٹا ہے پھر آپ علیہ السلام نے اس کا اپنی قوم کے ساتھی طے ہونے والا معاملہ بیان فرمایا تو اس نے آس سے انکار کیا تو آپ علیہ السلام نے صادر فرمایا کتو اس کو ذباب پہاڑ ہر سولی دی گئی اور یہ اسلام میں پہلا مصوب (سولی دیا گیا) شخص تھا۔ (ابن جریر)

۳۵۴۲۶......مسند عتبہ میں ہے کہ نبی علیہ السلام فرمایا کہ میری پرورش کرنے والی بنوسعد بن ابی بکر میں تھی تو میں اور اس کا ایک بیٹا اپنے چوپائے چرانے کے لیئے نکلے اور ہم نے اپنے ساتھ زادراہ نہ لیا تھا تو میں نے کہا اے میرے بھائی جاؤ اپنی اماں سے ہمارے لئے کچھ توشہ وزادراہ لے آؤ تو وہ میرا بھائی چلا گیا اور میں چوپایوں کے ساتھ ٹھہر گیا تو گدھ کے مانند دوسفید پرندے سامنے سے آئے پھر ان میں سے آیک نے دوسرے سے کہا کہ کیا یہی ہے وہ؟ دوسرے نے کہا کہ ہاں پھر وہ دونوں آگے بڑھے اور مجھے پکڑ آ پھر مجھے گدی کے بل لٹا دیا اور میرے پیٹ کو چاک کیا پھر میرے دل کو نکالد پھر اس کو بھی چاک کیا اور اس سے خون کے دوسیاہ ٹکڑے نکالے پھر ان میں سے ایک نے ڈوسرے سے کہا کہ میرے پاس ٹھنڈا پانی لے کر آؤ پھر ان دونوں سے میرے پیٹ کا اندرونی حصہ دھویا پھر کہا کہ ٹھنڈا پانی کر آؤ پھر انہوں نے میرے دل کو دھویا پھر کہا کہ سکینہ لے آؤ پھر انہوں نے اسے میرے میں دل میں بکھیر دیا پھر اپنے ساتھی سے کہا کہ اسے سی لو اور اس ہر نبوت کے مہر کے ذریعہ مہر لگا دو پھر ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دو اور دوسرے پلڑے میں اس کی امت کے ایک ہزار آدمی رکھ دو تو اچانک مجھے اپنے سے اوپر ایک ہزار آدمی دکھائی دیتے اور مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ مجھ ہر گر نہ جائیں پھر کہا کہ اگر اس کو اپنی پوری امت کے ساتھی بھی تولو گے تو یہ ان سب سے بھی بھاری ہوگا پھر دو دونوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے آور مجھے بہت زیادہ ڈر لگا پھر میں اپنی راضی امی کے پاس چلا گیا اور اسے اپنے اوپر گذرنے والے پورے واقعہ سے خبر دار کر دیا تو وہ ڈرگئی کہ کہیں بیری دماغی حالت بگڑ گئی ہے تو اس نے کہا کہ میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں پھر اس نے اپنا ایک اونٹ لیا اور مجھے کجاوہ ہر بیٹھا دیا اور خود میرے پیچھے بیٹھ گئی یہاں تک کہ مجھے میرے والدہ کے حوالہ کر دیا اور کہا کہ میں نے اپنی ذمہ لی ہو چیز اور امانت واپس کر دی اور مجھ پر گذرنے والے واقعہ سے اس کو بھی مطلع کر دیا اور اس سے میری کو کوئی خوف نہ ہوا اور کہا کہ میں نے بھی خواب میں اس کے پیدئش کے وقت اپنے آپ سے ایک نور نکلتا دیکھا تھا جس سے شام محلات روشن ہو گئے۔

مسند احمد، ابو یعلی مستدرک حا کم ابن عساکر عن عتبه بن عبد

۳۵۴۲۷......خلیفہ بن عبد المنقری فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن عدی بن ربعیہ بنسوائۃ بن حشم بن سعد سے دریافت کیا کہ آپ کے والد نے جا ہلیت میں آپ کا نام محمد کیسے رکھ دیا؟ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی اپنے والد سے یہی سوال کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ بنوتمیم میں سے چار افراد جن میں سے ا یک میں تھا اور سفیان بن مجاشع اور یزید بن عمرو بن ربیعہ بن حقوص بن مازن اور اسامہ بن مالک بن جندب بن غبر تھے ہم چاروں شام میں زید بن خفہ غسانی سے ملنے کے لئے نکلے تو جب ہم شام پہنچے تو ہم نے ایک کنوئیں ہر پڑاؤ ڈالا جس کے ارد گرد بہت سے دوخت تھے اور اس کے قریب ہی راہبوں کے علاقے کا ایک شخص بھی کھڑا تھا۔ تو ہم نے آپس میں کہا کہ اگر ہم اس پانی میں غسل کر کے تیل لگا کر اپنے کپڑے پہن لیں اور پھر مطلوبہ شخصیت سے ملیں تو اچھا ہوگا تو راہبوں کے علاقے کا وہ شخص ہماری طرف متوجہ ہو کر بولا کہ یہ زبان اس علاقے والوں کی زبان تو نہیں ہم نےکہا کہ ہاں ہم مضر قوم کے ہیں۔ کہنے لگا کون سا مضر؟ ہم نے کہا مضر خندف تو اس نے کہا کہ عنقریب جلد ہی تم میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے شو جلد کرو اور اس سے اپنا حصہ ھدایت لو تا کہ تم رشدہ ھدایت پالو اس لئے کہ وہ خاتم النبین ہے ہم نے کہا کہ اس کا نام کیا ہے؟ کہنے لگا کہ محمد پھر جب ہم ابن حفنہ کے پاس سے ہو کر واپس لوٹے تو ہم میں سے ہر ایک کے ہاں ایک لڑکا ہوا اور ہر ایک نے آس کا نام محمد اسی وجہ سے رکھا (بیہقی والبارودی وابن مندہ وابن السکن وابن شاھین وطبرانی فی الدوسط وابو نعیم وابن عساکر)

۳۵۴۲۸......ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ مجھ سے یزید بن زیاد مولیٰ نبی ھاشم نے بیان کیا اور ان سے محمد بن کعب القرظی نے بیان کیا فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ نے جو کہ ایک متحمل مزاج سردار ایک دن کہا جب کہ وہ قریش کی مجلس میں بیٹھا ہوا اور آپ علیہ السلام تنہا مسجد میں تشریف فرماتھے کہ اے جماعت قریش کیا میں اس شخص کے پاس جا کر اس کے سامنے چند باتیں پیش نہ کر دوں شاید کہ ان میں سے کسی ایک بات کو قبول کرلے اور ہم ان باتوں میں سے جس کو وہ چاہے اس کا اختیار دے دیں اور اس طرح وہ ہم سے باز آجائے گا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب کہ حمزۃ بن عبد المطلب اسلام لا چکے تھے اور قریش دیکھ رہے تھے کہ نبی علیہ السلام کے شاگردوں میں اضافہ ہو رہا ہے اور وہ زیادہ ہوتے چلے جا رہے ہیں تو وہ قریش والے کہنے لگے کہ کیوں نہیں اے ابوالولید جا اور اس سے بات کر تو عتبہ کھڑا ہوا اور آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر عرض کیا کہ اے بیتھے جیسا کہ تجھے معلوم ہے کہ یقیناً خاندان کی وسوت اور نسب کے بلندی کے لحاظ سے تو ہم سب

میں بڑھ کر ہےاور یقیناً تو نے اپنے قوم کے سامنے ایک بہت بڑا مطالبہ پیش کیا ہے جس سے تو نے ان کی اتحاد جماعت میں تفرقہ ڈال دیا ہے اوران کے عقلمندوں کی بیوقوفی واضح کردی ہے اور ان کے معبودوں اور مذھب کی تو نے عیوب بیان کردیئے اوران کے گزرہوئے باپ داروں کوتو نے کافر قرار دیا ہے تو میں میری بات سن میں تیرے سامنے چند با میں پیش کرتا ہوں تا کہ تو ان میں غورکر شاید کے تو ان میں سے کسی ایک کو قبول کرسکے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ اے ابوالولید تو بول میں سن رہاہوں تو اس نے کہا کہ اے کھینچے !اگر تیرامقصد اپنی ان باتوں سے مال حاصل کرنا ہے تو ہم تیرے واسطے بہت سارامال جمع کرلیتے ہیں لہٰذا تو ہم سب میں زیادہ مالدار ہو جائے گا اوراگر تیرامقصد جاہ وشرافت ہے تو ہم تجھے اپنا بڑا بنالینگے اور کبھی تیری بزرگی ختم نہ ہوگی اوراگر تیرامقصد سرداری دیادشاہت ہے تو ہم تجھے اپنا سردار بنالینگے اوراگر تیرے پاس غیب کی خبریں لانے الا کوئی جن ہے جسے تو دیکھتا ہے اوراپنے سے دورنہیں کرسکتا تو ہم تیرے علاج کے لیئے طبیب بلالیتے ہیں اوراس بارے میں اپنے الموال خرچ کرڈالیں گےاس کئے کہ کبھی کوئی جن انسان پرغالب آجاتا ہےاور پھرعلاج اور دواء ہی سے بچتا ہےاور یا کہ شاید جو باتیں تو پیش کرتا ہے یہ اشعار ہوں جو تیرے سینے میں موجزن ہوتے ہوں اور میری زندگی کی قسم اے بنوعبدالمطلب تم ایسے ایسے کاموں ہرقدرت رکھتے ہو شاید کہ کوئی اوراس ہرقدرت رکھے لہٰذا جب وہ خاموش ہوااور آپ علیہ السلام اس کی باتیں سن رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوالولید کیا تو فارغ ہو چکا؟ پھر فرمایا کہ اب میری باتیں سن۔ اس نے کہا کہ میں سن رہاہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا **بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل من الرحمن الرحیم** کتاب فصلت ایاتہ قرآن عربیا لقوم یعلمون آپ علیہ السلام نے تلاوت جاری رکھی اور پوری سورت اس کو سنادی جب عتبہ اسے سنا تو ایک دم خاموش رہا اور اپنا ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچھے رکھ کر اس کا سہارا لیا لاور آپ علیہ السلام کی تلاوت سنتا رہا حتیٰ کہ کہ نبی علیہ السلام آیت سجدہ ہر پہنچ گئے اور پھر سجدہ فرمایا پھر فرمایا کہ اے ابوالولید! یہ جو آپ نے سنا ہے اس کے بارے میں یصلہ کرعتبہ کھڑا ہو کر اپنے ساتھیوں کے اپس چلد گیا تو اس کے ساتھیوں میں سے بعض نے کہا کہ اللہ کی قسم ابولولید کوئی اورنئی بات لے کر آرہا ہے پھر جب وہ ان کے پاس آکر بیٹھ گیا تو وہ کہنے لگے کہ اے ابوالولید تیرے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا تو اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے ایک ایسا کلام سنا ہے جس کے مثل کلام میں نے کبھی نہیں سنا اللہ کی قسم وہ نہ تو شعر ہے نہ جادو اور نہ ہی کہانت اے جماعت قریش اس بارے میں میری بات کو تسلیم کرو اوراس شخص کو اس کے کام کو اپنے حال ہر چھوڑ دو اوراس سے دور رہو۔ سو اللہ کی قسم اس کی جو باتیں میں نے سنی ہیں اس کی یقیناً ایک حقیقت ہے سو اگر عرب نے اسے تکلیف دی تو اس کا کام تمہارے بغیر بھی پورا ہوگا اوراگر یہ عرب پر غالب آگیا تو اس کی سرداری تمہاری سرداری ہوگی اور س کی عزت ہماری عزت ہوگی اور تم اس کی وجہ سے تمام لوگوں زیادہ نیک بخت ہو جاؤ گے کہنے لگے اے ابولولید اللہ کی قسم اس نے اپنی زبان سے تجھ پر جادو کردیا ہے اس نے کہا کہ یہ تو میری رائے تھی تمہارے لئے سواب تم جو چاہو کرو۔ (بیہقی فی الدلائل ابن عساکر)

درخت اور پتھروں کا سلام کرنا

۳۵۴۲۹...... مسند علی میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی علیہ السلام کے ساتھ نکلا تو آپ علیہ السلام کا گزرکسی بھی پتھریا درخت ہر ہوتا تو وہ آپ علیہ السلام کو سلام کرتا۔ (طبرانی فی الاوسط)

۳۵۴۳۰...... مسند ابی بن کعب میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے ایسے چیزوں کے بارے میں بھی پوچھنے کی جرأت کرتے تھے کہ کہ جس کے پوچھنے کی جرات کوئی اور نہ کرتا تھا تو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ پوچھا کہ اے اللہ کے رسول میں کیا کہوں کہ آپ علیہ السلام نے اپنی نبوت کی کونسی علامت دنشانی دیکھی؟ تو آپ علیہ السلام سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے ابوہریرۃ تو نے سوال کرہی لیا ہے۔ بیشک میں دس مہینے اور دس سال کا تھا کہ میں ایک جنگل میں چل رہا تھا اچانک میرے سر کے اوپر دو آدمی تھے ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا یہی ہے وہ؟ دوسرے نے کہا کہ ہاں پھر انہوں نے مجھے پکڑا اور پشت کی جانب پرلٹادیا اور پھر میرا پیٹ چاک کیا تو گویا کہ ایک سونے کے برتن میں پانی لا رہا تھا اور دوسرا میرے پیٹ کا اندرونی حصہ دھورہا تھا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کا سیلہ کھولو تو ایک دم میرا سینہ میرے خیال میں لپیٹ دیا

گیا تھا اور مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی تھی پھر فرمایا کہ اس کے دل کو چاک کرو تو اس نے میرا دل چاک کیا پھر فرمایا کہ اس سے خیانت اور حسد کو نکال دو تو اس نے جمے ہوئے خون کی طرح ایک چیز نکالکر پھینک دی پھر فرمایا کہ اب اس کے دل میں نرمی اور مہربانی ڈال دو تو اس نے چاندی کی طرح کوئی چیز اندر ڈال دی پھر ایک دواء نکالی اور اسے اس پر چھڑک دیا پھر میرے انگوٹھے کو دبایا پھر کہا ہو جا تو میرے اندر بچوں کے لئے مہربانی اور بڑوں کے لئے نرمی کا وصف آ گیا (زیادات مسند احمد وابن حبان ومستدرک حاکم والحاملی وابونعیم فی الدلائل وابن عساکر وضیا مقدسی)

۳۵۴۳۶..... فضل بن عاصم بن عمر بن قتادۃ بن نعمان فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے اور ان سے ان کے والد عمر نے اور ان سے ان کے والد قتادہ بن نعمان نے بیان فرمایا کہ آپ علیہ السلام کو ایک کمان ھدیہ ملی تو آپ علیہا السلام نے وہ کمان جنگ احد کے موقع پر مجھے دے دی۔ تو میں نے اس کمان کے ذریعہ آپ علیہ السلام کے آگے کھڑے ہو کر تیر اندازی کی آخر وہ ٹوٹ گئی اور میں برابر اپنی جگہ پر آپ علیہ السلام کے چہرے کے سامنے کھڑا رہا اور تیروں کو اپنے چہرے کے ذریعہ سہتا رہا۔ جب بھی تیروں میں سے کوئی تیر نبی علیہ السلام کے چہرے کی طرف آتا تو میں اپنا سر اسی طرف جھکا دیتا تاکہ تیر چلاتے بغیر میں نبی علیہ السلام کے چہرۂ انور کی حفاظت کر سکوں آخر میں ایک تیر میری آنکھ کی سیاہی پھوڑ دی جو میرے گال بہہ گئی اور لشکر بکھر گیا تو میں نے اپنی آنکھ کی سیاہ ڈھیلے کو اپنے ہاتھ میں لے کر آپ علیہ السلام کی خدمت میں دوڑ کر حاضر ہوا جب آپ علیہ السلام نے اسے دیکھا تو آپ علیہ السلام کے دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کہ اے اللہ قتادۃ نے تو تیری نبی کے چہرے پر اپنا چہرہ قربان کر دیا تو بھی اس کی اس آنکھ کو دونوں آنکھ میں سے حسین اور خوبصورت آنکھ بنا دے اور دونوں میں سے تیز نظر والی آنکھ بنا دے تو پھر وہ آنکھ دونوں میں سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ تیز نظر والی آنکھ تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۳۱..... انہوں نے فرمایا: کہ کوئی ستارہ نہیں مارا گیا تھا جب سے حضرت علیہ السلام آسمان پر اٹھالئے ہیں حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ستارے مارا جانا پھر سے شروع ہوا اس بناء پر قریش نے ایک عجیب کا مشاہدہ کیا جو اس سے پہلے انہوں نے نہیں کیا تھا تو انہوں نے جانوروں کو کھلا چھوڑنا شروع کیا اور غلاموں کو آزاد کرنا شروع کیا ان کا یہ خیال بن گیا کہ بس یہ ہی دنیا کی فناء کا وقت ہے قریش کے بعد ثقیف قبیلے نے بھی یہ کام شروع کیا چلتے چلتے یہ خبر عبدیا لیل کو پہنچی تو اس نے کہا کہ جلدی سے کام نہ لیں اور انتظار کریں دیکھیں اگر یہ ستارے (جو مارے جائے ہیں) معروف ومشہور استارے ہیں تو پھر یہ لوگوں اور عالم کے ختم ہونے کا وقت ہے لیکن اگر یہ معروف ومشہور ستارے نہیں ہیں تو پھر کوئی غیر معمولی چیز وجود میں آ چکی ہے یہ اس کی وجہ سے ہے جب انہوں نے غور لے مشاہدہ کیا تو یہ ستارے معروف ومشہور ستارے نہیں تھے انہوں نے عبدیا لیل کو یہ حقیقت بتائی تو اس نے کہا کہ یہ علامات کسی نبی کے ظاہر ہونے کی ہیں اس کے بعد کوئی زیادہ عرصہ نہ گذرا نہیں تھا کہ طائف میں ابوسفیان بن حرب آئے اور اس نے یہ خبر دی کہ محمد بن عبداللہ کا ظہور ہو چکا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ایک پرستارہ اور پیغمبر ہے تو اس پر عبدیلیل نے کہا کہ یہ اسی وجہ سے ستارے مارے جانا شروع ہو گیا تھا۔ (ابونعیم فی الدلائل)

رسول اللہ ﷺ کا لعاب شفا

۳۵۴۳۲..... حضرت عبداللہ بن اخرم ہجیمی نے اپنے والد سے (جو صحابی تھے) روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذی قار کے دن کہ یہ پہلا دن ہے کہ جس میں عرب نے عجم سے انتقام لیا۔ (خلیفہ بن حناط کی تاریخ اور بغوی ابن قانع ابونعیم)

۳۵۴۳۳..... (از مسند اسامۃ) کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے موقع پر نکلے جب ہم بطن روحاء میں اتر گئے تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک عورت آئی جس نے اپنا ایک بچہ اٹھایا ہوا تھا اس نے حضور پر سلام کیا حضور گئے تو اس خاتون نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ میرا بیٹا ہے اور اس ذات قسم جس نے آپ کو حق رسول بنا کر بھیجا ہے میرا یہ بچہ دائمی طور پر سانس گھٹنے کی تکلیف میں مبتلا ہے ایا اس طرح کی کوئی بات اس خاتون نے کہی) یہ تکلیف اس کی ولادت کے وقت سے اب تک موجود ہے تو رسول اللہ ﷺ اس کے قریب ہو گئے اور ہاتھ پھیلا کر بچے کو دیا اور اسے اپنے اور کجاوہ کے کنارے کے درمیان ہاتھ میں پکڑا اور اس کے منہ میں لعاب مبارک ڈال دیا اور فرمایا: نکل جا اللہ کے دشمن کیونکہ میں

اللہ کا رسول ہوں اور پھر یہ بچہ اس خاتون کو واپس دیا اور فرمایا یہ لے لو اس کے بعد آپ اس بچے لے متعلق کوئی ایسی چیز نہیں دیکھ پائیں گے جو آپ کو پریشان کرے۔ہم نے جمع مکمل کیا وار پھر واپس لوٹے جب ہم روحاء میں پہنچ گئے تو وہ خاتون (بچے کی حال) سامنے آئے اور ایک پکی ہوئی بکری لائی تو اس خاتون نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اس بچے کی ماں ہو جو میں آپ کے سامنے لائی تھی اس ذات کی قسم جس نے حق پر تجھے بھیجا ہے میں نے اس بچے میں اب تک کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو مجھے پریشان کرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اواسیم! مجھے اس بکری کا آگے والا پایا دو تو میں نے آیک پایا نکال کرانہیں دیا تو اس کو تناول فرما کر فرمایا اور اسیم! دوسری پایا بھی دیں تو میں نے دوسرا پایا بھی نکال کر دیا پھر فرمایا: اواسیم! ایک اور پایا دیں تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے پہلے فرمایا کہ ایک پایا دیں تو میں نے دیا جو آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ ایک اور پایا دیں تو میں نے دوسرا بھی آپ کو دے کر آپ نے تناول فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک آگے والا پایا دو جب کہ ایک بکری میں تو دو آگے والے پائے ہوتے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ جھک جاتے او پایا اٹھانے کی کوشش کرتے تو آپ کو ایک پایا ملتا رہتا جب تک میرا مطالبہ جاری رہتا۔ پھر فرمایا: اے اواسیم! اٹھو اور نکلو اور دیکھو کوئی ایسی جگہ ہے جو اللہ کے رسول کے ئے پردہ پوشی کا کام دے؟ تو میں نکلا اور چل پڑا حتیٰ کہ میں تھک گیا نہ میں نے لوگوں کو عبور کیا اور نہ میں نے کوئی ایسی جگہ دیکھی جو کسی کی پردہ پوش کا انتظام کر سکے کیونکہ لوگوں نے دو پہاڑوں کے درمیان پورا علاقہ بھر چکا تھا مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا کوئی درخت یا پتھر آپ نے دیکھا میں نے کہا: ہاں کچھ چھوٹے کھجور کے درخت نظر آئے جب کہ ان کے کناروں پر پتھر بھی پڑے ہوئے ہیں تو حضور نے فرمایا: اواسیم! ان کھجوروں کے پس جا کر انہیں کہو کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک پردہ دار جگہ بناؤ اور اس طرح پتھروں کو بھی یہ حکم دو تو میں کھجوروں کے پاس آیا اور میں نے انہیں وہ الفاظ سنائے جو مجھے حضور نے ارشاد فرمائے تھے اللہ کی قسم میں دیکھنے لگا کہ یہ کھجوریں اپنی جڑوں اور مٹی سمیت اپنی جگہوں سے ہٹنا شروع ہو گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک درخت کی طرح نب گئے اور میں نے جب پتھروں کو حضور کا حکم سنایا تو اللہ کی قسم میں دیکھنے لگا کہ ہر پتھر اپنی جگہ کے کھسک کر ایک دوسرے کے اوپر ہوتے گئے اور ایک دیوار کی طرح بن گئے اس کے بعد میں حضور کے سامنے آیا اور انہیں اس ماجرا کی خبر دی تو حضور نے فمایا کہ لوٹا اٹھاؤ تو میں نے اٹھایا اور چل پرے جب ہم ان درختوں کے قریب آ گئے میں حضور سے ذرا آگے چلا اور لوٹا وہاں رکھا پھر واپس لوٹا تو پھر حضور چلے گئے اور قضائے حاجت کے بعد لوٹ آئے اور لوٹا بھی ہاتھ میں تھا میں نے آن سے لوٹا لیا اور واپس اپنی جگہ آ گئے جب ہم خیمہ میں داخل ہوئے تو مجھے کہا: اواسم! درختوں کے پاس واپس جاؤ اور انہیں بتادو کہ حضرؐ کا حکم ہے کہ ہر درخت اپنی اپنی جگہ واپس جائے اور پتھروں کو بھی ایسا ہی کہہ دو میں درختوں کے پاس آیا انہیں ایسا ہی کہا تو اللہ کی قسم میں ڈیکھنے لگا کہ وہ اپنی جرعوں اور مٹی سمیت الگ ہونے لگے اور ہر درخت اپنی جگہ واپس چلی گئی اس طرح میں نے پتھروں کو بھی یہی کہا تو اللہ کی قسم میں دیکھنے لگا کہ ایک ایک پتر ھ الگ ہو کر اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔ میں نے حضور کے پاس پھر واپس آ گیا۔(مسند ابی یعلی، ابو نعیم، بیہقی فی الدلائل ابن حجر نے المطالب العالیہ میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اور امام بوصیری نے بھی زوائد العشر ۃ میں ایسا فرمایا ہے)

۳۵۴۳۴..... محمد بن اسود بن خلف بن عبد یغوث نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انہیں مقام ابراہیم کے پیچھے سے ایک خط ملا تو قریش نے حمید قبیلے لے ایک آدمی کو بلا کر وہ خط پڑھوایا اس شخص نے کہا کہ اس خط میں یہ ایک ایسی حق بات ہے کہ اگر میں آپ کو بتادوں تو تم مجھے قتل کرو گے مذکورہ راوی نے کہا کہ ہم سمجھ گئے کہ اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ ہے تو ہم نے آس کو چھپایا۔(تاریخ امام بخاری)

۳۵۴۳۵..... اقرع بن شفی سے روایت ہے کہ میرے ہاں حضور ﷺ تشریف لائے جب کہ میں بیمار تھا وہ عیادت کے لئے آئے تھے تو میں نے کہا کہ میرا خیلا ہے میں مرجاؤں گا اپنی اسی بیماری کی وجہ سے تو حضور نے فرمایا کہ قطعاً نہیں۔ آپ زندہ رہیں گے اور شام کی طرف ہجرت کریں اور فلسطین میں ابوہ میں آپ کا انتقال اور دفن ہوگا۔ یہ صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے اور ربوہ میں انہیں دفن کیا گیا۔(ابن سکن ابن منده ابو داؤد طیا لسی بیهقی ابو نعیم ابن عساکر)

۳۵۴۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں اور حضور ﷺ ایک وادی میں چلے گئے ہم جہاں بھی کسی درخت یا پتھر کے ہاں سے گذرے تو اس نے السلام علیک یارسول للہ کہا اور میں یہ سنتا رہا۔(بیهقی فی الد لدئل)

۳۵۴۳۷...... حضرت عبداللہ بن زریر غافقی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے فرماتے ہوئے سنا کہ اے اہل عراق! آپ میں سے سات لوگ دھوکہ دلا کر مارے جائیں گے اور یہ لوگ خندق والوں کی طرح ہوں گے اس کے بعد حرج اور س کے ساتھی مارے گئے۔ (تاریخ یعقوب بن سفیان بیہقی فی الدلائل امام بیہقی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت علی ایسی بات حضر سے سنے بغیر نہیں کہہ سکتا)

۳۵۴۳۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں عورتوں سے متعلق عرب کے مروجہ امور میں سے کسی کام کا قصد نہیں کیا البتہ دوراتوں میں کچھ ایسا ہونے لگا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بچایا ایک تو وہ رات تھی جب مکہ کے بعض نوجوان جمع ہو گئے تھے میں نے اپنے ساتھی سے کہا جب کہ ہم بکریاں چرارہے تھے کہ میرے جانوروں کا خیال رکھنا میں مکہ جا کر نوجوانوں کے ساتھ رات کی قصہ گوئی میں شریک ہونا چاہتا ہوں تو میرے ساتھی نے کہا ٹھیک ہے میں مکہ میں چلا گیا جب میں پہلے گھر میں آیا تو میں نے آلات ہوسیقی کی آواز و جھکنار سنی تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہوا رہا ہے؟ جواب ملا کہ فلاں شخص کی فلاں عورت پر شادی ہے تو میں بھی بیٹھ گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے کانوں پر بندش لگائی اللہ کی قسم مجھے کچھ پتہ نہیں چلا اور میں دھوپ کی گرمی سے جاگ اٹھا میں اپنے ساتھی کے ہاں آیا اس نے پوچھا کیا کچھ کیا' میں نے کہا کچھ بھی نہیں پھر میں نے س کو آنکھوں دیکھا ہوا حال سنایا پھر کسی اور ان میں نے اسے کہا کہ میری بکریوں کا خیال رکھا کرو میں مکہ جانا چاہتا ہوں اس نے حامی بھرلی تو میں چلا گیا جب میں مکہ آیا تو اس سابقہ رات کی طرح آوازیں سننے میں آئیں میں نے پوچھا تو بتایا گیا کہ فلان مرد و عورت کی شادی ہو رہی ہے میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے کانوں پر بندش لگادی اللہ کی قسم مجھے نہیں جگایا مگر سورج کی روشنی نے ریں اپنے ساتھی کے پاس واپس آ گیا اس نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کچھ بھی نہیں پھر میں نے س کو پورا واقعہ سنایا۔ اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے کس ایسی چیز کا ارادہ نہیں کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت داے اعزاز بخشا۔

(ابن اسحاق، ابن راھو یہ بزار مستدرک حاکم بیھقی فی الد لدئل ابن عساکر سنن سعید ابن منصور

۳۵۴۳۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ نے کسی بت کا پوجا کیا ہے؟ فرمایا: نہیں پھر لوگوں نے پوچھا کبھی آپ نے شراب پیا ہے؟ فرمایا نہیں (اور یہ بھی فرمایا) کہ میں ابتداء سے یہ سمجھ رہا تھا کہ جس دین پر یہ لوگ قائم ہیں وہ کفر ہے جب کہ اس وقت تک مجھے کتاب (قرآن) اور ایمان کی تفصلات معلوم نہ تھیں۔ (ابونعیم فی الدلائل)

۳۵۴۴۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ہمارے سامنے ایک مجلس میں وہ ساری باتیں جو قیامت تک وجود میں آئیں گی بیان فرمادی۔ (الحاکم فی الکنی)

۳۵۴۴۱...... حضرت حسن نے حضرت انس لضر اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ حضور نے زمین سے سات کنکریاں اٹھائیں تو وہ ان کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں پھر انہیں حضرت ابوبکر کو یا تو ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھنے لگیں پھر حضرت عمر کو ای تو ان کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں جیسا کہ حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں پڑھی تھیں پھر حضرت عثمان کو دیں اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھنے لگیں جیسا کر حضرت عمر وابوبکر کے ہاتھ میں پڑھی تھیں۔ رواہ ابن عساکر

کنکریوں کا دست مبارک میں تسبیح پڑھنا

۳۵۴۴۲...... حضرت ثابت بنانی نے حضرت انس سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ کنکریاں اٹھائیں اور وہ وضو کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ ہم نے تسبیح کی آواز سن لی پھر حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں دی اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھنے لگیں جس کی آواز ہم نے سنی پھر حضرت عمر کو دی اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھی اور ہم نے سن لی پھر حضرت عثمان کے ہاتھ میں دی اور ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح پڑھ لی حتیٰ کہ ہم نے سن لی پھر اس کے بعد ہم میں سے ہر ایک آدمی کے ہاتھ میں نمبروار دی لیکن کسی بھی کنکری سے تسبیح کی آواز نہیں سنی گئی۔ (ابن عساکر)

۳۵۴۴۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی تھا جس کا نام جریجرہ تھا اس کے حضور کے اوپر کچھ دینار کا قرضہ تھا تو اس نے

حضور سے مطالبہ کیا حضور نے فرمایا کہ میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے اس پر یہودی نے کہا کہ میں آپ سے اس وقت تک الگ نہیں ہوں گا جب تک آپ مجھے ادائیگی نہ کردیں اس پر حضور نے فرمایا: ٹھیک ہے میں آپ کے پاس بیٹھا رہوں گا پھر بیٹھے رہے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور دوسری صبح کی نماز بھی اس کے ہاں پڑھی دوسری طرف بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس یہودی کو دھمکیاں دیتے رہے حضور نے یہ صورت حال دیکھ کر سمجھ گئے تو پوچھا کہ آپ لوگ اس یہودی سے کیا مانگنے آئے ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ ایک یہودی اپ کو جس میں رکھے یہ کیسا ہوسکتا ہے؟ حضور نے جواب میں فرمایا: میرے رب نے مجھے اس سے روکا ہے کہ میں کسی معاہدہ (ذمی) یا کسی اور پر ظلم کروں ة جب دوسرا دن طلوع ہوا تو یہودی نے کہا: **اشهد ان لاالہ الا اللہ و اشهد ان محمداً عبده و رسوله**' (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہی ہے اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں) یہ بھی کہا کہ میرے حال کا آدھا اللہ کے راستے میں صدقہ ہے اللہ کی قسم میں نے یہ جو کچھ کیا محض اس لئے کیا کہ میں یہ تصدیق کرسکوں کہ آپ میں تورات والی صفات موجود ہیں جو کہ کچھ یوں ہیں: محمد بن عبداللہ مکہ میں پیدا ہوں گے اور طیبہ (مدینہ) ان کی ہجرت کی جگہ ہوگی اس کی بادشاہی شام تک جائے گی نہ بدزبان ہوگا اور نہ سخت دل نہ بازاروں میں شور مچانے والا نہ فحش باتوں میں ملعوث ہوگا لہٰذا میں گواہی دیتا ہون کہ اللہ ایک ہی ہے اور آپ کے ان کے رسول ہیں، یہ میرا حال ہے اس میں آپ اپنی مرضی کا فیصلہ کرلیجئے (راوی کہتا ہے) یہ یہودی بہت مالدار بھی تھا۔

(بیہقی فی الدلائل ابن عساکر علامہ ابن حجر نے اطراف میں فرمایا: ہے کہ اس حدیث پر کوئی کلام نہیں اور اس کی سند میں ابوعلی محمد بن محمد الاشعث الکوفی ہے جس کی ایک جماعت نے تکذیب کی ہے)

۳۵۴۴۴.....ابومحمد حسن بن احمد مخلدی فرماتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی۔ ابوالعباس محمد ابن اسحاق السراج نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کیا قیتبہ بن سعید نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کیا ابوہاشم کثیر بن عبداللہ اربلی سے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ معاویہ بن قرۃ کے سامنے یہ حدیث سنا رہے تھے: حضور ﷺ مدینہ آئے جب کہ میں آٹھ سال کا بچہ تھا میرا والد فوت ہوگیا تھا اور میری والدہ نے ابوطلحہ کے ساتھ نکاح کیا تھا جب کہ ابوطلحہ اس وقت میں بہت فقر تھے بسا اوقات ہم ایک دوراتیں ایسا بھی گذارا کرتے تھے کہ رات کا کھانا نہیں ملتا تھا ایک مرتبہ ہمیں ایک مٹھی جو ملی میں نے اسے پیس کر آٹا بنا کر دوروٹیاں بنائیں اور والدہ کی ایک انصاری پڑوسی سے کچھ دودھ مانگا جس کو میں نے ان روٹیوں کے اوپر ڈال دیا والدہ نے کہا جاؤ ابوطلحہ کو بھی بلاؤ اور دونوں مل کر کھاؤ میں نکلا اور خوشی سے دوڑ رہا تھا کہ اب ہم مل کر یہ چیز کھائیں گے اچانک میری ملاقات حضور ﷺ سے ہوئی جو چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے میں حضور کے قریب گیا اور کہا کہ میری والدہ آپ کو بلارہی ہے حضور اٹھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اٹھو چلتے چلتے ہمارے گھر کے قریب پہنچ گئے تو ابوطلحہ سے کہنے لگے کہ کیا آپ نے کوئی کھانا تیار کیا ہے جو ہمیں آپ نے بلایا ہے ابوطلحہ نے جواب میں عرض کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق رسول بنا کر بھیجا ہے کہ میری منہ میں کل سے کوئی نوالہ نہیں اترا ہے اس پر حضور نے فرمایا کہ پھر ام سلیم نے کیوں ہمیں بلایا ہے جا کر دیکھ لو اور جائزہ لو حضرت ابوطلحہ اندر گئے اور پوچھا: ام سلیم! آپ نے حضور کو کس مقصد کے لئے بلایا ہے؟ ام سلیم نے جواب دیا کچھ اور نہیں صرف اتنی بات تھی کہ میں نے جو کی دوروٹیاں بنائی تھیں اور اپنی انصاری پڑوسن سے کچھ دودھ مانگ کر اس پر ڈال دیا تھا میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جا ابوطلحہ کو بلالاؤ اور دونوں مل کر کھاؤ۔ حضرت ابوطلحہ نکلے اور حضور کو یہ سارا ماجرا سنایا۔ حضور نے فرمایا: انس ہمیں اندر لے جاؤ تو حضور اندر گئے میں اور ابوطلحہ بھی اندر گئے حضور نے فرمایا: ام سلیم! اپنی روٹیاں لدؤوہ لائی اور حضور کے سامنے رکھ دیں حضور نے اپنے ہاتھ مبارک روٹیوں کے اوپر پھیلا کر رکھ دی اور انگلیاں ملائی پھر فرمایا: ابوطلحہ! جا اور دس صحابہ کو بلاؤ انہوں نے دس صحابہ کو بلایا حضور نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور اللہ کا نام لے کر میری انگلیوں کے درمیان سے کھانا شروع کرو وہ بیٹھ گئے اور اللہ کا نام لے کر حضور کی انگلیوں کے درمیان سے کھانا شروع کیا اور سیر ہو کر کہا کہ بس ہم سیر ہوگئے حضور نے فرمایا اب تم جاؤ پھر ابوطلحہ سے فرمایا: دس اور کو بلالدخ اس طرح وہ ہر بار میں دس دس کو بلاتا رہا حتیٰ کہ تہتر ۷۳ آدمیوں نے سیر ہو کر کھایا پھر فرمایا اے ابوطلحہ اور انس تم آجاؤ تو حضور نے اور ابوطلحہ اور میں نے مل کر کھایا ہم بھی سیر ہوگئے پھر حضور نے وہ اور روٹیاں اٹھوایں اور فرمایا: ام سلیم خود بھی کھاؤ اور جسے مرضی ہو اس کو بھی کھلاؤ جب ام سلیم نے یہ صورت حال دیکھی تو اس پر ایک رعب طاری ہوا یعنی تعجب کی وجہ سے۔ (حافظ ابن حجر نے عشاریات میں اس حدیث کی

روایت کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حدیث حضرت انس کے حوالہ سے مشہور ہے لیکن غریب'' ہے اور کثیر بن عبداللہ راوی کی وجہ سے اس سند میں کمزوری ہے لیکن دوسری طرف یہ راوی (کثیر) اس میں اکیلا نہیں ہے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے بھی اس کا ساتھ دیا ہے امام بخاری نے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے)

۳۵۴۴۵......حضرت اھبان بن اوس اسلمی سے روایت ہے کہ میں اپنی بکروں کے ساتھ تھا کہ ایک بھیڑیا نے ایک بکری پر حملہ کیا تو چرواہے نے اس پر چیخ ماری تو وہ بھیڑیا اپنے دم کے بل بیٹھ گیا اور مجھے مخاطب ہو کر کہا: جس دن آپ کی توجہ نہیں ہوگی اس دن کون ان بکریوں کی حفاظت کرے گا؟ کیا آپ مجھے اس رزق سے محروم کرنا چاہتے ہیں جو اللہ مجھے دے رہا ہے! میں تالی بجا کر کہا کہ اللہ کی قسم اس سے زیادہ تعجب والی چیز تو میں نے نہیں دیکھی! بھیڑیا نے کہا: آپ تعجب کا اظہار کر رہے ہیں جب کہ اللہ کا رسول ﷺ نے کھجوروں میں موجود ہیں یہ کہہ اس بھیڑیا نے مدینہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا) وہ رسول ایسے ہیں کہ لوگوں کو گذشتہ چیزوں کی خبریں بھی بتاتا ہے اور آنے والی چیزوں کا بھی وہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور اللہ کی عبادت کی ترغیب دیتے ہیں اھبان پھر حضور کے پاس آئے اور اپنا اور بھیڑیا کا یہ مذکورہ قصہ سنایا اور مسلمان ہو گیا۔ (بخاری نے اپنی تاریخ میں اس کی روایت کی ہے اور فرمایا ہے اس کا سند قوی نہیں ہے ابونعیم نے بھی اس کی روایت کی ہے۔)

حنین الجذع

کھجور کے تنے کا رونا

۳۵۴۴۶......(مسند ابی) جب مسجد نبوی ﷺ جب کھجور کی ٹہنیوں کی بنی ہوئی تھی اس وقت آپ علیہ السلام ایک تنہ کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اور خطبہ بھی دیتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے کہا کیا ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز و بنا دیں جس پر آپ کھڑے ہو کر جمعہ کے دن خطبہ دیا کریں اور لوگ آپ کو دیکھ سکیں آپ ان کو اپنا خطبہ سنائیں آپ علیہ السلام نے ہاں فرمایا تو منبر کے تین درجات بنا دیئے جب منبر پر تیار ہو گیا تو اس جگہ رکھ دیا گیا جہاں منبر تھا جب آپ علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو اس تنہ کے پاس سے گذر جس پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے جب آگے بڑھ گئے تو تنہ نے چیخ ماری اور پھٹ گیا رسول اللہ ﷺ نے جب اس کی آواز سنی تو منبر سے اتر کر اپنا ست مبارک اس پر پھیرا یہاں تک اسکوسکوں میں آ گیا پھر واپس منبر پر آ گئے جب آپ نماز پڑھتے تو اس کے قریب جا کر نماز پڑھتے۔ (الشافعی داری ابن ماجہ، حقیلی بسعید بن منصور عبداللہ بن احمد بن اور اضافہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر تو چاہے تو تجھے جنت میں لا دیا جائے تا کہ صالحین تیرا پھل کھائے اگر چاہو تو تمہیں دوبارہ تازہ درخت بنا دیا جائے تو تنہ نے آخرت نے درخت بننے کو ترجیح دی۔

المعراج

۳۵۴۴۷......عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے معراج کی رات مسجد کے سامنے کے حصہ میں نماز پڑھی پھر صخرہ میں داخل ہوا تو دیکھا ایک فرشتہ کھڑا ہے اور ان کے ساتھ تین برتن میں میں نے شہد، کا برتن لیا اور اس میں سے تھوڑا سا پیا پھر دوسرا لیا اس میں سے پیا یہاں تک سیر ہو گیا وہ دودھ کا برتن تھا فرشتہ نے کہا تیسرے برتن سے بھی پی لیں وہ شراب کا برتن تھا میں نے کہا میں سیر ہو گیا ہوں تو فرشتہ نے کہا اگر آپ اس شراب کے برتن سے پی لیتے تو آپ کی امت کبھی بھی فصرات پڑجمع نہ ہوتی، پھر مجھے آسمانوں لے جایا گیا اور مجھ ہر نماز فرض کی گئی پھر میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس پہنچ گیا ابھی بشر یر کروٹ بھی نہ بدلہ تھا۔ (ابن مردویہ)

۳۵۴۴۸......محمد بن عمیر بن عطاء د بن حاجب تمیمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات میں ایک درخت پر تھا جبرائیل علیہ السلام دوسرے درخت پر تھے اللہ کے حکم سے ہم پر تجلی ہوئی جبرائیل علیہ السلام تو بیہوشی سے گر پڑے اور میں اپنی جگہ قائم رہا تو میں نے

جبرائیل علیہ السلام کے ایمان کی اپنے ایمان پر فضیلت کو جان لیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۴۹..... محمد بن عمیر بن عطاءد نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں تھے جبرائیل علیہ السلام آیا اور میں ان کے پیچھے روانہ ہوا مجھے ایک درخت پر لے گیا اس میں پرندہ کے گھوسلہ کی طرح بنے ہوتے تھا ایک ہر میں بیٹھ گیا دوسرے میں وہ بیٹھ گیا پھر پروں کو پھیلایا یہاں تک پورے افق کو بھر دیا اور کہا اگر میں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا دوں تو آسمان کو ہاتھ لگالوں مجھے سبب بتایا اتنے نور ظاہر ہوا جبرائیل علیہ السلام بیہوش ہو کر گر بڑا گو یا کہ ایک ٹاٹ ہے مجھے اندزہ پھر گیا کہ ان کا خوف مجھ سے بڑا ہوا ہے میرے پاس وحی آئی کہ بادشابت والی نسبت پسند ہے یا عبلات والی جو بھی قبول ہوا آپ کو جنت ملے گی جبرائیل علیہ السلام نے میر یطرف اشارہ فرمایا تو اضع اختیار کریں تو میں نے جواب دیا: عبدبت والی نبوت پسند ہے۔ (الحسن بن سفیان ابونعیم کی المعرفۃ ابن عسا کرا جالہ ثقات)

۳۵۴۵۰..... ابوالحمر اسے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے معراج کی رات اس طرح دیکھا۔

۳۵۴۵۱..... مسند ابی سعید میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ معراج کی رات مجھ پر پچاس نمازیں فرض ہوئُ تھیں پھر کم ہوتی گئیں یہاں تک اس کو پانچ نمازیں بنادیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کہ تمہارے لئے پانچ میں پچاس نمازوں کا ثواب ہےاس طرح کہ ہر نیکی کا دس ثواب ہے۔

عبدالرزاق

۳۵۴۵۲..... مسند شداد بن اوس میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے مکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عشاء کی نماز پڑھائی عشاء کے وقت میں اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام میرے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لے کر آیا تو گدھا سے ذرا بڑھا اور خچر سے تھوڑا چھوٹا تھا اس پر سوار ہونا میرے دشوار تھا جبرا نے کان سے پکڑا اسکو گمایا اور مجھے اس پر سوار کروادیا وہ ہمیں لے کر چل پڑا منتہا نظر پر قدم رکھتا تھا یہاں تک ہم ایک نخلستان والی سرزمین پر پہنچے تو کہا اتریں میں اتر گیا کہا نماز پڑھیں میں نے نماز پڑھی پھر ہم سوا ار ہو گئے پوچھا معلوم ہے آپ نے کس جگہ نماز پڑھی میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے تو بتایا آپ نے مدین میں شجرۃ موسیٰ کی جگہ پر نماز پڑھی ہے پھر ہمیں لے کر چل پڑا منتہائے نظر پر قدم رکھتا رہا پھر بلند ہونا کہا اتریں میں اتر گیا کہا نماز پڑھیں میں نے نماز پڑھی پوچھا معلوم بھی ہے کہا بن نماز پڑھی میں نے کہا اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے بتایا گیا کہ آپ نے بہت اللحم میں نماز جو عیسیٰ بن مریم کی جائے پیدائش ہے پھر مجھے لے کر روانہ ہوا یہاں تک ہم شہر میں بابہ کمانی سے داخل ہوئے مسجد کے قبلہ کی جانب آیا اور جانور کو باندھ دیا اور ہم مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوئے جس پر چاندوسورج سیدھا نہیں گذرتا بلکہ مائل ہو کر گذرتا ہے میں نے مسجد میں نماز ڑھی جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شہد دونوں میرے پاس بھیجا گیا میں نے دونوں میں موازنہ کیا اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی میں نے دودھ کو اختیار کیا اس میں سے پیا اور خوب سیر ہو کر پیا میرے سامنے ایک شیخ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نیکہا آپ کے ساتھی نے نصراب کو اختیار کیا ہے پھر مجھے لے چلا یہاں تک ہم شہر کے ایک وادی میں پہنچے وہاں جہنم منکشف ہوئی جس کی آگ زرابی کی طرح سرخ تھی پھر صہمارا گذر قریش کے ایک قافلہ پر ہوا جو فلاں فلاں مقام پر تھا وہ اپنے ایک اونٹ کھو چکا تھا میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے آپس میں ایکدوسرے سے کہا یہ تو محمد (ﷺ) کی آواز ہے پھر میں صبح ہونے سے پہلے اپنے صحابہ کے پاس مکہ پہنچ گیا ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آیا اور پوچھا یارسول اللہ آپ رات کہاں تھے میں آپ کو اپنی جگہ تلاش کیا آپ نہ مل سکے میں نے کہا میں آپ کو بتاتا ہوں میں بیت المقدس گیا تھا عرض کیا رسول اللہ ﷺ وہ تو ایک ماہکی مساوت پر ہے آپ اس کے او صاف مجھے بتادیں تو میرے لئے راستہ کھول دیا گیا گویا کہ میں بیت المقدس کو دیکھ رہا ہوں مجھ سے اس بارے میں جو سوالدت ہونے گئے میں د یکھ کر دیکھ بتاتا گیا۔ (البز ارابن بی حاتم طبانی ابن مردویہ بیہقی فی الدلائل وصحیہ)

۳۵۴۵۳..... معافی بن زکر نا جریری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کیا محمد بن حمدان حمدان صبد لانی نے کہ ہم سے حدیث بیان کیا محمد بن مسلمہ واسطی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ہے یزید بن ھارون نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے خالد حذاء نے ابی قلد بہ سے انہوں نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کو فضیلت دی ہے مقرب فرشتوں پر جب میں ساتویں آسمان پر پہنچا تو ایک فرشتہ ملا نور کے سر بر پر میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے

ان کی طرف وحی بھیجا کہ تم کو سلام کیا ہے میرے منتخب نبی نے تم ان سے ملنے کے ئے کھڑے ہی نہیں ہوئے میرے عزت وجلال کی قسم تم اب کھڑے ہی رہو گے قیامت تک نہیں بیٹھ سکتے۔ (خطیب دیلمی مفنی میں روایت ہے محمد بن سلمہ واسفی نے یزید سے روایت کی ہے ابن جوزی نے اس کو موضوعات میں ضعیف قرار دیا ہے)

۳۵۴۵۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معراج کی رات رسول اللہ ﷺ جنت میں داخل ہوئے تو جنت کی ایک جانب کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی تو پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہے بتایا بلال مؤذن ہیں رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کے پاس واپس آئے تو فرمایا کہ بلال کامیاب ہو گیا میں نے ان کا مقام اس طرح دیکھا ہے بتایا موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوی انہوں نے کہا مرحبا بالنبی الامی وہ ایک گندمی رنگ کا انسان ہے قد طویل ہے بال کانوں تک یا اس سے نیچے تک میں پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں تبایا یہ موسیٰ علیہ السلام میں بھرآگے چلے ایک اور شخص سے ملاقات ہوئی پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں تو جبرائیل علیہا السلام نے بتایا عیسیٰ علیہ السلام میں پھر آگے چلے تو ایک بارعب شیخ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے مرحبا کہا سلام کیا ہر ایک ان کو سلام کرتے ہیں پوچھا اے جبرائیل یہ کون ہیں بتایا یہ آپ کے والد ابراہیم ہیں آگ کی طرف دیکھا تو اس میں ایک قوم مردار کھانے میں مشغول تھے پوچھا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں بتایا گیا یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کے گوشت کھاتے تھے (یعنی غیبت کرتے تھے) ایک زرد رنگ کا شخص دیکھا جنکے کنگریالے بال تھے اور پراگندہ حال جب تم اس کو دیکھو پوچھا یہ کون ہیں بتایا یہ نامہ صالح کی پاؤں کاٹنے والا ہے جب آپ علیہ السلام مسجد اقصی میں داخل ہوتے تو نماز پڑھی اس کے بعد جب فارغ ہوئے تو دیکھا کہ تمام انبیاء آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو دو پیالہ لایا گیا ایک دائیں طرف دوسرا بائیں طرف ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شہد آپ علیہ السلام دودھ کا برتن لیا اس کو پنا جن کے ہاتھ میں پیالہ تھا بتایا کہ آپ نے فطرات کے تقاضہ پر عمل کیا ہے (بیہقی نے بعث میں نقل کیا اس میں قابوس بن ابی ظبیان ضعیف ہے)

۳۵۴۵۵...... عبدالرحمٰن بن قرط سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جانے سے پہلے مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان آرام فرماتے جبرائیل آپ کے دائیں طرف اور مکائیل بائیں طرف ان کو اڑا کر لے گئے یہاں تک ساتویں آسمان کے اوپر پہنچے جب واپس پر میں نے اوپر والے آسمان تسبیح سنی بہت سی تسبیحات کے ساتھ اوپر والے آسمان سے تسبیح کی دیا کی بیان ایسی ذات کی جو پست والی ہے جو درنے والے ہیں بلند والے سے جب اوپر کو چڑھا پاک ہے وہ ذات جب بہت بلند و بالا ہیں پاک میں اللہ تعالیٰ۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۵۶...... مسند انس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آیا اور میرے دونوں کندھوں کے درمیان جھٹکا دیا میں ایک درخت پر چڑھ گیا جس پرندوں کے گھونسلہ نما جگہ بنی ہوئی تھی ایک میں وہ خود بیٹھ گئے اور دوسری میں میں بیٹھ گیا میں سو گیا بلند ہوا۔ یہاں تک آسمان کے دونوں کنارے بھر دیا میں اپنی آنکھیں الٹ پلٹ کرر ہا تھا اگر میں چاہتا تو آسمان کو ہاتھ لگا لیتا میں جبرائیل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا تو وہ گویا کہ ٹاٹ ہے جس کو میں روندوں مجھے معلوم ہو گیا کہ جبرائیل کو مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہے میرے لئے آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا میں نے آس میں نور اعظم کو دیکھا میرے سامنے پردہ ڈالا یا گیا جو موتی اور یاقوت کا بنا ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی جو کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔

(ابن سعد، بزار، ابن خزیمه طبرانی فی الد وسط ابو الشخ فی الفطحه بیهقی بروایت انس رضی الله عنه

۳۵۴۵۷...... عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ مجھے یہ راویت پہنچی ہے کہ معراج کی رات آپ علیہ السلام کا جس آسمان پر بھی گذر ہوا آپ کو فرشتوں نے سلام کیا یہاں تک جب چھٹے آسمان پر پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ ایک فرشتہ ہیں آپ ان کو سلام کریں تو فرشتہ نے سبقت کر کے آپ علیہ السلام کو پہلے سلام کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا میری یا ھت تھی کہ میں سلام میں پہل کرتا جب ساتویں آسمان پر پہنچا تو جبرائیل رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ صلاۃ پڑھتے ہیں آپ علیہ السلام پوچھا کیا اللہ تعالیٰ بھی صلوۃ پڑھتے ہیں بتایا ہاں پوچھا اللہ تعالیٰ کا صلوٰ کس طرح ہے تبایا گیا اللہ تعالیٰ پڑھتے ہیں سبوح قدوس رب الملائکة والروح سبقت رحمتی غضبی۔ (عبدالرزاق)

۳۵۴۵۸...... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام براق لے کر آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے کہا میں نے اس کو دیکھا ہے یا رسول اللہ ﷺ تو فرمایا اس کے اوصاف بیان کریں ابوبکر نے کہا وہ جاندار ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا آپ نے سچ کہا ہے اے ابوبکر آپ نے اسکو دیکھا ہے۔ (ابن النجار)

فضائل متفرقہ

آپ علیہ السلام کے متفرق فضائل

۳۵۴۵۹...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطالب صبح کے وقت کھانے کے برتن کو اپنے بچوں کے قریب کرتا بچے چاروں طرف بیٹھ جاتے چھینا جھپٹی کرتے لیکن آپ علیہ السلام اپنا ہاتھ روک رکھتے ان کے ساتھ برتن میں چھینا جھپٹی نہیں کرتے جب چچا نے یہ کیفیت دیکھی تو آپ علیہ السلام کو الگ برتن کھانا دینا شروع کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۶۰...... عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو کسی عورت کے پاس بھیجا۔

۳۵۴۶۱...... ''مسند الصدیق'' میں ہے کہ بکیر بن اخنس ایک شخص سے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت دی ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح جوڑے ہوئے ہوں گے میں نے زیادتی کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے مزید عطاء فرمایا کہ ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ڈیکھا یہ بستی والوں پر آنے والا ہے اور کچھ گاؤں والوں کا بھی حصہ ہوگا (احمد، حکیم، ابویعلی ابن کثیر نے کہا بکیر بن اخنس ثقہ ہے وہ مسلم شریف کے راویوں میں سے ہیں انہوں نے اپنے شیخ کا نام نہیں لیا وہ مبہم اس جیسی روایت سے حلال وحرام کے معاملہ میں استدلال نہیں کیا جا سکتا ہے البتہ ترغیب اور فضائل میں قابل قبول ہے ممکن ہے ثقہ ہو اور اس طرح کی روایت میں غلبہ ظن ہو کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے غالباً یا صحابی میں یا کبار تابعین میں سے اور سب کے سب ائمہ حدیث ہیں انتہی۔

۳۵۴۶۲...... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ہم میں فصیح اللسان ہیں حالانکہ آپ ہم سے نہیں نکلے فرمایا اسماعیل کی زبان مٹ چکی تھی اس کو جبرائیل علیہ السلام لے کر آیا میں نے یاد کر لی۔ (الفطریقی فی جزءٍ)

۳۵۴۶۳...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لڑائی کا میدان گرم ہو جاتا اور دشمن سے مقابلہ سخت ہوتا ہم رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ اپنی بچاؤ کرتے تھے وہ ہم میں دشمن کے سب سے زیادہ قریب ہوتے تھے۔

مستدرک حاکم ابن ابی شیبة احمد و ابو عبید فی الفریب نسائی ابو یعلی حارث ابن جریر و صححه بیهقی فی الدلائل

۳۵۴۶۴...... (مسند عمر) اسلام سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب جب رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ فرماتے تو رو پڑتے رسول اللہ ﷺ لوگوں پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے وہ یتیم کے لئے والد کی جگہ تھے عورت کے لئے شریف شوہر کی طرح اور دل کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر اور چہرہ کے لحاظ سے سب سے روشن اور خوشبو کے اعتبار سے سب سے پاکیزہ اور چہرے کے اعتبار سے سب سے روشن اور خوشبو کے لحاظ سے سب سے زیادہ پاکیزہ اور حسب کے اعتبار سے سب سے شریف آپ جیسے اوصاف والے اولین و آخرین میں موجود نہیں (ابوالعباس ولید بن احمد الزورنی نے کتاب شجرۃ العقل میں نقل کیا ہے اس کی سند میں حبیب بن رزین ہے احمد نے فرمایا جھوٹ بولتا تھا ابوداؤد نے کہا حدیث گھڑتا تھا)

۳۵۴۶۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی تھی آپ نے اس کو قتل کر دیا پھر فرمایا جو شخص رسول اللہ ﷺ کو یا کسی بھی نبی کو گالی دے اسکو قتل کر دو (ابوالحسن بن رملہ اصفہانی نے اپنی امالی میں روایت کی اور اس کی سند صحیح ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کا علاج

۳۵۴۶۶......علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سے رسول اللہ ﷺ نے میری آنکھ میں تھوک مبارک لگایا کبھی بھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوگی۔
احمد ابویعلی ضیاء مقدسی

۳۵۴۶۷......علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے اور جو آپ علیہ السلام مجھے جھنڈا دیا اس کے بعد سے نہ کبھی میری آنکھ میں تکلیف ہوئی نہ ہی سر میں درد ہوا۔ (ابو داؤد الطیالسی بیھقی فی الد لدئل)

۳۵۴۶۸......اسی طراح علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت سے رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز جس وقت مجھے جھنڈا دیا اور آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور میری آنکھوں لعاب مبارک لگایا نہ کبھی سر میں درد ہوا نہ آنکھ میں۔ (ابن ابی شیبۃ ابن جریر نے نقل کر کے صلیح قرار دیا ابویعلی سعید بن منصور)

۳۵۴۶۹......علی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دیتے ہمیں عذاب الٰہی کا زمانہ یاددلاتے یہاں تک خوف کے اثار چہرہ مبارک پر ظاہر ہوگا گویا کہ وہ قوم کو اس دشمن سے ڈرانے والے ہیں جو صبح کے وقت حملہ اور ہونے والا ہے اور جب جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہو تو تبسم نہ فرماتے۔ ہنستے ہوئے یہاں آثار ختم ہوتا۔ (الحاکم فی الکنی وابن مردویہ)

۳۵۴۷۰......مسند انس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ابن النجار نے معمر بن محمد اصبہانی کو لکھا کہ ابونصر محمد بن براہیم یونارنی نے ان کو خبر دی ہے اپنے معجم میں بتایا کہ میں نے شریف واضح بن ابی تمام زیبی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے بوعلی بن تومہ سے سنا سے یہ کہتے ہوئے کہ ایک سیافر قوم ابو حفص بن شاھین کے پاس جمع ہوئی اور ان سے درخواست کی کہ اپنے پاس سے کوئی عمدہ حدیث سنائے چنانچہ انہوں نے کہا میں نے تمہیں عمدہ حدیث سناؤں گا پھر بیان کیا کہ حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن محمد بعوی نے اور انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی شیبان بن فرخ ابلی نے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ہے نافع ابو ہرمز سجستانی نے انہوں نے کہا میں نے اس بن مالک کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے اور میری موت بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔

۳۵۴۷۱......بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرب کے فصیح النسان ھے وہ گفتگو فرماتے ان کو پتہ نہ چلتا یہاں تک خود ہی بتا دیتے۔ (العسکری فی الامثال اس میں حسان بن مصک متروک میں)

۳۵۴۷۲......مسند جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض نماز پڑھی آپ نے نماز میں ہاتھوں کو ملایا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نئی بات پیش آئی ہے؟ فرمایا نہیں البتہ شیطان نماز میں میرے سامنے سے گذرنا چاہتا تھا میں نے اس کی گردیں دبادی حتی اس کی زبان کی ٹھنڈک میرے ہاتھوں میں محسوس ہوئی اللہ کی قسم اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوئی تو میں اس کو مسجد کے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیتا حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے (طبرانی)

۳۵۴۷۳......ابن عساکر نے کہا کہ ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن عبداللہ نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے ابوبکر خطیب نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے ابوبکر محمد بن عمر بن اسماعیل داودی نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی ہے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن فتح صیرفی نے انہوں نے بتایا کہ مجھے خبر دی ہے ابن ابی داؤد نے انہوں نے بتایا مجھے خبر دی ہے محمد بن قہراد نے انہوں نے کہا مجھے حدیث بیان کی ہے سلمہ بن سلیمان نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ہے عربن سلمہ بن ابی زید نے اپنے والد جابر بن عبداللہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ٹب میں وضوء فرمایا اور میں نے وضوء کا پانی لے کر ہمارے ایک کنواں میں ڈالا ابوبکر بن ابی داؤد نے کہا میرے والد نے مجھ سے تین حدیثیں نقل کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے وہ کہا کرتے تھے مجھ سے حدیث بیان کی ہے ابن قہرار نے۔

جنت میں رسول اللہ ﷺ کی معیت

۳۵۴۷۴......جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مسجد نبوی ﷺ میں بیان فرمایا تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنت کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابودجانہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جس نے ہم سے محبت رکھی اور ہماری محبت کی وجہ سے آزمائش میں ڈالے گئے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ہماری مصیبت نصیب فرمائیں گے پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت کی:

فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر. الدیلمی

۳۵۴۷۵......جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا پر اونٹ کے دن کی ایک چادر دیکھی وہ آٹا پیس رہی تھی آپ علیہ السلام رو پڑے اور فرمایا اے فاطمہ دنیا کی سختی پر صبر کرو کل آخرت کی نعمت حاصل کرنے کے لئے اور یہ آیت نازل ہوئی:

ولسو یعطیک ربک فترضیٰ

۳۵۴۷۶......مسند ابی ایوب رضی اللہ عنہ میں ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے ان کے بقدر کھانا تیار کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ انصار کے تیس سرداروں کو بلا کر لاؤ مجھ پر شاق گذرا میں نے کہا میرے پاس اس سے زائد نہیں ہے گویا کہ میں نے بلانے میں غفلت برتا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس انصار کے تیس سرداروں کو بلا کر لاؤ میں نے ان کو بلایا وہ سب آ گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کہ کھاؤ انہوں نے کھایا سیر ہو کر پھر انہوں نے اسالت کی گواہی دی پھر گھر سے نکلنے سے پہلے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی پھر فرمایا جاؤ میرے پاس انصار کے ساٹھ سرداروں کو بلا لاؤ واللہ میں ساتھ کو تیس سے زیادہ خوشدلی کے ساتھ بلا لایا انہوں نے کھایا اور سیر ہوئے پھر انہوں نے بھی آپ علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی اور نکلنے سے پہلے بیعت کی پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا انصار میں سے نوے افراد کو بلا کر لاؤ میں ساتھ کے مقابلہ میں نوے کو خوشی کے ساتھ بلا کر لایا انہوں نے سیر ہو کر کھایا اور آپ علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دی بھر نکلنے سے پہلے بیعت کی اس طرح میرے کھانے سے انصار کے ایک سواسی افراد نے کھایا۔ (طبرانی)

۳۵۴۷۷......ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے شق صدر کے موقع پر آپ علیہ السلام کا ختنہ بھی کیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۷۸......ابوذر رضی اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں چھوڑا کہ اگر کوئی پرندہ ہوا میں پروں کو حرکت دے آپ ہمیں اس سے بھی کوئی تعلیم دیتے تھے آپ علیہا السلام نے فرمایا ہر وہ عمل جنت کے قریب کرنے والا ہو اور جہنم سے دور کرنے والا ہو وہ تمہارے سامنے بیان کر دیا گیا ہے۔ (طبرانی)

۳۵۴۷۹......عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اپنے نفس کے بارے میں بتائیے تو فرمایا ہاں میں ابراہیم علیہ السلام کی عاء کا نتیجہ ہوں اور اخری نبی جس کے متعلق عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۸۰......ابوالطفیل سے روایت ہے کہ جب بیت اللہ کی تعمیر ہوئی تو لوگ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے آپ علیہ السلام بھی ان کے ساتھ پتھر اٹھا کر لائے تھے آپ علیہ السلام نے چادر کا کنارہ کندے پر رکھا تو غیبی آواز آئی کہ خبردار ستر کھلے نہ پائے تو آپ علیہ السلام نے پتھر پھینک کر لباس کو اچھی طرح پہنچا۔ (عبدالرزاق)

۳۵۴۸۱......مسند ابی طلحہ رضی اللہ عنہ میں ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر بھوک کے آثار محسوس کیا ام سلیمہ سے پوچھا تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ تو انہوں نے ہتھیلی سے اشارہ کر کے کہا کچھ ہے میں نے کہا جلدی سے تیار کروں اور انس رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر کان میں بتاد انکو کھانے کے لئے بلاؤ جب انس رضی اللہ عنہ پہنچا تو آپ ﷺ نے اہل مجلس سے فرمایا کہ یہ تمہیں کچھ بتانے آیا ہے کہ پوچھا کیا تمہارے آبا نے بلانے بھیجا ہے انس نے رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں تو آپ علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اٹھو بسم اللہ انس رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوا ابوطلحہ کے پاس پہنچا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی جماعت لے کر آ رہا ہے میں آگے بڑھا اور دروازے کے

بار ہر با کر ملاا تنگ کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہمارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے تو آپ کے چہرہ انور پر بھوک کے آثار دیکھا کر صرف آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا گھر کے اندر جا کر بشارت دو آپ علیہ السلام داخل ہوئے برتن آپ کے سامنے پیش کیا گیا آپ نے اپنے ہاتھ سے کھانے کو برابر کیا پوچھا کچھ سالن بھی ہے نہوں نے گھی کا ڈبہ پیش کر دیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا دس دس افراد کو دشروں خواہ پر بیٹھانے جاؤ کل سو کے قریب افراد تھے وہ داخل ہوئے گئے کھانے سے فارغ ہوئے گئے آپ علیہ السلام نے بچے کھانے کے متعلق فرمایا کہ تم اور تمہارے گھر والے کھاتے انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ (طبرانی)

۳۵۴۸۲......ابو عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے لوگوں کو بھوک نے ستایا لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ سواری کے بعض جانور کو ذبح کیا جائے آپ علیہ السلام نے اجازت دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن عمر بن خطاب نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم نے سواری کے جانور ذبح کر ڈالا کل کو پھر کسی دشمن سے مقابلہ ہو جائے اور ہم بھوکے ہوں تو ہمارا کیا حال ہوگا تو آپ علیہ السلام نے پوچھا اے عمر آپ کا کیا مشورہ ہے تو عرض کیا کہ لوگوں کو حکم دیں کہ ان کے پاس کھانے جو سامان باقی ہیں ان کو ایک جگہ جمع کریں پھر آپ ہمارے حق میں برکت کی دعا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کی برکت سے منزل تک پہنچا دے غا ان شاء اللہ تعالیٰ چنانچہ آپ نے ایک چادر منگوا کر بچھائی پھر لوگوں کو حکم دیا کہ کھانے پینے کے سامان اس میں جمع کر دیں وہ اپنے پاس بچے ہوئے سامان لے آئے بعض تو ایک مٹھی جو لایا بعض انڈے برابر پھر آپ علیہ السلام نے اپنی انگشت مُبارک اس میں رکھدیا پھر اس میں برکت کی دعا کی اور جو کچھ عرض کرنا تھا کر دیا پھر لشکر میں جمع ہونیز کے لئے ندا کروایا پھر آپ نے کھانے کا حکم فرمایا سب نے پیٹ بھر کر کھایا اپنے برتن اور مشکیرے بھر لئے پھر آپ علیہ السلام کے سامنے ایک برتن رکھا گیا پھر آپ نے پانی مانگوا کر اس میں ڈالا پھر اس میں کلی فرمایا پھر اللہ تعالیٰ سے حسب منا ءعرض ومعروض کیا پھر نبی ﷺ نے انگلی اس میں ڈال دی میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے بہتے دیکھا پھر آپ نے لوگوں کو پانی لینے کا حکم فرمایا لوگوں نے سیر ہو کر پیا انہوں نے اپنے مشکیزے اور برتنوں کو بھر لیا پھر آپ علیہ السلام ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے نواجذ مبارک نظر آئے پھر فرمایا: اشھد ان لاالٰہ الااللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھدان محمد اعبدہٗ ورسولہ جو شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ان دونوں شھادنوں کے ساتھ ملاقات کرے وہ جنت میں داخل ہوگا کتنا ہی گناہگار کیوں نہ ہو۔ (طبرانی)

۳۵۴۸۳......یزید بن ابی مریم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہا یک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہو اور قیامت تک پیش آنے والے واقعات کو بیان فرمایا (البغوی ابن عساکر)

آپ علیہ السلام کی نبوت کی ابتداء

۳۵۴۸۴......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ کی نبوت کب سے ثابت ہے؟ فرمایا جس وقت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور ان میں روح ڈالی گئی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۸۵......ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختون پیدا ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۸۶......ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ساتھیوں کو بلا لو اہل صفہ میں سے میں ایک ایک آدمی پاس گیا اور ان سب کو جمع کیا ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر پہنچ گئے اور اندر آئے کی اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی ہمارے سامنے ایک برتن رکھا گیا جس میں میرے خیال کے مطابق ایک مد جو ہوگی رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن میں ڈالا پھر فرمایا لو کھاؤ بسم اللہ ہم نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پھر ہاتھ کھینچ لیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت آپ کے سامنے برتن رکھا گیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے ان محمد کے پاس شام وقت اس کھانے علاوہ کوئی چیز نہیں جس کو تم دیکھ رہے ہو ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس وقت تم کھانے سے فارغ ہوئے کھانا کتنی مقدار میں باقی تھا فرمایا جتنا شروع کرنے کے وقت تھا البتہ اس میں انگلیوں کے نشانات نظر

آرہے تھے۔(بزاز)

۳۵۴۸۷......خالد بن عبدالضر بن سلامہ خزاعی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بکری ذبح کی خالد کے بال بچے زیادہ اگر وہ ایک بکری ذبح کرتا تو ان سب کو ایک ایک ہڈی بھی نہیں ملتی نبی کریم ﷺ نے اس بکری کا کچھ حصہ تناول فرمایا پھر فرمایا اے ابوخناس اپنا ڈول قریب کرو پھر اس میں بکر کا بچا ہوا حصہ ڈالا یا اور دعا فرمائی اے اللہ ابوخناس کے لئے برکت نازل فرما وہ لے کر واپ لوٹا ان کے سامنے پھیلا دیا اور کہا وسعت کے ساتھ کھاؤ اس میں گھر والوں کھایا اور بچا بھی لیا۔الحسن بن سفیان

۳۵۴۸۸......مسند سلمہ بن نفیل السکونی میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کہا آپ کے پاس آسمان سے کھانا لایا گیا تو فرمایاہاں۔رواہ ابن عساکر

آپ علیہ السلام کا پشت در پشت آنا

۳۵۴۸۹......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان جس وقت آدم علیہ السلام جنت میں تھے آپ کہاں تھے آپ علیہ السلام ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے نواجذ ظاہر ہوگئے فرمایا ان کی پشت پر تھا اور میں کشتی میں شوار ہوا اپنے والد نوح علیہ السلام کی پست میں اور اپنے والد ابراہیم کی پشت میں مجھے اگر میں ڈالا گیا میری نسل میں ماں دونوں کبھی زنا کاری پر جمع نہ ہوئے اللہ تعالیٰ مجھے مسلسل نیک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتے رہے جو منتخب شائستہ ہیں جب بھی قوم دو شاخوں میں تقسیم ہوئی میں ان میں بہتر میں تھا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے میری نسبت کا وعدہ اور اسلام کا عہد لیا اور توراہ وانجیل میں میرے تذکرہ کیا ہر نبی نے میرا اوصاف بیان کیا کہ زمین یرےنور سے منور ہوگی اور بادل میرے چہرے سے مجھے اپنی کتاب کی تعلیم دی اور مجھے آسمانوں کا سیر کرایا اور میرے لئے اپنے نام سے نام کا انتخاب کیا پس عرش کا مالک محمود ہیں اور میں محمد ہوں اور مجھےس وعدہ فرمایا کہ مجھے حوض کوثر عطا ہوگا اور مجھے اپنے دربار کا سب سے پہلا شفاء کار بنائے اپھر مجھے اپنی امت کے خبر القرون میں پیدا فرمایا وہ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے امد بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی شان میں اشعار کہے:

نبی کریم ﷺ نے یہ اشعار سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ حسان پر رحم فرمائے یہ سن کر علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم حسان کے لئے جنت واجب ہوچکی ہے۔(ابن عساکر نے یہ حدیث روایت کر کے کہا بہت غریب ہے صحیح یہ ہے کہ یہ اشعار عباس رضی اللہ عنہ کے ہیں میں نے شیخ جلال الدین سیوطی سے کہا کہ اس کی سند میں سلام بن سلیمان المدائنی بھی ہیں تو فرمایا کہ ان کے عام مرویات قابل اتباع نہیں ہیں۔)

۳۵۴۹۰......زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اب ولھب نے اپنی باندی کو آزاد کیا جس کا نام ثویبہ تھا جس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ بلایا ابولھب کو گھر کے بعض افراد نے خواب میں دیکھا اس سے پوچھا کیا حال ہے تو اس نے بتایا تم سے جدائی (یعنی موت) کے بعد سے کبھی نہیں نہیں ملی سوائے اس انگلی کے جس سے ثویبہ کو آزاد کرنے کے لئے اشارہ کیا تھا (عبدالرزاق)

۳۵۴۹۱.....ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی حطمہ کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کا ہجو کیا جب آپ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ علیہ السلام کو سخت غصہ آیا اور فرمایا اس سے میرا انتقام کون لے گا؟ تو اس کی قوم کا ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کیا میں تیار ہوں وہ عورت کھجور کا تاجر تھی اس کے پاس پہنچا اور پوچھا تمہارے پاس کھجور ہے اس نے کہا ہے اس نے ایک قسم کی کھجور کھلایا اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا اس سے عمدہ کی تلاش ہے اب وہ ان کو کھجوریں دکھانے کے لئے گھر کے اندر داخل ہوئی یہ بھی ساتھ داخل ہو گیا دائیں بائیں دیکھا دستر خوان کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آئی تو اس کے سر پر حملہ کیا اور دماغ کا بیجہ باہر نکالدیا پھر رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی طرف سے کافی ہو گیا ہوں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ دو بکرے سینگ مارنے میں ایک ساتھ کامیاب نہیں ہو سکتے بعد میں یہ قول ایک ضرب المثل بن گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۹۲.....عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ میں نے حفصہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہ سے ایک سوئی رعایت پر لی تھی جس سے رسول اللہ ﷺ کا کپڑا اسیا کرتی تھی مجھ سے وہ سوئی گر گئی۔ میں نے اسے ڈھونڈا، لیکن اسے نہ پا سکی۔ اتنے میں حضور ﷺ داخل ہوئے۔ آپ کے چہرہ انور کی روشنی میں مجھے سوئی نظر آ گئی تو میں ہنسی، آپ ﷺ نے پوچھا: کیوں ہنسی اے حمیرا؟ تو میں نے سارا معاملہ بتادیا تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا کہ ہلاکت ہے ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جو اس چہرے کی طرف دیکھنے سے محروم کر دیا گیا، کوئی مومن اور کافر ایسا نہیں جو اس چہرے کو دیکھنے کی خواہش اور تمنا نہ رکھتا ہو۔ الدیلمی ابن عساکر

۳۵۴۹۳.....عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر نہ پایا تو مجھے خیال ہوا کہ آپ اپنی جاریہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لئے گئے میں دیوار کو ٹٹول رہی تھی تو آپ کو نماز کی حالت میں پایا میں نے اپنی انگلیاں آپ کے بالوں میں داخل کیا تا کہ دیکھو آپ نے غسل فرمایا نہیں تو آپ علیہ السلام نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا مجھے تیرے شیطان نے پکڑا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے بھی شیطان ہے فرمایا ہاں میں نے پوچھا تمام نبی آدم کے شیطان ہیں فرمایا ہاں میں نے پوچھا آپ کے ساتھی بھی کوئی شیطان ہے فرمایا ہاں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی ہے وہ مسلمان ہو گیا۔ (ابن النجار)

۳۵۴۹۴.....''مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ علیہ السلام کی حرامت کرنے لگے جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے ان کے پاس پہنچے اور ارشاد فرمایا کہ آج کی رات مجھے پانچ چیزیں عطاء ہوئی ہیں جو مجھ سے پہلی کسی نبی کو بھی نہیں ملیں (۱) مجھے تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے جب کہ مجھ سے پہلے انبیاء کسی خاص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا (۲) دشمنوں کے خلاف رعب کے ذریعہ میری مدد ہوئی ہے اگر چہ میرے اور دشمن کے درمیان ایک مہینہ کی مسافت ہو وہ میرے رعب سے مرعوب ہو جاتا ہے (۳) میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا مجھ سے پہلے اس کی تعظیم کرتے تھے لیکن اس سے محروم تھے (۴) میرے لئے زمین کو مسجد بنائی گئی اور پاکی حال کرنے کا آلہ کہیں بھی نماز کا وقت آجائے مسح کر کے نماز پڑھ لیتا ہوں جب کہ مجھ سے پہلے یہ بری بات تھی وہ صرف اپنے کنساؤں اور گرجوں میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ (۵) مجھ سے کہا گیا سوال کرو کیونکہ ہر ایک نے سوال کر لیا لیکن میں نے اپنے سوال کو قیامت کے دن کے لئے محفوظ رکھا وہ سوال تمہارے حق میں اور ہر اس شخص کے حق میں ہوگا جو اس بات کی گواہی دے۔ اشھد ان الا الہ الا اللہ (بن النجار)

۳۵۴۹۵.....سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ۴۵ آدمیوں کی قوت عطاء ہوئی تھی وہ کسی بیوی کے پاس پورے ایک دن نہیں ٹھہرتے تھے کچھ وقت ان کے پاس اور کچھ وقت ان کے پاس ان کے درمیان باری باری تشریف فرما ہوتے دن کے وقت البتہ رات ہر ایک کے پاس اس کی باری میں پوری رات گذارتے۔ (عبدالرزاق)

۳۵۴۹۶.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معجزات کا ذکر کرتے تھے برکت کے طور پر اور تم ذکر کرتے ہو ڈرائے کے لئے ایک موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارے پاس پانی نہیں تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تلاش کرو اگر کسی کے پاس پانی بچا ہوا ہو چنانچہ پانی لدیا گیا اس کو ایک برتن میں ڈالا یا پھر آپ علیہ السلام نے اس میں اپنا دست مبارک ڈالا تو پانی آپ کی انگلیوں سے

درمیان سے ان کے لگا پھر فرمایا: آجاؤ مبارک پانی کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت ہے ہم نے پیا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تو کھانے کی تسبیح سنتے تھے جس وقت اس کو کھایا جارہا ہوتا۔ (ابو داؤد، ابن عساکر عبد الرزاق)

۳۵۴۹۷...... معمر ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جماع میں چالیس یا پینتالیس آدمی کی قوت دی گئی تھی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۹۸...... شعبی رحمہ اللہ سے روایت کیا عبدالمطلب کی تمام اولاد لڑکا ہو یا لڑکی شعر گوئی کرتی تھی سوائے محمد ﷺ کے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۴۹۹...... عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہمارے ساتھ مدینہ منورہ کے کچھ لوگ اور بھی تھے جو نفاق والے تھے تو اچانک ایک بدلی ظاہر ہوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک فرشتہ نے سلام کیا پھر کہا۔ میں اللہ تعالیٰ سے مسلسل اجازت مانگتا رہا آپ سے ملاقات کی اب مجھے اجازت ملی ہے میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ سے زیادہ مکرم کوئی نہیں ہے۔ (ابن مندہ دیلمی ابن عساکر)

۳۵۴۰۰...... عطاء سے روایت ہے کہ موت سے پہلے پہلے آپ علیہ السلام کے لئے جتنے چاہے نکاح کرنے کی اجازت ہوگئی تھی۔ عبد الرزاق

۳۵۵۰۱...... علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام پر مکہ میں وحی نازل ہونے سے پہلے بکثرت نظر لگ جاتی تھی خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی بڑھی عورتوں میں کسی کے پاس بھیج دیتی تھی جو آپ پر دم کرتی آپ کو موافق آجاتا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور آپ پر وحی نازل ہوئی پھر دوبارہ نظر لگنے کی تکلیف محسوس ہوئی تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا میں آپ کو کسی بڑھیا کے پاس نہ بھیج دوں جو آپ پر دم کریں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اب ایسا نہیں ہوسکتا ہے۔ (ابن جریر)

۳۵۵۰۲...... مسند العرباض میں ہے کہ واقدی نے روایت کی ہے کہ مجھ سے ابن ابی سبرۃ نے روایت کی انہوں نے موسیٰ بن سعد سے انہوں نے عریاض بن ساریہ سے کہ میں سفر وحضر میں رسول اللہ ﷺ کے دروازہ پر ہوتا تھا ایک رات میں نے دیکھا جب کہ ہم تبوک میں تھے ہم کسی ضرورت سے گئے ہوئے تھے پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی جگہ واپس ہوئے آپ اور آپ علیہ السلام کے مہمان رات کے کھانے سے فارغ ہوچکے تھے آپ علیہ السلام قبہ میں داخل ہونے کا ارادہ کررہے تھے آپ کے ساتھ ازواج مطہرات میں سے ام سلمہ تھیں جب میں آپکے سامنے آیا تو آپ نے پوچھا رات اس وقت تک کہاں تھے؟ میں نے بات بتلادی اتنے میں جعال بن سراقہ اور عبداللہ بن مغفل مزنی بھی اگئے ہم تینوں بھوک کی حالت میں تھے اور رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر تھے آپ علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے ہمارے کھانے کے لئے کچھ طلب کیا لیکن نہ مل سکا پھر آپ ہمارے پاس واپس تشریف لائے اور بلال رضی اللہ عنہ کو آواز دکر پوچھا اے بلال ان حضرات کے کھانے کے لئے کچھ ہے؟ عرض یا نہیں ہے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہم نے اپنی تھیلی اور برتن صاف کرلئے فرمایا دیکھلو ہوسکتا ہے کوئی چیز ملجائے تو انہوں نے ایک ایک تھیلی کو جھاڑنا شروع کیا تو ایک ایک دو دو کھجوریں گرنے لگیں یہاں تک میں نے دیکھا آپ علیہ السلام کے سامنے سات کھجوریں جمع ہوگئیں پھر ایک برتن منگوا کر اس میں کھجوریں رکھدیں پھر ﷺ پر دست مبارک رکھ کر بسم اللہ پڑھی اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ ہم نے کھانا شروع کیا میں نے گنا کہ میں نے اکیلے نے ۴۵ کھجوریں کھائیں میں گنتا جاتا تھا اور گٹھلی دوسرے ہاتھ میں رکھتا میرے دونوں ساتھیوں نے بھی میری طرح کیا اور ہمارا پیٹ بھر گیا انہوں نے بچاس بچاس کھجوریں کھائیں اب ہم نے ہاتھ کھینچ لیا لیکن سات کھجوریں اس طرح رکھی ہوء ی تھیں فرمایا اب اے بلال ان کو اٹھا کر اپنی تھیلی میں بھرلو ان میں سے جو بھی کھائے گا اس کا پیٹ بھر جائے گا ہم رات آپ کے قبہ کے پاس گذاری آپ علیہ السلام کو تہجد کے لئے بیدار ہوتے تھے اس رات بھی اٹھ کر نماز پڑھنے لگے جب فجر طلوع ہوگئی واپس ہوکر فجر کی دو رکعت سنت ادا کی بلال رضی اللہ عنہ نے اذان واقامت کہی آپ علیہ السلام نے لوگوں کی نماز پڑھائی پھر قبہ کے صحن میں تشریف لائے آپ علیہ السلام بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے گرد دس فقراء مسلمین بیٹھ گئے اپ علیہ السلام نے ہم نے پوچھا کیا تمہارے پاس دوپہر کے کھانے کے لئے کچھ ہے عرباض نے کہا میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کھانے کی کیا چیز ہوگی؟ آپ علیہ السلام نے بلال رضی اللہ عنہ کو کھجوریں لانے کا حکم فرمایا

آپ علیہ السلام نے ان پر اپنا دست مبارک رکھدایا اور فرمایا: کھاؤ بسم اللہ ہم نے کھایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ علیہ السلام کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہم دس کے بیس نے پیٹ بھر کر کھایا پھر پیٹ بھرنے کی وجہ سے سب نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کھجوریں اتنی ہی تھیں آپ علیہ السلام نے فرمایا اگر مجھے رب کریم سے شرم نہ آتی ہم سب ان کھجوریں کو مدینہ منورہ پہنچنے تک کھاتے ایک دیہاتی بچہ نظر آیا آپ علیہ السلام نے کھجوریں ہاتھ میں لے کر اس کو دے دیں، وہ کھاتا ہوا واپس چلا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۰۳......قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض غزوات میں فرمایا کہ انا النبی لا کذب یعنی میں جھوٹا نبی نہیں ہوں انا ابن عبدالمطلب میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں میں عواتک کا بیٹا ہوں (یعنی ایک دادی کا نام عاتکہ ہے) ابن عساکر ابن جری اور عبداللہ بن مسلم بن قتنیبہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ان ابن العواتک من سلیم کے متعلق کہا ہے کہ وہ نبی سلیم کی تین عورتیں تھیں عاتکہ بنت ھلال جو عبدمناف کی ماں ہے عاتکہ بنت مرہ بن ھلال جو ہاشم بن عبدمناف کی ماں ہے عاتکہ بنت اوقص ابن عمرہ بن ھلال ام وھب جو امنہ کے والد آپ علیہ السلام کی والد عواتک میں سے پہلی درمیانی کی پھوپی ہے اور درمیان آخری کی پھوپی (ابن عساکر) ابوعبداللہ طالبی عدوی نے کہا کہ عواتک چودہ عورتیں ہیں تین قریشی چار سلیمی دو عدوانیہ ایک ھذلیہ ایک قحطانیہ ایک قضاعیہ ایک اثقیفیہ یک اسدیہ جو خزیمہ کا اسد سے قریشیات آپ علیہ السلام کی ماں کی طرف سے امنہ بنت وھب ہے ان کی ماں ربطہ بنت عبدالفری بن عثمان بن عبدالدار بن قصی اور ان کی ماں ام حبیب وہ عاتکہ بنت اسد بن عبدالعزی بن قصی ان کی ماں ابطہ بنت کعب بن تیم بن مرہ بن کعب ربطہ پہلی قریشی خاتون ہے جس نے سوق ذی المجاز میں کھال کا قبہ گاڑا ان کی ماں قلامہ بنت حذامہ بن جمح الخطب حضیا بھی کہا گیا ہے داؤد بن مسور مخزوی کہتے ہیں کہ خطباء کلام کے طریق پر ہے دوسرے لوگ خطیبا کہتے ہیں حظوۃ سے ماخوذ کر کے ان کی ماں امنہ بنت عامر جان بن ملکان بن افصی بن حارثہ بن خذاعہ اور عامر جان کو عامر بن غبشان قبیلہ خذاعہ کا بھی کہا گیا ہے ان کی ماں عاتکہ بنت ھلال بن اھیب بن ضبہ بن حارث بن فہر اور اھیب کی ماں ضبہ بن حارث بن فہر مخشیہ بہت لحارب بن فہر ان کی ماں عاتکہ بنت مخلد بن نضر بن کنانہ وہ تیری ہے آور سلیمات مہ یمد اہوئیں ھاشم بن عبدمناف بن قصی کی طرف سے اور وھب بن عبدمناف بن زھرہ ام ھاشمہ بن عبدمناف عاتکہ بنت مرہ بن ھلال بن فالج بن ذکوان مرۃ بن فالج بن زکوان کی ماں عاتکہ بنت مرہ بن عدی بن اسلم بن افصی خزاعہ سے اور کہا گیا مرہ بن ھلال بن فالج بن ذکوان کی ماں کو عاتکہ بنت جابر بن قنفد بن مالک بن عوف بن امراء القیس نبی سلیم سے یہ دوسری عاتکہ ہے اور ام ھلال بن فالج بن ذکوان عاتکہ بنت الحارث بن بہثہ بن سلیم بن منصور اور ام وھب بن عبدمناف بن زھرۃ عاتکہ بنت اوقص بن ھلال بن فالج ابن ذکوان یہ عواتک سلمیات ہیں اور عدوانیات بجیاں ہیں باپ کی طرف سے مالک بن نضر اور جو آپ علیہ السلام کے باپ کی طرف سے عبداللہ بن عبدالمطلب وہ ساتویں ہیں ماں کی طرف سے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ پانچویں ہیں عاتکہ بنت عبداللہ بن ضراب بن حارث جدیہ عدوانی اور جس نے کہا ساتویں میں وہ عاکتہ بنت عامر بن ظرب بن عمرو بن عائذ بن لشکر العدوانی وہ ماں ہے ھند بنت مالک بن کنانہ الفہمی قیس بن غیلان ھند بنت مالک فاطمہ بنت عبداللہ بن طرب بن حارث بن واثلہ عدوانی اور فاطمہ ام سلمہ بنت عامر بن عمیرہ اور سلمی ام مخمر بنت عبد بن قصی اور مخمر ام صحرہ بنت عبداللہ بن عمران اور صحرہ ام فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم اور فاطمہ بنت عمرو ابن عائذ بن عمران بن مخزوم ام عبداللہ بن عبدالمطلب اور مالک بن نضر بن کنانہ کی طرف سے مالک بن نضر کی ماں عاتکہ بنت عمرو بن عدوان بن عمرو بن قیس بن عیلان اور عاتکہ ھذلیہ اس کی ولادت ھاسم بن عبدمناف کی طرف سے ھاشم کی ماں عاتکہ بنت مرہ بن ھلال بن فالج اس کی ماں ماریہ بنت حرزہ بن عمرو بن صعصعہ بن بکر بن ھوازن اور ام معاویہ بن بکر بن ھوازن عاتکہ بنت سعد بن سہل بن ھذیل ابن فہر ھذیلیہ عاتکہ اسدیہ اس کی ولادت ہوتی کلاب بن مرہ کی طرف سے وہ تیسری ہے اور اس کی ماں میں سے ہیں وہ عاتکہ بنت دوان بن اسد بن خزیمہ عاتکہ ثقفیہ وہ عاتکہ بنت عمرو بن سعد بن اسلم بن عوف ثقفی وہ ماں ہے عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی اور عبدالعزی دادا ہے امنہ بنت وھب کا اور امنہ بنت وھب کی ماں برہ بنت عبدالضری بن عثمان بن عبدالدار بن قصی اور عاتکہ قطحانیہ اس کی دلددت ہوئی ہے غالب بن فہر سے ام غالب بن فہر لیلی بنت سعدان بن ھذیل ہے اور ان کی ماں سلمی بنت طانجہ بن الیاس بن مضر اور سلمی کی ماں عاتکہ بنت اسد بن غوث اور یہ عاتکہ نضر کی ماؤں میں تیسری ہیں اور عاتکہ قضاعیہ اس کی ولدن ہوگی کعب بن لوی کی طرف سے وہ تیسری ان کی ماؤں میں سے وہ عاتکہ بنت اشدان ابن قیس بن

تہبہ بن زید بن سود بن اسلم بن قھصاعہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ساری باتیں بعض طالیس نے مجھے بتلایا ہے اور اس کو عبد اللہ عدوی سے میرے لئے روایت کی ہے۔

۳۵۵۰۴..... سیالہ بنت عاصم سلمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین کے دن کھڑے ہوئے اور فرمایا میں عواتک کا بیٹا ہوں (سعید بن منصور ابن مندہ بغوی نے نقل کر کرے کہا سیار یہ مجھے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث معلوم نہیں ابن عساکر ابن النجار۔ بعض نے روایت کی ہے کہ اور کہا کہ خیبر کے دن آپ علیہ السلام نے یہ فرمایا ابن عساکر نے کہا خیبر والی روایت غریب ہے محفوظ یوم حنین ہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں کا قبول ہونا

۳۵۵۰۵..... مسند بلال بن ابی رباح میں ہے کہ محمد بن منکدر جابر سے وہ ابی بکر سے وہ بلال سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک سخت ٹھنڈی رات میں اذان کہی نماز کے لئے کوئی نہیں آیا پھر میں نے اعلان کیا کوئی نہیں آیا تین مرتبہ ایسا ہوا نبی کریم ﷺ نے اس کی وجہ پوچھا تو میں نے کہا سخت سردی نے ان کو روکا ہے تو آپ علیہ السلام نے دعا کی اے اللہ ان سے سردی کو روک لے یا فرمایا سردی کو دور فرمادے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان کو دیکھا کہ صبح کے وقت گرمی کی وجہ سے پنکھا چلا رہے تھے۔ (طبرانی، ابونعیم)

۳۵۵۰۶..... ھبار بن اسود سے روایت ہے کہ فرمایا ابولھب اور ان کا بیٹا عتیبہ بن ابی لھب نے شام جانے کی تیاری کی میں بھی ان کے ساتھ تیار ہوگیا تو اس کے بیٹے عتیبہ نے کہا واللہ میں محمد (ﷺ) کے پاس جاؤنگا اور انکو رب سبحان تعالیٰ کے بارے میں اذیت دونگا وہ گیا اور آپ علیہ السلام کے پاس پہنچ اا ور کہا اے محمد وہ انکار کرتا ہے اس ذات کی الذی دنا فتد لی فکان قاب قو سین او ادنی آپ علیہ السلام نے دعا کی۔ یا اللہ اپنے کتوں میں سے کسی کو اس پر چھوڑ دے وہ آپ علیہ السلام کے پاس سے جب اپنے باپ کے پاس پہنچا تو باپ نے کہا اے بیٹے تم نے محمد سے کیا کہا تو اس نے اپنی بات دہرائی پھر پوچھا محمد (ﷺ) نے جواب میں کیا کہا اس نے بتایا یوں کہا ہے اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے کسی کو مسلط فرمایا تو ابولھب نے کہا اے بیٹے میں تم پر ان کی دعا سے مالون نہیں ہوں ہم شام کے لئے روانہ ہوئے مقام سراۃ میں نزول کیا وہ شیروں کے رہنے کی جگہ ہے ہم ایک راھب کے گرجے میں گئے راھب نے کہا اے عرب کی جماعت تم اس شہر میں کیسے اتر گئے اس میں شیر اس طرح چرتے ہیں جس طرح بکریاں چرتی ہیں ابولھب نے کہا تم نے میرے بورھاپا اور میرے حق کو پہنچانتے ہو ہم نے کہا ضرور اے ابولھب تو کہا اس شخص (یعنی محمد ﷺ) نے میرے بیٹے کے خلاف بددعا کی ہے اب میں اس کے متعلق مطمئن نہیں ہوں لہٰذا اپنا سامان اس گرجا میں جمع کرو میرے بیٹے کے لئے اس پر بستر بچھاؤ پھر تم اپنا بسر اس کے گردن بچھاؤ ہم نے ایسا ہی کیا اپنا سامان جمع کیا پھر اس کے لئے سامان پر بستر بچھایا اور اپنے بستر اس کے گرد بچھایا ہم اس دوران کے ہم اس کے گرد تھے اور ابولھب بھی ہمارے ساتھ نیچے تھا وہ لڑکا خود سامان کے اوپر سو رہا تھا شیر آیا اور ہمار چہروں کو سونگھا جو اس کو مطلوبہ چیز نہ ملی تو اس نے ایک جھلانگ لگایا اور وہ سامان کے اور تھا اس کا چہرہ سونگھا اور اس پر پنجہ مارا اس کے سر کو ٹکڑا کر رہا ابو لھب نے کہا مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ یہ محمد (ﷺ) کی بددعاء سے نہیں بچے گا۔ رواہ ابن عساکر

ثرید و گوشت کا ملنا

۳۵۵۰۷..... واثلہ سے روایت ہے کہ میں اصحابہ صفہ میں سے تھا ایک انصاری شخص ہمیشہ میرے پاس آتا مجھے اور میرے ساتھی کو ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لیجاتا ایک وہ ہمارے پاس نہیں آیا میں نے اپنے ساتھی سے کہا اگر ہم صبح روزہ رکھلیا تو ہم ھلاک ہوجائیں گے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس چلتے ہیں ہوسکتا ہے وہاں کھانا مل جائے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا کر بھوک کی شکایت کی اور یہ بتایا کہ ہمارے انصاف ساتھی جو ہر رات آتا تھا وہ نہیں آیا رسول اللہ ﷺ نے تمام ازواج مطہرات کے پاس بھیجا کھانا تلاش ہر جگہ سے یہی جواب آیا کہ یارسول اللہ شام کی وقت

ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور دعا اللھم انا نسئلک من فضلک ورحمتک وانا الیک راغبون اے اللہ ہم آپ سے آپ کا فضل اور رحمت طلب کرتے ہم آپ ہی کی طرف رغبت رکھتے ہیں ابھی آپ علیہ السلام نے دونوں ہاتھوں کو ملایا ہی نہ تھا کہ ایک انصاری صحابی کھانے کی ایک بڑی پلیٹ لے کر آپ کے سامنے کھڑا ہو اس میں ثرید اور گوشت تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا یہ اللہ کا فضل تمہارے لئے آیا ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اپنی رحمت کو واجب کرلیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۵۰۸...... یزید بن نمران سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو آپ علیہ السلام کے سامنے بیٹھا ہوا دیکھا اس نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گدھے پر سوار ہو کر گذرا آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اے اللہ اس کے اثر کو ختم فرمادے چنانچہ آگے نہ چل سکا۔

ابن ابی شیبة

۳۵۵۰۹...... عقیل بن ابی طالب سے روایت ہے کہ قریش ابی طالب کے پس آیا اور کہا کہ تمہارا بھتیجا ہمیں ایذاء دیتا ہے مسجد میں مجالس میں اس کو ہمیں ایذاء پہنچانے سے روکیں تو ابو طالب نے کہا اے عقیل محمد (ﷺ) کو میرے پاس بلائیں میں جا کر بلا کر لایا تو پھر ابو طالب نے کہا اے میرے بھیجا آپ کے خاندان والوں کا خیال یہ ہے کہ اپ ان کو مجالس میں مسجد میں تکالیف پہنچاتے ہیں اس لئے ایذاء دینے سے باز رہیں آپ علیہ السلام نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا تم اس سورج کو دیکھتے ہو لوگوں نے کہا ہاں تو فرمایا میں اس پر قادر نہیں ہوں کہ تمہارے وجہ سے دین کو چھوڑ دوں اس کے عوض تم اس کا شعلہ مجھے لد کر دو ابو طالب نے کہا میرے بھیجتا سچ کہتا ہے لہٰذا تم واپس چلے جاؤ۔

ابو یعلی و ابو نعیم ابن عساکر

نسبہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا نسب

۳۵۵۱۱...... مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنا نسب بیان فرماتے تو معد بن عدنان بن ادد سے آگے تجاوز نہ فرماتے۔

ابن سعد

۳۵۵۱۱...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نسب کے بیان میں معد بن عدنان تک پہنچے تو روک جاتے اور فرماتے نسب بیان کرنے والوں نے جھوٹ بولا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وقرونا بین ذلک کثیر اگر آپ علیہ السلام آگے کا نسب معلوم کرنا چاہتے تو معلوم کرسکتے تھے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۱۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک ابن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادبن ادد بن ھمسیع بن شحب بن بنت بن جمیل بن قیداء بن اسماعیل بن ابراہیم بن تاریخ بن ناحور بن اشوع بن ارعوش بن فانع بن عامر وھو ھود النبی علیہ السلام ابن شلخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ وہ ادریس علیہما السلام بن ازد بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام (الدیلمی اس روایت اسماعیل بن یحییٰ کذاب ہے)

۳۵۵۱۳...... (مسند الاشعث) اشعث میں قیس سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کندہ کے ایک وفد کے ساتھ یا رسول اللہ آپکا یہ خیال ہے کہ آپ کا تعلق ہمارے قبیلہ سے ہے فرمایا ہاں ہم بنونضر بن کنانہ ہیں نہ اپنی ماں پر تہمت رکھتے ہیں نہ اپنے باپ کے نسب کا انکار کرتے ہیں۔ (ابو داؤد والطیالسی ابن سعد احمد والحارث والباوردی سمویہ ابن قانع طبرانی ابو نعیم ضیاء مقدسی)

ابواء ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے والدین

۳۵۵۱۴...... بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اوراپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی ہزار زرہ پوسوں میں اس دن سے زیادہ روتے ہوئے آپ کونہیں دیکھا گیا۔(بیہقی)

۳۵۵۱۵......عبدالرحمٰن بن میمون اپنے والد سے روایت کرتا ہے میں نے ذید بن ارقم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ کا کیا نام ہے بتایا آمنہ بنت وھب۔
رواہ ابن عساکر

۳۵۵۱۶......مسند زید بن خطاب میں ہے کہ عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ ہم فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبرستان کی زیارت کے لئے آپ علیہ السلام ایک قبر کے قریب بیٹھ گئے ہم نے دیکھا گویا کہ آپ کچھ سرگوشی فرمار ہے ہیں رسول اللہ ﷺ اپنی آنکھوں سے آنسوصاف کرتے ہوئے کھڑے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی وہ ہم میں سب سے پہلے ملاقات کر نے والے تھے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو کیا چیز آپ کورولا رہی ہے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ میں اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کروں ان کا میرے او پر حق ہے میں ان کے لئے استغفار کروں مجھے اس سے روک دیا گیا پھر ہماری طرف اشارہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ ہم بیٹھ گئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں زیارت قبر سے روکا اب جوزیارت کرنا چاہے کرے اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت جمع رکھنے سے منع کیا تھا اب کھاؤ اور جتنے دن کے لئے چاہو ذخیرہ اندوزی کرو میں نے تمہیں چند برتنوں کے استعمال سے روکا تھا اور کچھ کا حکم دیا تھا اب ہر برتن میں نبیذ بنا سکتے ہو کیونکہ برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے نہ حرام ہر نشہ آور چیز کے استعمال سے ہر ہیز کرو۔
رواہ ابن عساکر

۳۵۵۱۷......ابوالطفیل سے روایت ہے کہ میں لڑکا تھا اونٹ کا ایک حصہ اٹھا کر لے جار ہا تھا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ عرانہ کے مقام پر گوشت تقسیم فرمار ہے ہیں ایک بدوی عورت آئی جب وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب آئی آپ علیہ السلام نے ان کے لئے اپنی چادر مبارک بچھادی وہ اس پر بیٹھ گئی میں پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا ان کی رضائی ماں ہیں جنہوں نے دودھ پلایا تھا۔(ابویعلی بن عساکر)

ولادتہ محمد ﷺ

۳۵۵۱۸......حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ واللہ میں ایک قریب البلوغ لڑکا تھا میری عمر سات یا آٹھ سال کی جو بات سنا اس کو سمجھ لیتا میں نیا یک یہودی زوردار آواز سنی جو مدینہ النورہ کی دیوار پر چڑھ کر آواز لگار ہا تھا اے یہود کی جماعت رات کو احمد کا ستارہ طلوع ہو گیا ہے جس میں وہ پیدا ہوا۔رواہ ابن عساکر

۳۵۵۱۹......عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام مختون اور مسرور پیدا ہوا عبدالمطلب کو اس تعجب ہوا اپنے دل میں اپنا نصیبت والد ہونا خیال کیا اور کہا میرے اس بیٹے کی عنقریب شان ظاہر ہو گی چنانچہ ایسا سطر۔ابن سعد

۳۵۵۲۰......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو عبدالمطلب نے ایک دنبہ عقیقہ میں ذبح کیا ان کا نام محمد رکھا ان سے پوچھا گیا اے اوالجارت آپ نے ان نام محمد کیوں رکھا ہے یاب دادا میں سے کسی کے نام پر نہیں رکھا تو بتایا میں نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ان کی تعریف کرے آور لوگ زمین میں۔رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۱......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسرور اور مختون پیدا ہوا۔(عدی، ابن عساکر)

۳۵۵۲۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارے نبی پیر کے دن پیدا ہوا اوران کو نبوت ملی پیر کے دن ہجرت کے لئے مکہ مکرمہ سے نکلے پیر کو اور مدینہ منورہ میں داخل ہوئے پیر کے دن مکہ مکرمہ فتح ہوا پیر کے دن سورۃ مائدہ آیت نازل ہوئی۔ پیر کے دن الیوم المکت حکم دینکم حجراسود کو اپنے مقام پر رکھا پیر کے دن وفات پائی پیر کے دن۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۳...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن ہوئی وفات بھی پیر دن کے ہوئی اور منگل کی رات کو دفن کیا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۴...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن پیدا ہوا اور ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن ہجرت فرمائی اور ربیع الاول کے مہینہ میں پیر کے دن وفات پائی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۵...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۶...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوعبدالمطلب پراگندہ صورت میں پیدا ہوئے جب کہ رسول اللہ ﷺ صاف ستھرے سر پر تیل لگائے ہوئے حالت میں پیدا ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۷...... ابوعمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختون اور مسرور پیدا ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

بدء الوحی ...... وحی کی ابتداء

۳۵۵۲۸...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وحی روک لی گئی رسول اللہ ﷺ سے ابتداء میں تو تنہائی آپ کے لئے محبوب بنادی گئی وہ تنہائی کے اوقات غار حراء میں گذرتے تھے اس دوران کے وہ حراء سے آرہے تھے تو فرمایا کہ میں نے اچانک اوپر کی جانب سے آواز محسوس کی میں نے سر اوپر اٹھایا تو مجھے کرسی پر بیٹھی ہوئی شخصیت نظر آئی جب میں نے ان کی طرف تو خوف کے مارے میں زمین کی طرف جھک گیا اور تیزی کے ساتھ گھر پہنچ گیا اور میں نے کہا چادر اڑاؤ چادر اڑاؤ اور جبرائیل علیہ السلام نے آکر یہ آیت تلاوت کی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۲۹...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے موسم میں اپنے نفس کو قبائل پہ پیش فرماتے اور کہتے کہ کیا کوئی ایسا شخص نہیں جو مجھے اپنی قوم کے پاس لیجائے کیونکہ مجھے قریش نے روک دیا ہے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے ان کے پاس ایک ہمدانی شخص آیا پوچھا آپ کہاں سے بتایا ھمدان سے پوچھا تمہاری قوم کے پاس حفاظتی قوت ہے بتایا ہاں وہ شخص چلا گیا پھر واپس آیا اس کو خوف لاحق پھرا کہیں ایسا نہ وہا اس کی قوم اس کے عہد و پیمان کے لحاظ نہ کرے اس لئے کہا کہ میں جاکر اپنی قوم کے سامنے بات رکھتا ہوں ایندہ سال بھر آپ کے پاس ہوں گا چنانچہ چلد گیا اس کے بعد انصار کے وفود آئے رجب میں۔ (ابن ابی شیبة)

۳۵۵۳۰...... ھشام بن عروۃ اپنے والد سے وہ حارث بن ھشام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے فرمایا کبھی تو گھنٹی کی آواز سنائی دیتی ہے پھر بند ہوجاتی ہے آور اس میں جو بات کہی جاتی ہے یاد کرلیتا ہوں یہ حالت مجھ پر سخت ہوتی ہے کبھی ایک فرشتہ انسانی شکل میں ظاہر ہوتا ہے اور مجھ سے بات کرتا ہے آور میں اس کی باتوں کو یاد کرلیتا ہوں۔ (ابو نعیم)

۳۵۵۳۱...... حسن سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام وحی آئی جب کہ آپ کی عمر مبارک چالیس تھی مکہ مکرمہ میں دس سال مقیم رہے آور مدینہ منورہ میں دس سال۔ (ابن ابی شیبة)

۳۵۵۳۲...... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل کی گفتگو تو سنائی دیتی تھی لیکن وہ نظر نہیں آتے تھے۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف ابن عساکر

۳۵۵۳۳...... مسند علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عبداللہ بن سلمہ علی بن ابی طالب یا زبیر بن عوام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا تذکرہ فرماتے حتی آپ کے چہرہ انور خوف کے آثار ظاہر ہوئے گویا کہ اس قوم کا تذکرہ ہورہا ہے جن پر صبح کے

وقت یا شام کے وقت ہی عذاب آیا جبرائیل علیہ السلام ملاقات کے بعد قریب کے وقت میں ہنستے ہوئے تبسم نہ فرماتے آہستہ آہستہ حالت رفع ہو جاتی۔ (ابن ابی الفوارس)

۳۵۵۳۴ ... (مسند الزبیر) میں ہے کہ عبداللہ بن سلمہ زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دیا کرتے تھے اور ہمیں نصیحت فرماتے تھے اللہ تعالیٰ کے عذاب کا دن یاد دلا کر اس کے آثار آپ کے چہرہ پر بھی ظاہر ہوتا تھا گویا کہ کوئی شخص خوف زدہ ہے کہ صبح کے وقت عذاب آنے والا ہے اور جب جبرائیل سے نئی نئی ملاقات ہوتی تو ہنستے ہوئے تیم نہیں فرماتے یہاں تک وہ حلات رفع ہو جاتی ابونعیم نے روایت کی اور کہا حجاج میں نصر نے اس حدیث میں متابعت کی ہے اس کی سند میں وھب بن جریر ہے پس کہا علی رضی اللہ عنہ سے یا زبیر رضی اللہ عنہ سے اس کو اسحاق بن راھویہ نے اپنی مسند میں سک کے ساتھ روایت کی ہے اس کو روایت کی حجا بن نصیر نے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا بغیر شک کے کہا اذ و عبداللہ بن سلمہ نے اگر علی وسعد وابن مسعود کی رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی ہو تو وہ مرادی جملی ہے انتہی)

۳۵۵۳۵ .... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل آیا اس حال میں کہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل کر رہے تھے آپ کو پکڑا اور سینہ مبارک کو شق کر کے سیاہ لوتڑا ان کالد اور کہا یہ شیطان کا حصہ ہے پھر اس کو سونے کے برتن میں رکھ کر زمزم کے پانی کے ساتھ زخم کو دھویا پھر اپنی جگہ لوٹا دیا اور بچے دوڑتے ہوئے اپنی ماں کے پاس آئے یعنی دائیہ کے پاس اور کہا محمد ﷺ کو قتل کر دیا گیا وہ ڈورتے ہوئے گئے آپ کا رنگ اڑ چکا تھا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اس سینے کے نشانات آپ کے سینہ مبارک پر دیکھتا تھا۔

ابن ابی شیبة مسلم

۳۵۵۳۶ ..... (ایضاء) نماز مکہ مکرمہ میں فرض ہوئی کہ دو فرشتے آپ کے پاس آئے اور آپ کو اٹھا کر زمزم کے پاس لے گئے پیٹ چاک کر کے اندر کے چیزوں کو سونے کے برتن میں نکالا پھر اسکو زمزم کے پانی سے دھویا پھر آپ کے سینہ مبارک میں علم وحکمت بھر دیا۔ (نسائی ابن عساکر)

۳۵۵۳۷ مسند انیس بن جنادہ القعدی میں ہے کہ ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا ایک بھائی تھا اس کو انیس کہا جاتا تھا وہ شاعر تھا وہ اور ایک دوسرا شاعر سفر پر نکلے مکہ مکرمہ پہنچے اس کے بعد انیس واپس چلد گیا اور کہا اے بھائی میں نے مکہ میں ایک شخص کو دیکھا ان کا دعوی یہ ہے کہ وہ نبی ہیں اور وہ آپ کے دین پر ہیں۔ (حسن بن سفیان ابونعیم)

صبرہ علی ﷺ ذی المشرکین

رسول اللہ ﷺ کا مشرکین کی ایذاء پر صبر کرنا

۳۵۵۳۸ .... ''مسند طارق بن عبداللہ المجاری طارق المحاربی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سوق ذی المجاز میں دیکھا وہاں سے گذرے آپ کے جسم پر ایک سرخ رنگ کا جبہ تھا وہ بلند آواز سے پکار رہے تھے ''یایھا النا س قولوا لاالہ الااللہ تفلحون ''اے لوگو! کلمہ الاالہ الا اللہ کا اقرار کرو کامیابی حاصل ہوگی اور ایک شخص پتھر لے کر آپ کا پیچھا کر رہا تھا اور آپ کے پاؤں مبارک کو لہولہان کر دیا اور کہہ رہا تھا لوگوں ان کی بات مت سنو کیونکہ یہ جھوٹا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا قریشی نوجوان عبدالمطلب کا بیٹا ہے میں نے پوچھا پیچھے سے پتھراؤ کرنے والا کون؟ لوگوں نے بتایا یہ اس کا چچا عبدالعزی وہ ابولھب ہے۔ (ابن ابی شیبۃ)

۳۵۵۳۹ ..... حارث بن حارث غامدی سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا اس حال میں کہ ہم منی میں تھے یہ کونسی جماعت ہے؟ بتایا یہ قوم ایک صابی کے گرد جمع ہوئی ہے وہ ہمارے سامنے آئے تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کو توحید کی دعوت دے رہے تھے اور اللہ پر ایمان کی اور لوگ آپ کی دعوت کو منکر ارہے تھے اور آپ کو ایذاء پہنچا رہے تھے یہاں تک دن بلند ہو گیا اور لوگ ہٹ گئے ایک عورت آئی حلق ظاہر تھا اور رو رہی تھی اور ایک پیالہ اٹھا کر یا جس میں پانی اور رومال تھا وہ پانی اس سے لے لیا کچھ پیا اور وضوء فرمایا پھر اسکی طرف سر اٹھایا اور فرمایا اے بیٹی اپنے حلق کو

ڈھانپ لے اور اپنے والد پر خوب کا غلبہ مت کرو نہ ذلت کا میں نے کہا یہ کون ہے؟ بتایا یہ زینب آپ علیہ السلام کی صاحبزادی ہیں (بخاری نے اپنی تاریخ میں طبرانی اور ابونعیم نے ابن عسا کر نے اور ابوزرعہ مشقی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے)

۳۵۵۴۰...... ولید بن عبدالرحمن جرشی مدرک بن حارث غامدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ حج کیا جب ہم منی میں تھے تو دیکھا ایک جماعت ایک شخص کے پیچھے ہیں میں نے پوچھا ابو جان یہ کون سی جماعت ہے؟ بتایا یہ وہ شخص میں جس نے اپنے ابائی دین کو چھوڑ کر صابی ہوگیا پھر میرے والد بھی ان کے ساتھ کھڑا ہوگیا اپنی اونٹنی پر میں بھی جا کر ان کے ساتھ کھڑا ہوگیا اپنی اونٹنی پر تو دیکھا آپ علیہ السلام بات کرتے تھے وہ مدد کرتے تھے میرے باپ برابر اس جگہ کھڑے رہے یہاں تک وہ لوگ وہاں سے ہٹ گئے اکتاہٹ اور سورج بلند ہونے کی وجہ سے ایک لڑکی آئی اس کے ہاتھ میں پانی کا پیالہ تھا اور اس کا گلا کھولا ہوا تھا لوگوں نے بتایا یہ ان کی بیٹی زینب ہے وہ پانی کا پیالہ آپ کو دیدیا اور وہ رو رہی تھی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے گلے کو ڈھانپ لے بیٹی اپنے والد پر غلبہ اور ذلت کا خوف مت کر۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۴۱...... منیب بن مدرک بن سنیب اپنے والد اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمانہ جاھلیت میں دیکھا کہ وہ لوگوں سے کہہ رہے یا یھا الناس قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحون بعض آپ نے چہرے پر تھوکتا بعض آپ پر مٹی ڈالتا بعض آپ کو گالی دیتا تو آپ لڑکی آئی پانی کا ایک پیالہ لے کر اور آپ کے ہاتھ اور چہرے کو دھویا اور فرمایا اے بیٹی صبر کر اپنے والد پر غمگین مت ہو غلبہ یا ذلت کے خوف سے میں نے پوچھا یہ کون بتایا زینب بنت رسول اللہ ﷺ ہے یہ لڑکی ہے پاکیزہ برگزیدہ۔ رواہ ابن عساکر

الخصائص

رسول اللہ ﷺ کے بعض مخصوص حالات

۳۵۵۴۲...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) میں ہے کہ ابوالنجتری سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے ایک حدیث سنی جو مجھے پسند آئی میں نے کہا مجھے لکھائے تو میرے پاس لکھ کر لایا کہا کہ عباس اور علی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ڈونوں ایک مسئلہ میں جھگڑ رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس طلحہ اور زبیر سعد عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نبی کا تمام ترکہ صدقہ ہے سوائے اس مال جو اپنے گھر والوں کو کھانے اور پہننے کے لئے دیدیا ہمارے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی سب نے کہا ہمیں پر حدیث معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مال سے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے بقیہ صدقہ کر دیتے تھے۔ (ابو داؤد الطیالسی)

۳۵۵۴۳...... (مسند بشر بن حزن النصری رضی اللہ عنہ) ہم سے حدیث بیان کی ہے شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے بشر بن حزن نصری سے کہ انہوں نے کہا کہ اونٹ اور بکریوں کے مالک نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فخر جتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام مبعوث ہوئے وہ بکریاں چرانے والے تھے موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے وہ بکریاں چرانے والے تھے اور میں مبعوث ہوا ہوں میں بھی بکریاں چرانے والا ہوں اپنے خاندان کی محلّہ جیاد میں۔ (البغوی ابن مندہ وابونعیم ابن عساکر) ابونعیم نے کہا ابوداؤد نے اس کو روایت کیا ہے دوسری متابعت کے ساتھ اس کے لئے ابن ابی عدی وغیرہ نے روایت کی ہے اتعبہ عن ابی اسحاق عن عبدہ بن حذن اور وہ صحیح ہے نوری اور زتریا بن ابی زائدہ نے اور اسرائیل وغیرہ ان کی ھرافقت کی ہے اور بندار اسکو روایت کی ہے ابن ابی عدی سے اور ابوداؤد نے شعبہ عن ابی اسحاق عن عبدہ بن حذن)

۳۵۵۴۴...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وفات سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے لئے حلال کر دیا گیا کہ جتنی عورت سے چاہے نکاح کرے۔ عبد الرزاق

نبوہ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے

۳۵۵۴۵...... (مسند برائی بن عازب) میں ہے کہ شعبی نے براء سے روایت کی ابراہیم رضی اللہ عنہ بن رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی وہ سولہ مہینے کا بچہ تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بقیع میں دفن کردو کیونکہ ان کا داعیہ موجود ہے جواسکو جنت میں دودھ پلائے گی۔

عبد الرزاق وابونعيم في المعرفه

۳۵۵۴۶...... عدی بن ثابت براء سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ علیہ السلام کا صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ان کا مرضعہ ہے جوان کو جنت میں دودھ پلائے گی۔ بخاری مسلم، ابوداود ترمذی نسائی ابوعوانہ ابن حبان حاکم وابونعیم

۳۵۵۴۷...... بریدہ سے روایت ہے کہ امیر القبط نے رسول اللہ ﷺ کوایک سفید وسیاہ رنگ کا خچر اور دو باندیاں ھدیہ میں پیش کیا آپ علیہ السلام نے خچر پر سواری فرماتے اور ایک باندی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ھبہ کردیا اور دسوری کو ام وار نبایا ان سے آپ علیہ السلام کا صاحبزاد پیدا ہوا۔

ابو نعیم

۳۵۵۴۸...... عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی آپ نے فرمایا ان کی بقیہ رضاعت جنت میں مکمل ہوگی۔ (ابونعیم)

۳۵۵۴۹...... اسماعیل بن ابی خالد سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا صاحبزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے تو انہوں نے بتایا کہ ان کا تو بچپن میں انتقال ہوگیا تھا اگر آپ کے بعد کسی کے لئے نبوت مقدر ہوتی تو وہ نبی ہوتا۔ (ابونعیم)

۳۴۵۵۰...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ...... ام ابراہیم ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے وہ حاملہ تھی ابراہیم رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے پاس ان کا ایک دشتہ دار بھی تھا جو مصر سے آیا ہوا تھا وہ مسلمان ہوگیا اور اچھا اسلام تھا ان کا وہ ام ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس اکثر آتا تھا اس نے اپنے کو مجبوب بنالیا تھا یعنی الہ تناسل کو جڑ سے کاٹ دیا تھا رسول اللہ ﷺ ایک دن ام ابراہیم کے پاس آیا تو ان کے پاس اس رشتہ دار کو پایا آپ علیہ السلام اس مسئلہ سے پریشان ہوا جیسا کہ ایسے موقع پر لوگوں کے دلوں میں وسواسہ آیا کرتا ہے آپ واپس لوٹ گئے رنگ آپ کا بدل چکا تھا راستہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ کے چہرہ مبارک کے تغیر کو سمجھ لیا پوچھا کیا وجہ ہے یارسول اللہ آپ کے چہرہ رنگ بدل گیا ہے؟ تو آپ نے نبلا یا ماریہ کے رشتہ دار کے بارے جو کچھ دل میں پیدا ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ تلوار لے کر چل پڑا اس رشتہ دار کو ماریہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود پایا تو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے یہ حالت دیکھ کر اپنا ستر کھولکر اپنی حالت دکھا دی تو عمر رضی اللہ عنہ واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا گیا آپ علیہ السلام کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آیا تھا مجھے بتلایا اللہ تعالیٰ نے ماریہ رضی اللہ عنہ کو بری قرار دیا اور اس کے رشتہ دار کو اس بت سے جو میرے دل میں آیا، اور مجھے بشارت دی ہے کہ ان کے پیٹ میں میری طرف سے حمل ہے اور وہ مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہے اگر مجھے یہ بات ناپسند نہ ہوکرتی ہو کہ مشہور کنیت کو بدل لوں تو میں اپنی کنیت ابوابراہیم رکھتا جیسے جبرائیل علیہ السلام نے میری کنیت ابوابراہیم رکھا۔ (ابن عساکر اور اس کی سند حسن ہے)

۳۵۵۵۱...... عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے کہا اے ابوابراہیم اللہ تعالیٰ کی طرف آپ سلام قبول کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا ہاں میں ابوابراہیم ہوں ابراہیم ہمارے دادا ہیں انہی سے ہمارا پہچان ہے اللہ تعالیٰ اپنی محکم کتاب میں فرمایا ملة ابيكم ابراهيم هو سماكم المسلمين (عدی، ابن عساکر دونوں نے کہا اس کی سند میں صخر بن عبداللہ کوفی جو کہ حاجی کے نام سے معروف ہے وہ باطل احادیث روایت کرتا ہے)

۳۵۵۵۳...... مسند انس رضی اللہ عنہ سدی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اس وقت ان کی عمر سولہ مہینہ تھی آپ علیہ السلام نے فرمایا ان کو بقیع میں دفن کر دوان کا دائیہ ہے جو جنت میں ان کی رضاعت کی مدت پوری کرے گی۔ (ابونعیم)

۳۵۵۵۴...... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم بن نبی ﷺ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اس کا گود میں انتقال ہوا اس کے لئے جنت میں دو مرضعہ میں جو اس کی رضاعت کی مدت کو پوری کریں گی۔ (ابونعیم)

۳۵۵۵۵...... مسند ابن عبس رضی اللہ عنہ جب ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا آپ علیہ السلام نے جنازہ پڑھا، اور فرمایا ان کے لئے جنت میں مرضعیہ ہے اور فرمایا اگر یہ زندہ اہتا تو اپنے ماموں کو قبطیوں سے آزاد کرالینا کوئی قبطی غلام نہ رہتا ابونعیم الاسرار المرفوعہ ۳۷۹)

۳۵۵۵۶...... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قاسم بن رسول اللہ ﷺ سات دن زندہ رہ کر وفات پا گیا۔ (عبد الرزاق)

۳۵۵۵۷...... ابو جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپ کا صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتا تو ہر قبطی سے جزیہ ساقط ہو جاتا۔

باونعیم فی المعرفه

جامع الدلائل واعلام النبوۃ

نبوت کے علامات و دلائل

۳۵۵۵۸...... مسند شداد بن اوس میں کہ ولید بن مسلم نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ہے ہمارا ایک ساتھی نے عبد اللہ بن مسلم سے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ہے عبادہ بن نسی نے انہوں نے کہا میں نے سنا ابوالعجفاء سے انہوں نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی شداد بن اوس نے کہ بنی عامر کا ایک شخص آیا بوڑھا شیخ اپنی لاٹھی پر ٹیک لگائے یہاں تک سامنے آئے رسول اللہ ﷺ کے، اور کہا اے محمد (ﷺ) آپ زبان سے بڑی بات نکالتے ہیں آپ کا خیال یہ ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا جیسا کہ موسیٰ بن عمران اور عیسیٰ ابن مریم اور ان سے پہلے انبیاء کو بھیجا تھا آپ تو عربی ہیں آپ کا نبوت سے کیا واسطہ؟ لیکن قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے ہر ظاہر والی چیز کی ایک شان ہوتی ہے اپنے قول اور ظہور شان کی حقیقت سے مطلع کریں رسول اللہ ﷺ حلیم تھے جہالت کا اظہار نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا اے بنی عامر کے بھائی جو بات آپ نے ہے اس کی ایک لمبی کہانی اور خبر ہے بیٹھ جائیں تاکہ اپنے قول کی حقیقت اور ظہور شان بیان کروں عامری رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ علیہ السلام نے بتایا میرے والد کے ملاپ کے بعد جب میری والدہ حاملہ ہوئیں تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پیٹ سے ایک نور نکلا وہ اس نور کو دیکھتی رہی یہاں تک نور نے آسمان و زمین کے درمیان کے حصے کو نور سے بھر دیا میری والدہ نے یہ بات خاندان کے ایک سمجھدار شخص کو بتائی تو انہوں نے تعبیر بتلائی کہ اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہارا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا تذکرہ آسمان و زمین کو بھر دے گا یہ بنی سعد بن ہوازن کا وہ قبیلہ تھا جس کی عورتیں باری باری مکہ آئیں اور ان کی اولاد کی پرورش کرنے اور ان کے مال سے منتفع ہوتیں میری والدہ نے مجھے اسی سال جنا جس سال وہ آئی تھیں میرے والد صاحب وفات پا چکے تھے میں اپنے چچا ابوطالب کی گود میں یتیم تھا عورتیں مجھے چھوڑ جاتی تھیں اور کسی کہتی کہ یہ کمزور بچہ ہے اس کے والد نہیں ہو سکتا ہے ہمیں کچھ مال وانعام نہ ملے اور ان میں ایک عورت تھی جس کو ام کبشہ ابنۃ الحارث کہا جاتا اس نے کہا واللہ اس سال خالی ہاتھ ناکام واپس نہیں لوٹوں گی تو اس نے مجھے اٹھالیا اور اپنے سینہ سے لگایا تو فوراً دودھ سے ان کی چھاتی پُر ہوگئی انہوں نے میری پرورش کی جب میرے چچا کو یہ خبر پہنچی تو ان کے لئے اونٹ اور کچھ کپڑے بھیج دیئے میرے چچاؤں میں سے ہر ایک نے اونٹ اور کپڑا اس عورت کو دیا جب عورتوں کو یہ خبر پہنچی تو وہ کہنے لگیں اے ام کبشہ اگر ہمیں اس برکت کا علم ہوتا تو، تو ہم سے اس بچہ کی طرف سبقت نہ کر سکتی میری شعر نما ہوئی میں بڑا ہوا قریش اور عرب کے بت مجھے بہت مبغوض تھی نہ میں ان بتوں کے قریب جاتا نہ تعظیم کرتا یہاں ایک زمانہ کے بعد میں اپنے ہم عمر عرب لڑکوں کے ساتھ نکلا مینگنی پھینک رہے تھے اچانک تین آدمی سامنے سے آئے ان کے ساتھ ایک

برتن تھا جو برف سے بھرا ہوا تھا اور لڑکوں کے درمیان سے مجھے پکڑ لیا جب لڑکوں نے یہ دیکھا تو وہ بھاگ گئے پھر واپس ہو کر اے لوگو یہ لڑکا نہ ہم میں سے ہے نہ عرب ہے یہ قریش کے سردار کا بیٹا ہے بڑی عزت وشرف کا مالک ہے عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں جس کی گردن پر ان کے اباء واجداد کا بڑا احسان نہ ہو لہٰذا اس لڑکے کو بے فائدہ قتل مت کرو اگر تمہیں ضرور قتل ہی کرنا ہے تو اسکی جگہ ہم میں سے کسی کو قتل کرو انہوں نے میرے بدلہ کسی اور کو قبول کرنے سے انکار کر دیا وہ لڑکے چلے گئے اور مجھے ان کا حوالہ کر دیا ان میں سے ایک نے مجھے پکڑا اور آرام سے لٹا دیا پھر میرے سینے سے لے کر ناف تک کے حصے کو چیر دیا اس میں سے سیاہ بدبودار ٹکڑا نکالا اور اس کو پھینک دیا پھر اس کو اس برتن میں برف کے پانی سے دھویا پھر پیٹ کے اندر داخل کر دیا پھر دوسرا شخص آیا اس نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس کو جوڑ دیا پھر تیسرا آیا اس کے ہاتھ میں مہر تھا جس میں شعاع ہے اس کو میرے کندھوں اور شد بین کے درمیان رکھدیا ایک زمانہ تک اس مہر نبوت کی ٹھنڈک محسوس کرتا تھا بھر وہ لوگ چلے گئے اور قبیلہ والے پورے کے پورے جمع ہو گئے ان کے ساتھ میری اضآئی ماں بھی اگئی جب میری حالت دیکھی تو مجھے اپنے سینہ سے لگا لیا اور کہا اے محمد تمہارے اکیلا اور یتیم ہونے کی وجہ سے قبیلہ والے میرے پیشانی پر جو مادے رہے تھے اور کہہ رہے تھے محمد تمہارا اکیلا اور یتیم ہونے کی وجہ ان کو گھر والوں کے پاس پہنچا دو کہیں ہمارے ہاں انتقال نہ ہو جائے وہ اٹھا کر میرے گھر والوں کے پاس لے آئی جب میرے چچا ابو طالب نے مجھے دیکھا تو کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرا بھتیجے کو اس وقت تک موت نہ آئے گی جب تک تمام عرب کا سردار نہ بن جائے اس کو اٹھا کر کاہن کے پاس لے چلو مجھے اٹھا کر کاہن کے پاس لے جایا گیا مجھے ڈیکھنے کے بعد کہا اے محمد مجھے بتائیں آپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا میں نے پورا واقعہ سنانا شروع کیا جب پوری بات سن لی تو اس اچھل کر مجھے اپنے سینہ سے لگا لیا اور کہا اے عرب کے باشندو ان کو قتل کر دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ جوانی تک زندہ رہا تو تمہارے مردوں کو گالیاں دین گے اور تمہارے دین مذہب کے متعلق تمہیں بے وقوف ٹھہرائیں گے اور تمہارے پاس ایک ایسا نیا دین لے کر آئیں تم نے ہرگز اس جیسا دین نہ سنا ہوگا تو اس پر میرے رضائی کو دیری اور کہا اگر تمہارے نفس کو غم لاحق ہو گیا ہے تو ان کے لئے قاتل تلاش کر لو میں اس لڑکے کو قتل نہیں کر سکتی یہ ہے میری شان کا ظہور اور میرے قول کی حقیقت عامری نے پوچھا مجھے کیا حکم دیتے ہیں تو ارشاد فرمایا اس کلمہ کا اقرار کرو لا اله الا الله و ان محمداً عبده ورسوله، اور پانچ کی نمازیں ادا کرو رمضان کے روزے اگر طاقت ہو بیت اللہ کا حج کرو اور مال کی زکوٰۃ ادا کرو پوچھا اگر میں نے یہ کام کر لیا تو مجھے کیا اجر ملے گا؟ تو فرمایا جنت کے باغات جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ بدلہ ہے پاکیزہ لوگوں کا پوچھا اے محمد کس وقت کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے فرمایا آدھی رات کی جب ٹھنڈے ہو جائیں اللہ تعالیٰ حی اور قیوم اعلان فرماتے ہیں کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے میں اس کی توبہ قبول کروں کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے میں اس کی مغفرت کر دوں کیا کوئی سوال کرنے والا ہے میں اس کے سوال و پورا کر دوں عامری نے جلدی سے پڑھا اشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً رسول الله (ابن عسا کرنے روایت کر کے کہا یہ حدیث غریب ہے اس میں مجہول راوی ہیں شراد سے دوسری طریق سے بھی مروی ہے جس میں انقطاع ہے)

۳۵۵۵۹...... عمر بن صبیح ثور بن یزید سے وہ مکحول سے وہ شداد بن اوس سے روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے؟ بنی عامر کا ایک شخص آیا وہ قوم کا سرداران کا بڑا اور رئیس تھا اپنی لاٹھی پر ٹیک لگایا ہوا تھا اگر نبی کریم ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور نبی کریم ﷺ کا نسب دادا تک پہنچایا اور کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے مجھے خبر دی گئی کہ تمہارا خیال ہے کہ تم تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول ہو ایسی ہی رسالت کے دیکر بھیجے گئے جو ابراہیم موسیٰ عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ انبیاء کو دے کر بھیجے گئے تھے سن لو تم نے زبان سے بہت بری بات کہی ہے انبیاء اور بادشاہ بنی اسرائیل کے دو گھرانہ میں ہوئے ایک نبوت کا گھرانہ اور ایک بادشاہ کا گھرانہ آپ نہ ان میں سے ہیں نہ ان میں سے آپ تو ایک عربی شخص ہیں آپکا نبوت سے کیا واسطہ لیکن ہر بات کی ایک حقیقت اور شان ہوتی ہے اپنے قول اور شان کی حقیقت بتائیں نبی کریم ﷺ کو اس کے سوال پر تعجب ہوا پھر فرمایا اے بنی عامر کے بھائی جو بات پوچھنا چاہتے اس کا عبا داستان ہے آپ بیٹھیں انہوں نے پاؤں موڑ لئے ایسے بیٹھ گئے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عامری بھائی میری قول اور ظہور شان کی حقیقت میرے والد ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے اور میرے بھائی عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہے میں اپنی والدہ کا پہلا بیٹاں ہوں جب میری والدہ حاملہ تھی ان کو بھی دوسری عورتوں کی طرح حمل کا بوجھ محسوس ہوا اور میری والدہ نے ایک خواب دیکھا کہ جو حمل ان کے پیٹ میں ہے وہ نور ہے میں نور کو دیکھنے لگی تو نور میری حد نظر سے آگے نکل

گیا یہاں تک میرے لئے مشرق ومغرب منور ہو گیا جب میں بڑا ہوا تو بتوں سے مجھے بغض ہو گیا اسی طرح استعار سے بھی اور مجھے دودھ پلایا گیا
نبی جشم بن بکر میں اس دوران کہ میں اپنے ہم لڑکوں کے ساتھ ایک وادی میں تھا اچانک تین آدمیوں کی جماعت سے ملاقات ہوگئی ان کے ساتھ
سونے کی پلیٹ تھی جو برف سے بھری ہوئی انہوں نے ساتھیوں کے درمیان سے مجھے پکڑ لیا میرے ساتھی باگ کر وادی کے کنارہ تک پہنچ گئے
پھر اس جماعت کے پاس واپس آئے اور پوچھا تم اس لڑکے کو کیوں قتل کرنا چاہتے ہو یہ تو ہمارے قبیلہ کا نہیں ہے بلکہ قریش کے سردار کا بیٹا ہے وہ
ہمارے قبیلہ میں دودھ بلایا گیا ہے وہ اور یتیم ہے ان کا والد نہیں ان کے قتل کا کیا فائیدہ ہوگا اگر تم نے قتل کرنا ہی ہے تو ہم میں سے جس کو جائیں پکڑ
لیں ان کی جگہ قتل کریں اور اس لڑکے کو چھوڑ دیں انہوں نے اس بات کو قبول نہیں کیا جب لڑکون نے دیکھا کہ ان لوگوں ان کی کوئی بات قبول نہیں
کی تو تیزی کے ساتھ بھاگ کر قبیلہ والوں کے پاس پہنچ گئے تا کہ ان کو مطلع کریں اس کے لئے قوم کو زور سے آواز دی تو اس جماعت میں سے
ایک نے مجھے آرام سے زمین پر لٹا دیا پھر میرے سینہ کو ناف تک چیرا میں اس کو دیکھتا رہا میرے لئے اس کیے لئے اور کوئی راستہ نہیں تھا پھر میرے
پیٹ کی انتڑیوں کو باہر نکالا ان کو برف کے پانی سے دھویا اور بہت اچھی طرح دھویا پھر ان کی اپنی جگہ لوٹا دیا پھر دوسرا آگے بڑھا اپنے ساتھی کو ایک
طرف ہونے کو کہا اس نے میر پیٹ میں ہاتھ ڈالا اور میرے دل کو نکالا اور میں دیکھتا رہا اس کو چرا اور اس میں سیاہ لوتھڑا نکالا اور اسکو پھینک دیا پھر
ہاتھ پھیلایا گویا کہ کوئی چیز لے رہا ہے تو دیکھا ان کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی ہے نور کی جو دیکھنے والی کی نظر کو آ چک نے اس سے میرے دل پر مہر
لگادی اب میرا دل نور اور حکمت سے بھر گیا پھر اس کو اپنی جگہ لوٹا دیا پھر اس مہر کی ٹھنڈک ایک زمانہ تک محسوس کرتا تھا پھر تیسرا کھڑا ہو گیا پہلے دونوں
ایک طرف ہو گئے انہوں نے اپنا ہاتھ میرے پورے زخم پر پھیرا اور اللہ کے حکم سے اس چیز اکو جوڑ دیا سینہ سے ناف تک پھر میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑا کر دیا
اپنی جگہ سے کہ بہت ہلکا زخم ہے پہلا جس نے میرے پیٹ کو چیر الگایا کہا ان کو اپنی امت کے دس افراد کے ساتھ وزن کرو وزن کیا تو میں بھاری
نکلا پھر کہا سو کے مقابلہ میں وزن کرو وزن کیا گیا تو میں بھاری نکلا پھر کہا ہزار کے مقابلہ میں وزن کروانہوں نے وزن کیا تو میں بھاری نکلا پھر کہا
چھوڑ دو اگر پوری امت سے بھی موازنہ کیا جائے تب بھی یہ بھاری نکلے گا پھر کھڑے ہو گئے مجھے اپنے شینہ سے لگایا اور میرے سر اور بشانی کا بوسہ
لیا پھر کہا اے حبیبی گھبراؤ نہیں اگر آپ کو معلوم ہو جائے آپکے ساتھ کس بھلائی کا ارادہ کیا گیا آپ کی آنکھیں ٹھنڈے ہو جائیں، ہم اسی حالت
میں تھے کہ قبیلہ والے اکٹھے ہو کر آ گئے اور میری دائیہ بھی تھیں جو قبیلہ والوں کے آگے بلند آواز سے پکار رہی تھیں ہائے کمزور اب سب سے مجھے
جو ماد یا اور کہہ رہے ہائے خوش نصیبی تم کمزور ہو پھر میری رضاعی ماں نے کہا ہائے اکیلا پھر مجھے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا کیا اچھی بات ہے کہ تم
اکیلے ہو تم اکیلے نہیں ہو تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ فرشتے اور زمین کے مؤمنین ہیں پھر کہا اے یتیم آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنے کریم ہیں؟ کاش تمہیں
معلوم ہوتا جو تمہاڑے ساتھ خیر کا ارادہ ہوا مجھے لے کر وادی کے کنارہ تک پہنچ گئے جب میری دائیہ نے مجھے دیکھا تو کہا اے بیٹے کیا میں آپ کو
زندہ نہیں دیکھونگی؟ وہ آئی اور مجھے اٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ان کی گود میں تھا انہوں
نے مجھے اپنے سینہ سے لگایا اور میرا دوسروں کے ہاتھ میں تھا میرے خیال یہ ہے لوگ انکو دیکھ رہے تھے لیکن دیکھ نہ پائے قبیلہ کے بعض لوگ آئے
انہوں نے کہا اس لڑکے پر جنون یا جنات کے اثرات میں کوئی کاہن دیکھو جو اسکو دیکھے اور اس کا علاج کرے میں نے کہا اے شخص مجھ میں کوئی
ایسی بات نہیں ہے جو تم کہہ رہتے ہو میرا انفس سلیم ہے دل صحیح ہے مجھے کوئی تردد یا وہم نہیں ہنے میرے رضائی والد نے کہا کیا تم نہیں دیکھتے ہو یہ صحیح
گفتگو کر رہے ہیں مجھے امید ہے کہ میرے بیٹے کو ایسی کوئی تکلیف نہیں ہے باہر قوم کا اتفاق بھرا کہ مجھے کاہن کے پاس لے جایا جائے مجھے اٹھا کر
کاہن کے پاس لے گئے اور اس کو واقعہ سنایا اس نے کہا تم لوگ خاموش رہو میں خود اس لڑکے سے براہ راست سنتا ہوں کیونکہ وہ اپنے واقعہ خود
جانتا ہے چنانچہ میں نیشروع سے آخر تک پورا واقعہ سنا دیا جب اس نے میری بات سنی اس نے مجھ کو اپنے سینہ سے لگایا اور زور سے کہا اے عرب
والوں اس لڑکے کو قتل کر دو اور مجھے بھی اس کے ساتھ قتل کر دو لات وعزی کی قسم اگر تم اس کو چھوڑ دیا تو یہ تمہارے ابائی دین کو بدل دے غا تمہاری اور
تمہارے اباء واجداد کی عقلوں کو بے وقوف ٹھہرائے گا اور تمہارے پاس ایسا دین لے کر آئے گا جو تم پہلے کبھی نہ سنا ہو گا میری دائیہ نے مجھ اس کے
ہاتھ سے چھین لیا اور کہا تم ان سے زیادہ سرکش اور زیادہ مجنون معلوم ہوتا اگر مجھے آسکا علم ہوتا تمہارے پاس لے کر نہ آئی پھر مجھے اٹھا کر لایا اور
اپنے گھر والوں کو واپس کر دیا میں غمگین ہوا اس سے جو میرے ساتھ واقعہ پیش آیا اور شق کرنے نشان بڑا گیا سینہ لے کر ناف کے نیچے تک گویا کہ

تسمہ ہے یہ ہے کہ میرے قول کی حقیقت اور میری شان کا ظہور عامری نے یہ سن کر کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان امراک حق مجھے کچھ باتیں بتلائیں جو میں تجھ سے پوچھتا ہوں کہا سل عنک اس سے پہلے تک سائل کو سل مابداء لک کہا جاتا تھا اس دن عامری کو سل عنک'' فرمایا: کیونکہ یہ بنی عامر کی لغت ہے ان سے ان کی معروف زبان میں بات کی تو عامری نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے شر میں کیا چیز اضافہ کرتی ہے بتایا سرکسی پوچھا کیا گناہ کے بعد نیکی فائدہ دیتی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں توبہ گناہ کو دھودیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو مٹادیتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ کو خوشی کی حالت میں یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بری حالت میں اس کی مدد فرماتا ہے عامری نے پوچھا وہ کیسے اے عبدالمطلب کے بیٹے نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ اس طرح اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں اپنے بندوں کے لئے دو امن اور دو خوف کو جمع نہیں کرا گر وہ دنیا میں مجھ سے مامون رہا آخرت میں خوف زدہ ہوگا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے خائف رہا آخرت میں اس کو امن دونگا جس میں بندں کو حظیرۃ القدس میں جمع کروں گا اس کا امن دائمی ہوگا جن کو مٹاؤں گا ان کے ساتھ ان کو نہیں مٹادونگا عامری نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے کن باتوں کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں فرمایا ایک اللہ کی عبادت کی طرف جس کے ساتھ کوئی شریک نہیں اور یہ کہ تمام شرکاء کا انکار کرے اور لدت وعزی سے انکار کرے اور اقرار کرے اس کتاب ورسول کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اور پانچ وقت کی نماز ان کے حقوق کے ساتھ کے ادا کریں اور سال میں ایک ماہ کا روزہ رکھیں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں اللہ تعالیٰ کے ذریعہ تمہیں پاک فرمائے گا تمہارا مال بھی پاکیزہ ہوجائے غا اور بیت اللہ کا حج کروا گر وہاں تک پہنچے کی استطاعت ہو اور جنابت کا غسل کریں اور موت کے بعد اٹھائے جانے کا اور جنت وجہنم کا اقرار کریں کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے اگر میں نے یہ کام کرلیا تو مجھے کیا اجر ملے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمیشہ رہنے کے باغات جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں اس ان میں ہمیشہ رہے گا یہ بدلہ ہے ہے اس کا جس نے گناہوں سے پاکی حاصل کرلی کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے کیا اس کے ساتھ دنیا کی اور کوئی کیونکہ مجھے زندگی میں وسعت پسند ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں فتح اور شہروں پر غلبہ حاصل کرنا عامری نے ابن کو قبول کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوا۔(ابویعلی ابو نعیم فی الدلائل اور کہا مکحول نے کی شداد سے ملاقات ثابت نہیں)

ملک روم کو دعوت اسلام

۳۵۵۶۰......معافی بن زکریا قاضی نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ہے حسن بن علی بن زکریا عدوی ابوسعید بصری نے انہوں نے کہا ہم سے حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد مکی ابوبکر نے کہ ہم سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن مدینی نے محمد بن عبدالواحد کوفی سے انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن ابی بکر انصار نے عبادہ بن صامت وہ بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور یقنا میں سے تھے انہوں نے کہا ابوبکر نے مجھے ملک روم کے پاس بھیجا اس کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے اور اس کی رغبت دلانے کے لئے اور میرے ساتھ عمرو بن العاص بن وائل سہمی بھی تھے اور ھشام بن العاص ابن وائل سہمی اور عدی بن کعب اور نعیم بن عبداللہ النجار بھی ہم لوگ نکلے یہاں دمشق میں جب کہ بن ابہم کے پس پہنچے ہمیں انہوں نے اپنا بادشاہ روی کے پاس لے گیا وہ وہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے وزراء کے ساتھ ہمیں بیٹھایا اور ہمارے پاس اپنا بندہ بھیجا ہم سے کہا کہ ہم اس سے بات کریں ہم نے واللہ ہمارے درمیان قاصد کے ذریعہ گفتگو نہ ہوگی اگر اس کو ہم سے بات کرنے کی ضرورت تو ہمیں اپنے قریب کرے تو سیڑھی کا حکم دیا جو رکھی گئی اس کے بعد اپنی تخت سے زمین پر نیچے اتر آیا اور ہمارے قریب آیا تو اس پر سیاہ تیل ملا ہوا لیکرا تھا تو اس سے ھشام بن عاص بن وائل نے کہا یہ تجھ پر سیاہ کپڑا کیوں ہے تو اس نے جواب دیا یہ میں نے پہنا ہے اس کا نذر مان کر کر تمہیں شام سے نکالنے تک نہیں اتارونگا ہم نے کہا کہ قاضی نے کہا ہے اس کے بعد ایک لام زکر کیا جس کا معنی میری میں مجھ پر مخفی رہ گیا بلکہ ہم تمہاری تخت اس کے بعد تمہارے عظیم ملک کا مالک ہوں گے اللہ کی قسم ہم ضرور اسکو لیں گے کیونکہ ہمارے نبی صادق ﷺ نے ہمیں اس کی خبر دی ہے اس نے کہا پھر تو تم سمراء ہو ہم نے سمراء کیا چیز ہے؟ کہا تم ان میں سے نہیں ہو ہم نے کہا وہ کون لوگ ہیں اس نے کہا جو لوگ رات کو قیام کریں گے اور دن کو روزہ رکھیں گے ہم نے کہا ہم ہی ہیں وہ اس نے پوچھا تمہارے روازے اور نماز کیسی اور تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے اس سے اپنے حالات بیان کر

دیااس نے اپنے ساتھیوں کودیکھااوراس میں بات چیت کی اورہم سے کہایہاں سے نکل جاؤ پھراس کے چہرے پرسیاہی چڑھ گئی گویا کہ وہ ٹاٹ کا ٹکڑا ہے سخت سیاہ ہونے کی وجہ سے آور ہمارے ساتھ ایک قاصد بھیجاان کے ملک اعظم کی طرف جوکہ قسطنطنیہ ہیں تھا ہم وہاں سے نکل کران کے شہرتک پہنچے ہم اپنی سواریوں پہ تھے ہمارے سروں پرپگریاں اور ہاتھوں میں تلوار جولوگ ہمارے ساتھ انہوں نے کہاتمہارے یہ جانور بادشاہ کے شہرمیں داخل نہیں ہوسکتے اگرتم چاہوتو ہم تمہارے لئے گھوڑے اورخرء آتے ہیں ہم نے کہااللہ کی قسم ہم توانہی سواریوں پرداخل ہوں گے تو انہوں نے قاصد بھیجااجازت لینے کے لئے تواس نے پیغام ان کاراستہ چھوڑدویعنی آنے کی اجازت دیدوہم اپنی سواریوں پرسوار ہوکراس کمرہ تک پہنچ گئے جس کادروازہ کھولا ہواتھاوہ اس میں بیٹھا ہوادیکھ رہاتھاراوی نے کہا کہ ہم اپنے اونٹ نیچے بیٹھادیئے پھرہم نے کہالاالہ الااللہ واللہ اکبر،اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ پل گیا گویا کہ وہ کھجور کادرخت ہے،جس کوہوانے حرکت دی پھر ہمارے پاس قاصد بھیجا کہ تمہیں حق نہیں پہنچا کہ تم ہمارے ملک میں اپنے دین کااعلان کرواور ہمارے متعلق حکم دیا کہ ہمیں ان کے پاس پہنچایا جائے وہ اپنے وزیراعظم کے ساتھ بیٹھاہواتھااوراس پرسرخ لباس تھااس کافرش اورارگرد کا حصہ بھی سرخ تھاتو دیکھاایک شخص فصیح عربی بولنے والالکھ رہاتھاہماری طرف اشارہ کیاہم ایک جانب بیٹھ گئے ہم سے ہنستے ہوئے کہا کیاوجہ ہے کہ جس طرح آپس میں ایکدوسرے کوسلام کرتے ہو مجھےاس طرح سلام نہیں کیا؟اس کے ذریعہ ہم آپ سے اعراض کرتے ہیں اورجس سلام سے تم راضی ہوئے ہو وہ ہمارے لئے حلال نہیں پوچھاتمہارے آپس کاسلام کس طرح ہے؟ ہم نے کہا السلام علیکم پوچھا کہ تم اپنے نبی کوکس طرح سلام کرتے تھے ہم نے کہاانہی الفاظ کے ذریعہ پوچھاوہ تمہیں کس طرح سلام کرتے تھے؟ ہم نے کہا انہی الفاظ کے ذریعہ پوچھاتم اب اپنے بادشاہ کوکس طرح سلام کرتے ہوہم نے کہاانہی الفاظ سے پوچھاوہ کس طرح جواب دیتے ہیں ہم نے کہا انہی الفاظ سے پوچھاتمہارے نبی تمہاراکس طرح وارث بنتے ہیں ہم نے کہاوارثت توصرف قرابتداری کی بنیاد پرہےاس طراح اس وقت کے بادشاہ بھی ہم نے کہاپوچھاتمہاراسب سے معظم کلام کیاہے ہم نے کہالاالہ الااللہ راوی نے کہا کہ اللہ جانتا ہے کہ اس نے پھر پھڑایا گویاوہ پروں والد پرندہ ہے عمدہ لباس کی وجہ سے پھر ہمارے سامنے اپنی آنکھیں کھولیں پوچھا یہ وہی کلمہ ہے جوتم نے سواری سے اترتے ہوئے میری تخت کے نیچے کہاہم نے کہاہاں پوچھا کیااس طرح تم اس کلمہ کوکہتے ہوتمہارے گھرکی چھت متلی ہے تو ہم نے واللہ کبھی ہم نے اس طرح ملتے ہوئے نہیں دیکھامگرتمہارے پاس اس کی وجہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ماں ایک بات منظورہوئی ہے کیا کہتی سچی بات ہے واللہ میں تو یہی چاہتا ہوں کہ میں اپنا ادھا ملک چھوڑدوں اس بات پرکہ تم اس کلمہ کوکسی ایسی چیزپرمت پڑھو ملنے لگے ہم نے کہااس کی کیاوجہ ہے؟ کیا یہ اس کی شان کے مناسب ہے لائق ہے کہ نبوت میں سے نہ ہوبلکہ بنی آدم کے حلیوں میں سے ہواورکہاتم کیا کہتے ہوجب تم شہروں واورقلعوں کوفتح کرتے ہوہم نے کہا،ہم کہتے ہیں لاالہ الااللہ واللہ اکبرپوچھاتم لاالہ الااللہ کہتے اس کے علاوہ کوئی اورکلمہ نہیں کہتے؟ ہم نے جواب دیاہاں اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھاان سے گفتگوکی پھرہماری طرف متوجہ ہوکرکہا کیاتم جانتے ہومیں نے ان سے کیا کہا،میں نے کہا کس قدرآپس میں اختلاط ہے؟ ہمارے قیام گاہ کاحکم دیااورضیافت کاانتظام کیاہم اپنی قیام گاہ میں ٹھہرے صبح وشام اس کی طرف سے ضیافت ہوتی تھی پھر ہمارے پاس پیغام بھیجا ہم رات کے وقت اس کے پاس پہنچےاس کے ساتھ کوئی اور نہ تھاہم سے مکرر گفتگوکی ہم نے بھی اپنی بات دھرادی،پھرکوئی چیز منگوائی جو برتن کی شکل میں بھاری تھی اورسونے کاپانی اس پرچڑھایاہواتھااس کے سامنے لاکررکھ دی پھراس کوکھولاتواس میں چھوٹے چھوٹے گھربنوے ہوئے تھےاوران پردروازے بھی لگے ہوئے تھےان میں سے ایک دروازہ کھولااس میں سیاہ رنگ کے ریشم کاایک ٹکڑانکالااسکوپھیلایاتواس میں سرخ رنگ کی تصویرتھی اس میں ایک موٹی آنکھوں والاچوڑاسرین والاشخص تھاکسی کے جسم میں اس کے جیسے لمبے پانی نہیں دیکھے گئے ہم سے پوچھا جانتے ہویہ کون ہے؟ہم نے کہانہیں اس نے کہاآدم علیہ السلام ہیں اس نے اسکودوبارہ لوٹ دیاپھردوسرادروازہ کھولااس میں سےایک سیاہ ریشم کا ٹکڑانکالااس کوپھیلایاتواس میں ایک سفید تصویرتھی" اس میں ایک شخص جس کے بال فیطوں کی طرح زیادہ گھنے میں قاضی نے کہامیرے خیال میں موٹی آنکھوں والادونوں منڈوں کے درمیان فاصلہ والداور بڑی کھوپڑی والاپوچھاجانتے ہو یہ کون ہے؟ ہم نے بتایانہیں تواس نے کہایہ نوح علیہ السلام ہیں پھراسکواپنی جگہ لوٹادیاپھرایک اوردروازہ کھولااس سے ایک شبزرنگ کے ریشم کاٹکڑانکالااس میں ایک انتہائی سفیدتصویر ہے جس کا چہرہ حسین آنکھیں حسین اونچی ناک قدرے لمبے رخسارسراورڈارھی کے بالی سفید گویازندہ ہےاورسانس لےرہاہے پوچھاجانتے ہو یہ کون ہے؟

ہم نے کہا نہیں پھر بتایا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اسکواپنی جگہ لوٹا دیا پھر ایک اور دروازہ کھولا اس میں ایک سبز رنگ کے ریشم کا ٹکڑا نکالا اس میں محمد ﷺ کی تصویر تھی پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں ہم نے کہا یہ محمد ﷺ ہیں ہم رو بڑے پوچھا کیا تمہارے لئے واضح ہوئی کہ محمد ﷺ کی تصویر ہے ہم نے کہا واضح ہوگئی گویا ہم ان کی طرف زندگی میں دیکھ رہے ہیں کچھ دیر رک گیا اس کے بعد دو آدمی کے ہمارے کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا کافی دیر تک بیٹھا رہا پھر ہمارے چہروں کو دیکھا پھر کہا یہ آخری گھر ہے لیکن میں نے جلدی تا کہ تا کہ تمہاری رائے معلوم کروں اسکولوٹا دیا پھر بعد ایک اور دورواز ہ کھولا اس سے میز ریشم کا ٹکڑا نکالا اس میں ایک شخص کی تصویر تھی جو گنگر یالے بھالوں والے تھے آنکھیں گہری تیز نگاہ والے میلا کپڑے اور تر بتہ دانت مسکرائے ہوئے ہونٹ والے گویا کہ دیہاتی آدمی ہے پوچھا جانتے ہو یہ کون ہے؟ ہم نے کہا بتایا یہ موسیٰ علیہ السلام سب ان کے برابر میں ایک تصویر ہے جو مردوں کے مشابہ ہے گول سر والے چوڑی پیشانی آنکھوں میں سیاہی غالب پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا نہیں تبایا یہ ہارون علیہ السلام میں اس کو اپنے جگہ لوٹا دیا اس کے بعد ایک اور دروازہ کھولا اس میں سے ایک سبز ریشم کا ٹکڑا نکالا اس کو پھیلایا اس میں ایک سفید تصویر تھی اس میں ایک شخص عورتوں کے مشابہ دوسر بن روپنڈلی والے پوچھا جانتے ہوں یہ کون ہیں ہم نے کہا یہ بتایا یہ داؤد علیہ السلام ہیں پھر اسکو اپنی جگہ لوٹا دیا پھر ایک اور دروازہ کھولا اس میں سے سبز رنگ کے ریشم کا ٹکڑا نکالا اس کو پھیلایا اس میں ایک سفید تصویر تھی اس میں ایک شخص سب بیٹھ مختصر ٹانگین قدرے لمبے ایک گھوڑے پر اس کی ہر چیز کے بازو تھے پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا نہیں بتایا یہ سلمان علیہ السلام ہیں یہ وان کو اٹھارہی ہے پھر اس کو اپنی جگہ لوٹا دیا اور ایک اور دروازہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا ٹکڑا نکالا اسکو پھیلایا اس میں ایک سفید صورت بھی اس میں ایک جوان خوبصورت چہرے والا حسین آنکھوں سیاہ ڈاڑھی جو ایک دوسرے کے سایہ میں پوچھا جانتے ہو یہ کون ہیں؟ ہم نے کہا نہیں بتایا عیسیٰ بن مریم میں اس کو اپنی جگہ لوٹا دیا اور چوتھے کو بند کر دیا ہم نے کہا ان تصویروں کی حالت بتاؤ یہ کیا میں کیونکہ ہم جانتے ہیں یہ صورتیں ان کے مشابہ ہیں جنکی صورت تو نے بنائی ہے کیونکہ ہم نے اپنے نبی کو دیکھا ہے اسی کے مشابہ میں جو صورت تم نے بنائی ہے تو بتایا کہ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ تمام انبیاء کی صورتیں ان کو دیکھا نے اللہ تعالیٰ نے ان پر صورتیں اتادیں ذوالقرنین نے ان کو نکالا ہے آدم علیہ السلام کے خزانہ سے جو کہ سورج غروب ہونے جگہ پر ہے دانیال علیہ السلام نے ان کی صورتیں بنائیں ریشم کے ٹکڑوں میں انہی صورتوں پر یہ بعینہ وہی ہیں اللہ کی قسم اگر میرا نفس اس بات پر خوش ہوتا کہ میں آپنی حکومت چھووں میں تمہاری پیروی میں تمہارے دین کو قبول کر لیتا۔

اس نے ہمیں تحفہ دیا اور بڑا لیکن میرا نفس اس پر خوش نہیں ہے عمدہ تحفہ دیا اور ہمارے ساتھ بھیجا جو ہمیں امن کی جگہ تک پہنا دے ہم اپنے کجاوا تک پہنچ گئے قاضی نے کہا ہمیں یہ ختہ رہ دوسرے طریق سے بھی لکھوائی گئی دونوں روایتوں کے مفہوم قریب قریب ہیں جب یہ خبر ہمیں اس طریق سے پہنچی ہے ہم نے اس کو یہاں لکھدی ہے یہ خبر متضمن ہے جو ہمارے نبی کی تصدیق اور نبوت کی صحت پر دلدلت کرتی ہے بکثرت خبریں اور روایات ان میں کتب سابقہ کی تصدیق اور اللہ تعالیٰ کی آپ علیہ السلام کی تائید ان معجزات کے ذریعہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کے دست مبارک پر ظاہر فرمایا: اسی طرح جو علامات جو آپ علیہ السلام کے لئے شاہد ہیں۔ ابن عساکر

۳۵۵٦۱......عباس بن مرداس سلمی سے روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹوں میں تھے نصف النہار کے وقت ان کے سامنے سفید رنگ کا ایک شتر مرغ ظاہر ہوا اس پر ایک سوار میں جو دودھ کی طرح سفید لباس پہنچا ہوا تھا کہا اے عباس بن مرداس تم نہیں دیکھتے ہو کہ آسمان اپنے حارسوں کو روک لیا ہے لڑائی سانس لے رہی ہے اور گھوڑوں نے اپنے ٹاٹ رکھ دیا اور دین نیکی تقویٰ کے ساتھ اترا ہے پیر کے دن منگل کی رات کو ناقہ قصوی کے مالک کے ساتھ میں گھبرا کر نکلا مجھے خوف زدہ کر دیا اس چیز نے جو میں نے دیکھا اور سنا یہاں تک میں اپنے بت کے پس آیا ضمار کے نام سے موسوم تھا ہم اس کی عبادت کرتے تھے وہ اپنی پیٹ سے باتیں کرتا تھا میں اس کے گردے کی جگہ کی صفائی کی پھر اس پر ہاتھ اسکو بوسہ دیا تو اس کے پیٹ سے ایک آواز آئی۔

قل للقبائل من سليم كلها
هلك الضمار وفاز اهل المسجد
هلك الضمار وكان يعبد مرة
قيل الصلاة مع النبي محمد

ان الذی بالقول ارسل واھدی

بعد ابن مریم من قریش مھتد.

ترجمہ:.......بنی سلیم کے تمام قبائل سے کہہ دی کہ ضمار ہلاک ہوگیا اور اہل مسجد کامیاب ہوگیا ضمار ھلاک ہوگیا اور اس کی عبادت کی جاتی تھی کہا محمد ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جائے وہ شخص جس کو قول اور ہدایت دیکر بھیجا گیا۔ابن مریم کے بعد قریش سے ہدایت کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔

بتایا کہ میں گھر آ کر نکلا یہاں قوم کے پاس آیا اور انکو پورا قصہ سنایا اور پوری خبر بتائی تو میں اپنی قوم بنی حارثہ کے تین سو افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مدینہ منورہ میں تھے میں مسجد میں داخل ہوا جب نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا مجھ سے بہت خوش ہوا اور پوچھا عباس تمہارے اسلام قبول کرنے کا واقعہ کیا پیش آیا میں نے پورا قصہ بیان کیا آپ علیہ السلام اس سے خوش ہوئے اور فرمایا کہ تم نے سچ بولا میں اور میری اسلام میں داخل ہوئے:(الخرائطی فی الھواتف ابن عساکر اور اس کی سند ضعیف ہے)

۳۵۵۶۲.....(مسند ایمن بن خریم) میں ہے ابوبکر بن عباس سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی سفیان بن زیاد اسدی نے ایمن بن خریم اسدی سے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ایمن تمہاری قوم عرب میں سب سے پہلے ھلاک ہوگی۔(الحسن بن سفیان ابن مندہ ابن عساکر ابن عساکر نے کہا کہ سفیان بن زیادہ نے ایمن سے نہیں سنا ابوبکر بن عباس معنی میں کہا صدوق امام اسکو محمد بن عبداللہ بن غیر اور یحییٰ القطان نے ضعیف قرار دیا ہے اور ابن معین نے کہا ثقہ ہے۔

باب فی فضائل الانبیاء جامع الانبیاء

۳۵۵۶۴.....ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ انبیاء میں سب سے اول کون ہے فرمایا آدم علیہ السلام میں نے پوچھا وہ نبی تھے؟ فرمایا نبی متکلم تھے میں نے پوچھا رسولوں کی تعداد کتنی ہے فرمایا تین سو پندرہ کی بڑی تعداد ہے۔(ابن سعد، ابن ابی شیبة)

۳۵۵۶۵.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ قضاء حاجت کے لئے جاتے ہیں ہمیں اس جگہ فضلہ نظر نہیں بلکہ وہاں سے مشک کی خوشبو آتی ہے تو فرمایا کہ ہم انبیاء کی جماعت ہمارے جسم اہل جنت کی روحوں سے اگتے ہیں زمین کو حکم دیا گیا کہ فضلات کو نگل جاء۔(الدیلمی، اس روایت میں عنبہ بن عبدالرحمٰن متروک ہے محمد بن زاذان سے مروی ہے کہ بخاری نے کہا کہ اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی)

۳۵۵۶۶.....ابراہیم سے روایت ہے کہ ہر نبی کو پہلے نبی کی آدمی عمر ملتی ہے عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں چالیس سال زندہ رہے۔ر: اہ ابن عساکر

آدم علیہ لسلام

۳۵۵۶۷.....(مسند انس رضی اللہ عنہ) سعید بن میرہ سے روایت ہے کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم وحواء دونوں دنیا میں اس حالت میں اتارے گئے کہ ان سے جنتی لباس اتار لیا گیا تھا اور ان کے جسم پر جنت کے لیتے چپکے ہوئے تھے ان کو گرمی محسوس ہوئی بیٹھ کر رونے لگے اور فرمانے لگے اے حواء مجھے گرمی سے تکلیف ہو رہی ہے جبرائیل علیہ السلام کچھ روئی لے کر حاضر ہوئے حواء کو حکم دیا اس کا سوت کاتے اور کپڑا بنے اور آدم علیہ السلام کو حکم دیا اس کو سیتے اور ان کو حکم دیا اور سکھلایا کہ کپڑا بنے آدم علیہ السلام کو جنت میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کا موقع نہیں ملا یہاں تک اتر آئے اس گناہ کی وجہ سے جو ان سے درخت کھانے کی صورت میں صادر ہوا ہر ایک الگ الگ سوتے تھے

ایک بطحاء میں دوسرا دوسری جانب یہاں تک ان کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے ان کو حکم دیا گھر والوں سے ملاپ کریں اور ملاپ کا طریقہ بھی سکھادیا ہمبستری کے بعد جبرائیل نے پوچھا اپنی بیوی کو کیسے پایا؟ انہوں نے بتایا نیک صالحہ۔
(ابن عساک رعدی نے کہا سعید بن میسرہ انس سے روایت کرتے ہیں مظلم الاثر ہے)

ابراہیم علیہ السلام

۳۵۵۶۸.....علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے روز مخلوق میں سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا جو قبط کا لباس ہوگا پھر نبی کریم ﷺ کو چادر کا جوڑا وہ عرش کے دائیں جانب ہوگا۔

ابن ابی شیبة ابن راھویه ابویعلی دارقطنی فی الافراد بیھقی فی الد سماء والصنات سعید بن منصور

۳۵۵۶۹.....(مسند حیدہ) حبیب بن حسان بن طلق بن حبیب سے روایت ہے کہ انہوں نے حیدہ سے سنا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ تم قیامت کے روز ننگے پاؤں ننگے جسم اور غری مختون اٹھائے جاؤ گے سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائے گا اللہ فرمائے میرے خلیل ابراہیم کو کپڑا پہناؤ تا کہ لوگوں کو ان کا فضل معلوم ہے پھر لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر لباس پہنچایا جائے گا۔(ابو نعیم)

۳۵۵۷۰.....عثامہ بن قیس بجلی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم شک کے ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ حقدار ہیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت فرماتے کہ انہوں نے رکن شدید کی پناہ طلب کی۔رواہ ابن عساکر

۳۵۵۷۱.....مجاھد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔(ابن ابی شیبة)

۳۵۵۷۲.....انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا یا خیر الناس تو آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ تو ابراہیم علیہ السلام میں پھر اس نے کہا یا اعبد الناس اے سب سے زیادہ عبادت گذار تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ تو داؤد علیہ السلام ہیں۔
رواہ ابن عساکر

نوح علیہ السلام

۳۵۵۷۳.....مجاھد سے روایت ہے کہ مجھ سے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم کتنے عرصہ رہے؟ میں نے عرض کیا ہاں ساڑھے نو سو سال فرمایا پہلے لوگوں کی عمریں طویل ہوتی تھیں پھر لوگ خلق اور خُلق میں اور اجل میں کم ہوئے گئے یہاں تک آج یہ زمانہ آ گیا۔(نعیم بن حماد فی الفتن)

موسیٰ علیہ السلام

۳۵۵۷۴.....انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجا تو آواز دی گئی کہ ہر گز نہیں کرے گا تو پوچھا پھر تبلیغ کا کیا فائدہ؟ تو بتایا علماء ملائکہ میں سے بارہ فرشتوں نے آواز دی کہ تمہیں جس کا حکم دیا گیا اس کو پورا کرو کیونکہ ہم نے کوشش کی کہ اس کی حکمت معلوم کریں لیکن ہمیں معلوم نہ ہوسکا۔(ابن جریر)

یونس علیہ السلام کا تذکرہ

۳۵۵۷۵.....علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا کہ کسی شخص کے لئے یا بندہ کے لئے مناسب نہیں کہ یہ دعوی کرے کہ وہ یو

نس بن متی سے بہتر ہے انہوں نے اللہ کی تسبیح بیان کی اندھیروں (مچھلی کے پیٹ۔(ابن ابی شیبة بند بن حمید ابن مردویہ ابن عساکر)

۳۵۵۷۶......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کا خیال ہوا تو ان الفاظ سے دعا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین دعا عرش الٰہی کی طرف متوجہ ہوئی فرشتوں نے کہا اے رب یہ کمزور معروف آواز عجیب وغریب شہر سے آرہی ہے ارشاد خداوندی ہو کہ کیا تم نہیں جانتے اسکو؟ انہوں نے عرض کیا کون ہے وہ؟ یہ میرا بندہ یونس علیہ السلام میں ان کا عمل مسلسل اٹھایا جا تا رہا ان کی دعا قبول ہوتی رہی تو عرض کیا اے رب کیا جو خوشحالی میں آپ کو پکارتا رہا کیا مصیبت میں ان کی دعا قبول نہیں فرمائیں گے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا ضرور مچھلی کو حکم دیا اس کو عراء (ساحل) پر پھینکدیا۔(ابن ابی الدنیا القد سیہ الضعیفہ ۳۳)

داؤد علیہ السلام

۳۵۵۷۷......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب داؤد علیہ السلام نے عورت کی طرف دیکھا اور ارادہ کیا بنی اسرائیل کا راستہ بند ہو گیا لشکر کو کمانڈ کو حکم دیا کہا جب دشمن سامنے آئے تو فلاں کو تابوت کے قریب کردینا اس زمانہ میں تابوت کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جاتی تھی جو بھی تابوت کے سامنے آئے وہ واپس نہیں لوٹتا یہاں تک قتل ہو جائے یا لشکر شکست کھا جائے اس عورت کا شوہر قتل کیا گیا داؤد علیہ السلام کے پاس آ کر اس کی شہادت کا قصہ سنانے لگا داؤد علیہ السلام سمجھ گئے اس لئے وہ سجدہ میں گر گئے چالیس سال تک سجدہ میں گرے رہے یہاں تک ان کے آنسو سے ان کے سر پر گھاس اُگ گئے اور ان کے اخسار کوز مین کھا گئی وہ سجدہ میں کہہ رہے تھے داؤد علیہ السلام ایک مرتبہ پھیلا جس سے مشرق ومغرب کی دوری ہوگئی اے رب اگر آپ داؤد کی کمزوری پر رحم نہیں فرمائیں گے ان کا گناہ معاف نہیں فرمائیں گے تو ان کا گناہ بعد میں آنے والوں میں موضوع بحث بن جائے گا چالیس سال کے بعد جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آیا اور کہا اے داؤد اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس ھم (گناہ کا ارادہ) کو معاف فرمادیا تو داؤد علیہ السلام نے فرمایا مجھے یقین ہے اس ھم کے معاف کرنے پر قادر ہے مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ انصاف فرمانے والا ہے ظلم نہیں فرماتے فلاں کا کیا حال ہوگا جب اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا وہ کہے گا اے رب میرا خون داؤد پر ہے جبرائیل نے کہا میں نے رب تعالیٰ سے اس بارے میں نہیں پوچھا ہے اگر چار میں تو پوچھ کر آتا ہوں تو فرمایا ہاں پوچھ لیں جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے دربار میں گئے اور داؤد علیہ السلام پھر سجدہ میں گر گئے پھر جبرائیل علیہ الالم نے آکر بتایا کہ اے داؤد تمہارے مسئلہ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا ہے تو باری تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ داؤد سے کہو اللہ تعالیٰ تم دونوں کو قیامت کے ڈن جمع فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ا سے فرمائیں گے تمہارا حق جو داؤد کے ذمہ ہے وہ مجھے ھبہ کردو وہ مقتول کہے گا کہ میں نے ھبہ کردیا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تمہارے لئے جنت میں اس کے بدلہ میں ہر طرح کی نعمتیں ہونگی جو تمہارا دل چاہے۔رواہ ابن عساکر

یوسف علیہ السلام

۳۵۵۷۸......ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ کیا تو بنی اسرائیل کی سے بڑھیا کی مثل ہونے سے عاجز ہو گیا موسیٰ علیہ السلام نے جب بنی اسرائیل کو لے کر سفر کرنے کا ارادہ کیا راستہ بھول گیا بنی اسرائیل سے پوچھا یہ کونسی جگہ ہے علماء بنی اسرائیل نے کہا یوسف علیہ السلام نے موت کے وقت ہم سے اللہ کا عہد لیا تھا کہ ہم مصر سے منتقل ہوتے وقت ان کا تابوت ساتھ لیجائیں گے تم میں سے کسی کو یوسف علیہ السلام کی قبر معلوم ہے علماء بنی اسرائیل نے کہا ہمیں تو معلوم نہیں لیکن بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا کو معلوم ہے موسیٰ علیہ السلام نے اس کو بلوایا اس سے کہا یوسف علیہ السلام کی قبر کا پتہ بتلاؤ تو اس نے کہا اور اس وقت تک نہیں بتلاونگی جب تک میرا مطالبہ پورا نہیں کرتے پوچھا تمہارا کیا مطالبہ ہے بتایا کہ میں جنت میں تمہاری معیت چاہتا ہوں آپ علیہ السلام پر یہ مطالبہ بھاری گذرا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ان کا مطالبہ مان لو چنانچہ مان لیا گیا ان کو لے کر دو دریاؤں کے پانی ملنے کی جگہ پطرگئی کہنے اس پانی کے اترنے کا انتظ (آرکر و جب پانی اتر گیا تو کہا اس جگہ کھدائی کرو جب کھدائی کی یوسف علیہ

السلام کی ہڈیاں نکل آئیں جب یوسف علیہ السلام کی ہڈیوں کو منتقل کردیا اب لفر کا راستہ یا نکل واضح ہوگیا۔

طبرانی، حاکم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

ھود علیہ السلام

۳۵۵۷۹......اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضر موت سے آکر علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت ہوگئے علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم احقاق کو جانتے ہوئے اس شخص نے کہا شاید آپ ھود علیہ السلام کی قبر کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں تو اس نے بتایا ہاں جانتا ہوں میں عین جوانی کے زمانہ میں اپنے گاؤں کے چند لڑکوں کے ساتھ نکلا ہم ان کی قبر پر جانا چاہتے تھے ان گے کا زمانہ پورا ہونے کے باوجود ان کا تذکرہ ہوتا رہتا تھا چنانچہ چند دنوں میں ہم بلا د احقاف میں پہنچے ہم میں ایک شخص اس غار سے واقف تھا ہم ایک سرخ ٹیلے پر پہنچ گئے جس میں بہت سے غار تھے وہ شخص ہمیں ایک غار میں لے گئے ہم اس میں داخل ہوئے ہم نے دور تک نظر دوڑا کر دیکھا پھر ایک مقام پر پہنچے جہاں ایک پتھر کو دوسرے پتھر پر رکھا ہوا اس میں ایک سوارخ تھا جس سے ایک کمزور آدمی گذر سکتا تھا چنانچہ میں اس سوراخ سے داخل ہوگیا میں نے اس میں پلنگ پر ایک شخص کو دیکھا جو سخت گندمی رنگ کا تھا چہرہ طویل داڑھی گھنی جو اپنی چارپائی پر سخت ہوگئے تھے جب میں جسم کے بعض حصہ کو ہاتھ لگا کر دیکھا اس سخت پایا اس میں کوئی تغیر نہیں آیا ان کے سرہانے عربی زبان میں ایک کتاب تھی اس میں لکھا ہوا تھا میں ہوں جس کو قوم عاد پر افسوس ہے ان کے کفر پر اللہ تعالیٰ کے حکم کوئی ٹالنے والا نہیں علی رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ سے ھود علیہ السلام کے متعلق ایسا ہی سنا تھا۔ رواہ ابن عساکر

شعیب علیہ السلام

۳۵۵۸۰......(مسند شداد بن اوس) شعیب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی محبت میں روتے رہے حتیٰ کہ نابینا ہوگئے اللہ تعالیٰ نے ان کی بینائی واپس کردی اور وحی فرمائی اے شعیب اس رونے کا سبب کیا ہے؟ جنت کا شوق ہے یا جہنم کا خوف؟ عرض کیا اے میرے معبود میرے مولیٰ آپ کو معلوم ہے نہ میں جنت کے شوق میں روتا ہوں نہ جہنم کے خوف سے لیکن میں نے اپنے دل میں آپ کی محبت کو جہ دی ہے جب میں آپ کی طرف دیکھا ہوں مجھے معلوم نہیں آپ میرے ساتھ کیا معاملہ فرمانے والے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے شعیب اگر یہ بات حق ہے تو آپ کو میری ملاقات مبارک ہو اسی وجہ سے میں نے موسیٰ بن عمران کلیمی کو آپکا خادم بنا دیا۔ (الخطیب وابن عساکر بروایت شداد بن اوس اس میں اسماعیل بن علی بن بتدار بن مثنی اسر آبادی واعظا ابوسعید ہے خطیب نے کہا رویت میں ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا حدیث منکر ہے ذمنی نے میزان میں کہا یہ حدیث باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ابن اعساکر نے کہا سکو واحڈی نے آبوالفتح محمد بن علی کوفی سے آنہو؟ں نے علی بن حسن بن بندار سے جیسے ان کے بیٹا اسماعیل نے ان سے روایت کی ہے لہٰذا اس کی ذمہ داری سے بری ہوگیا خطیب نے کہا اس لئے ذکر کیا کہ اس میں اسماعیل)

دانیال علیہ السلام

۳۵۵۸۱......قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم نے سوس کو فتح کیا تو ہم نے دانیال کو ایک گھر میں پایا ان جسم بالکل تر و تازہ تھا جسم کا کوئی حصہ متغیر نہیں پھرا تھا ان کے پاس کمرہ میں کچھ بھی تھا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب نہ کے پاس خط لکھا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ ان کو غسل دو خوشبو لاؤ پھر کتنا کر نماز جنازہ پڑھو قتادہ نے کہا ان کو خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے دعا کی تھی ان کا مال

مسلمانوں تک پہنچ جائے قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے روایت پہنچی ہے کہ زمین اس جسم کو نہیں کھائی جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہو۔

المروزی فی الجنائز

۳۵۵۸۲......ابی تمیم ھیجمی سے روایت ہے کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ دانیال علیہ السلام کو بیری اور ایحان ملے ہوئی پانی سے غسل دو۔ (المروزی)

۳۵۵۸۳......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب سوس فتح ہوا ان کے امیر ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے ایک کمرہ دنیا علیہ السلام ملے ان کے پہلو میں مال بھی رکھا ہوا تھا جو چاہے ایک مدت تک کے لئے قرض لے پھر اس مدت پر واپس کر دے ورنہ معاف کر دیتے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جب ان سے چمٹ گئے آور ان کو بوسہ دیا کیا اب کعبہ کی قسم دانیال ہیں پھران کے متعلق عمر کو خط لکھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کو غسل رہا جائے حنوط لگایا جائے اس کے بعد نماز جنازہ پڑھکر دفن کر دیں جیسے اور انبیاء علیہ السلام کو دفن کیا گیا ان کے مال کو بیت المال میں جمع کرو اور ان کو سفید فیاطی یں کفن دیا گیا اور نماز پڑھکر دفن کر دیا گیا۔ (ابو عبید)

سلیمان علیہ السلام

۳۵۵۸۴......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو عورتیں لیٹی ہوئی تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ان پر بھیڑیا نے حملہ کر دیا ایک عورت کے بچہ کو لے گیا جو بچہ بچ گیا اس کے متعلق فیصلہ کے لئے دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں تو انہوں نے بڑی کے لئے فیصلہ کر دیا دونوں وہاں سے نکلیں راستہ میں سلمان داؤد علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کیا فیصلہ کیا تم دونوں میں؟ صغریٰ نے بتایا کبریٰ کے حق میں فیصلہ ہوا ہے تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ایک چھری لے کر آو تا کہ اس بچہ کو ٹکڑا کر کے تم دونوں میں تقسیم کروں تو صغریٰ نے کہا نہیں یہ بچہ کبریٰ کو دیدیں یہ اس کا بچہ ہے تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا نہیں بچہ تمہارا تم لیجاؤ یعنی جب بچہ پر اس کی شفقت کو دیکھا اس سے آندازہ لگالیا یہ اسی کا ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سکین کا لفظ اسی دن سنا ہے اس لئے ہم سکین کو مدیہ" کہتے ہیں (عبد الرزاق)

باب فضائل الصحابہ

فصل فی فضلهم اجمالاً

۳۵۵۸۵......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) اشتر نخعی سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ ملک شام آئے تو منادی بھیجا کہ لوگوں میں اعلان کرے کہ نماز اور "باب الجابیہ" پر جماعت سے پڑھی جائے گی جب لوگوں نے صف بندی کر لی تو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ حمد وثناء بیان کیا جس کا وہ اہل ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا جس ذکر کا وہ حقدار ہیں پھران سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے جماعت علیحدہ رہنے والا شیطان ہے دوسرے لفظ میں شیطان کے ساتھی ہے حق اس کی بیناد جنت میں ہے اور باطل اس کی بنیاد جہم میں ہے سن لو میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تم میں سب سے بہتر ہیں ان کا اکرام کرو پھر وہ لوگ بہتر ہیں جن کا زمانہ صحابہ کے زمانہ سے متصل میں وہ لوگ جنکا زمائہ تابعین سے متصل میں پھر جھوٹ قتل وقتال کا فتنہ کا ظاہر ہوگا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۸۶......زاذان سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس جابیہ میں تشریف لائے ایک اونٹ پر سوار ہو کر ان پر فصوانی جبر تھا اور ہاتھ میں چھڑی فرمایا اے لوگو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمائے ہوئے سنا پھر رو پڑے بھر فرمایا میں نے اپنے حبیب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اے لوگو تم پر لازم ہے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا احترام کرنا پھران کے بعد تابعین کا پھران کا بعد تبع تابعین کا ان تین زمانوں

کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں کوئی خبر نہ ہوگی بغیر مطالبہ کے گواہی دیں گے وہ قسم کے مطالبہ کے بغیر قسمیں کھائیں گے جس کو جنت کے بیچ میں اترنے میں خوشی ہو وہ جماعت کا ساتھ دے سن لو اکیلا شخص شیطان ہے وہ شیطان دو کی جماعت سے دور بھاگتا ہے جس کو گناہ سے پریشانی ہو اور نیکی سے خوشی ہو وہ مؤمن ہے۔ (ابن عساکر)

۳۵۵۸۷......علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مذمت کرنے سے روکتا ہوں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہیں اور ان کے متعلق اپنی کتاب میں خیر کا تذکرہ کیا ہے میری خاطر میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لحاظ کرو کیونکہ مجھے ان کی وجہ سے اکثر فکر رہتی ہے لوگ مجھے اور بھی پھینکتے ہیں اور اپنے ساتھ ملاتے بھی ہیں لوگ مجھے جھٹلاتے بھی ہیں اور میری تکذیب بھی کرتے لوگ مجھ سے تال بھی کرتے ہیں اور میری مدد بھی کرتے ہیں پھر خاص طور پر انصار کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ ان کو میری طرف سے بہترین بدلہ عطاء فرمائے کیونکہ وہ میرے لیئے شعار میں تار نہیں۔ (صحیح مسلم کتاب الزکوۃ)

۳۵۵۸۸......براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ کوگالی مت دو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ان میں سے کسی کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کچھ اریکا قیام تمہاری عمر بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۸۹......(مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ لوگوں میں افضل کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میرے زمانہ کے لوگ پھر ان کے بعد کے زمانہ والے پھر ان کے بعد کے زمانہ والے۔ (ابو نعیم فی المعرفہ)

۳۵۵۹۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی ان میں سے رسول اللہ ﷺ کو منتخب فرمایا اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اپنے علم کے لئے منتخب فرمایا اس کے بعد لوگوں کے دلوں پر نظر فرمایا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منتخب فرمایا انکو دین کی مددگار اور نبی کے وزراء بنادیئے جس کو مسلمان اچھا سمجھتے مین وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا ہے جس کو مسلمان قبیح سمجھتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبیح ہے۔ (ابو داؤد طیالسی وابو نعیم)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضلیت

۳۵۵۹۱......ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت سے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

میں نے کہا یہ کتنا عمدہ کلام ہے تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے موت کے وقت آپ سے کہیں گے۔ (الحکیم)

۳۵۵۹۲......ابوجعفر سے روایت ہے کہ ابوبکر جبرائیل علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرگوشی کو سنتے تھے لیکن دیکھتے نہیں تھے۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف ابن عساکر

۳۵۵۹۳......ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غار نور کی رات کے بعد مجھے کسی چیز سے دریا دین بے متعلق کوئی وحشت نہیں رہی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جب میری آپ اور دین پر خوف کھانے کو دیکھا تو آپ نے فرمایا اپنا غم ہلکا رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دین کی مدد کرنے کے اور اس کو مکمل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۵۹۴......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے موت کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: اے میری بیٹی تمہارا غنی ہونا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے نیز تمہارا نظر مجھ پر شاق ہے میں نے تمہیں عابہ کی زمین کی بیس وسق کھجور ھبہ کیا تا اگر تم اس کو توڑلیتی وہ تمہاری ہو جاتی جب ایسا نہیں کیا اس میں تمام ورثہ کا حق ہو گیا وہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں میں نے کہا وہ ام عبداللہ ہی ہے فرمایا ہاں خارجہ کی بیٹی جو حاملہ ہے میرے خیال میں وہ لڑکی ہوگی لہٰذا ان کے ساتھ حسن سلوک کرو تو ام کلثوم پیدا ہوئی۔ (عبد الرزاق ابن سعد ابن ابی شیبۃ بیھقی)

۳۵۵۹۵......قاسم بن محمد سے ڑویات ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی! میں نے تمہیں خیبر کی تو کچھ کھجوریں عطیہ کیا تھا مجھے یہ خیال ہوا کہ میں نے تمہیں اوروں پر ترجیح دی ہے تم اس کو ابھی درختوں سے اتارا نہیں لہٰذا اس کو میرے بچوں کو لوٹا دو تو

عرض کیا ابا جان اگر خیبر میں کھجوریں اتری ہوئی بھی ہوتیں تب بھی اس کو واپس کر دیتا۔ (عبد الرزاق)

۳۵۵۹۶...... افلح بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ مال جو عالیہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا گیا تھا وہ بنی نضیر کے مال میں سے حجر کا کنواں تھا آپ علیہ السلام نے یہ مال ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عطیہ دیا تھا اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو درست کیا اس میں پھر کھجور کے چھوٹے درخت اگائے۔ ابن سعد

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق

۳۵۵۹۷...... مسروق سے روایت ہے کہ صہیب رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے قریب سے گذرے تو ان سے اعراض کیا پوچھا کیا وجہ ہے تم نے مجھ سے اعراض کیا کیا تمہیں میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ بات پہنچی ہے؟ عرض کیا نہیں ایک میں نے آپ کے متعلق دیکھا اس کو میں نے ناپسند کیا پوچھا کیا خواب دیکھا عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ آپ کی گردن کے ساتھ بندی ہوئی ہے ایک انصاری کے دروازے پر جس کا نام ابوالحشر ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تم نے بہت اچھا خواب دیکھا اللہ تعالیٰ نے میری دین کو قیامت تک کے لئے جمع فرمایا۔

ابن ابی شیبة

۳۵۵۹۸...... ابوالعالیہ ریاحی سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ نے کبھی اور جاہلیت میں شراب پیا ہے تو فرمایا نہیں اللہ کی پناہ پوچھا گیا کیوں نہیں پیا فرمایا میں نے اپنی عزت بجانے مروت کی حفاظت کے لئے ایسا کیا کیونکہ جو بھی شراب پیتا ہے وہ اپنی عزت ومروت کو ضائع کر دیتا ہے یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو دو مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ابو بکر نے سچ فرمایا ہے۔ (ابونعیم فی المعرفہ ابن عساکر)

۳۵۵۹۹...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ نے جاہلیت یا اسلام میں کبھی شراب نہیں پیا۔

الدنیوری فی المجالسه

۳۵۶۰۰...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وفات ہوا تو منافقین نے سرکشی کی عرب مرتد ہو گئے انصار الگ اکٹھے ہوئے میرے والا ہر جو مصائب جمع ہوئے وہ اگر کسی پہاڑ پر گرنے تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے جہاں بھی کسی مسئلہ پر اختلاف میرے والد صاحب رہاں ائدھ کر جائے اور فیصلہ فرمائے چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے دفن کا مسئلہ پیدا ہو کہاں دفن کیا جائے کسی کے پاس اس کے متعلق علم نہیں تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمائے ہوئے سنا کہ ہر نبی کو اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے جہاں ان کا انتقال ہوا پھر آپ علیہ السلام کی میراث کے متعلق اختلاف ہوا کسی کے پاس اس بارے میں علم نہیں تھا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم انبیاء کی جماعت ہمارے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی جو کچھ مال وہ جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

ابو القاسم البغوی و ابوبکر فی الفیلانیات ابن عساکر

۳۵۶۰۱...... زہری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگوں میں کسی شخص کی خیر خاہی تم سے زیادہ محبوب نہیں فرمایا تمہارے نفس سے بھی فرمایا بعض امور میں۔ (احمد بن زہد میں نقل کیا)

۳۵۶۰۲...... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ابو بکر در منبر پر تھے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ خیر کے کاموں میں سبقت کرنے والے آگے بڑھنے والے تھے۔ (ابن ابی شیبۃ احمد، وخیشمة الا طرابلوسی فی فضائل الصحابه)

۳۵۶۰۳...... سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر نہیں متوجہ ہوتے تھے۔ (احمد فیه)

۳۵۶۰۴...... معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ دنیا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ نہیں کیا اور ابو بکر نے دنیا کی طرف رخ نہیں کیا دنیا نے ابن خطاب کا رخ کیا تھا لیکن ابن خطاب نے دنیا کو منہ نہیں لگایا۔ (احمد)

۳۵۶۰۵...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ اسلام میں کبھی کوئی شعر نہیں کہا یہاں تک دنیا سے رخصت ہو گئے

انہوں نے ار عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اور جاہلیت ہی میں شراب کو حرام کرلیا تھا۔(ابن ابی عاصم فی اسنه)

۳۵۶۰۶......زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپ ے والد علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے ہیں میں نے ابوالحسین بن علی رضی اللہ عنہ سے سناوہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے مجھ سے فرمایا تمہارے والد میں نے اپنے والد علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر شخص کون ہے؟ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔(الد غولی ابن عساکر)

۳۵۶۰۷......ابوصالح غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بلکہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے بعض اطراف میں ایک نابینا بڑھیا کی خدمت کرتے تھے رات اس کا پانی بھراور اس کی ضروریات پوری کر دینا لیکن جب بھی وہاں آئے تو دیکھتے کسی نے پہلے ہی آ کر یہ کام پورا کر دیا ہے کئی مرتبہ کوشش کی ان سے آگے کوئی نہ بڑھ خود کام کرے لیکن ایسا نہ ہوسکا ایک مرتبہ تاک میں بیٹھے تا کہ معلوم ہو سکے یہ خدمت کون انجام دیتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ کام پورا کر جائاے ہیں حالانکہ اس وہ خلیفہ تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم آپ ہی اس کا حقدار تھے۔(خطیب بغدادی)

۳۵۶۰۸......مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک شخص نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک ضرورت سے بلایا کہ ان کے ساتھ جلے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو عادی راستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پہ چلتے لگے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس راستہ پر کہاں جانا چاہتے ہیں بتایا اس راستہ پر کچھ لوگ ہیں ان کے سامنے سے گذرنے میں شرم آتی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اے راستہ پر چلنے کی دعوت دے رہے ہو جس سے شرم ماتے ہو میں تمہارے ساتھ کہیں جاؤں گا اس کے ساتھ جان سے انکار کردیا۔(الز بیر ابن نجار)

۳۵۶۰۹......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں شراب کو اپنے اوپر حرام کرلیا چنانچہ انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں اور سلام میں کبھی شراب نہیں پیا اس کی وجہ یہ ہوئی ان کا شرابی پر گذر ہوا جو نشہ کی حالت میں تھا وہ پائخانہ میں ہاتھ مارکر اپنے منہ کے قریب کررہا تھا جب اس کی بوآتی اس سے اعراض کرتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس مسکین کو معلوم کیا کرتا ہے اس لئے شراب کو اپنے اوپر حرام کرلیا۔
حلیة الاولیاء

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سخاوت

۳۵۶۱۰......ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل میں یہ بات داخل ہے کہ انہوں کبھی ایک طلحہ کے لئے اللہ تعالیٰ کا انکار نہیں کیا۔(الا لکائی)

۳۵۶۱۱......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اتفاق سے اس دن میرے پاس مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا آج میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ جاؤنگا چنانچہ میں اوھا مال لے کر حاضر ہوا رسول اللہ...... نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے کہا ان کے لئے چھوڑ آیا ہوں پوچھا کتنا چھوڑ آئے؟ میں نے کہا جتنے یہاں لایا تنا گھر چھوڑ آیا ؤں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس جو کچھ تھا سب لا کر حاضر کردیا پوچھا اے ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو عرض کیا ان کے ئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں اس نے وقت میں نے کہا میں ان سے کبھی سبقت نہیں کرسکتا۔(الدارمی ابو داؤد ترمذی اور کہا یہ حدیث حسن ہے وانساشی ابن ابی عاصم ابن شاهین فی السنه حاکم حلیة الاولیا بیهقی ضیاء مقدسی)

۳۵۶۱۲......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا ابوبکر ہمارے سردار ہیں ہم میں بہتر ہیں ہم میں رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے محبوب ہیں (ترمذی نے نقل کر کے کہا یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ابن ابی عاصم ابن حبان حاکم سعید بن منصور

۳۵۶۱۳......محمد بن سیر بن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلاوت میں کچھ لوگوں نے :عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا گویا کہ انہوں نے عمر

رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فوقیت دی اس کی عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی تو فرمایا واللہ ابو برک رضی اللہ عنہ کی ایک رات عمر کے خاندان سے افضل ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک دن خاندان عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہے رسول اللہ ﷺ غار نور کے لئے مکہ نکلے ان کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے وہ کچھ دیر آگے چلتے کچھ دیر پیچھے یہاں تک رسول اللہ ﷺ سمجھ گئے پوچھا ابوبکر کیا وجہ ہے کچھ دیر مجھ سے آگے چلتے ہو کچھ دیر پیچھے عرض کیا یا رسول اللہ تلاش کرنے والوں کا خیال ہوتا ہے پیچھے چلتا ہوں ناک میں بیٹھنے والوں کا خیال ہوتا ہے اگے چلتا ہوں پوچھا ابوبکر کیا تم چاہتے ہو کوئی حادثہ تمہیں پیش آئے مجھے پیش نہ آئے عرض کیا ہاں قسم ہے اس ذات جس نے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے جو بھی حادثہ پیش آئے وہ مجھے پیش آئے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے جب غار تک پہنچے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ٹھہر جائیں یہاں تک میں آپ کے لئے غار کو صاف کرلو خود غار میں داخل ہوئے اس کو صاف کیا جب اوپر گئے یاد آیا نیچے کا ایک سوراخ صاف نہیں کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ رک جائیں نیچے کا سوراخ بھی صاف کرلوں داخل ہوئے اس کو بھی صاف کیا پھر عرض کیا اب اتریں اے اللہ کے رسول پھر آپ علیہ السلام غار میں اترے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ رات خاندان عمر کے اعمال سے افضل ہے۔

حاکم، بیهقی دلائل النبوة

۳۵۶۱۴......ھزیل بن شرجمیل سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمای ا اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان تمام زمین والوں کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کا ایمان سب سے بڑھ جائے گا۔

معاذ فی زیادات مسند مسد والحکیم وحسن فی فضائل الصحابه استه فی الدیمان بیهقی مشف الخفاء ۲۱۳۰

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک رات

۳۵۶۱۵......ضبہ بن محض عنزی سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب سے پوچھا آپ بہتر ہیں یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر فرمایا اللہ کی قسم ابوبکر کی ایک رات اور ایک دن عمر اور عمر کے خاندان سے افضل ہے کیا میں تمہیں ان کی رات اور دن کے متعلق بیان کروں؟ میں نے عرض کیا ضرور امیر المؤمنین تو فرمایا رات تو وہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت کے ارادہ سے نکلے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے کبھی آگے چلتے کبھی پیچھے کبھی دائیں کبھی بائیں آپ علیہ السلام نے پوچھا ابوبکر ایسا کرنے کی وجہ کیا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تاک میں بیٹھنے والوں کا خیال ہوتا ہے تو آگے چلتا ہوں پیچھا کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو پیچھے کی جانب آجاتا ہوں اور کبھی دائیں اور کبھی بائیں ہوتا ہوں کیونکہ آپ پر امن نہیں ہوتا۔ اس رات آپ علیہ السلام انگلیوں کے سروں پر چلتے رہے یہاں تک انگلیاں گھس گئیں جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ پاؤں کی انگلیاں گھس رہی ہیں تو آپ علیہ السلام کو اپنے کندھے پر اٹھالیا بہت محنت مشقت برداشت کر کے غار کے منہ تک لے آیا وہاں اتارا پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا آپ اس وقت داخل ہوں پہلے میں داخل ہو کر دیکھ لوں اگر اس کے اندر کوئی چیز ہوگی وہ میرے اوپر گرے گی داخل ہوا اس میں کوئی چیز نظر نہیں آئی تو آپ کو اٹھا کر اندر داخل کیا غار کے اندر ایک سوراخ تھا اس میں سانپ اور اردھا تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خوف ہوا ان میں سے کوئی چیز نکل کر رسول اللہ ﷺ کو ڈس نہ لے ان سوراخ کے منہ میں پاؤں رکھدیا اب سانپ نے ڈسنا شروع کیا کاٹنا شروع کیا اور خون بہنے لگا رسول اللہ ﷺ فرمار ہے تھے "لا تحزن ان الله معنا" گھبرائیں نہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں اللہ تعالیٰ نے ابوبکر پر سکون اور طمانیت اتارا یہ ابوبکر کی رات ہے اور ان کا دن جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا عرب قبائل مرتد ہوئے بعض نے کہا نماز پڑھیں گے زکوۃ نہیں دیں گے بعض نے کہا نہ نماز پڑھیں گے نہ زکوۃ دین گے میں ان کے پاس آیا نصیحت کی طرف دھیان دینے بغیر اور کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ لوگوں کے ساتھ تالیف قلوب کا معاملہ کریں نرمی کریں تو مجھے جواب تم جاہلیت میں سخت گیر تھے اب اسلام میں کمزوری دیکھاتے ہو کس چیز میں تالیف کروں بنے ہوئے بالوں میں یا جھوٹا جادو میں رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ زکوۃ میں دی جانے والی ایک اسی کا بھی انکار کرے میں ان سے قتال کرو

نگاہم نے ان کے ساتھ ملکر قتال کیا واللہ وہ اس معاملہ میں حق پر تھے یہ ان کا دن ہے۔

الدینوری فی المجالسة وابوالحسن ابن بشران فی فوائده بیهقی فی الدلائل والالکائی فی السنه

۳۵۶۱۶......سالم بن عبیدہ سے راویت ہے کہ اوروہ اہل صفہ میں سے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا یہ تین فضائل کس کو حاصل ہیں (۱) اذیقول لصاحبہ یہ کون صحابی مراد ہیں (۲) اذهما فی الغار یہ دوکون ہیں لا تحزن الله معنا۔(ابن ابی حاتم)

۳۵۶۱۷......میمون سے رویات ہے کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے آپ جیسا کسی کونہیں دیکھا پوچھا تم نے آبو بکر رضی اللہ عنہ کودیکھا ہے بتایانہیں تو فرمایا تم ہاں کہتے تو میں تمہیں درہ سے سزاء دیتا یعنی وہ مجھ سے بہتر تھے۔(ابن ابی شیبة)

۳۵۶۱۸......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جوکوئی مجھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فوقیت دے گا اس کو چالیس کوڑے لاؤنگا۔(ابن ابی شیبة)

۳۵۶۱۹......حسن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں ایسا مقام چاہتا ہوں جہاں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوسکے۔

(ابن ابی شیبة)

۳۵۶۲۰......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار (یعنی بلال حبشی رضی اللہ عنہ) کو آزادکیا۔

ابن سعد ابن ابی شیبة بخاری حاکم خرائطحی سے مکادم اخلاق میں ابونعیم

۳۵۶۲۱......عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سابقہ کی کوشش کی اب بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے۔(الدیلمی ابن عساکر)

۳۵۶۲۲......ابن ابی اجاء سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ آیا دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لے رہے تھے۔(ابن السمعانی فی الذیل)

۳۵۶۲۳......زیادہ بن علاقہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ (یعنی عمر رضی اللہ عنہ) نبی علیہ السلام کے بعد امت میں سب سے افضل ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ سے مارنا شرع کیا دوسرے نے جھوٹ بولا ہے ابوبکر تو مجھ سے میرے باپ سے تجھ سے تیرے باپ سے بہتر ہے۔(خثیمه فی فضائل الصحابه)

۳۵۶۲۴......یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل ذکر کیا ان کے مناقب ذکر کرنا شروع کیا پھر فرمایا یہ ہمارے سردار ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ہیں۔(ابو نعیم)

۳۵۶۲۵......حسن بن ابی رجاء عطاری سے روایت ہے کہ میں مدینہ آیا لوگ جمع تھے تو درمیان میں ایک شخص دوسرے شخص کے سر کا بوسہ لے رہے تھے اور کہہ رہے تھے میں تجھ پر فدا ہوں اگر آپ نہ ہوتے ہم ھلاک ہوجاتے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ بوسہ لینے والا کون اور جس کا بوسہ لیا جارہا ہے وہ کون؟ تو بتایا یہ عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سر کا بوسہ لے رہے ہیں اس مرتدین اور مانعین زکوٰۃ سے قرال کرسراہائے ہوئے۔

رواه ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تمنا

۳۵۶۲۶......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت میری تمنا تو یہ ہے کہ کاش میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینہ کا ایک بال ہوتا۔مسدد

۳۵۶۲۷......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں جو میری موجودگی کے اس کے خلاف کہے وہ بہتان باندھے والا ہوگا اور اس پر بہتان باندھنے کی سزاء ہوگی۔(الد لکائی)

۳۵۶۲۸......حسن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ جاسوس تھے لوگو میں تو وہ خبر لے کر آئے کہ ایک قوم کا اجتماع ہوا اس میں انہوں نے عمر

رضی اللہ عنہ کوابو بکر رضی اللہ عنہ ہر فوقیت دی ہے ناراض ہوئے اوران کو بلوایا جب ان کولایا گیا تو فرمایا یہ قوم کے بدترین لوگ اے قبیلہ کے بدترین اے گھوڑوں کے سردار لوگوں نے پوچھا اے میرالمؤمنین آپ ایسا کیوں فرمارہے ہیں؟ ہم سے کیا غلطی ہوگئی تین مرتبہ یہ الفاظ ان کو سنائے اس کے بعد فرمایا تم نے مجھ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ میں کیوں فرق کیا؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری تو یہی خواہش ہے کہ جنت میں وہ مقام ملے جہاں سیدور تک ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زیارت ہو سکے۔ (اسد بن موسیٰ فی فضائل الشخین)

۳۵۶۲۹...... جبر بن نفیر سے روایت ہے کہ ایک جماعت نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ واللہ ہم نے کسی شخص کو آپ سے زیادہ انصاف کرنے والا زیادہ حق گو اور منافقین پر آپ سے زیادہ سخت نہیں دیکھا آپ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر ہیں عوف بن مالک نے کہا واللہ تم نے جھوٹ بولا ہے واللہ ہم نے آپ علیہ السلام کے ان سے بہتر شخص کو دیکھا ہے پوچھا کون ہے اے عوف؟ بتایا ابو بکر رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عوف نے سچ بولا تم نے جھوٹ بولا اللہ کی قسم ابو بکر مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ اور میں اپنے گھر والوں کے اونٹ سے زیادہ بھٹکا ہوا۔
ابو نعیم فی فضائل الصحابہ ابن کثیر نے کہا اس کی سند صحیح ہے

۳۵۶۳۰...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکین نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو مارا جس سے وہ بیہوش ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے فرمایا سبحان قسم ایک ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے لوگوں نے پوچھا پر کون ہے بتایا گیا ابن ابی قحافہ مجنون ہے۔
ابو یعلی ابن ماجر

جن پر سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے افضل

۳۵۶۳۱...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو الدرداء کو دیکھا کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے چل رہا ہے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ایسے شخص سے آگے چلتے ہو جس سے بہتر شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا اس کے بعد ابو الدرداء کو کبھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے نہیں دیکھا گیا۔ (اسراج)

۳۵۶۳۲...... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی آپ رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھا۔ (ابو نعیم فی المعرفه)

۳۵۶۳۳...... (ایضاً) ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے علی کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام صدیق رکھا۔ (طبرانی حاکم و ابو طالب ایسا ری فی فضائل الصدیق و ابوالحسن البغدادی فی فضائل ابی بکر و عمر رضی اللہ عنه)

۳۵۶۳۴...... شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے رب تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کروں۔ (العشاری)

۳۵۶۳۵...... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہم میں حدیث کے لحاظ سے سب سے افضل ہیں۔ (العشاری)

۳۵۶۳۶...... علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک ہوں۔ (العشاری)

۳۵۶۳۷...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صالح شخص نے خواب دیکھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر بیٹھ گئے، اور عمر رضی اللہ عنہ کے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور عثمان رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم کھڑے ہوئے تو ہم نے کہا رجل صالح آپ علیہ السلام میں اور یہ سب کے آپ کے بعد خلفاء ہیں۔ (نعیم بن حماد فی الفتن)

۳۵۶۳۸...... ابو عبدالرحمٰن ازدی سے روایت ہے کہ جب اونٹ ھلاک ہو گیا عاشر رضی اللہ عنہ کھڑی ہوئی اور گفتگو کی کہ اے لوگوں میرا تم پر ماں ہونے کا حق ہے نصیحت کا حق ہے کہ مجھ پر وہی تہمت رکھ سکتا ہے جو اپنے رب کا نافرمان ہو رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا ان کا سر میرے گود میں تھا اور میں جنت میں ان کی ازواج میں سے ایک ہوں۔

میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین اور منافقین میں فرق کیا میری وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پاک مٹی پر تیمّم کی اجازت دی میرا والد اسلام قبول کرنے والوں میں چوتھا شخص ہیں اور سب سے پہلے آپ کا نام صدیق رکھا گیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا وہ آپ سے راضی تھے اور ان کی گر دن پر امامت کی ذمہ داری ڈالی گئی پھر دین کی اسی مضطرب ہوئی انہوں نے سیدھا سالم راستہ تمہارے لئے نکالا اس طرح نفاق دب گیا اور روت کا جوش ٹھنڈا ہو گیا اور یہودی کی جلائی ہوئی آگ بجھ گئی تم اس وقت ٹکٹکی باندھ کر دشمن کا انتظار کر رہے تھے تم دور کی آواز کو قراب کی سنتے تھے اور شکیزہ کس دیئے گئے تھے اور خوب مشقت برداشت کی اور دین کو عام کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگیری فرمائی اور نفاق کی کھوپڑی پر مشرکین کی لڑائی کی آگ جلائی وہ اسلام کی مدد میں بیدار اور جاھلوں سے عفو در گذر کرنے والے۔(الز بیر بن بکار)

۳۵۶۳۹......عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا آپ کو لوگوں میں محبوب کون ہے؟ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھا مردّں میں فرمایا ان کے والد سے پوچھا پھر کون؟ فرمایا پھر ابو عبیدہ۔رواہ ابن عساکر

۳۵۶۴۰......عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کو دارلسلاسل بھیجا تو لشکر کے شرکاء نے آگ جلانے کی اجازت مانگی رات کے وقت ان کو منع کر دیا انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بات کی کر عمرو بن عاص سے اس سلسلہ میں بات کریں تو انہوں نے فرمایا جی عمرو بن عاص نے پیغام بھیجا ہے کہ لشکر میں سے جو بھی رات کے وقت آگ جلانے گا اسکو آگ میں ڈالا یا جائے گا پھر دشمن سے مقابلہ ہوا اس میں دشمن کو شکست ہوئی مجاھدین دشمن کا تعاقب کرنا چاہا تو منع کر دیا جب لشکر واپس آیا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تو عمرو بن عاص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آگ جلانے کی اجازت میں اس لئے تامل ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں آگ جلائیں اور دشمن کو ہماری قلت تعداد کا علم ہو جائے اور تعاقب سے اس لئے روکا ئیں ایسا نہ ہو یہ تعاقب کرتے ہوئے آگے بڑھ ان کے تاک میں لگے ہوئے لوگ سمجھے سے حملہ اور ہو جائیں فرمایا آپ علیہ السلام نے رویا توں ان کی تعریں کی پھر آپ علیہ السلام سے پوچھا گیا لوگوں میں آپ کو محبوب کون ہے؟ پوچھا کیوں پو چھئے ہو بتایا تا کہ جس سے آپ محبت فرماتے ہیں میں بھی محبت کروں فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھا مردوں میں کون؟ فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

ابویعلی ابن عساکر

میرا خلیل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں

۳۵۶۴۱......کعب بن مالک سے روایت ہے کہ مجھے تمہارے نبی کی وفات سے پانچ دن پہلے ساتھ رہنے کا موقع ملا میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کا اپنی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل تم میں ابو بکر بن ابی قحافہ ہے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو اپنا خلیل بنایا ہے تم سے پہلے لوگوں نے انبیاء اور صلحاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا ہے میں تمہیں اس سے روکتا ہوں تین مرتبہ فرمایا پھر ان پر بیہوشی طاری ہوئی جب ہوش میں آیا تو فرمایا اپنے مملوکہ غلاموں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو خود کھائے ہوان کو بھی کھلاؤ جو خود پہنتے ہوان کو بھی پہناؤ اور ان کے ساتھ نرم گفتگو کرو۔(ابو سعید ابن لاعرابی فی معجمہ والشاشی ابن کثیر رضی اللہ عنہ نے کہا غریب ہے اور سند ضعیف ہے)

۳۵۶۴۲......زھری ایوب بن بشیر بن اکال سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر مختلف کنوں کا سات مشکیزہ ے پانی بہادو تا کہ میں لوگوں کے پاس نکل کر ایک عہد نامہ لکھواور ن آپ سر پر پٹی باندھ کر نکلے یہاں تک منبر پر تشریف لے آئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا دنیا رہنے یا اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نعمت کو اختیار کرنے کے درمیان انہوں جو اللہ تعالیٰ کے پاس نعمت ہے اس کو اختیار کیا کسی کو سمجھ نہ آیا سوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وہ رو پڑے اور عرض کیا ہم اپنے ماں باپ اور اولاد کو آپ پر قربان کرتے ہیں آپ اپنی جگہ قائم رہیں لوگوں میں میرے نزدیک سب سے افضل صحبت اور ہاتھ کے مال کے اعتبار سے ابن ابی قحافہ ہیں دیکھو یہ دواز ے جو مسجد کی طرف کھلے ہوئے ہیں ان سب کو بند کر وسوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازہ کے کیونکہ مجھے اس پر نور نظر آیا (طبرانی فی الاوسط ابن عساکر اور کہا یہ وھم ہے کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث

روایت نہیں کی بلکہ زہری ایوب بن نعمان جو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں ان سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے بنو معاویہ کو معاملہ سمجھ لیا تو انہوں نے حدثنی کو سمعت سے بدل دیا اور اور معاویہ کو ابی سفیان کی طرف منسوب کر رہا۔

۳۵۶۴۳......(مسند ربیعہ بن کعب الاسلمی) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا تھا مجھے ایک زمین عطیہ میں دی گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک زمین دی گئی دنیا آگئی ہم نے آپس میں اختلاف کیا ایک کھجور پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میری حد میں ہے میں نے کہا میری حد میں میرے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ آوازیں بلند ہوگئیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ناپسندیدہ کہا پھر اس پر نادم ہوئے مجھ سے فرمایا اے ربیعہ تو بھی مجھے ایسا کلمہ کہدے تا کہ بدلہ برابر ہوجائے میں نے کہا میں ایسا نہیں کرونگا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا تو بدلہ لے لے یا میں رسول اللہ ﷺ کو تمہارے پاس بلا کر لاؤنگا میں نے کہا میں ایسا نہیں کرونگا بیان کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ زمین چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا بنو اسلم کے بھی کچھ لوگ حاضر ہوئے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کس بنیاد پر رسول اللہ ﷺ سے تمہارے خلاف مدد طلب کر رہا ہے انہوں نے خود ہی تو جو کچھ کہنا تھا کہد یا میں نے کہا جانتے بھی ہو یہ کون ہیں؟ یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں وہ ثانی اثنین ہیں وہ اسلام میں سب سے قدیم ہیں تو احتیاط کو اگر وہ دیکھے کہ تم ان کے خلاف میری مدد کر رہے ہو تو وہ ناراض ہوں گے ان کے ناراض ہونے سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہوں گے اور ان دونوں کے ناراض ہونے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اس طرح ربیعہ ہلاک ہوجائے گا انہوں نے کہا آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کیا تم واپس چلے جاؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے میں بھی اکیلا پیچھے پیچھے پہنچ ہوگیا انہوں نے پورا واقعہ بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے میری طرف سر اٹھایا اور پوچھا اے ربیعہ تمہارا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا ایسا ہوا اس دوران انہوں نے مجھے ایک ناپسندیدہ کلمہ کہا پھر مجھ سے فرمایا تم بھی مجھے ایسا کہہ لو تا کہ بدلہ ہوجائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ہاں تمہیں جواب میں ویسا کلمہ نہیں کہنا چاہئے البتہ کہو غفر اللہ لک یا ابا بکر اے ابوبکر اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے ہوئے واپس چلے گئے۔ (طبرانی بروایت ربیعہ اسلمی)

۳۵۶۴۴......نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا تم ایسے شخص سے آگے چلتے ہو جو تم سے بہتر ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان تمام لوگوں میں بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غریب ہوتا ہے۔ (ابن عساکر ابو راس کی سند جس ہے)

۳۵۶۴۵......سہل بن یوسف بن سہل بن مالک اپنے والد سے اپنے دادا سے جو کعب بن مالک کے بھائی تھے نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا اے لوگو، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کبھی میرے ساتھ کوئی برائی نہیں کی۔ (ابن مندہ نے نقل کر کے کہا غریب ہے۔ للا نفر رفه الا من الو جه ابن عساکر

۳۵۶۴۶......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے کہا تم جانتے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عتیق کیوں کہا جاتا ہے ان کی ذاتی شرافت یا خاندانی شرافت کی بناء پر فرمایا نہیں بلکہ جاہلیت کے زمانہ میں جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوتا وہ زندہ نہیں بچتا اس لئے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدا ہوا تو ان کو کعبہ کے پاس لے کر آئی اور دعا کی یا الھی التعیق لا الہ الا انت ھبہ لی من الموت بتایا اس وقت سونے کی ایک ہتھیلی ظاہر جس پر کنگن نہیں تھے اس وقت ایک قائل کہہ رہا تھا۔

فزت بحمل الولد العتیق یعرف فی التوراۃ بالصدیق

تو ولد عتیق کے حمل سے کامیاب ہے جو توراۃ میں صدیق کے نام سے معروف ہے اللہ تعالیٰ اس کو (بچپن میں) موت سے بچایا اور ان کو زمین کے شب سے بہتر شخص کا وزیر بنایا دونوں نہ زندگی میں جدا ہوں گے نہ موت کے بعد نہ کل قیامت کو اللہ کے سامنے جدا ہوں گے۔

ابو علی حسن بن احمد البناء فی مشیخته و ابن نجار وسنده جید

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ ہے

۳۵۶۴۷..... عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بشارت دی کہ انت عتیق اللہ من النار تو ان کا نام عتیق ہو گیا۔ (ابونعیم ابن کثیر نے کہا اس کی سند جید ہے)

۳۵۶۴۸..... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے جتنا فائدہ پہنچایا کسی اور کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا یہ سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا یا رسول اللہ (ﷺ) میں اور میرا مال تو آپ ہی کا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۶۴۹..... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھے آپ علیہ السلام نے توجہ فرمایا آپ کے دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اے ابوبکر آپ کو مبارک اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو سلام کہا گیا ہے جبرائیل علیہ السلام نے اتر کر کہا اے محمد یہ آپ کے دائیں جانب چادر میں ملبوس کون ہے میں نے کہا ابوبکر جس نے مجھ پر مال خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور میری تصدیق کی اور اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی۔ فرمایا اے محمد اس کو سلام سنا دو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ان سے پوچھو اپنے اس فقیری میں مجھ سے راضی ہیں یا ناراض ابوبکر رضی اللہ عنہ بہت دیر تک روتے رہے پھر کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میں اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر پر راضی ہوں۔ ابونعیم نے فضائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابن کثیر نے کہا اس میں شدید غرابت ہے طبرانی کا شیخ عبدالرحمٰن معاویہ العتبی ان کا شیخ محمد بن نصر الفارسی کا کسی اور نے ذکر نہیں کیا۔

۳۵۶۵۰..... موسیٰ بن عبدالرحمٰن الصنعانی نے ابن جریج سے روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اختیار کی وہ اس وقت اٹھارہ سال کے تھے اور نبی کریم ﷺ بیس سال کے وہ دونوں تجارت کی غرض سے ملک شام جا رہے تھے ایک مقام پر اترے وہاں بیری کا ایک درخت تھا رسول اللہ ﷺ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس گئے جس کا نام بحیرا تھا ایک بات پوچھنے کے لئے تو راہب نے پوچھا درخت کے سایہ میں کون بیٹھا ہے؟ بتایا یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں تو راہب نے کہا اللہ کی قسم یہ نبی ہیں اس درخت کے سایہ میں عیسیٰ بن مریم کے بعد محمد ﷺ کے علاوہ کوئی اور نہیں بیٹھا اس وقت سے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں یقین اور تصدیق بیٹھ گئی جب نبی ہونے کی خبر دی تو آپ کی پیروی شروع کر دی۔ (ابن مندہ ابن عساکر مغنی میں کہا ہے موسیٰ بن عبدالرحمٰن الصنعانی دجال ہے ابن حبان نے کہا کہ وضع علی ابن جریج عن عطاء عن ابن عباس کتاب فی التفسیر)

۳۵۶۵۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عراق سے ایک شخص آیا اس کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان عورتوں کی طرف سے رشتہ داری تھی آپ علیہ السلام نے فرمایا مرحبا اس شخص کو مبارک ہو جس نے مال غنیمت حاصل کیا اور سلامت رہا کہا یا رسول اللہ آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا وہ آپ کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں۔ عرض کیا میرا مقصد عورتوں کے متعلق سوال نہیں بلکہ مردوں کے متعلق سوال ہے تو فرمایا پھر ان کے والد۔ (یہ روایت ۳۵۶۸۷ پر آ رہی ہے بروایت نسائی)

۳۵۶۵۲..... ابوواقد روایت کرتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منبر کے ستون جنت میں ہیں اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ کو دنیا کی نعمتوں اور حکومت یا آخرت کے درمیان اختیار دیا گیا ہے تو انہوں نے آخرت کو اختیار کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم آپ پر اپنی جان مال قربان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن تمہارے نبی اللہ کے خلیل ہیں۔

رواہ ابونعیم

۳۵۶۵۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی مصاحبت اختیار کی وہ اٹھارہ سال کے تھے جب کہ رسول اللہ ﷺ بیس سال کے وہ ملک شام تجارتی غرض سے جا رہے تھے راستہ میں ایک مقام پر قیام کیا اس جگہ بیری کا درخت تھا رسول اللہ ﷺ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ بحیرا راہب سے ایک بات پوچھنے کے لئے گئے تو راہب نے پوچھا درخت کے سایہ میں کون شخص ہے؟ بتایا وہ محمد بن عبداللہ ہے تو راہب نے کہا اللہ کی قسم یہ نبی ہیں اس درخت کے سایہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بعد محمد ﷺ کے علاوہ کوئی نہیں بیٹھا

اس واقعہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں تصدیق اور یقین بیٹھا دیا جب نبی ﷺ نے نبوت کی اطلاع دی تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیروی شروع کردی۔ (ابونعیم)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت

۳۵۶۵۴...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں ایک دن بیٹھی ہوئی تھی رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل تھا اس وقت میرے والد تشریف لائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاہے یا جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ ایسے شخص کو دیکھے جو جہنم سے آزاد ہے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھے ان کا نام ولادت کے وقت ان کے گھر والوں نے عبداللہ بن عثمان رکھا تھا لیکن ان پر عتیق نام غالب آ گیا۔ (ابو یعلی و ابو نعیم فی المعرفه اس میں صالح بن موسیٰ صلحی ضعیف هیں)

۳۵۶۵۵...... عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر ''عتیق اللہ من النار ہیں'' اسی دن سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔

ترمذی اور کہا یہ غریب ہے اس سند میں اسحاق مذکور ہیں۔ طبرانی حاکم ابن منده

۳۵۶۵۷...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسراء ومعراج کی رات کے بعد صبح کو لوگوں نے اس موضوع پر گفتگو شروع کی کچھ وہ لوگ بھی مرتد ہو گئے جو آپ پر ایمان لائے تھے وہ فتنہ میں مبتلا ہو گئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو اس سے بھی بعید باتوں کی تصدیق کرتا ہوں صبح وشام آسمانی خبر آنے کی تصدیق کرتا ہوں اس وجہ سے ان کا نام صدیق رکھا گیا۔ (ابونعیم اس میں محمد بن کثیر مصیصی اس کو امام احمد نے انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔ (ابن معین نے صدوق کہا ہے نسائی وغیرہ نے کہا لیس بالقوی)

۳۵۶۵۸...... (مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) اس دوران کہ نبی کریم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے ان پر ایک عباء تھا جس کے دونوں اطراف کو لکڑی سے جوڑا گیا اس وقت جبرائیل علیہ السلام آئے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام کہا اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر عباء ہے جس کو سینہ پر لکڑی سے جوڑا گیا فرمایا اے جبرائیل انہوں نے اپنا مال مجھ پر خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے تو کہا ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچا دو اور کہو کہ رب تعالیٰ پوچھ رہا ہے کہ اس فقر کی حالت میں مجھ سے راضی ہیں یا ناراض تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا کیا میں اپنے رب پر ناراض ہوں گا میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

ابو نعیم فی فضائل الصحابه

۳۵۶۵۹...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو اختیار دیا کہ جو نعمت اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کرے یا دنیا کو تو انہوں نے جو اللہ کے پاس ہے اس کو اختیار کیا تو اس بات کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی نے نہیں سمجھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے آپ علیہ السلام نے فرمایا صبر کرو اے ابوبکر مسجد میں کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے میرے علم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کا مجھ پر احسان نہیں۔ (یحییٰ بن سعید الاموی فی مغاریہ)

۳۵۶۶۰...... اسحاق بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا ان کے پاس عائشہ بنت طلحہ بھی تھیں وہ اپنی ماں ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہی تھی میں تجھ سے بہتر ہوں اور میرے باپ تیرے باپ سے بہتر ہیں ماں اس کو ڈانٹنے لگی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا میں تم دونوں کے درمیان فیصلہ کروں؟ انہوں نے کہا ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: انت عتیق اللہ من النار یعنی تم اللہ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو اسی دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا اور طلحہ رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا تم اے طلحہ ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے شہادت کا مرتبہ حاصل کر لیا۔ (ابن مندہ ابن عساکر)

۳۵۶۶۱...... عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیماری شدت اختیار کر گئی تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک شانہ کی ہڈی لے آؤ تا کہ اس پر ابوبکر کے لئے تحریر لکھ دوں تا کہ میرے بعد اس پر اختلاف نہ ہو جب عبدالرحمٰن کھڑے ہوئے تو ارشاد

فرمائی اللہ اور مؤمنین ابوبکر کے بارے میں اختلاف کرنے سے انکار کردیں گے۔(بزار)

۳۵۶۶۲......حبیب بن ابی ثابت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں آپ کے محبوب کون ہے تو فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کہا گیا مردوں کے متعلق سوال ہے تو فرمایا ان کے والد۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۶۶۳......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہا تو رسول اللہ ﷺ نے سن لیا تو غصہ سے سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا ابن ابی قحافہ کہاں ہے۔(ترمذی، ابن عساکر)

اللہ تعالیٰ نے صدیق نام رکھا

۳۵۶۶۴......(مسند ربیعہ) ابوصالح مولیٰ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا مجھ سے ربیعہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام صدیق رکھا ہے۔(مسند فردوس)

۳۵۶۶۵......ام ھانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات کے بعد میں قریش کو معراج کی خبر دینے کے لئے نکلا تو انہوں نے میری تکذیب کی جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تصدیق کی اس دن سے ان کا نام صدیق ہو گیا۔(ابونعیم فی المعرفہ اس میں عبدالاعلی ابن ابی مساور متروک ہے)

۳۵۶۶۶......حسن سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صدقہ لائے آپ نے قبول کرلیا اور کہا یا رسول اللہ میرا صدقہ ہے اللہ کے لئے دوبارہ صدقہ کرنا بھی میرے اوپر لازم ہے اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ لایا اس کو ظاہر کیا اور کہا یا رسول اللہ (ﷺ) میرا صدقہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس اعادہ ہے اے عمر تم نے اپنے کمان میں تانت لگایا ہے جو تم دونوں کے صدقہ میں وہی فرق ہے جو تم دونوں کے کلمہ میں ہے (حلیۃ الاولیاء، ابن کثیر نے کہا اس کی سند جید ہے اور اسکو مرسلات میں سے شمار کیا گیا ہے)

۳۵۶۶۷......(مسند عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ) دیلمی نے مسند فردوس میں کہا ہمیں ابوالمنصور بن خیبروں نے خبر دی ان کو خبر دی ابوبکر احمد بن علی بن ثابت الحاحظ نے ان کو خبر دی ابوالعلاء الواسطی نے ان کو خبر دی احمد بن عمویہ نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن جعفر بن احمد بن لیث نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر ہمدانی نے ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد جیہان نے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن بکر بن السہمی نے ان کو حدیث بیان کی مبارک بن فضالہ نے ان کو حدیث بیان کی ثابت بیانی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۳۵۶۶۸......عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز سے فارغ ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے پوچھا آج کے دن کس نے روزہ رکھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کو روزہ کا خیال نہ رہا اس لئے صبح بغیر روزہ کے ہوں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں رات کو روزہ کی نیت کی تھی اس لئے روزہ سے ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تم میں سے کسی نے کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تو نماز کے بعد یہیں پر ہیں عیادت کیسے کرتے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے رات خبر ملی تھی عبدالرحمٰن بن عوف بیمار ہیں اس لئے میں اس راستہ پر آیا تا کہ صبح کے وقت ان کے حالات معلوم کروں رسول اللہ ﷺ نے پوچھا آج تم میں سے کسی نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے عمر رضی اللہ عنہ کے کہا ہم تو نماز کے بعد سے یہیں ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا ایک سائل تھا عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا وہ لے کر میں نے سائل کو دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں جنت کی بشارت ہو عمر رضی اللہ عنہ نے سانس لیا ہائے جنت تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک کلمہ ہے جس سے: عمر رضی اللہ عنہ راضی ہو گیا ان کا خیال یہ ہے کہ انہوں نے بھی کسی خبر کا ارادہ کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس میں سبقت لے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۶۶۹......حارث سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول

کیا سب سے پہلے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۶۷۰......حسن رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کونماز پڑھانے کا حکم فرمایا میں وہاں موجود تھا نہ غائب تھا نہ مجھے کوئی بیماری لاحق تھی ہم نے اپنی دنیا کے لئے اسی کو پسند کیا جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے دین کے لئے پسند کیا۔

رواہ ابن عساکر

۳۵۶۷۱......(مسند علی رضی اللہ عنہ) عون بن ابی جحیفہ اپنے والد سے وہ علی بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے بارے میں تین مرتبہ منازعت کی اللہ تعالیٰ نے انکار کیا مگر یہ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کیا جائے۔ (ابن النجار)

۳۵۶۷۲......محمد بن کعب قرظی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ معراج سے واپسی پر ذاطوی تک پہنچے تو کہا اے جبرئیل مجھے ان کی تکذیب کا اندیشہ ہے تو جبرائیل نے جواب دیا کہ وہ کیسے جھٹلائیں گے جب کہ ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ (الزبیر ابن نجار)

۳۵۶۷۳......زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا تم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کوئی شعر کہا ہے؟ عرض کیا ہاں فرمایا سناؤ تا کہ میں سنوں تو کہا۔

وثانی اثنین فی المغار المنیف وقد
کاف العدو بہ اذ یصعد الجبل
وکان دف رسول اللہ قد علموا
من البر بہ لم یعدل بہ املا

یعنی وہ دو میں دوسرا تھا جب دونوں غار حراء میں دشمنوں نے ان پر چکر لگایا جب پہاڑ پر چڑھے ہوئے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے لیکن ان سب کو معلوم تھا کہ مرتبہ میں مخلوق میں سے کوئی ان کا برابر نہیں۔

یہ اشعار سن کر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں آپ کے نواجذ ظاہر ہوگئے اور فرمایا تم نے سچ کہا وہ ایسا ہی ہے جیسے تم نے کہا۔ (ابن النجار)

۳۵۶۷۴......یزید بن اصم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا میں بڑا ہوں یا تم؟ تو عرض کیا آپ بڑے ہیں مکرم ہیں البتہ عمر میں میں بڑا ہوں (خلیفہ بن خیاط ابن کثیر نے کہا یہ روایت انتہائی غریب ہے مشہور اسکے خلاف ہے یعنی یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق ہے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ عمر میں آپ سے چھوٹے تھے ابن ابی شیبہ)

۳۵۶۷۵......صلہ بن زفر سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے سامنے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوتا تو فرماتے سابق بالخیر کا تذکرہ ہو رہا ہے سابق کا تذکرہ ہو رہا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب بھی کسی خیر کے کام میں مسابقت ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے آگے بڑھ گئے۔ (طبرانی الاوسط)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گواہی

۳۵۶۷۶......ابوالزنا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین کیا وجہ ہے کہ مہاجرین اور انصار ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم رکھتے ہیں حالانکہ آپ کے مناقب ان سے زیادہ ہیں آپ ان سے پہلے مسلمان ہوئے اور بھی آپ کو سبقت حاصل ہے علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم قریشی ہو تو میرے خیال میں تمہارا تعلق ''عائذہ'' سے ہے اس نے اقرار کیا ہاں فرمایا اگر مؤمن اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ ہوتا تو میں تجھے قتل کر دیتا اگر تو زندہ رہا تو تجھے میری طرف سے تنبیہ ہوگی ارے تیرا ناس ہو کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے چار دفعہ سبقت لے گئے امامت میں سبقت لے گئے امامت کی تقدیم ہجرت کی تقدیم ہے اور غار میں سبقت کی اور ابتداء اسلام میں سبقت ہے ارے تیرا ناس ہو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کی مذمت کی مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔ (خیثمہ ابن عساکر)

رسول اللہ ﷺ کا جنازہ

۳۵۶۷۷.....جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کا انتقال ہوا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ دونوں نماز جنازہ کے لئے حاضر ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علی ابن ابی طالب سے فرمایا آگے بڑھ کر نماز پڑھادیں تو فرمایا آپ خلیفہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے میں آگے نہیں بڑھ سکتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھادی۔(خطیب فی رواہ مالک)

۳۵۶۷۸.....(مسند انس رضی اللہ عنہ) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی وہ سلام کے پھیرنے کے بعد کھڑے ہوئے تھے پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی وہ سلام کے بعد فوراً اس طرح کھڑے ہوئے گویا کہ گرم ریت پر کھڑے ہیں۔

عبد الرزاق

۳۵۶۷۹.....علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے اور مجھ پر ایمان لانے والوں کا اجر وثواب عطا فرمایا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے لے کر قیامت تک اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اجر وثواب عطاء فرمایا مجھ پر ایمان لانے والوں کا میری بعثت سے قیامت تک۔

الدنیوری فی المجالسہ والعشاری فی فضائل الصدیق والخلعی خطیب والدیلمی ابن الجوزی فی الواھیات

۳۵۶۸۰.....علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے آپ کی تقدیم کے لئے تین مرتبہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے انکار کیا (ابوطالب العشاری فی فضائل الصدیق خط وابن الجوزی فی الواھیات ابن عساکر میزان میں کہا یہ باطل ہے)

۳۵۶۸۱.....ابوالوائل سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا آپ خلیفہ نہیں بنے؟ فرمایا نہیں کیونکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے خلیفہ نہیں بنایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کو خیر پر جمع فرمادیتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے بعد لوگوں کو خیر پر متفق فرمادیا۔

ابن ابی عاصم عقیلی وابوالشیخ فی الوصایا العشاری فی فضائل الصدیق بیھقی

۳۵۶۸۲.....حارث علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں نے ابوجہل بن ھشام کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ ﷺ کو ایک طرح کا غمگین پایا جو میں نے آپ کے چہرہ پر محسوس کیا تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آتے ہوئے دیکھا آپ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے چہرہ پر کچھ ناپسندیدگی کے آثار ظاہر تھے جب آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ کا چہرہ کھل گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا ان کو دیکھ کر چہرہ کھلنے سے کیا چیز مانع ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا سب سے پہلے ایمان لایا اور سب سے زیادہ خاموش رہنے والے ہیں اور سب سے زیادہ مناقب والے ہیں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت میں میرے ساتھ غار کی وحشت میں انس پہنچانے والے تھے اس کے بعد قبر میں بھی میرے ساتھ ہوں گے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر خوشی سے میرا چہرہ چمکدار کیسے نہ ہوگا۔(الزوزنی)

۳۵۶۸۳.....علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس امت میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مکرم نبی کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور بلند درجات والے ہیں قرآن کریم کو جمع کرنے کی وجہ سے اور اللہ کے دین کو قائم کرنے کی وجہ سے اس کے ساتھ پہلے سے اسلام پر سبقت حاصل کرنے کے اور دیگر فضائل کی وجہ سے۔(الزوزنی)

۳۵۶۸۴.....ابان بن عثمان الاحمر ابان بن تغلب سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ اپنے آپ کو قبائل کے سامنے پیش کریں یعنی ان سے اپنی حفاظت ونصرت طلب کریں تو آپ علیہ السلام نکلے میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ تھے ہم عرب کی مجالس میں سے ایک مجلس میں گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے پڑھے وہ ہر خیر کے کام میں آگے بڑھنے والے تھے اور وہ نسب جاننے والے شخص تھے جا کر سلام کیا اور پوچھا کس قبیلہ سے تعلق ہے

لوگوں نے بتایا ربیعہ سے پوچھا ربیعہ کی کس شاخ سے تعلق ہے؟ ھام سے یا ھازم سے لوگوں نے بتایا ھامۃ الاعظمی سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کس ھامۃ الاعظمی سے تعلق ہے لوگوں نے بتایا ذھل اکبر سے پوچھا کیا وہ عوف جس کو لوگ وادی کا سب سے قابل شخص بتاتے ہیں اس کا تعلق تمہارے قبیلہ سے ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں پوچھا کیا جساس ابن مرہ جونگرانی کرنے والا پڑوس کی حفاظت کرنے والا ہے اس کا تعلق تمہارے قبیلہ سے ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں کیا بطام بن قیس جو صاحب جھنڈا ہے اور قبیلہ کا سردار ہے اس کا تعلق تم سے ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں کیا حوفزان جو بادشاہوں کا قاتل ہے اور ان کے نفوس چھیننے والا اس کا تعلق تم سے ہے لوگوں نے بتایا نہیں پوچھا مردلف جو یکتا عمامہ کا مالک ہے اس کا تعلق تم سے ہے ان لوگوں نے بتایا نہیں پوچھا کیا کندہ کے بادشاہوں کے ماموں کا تعلق تم سے ہے بتایا نہیں پوچھا لخم کے بادشاہوں سسرال تم میں سے ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا تعلق ذھل اکبر سے نہیں بلکہ ذھل الفر سے ہے تو بنی شیبان کا ایک لڑکا جس کی ابھی داڑھی نکل رہی تھی وہ کھڑا ہوا اور کہا۔

ان علی سا ئلنا ان نساله والعیب لاتعرفه اوتحمله

اے شخص تم نے ہم سے تفصیلات معلوم کیں ہم نے تفصیلات بتلا دی ہیں کوئی چیز ہم نے نہیں چھپائی آپ بتائیں آپ کون ہیں بتایا میں ابوبکر ہوں قریش سے میرا تعلق ہے اس جوان نے کہا بس بس شرافت والے ہو اور ریاست والے جوان نے پوچھا قریش کی کس شاخ سے آپ کا تعلق ہے بتایا ہم ابن مرہ سے جوان نے کہا واللہ تمہیں تو دانت کے درمیان تیر پھینکنے پر قدرت حاصل ہے پوچھا قصی تم ہی میں سے ہے جس نے فہر کے قبائل کو جمع کیا جس کو قریش مجمعا کے نام سے یاد کرتے ہیں کہا نہیں پھر پوچھا ہاشم جو قوم کے لئے ثرید بنایا کرتا تھا جب کہ اہل قحط سالی اور تنگ دستی میں مبتلا تھے ان کا تعلق تم سے ہے بتایا نہیں پھر پوچھا شیبۃ الحمد عبد المطلب جو آسمان پرندہ کو غذاء کھلاتا جس کا چہرہ چاند کی طرح ہے یعنی اندھیری رات میں چمکتا ہے ان کا تعلق تم سے ہے بتایا نہیں پوچھا کیا تمہارا تعلق اہل حجابہ سے ہے فرمایا نہیں پوچھا تمہارا تعلق اہل سقایہ سے ہے بتایا نہیں کیا اہل ندوۃ سے تمہارا تعلق ہے؟ بتایا نہیں پوچھا اہل رفادہ سے تمہارا تعلق ہے بتایا نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا لگام پکڑ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جانا چاہا تو لڑکے نے کہا۔

صادف درء السیل دراء یھضه حینا وحینا لیصدعه تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر وہ ٹھہر جاتا تو اس کو یا رسول اللہ آپ کے بارے میں بتاتا آپ کا تعلق قریش سے ہے رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوبکر آپ کو بہت ہوشیار بدوی سے سابقہ پڑا ہے تو فرمایا ہاں اے ابوالحسن ہر بڑی اہم بات پر مطلع ہونا یہ ایک مستقل مصیبت ہے بلاء بندھی ہوئی ہے گویائی کے ساتھ پھر ہم دوسری مجلس کی طرف جن پر سکینت اور وقار چھایا ہوا تھا گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور پوچھا آپ کہاں کے ہیں بتایا ہمارا تعلق شیبان ثعلبہ سے ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ شریف لوگ ہیں ان میں مفروق بن عمرو، ھانی بن قبیصہ، مثنیٰ بن حارثہ، نعمان بن شریک، مفروق حسن جمال اور فصاحت لسانی کے لحاظ سے ان پر فائق تھا ان کے بالوں کے دو لٹھے تھے جو سینہ پر گرتے تھے اور قوم کی مجلس کے آخر میں بیٹھے ہوئے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہاری تعداد کتنی ہے؟ مفروق نے کہا ہماری تعداد ہزار سے زیادہ ہے ایک ہزار قلت کی وجہ سے شکست نہیں کھاتے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا حفاظت کا نظام کیسا؟ مفروق نے کہا ہم اس کی خاطر مشقت برداشت کرتے ہیں جب کہ ہر قوم کوشش کرتی ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور تمہارے دشمنوں سے لڑائی کا کیا حال ہے؟ مفروق نے کہا ہم مقابلہ کے وقت سخت غضبناک ہوتے ہیں اور ہم غصہ کے وقت سخت مقابلہ کرتے ہیں اور ہم عمدہ گھوڑوں کو اپنی اولاد پر ترجیح دیتے ہیں اسلحہ کو دودھ والی اونٹنی پر اور اللہ کی مدد کبھی ہمیں غالب کرتی ہے اور کبھی ہم مغلوب ہوئے ہیں شاید آپ قریشی بھائی ہیں؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں خبر پہنچی ہے کہ اللہ کا رسول مبعوث ہوا ہے وہ یہ ہیں رسول اللہ آگے بڑھے اور بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ ان پر اپنے کپڑے سے سایہ کئے ہوئے تھے رسول اللہ نے فرمایا میں تمہیں دعوت دیتا ہوں اس کی شہادت دو لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک له، وان محمداً عبدہ ورسوله، اور اس کی دعوت دیتا ہوں مجھے پناہ دو اور میری مدد کرو کیونکہ قریش نے تو اللہ کے حکم کا مقابلہ کیا اور اللہ کے رسول کو جھٹلایا اور باطل کو لے کر حق سے استغناء ظاہر کیا اللہ تعالیٰ ہی غنی اور حمید ہے مفروق بن عمر نے پوچھا آپ کن باتوں کی طرف دعوت دیتے ہیں اے قریشی بھائی اللہ کی

قسم میں نے اس کلام سے عمدہ کلام نہیں سنا رسول اللہ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

قل تعالوا اتل ماحرم ربکم علیکم...... (الی) فتفرق بکم عن سبیله ذالکم وصاکم به لعلکم تتقون

مفروق نے کہا کن باتوں پر عمل کی دعوت دیتے ہیں اے قریشی بھائی؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان اللہ بامر لعدل والاحسان الی قوله لعلکم تذکرون

تو مفروق بن عمرو نے کہا اے قریشی بھائی واللہ تم تو عمدہ اخلاق والے اعمال کی دعوت دیتے ہو اس قوم نے بہتان باندھا جنہوں نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کی مخالفت کی مفروق نے اس بات کو پسند کیا کہ ھانی بن قبیصہ کو بھی اس کلام میں شریک کیا جائے کہا یہ حانی ہمارے شیخ اور آپ ہمارے ساتھی ہیں بھائی نے کہا اے قریشی بھائی میں نے آپ کا کلام سنا ہے میرا خیال یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنا دین چھوڑ کر آپ کی اتباع کی صرف ایک مجلس سے جو اول اور آخری نہیں ہے تو یہ رائے میں لغزرا سے انجام پر قلت نظر ہوگی جلد بازی میں لغزش ہوتی ہے ہمارے علاوہ بھی قوم کے افراد ہیں ایک دم سے ان کو کسی راستے پر باندھ دینا پسندیدہ بات نہیں لیکن آپ بھی لوٹ جائیں ہم بھی لوٹ جاتے ہیں ہم بھی سوچیں آپ بھی سوچیں وہ مثنیٰ کو بھی شریک کرنا چاہتے تھے کہا یہ مثنیٰ بن حارثہ ہے جو ہمارے شیخ ہیں اور ہماری لڑائی کے امور کے ماہر ہیں۔ مثنیٰ بن حارثہ نے کہا اے قریشی بھائی میں نے آپ کی گفتگو سنی ہے میرا بھی وہی جواب ہے جو ھانی بن قبیصہ کا ہے اگر ہم نے اپنا دین چھوڑ کر آپ کا دین اختیار کر لیا تو گویا کہ ہم نے اپنے آپ کو سمامہ اور سمامہ کے دو ضرتین میں اتار دیا رسول اللہ نے پوچھا ضرتان کیا چیز ہے بتایا کسریٰ کی نہر اور عرب کے پانی کا چشمہ جو انہار کسریٰ میں سے ہے اس گناہ کے مرتکب کی مغفرت نہ ہوگی اور اس کا عذر مقبول نہ ہوگا اور عرب کے چشمہ کے قریب ہے اس گناہ کے مرتکب کی مغفرت بھی ہوگی اور اس کا عذر قبول بھی ہوگا ہم ایک معاہدہ پر قائم ہیں نہ کوئی بنا حادثہ واقع کریں گے نہ ہی کسی نئے نئے حادثہ والے کو اپنے ہاں جگہ دیں گے میرے خیال میں جس امر کی آپ دعوت دے رہے ہیں اس بات کو بادشاہ لوگ ناپسند کریں گے اگر آپ اس بات کو پسند کریں کہ ہم آپ کو ٹھکانہ دیں اور آپ کی مدد کریں میاہ عرب کے متصل علاقوں میں تو ہم ایسا کر سکتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا تم نے کوئی برا نہیں کیا جب تم نے سچ بولا اللہ تعالیٰ کے دین کی وہی مدد کر سکتا ہے جو تمام جوانب سے اس کا احاطہ کرے بتلاؤ اگر بہت جلد تمہیں اللہ تعالیٰ زمین اور اس کے مال و دولت کا مالک بنا دے اور ان کی عورتوں کو تمہارے نکاح میں دیدے تو کیا تم اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس کرو گے؟ نعمان بن شریک نے کہا اے اللہ ضرور ہم ایسا کریں رسول اللہ اس نے یہ آیت کی تلاوت کی:

انا ارسلنک شاهدًا ومبشرًا و نذیرًا وداعیا الی اللہ باذنه وسراجًا منیرًا

پھر رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے وہ یہ فرما رہے تھے جاہلیت کے دور میں بھی کیسے اخلاق ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کسی کو مشرف فرمائیں اللہ تعالیٰ بعض کی جنگ کو بعض سے دفع فرماتے ہیں اسی سے ایکدوسرے کو روکتے ہیں پھر ہم اوس اور خزرج کی مجلس میں حاضر ہوئے ہم مجلس ہی میں تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نسب دانی پر خوش ہو رہے تھے (ابن اسحاق نے مبتداء عقیلی، ابونعیم، بیہقی نے اکٹھے دلائل میں خطیب نے متفق میں عقیلی نے کہا اس حدیث کے طویل الفاظ کی کوئی اصل نہیں اور کوئی چیز صحیح سند سے ثابت نہیں مگر بعض باتیں جو واقدی وغیرہ نے مرسلا روایت کی ہے اور واقد عطاء نے ابن خیثم سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ دس سال تک موسم حج میں وفود کے قیام مگاہوں میں جاتے رہے اور حدیث ذکر کی جو ابان بن عثمان کی روایت سے مختلف ہے انہی بیہقی نے کہا کہ حسن بن صاحب نے کہا کہ یہ روایت مجھ سے لکھی ابوحاتم رازی نے، بیہقی نے کہا اس کو روایت کیا ہے محمد بن زکریا غلابی نے وہ متروک ہے شعیب بن واقد سے انہوں نے آبان بن عثمان سے اس کو اسی سند اور معنی کے ساتھ ذکر کیا۔ دوسری مجہول سند کے ساتھ ابان بن تغلب سے مروی ہے انتہیٰ)

۳۵۶۸۵......ابوعطوف جزری نے زھری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کوئی شعر کہا ہے؟ عرض کیا ہاں یارسول اللہ فرمایا کہو تا کہ میں سنوں۔

ثانی اثنین فی الغار النیف وقد
طاف العدو بہ اذیصعد الجبلا
وکان حب رسول اللہ قد علموا
من البریۃ لم یعدل بہ بدلا

یہ شعرسن کررسول اللہ ﷺ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے نواجذ ظاہر ہوئے اور فرمایا تم نے سچ کہا ہے اے حسان وہ ویسا ہی ہے جیسے تم نے بیان کیا (عدی اور دوسری سند سے زہری سے مرسلا منقول ہے اور فرمایا، محمد بن ولید بن ابان کے علاوہ کسی نے متصلا بیان نہیں کیا اور وہ ضعیف ہے حدیث میں سرقہ کے عادی تھے اور کہا یہ متصلا اور مرسلا دونوں طرق سے منکر ہے بلاء اس میں ابوعطوف کی طرف سے ہے۔

ذخیرۃ الالفاظ: ۱۴۹۲

۳۵۶۸۶..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا پھر ارشاد فرمایا کہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے کیونکہ میرے علم میں صحبت اور مال کے ذریعہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ مجھے فائدہ پہنچانے والا کوئی نہیں بعض راویوں نے یہ روایت کی ہے کہ تمام دروازے بند کردو سوائے میرے خلیل کے دروازے کے کیونکہ میں دوسرے دروازوں پر ظلمت اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے پرنور دیکھا ہے تو آخر کا جملہ ان پر پہلے جملہ سے زیادہ بھاری تھا۔ (عدی)

۳۵۶۸۷..... انس سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ آپ کے نزدیک سب سے محبوب کون ہیں، تو آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھا مردوں میں کون ہیں فرمایا پھر ان کے والد۔ (نسائی)

۳۵۶۸۸..... ابوالبختری طائی سے مروی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے ساتھ کون ہجرت کرے گا بتایا ابوبکر وہ آپکے بعد آپ کی امت کے امور کا ذمہ دار بھی ہوگا وہ امت کے افضل اور ارفع بھی ہیں۔ (ابن عساکر نے روایت کرکے کہا غریب جدا اس روایت کے علاوہ ان سے کوئی روایت نہیں)

۳۵۶۸۹..... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ آج تم میں کون روزہ دار ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں پوچھا آج تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں نے پوچھا آج تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو ارشاد فرمایا تمہارے لئے جنت واجب ہوچکی ہے۔ (ابن النجار)

۳۵۶۹۰..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) محمد بن عقیل سے روایت ہے کہ علی ابن ابی طالب نے ہمیں خطبہ دیا اس میں فرمایا اے لوگو! مجھے بتاؤ تم سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے بتایا آپ اے امیر المؤمنین! میں تو جس سے بھی مقابلہ کرتا ہوں اس کے آدھا ہوتا ہوں لیکن تم بتاؤ سب سے بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ابوبکر ہیں غزوۂ بدر کے دن ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک چھپر بنایا ہم نے کہا آپ علیہ السلام کے ساتھ کون ہوگا تا کہ کوئی مشرک آپ کی طرف نہ بڑھ سکے اللہ کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی آپ کے سب سے زیادہ قریب تھے رسول اللہ ﷺ کے سر پر ننگی تلوار لے کر کھڑے رہے جب بھی کوئی آپ علیہ السلام کی طرف بڑھتا ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرف بڑھتے یہی لوگوں میں سب سے بہادر ہیں میں نے دیکھا کہ قریش رسول اللہ ﷺ کو پکڑ لیتے کوئی مارتا کوئی منہ کے بل گراتا اور کہتے تم نے ہی تمام معبودوں کو ایک معبود قرار دیا اللہ کی قسم ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ان کے قریب نہ جاتا وہ کسی کو مارتے کسی کو دھکا دیتے اور کسی کو گراتے اور کہتے کہ تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے پھر علی رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھا کر رونا شروع کیا یہاں تک داڑھی تر ہوگئی پھر فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ مؤمن آل فرعون بہتر تھا یا ابوبکر رضی اللہ عنہ قوم نے کوئی جواب نہیں دیا پوچھا کیا تم کوئی جواب نہیں دو گے پھر خود ہی فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ایک گھڑی آل مؤمن کے مثل سے بہتر ہے وہ شخص تو ایمان کو چھپاتا تھا اور یہ ابوبکر اپنے ایمان کا اعلان کرتا ہے۔ (البزار)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عبادت

۳۵۶۹۱...... (مسند الصدیق) ابوبکر بن حفص سے روایت ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ گرمی کے زمانہ میں روزہ رکھتے اور سردی کے زمانے میں افطار کرتے تھے۔ (احمد بن الزھد)

۳۵۶۹۲...... مجاھد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے گویا کہ لکڑی ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے تھے یہ نماز میں خشوع ہے۔ (ابن سعد ابن ابی شیبۃ)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ

۳۵۶۹۳...... مسند الصدیق'' محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ مجھے معلوم نہیں کسی نے کھانا کھا کر قصداً اقے کر دیا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ان کے پاس کھانا لایا گیا اس کو تناول فرمایا پھر کہا گیا کہ یہ ابن النعیمان لایا ہے فرمایا تم مجھے ابن النعیمان کی کہانت کا کھانا کھلاتے ہو پھر منہ میں ہاتھ داخل کر کے الٹی کر دی۔ (احمد فی الزھد)

۳۵۶۹۴...... زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا دودھ پیا ان کو علم نہیں تھا پھر جب ان کو بتلایا گیا تو انہوں نے قے کر دی۔

رواہ ابو نعیم

۳۵۶۹۵...... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ؟ کا ایک غلام تھا جو کھانے کا سامان لایا کرتا تھا ایک رات کچھ کھانا لایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک لقمہ کھایا تو غلام نے کہا کیا وجہ ہے کہ آپ ہر رات مجھ سے پوچھتے ہیں اور آج رات نہیں پوچھ رہے ہیں؟ فرمایا مجھے اس پر بھوک نے مجبور کیا ہے یہ کھانا کہاں سے لایا بتایا جاہلیت کے دور میں ایک قوم تھی میرا گذر ہوا میں نے ان کے لئے تعویذ کیا انہوں نے مجھ سے اجرت دینے کا وعدہ کر لیا تھا آج پھر میرا ان پر گذر ہوا تو ان کی ایک شادی تھی تو انہوں نے مجھے کھانا دیا ہے فرمایا تیرا ناس ہو قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا پھر اپنا ہاتھ حلق میں داخل کیا اور قئی کرنے کی کوشش کی لیکن نکل نہیں رہا تھا تو ان کو بتایا گیا کہ پانی کے بغیر یہ نہیں نکلے گا تو پانی کا پیالہ منگوایا تو پانی پیتا رہا اور قئی کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو پھینک دیا ان سے کہا گیا کیا یہ سب کچھ اس لقمہ کی خاطر کیا ہے تو فرمایا اس کو نکالنے کے لئے جان بھی چلی جاتی تب بھی نکال کر ہی رہتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہر جسم کا جو حصہ حرام سے پرورش پائے وہ آگ میں جلنے کا زیادہ حقدار ہے مجھے خطرہ لاحق ہوا کہیں ایسا نہ ہو میرے جسم کا کوئی حصہ اس لقمہ سے پرورش پائے۔

الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء والدینوری فی المجالسۃ

۳۵۶۹۶...... زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان کے پاس غلام کھانا لے کر آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لقمہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اس کو کھایا پھر پوچھا کہاں سے لایا بتایا میں جاہلیت میں ایک قوم کا غلام تھا انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آج وہ کھانا مجھے دیا ہے تو فرمایا میرے خیال میں تم نے مجھے وہ کھانا کھلایا ہے جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے پھر حلق میں انگلی داخل کر کے قے کر دی پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حرام غذا سے گوشت کا جو ٹکڑا پرورش پائے آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ (بیہقی)

۳۵۶۹۷...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے اور وہ صحابہ میں سے تھے وہ بدصورت تھے ان کے پاس ابن نعمان کی ایک قوم آئی اور کہا تمہارے پاس عورت کے بارے میں کوئی منتر ہے کہ اس کا علوق نہیں ٹھہرتا؟ کہاہاں ہے پوچھا کیا ہے؟ بتایا یہ منتر ہے۔

ایها الرحم العقوق صه لد اها وفوق وتحرم من العروق یا لیتها فی الرحم العقوق، لعلها تعلق اوتفیق

لوگوں نے اس کو کچھ بکریاں دیں تو اس کا بعض حصہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کھایا جب فارغ

ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور قئی کر دی پھر فرمایا تم میں سے کوئی کھانے کی چیز لاتا ہے بتاتا بھی نہیں کہاں سے لایا۔ (البغوی، ابن کثیر نے کہا اس کی سند عمدہ اور حسن ہے)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خوف خدا

۳۵۶۹۸......مسند الصدیق ''حسن سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے درخت پر ایک پرندہ کو دیکھا کہا اے پرندہ تجھے مبارک ہو پھل کھاتا ہے درخت پر بیٹھتا ہے کاش کہ میں ایک پھل ہوتا کوئی پرندہ اس کو اچک لیتا۔ (ابن المبارک، بیہقی)

۳۵۶۹۹......ضحاک سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک پرندہ کو درخت پر بیٹھا ہوا دیکھا فرمایا تجھے مبارک ہو اے چڑیا واللہ کاش کے میں بھی تیری طرح ہوتا درخت پر بیٹھتا ہے پھل کھاتا ہے پھر اڑ جاتا ہے تجھ پر نہ حساب ہے نہ عذاب کاش کہ میں ایک درخت ہوتا راستہ کے کنارے پر مجھے پر اونٹ گذرتا مجھا اپنے منہ میں داخل کرتا خوب چباتا پھر مجھے ہضم کر لیتا پھر مجھے مینگنی بنا کر نکال دیتا میں انسان نہ ہوتا۔

هناد، بيهقي

۳۵۷۰۰......ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کاش میں کسی مؤمن کے جسم کا ایک بال ہوتا۔ (احمد فی الزھد)

۳۵۷۰۱......معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک باغ میں داخل ہوئے تو ایک چھوٹے سے پرندہ کو ایک درخت کے سایہ میں دیکھا ایک سانس لیا اور کہا تجھے بشارت ہو اے پرندے تو درختوں کا پھل کھاتا ہے، درختوں کے سائے میں بیٹھتا ہے اور بغیر حساب کے اڑ جاتا ہے اے کاش کہ ابوبکر تیری طرح ہوتا۔ (ابواحمد، حاکم)

۳۵۷۰۲......قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کاش میں ایک سبز گھاس ہوتا اور مجھے جانور کھا جاتا۔

ابن سعد

۳۵۷۰۳......ضحاک بن مزاحم سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک پرندہ کو دیکھ کر فرمایا اے پرندے! تمہیں مبارک ہو تو درختوں کا پھل کھاتا ہے اور درختوں پر اڑتا ہے نہ تجھ پر حساب ہے نہ عذاب واللہ میری تو تمنا یہ ہے کاش کہ میں ایک مینڈھا ہوتا گھر والے اس کو خوب موٹا کرتے اور جب میں بڑا ہوتا اور خوب موٹا ہوتا تو اسوقت مجھے ذبح کرتے پھر بعض حصہ کو بھونتے اور بعض کو پکاتے پھر مجھے کھا کر گندگی بنا کر باغ میں ڈال دیتے کاش میں انسان ہی پیدا نہ ہوتا۔ (ابن فتحویہ فی الوجل)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اخلاق وعادات

۳۵۷۰۴......(مسند الصدیق) اصمعی سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی جاتی تو کہتے اے اللہ میرے نفس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور میں اپنے نفس کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اے اللہ یہ میرے نفس کے متعلق جو گمان کر رہے ہیں ان کو خیر بنا دے اور یہ میرے جن نقائص کو نہیں جانتے ان کو معاف فرما دے اور یہ جو کچھ میری تعریف میں کہہ رہے ہیں ان پر میرا مواخذہ نہ فرما۔

العسكري في المواعظ ابن عساكر

۳۵۷۰۵......یزید بن اصم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا میں بڑا ہوں یا آپ بڑے ہیں؟ فرمایا آپ بڑے ہیں اور مکرم ہیں البتہ میں زیادہ عمر رسیدہ ہوں آپ سے۔ (احمد فی تاریخہ وخلیفہ بن خیاط، ابن عساکر، ابن کثیر نے کہا مرسل ہے، بہت غریب ہے)

۳۵۷۰۶......انیسہ سے روایت ہے کہ ہم محلے کی بچیاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنی بکریاں لاتیں وہ فرماتے میں تمہارے لئے ابن عفراء کی طرح دودھ دھو کر دوں گا۔ ابن سعد

۳۵۷۰۷.....اسلم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے خریدا میں یہ وہ سال ہے جس میں اشعث بن قیس کو قیدی بنا کر لایا گیا میں ان کو لوہے کی زنجیر میں جکڑا ہوا دیکھ رہا تھا وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کرر ہا تھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سن لیا میں نے سن لیا آخری مرتبہ اشعث بن قیس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے خلیفۃ الرسول مجھے اپنی جنگوں کے لئے زندہ چھوڑ دیں اور اپنی بہن میرے نکاح میں دے دی چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان پر احسان فرمایا اور اپنی بہن ام فروہ کو ان کے نکاح میں دے دیا۔ابن سعد

۳۵۷۰۸.....ابن الاعرابی نے کہا کہ ایک بدوی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور کہا آپ خلیفۃ الرسول ہیں؟ فرمایا نہیں پوچھا پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا ان کی جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں ان کے بعد۔رواہ ابن عساکر

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات

۳۵۷۰۹.....(مسند الصدیق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بیعت سے تمثل کیا جب کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب تھا۔

ابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامٰی عصمة للارامل

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہے۔(ابن ابی شیبة، احمد و ابن سعد)

۳۵۷۱۰.....عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے یہ شعر پڑھا: و ابیض یستسقی الغمام بوجهه: تمال الیتا فی عصمة للد رامل ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا کہ بلکہ موت کی سختی کا سچا وقت قریب آچکا ہے جس سے تو گھبراتا تھا اس روایت میں لفظ حق الموت پر مقدم کیا۔(ابن سعد و ابوعبید فی فضائل القرآن و ابن منذر اور ذکر کیا قرات مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ اس میں رائے زنی نہیں ہوسکتی)

۳۵۷۱۱.....حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں مرض الموت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کو سلام کیا فرمایا میں نے دنیا کو آتے ہوئے دیکھا ہے ابھی آئی نہیں وہ آنے ہی والی ہے تم ریشم کے پردے لٹکاؤ گے ریشمی غلاف اور ازری صوف کے بستر پر سونے سے تمہیں تکلیف ہوگی گویا کہ تم میں سے کوئی سعدان کے کانٹے پر سو رہا ہو اللہ کی قسم تم میں سے کسی کو پیش کیا جائے اور بغیر حد کے اس کی گردن ماردی جائے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اس سے کہ وہ دنیا کے زعفران میں تیرے(طبرانی، حلیہ یہ مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ یہ آئندہ کی پیش گوئی ہے)

۳۵۷۱۲.....عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جب موت کا وقت قریب ہوا پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ بتایا گیا پیر کا دن ہے فرمایا رات کو میرا انتقال ہوجائے تو دفن کے لئے صبح ہونے کا انتظار نہ کرنا کیونکہ رات و دن میں وہ مجھے زیادہ محبوب ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو۔(احمد)

۳۵۷۱۳.....عبادہ بن نسی سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میرے ان دونوں کپڑوں کو دھوکر ان میں کفن دینا کیونکہ تمہارے والد کا قبر میں دو حال میں سے ایک ہوگا یا تو عمدہ لباس پہنایا جائے گا یا بری طرح لباس اتار لیا جائے گا۔(احمد فی الزهد)

۳۵۷۱۴.....ابوالسفر سے روایت ہے کہ کچھ لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیماری میں عیادت کیلئے آئے انہوں نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ کیا طبیب نہ بلالیں جو آپ کا علاج کرے؟ فرمایا ڈاکٹر نے آکر مجھے دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا کیا بتایا؟ فرمایا اس نے کہا ہے انی فعال لما ارید۔

ابن سعد، ابن ابی شیبة، احمد فی الزهد، حلیة و هناد

۳۵۷۱۵......عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا ان کے مرض موت میں فرمایا میں نے تمہارے لئے اپنے بعد ایک عہد نامہ لکھدیا ہے اور تمہارے امور کے لئے اپنے بعد ایسے شخص کو منتخب کیا ہے جو میرے گمان کے مطابق تم میں سب سے بہتر ہے تم میں سے ہر ایک اپنی ناک پھولائیگا اس امید پر کہ معاملہ اس کے سپرد ہوگا میں نے دنیا کو آتے ہوئے دیکھا ہے لیکن ابھی تک آئی نہیں آنے والی ہے تم اپنے گھروں میں ریشم کے پردے لٹکاؤگے اور دیباج کے غلاف اور تمہیں ازری اون کا بستر تکلیف پہنچائے گا تم میں سے کسی کی گردن بغیر حد کے ماردی جائے یہ اس کے حق میں بہتر ہوگا اس سے کہ وہ دنیا کے زعفران میں تیرے۔ (عقیلی، طبرانی، حلیۃ)

۳۵۷۱۶......قتادہ، حسن، ابی قلابہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے پانچویں حصہ کی وصیت کی اور فرمایا کہ کیا میں اس پر راضی نہ ہوں جس پر اللہ غنائم میں سے اپنے لئے حصہ پر راضی ہوا پھر یہ آیت تلاوت کی۔

دوسرے لفظ میں ہے کہ میں اپنے مال سے اتنا حصہ لوں جتنا اللہ تعالیٰ نے مال فئی میں سے لیا ہے۔

عبد الرزاق، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، بیھقی

۳۵۷۱۷......عبدالرحمٰن بن سابط زبید بن حارث اور مجاھد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جب وفات کا وقت قریب ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے عمر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا جان لو اللہ کے لئے کچھ عمل دن کے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو رات میں قبول نہیں فرماتے اور کچھ عمل رات کے ہیں ان کو دن میں قبول نہیں فرماتے وہ نفل کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ فرض ادا کرے قیامت کے دن جن لوگوں کے میزان عمل وزنی ہوگا وہ دنیا میں حق کی اتباع سے ہوگا اور ان پر بھاری ہونے کی وجہ سے ہوگا اور میزان کا حق ہے کہ جب اس پر حق رکھا جائے تو بھاری ہوجائے اور جنکے ترازوں ہلکے ہونگے وہ ان کے باطل کی اتباع کی وجہ سے ہوگا اور ترازو کے ان پر ہلکا ہونے کی وجہ سے ہوگا اور ترازو کا حق ہے وہ ہلکا ہو جب اس پر باطل رکھا جائے اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کا تذکرہ فرمایا ہے ان کا تذکرہ ان کے اعمال حسنہ اور برائیوں سے درگذر کرنے کی وجہ سے ہے جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو یہی تو مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ میں ان سے مل سکوں گا اور اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کا تذکرہ فرمایا ان کے برے اعمال کا تذکرہ فرمایا اور ان پر رد فرمایا اچھی طرح رد کرنا جب میں ان کو یاد کرتا ہوں تو مجھے یہی اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ان کی طرح نہ ہوجاؤ اللہ تعالیٰ نے آیت رحمت اور آیت عذاب کو ذکر فرمایا تا کہ بندہ اللہ کی رحمت کی طرف رغبت کرے اور اللہ کے عذاب سے خوف کھائے اللہ تعالیٰ سے ناحق تمنا نہ کرے اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اور اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالے اگر آپ نے میری وصیت یاد کرلی تو موت سے زیادہ کوئی غائب چیز تجھے محبوب نہ ہوگی وہ موت تجھ کو آنے والی ہے اور اگر آپ نے میری وصیت کو ضائع کردیا تو کوئی غائب چیز موت سے زیادہ مبغوض نہ ہوگی اور آپ موت کو عاجز نہیں کرسکتے۔

ابن المبارک، ابن ابی شیبة، هناد، ابن جریر، حلیة الا ولیاء

۳۵۷۱۸......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو موت حاضر ہوئی تو میں نے کہا۔

لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی
اذاحشرجت یوماوضاق بها الصدر

تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اے بیٹی اس طرح مت کہو:

اور فرمایا کہ میرے ان دونوں کپڑوں کو لے لو ان کو دھولو پھر ان میں مجھے کفن دو اور زندہ لوگ نئے کپڑوں کے مردوں سے زیادہ حقدار ہیں یہ تو پیپ وغیرہ کے لئے ہے۔ (احمد فی الزھد وابن سعد وابو العباس ابن محمد بن عبد الرحمن الدغولی فی معجم الصحابه، بیھقی)

۳۵۷۱۹......عبداللہ بن شداد اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب ہوا تو اسماء بنت عمیس کو وصیت کی کہ وہ غسل دے وہ روزہ کی حالت میں تھی ان سے وعدہ لیا کہ ضرور افطار کرلو کیونکہ غسل میں تمہارے لئے زیادہ اجر ہے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبة والمروزی فی الجنائز

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وصیت

۳۵۷۲۰......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں فرمایا کہ دیکھو خلافت کے بعد سے میری ملک میں جو مال آیا ہے اس کو میرے بعد کے خلیفہ کے پاس بھیج دینا جب ان کا انتقال ہوا تو ہم دیکھا ایک غلام ہے جو پریشان حال تھا ایک بچہ کو اٹھایا ہوا تھا اور ایک اونٹ تھا جس پر پانی لایا کرتا تھا ہم نے دونوں کو عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے اپنے بعد آنے والوں کو بہت زیادہ مشقت میں ڈال دیا۔(ابن سعد، ابن ابی شیبہ وابوعوانہ وبیہقی)

۳۵۷۲۱......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مرض بڑھ گیا تو فلاں فلاں آئے اور کہا اے خلیفۃ الرسول آپ کل کو اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دینگے وہ یہ کہ آپ نے ابن الخطاب کو ہم خلیفہ مقرر کر دیا فرمایا کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈراتے ہو میں نے تو امت پر ان میں سب سے بہتر شخص کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔(ابن سعد، بیہقی)

۳۵۷۲۲......یوسف بن محمد سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض موت میں وصیت کی اور عثمان غنی سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ عہد نامہ ہے جس کو ابوبکر بن ابی قحافہ نے دنیا سے جانے کے آخری وقت اور آخرت میں داخل ہونے کے اول وقت میں لکھوایا جس وقت جھوٹا شخص بھی سچ بولتا ہے اور خیانت کرنے والا بھی حق ادا کر دیتا ہے اور کافر ایمان لے آتا ہے یہ کہ میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب کو خلیفہ مقرر کر دیا اگر وہ انصاف قائم کرے یہ میرا ان کے متعلق گمان اور امید ہے اور اگر اسکو بدل دے اور ظلم کرنے لگے تو مجھے علم غیب حاصل نہیں ہر شخص سے اسی کا سوال ہوگا جو اس نے ارتکاب کیا آیت ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون(بیہقی)

۳۵۷۲۳......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیماری بڑھ گئی میں اس پر روئی ان پر بیہوشی طاری ہوئی تو میں نے کہا۔

من لایزال دمعه مقنعا　　　فانه من دفعه مدفوف

جس کا آنسو نہ تھمے قناعت کرے تو اس کے دور کرنے سے تھم جائے گا پھر ان کو افاقہ ہوا تو فرمایا اے بیٹی بات ایسی نہیں جیسے تم نے کہا:

لکن جاء ت سکرة الموت بالحق ذلک ماکنت منه تحید

پوچھا رسول اللہ ﷺ نے کس دن وفات پائی بتایا پیر کے دن پوچھا آج کونسا دن ہے بتایا پیر کا دن فرمایا مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ میرے اور اللہ سے ملاقات کے درمیان ایک ہی رات حائل ہے تو منگل کی رات کو انتقال فرمایا پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا میں نے کہا تین معمولی کپڑوں میں جو نئے سفید رنگ کے تھے اس میں قمیص عمامہ نہیں تھا پھر فرمایا میرے کپڑے کو دھلو اس میں زعفرانی رنگ لگا ہوا ہے اس کے ساتھ دو نئے کپڑے اور ملالو میں نے کہا یہ کپڑا پرانا ہے تو فرمایا زندہ لوگ نیا کپڑا پہننے کے مردوں سے زیادہ حقدار ہیں یہ کفن تو پیپ لہو کے لئے ہے(ابویعلی وابونعیم والدغولی، بیہقی اور مالک نے تکفین کا قصہ بھی نقل کیا ہے)

۳۵۷۲۴......عطاء سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی اسماء بنت عمیس کو وصیت کی کہ وہ غسل دے اگر وہ اکیلی نہ دے سکے تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مدد لے۔(ابن سعد والمروزی فی الجنائز)

۳۵۷۲۵......عروہ اور قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی کہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا جائے جب ان کی وفات ہوئی تو ان کے لئے قبر کھودی گئی ان کے سر کو رسول اللہ ﷺ کے کندھے کے برابر میں رکھا گیا اور لحد رسول اللہ ﷺ کی قبر کے ساتھ ملائی گئی اور وہاں دفن کیا گیا۔(ابن سعد)

۳۵۷۲۶......ابن شہاب سے روایت ہے کہ ابوبکر اور حارث بن کلدہ خلیفہ خزیرہ چربی اور آٹے کا سوپ کھا رہے تھے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کیا گیا تو ابن شہاب رضی اللہ عنہ نے اے خلیفہ رسول ہاتھ اٹھالیں اللہ کی قسم اس میں زہر ہے ہم اور آپ ایک ہی دن میں مریں گے راوی نے کہا

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا دونوں مسلسل بیمار ہے یہاں تک کہ سال کے آخر میں دونوں رکھٹے انتقال کر گئے۔(ابن سعد ابن اسنی وابونعیم ایک ساتھ طب میں، ابن کثیر نے کہا اس کی نسبت زھری کی طرح صحیح ہے اس کے مرسلات اس جیسے میں صحت کی انتہاء ہے)

۳۵۷۲۷......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہے وہ غمگین رہے ان کا جسم گھلتا رہا یہاں تک انتقال ہوگیا۔(سیف بن عمر)

۳۵۷۲۸......زیاد بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب رسول اللہ ﷺ کی وفات پر غم ہے۔(سیف)

۳۵۷۲۹......ابوطاہر محمد بن موسیٰ بن محمد بن عطاء مقدسی عبدالجلیل مری سے وحبہ عرنی سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ انہیں ہاتھوں سے غسل دے جس سے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا گیا جب رسول اللہ ﷺ کو چار پائی پر رکھا گیا تو انہوں نے کمرہ میں داخل ہونے کی اجازت چاہی علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں تو میں نے دیکھا کہ دروازہ کھولا گیا اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے سنا کہ حبیب کو حبیب کے پاس داخل کرو کیونکہ حبیب اپنے حبیب کے دیدار کا مشتاق ہے۔(ابن عساکر نے نقل کر کے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے ابوطاہر کذاب ہے عبدالجلیل مجہول ہے یزید رقاشی سے)

موت کے وقت پڑھنے کے کلمات

۳۵۷۳۰......سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب ہوا ان کے پاس چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم داخل ہوئے اور عرض کیا اے خلیفۃ الرسول (ﷺ)! ہمیں کچھ توشہ دیدیں کیونکہ ہم آپ کی حالت کو دیکھ رہے ہیں تو فرمایا چند کلمات ہیں جن کو صبح وشام کہنے والے کی روح افق میں ہوگی پوچھا افق میں کیا چیز ہے فرمایا ایک صحن ہے عرش کے نیچے اس میں باغ درخت اور نہریں ہیں جن کو روزانہ ہزار رحمت ڈھانپتی ہے یا کیا سو رحمتیں جو موت کے وقت یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس مکان تک پہنچائے گا۔

اللّٰھم انک ابتدات الخلق بلا حاجة بک الیھم فجعلتم فر یقین فر یقا اللنعیم وفر یقا للسعیر فا جعلنی للنعیم ولا تجعلنی للسعیر اللّٰھم انک خلفت الخلق فر قا ومیز تھم قبل ان تخلقھم فجعلت منھم شقیا وسعید اوغو یاور سیدا فلاتشقینی بما صیک اللّٰھم انک علمت ما تکسب کل نفس قبل ان تخلقھا فلا محیص لھا مما علمت فا جعلنی ممن تستعملہ بطا عتک اللّٰھم ان احد الا یشاء حتی تشاء فا جعل مشیتک لی ان اشاء ما یقر بی الیک اللّٰھم انک قدرت حر کات العباد فلا یتحر ک شئ الا باذنک فاجعل حر کاتی فی تقراک اللّٰھم انک خلقت الخیر والشر وجعلت لکل واحد منھما عاملا یعمل بہ فا جعلنی من خیر القسمین اللّٰھم انک خلقت الجنة والنار وجلعت لکل واحد منھما اھلا فا جعلنی من سکان جنتک اللّٰھم انک اردت بقوم الھدی وشرحت صدورھم واردت بقوم الضلالة وضیقت صدور ھم فاشرح صدری للا یمان وزینہ فی قلبی اللّٰھم انک دبرت الا مور فجعلت مصبرھا الیک فا حینی بعد الموت حیاة طیبة وقر بی الیک زلفی اللّٰھم من اصبح وامسی ثقتہ ورجاء ہ غیرک فانت ثقتی.

ورجائی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سب کچھ کتاب اللہ کا مضمون ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الدعاء

ترجمہ:......اے اللہ آپ نے مخلوق کو پیدا فرمایا آپ کو پیدا کرنے کی ضرورت نہیں تھی آپ نے ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک فریق

کو جنت کے لئے ایک فریق کو جہنم کے لئے اے اللہ مجھے جنتی فریق میں سے بنادے جہنم کے فریق میں سے نہ بنا اے اللہ آپ نے مخلوق کو فرقوں میں تقسیم فرمایا اور مخلوق سے پہلے ہی انکو تقسیم کیا تھا ان نیک بخت ہدایت یافتہ بنایا اے اللہ مجھے اپنے گناہوں کی وجہ سے بد بخت نہ بنا، اے اللہ آپ تخلیق سے پہلے ہی ہر شخص کے اعمال سے واقف ہیں آپ کے علم سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو آپ کی طاعت پر عمل کرنے والے ہیں اے اللہ کوئی شخص آپ کی چاہت کے خلاف چاہت نہیں رکھ سکتا ہے اب آپ میرے بارے میں اپنی مشیت اعمال کی کردے جو مجھے آپ کے قریب کردے اے اللہ آپ نے بندوں کے حرکات کو مقدر فرمایا ہے آپ کی اجازت کے بغیر کوئی چیز حرکت نہیں کرسکتی میری حرکات کو آپ کے تقوی کے مطابق بنادے اے اللہ آپ نے خیر وشر کو پیدا فرمایا ہے اور ہر ایک پر عمل کرنے والا بھی بنایا ہے اے اللہ آپ مجھے دونوں میں سے خیر پر عمل کرنے والا بنادے اے اللہ آپ نے جنت وجہنم کو پیدا فرمایا ہے اور ہر ایک کے اہل بھی بنایا ہے مجھے جنت کے باسی بنادے اے اللہ آپ کچھ لوگوں کے ساتھ ہدایت کا ارادہ فرماتے ہیں اور ان کے لئے شرح صدر بھی فرماتے ہیں اور ایک قوم کے ساتھ گمراہی کا ارادہ فرمایا ان کے لئے ان کا سینہ تنگ بھی فرمادیا اے اللہ میرے سینہ کو ایمان کے لئے کھول دے اور اس کو میرے دل میں مزین کردے اے اللہ آپ نے امور کی تدبیر فرمایا اور انجام سب کا آپ کے پاس ہے مجھے موت کے بعد حیاۃ طیبہ نصیب فرما اور مجھے اپنے پاس مرتبہ اور مقام نصیب فرما۔ اے اللہ کچھ لوگوں کے اعتماد اور امید آپ کے غیر پر ہے لیکن آپ ہی پر میرا اعتماد اور امید ہے **لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم۔**

۳۵۷۳۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دفن میں حاضر ہوا ان کی قبر میں عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، طلحہ بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر اترے ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بھی اترنا چاہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کافی ہیں۔ ابن سعد

۳۵۷۳۲...... ابوبکر بن حفص بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں وہ اے ہچکیاں لے رہے تھے۔ جیسے مرد لیتے ہیں ان کا سر میری گود میں تھا میں نے یہ شعر پڑھا:

لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی
اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر

تیری زندگی کی قسم جوان کو مال فائدہ نہیں دیتا جب کسی دن ان پر غرغرہ کا وقت آجائے اور ان کا سینہ تنگ ہونے لگے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غصہ سے میری طرف دیکھا ایسا نہیں ہے اے ام المؤمنین! **ولکن جاءت سکرۃ الموت بالحق** یعنی آئی وہ موت کی بیہوشی تحقیق جس سے تو ملتا رہتا ہے میں نے تمہیں ایک باغ ھبہ کیا تھا مجھے اس سے دل میں کچھ اضطراب ہے اس لئے اس کو میری میراث میں شامل کردیں میں نے کہا ہاں اس کو میں نے واپس کردیا جب ہم مسلمانوں کے امور کے ذمہ دار ہوئے ہم نے ان کا کوئی درھم ودینار نہیں کھایا ہم اپنے پیٹ میں ان کا بچا ہوا کھانا ہی ڈالا ہے اور کھردرا لباس پہنا اپنے جسم پر ہمارے پاس مسلمانوں کی غنیمت میں سوائے اس حبشی غلام اور پانی لانے کے اونٹ اور بھئی ہوئی چادر کے کوئی چھوٹی بڑی چیز نہیں ہے جب میرا انتقال ہوجائے ان کو عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج کر مجھے بری کردینا میں نے ایسا ہی کیا جب قاصد سامان لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو وہ رو پڑے حتیٰ کہ ان کے آنسو زمین پر بہنے لگے اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے انہوں نے اپنے بعد کے خلفاء کو تھکا دیا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے تو اپنے بعد کے خلفاء کو تھکا دیا پھر فرمایا اے غلام انکو اٹھا لو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سبحان اللہ کہا آپ ابوبکر کے گھر والوں کا ایک حبشی غلام اور پانی لانے کے لئے اونٹ ایک پرانی چادر جس کی قیمت پانچ درہم ہیں لیتے ہو پوچھا آپ کا کیا حکم ہے فرمایا ان کو واپس کردیں ابوبکر کے گھر والوں کو تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو حق دیکر بھیجا ایسا نہ ہوگا یا ایسا ہی کوئی قسم کھا کر کہا میری سلطنت میں ایسا ہرگز نہ ہوگا ابوبکر رضی اللہ عنہ موت کے وقت انہیں نکالیں میں ان کے گھر والوں پر ان کو واپس کروں موت اس سے زیادہ قریب ہے۔ ابن سعد

۳۵۷۳۳......(مسند حویطب بن عبدالعزی) عبدالرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمرہ سے واپس آیا تو میرے گھر والوں نے کہا آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی موت کا علم ہے میں سفر کے کپڑوں میں ہی ان کے پاس حاضر ہوا اور انہیں بیماری کی حالت میں پایا میں نے سلام کیا تو انہوں نے وعلیکم السلام کہا اور ان کی آنکھیں ڈبڈبا رہی تھیں میں نے کہا اے خلیفہ رسول آپ

نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور غار ثور کے ساتھی ہیں اور سچی ہجرت کی اور عمدہ نصرت کی اور مسلمانوں پر حکومت ملی تو ان کی صحبت کو عمدہ طریقہ سے ٹمٹمایا ان پر اچھی حکومت کی پوچھا میں نے اچھائی کام کیا؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا اس پر اللہ کا شکر گذار ہوں اور میں جانتا ہوں کہ اس کے باوجود استغفار سے کوئی چیز مانع نہیں میں ابھی ان کے پاس سے نکلا ہی نہ تھا ان کا انتقال ہوگیا۔ (ابن عساکر اور کہا یہ حدیث مسند کے مشابہ ہے اور کہا میں نے اس کو اس لئے ذکر کیا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ان کی ایک مسند حدیث بھی ہے جس کو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ابن معین نے کہا حویطب بن عبدالعزی کی کوئی مرفوع روایت مجھے یاد نہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت لوگوں کا غمگین ہونا

۳۵۷۳۴......اسید بن صفوان صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان پر ایک کپڑا اڑا لایا گیا پورے مدینہ میں رونے کا شور بلند ہوا لوگ ایسے ہی دہشت زدہ ہوئے جس طرح رسول اللہ ﷺ کے انتقال کے دن ہوا تھا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے جلدی سے آئے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہنے لگا آج خلافت نبوت ختم ہوگئی یہاں تک ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑے ہوگئے پھر کہا اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے آپ نے قوم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور خالص ایمان لائے اور سب سے زیادہ ایمان لائے سب سے زیادہ مالدار اسلام میں سب سے زیادہ بوڑھے رسول اللہ ﷺ کی سب سے زیادہ نگہبانی کرنے والا صحابہ کرام پر سب سے زیادہ احسان کرنے والے سب سے زیادہ صحبت اٹھانے والے سب سے زیادہ منقبت والے سب سے زیادہ خیرات کی طرف سبقت کرنے والے سب سے زیادہ مرتبہ والے رسول اللہ ﷺ کا سب سے زیادہ مقرب رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہ سکون وقار اخلاق اور راہبری کے اعتبار سے سب سے زیادہ مرتبہ والے سب سے زیادہ مکرم رسول اللہ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ با اعتماد اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام، رسول اللہ اور مسلمانوں کی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے آپ نے رسول ﷺ کی اس وقت تصدیق کی جب کہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام صدیق رکھا ارشاد باری تعالیٰ ہے: وجاء بالصدق ۔یعنی محمد سچائی لے کر آئے۔ وصدق بہ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اپنے ان کی غمخواری کی جس وقت لوگ غمخواری میں بخل کر رہے تھے آپ ان کے ساتھ تھے جب کہ لوگ بیٹھ گئے تھے شدت اور سختی کے موقع پر بھی آپ نے رسول اللہ ﷺ کی عمدہ صحبت اختیار کی غار اور منزل میں دو میں کا دوسرے تھے اور آپ ان کے ساتھی تھے ہجرت موقع اور جہاد کے مواقع پر اور ان کی امت میں آپ نے بہترین طریقہ سے جانشینی کا فریضہ انجام دیا جب لوگ مرتد ہو رہے تھے آپ نے اللہ کے دین کو ایسا قائم کیا آپ سے پہلے کسی نبی کے خلیفہ نے ایسا قائم نہیں کیا آپ نے ان کو قوت پہنچائی جب کہ دوسرے لوگ کمزوری دکھا رہے تھے آپ ظاہر ہوئے جب کہ دوسرے لوگ سست پڑ گئے اور آپ کھڑے ہوئے جس وقت دوسرے لوگوں نے بزدلی کی جگہ تھے آپ نے رسول اللہ کے طریقہ کو لازم پکڑا آپ خلیفہ برحق ہوئے منافقین کے علی الرغم حاسدین کے طعن فاسقین کی ناپسندیدگی کفار کے غیظ وغضب کے خلاف آپ دین کو لے کر اس وقت کھڑے ہوئے جس وقت لوگوں کے قدم اکھڑ چکے تھے اور آپ نور ہی کی روشنی میں چل رہے ہے جس وقت دوسرے لوگ رک گئے لوگوں نے آپ کی اتباع کی ہدایت پا گئے آپ سب سے پست آواز تھے لیکن سب سے زیادہ رعب والے گفتگو کم کرتے لیکن سب سے دوستی رکھتے یقین میں سب سے سخت دل کے تھے سب سے دوستی رکھتے عقل کے اعتبار سے عمدہ معاملات کو سب سے زیادہ جاننے والے واللہ آپ دین کے لئے اول یعسوب تھے (یعنی دین قائم کرنے والے امیر) جب سب لوگ متفرق تھے اور آخر میں بھی جب لوگوں میں اپنی اعتبار سے دندانے پڑنے شروع ہوگئے اور آپ مؤمنین کے لئے ایک شفیق باپ تھے جس وقت وہ آپ کے لئے عیال ہوگئے۔ جب وہ بوجھ اٹھانے سے کمزور ہوگئے تو آپ نے ان کا بوجھ اٹھایا اور جس چیز کو لوگوں نے ضائع کیا آپ نے اس کی حفاظت کی اور آپ نے اس کی رعایت کی جس کو لوگوں نے مہمل چھوڑ دیا اور آپ نے اپنے دامن کو اس وقت کسا جس وقت لوگ رسوا ہو رہے تھے اور آپ نے صبر سے کام لیا جس وقت لوگ جزع فزع کر رہے تھے آپ نے لوگوں کے مطلوبہ ثانت کو پالیا اور لوگوں کو آپ کی وجہ سے اپنے گمان سے زیادہ ملا آپ کافروں پر برسنے

والا عذاب تھے اور مؤمنین کے لئے خوشحالی لانے والی بارش آپ نے فضائل حاصل کئے سبقت کے میدان سر کر کئے آپ کی حجتوں میں دندانے نہیں پڑے اور آپ کی بصیرت کمزور نہیں ہوئی آپ کے نفس میں نہ بزدلی پیدا ہوئی نہ خیانت کی آپ پہاڑ کی طرح تھے جس کو تیز آندھی ہلا نہیں سکتی تھی طوفان بھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا تھا آپ ایسے ہی تھے جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے بقول جسمانی طور پر کمزور لیکن اللہ کے حکم بجالانے میں مضبوط اپنے نفس میں متواضع اللہ کے ہاں عظیم زمین میں بڑے مؤمنین کے نزدیک جلالت والے پھر کسی کی طرف آپ پر کوئی الزام نہیں آپ کے بارے میں کوئی بدگوئی کرنے والا نہیں نہ کسی کے ساتھ کوئی خاص رعایت تھی کمزور شخص آپ کے نزدیک باعزت ہے یہاں تک وہ اپنا حق وصول کرلے اور قوی شخص آپ کے نزدیک کمزور ہے یہاں تک آپ اس سے مظلوم کا حق وصول کرلیں اس معاملہ میں رشتے دار اور غیر رشتے دار دونوں آپ کے نزدیک برابر ہیں آپ کی شان حق صداقت ہے آپ کا حکم حتمی ہے آپ کا حکم غنیمت اور پختہ ہے اسلام ثابت ہوگیا اللہ کی قسم آپ بہت دور چلے گئے اپنے بعد والوں کو خلافت کے معاملہ تعب میں ڈالدیا اور خیر میں آپ نے کھلی کامیابی حاصل کی رونے کو ثابت کردیا تمہاری مصیبت آسمان میں بری ہوئی تمہاری مصیبت نے لوگوں کو خاموش کردیا اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کی جیسی مصیبت مسلمانوں کو لاحق نہیں ہوئی آپ دین کے لئے عزت اور جائے پناہ تھے اور مسلمانوں کے لئے محفوظ قلعہ تھے اور انسیت کا سبب تھے منافقین سخت اور غصہ دلانے اور غصہ پینے کا سبب تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے نبی کے ساتھ ملادیا اللہ تعالیٰ آپ کے بعد ہمیں اجر سے محروم نہ فرمائیں اور آپ کے بعد گمراہ نہ فرمائے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

فی التفسیر الشاشی وابو زکریا فی طبقات اھل الموصل وابو الحسن علی بن احمد بن اسحاق البغدادی فی فضائل ابی بکر وعمر والمحاملی فی امالیه وابن مندہ وابو نعیم فی المعرفه واللالکائی فی اسنة خطیب فی المتفق و ابن عساکر ابن النجار الضیاء المقدسی)

فضائل الفاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

۳۵۷۳۵......ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ اسلام کو قوت پہنچا۔ (طبرانی نے الاوسط میں نقل کیا اس کی سند میں محمد بن حسن بن زبالة متروک ہے)

۳۵۷۳۶......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم عمر رضی اللہ عنہ میرے نزدیک تمام لوگوں سے محبوب ہے اے اللہ محبوب بیٹا وہی ہے جو دل کے ساتھ چپکنے والا ہو۔ (ابوعبید نے غریب میں، ابن عساکر)

۳۵۷۳۷......عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عیینہ بن حصن کو ایک جاگیر دی اس کے لئے ایک تحریر لکھ دی۔ طلحہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور نے کہا کہ ہمارے خیال میں ہوسکتا ہے کہ اس معاملہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی دوسری رائے ہو اگر آپ مجھے اپنی تحریر ان کو سنادیتے عیینہ نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر خط سنایا تو خط کو لے کر پھاڑ دیا اور تحریر کو مٹادیا تو عیینہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ دوسری تحریر لکھ کردیں تو فرمایا اللہ کی قسم جس بات کو عمر رضی اللہ عنہ نے رد کردیا ہے میں اس کو دوبارہ لکھ کر نہیں دونگا۔ (ابو عبید فی الاموال)

۳۵۷۳۸......عمرو بن یحییٰ الزرقی سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبیداللہ کو ایک زمین بطور جاگیر عطا فرمائی اور اس کے لئے ایک تحریر لکھدی اور کچھ لوگوں کو گواہ بنایا ان میں عمر رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا تو طلحہ رضی اللہ عنہ تحریر لے کر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اس پر مہر لگادیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مہر نہیں لگاؤنگا کیا یہ پوری زمین تمہاری ہوگی اوروں کا اس میں کوئی حصہ نہیں تو طلحہ رضی اللہ عنہ ناراض ہوکر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس گئے اور کہا اللہ کی قسم معلوم نہیں خلیفہ آپ ہیں یا عمر رضی اللہ عنہ ہیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ عمر رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ ہیں لیکن انہوں نے خلافت قبول کرنے سے انکار کیا۔ (ابو عبید فی الاموال)

۳۵۷۲۹......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے گیا تو وہ مجھ سے پہلے مسجد جا چکے تھے میں ان کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا آپ نے نماز میں سورۃ الحاقہ شروع فرمائی میں تالیف قرآن سے تعجب کرنے لگا میں نے کہا واللہ یہ شاعر ہے جیسا کہ قریش نے کہا پھر پڑھا: انہ لقول رسول کریم وماھو بقول شاعر قلیلا ماتؤمنون ۔ میں نے اپنے دل میں کہا کاھن ہیں آپ نے پڑھا۔ ولا بقول کاھن قلیلاً ماتذکرون سورۃ کے آخر تک تو اسلام میرے دل میں پوری طرح اتر گیا تھا۔ (احمد، ابن عساکر اور اس کے رجال ثقات ہیں لیکن اس میں شریح بن عبید اور عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے)

۳۵۷۴۰......اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں اپنے اسلام قبول کرنے کا قصہ نہ سناؤں؟ ہم نے کہا ضرور تو فرمایا رسول اللہ ﷺ کے سخت مخالفین میں سے تھا اس دوران کہ سخت گرمی کے دن دوپہر کے وقت مکہ کی بعض گلیوں میں چل رہا تھا تو ایک قریشی شخص سے ملاقات ہوئی کہا مجھ سے اے ابن خطاب کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا اس شخص (یعنی محمد ﷺ کے قتل) کا ارادہ ہے تو انہوں نے کہا اے ابن خطاب تعجب کی بات ہے میں نے کہا وہ کیا کہا اب اس کا قصد کر رہے ہو جب کہ اس شخص کا دین تو تمہارے گھر میں داخل ہو چکا ہے میں نے کہا وہ کیسے بتایا آپ کی بہن مسلمان ہو چکی ہے میں غصہ ہو کر ان کے گھر کی طرف لوٹا اور دروازہ کھٹکھٹایا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب ایک دو غریب شخص اسلام قبول کرتے تو اس کو ایسے شخص کے ساتھ ملا دیتے جو مالی وسعت والا ہوتا کہ وہ ان کا بچہ زائد کھانا کھا کر گذارہ کرے تو میرے بہنوئی کے ساتھ بھی دو آدمی ملا دیئے تھے جب میں نے دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون میں نے کہا عمر وہ اپنے ہاتھ میں ایک کتاب پڑھ رہے تھے جب میری آواز سنی تو مجلس سے اٹھ کر گھر میں چھپ گئے لیکن کتاب کو چھوڑ دیا جب بہن نے میرے لئے دروازہ کھولا میں نے کہا اے اپنے نفس کی دشمن تو نے دین بدل لیا ہے میں نے اس کے سر پر مارنے کے لئے ایک چیز اٹھائی وہ رو پڑی اور کہا ابن الخطاب تو جو کرنا چاہے کر لے میں تو مسلمان ہو چکی میں اٹھ کر چارپائی پر بیٹھ گیا تو گھر کے درمیان میں صحیفہ دیکھا میں نے پوچھا یہ کون سا صحیفہ ہے۔ بہن نے کہا ابن خطاب اس کو چھوڑ دے کیونکہ تم غسل جنابت نہیں کرتے ہو اور پاکی حاصل نہیں کرتے ہو یہ صحفیہ ایسا ہے کہ اس کو ناپاک ہاتھ نہیں لگ سکتا میں اصرار کرتا رہا یہاں تک مجھے دیدیا اس میں یہ مضمون تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جب اللہ تعالیٰ کا نام آیا تو خوف زدہ ہو کر اس کو چھوڑ دیا دوبارہ اٹھا کر پڑھا تو یہ سورۃ تھی۔

سبح للہ مافی السمٰوت والارض وھو العزیز الحکیم یہاں تک امنوا باللہ ورسولہ تک پڑھا تو میں نے کہا اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ' ورسولہ لوگ جلدی سے نکلے انہوں نے تکبیر بلند کی اس پر خوش ہوئے کہا اے ابن خطاب تمہیں بشارت ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے پیر کے دن تمہارے حق میں دعا کی تھی۔

اللّٰھم اعز الدین بأحب الر جلین الیک عمر بن خطاب او ابی جھل بن ھشام.

یعنی اے اللہ ان دونوں میں جو آپ کے نزدیک محبوب ہے اس کے ذریعہ دین اسلام کو قوت عطاء فرما عمر بن خطاب ابوجہل بن ھشام۔ ہمیں امید ہے کہ آپ رسول اللہ کی دعا کا نتیجہ ہیں میں نے کہا مجھے بتاؤ رسول اللہ کہاں ہیں؟ جب انہوں نے میری طلب صادق کو دیکھا تو اس گھر کی طرف میری رہنمائی کر دی میں نکلا اور اس گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا پوچھا کون میں نے کہا عمر بن خطاب چونکہ لوگوں کو میری مخالفت کا تو علم تھا لیکن اسلام کا علم نہیں تھا اس لئے کسی نے دوازہ کھولنے کی جرات نہیں کی یہاں تک رسول اللہ نے فرمایا کہ دروازہ کھولو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے خیر مقدر فرمایا ہے تو ہدایت ملجائے گی تو دو آدمیوں نے میرا بازو پکڑ لیا یہاں تک میں آپ علیہ السلام کے قریب پہنچا آپ علیہ السلام نے فرمایا ان کو چھوڑ دونوں نے چھوڑ دیا میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ علیہ السلام نے میرا گریبان پکڑ کر فرمایا اے عمر بن خطاب اسلام قبول کر لے تو میں نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ تو مسلمانوں نے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا تو مکہ کی گلیوں میں سنا گیا وہ اس سے پہلے ستر تھے میں ایک شخص کے پاس آ کر اس کا دروازہ کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کون؟ میں نے کہا عمر بن خطاب وہ گھر سے نکل کر میرے پاس آیا میں نے اس سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں اس نے پوچھا کیا واقعی تم نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں اس نے کہا ایسا ہر گز مت کرو یہ کہہ کر گھر میں داخل ہو گیا اور مجھ سے دروازہ بند کر لیا میں نے کہا یہ کوئی طریقہ نہیں اب میں نہ دروازہ پیٹ رہا ہوں نہ مجھ سے کچھ کہا جا رہا ہے پھر اس نے کہا کیا تم

چاہتے ہو کہ تمہارے اسلام کا اعلان کیا جائے؟ میں نے کہاہاں کہا پھر تم حطیم میں جا کر بیٹھو اور فلاں سے کہو جو تمہارے اور اس کے درمیان ہے اس سے کہو میں مسلمان ہو گیا ہوں کیونکہ وہ باتوں کو بہت کم چھپاتا ہے میں اس کے پاس آیا لوگ مطاف میں جمع تھے میں نے اس کے کلام کا اعادہ کیا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں پوچھا کیا واقعی تم نے ایسا کرلیا ہے؟ میں نے کہاہاں اس نے زور سے آواز لگائی کہ سن لو عمر مسلمان ہو چکا ہے لوگ میرے اوپر حملہ آور ہوئے وہ مجھے مارتے رہے میں ان کو مارتا رہا یہاں تک میرے ماموں آ گئے ان سے کہا گیا کہ عمر مسلمان ہو گیا انہوں نے حطیم میں کھڑے ہو کر زور سے اعلان کیا کہ میں نے اپنے بھانجے کو پناہ دے دی ہے اب اسکو کوئی ہاتھ نہ لگائے وہ سارے مجھ سے دور ہو گئے میں نہیں چاہتا تھا کہ کسی مسلمان کو مارا جائے اور میں دیکھتا رہوں میں نے کہا یہ کوئی طریقہ نہیں کہ لوگ مجھے مارتے رہے اور میں نہ ماروں اور مجھ سے کچھ بھی نہ کہا جائے چنانچہ جب لوگ حطیم میں بیٹھ گئے تو میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا سن لیں میں نے آپ کی پناہ آپ کو واپس کردی ہے تو ماموں نے کہا ایسا نہ کریں میں نے ان کی پناہ لینے سے انکار کر دیا اب میں مارتا بھی تھا اور مار کھاتا بھی تھا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطاء فرمایا۔ (الحسن ابن سفیان والبزار اور کہا اس سند سے صرف اسحاق بن ابراہیم حنینی نے روایت کی ہے ہمیں اسلام عمر کے قصہ کے متعلق اس سے اچھی روایت معلوم نہیں مگر یہ کہ حنینی مدینہ سے نکلنے کے بعد نابینا ہو گئے اور ان کی حدیث مضطرب ہو گئی ابن مردویہ اور خیثمہ نے فضائل صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں روایت کی ہے حلیۃ، بیہقی دلائل النبوۃ میں ابن عساکر ذھبی نے مغنی میں کہا اسحاق بن ابراہیم حنینی کے ضعف پر اتفاق ہے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ

۳۵۷۴۱...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میرے اسلام لانے کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ میں نے اپنی بہن کو مار کر گھر سے باہر نکال دیا اور میں سخت اندھیری رات میں کعبہ کے پردے میں داخل ہو گیا نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور حطیم میں داخل ہوئے جوتیاں بھی ساتھ تھیں آپ نے نمازیں پڑھیں جتنی نماز کا ارادہ ہوا پھر واپس ہوئے میں نے کچھ آوازیں سنیں اس جیسی پہلے کبھی نہیں سنی تھیں میں نکلا آپ علیہ السلام کے پیچھے چلتا رہا پوچھا کون ہے میں نے کہا عمر فرمایا اے عمر کیا تم رات و دن کسی وقت بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑو گے مجھے بددعا کا اندیشہ ہوا میں نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ تو فرمایا اے عمر اپنے اسلام کو چھپاؤ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس کا اعلان کرونگا جس طرح شرک کا اعلان کرتا تھا۔ (ابن ابی شیبۃ، حلیۃ، ابن عساکر اس روایت میں یحییٰ بن یعلی اسلمی بروایت عبداللہ بن مؤمل دونوں ضعیف ہیں)

۳۵۷۴۲...... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے: عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ کا نام فاروق رکھنے کی وجہ کیا ہے فرمایا حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین دن پہلے مسلمان ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اسلام کے لئے کھول دیا میں نے کہا اللہ لا الہ الا ھو لہ الاسماء الحسنیٰ تو روئے زمین پر رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبوب کوئی شخص نہ رہا میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں میری بہن نے بتایا وہ دار ارقم میں ہے جو کوہ صفاء کے دامن میں ہے میں اس گھر میں آیا حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس گھر میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو لوگ جمع ہوئے حمزہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیوں جمع ہو گئے ہو بتایا باہر عمر بن خطاب ہیں رسول اللہ ﷺ کمرہ سے باہر تشریف لائے اور میرا گریبان پکڑا مجھے جھٹکا دیا میں گھٹنوں کے بل گر پڑا فرمایا اے عمر تیرے لئے کیا چیز مانع ہے؟ میں نے کہا **اشھد ان لاالٰـہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ** 'تو گھر میں موجود افراد نے نعرہ تکبیر بلند کیا جس کو مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے لوگوں نے بھی سنا میں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں موت آ جائے یا ہم زندہ رہیں ہر صورت میں ہم حق پر ہیں؟ فرمایا ہاں ضرور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم حق پر ہو تمہیں موت آئے یا زندگی نصیب ہو میں نے کہا ہم چھپ کر کیوں رہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے آپ ضرور باہر نکلا کریں گے ہم نے آپ کو دو صفوں میں نکالا حمزہ ایک صف میں میں دوسری صف میں اب چلتے ہوئے صفوں سے

غبار اڑھ رہے تھے حتی کہ ہم مسجد میں داخل ہو گئے قریش نے میری طرف اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ان کو سخت غم لاحق ہوا جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اس دن سے رسول اللہ ﷺ نے میرا نام فاروق رکھا میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حق و باطل کے درمیان فیصلہ فرمایا۔(حلیب، ابن عساکر اس میں ابان بن صالح قوی نہیں ہے انہی سے اسحاق بن عبداللہ کی روایت متروک ہے)

۳۵۷۴۳......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ ابھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ۳۹ آدمی ہی ایمان لائے تھے میں چالیس کا چالیسواں تھا اللہ تعالیٰ نے دین کو غلبہ عطاء فرمایا اور اپنے نبی کی نصرت فرمائی اور اسلام کو عزت بخشی۔(حلیۃ، ابن عساکر وہ صحیح ہے)

۳۵۷۴۴......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابی جہل شیبہ بن ربیعہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابوجہل نے کہا اے قریش کی جماعت محمد(ا) نے تمہارے معبودوں کو گالیاں دیں ہیں اور تمہاری عقلوں کو بے وقوف ٹھہرایا ہے اور ان کا گمان یہ ہے کہ تمہارے گذرے ہوئے آباء واجداد جہنم میں الٹ پلٹ رہے ہیں لو جو محمد کو قتل کرے اس کو سو سرخ و سیاہ اونٹ انعام میں دینا میرے ذمہ لازم ہے اور چاندی کے چالیس او قیہ بھی میں تلوار لٹکا کر نکل گیا اور ترکش کو الٹ کر محمد ا کے ارادہ سے میرا گذر ایک بچھڑے پر ہوا جس کو لوگ ذبح کر رہے تھے میں کھڑے ہو کر اس کو دیکھنے لگا تو اچانک بچھڑے کے پیٹ سے ایک آواز نکالنے والا کہہ رہا تھا اے آل ذریح نجات کا راستہ وہی جو ایک شخص فصیح زبان کے ساتھ پکار رہا ہے کہ اس کلمہ کی شہادت دو ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے ہی حکم دیا جارہا ہے پھر ایک اونٹ پر میرا گذر ہوا تو ایک غیبی آواز آئی کہ:

یاایھا الناس ذوو الاجسام
ماانتم وطائش الاحلام
ومسند والحکم الی الاصنام
فکلکم اراہ کالانعام
اما ترون ماری امالی
من ساطع یجلو دجی الظلام
قد لاح الناظر من تھام
اکرم بہ للہ من امام
قد جاء بعد الکفر بالاسلام
والبر والصلات للارحام.

۱۔اے لوگو جو جسم والے ہیں تم تو خواب کی مدہوشی میں پڑے ہوئے ہو۔
۲۔حکم کو بتوں کی طرف منسوب کرتے ہو میں تم میں سے ہر ایک کو جانور کی طرح دیکھ رہا ہوں۔
۳۔کیا تم نہیں دیکھتے جو میں اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں ایک نور ہے جس سے رات کا اندھیرا چھپ گیا ہے
۴۔دیکھنے والوں کے لئے تہامہ پہاڑ سے ایک امام ظاہر ہوا ہے اللہ کے لئے اس کا اکرام کرو۔
۵۔کفر کے بعد اسلام لے کر آیا ہے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی واحسان کا حکم لایا ہے۔

میں نے دل میں کہا بخدا یہ مجھے کہا جارہا ہے پھر میرا گذر ضمار بت پر ہوا اس کے پیٹ سے آواز آئی حاصل اسکا یہ ہے۔
۱۔نبی کریم ﷺ کے ساتھ تعلق جوڑنے کے بعد ضمار بت کی عبادت چھوڑ دی گئی ہے حالانکہ اس کی تنہا عبادت کی جاتی تھی۔
۲۔عنقریب کہیں گے باری جیسے ضمار بت یا اس جیسی کے عبادت گذار کہ ضمار یا اسی جیسی دیگر بت عبادت کے لاحق نہیں۔
۳۔اے ابوحفص صبر کرلو کیونکہ تم ایمان لاؤ گے تمہیں وہ عزت ملے گی جو بنی عدی کے دیگر افراد کو نہیں ملتی۔
۴۔جلدی مت کر تم اس دین کے مددگار ہو حق یقین زبان اور ہاتھ کے ساتھ۔

اللہ کی قسم مجھے یقین ہوگیا کہ مجھے ہی پکارا جارہا ہے یہاں تک میں اپنی بہن کے پاس پہنچا تو خباب بن ارت کے پاس میری بہن اور اس کا شوہر تھے خباب نے کہا اے عمر تیرا ناس ہو اسلام قبول کرلو میں نے پانی مانگا وضو کیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اے عمر اپنے بارے میں میری دعوت قبول کر کے اسلام قبول کرلو میں نے اسلام قبول کرلیا اور میں چالیس کا چالیسواں تھا اسلام لانے والوں میں اور یہ آیت نازل ہوئی۔

یایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المؤمنین. ابو نعیم فی الدلائل

موافقات عمر رضی اللہ عنہ

۳۵۷۴۵......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے رب نے تین مقامات پر میری موافقت فرمائی۔

۱......میں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) اگر آپ مقام ابراہیم کونماز کی جگہ بناتے آیت نازل ہوئی:

۲......میں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) آپ عورتوں کو اگر پردہ کا حکم فرمائیے کیونکہ نیک اور فاجر ہر قسم کے لوگ آپ کی خدمت میں آتے جاتے ہیں تو پردے کی آیات نازل ہوئیں۔

۳......ازواج مطہرات رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہوئیں تو میں نے ان سے کہا ہوسکتا ہے اگر وہ تمہیں طلاق دیدیں تو تم سے بہتر بیویاں اللہ تعالیٰ ان کو عطا فرمادیں اسی مضمون کی آیت نازل ہوگئی۔

سعید بن منصور احمد، والعدنی، والدارمی بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن ابی داؤد فی المصاحف ابن المنذر ابن ابی عاصم ابن جریر والطحاوی، ابن حبان، دارقطنی فی الافراد ابن شاهین فی السنة ابن مردویه، حلیة، بیهقی

۳۵۷۴۶......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تین مواقع پر رب تعالیٰ کی موافقت کی (۱) حجاب (۲) اساری بدر (۳) مقام ابراہیم۔

مسلم، ابوداؤد، ابوعوانه ابن ابی عاصم

۳۵۷۴۷......عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چار مواقع پر رب تعالیٰ کی موافقت کی:

۱۔ میں نے کہا یارسول اللہ! اگر آپ مقام کے پیچھے نماز کی جگہ مقرر فرماتیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی۔**

۲۔ میں نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) اگر آپ کی عورتیں پردہ کا اہتمام کرتیں کیونکہ آپ کے پاس تو نیک وبد ہر قسم کے لوگ آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی۔

۳۔ اور میں نے کہا یارسول اللہ اگر ازواج مطہرات پردے کا اہتمام کرلیں تو اچھا ہے کیونکہ آپ کے پاس ہر قسم کے نیک وبدلوگ آتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:

واذاسا لتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب

اور جب یہ آیت بھی نازل ہوئی:

ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طین الی قوله ثم انشاناه خلقا اخر

تو میں نے کہا: **فتبارک الله احسن الخالفین** تو اللہ تعالیٰ نے **فتبارک الله احسن الخالقین** نازل فرمایا اور ازواج مطہرات سے میں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مطالبہ سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے بدلہ میں اور ازواج عطا فرمادیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی **عسی ربه ان طلقکن۔** (طبرانی، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابن عساکر وھو صحیح)

۳۵۷۴۸......عقیل بن ابی طالب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عمر بن خطاب سے فرمایا کہ تمہاری ناراضگی میں عزت ہے اور تمہاری رضاء حکم ہے۔

رواه ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تنگی معاش

۳۵۷۴۹......مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر آپ موجود لباس سے کچھ نرم لباس پہن لیتے اور موجود کھانے سے ذرا عمدہ کھانا اختیار فرماتے اللہ تعالیٰ تو رزق میں وسعت عطاء فرمارہے ہے اور مال میں اضافہ فرمایا ہے میں تم سے تمہارے نفس کے بارے میں جکڑتا ہوں کیا تمہیں یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کس قدر تنگی معاش برداشت کرتے تھے اس کو مسلسل دھراتے رہے یہاں تک اس کو رلا دیا ان سے فرمایا واللہ تم نے یہ کہا ہے میں اللہ کی قسم اگر میرے اختیار میں ہوتو میں بھی ان کے ساتھ اسی تنگی معاش میں شریک ہوجاؤں تاکہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کی (آخرت کی) فراخی کو پالوں۔(ابن المبارک، ابن سعد، ابن ابی شیبة، ابن راھو یه، احمد فی الز ھد ھناد، عبد ا بن حمید، نسائی، حلیة، مستدرک ،بیھقی ،ضیاء مقدسی)

۳۵۷۵۰......عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا۔

ابن ابی شیبة و البزار و البخاری و صحیح

۳۵۷۵۱......عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ حفصہ وابن مطیع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب سے گفتگو کی اور کہا کہ اگر آپ عمدہ کھانا استعمال فرماتے تو حق پر مزید قوت حاصل ہوتی تو جواب میں فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم میں سے ہر ایک میرا خیر خواہ ہے لیکن میں نے اپنے دونوں ساتھیوں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک طریقہ پر چھوڑا ہے اگر میں ان کے طریقہ سے ہٹ گیا تو مقام و رتبہ کے لحاظ سے ان سے نہیں مل سکوں گا۔(عبد الرزاق، بیھقی ،ابن عساکر)

۳۵۷۵۲......حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کسری بن ھرمز کا تاج لایا گیا ان کے سامنے رکھا گیا اور حاضرین میں سراقہ بن مالک تھے عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کنگن لے کر سراقہ کی طرف پھینک دیئے انہوں نے ایک پہنا تو کندھے تک آ گیا فرمایا الحمدللہ کسری بن ھرمز کے کنگن سراقہ بن مالک بن جعشم بنی مدلج کے اعرابی کے پاس ہے پھر فرمایا اے اللہ مجھے معلوم ہے کہ آپکے رسول علیہ السلام اس پر حریص تھے ان کو مال ملے اور تیرے راستہ میں خرچ کرے اور تیرے بندوں پر خرچ کرے میں نے مال سے کنارہ کشی اختیار کی آپکی طرف دیکھتے ہوئے اور آپ کو اختیار کرتے ہوئے اے اللہ مجھے معلوم ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی مال سے محبت کرتے تھے تاکہ اسکو آپ کے راستہ میں اور آپ کے بندوں پر خرچ کرے میں نے اس سے اعراض کیا اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں کہیں یہ عمر کے ساتھ مکر وفریب نہ ہو پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔

۳۵۷۵۳......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کا نام ''فاروق'' کس طرح رکھا گیا تو فرمایا حمزہ رضی اللہ عنہ مجھ سے تین روز قبل مسلمان ہوتے میں مسجد کی طرف نکلا ابوجہل رسول اللہ ﷺ کو زور سے گالیاں دے رہا تھا حمزہ رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع ہوئی تو اپنا کمان لے کر مسجد حرام آئے قریش کے اس حلقہ میں جس میں ابوجہل بھی موجود تھا اپنے کمان پر تکیہ لگا کر ابوجہل کے مدمقابل کھڑے ہوتے ابوجہل نے انکے غصہ کو بھانپ لیا پوچھا اے ابوامارہ کیا ہوا؟ کمان اٹھا کر اس کے ایک رخسار پر مارا اسکو خون بہنے لگا قریش نے ان میں صلح کروادی شر کے خوف سے رسول اللہ ﷺ ارقم بن ابی الارقم مخزومی کے گھر میں خفیہ طور پر قیام پذیر تھے حمزہ وہاں گئے اور مسلمان ہو گئے اس کے تین دن کے بعد میں اپنے گھر سے نکلا تو فلاں مخزومی سے میری ملاقات ہوئی میں نے کہا کیا تم نے اپنے دین اور اپنے آبائی دین سے اعراض کیا اور دین محمدی کی اتباع کرلی ہے؟ تو انہوں نے کہا اگر میں نے ایسا کیا ہے تو اس نے بھی کیا جس کا تم پر مجھ سے زیادہ حق ہے پوچھا وہ کون؟ بتایا تمہاری بہن اور تمہارے بہنوئی میں ان کے گھر پہنچا وہاں کچھ ہلکی آواز سنائی دی میں گھر میں داخل ہوا اور پوچھا یہ کیا ہے ہمارے درمیان بات بڑھتی گئی یہاں تک میں نے اپنے بہنوئی کا سر پکڑ لیا اس کو مار کر لہولہان کردیا میری بہن کھڑی ہوئی اور میرا سر پکڑ لیا اور کہا ایسا ہوا ہے اور تیری مرضی کے خلاف ہوا ہے جب میں نے اس کے چہرے پر خون دیکھا تو مجھے شرم آئی میں بیٹھ گیا اور اس سے کہا یہ کتاب مجھے دکھاؤ اس نے

کہا یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کو بغیر وضو کے ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا میں نے اٹھ کر غسل کر لیا انہوں نے صحیفہ نکالا اس میں ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' تھا میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے نام پاکیزہ طیب طه ما انز لنا علیک القر آن لتشقی سے الا سماء الحسنی تک اب میرے دل میں عظمت بیٹھ گئی میں نے کہا اسی کلام سے قریش بھاگتے ہیں میں نے اسلام قبول کر لیا میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں بتایا دار الارقم میں ہیں میں وہاں پہنچا اور دروازہ کھٹکٹایا لوگ جمع ہو گئے ان سے حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ بتایا عمر ہیں تو کہا ان کے لئے دروازہ کھولو اگر اسلام قبول کر لیا تو ہم بھی ان کی طرف سے قبول کر لیں گے اگر روگردانی کی تو ان کو قتل کر دیں گے رسول اللہ ﷺ نے یہ گفتگو سنی کمرہ سے باہر تشریف لائے میں نے کلمہ شہادت پڑھا تو گھر میں موجود افراد نے اس زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا کہ مسجد حرام میں بیٹھے لوگوں نے بھی سن لیا میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ فرمایا ضرور حق پر ہیں میں نے کہا پھر چھپ کر کیوں دعوت کا عمل انجام دیں؟

ہم دو صفوں میں نکلے ایک صف کے آگے میں تھا دوسرے میں حمزہ رضی اللہ عنہ اس طرح مسجد حرام میں داخل ہو گئے قریش نے میری طرف اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا ان کو سخت حزن وملال لاحق ہوا میرا نام رسول اللہ ﷺ نے اس دن سے فاروق'' رکھا اس دن سے حق وباطل کے درمیان فرق ظاہر ہو گیا۔ (ابونعیم فی الدئل، ابن عساکر)

۳۵۷۵۴...... ابواسحاق سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو بے چھنا آٹا کھاتے ہوئے دیکھا ہمارے لئے کبھی آٹا نہیں چھنا گیا۔ (ابن سعد، احمد فی الزھد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اظہار اسلام

۳۵۷۵۵......... عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اسلام لایا تو میں نے دل میں چاہا کہ اہل مکہ میں رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ دشمنی رکھنے والا کون ہے! میں نے کہا ابوجھل ہے چنانچہ اس کے دروازے پر آیا وہ باہر نکلا اور مجھے مرحبا کہا اور کہا خوش آمدید اے بھانجے کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا اس لئے آیا ہوں تاکہ تمہیں بتلادوں میں مسلمان ہو چکا ہوں اس نے میرے سامنے دروازہ پٹا اور کہا قبحک اللہ وقبح ماجئت به یعنی اللہ تجھے رسوا کرے اور جس مقصد کے لئے اس کو بھی ناکام بنائے۔ (المحاملی، ابن عساکر)

۳۵۷۵۶...... عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو بیت المال کے سلسلہ میں یتیموں کے سرپرست کی طرح رکھتا ہوں اگر ضرورت پڑے بقدر ضرورت لے لیتا ہوں جب دوسرے جگہ سے میری پاس مال آجاتا ہے پھر بیت المال میں واپس کر دیتا ہوں جب میرے پاس مال ہوتا ہے تو بیت المال'' سے اپنے کو بچا کر رکھتا ہوں۔

عبد الرزاق وابن سعد، سعید بن منصور، ابن ابی شبیة، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر والنحاس فی نا سخه

۳۵۷۵۷...... اقرع کہتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اسقف (یہودی عالم) کے پاس پیغام بھیجا کیا تم اپنی کتاب میں ہمارا تذکرہ پاتے ہو تو انہوں نے بتایا ہاں پوچھا کیسا تذکرہ ہے بتایا کہ لکھا ہوا اپنے لوہے کی سینگ سخت گیر امیر پوچھا اس کے بعد کیا بات ہے؟ کہا سچا خلیفہ اپنے قریب تر کو ترجیح دیتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ رحم فرمائے ابن عفان پر۔ (ابن ابی شیبة ونعیم بن حماد فی الفتن والا سکائی فی السنة)

۳۵۷۵۸...... اسلم سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھا کرتے تھے جتنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ہوتی پھر یہاں تک کہ جب آدھی رات گذرتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کے لئے جگاتے اور ان سے کہتے الصلٰوة الصلٰوة یعنی نماز کا اہتمام کرو نماز کا اہتمام کرو پھر یہ آیت تلاوت فرماتے وامر اھلک با لصلٰوة واصطبر علیھا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک سے والعا قیة للتقوی تک۔

مالک بیهقی

۳۵۷۵۹...... قیس بن حجاج روایت کرتے ہیں اپنے سے حدیث بیان کرنے والے کے حوالہ سے جب عمرو بن العاص نے مصر فتح کیا تو بونہ عجمی، مہینہ داخل ہونے کے بعد مصر کے باشندگان ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اے امیر دریا نیل کی ایک عادت ہے اس کے بغیر یہ نہیں

چلتا پوچھا کیا عادت ہے بتایا کہ جب اس مہینہ کی بارہ تاریخ گذر جاتی ہے تو ہم ایک حسین جمیل لڑکی جو اپنے والد کی نظر میں محبوب ہو تلاش کرتے ہیں تو والدین کو مال دے کر راضی کر کے اس کو حاصل کرتے ہیں پھر لڑکی کو پر کے زیورات سے آراستہ کر کے اس دریائے نیل کا حوالے کر دیتے ہیں تو عمرو رضی اللہ عنہ کو کہا اسلام آنے کے بعد اس جاہلانہ ظالمانہ رسم پر عمل نہیں ہوسکتا اسلام اپنے ماقبل کی تمام غلط باتوں کو مٹاتا ہے اب دریا تین مہینے سے خشک ہے اس میں ایک قطرہ پانی نہیں یہاں تک مصر والوں نے انخلاء کا قصد کر لیا تو عمرو بن العاص نے اس معاملہ کو دیکھا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ تم نے درست فیصلہ کیا ان الا سلام یهد م ما کان قبله میں آپ کے پاس ایک بطاقہ بھیج رہا ہوں جب خط آپ کے پاس پہنچ جائے اس کو آپ دریائے نیل میں ڈال دیں جب خط عمرو بن عاص کے پاس پہنچا تو اس میں لکھا ہوا تھا۔

من عبد الله امير المؤ منين الى نيل اهل مصر،

اما بعد فان كنت تجرى من قبلك فلا تجر وان كان الواحدالقهار يجر يک فنسال الله الو احد القهاد ان يجر يک

یعنی یہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل مصر کے دریائے نیل کے نام ہے حمد وصلوٰۃ کے بعد اے نیل اگر تو اپنی مرضی سے چلتا ہے تو تو مت چل اگر تجھے اللہ واحد وقہار چلاتا ہے تو ہم اللہ تعالیٰ واحد وقہار سے درخواست کرتے ہیں کہ تجھے جاری کر دے۔

تو عمرو بن العاص نے یہ خط دریا کے حوالے کیا کاصلیت کے دن آنے سے ایک روز پہلے جب کہ اہل مصر جلاوطنی کے لئے تیار ہو چکے تھے کیونکہ ان کی تمام ضروریات کا مدار دریائے نیل تھا جو خشک ہو چکا تو صلیب کے دن صبح اللہ تعالیٰ نے اس کو سولہ فٹ جاری کر دیا اس طرح اہل مصر سے اس بری رسم کا خاتمہ کر دیا۔ (ابن عبدالحکیم فی فتوح مصر وابوالشیخ فی العظمۃ، ابن عساکر)

۳۵۷۶۰..... حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اے خباب جنات یعنی جنت کے باغات کے بارے میں بتائیں تو کہا ہاں اے امیر المؤمنین اس میں کچھ محلات ہونگے ان میں نبی، صدیق، شہید اور عادل، حاکم ہی رہائش پذیر ہوں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جہاں تک نبوت ہے تو اہل نبوت کے پاس سے جو گذر گئے۔ صدیق جس نے اللہ تعالیٰ اس کے رسول کی تصدیق کی ہے جہاں تک عادل حاکم کا تعلق ہے میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں ہر فیصلہ کے وقت مکمل انصاف سے کام لوں جہاں تک شہادت کا تعلق ہے شہادت عمر کی نصیب میں کہاں۔ (ابن المبارک اور ابوذر ہروی نے جامع میں نقل کیا)

۳۵۷۶۱..... محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ کعب نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین اپ کو کوئی خواب نظر آیا؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹ پلائی اور کہا کہ ہم نے ایک آدمی پایا جو امت کے معاملات کو خواب میں دیکھتا ہے۔ (ابن المبارک ابن عساکر)

۳۵۷۶۲..... زید بن اسلم کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک رات پہرہ داری کے لئے نکلے تو ایک گھر میں چراغ جلتا ہوا نظر آیا جب اس گھر کے قریب پہنچے تو دیکھا ایک بوڑھیا اپنا ایک شعر گنگھنا رہی ہے تاکہ اس پر غزل کہے وہ کہہ رہی تھی۔

على محمد صلاة الابرار صلى عليك المصطفون الا خيار قد كنت قو اما بكى الا سحار باليت شعرى والمنا يا اطوار هل تجمعنى وحبيبى الدار.

محمد ﷺ پر نیک لوگوں کی دعا ہو تجھ پر منتخب انبیاء کی دعا ہو

تو رات کو بیدار رہنے والا نے کاش مجھے معلوم ہوتا موت کا وقت کیا ہے موت مجھ میں اور میرے حبیب میں جمع کرے گی۔

حبیب سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھ کر رونے لگے مسلسل روتے رہے یہاں تک بوڑھیا کا دروازہ کھٹکھٹایا تو آواز آئی کون؟ بتایا عمر بن خطاب پوچھا اس وقت میرے دروازے پر عمر بن خطاب کا کیا کام؟ تو بتایا دروازہ کھولیں اللہ تجھ پر رحم فرمائے تیرا کوئی جرم نہیں اس نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو کلمات کہہ رہی تھیں ان کا اعادہ کریں اس نے دوبارہ سنایا تو جب آخری شعر پر پہنچی تو فرمایا میری درخواست ہے کہ اپنی دعا میں مجھے بھی شامل کریں تو اس نے کہا وعمر فاغفرلہ یا غفار۔

اے غفار عمر رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمایا یہ سن کر راضی ہوئے اور واپس ہوئے۔ (ابن المبارک، ابن عساکر)

٣٥٧٦٣...... موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بنی حارثہ کے کنواں پر پہنچے وہاں محمد بن مسلمہ ملے تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا احمد آپ مجھے کیسے پاتے ہیں؟ تو جواب دیا اللہ کی قسم آپ کو اپنی پسند کا آدمی پاتا ہوں اور آپ اپنے متعلق جس طرح کی خبر کو پسند کرتے ہیں اس طرح پاتا ہوں میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ مال جمع کرنے میں قوی ہیں لیکن مال جمع کرنے سے دامن بچاتے ہیں مال تقسیم کرنے میں انصاف کرتے ہیں اگر اس میں جانب داری کریں تو ہم آپ کو ایسا سیدھا کریں جس طرح تیر کو سیدھا کرتے ہیں سوراخ میں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات دوبارہ کہو تو انہوں نے کہا اگر جانب داری سے کام لیا تو جس طرح تیر کو سوراخ میں سیدھا کیا جاتا ہے ایسا ہی سیدھا کریں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تمام تعریفیں اس اللہ کی جس نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس قوم میں پیدا کیا اگر میں ٹیڑھا چلوں تو مجھے سیدھا کریں گے۔

ابن المبارک

٣٥٧٦٤...... عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا (ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیاء مذکورا) تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے کاش آیت پوری ہو جاتی۔ (ابن المبارک وابوعبید فی فضائلہ وعبد بن حمید وابن منذر)

٣٥٧٦٥...... عبداللہ بن ابراھیم کہتے ہیں مسجد نبوی ﷺ میں سب سے پہلے کنکر بچھانے والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں لوگ جب سجدہ سے سر اٹھاتے ہاتھوں کو جھاڑتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کنکر بچھانے کا حکم دیا تو مقام عقیق سے کنکر لائے گئے اور مسجد نبوی ﷺ میں بچھائے گئے۔ ابن سعد

٣٥٧٦٦...... محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خالد بن ولید اور محمد بن مثنیٰ بنی شیبان کو معزول کردوں گا تاکہ ان دونوں کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد فرماتے ہیں وہ دونوں مدد نہیں کرتے۔ ابن سعد

٣٥٧٦٧...... اسلم سے منقول ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ایک ہاتھ سے گھوڑے کا کان پکڑتے دوسرا ہاتھ اپنے کان پر رکھتے یا اس طرح گھوڑے کی پیٹ پر سوار ہو جاتے۔ (ابن سعد ابونعیم فی المعرفہ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عدل وانصاف

٣٥٧٦٨...... راشد بن سعد سے منقول ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مال لایا گیا لوگوں میں تقسیم فرمانا شروع کیا لوگ ہجوم کررہے تھے سعد بن ابی وقاص بھی ہجوم میں داخل ہوئے یہاں تک ان کے پاس پہنچ گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو درہ لگایا اور فرمایا کیا تم یہاں پہنچ گئے زمین میں اللہ کے خلیفہ سے نہیں ڈرتے میں نے چاہا تمہیں بتلادوں اللہ کا خلیفہ زمین میں کسی سے نہیں ڈرتا۔ ابن سعد

٣٥٧٦٩...... عکرمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک نائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بال بنارہا تھا چونکہ وہ بارعب آدمی تھے انہوں نے گلا کنکھارا تو نائی کو حدث لاحق ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اس کو چالیس دراھم دیئے جائیں۔ (ابن احمد، خطیب بغدادی)

٣٥٧٧٠...... محمد بن زید سے منقول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ، عثمان، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف، سعد یہ سارے اکٹھے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ان میں سب سے زیادہ جرات والے عبدالرحمن بن عوف تھے سب نے کہا اے عبدالرحمن اگر آپ امیر المؤمنین سے بات کرتے لوگوں کے متعلق کہ کوئی ضرورت مند آتا ہے تمہاری ھیبت اس کے لئے مانع ہوتی ہے وہ اپنی ضرورت بیان نہیں کرپاتا اس لئے ضرورت پوری کئے بغیر واپس چلا جاتا ہے تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور ان سے بات کی کہ اے امیر المؤمنین لوگوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیجئے کیونکہ لوگ اپنی حاجت لے کر آپ کی خدمت میں آتے ہیں لیکن آپ کی ھیبت مانع ہونے کی بنا پر آپ سے حاجت پوری کئے بغیر واپس چلے جاتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبدالرحمن آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں علی، عثمان، طلحہ، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہ نے اس کا حکم دیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا ہاں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عبدالرحمن میں نے لوگوں سے اتنی نرمی کی کہ یہاں تک مجھے خوف ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس نرمی پر گرفت نہ فرمائے پھر میں نے سختی کی ان پر یہاں تک مجھے خوف ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس شخص پر گرفت نہ فرمائیں اب

کونسا راستہ اختیار کیا جائے: عبدالرحمن رضی اللہ عنہ روتے ہوئے اپنی چادر گھسٹتے ہوئے نکلے یہ کہتے ہوئے کہ معاملہ اسی کے ہاتھ میں تیرے بعد ان کے لئے ھلاکت ہے۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۷۷۱......سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ مال غنیمت کا ایک اونٹ زخمی ہو گیا اس کو ذبح کروکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ ازواج مطہرات کے پاس بھیج دیا باقی سے کھانا تیار کروایا مسلمانوں کو کھانے کی دعوت دی اس دن ان میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی تھے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ روزانہ ایسا کھانا تیار کرواتے اور ہم آپ کے پاس بیٹھ کر کھاتے اور آپ ہم سے بات چیت کرتے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا آئندہ کبھی اس طرح نہیں کرونگا مجھ سے پہلے دو راہنما گذر چکے ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق ان کا عمل اور ان کا طریقہ واضح ہے اگر میں ان کے عمل کے خلاف کوئی عمل کروں گا تو ان کا راستہ چھوٹ جائے گا۔ (ابن سعد و مسدد ابن عساکر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رعب

۳۵۷۷۲......ابی سعید مولیٰ ابی اسید روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد مسجد سے جاتے تھے اس میں جو شخص نظر آتا اسکو نکال دیتے سوائے کوئی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو ایک مرتبہ ان کا ایک جماعت پر گذر ہوا ان میں ابی بن کعب بھی تھے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو ابی نے بتایا اے امیر المؤمنین آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت ہے پوچھا کہ تم نماز کے بعد کیوں رک گئے تو انہوں نے بتایا ہم ذکر اللہ کے لئے بیٹھے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے پھر اپنے قریب ترین شخص سے کہا یہ لو ایک ایک شخص کو ٹٹولتا رہا یہاں تک مجھ تک پہنچ گئے میں ان کے پہلوں میں تھا تو فرمایا لاؤ میری آواز بند ہو گئی اور مجھ پر کپکپی سختی سے طاری ہو گئی یہاں تک کہ انہوں نے اس کو محسوس کیا تو فرمایا اگر آپ کہتے اللّٰھم اغفر لنا اللّٰھم ارحمنا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کیا قوم میں ان سے زیادہ آنسو بہانے والا زیادہ رونے والا کوئی نہیں تھا پھر فرمایا اس وقت منتشر ہو جاؤ۔ ابن سعد

۳۵۷۷۳......ابی وجزہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نقیع کو چراگاہ بنایا تھا مسلمانوں کے گھوڑوں کے لیے ربذہ اور شرف کو صدقات کے اونٹ کے لئے ہر سال تیس ہزار اونٹ کا بوجھ اللہ کی راہ میں تقسیم فرماتے۔ ابن سعد

۳۵۷۷۴......سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گھوڑا دیکھا جس کے ران پر نشان لگا ہوا تھا جو اللہ کی راہ میں بندھا ہوا تھا۔

ابن سعد

۳۵۷۷۵......سائب بن یزید سے منقول ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ایک دن ان گھوڑوں کا سامان تیار کر رہے ہیں جن پر اللہ کی راہ میں مجاھدین کو سوار کرنا ہے ان کا زین اور بالان وغیرہ جب کسی آدمی کو اونٹ سواری کے لئے دیتے تو سامان سمیت دیتے تھے۔ ابن سعد

۳۵۷۷۶......سفیان بن ابی العوجاء کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ ہوں اگر میں بادشاہ ہوں تو یہ بہت بڑا معاملہ ہے ایک شخص نے کہا کہ اے امیر المؤمنین دونوں میں فرق ہے پوچھا وہ کیا بتایا خلیفہ مال نہیں لیتا مگر حق طریقہ سے اور مال نہیں خرچ کرتا مگر حق جگہ پر آپ بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہیں بادشاہ لوگوں پر ظلم کرتا ہے اس سے (ظلماً) لے کر اس کو دیتا ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ ابن سعد

۳۵۷۷۷......سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ نے فلسطین کی سرزمین ایک درھم یا اس سے کم و زیادہ لے کر ناحق خرچ کیا تو آپ بادشاہ ہیں خلیفہ نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ابن سعد

۳۵۷۷۸......ابی مسعود رضی اللہ عنہ انصاری فرماتے ہیں ہم اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص گھوڑے پر سوار ہو کر آیا ایڑھ لگاتا ہوا دوڑ رہا تھا یہاں تک قریب تھا کہ ہمیں روند ڈالتا اس کی وجہ سے ہم اکٹھے ہوئے اور کھڑے ہوئے تو دیکھا عمر بن خطاب ہیں ہم نے کہا اے امیر المؤمنین

آپ کے بعد کون ہوگا پوچھا تمہیں کیا چیز بری لگی مجھے کچھ نشہ محسوس ہوا میں نے گھوڑے پر سوار ہو کر ایڑ ھ لگائی۔ابن سعد

۳۵۷۷۹...... ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے منقول ہے، کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک زمانہ تک بیت المال سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے یہاں تک ان کو اس کی حاجت ہوئی کہ لوگ بیت المال سے کچھ لیں تو انہوں نے صحابہ کرام کو مشورہ کے لئے جمع فرمایا اور ان سے کہا کہ میں نے اپنے کو دین کے کام کے لئے مشغول کیا ہے میں اس میں سے کتنا لے سکتا ہوں عثمان بن عفان نے مشورہ دیا کہ خود کھائیں (اپنے گھر والوں کو) کھلائیں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے بھی یہی جواب دیا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو فرمایا صبح اور شام کے کھانے کی بقدر عمر رضی اللہ عنہ نے اسی پر عمل کیا۔ابن سعد

۳۵۷۸۰...... سعید بن میسّب سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا: اور کہا اللہ کی قسم خلافت کی ذمہ داری میرے اوپر اس طرح آ گئی جیسے کبوتر کے گلے کا طوق اب میں بیت المال سے کتنا خرچہ لے سکتا ہوں علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو صبح و شام کے کھانے کے لئے کافی ہو تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سچ بتایا۔ابن سعد

۳۵۷۸۱...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے لئے اور گھر والوں کے لئے (بیت المال سے) مقدار کفاف خوراک لیتے اور گرمی میں کپڑے کا جوڑا لیتے بسا اوقات لنگی پھٹ جاتی اس میں پیوند لگا لیتے لیکن وقت آنے سے پہلے دوسری نہ لیتے تھے جس سال مال زیادہ آتا پچھلے سال سے کم درجہ کا جوڑا لیتے اس سلسلہ میں حفصہ نے بات کی تو فرمایا میں مسلمانوں کے مال سے جوڑا لے رہا ہوں یہ جوڑا امیرے لئے کافی ہے۔

ابن سعد

۳۵۷۸۲...... محمد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روزانہ اپنے اور اپنے گھر والوں پر دو دراھم خرچ کرتے اور حج میں کل ایک سو اسی دراہم خرچ کئے۔ابن سعد

مال خرچ کرنے میں احتیاط

۳۵۷۸۳...... ابن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے حج میں صرف ایک سو اسی دراھم خرچ کئے اور ہم نے اس مال میں بہت اسراف کیا۔ابن سعد

۳۵۷۸۴...... ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حج میں سولہ دینار خرچ کئے پس اے عبداللہ بن عمر ہم نے اس مال میں بہت اسرف کیا اور کہا یہ پہلے کے برابر ہے اس لئے کہ ایک دینار بارہ دراھم کے برابر ہے۔ابن سعد

۳۵۷۸۵...... ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل کو ایک چٹائی ھدیہ دی جو ایک ہاتھ ایک بالشت ہوگا عمر رضی اللہ عنہ آئے اس کو دیکھ کر پوچھا یہ کہاں سے آئی بتایا یہ ابوموسیٰ نے ھدیہ دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو لے کر بیوی کے سر پر مارا یہاں تک ان کو پریشان کر دیا پھر فرمایا ابوموسیٰ کو بلا کر لاؤ اور ان کو سزا دو ان کو لایا گیا ان کو سزا دینا شروع کی تو عرض کیا اے امیر المؤمنین سزا میں جلدی نہ کریں تو پوچھا تم نے میری بیوی کو کس مقصد سے ھدیہ دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے وہ لے کر اس کے سر پر مارا اور کہا اپنی چیز لیجاؤ ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں۔(ابن سعد ابن عساکر)

۳۵۷۸۶...... ابی بردہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ عوف بن مالک نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مٹی میں جمع ہوئے ہیں ان میں ایک شخص تین بالشت اونچائی پر تھا میں نے پوچھا یہ کون؟ لوگوں نے بتایا عمر میں خطاب میں نے پوچھا یہ اونچائی پر کیوں ہے؟ لوگوں نے بتایا ان میں تین خصلتیں ہیں اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کرتے وہ شہید ہیں ان کی شہادت شہر میں ہوگی وہ خلیفہ ہیں جنہیں خلافت سپرد کی گئی عوف ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور خواب بیان کیا تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا ان کو خوشخبری سنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنا خواب بیان کرو تو انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے دوبارہ خواب بیان کیا جب کہا خلیفہ مستخلف تو عمر

رضی اللہ عنہ نے دانٹا اور خاموش کروایا جب عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو عوف رضی اللہ عنہ سے کہا خواب بیان کرو تو انہوں نے پورا خواب بیان کیا تو فرمایا جہاں تک تعلق اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں کسی سے نہ ڈرنے کا ہے مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنائیں گے اور جہاں تعلق ہے خلیفہ مستخلف'' میں نے ان کو اپنا خلیفہ بنالیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں خلافت کے سلسلہ میں میری مدد فرمائے جہاں تک شہید مستشہد یہ میرے نصیب میں کہاں؟ میں تو جزیرۃ العرب کے درمیان میں ہوں میں جہاد میں نہیں جاتا مگر لوگ میرے گرد ہوتے ہیں پھر فرمایا: ہائے میری ہلاکت ہائے میری ہلاکت اگر اللہ چاہیں تو شہادت کے مرتبہ پر فائز فرمائیں گے۔

ابن سعد، ابن عساکر

۳۵۷۸۷..... سعد الجاری مولیٰ عمر بن خطاب سے منقول ہے کہ انہوں نے ام کلثوم بنت علی بن ابی طالب کو بلایا جوان کے نکاح میں تھیں ان کو نے کی حالت میں پایا پوچھا کیوں رو رہی ہے تو بتایا اے امیر المؤمنین یہ یہودی یعنی کعب الاحبار کہتا ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ماشاء اللہ اللہ کی قسم مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سعید پیدا فرمایا ہے پھر کعب کو بلوایا جب کعب آ گئے تو کہا اے امیر المؤمنین میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ذوالحجہ گذرتے ہی آپ جنت میں داخل ہونگے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے کبھی جنت میں داخل ہونے کی بات کرتے ہو کبھی جہنم میں بتایا اے امیر المؤمنین قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ہم اپنی کتاب میں آپ کے اوصاف میں یہ پاتے ہیں کہ آپ جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر لوگوں کو جہنم میں داخل ہونے سے روکیں گے جب آپکا انتقال ہوگا لوگ جہنم میں گھستے چلے جائیں گے قیامت تک۔

ابن سعد وابو القاسم بن بشران فی اماليه

۳۵۷۸۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر روانہ فرمایا ان پر ایک شخص کو امیر مقرر فرمایا جس کو ساریہ کہا جاتا تھا اس کے بعد ایک روز عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اس دوران پکارا یا ساریہ الجبل تین مرتبہ یہ آواز لگائی اس کے بعد لشکر کا قاصد آیا اس سے عمر رضی اللہ عنہ نے حالات دریافت کئے تو اس نے بتایا کہ ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا ہم شکست کھا رہے تھے اچانک ایک آواز سنائی دی یا ساریہ الجبل تین مرتبہ ہم نے اپنی پشت پہاڑ کی طرف کرلی اس طرح اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی تو عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ یہ آواز لگارہے تھے۔ (ابن الاعرابی نے کرامات الاولیاء میں، دیر عاقولی نے فوائد میں، ابو عبدالرحمٰن اسلمی نے اوبین میں ابونعیم وعقیلی نے اکٹھا دلائل میں واللالکائی نے السنہ میں، ابن عساکر، حافظ ابن حجر نے اصابہ میں فرمایا اس کی سند حسن ہے)

۳۵۷۸۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اس دوران آواز لگائی کہ یا ساریہ الجبل جس نے بھیڑیا کو چرایا ظلم کیا یہ آواز سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا جو کہا اس طرف توجہ چھوڑ دو خطبہ سے فراغت کے بعد لوگوں نے وجہ پوچھی تو بتایا کہ میرے دل میں آیا کہ مشرکین نے ہمارے لشکر کو شکست دی اور ایک پہاڑ کے قریب سے گذر رہے ہیں اگر وہ مڑ کر پہاڑ کی طرف آ جائیں تو صرف ایک جانب سے قتال کرنا ہوگا اگر پہاڑ پار کر گئے تو ھلاک ہو گئے تو میری زبان سے وہ الفاظ نکلے جو تمہارے خیال کے مطابق تم نے سنے ایک ماہ بعد قاصد آیا اور انہوں نے بتایا کہ ہم نے اسی دن عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی ہم پہاڑ کی طرف ہو گئے اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دی۔ (السلمی فی الاربعین وابن مردویہ)

۳۵۷۹۰..... عمرو بن حارث سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے جمعہ کے دن اچانک خطبہ چھوڑ یا اور کہا یا ساریہ الجبل دو یا تین مرتبہ پھر خطبہ کیطرف متوجہ ہوئے بعض حاضرین نے کہا ان پر شاید جن حاضر ہو گیا جنون طاری ہو گیا خطبہ کے بعد عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ کو مطمئن پایا تو پوچھا آپ کچھ نفس سے بھی باتیں کرتے ہیں کیونکہ آپ خطبہ کے دوران چیخ کر کہہ رہے تھے یا ساریہ الجبل اس کی کیا وجہ ہے؟ تو فرمایا بخدا یہ میرے اختیار میں نہیں تھا میں نے لشکر کو پہاڑ کے قریب دشمن سے لڑتے دیکھا ان پر سامنے اور پیچھے دونوں جانب سے حملے ہو رہے تھے حتیٰ کہ میں نے ان کو یہ ھدایت دی کہ یا ساریہ الجبل تا کہ لشکر کو پہاڑ کی جانب لے جائے کچھ ہی دنوں کے بعد ساریہ کا قاصد آیا ساریہ کا خط لے کر اس میں مذکور تھا کہ دشمن نے جمعہ کے دن ہم سے قتال کیا ہم نے مقابلہ کیا یہاں تک جمعہ کا وقت ہو گیا ہم نے ایک

آواز سنی یا ساریہ الجبل دومرتبہ ہم پہاڑ کی جانب ہوگئے اب ہم برابر غلبہ حاصل کرتے رہے یہاں تک اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی اوران کو قتل کیا تو بتایا ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر طعن کیا کہ اس آدمی کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تکلف سے کام لیتا ہے۔(ابونعیم فی الدلائل)

۳۵۷۹۱......(مسندہ رضی اللہ عنہ) ابی بلج علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہیں تھے کہ اچانک بلند آواز سے پکارا یا ساریہ الجبل یا ساریہ الجبل پھر خطبہ شروع کیا لوگوں نے اس فعل کو برا سمجھا جب خطبہ سے فارغ ہوکر نماز پڑھادی لوگوں نے پوچھا اے امیرالمؤمنین آج آپ نے خطبہ میں ایک ایسا کام کیا جو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پوچھا وہ کیا بتایا گیا کہ آپ نے ایسا ایسا کہا ان کی آواز لگانے کا تذکرہ کیا انہوں نے فرمایا ایسی کوئی بات نہیں تھی لوگوں نے کہا ضرور ایسا ہوا ہے تو فرمایا اس دن اس مہینہ کو یادرکھو پھر انتظار کروانہوں نے ساریہ کی قیادت میں عراق کی طرف لشکر بھیجا تھا کہ جو دشمن کے نرغہ میں آگیا تھا تو ان کو پہاڑ کی طرف اور ساریہ نے واپسی پر کہا کہ ہم دشمن سے قتال کررہے تھے اس دوران ایک آواز سنائی دی معلوم نہیں آواز کس کی تھی یا ساریہ الجبل تین مرتبہ اس کے ذریعہ اللہ نے دشمن کو ہم سے دفع کیا لوگوں نے اس دن کو تاریخ کے ساتھ ملاکر دیکھا تو وہی دن تھا جس دن عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں آواز لگائی تھی۔(اللالکائی)

۳۵۷۹۲......ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ رسول اللہ ﷺ میں خطبہ دیا درمیان میں فرمایا یا ساریہ بن زنیم الجبل جس نے بھیڑیا کو پالاظلم کیا پوچھا گیا آپ ساریہ کو یاد کررہے ہیں ساریہ تو عراق میں ہے لوگوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں سنا کہ وہ خطبہ کے دوران یا ساریہ کہہ رہے تھے تو انہوں نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دو کیونکہ وہ جس چیز میں داخل ہوتے ہیں اس سے نکلنے کا رستہ معلوم کرلیتے ہیں تھوڑے ہی دن گذرے تھے ساریہ واپس آیا اور انہوں نے بتایا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی اور پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا۔(خطیب فی رواۃ مالک، ابن عساکر)

۳۵۷۹۳......عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی میں نے نماز پڑھادی وہ داخل ہوئے اور میرے پیچھے کھڑے ہوئے میں والذاریات شروع کی یہاں تک وفی السماء رزقکم وما توعدون پڑھی انہوں نے آواز بلند کی یہاں تک کہ مسجد گونج اٹھی اور کہا میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔(ابوعبیدہ فی فضائلہ)

۳۵۷۹۴......کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے کعب میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں تم مجھے خلیفہ پاتے ہو یا بادشاہ تو بتایا خلیفہ دوبارہ قسم دی تو کعب نے کہا واللہ خلیفہ بہترین خلیفہ تمہارا زمانہ بہترین زمانہ۔(نعیم بن حماد فی الفتن)

۳۵۷۹۵......عبداللہ بن شداد بن ھاد سے منقول ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی ہچکی سنی ہے میں آخری صف میں تھا صبح کی نماز میں وہ سورۃ یوسف کی تلاوت کررہے تھے یہاں تک جب اس آیت پر پہنچے انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ

عبدالرزاق، ضیاء مقدسی، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، بیہقی

۳۵۷۹۶......علی ابن ابی طالب سے منقول ہے کہ میرے علم کے مطابق مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہر شخص نے چھپ کر ہجرت کی سوائے عمر رضی اللہ عنہ کے کیونکہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تلوار لٹکائی اور کمان الٹ کر تیروں کو ہاتھ میں لیا کعبہ شریف میں آئے اس دوران قریش کے سردار کعبہ کے صحن میں موجود تھے سات دفعہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں نماز پڑھی پھر ان کے حلقہ کے پاس آیا ایک ایک کرکے اور اور شاھت الوجوہ کہنے کے بعد اعلان کیا کہ جس کا یہ خیال ہو کر اس کی ماں اس پر روئے اپنی اولاد کو یتیم بنائے اور بیویوں کو بیوہ بنائے وہ مجھ سے اس وادی کے پیچھے ملاقات کرے کسی نے بھی ان کا تعاقب نہیں کیا۔رواہ ابن عساکر

۳۵۷۹۷......سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ کعب الاحبار نے عمر بن خطاب سے کہا ہم اپنی کتاب میں زمینی بادشاہ پر آسمانی بادشاہ کی طرف سے ھلاکت پاتے ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مگر جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے کعب نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ توراۃ میں اسی طرح ہے اس کے ساتھ یہ لفظ موجود ہے عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر تکبیر بلند کی پھر سجدہ میں گر پڑے۔

العسکری فی المواعظ وعثمان بن سعید الدارمی فی الرد علی الجھمیہ والخرائطی فی الشکر، بیہقی

کلام رسول اور کلام غیر میں فرق کرنا

۳۵۷۹۸......طارق بن شہاب سے منقول ہے اگر کوئی شخص عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حدیث بیان کرتا اور جھوٹ ملاتا تو کہتا اس کو روک دے پھر حدیث بیان کرتا تو اس کو روکتے تو وہ آدمی کہتا کہ میں نے جو کچھ بیان کیا وہ حق ہے مگر جتنے حصہ کے بارے میں آپ نے حکم دیا کہ اس کو روک دوں وہ حق نہیں تھا مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کلام رسول اور کلام غیر میں فرق معلوم ہو جاتا تھا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۷۹۹......حسن سے منقول ہے اگر کسی کو حدیث بیان کرتے وقت جھوٹ کا پہچان ہو جاتا ہو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۰۰......اسماعیل بن زیاد سے مروی ہے کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا مساجد پر گذر ہوا ان میں رمضان میں قندیلیں جل رہی تھیں تو فرمایا اللہ تعالیٰ عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو ایسی ہی منور فرمائے جس طرح انہوں نے ہمارے لئے مساجد کو منور فرمایا۔ (ابن عساکر اور خطیب نے اپنی امالی میں ابی اسحاق ھمدانی سے روایت کی ہے)

امیر المؤمنین لکھنے کی وجہ

۳۵۸۰۱......معاویہ بن قرہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں خلیفۃ رسول اللہ ﷺ لکھا جاتا تھا جب عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو خلیفۃ رسول اللہ لکھنے کا ارادہ ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ لمبا ہوگا تو لوگوں نے کہا نہیں لیکن ہم نے آپ کو امیر مقرر کیا آپ ہمارے امیر ہیں فرمایا ہاں تم مؤمن ہو اور میں تمہارا امیر ہوں تو لکھا گیا امیر المؤمنین۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۰۲......ابن شہاب سے منقول ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے ابوبکر ابن سلیمان بن ابی حثمہ سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلیفۃ رسول اللہ ﷺ لکھا جاتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے اولاً خلیفۃ ابی بکر لکھوایا پھر اس سے امیر المؤمنین کی طرف پھیر دیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھ سے شفاء نے بیان کیا وہ ان کی دادی ہے اور شروع شروع میں ہجرت کرنے والیوں میں سے تھی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق کے گورنر کے پاس خط لکھا کہ میرے پاس دو آدمیوں کو بھیجا جائے جو مضبوط قسم کے ہوں تا کہ ان سے عراق اور اہل عراق کے حالات معلوم کئے جائیں تو عراق کے گورنر نے لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم کو بھیجا جب یہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے تو انہوں نے اپنی سواریوں کو مسجد کے صحن میں بیٹھایا پھر مسجد میں داخل ہوئے تو ان کی ملاقات عمرو ابن العاص سے ہوئی تو دونوں نے کہا اے عمرو آپ امیر المؤمنین سے ہمارے لئے ملاقات کی اجازت طلب کریں تو عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم تم دونوں نے ان کا صحیح نام لیا وہ ہمارے امیر ہیں اور ہم مؤمنین ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور کہا السلام علیکم یا امیر المؤمنین تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابن العاص یہ نام میں جدت کیسے پیدا ہوئی؟ میرا رب جانتا ہے تم اس کی دلیل بیان کرو گے کہا لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم دونوں آئے اور انہوں نے اپنی سواری مسجد کے صحن میں بیٹھایا پھر میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ ہمارے لئے امیر المؤمنین سے اجازت طلب کریں اللہ کی قسم ان دونوں نے آپ کا صحیح نام لیا ہم مؤمن ہیں اور آپ ہمارے امیر ہیں اس دن سے یہی لکھا جانے لگا (بخاری نے ادب المفرد میں عساکر نے دلائل میں طبرانی اور حاکم نے نقل کیا)

۳۵۸۰۳......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مشرکین سے مسجد مکہ (حرم) میں قتال کیا صبح سے لے کر سورج سر پر آنے تک لڑتا رہا یہاں تک ایک شخص نے ان کو منتشر کر دیا پوچھا کہ تم اس شخص سے کیا چاہتے ہو تو لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص صابی ہو گیا تو انہوں نے فرمایا کتنا اچھا آدمی ہے اپنے لئے ایک دین کو اختیار کیا ان کو اور انہوں نے اپنے نئے دین کو اختیار کیا ہے اس کو چھوڑ دو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کئے جانے پر بنی عدی راضی ہوں گے اللہ کی قسم بنو عدی راضی نہیں ہوں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس دن کہا اے اللہ کے دشمنو! اگر ہماری تعداد تین سو تک پہنچ گئی تو ہم تم کو یہاں سے نکال باہر کریں گے میں نے اپنے ابا جان سے کہا بلا کت سے دور ہو وہ کون شخص تھا جس نے اس دن دشمنوں کو تم سے دور کیا؟ تو فرمایا وہ عاص بن وائل عمرو بن العاص کے والد تھے۔ (حاکم نے مستدرک میں نقل کیا)

۳۵۸۰۴..... معاویہ بن خدیج سے منقول ہے کہ عمرو بن العاص نے مجھے عمر بن خطاب کے پاس بھیجا اسکندریہ کی فتح کی خبر لے کر میں ظہر کے وقت مدینہ منورہ پہنچا اور مسجد کے دروازے پر سواری بیٹھا کر مسجد میں داخل ہوا میں بیٹھا ہوا تھا اچانک عمر رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک باندی نکل کر آئی مجھ سے پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے کہا معاویہ بن خدیج عمرو بن العاص کا قاصد ہوں وہ اندر گئی پھر تیسری کے ساتھ واپس آئی آیئے امیر المؤمنین کے پاس چلیں میں ان کے ساتھ گیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ایک ہاتھ میں چادر ہے دوسرے ہاتھ میں لنگی مجھ سے پوچھا تمہارے پاس کیا خبر ہے؟ میں نے کہا اے امیر المؤمنین خبر ہے اللہ تعالیٰ نے اسکندریہ کو فتح فرمادیا پھر میرے ساتھ مسجد کی طرف نکلے اور مؤذن سے کہا لوگوں میں اعلان کریں الصلوۃ جامعہ لوگ جمع ہوگئے پھر مجھ سے فرمایا کھڑے ہو کر لوگوں میں علان کریں۔ میں نے کھڑے ہو کر اعلان کیا پھر نماز پڑھی اور اپنے گھر میں داخل ہوئے پھر قبلہ رو ہو کر متعدد دعائیں کیں پھر بیٹھ گئے اور باندی سے پوچھا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ وہ روٹی اور زیتون لے کر آئی مجھ سے فرمایا کھاؤ میں نے حیاء کرتے ہوئے کچھ کھایا پھر فرمایا کھاؤ کہ مسافر کھانے کو محبوب رکھتا ہے اگر مجھے کھانا ہوتا میں تمہارے ساتھ کھاتا مجھے کچھ حیاء آگی پھر اے جاریہ کچھ کھجوریں ہیں؟ تو وہ ایک پلیٹ میں کھجوریں لے آئیں مجھ سے فرمایا کھاؤ میں نے حیاء کے ساتھ کچھ کھایا پھر اے معاویہ مسجد میں آکر تم نے کیا کہا؟ میں نے کہا امیر المؤمنین قیلولہ کر رہے ہیں تو فرمایا برا کیا یا گمان کیا اگر میں دن کو سو گیا تو دعایا ضائع ہونگے اگر رات کو سویا تو میرا نفس ضائع ہوگا اے معاویہ ان باتوں کے ہوتے ہوئے میں سو سکتا ہوں۔ (ابن عبدالحکیم)

۳۵۸۹۵..... بنی اسد کے ایک شخص نے بیان کیا کہ وہ عمر بن خطاب کے پاس حاضر ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھیوں سے دریافت کیا ان میں طلحہ سلیمان زبیر کعب تھے کہ میں تم لوگوں سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں پس جھوٹ سے اجتناب کرنا مجھے ھلاکت میں ڈالو گے اور اپنے نفسوں کو بھی ھلاکت میں ڈالو گے میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ طلحہ اور زبیر نے جواب دیا کہ تم نے ایسا سوال کیا جس کا ہمارے پاس جواب نہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ خلیفہ کیا ہوتا ہے بادشاہ کیا ہوتا ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اپنے گوشت اور خون کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ تم خلیفہ ہو بادشاہ نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم یہ کہہ رہے ہو تو تم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا کرتے تھے ان کے پاس بیٹھا کرتے تھے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا آپ رعایا میں انصاف کرتے ہیں ان میں برابری کے ساتھ تقسیم کرتے ہیں آپ ان پر ایسی شفقت کرتے ہیں جیسے آدمی اپنے گھر والوں پر شفقت کرتا ہے اللہ قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کرتا ہے کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میرا خیال یہ تھا کہ مجلس میں میرے علاوہ کوئی خلیفہ اور بادشاہ میں فرق کرنے والا نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے سلمان کو علم وحکمت سے بھر دیا پھر کعب نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خلیفہ ہیں بادشاہ نہیں تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیسے اندازہ ہوا؟ تو بتایا کہ میں آپ کے اوصاف کتاب اللہ میں پاتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا میرے اوصاف اللہ کی کتاب میں پاتے ہیں میرے نام کے ساتھ تو بتایا نام کے ساتھ نہیں صفات کے ساتھ موجود ہے کہ نبوۃ ہوگی اس کے بعد خلافت نبوت کے طریقہ پر پھر خلافت ورحمت ہوگی نبوت کے طریقہ پر پھر بادشاہت ہوگی کاٹنے والی۔

نعيم بن حماد فی الفتن

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پیشن گوئی

۳۵۸۰۶..... عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ سعید بن عاص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا زیادہ کا مطالبہ کر رہے تھے اپنے اس گھر میں جو بلاط میں ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کو چچاؤں کا حصہ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے ساتھ فجر کی نماز پڑھیں پھر اپنی حاجت کا اظہار کرنا تو بتاتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین میری حاجت کا جس کا یاد دلانے کے لئے آپ نے کہا تھا وہ فورا میرے ساتھ چل پڑے اور فرمایا کہ اپنے گھر کی طرف جائیں یہاں میں گھر پہنچا تو مجھے اضافہ کر کے دیا اور اپنے پاؤں سے لکیر کھینچ دیا میں نے کہا اے امیر المؤمنین کچھ مزید اضافہ فرمائیں کیونکہ میرے بچوں اور گھر والوں میں اضافہ ہوا تو فرمایا تمہیں اتنا کافی ہے اپنے پاس راز میں رکھنا کہ میرے بعد ایسا آدمی خلیفہ ہوگا جو تمہارے ساتھ صلہ رحمی کرے گا اور تمہاری ضرورت پوری کرے گا تو تایا

میں عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انتظار کرتا رہا یہاں تک عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے انہوں نے شوریٰ قائم کیا اور خوش ہوا میرے ساتھ صلہ رحمی کیا اور بہت اچھی طرح کیا میری حاجت پوری کی اور مجھے اپنی امانت میں شریک کیا۔ ابن سعد

۳۵۸۰۷......مکحول سے روایت ہے کہ سعید بن عامر بن حذیم الجمحی رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں انہوں نے: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا میں تمہیں کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ضرور کیجئے تو فرمایا لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈریں اللہ تعالیٰ کے بارے میں لوگوں سے مت ڈریں تمہارے قول و فعل میں تضاد نہ ہونا چاہئے بہترین قول وہ ہے جس کی فعل تصدیق کرے ایک مقدمہ کا دو مرتبہ فیصلہ نہ کریں آپکا حکم مختلف ہو جائے گا آپ حق سے بھٹک جائیں گے اگر کام کو دلیل کی بنیاد پر انجام دیں کامیابیاں حاصل کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کے مددگار ہوگا آپ کے رعایا کی آپ کے ہاتھ پر اصلاح ہوگی اپنی توجہ اور فیصلہ ہر اس شخص کے بارے میں درست رکھیں جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو حاکم بنایا ہے وہ آپ سے دور ہوں یا قریب لوگوں کے لئے ہی پسند کریں جو آپ اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے پسند کرتے ہیں ان کے لئے وہی ناپسند کریں جو اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند کرتے ہیں مصائب میں بھی حق کا رستہ اختیار کریں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کریں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان باتوں پر عمل کرنا کس کی استطاعت میں ہے تو سعید نے کہا آپ جیسے آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے امت محمد کے امور سپرد کئے ہوں پھر اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حائل نہ ہو۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۸۰۸......علی بن رباح سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو ہزار دینار کا انعام دیا۔ (ابن خذیمه الجمحی ابن سعد ابن عساکر)

۳۵۸۰۹......زید بن اسلم اور یعقوب بن زید نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نماز کے لئے نکلے منبر پر چڑنے کے بعد آواز لگائی یا ساریہ بن زنیم الجبل ظلم کیا اس نے جس نے بھیڑیا کو بکریوں کا محافظ بنایا پھر خطبہ دیا یہاں خطبہ سے فارغ ہوئے پھر ساریہ بن زنیم کا خط عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن فلاں وقت فتح دی اس وقت کا نام لیا جس عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ تکلم کیا تھا اور ساریہ نے کہا کہ میں نے یہ آواز سنی یا ساریہ بن زنیم الجبل یا ساریہ بن زنیم الجبل ظلم من استرعی الذئب الغنم میں اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا ہم اس سے قبل وادی میں تو ہم دشمن کے محاصرے میں تھے پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح دی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا یہ گفتگو کیسی تھی؟ تو فرمایا: اللہ کی قسم میں ایسی بات کی پرواہ نہیں کرتا جو زبان پر آجائے۔ ابن سعد

۳۵۸۱۰......اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ رات کے اندھیرے میں نکلا ان کو طلحہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوا پھر دوسرے گھر میں داخل ہوا صبح کے وقت طلحہ رضی اللہ عنہ اس گھر میں گئے تو دیکھا ایک فالج زدہ بڑھیا ہے اس سے پوچھا یہ شخص تمہارے گھر کیوں آتا ہے؟ تو بتایا یہ شخص اتنے عرصہ سے میری خدمت کرتا ہے میری ضروریات پوری کرتا ہے اور میری تکلیف دہ چیزوں کو دور کرتا ہے تو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تیری ماں تجھ پر روئے کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کی لغزشوں کو تلاش کرتا ہے۔

حلیة الاولیاء

۳۵۸۱۱......شعبی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کے لئے میرا دل نرم ہوا حتیٰ کہ وہ مکھن سے زیادہ نرم ہے اللہ کے لئے میرا دل سخت ہے حتیٰ کہ وہ پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ (حلیة الاولیاء)

۳۵۸۱۲......"مسند عمر" سیف بن عمر صعب بن عطیہ ابن بلال سے وہ اپنے والد سے اور سہم بن منجاب سے نقل کرتے ہیں کہ اقرع او رزبرقان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے کہ بحرین کا جزیہ ہمارے نام کردیں ہم آپ کو ضمانت دیتے ہیں کہ ہماری قوم میں سے کوئی مرتد نہ ہوگا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لکھدیا ان کے درمیان معاہدہ کرانے والے طلحہ بن عبید اللہ تھے اور اس پر کئی گواہ مقرر کئے ان میں سے ایک عمر رضی اللہ عنہ تھے جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ عہد نامہ پہنچا اس کو پڑھا اور گواہ نہیں بنے بلکہ کہا ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا عہد نامہ کو لے کر ٹکڑا ٹکڑا کر دیا اور خط کو مٹا دیا طلحہ رضی اللہ عنہ اس پر سخت ناراض ہوئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر پوچھا کہ امیر المؤمنین آپ ہیں یا عمر رضی اللہ عنہ تو فرمایا امیر تو عمر ہیں البتہ طاعت میری واجب ہے تو خاموش ہوگیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۱۳......نافع روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اقرع بن حابس اور زبرقان کو ایک جائیداد بطور جاگیر دیا اور ایک حکم نامہ لکھدیا

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم دونوں عمر رضی اللہ عنہ کو اس پر گواہ بنالو کیونکہ وہ تم دونوں کے معاملہ کا زیادہ ذمہ دار ہیں کیونکہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد وہی خلیفہ ہونگے وہ دونوں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا یہ تحریر کس نے لکھ کر دی ہے تو بتایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم ایسا نہیں ہوگا اللہ اس میں برکت نہ دے اللہ کی قسم پہلے مسلمانوں کے چہرے رہن رکھے جائیں گے پھر پتھر ہوگا پھر تم دونوں کو یہ ملے گا اس میں تھوک کر تحریر کو مٹادیا دونوں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور پوچھا ہمیں معلوم نہیں خلیفہ آپ ہیں یا عمر رضی اللہ عنہ پھر واقعہ کی خبر دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس بات کی اجازت دے سکتے ہیں جس کی عمر رضی اللہ عنہ اجازت دے۔

یعقوب بن سفیان، ابن عساکر

۳۵۸۱۴..... ابی الزناد نے بیان کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ (ابن النجار)

۳۵۸۱۵..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے منقول ہے کہ عوف بن مالک نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک دھاگہ لٹک آیا اسکو رسول اللہ ﷺ نے پکڑ یا اور اس سے اپنے بالوں کو باندھ لیا پھر ایک دھاگہ لٹک آیا اس سے اپنے بالوں کو باندھ لیا پھر لوگوں نے پکڑا ان میں عمر رضی اللہ عنہ نے تین گز زیادہ حاصل کیا عوف رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سنایا جب یہاں تک پہنچا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنا خواب چھوڑ دو ہمیں مت سناؤ عوف رضی اللہ عنہ خاموش ہوگئے جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عوف رضی اللہ عنہ سے ایکدن فرمایا خواب کا بقیہ حصہ سنائیں تو کہا کیا تم نے مجھے نہیں ڈانٹا تھا؟ مجھے خاموش نہیں کروایا تھا تو فرمایا مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ تم کسی شخص کو اس کی موت کی خبر دو اب پھر سے پورا خواب بیان کرو یہاں تک پہنچا لوگوں میں دھاگہ پھیلا دیا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ کو ان پر تین گز کی فوقیت رہی تو میں نے کہا یہ تین گز کی فوقیت کیوں؟ تو مجھ سے بیان کیا وہ خلیفہ نہیں شھید ہیں وہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خلافت تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ثم جعلنکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون 'اب عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی ہے اب دیکھو کیسے عمل کرتا ہے جہاں تک شھادت کا تعلق ہے۔ یہ کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟ میرے گرد عرب موجود ہیں لیکن اللہ قادر ہیں مجھے نصیب کریں باقی میں اللہ کے معاملہ میں کسی کی ملامت کا خوف نہیں رکھتا ماشاء اللہ (خیثمہ فی فضائل الصحابہ)

۳۵۸۱۶..... حنش خزاعی سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنی کمر کو رسی سے باندھ کر صدقہ کے اونٹوں کی خدمت کر رہے تھے منصور نے بتایا کہ مجھے یاد ہے کہ وہ نیلام کے ذریعہ فروخت کرتے تھے جب کوئی اونٹ فروخت کرتے ان میں سے اس کی کمر رسی سے باندھ دیتے پھر اسی رسی سمیت صدقہ کردیتے۔ (بیہقی)

شیاطین کا زنجیروں میں بندھوانا

۳۵۸۱۷..... (مسندہ) مجاھد سے منقول ہے ہم آپس میں باتیں کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شیاطین زنجیروں میں بندے ہوئے ہیں جب وہ شھید ہوئے تب کھول دیئے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۱۸..... محمد بن متوکل روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقشہ کفی بالموت واعظا یا عمر۔ (الختلی فی الدیباج، ابن عساکر)

۳۵۸۱۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملنے کے بعد ایک شخص نے کہا بعض لوگوں کو اس معاملہ میں آپ سے انقباض ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے بتایا گیا ان کا گمان ہے آپ بہت سخت دل ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس اللہ کا شکر ہے جس نے میرے دل کو ان کے لئے رحم وشفقت سے بھر دیا اور ان کے دل کو میرے رعب سے بھر دیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۰..... 'مسندہ' سفیان عوف الاعرابی سے وہ حسن بن ابی الحسن سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذر ہوا وہ سوئے ہوئے تھے کہا اے جہنم کے تالے کی نبیاد کھڑا ہو جا عبداللہ بیدار ہوا ان کا رنگ متغیر ہو چکا تھا یہاں تک عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور کہا آپ نے نہیں سنا ابن سلام نے مجھ سے کیا کہا؟ پوچھا آپ سے کیا کہا بتایا کہا اے جہنم کے تالے کا بیٹا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا

عمر کے لئے ھلاکت ہے اگر چالیس سال کی عبادت رسول اللہ ﷺ سے سسرالی رشتہ داری مسلمانوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنے کے باوجود اگر جہنم کا تالا ہو پھر مجلس سے اٹھا اور اپنی ٹوپی لگالی اور کندہ پر چادر ڈالا عبداللہ بن سلام سے ملاقات کی اور ان سے پوچھا اے ابن سلام مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم نے میرے بیٹے کو قسم ابن قفل جہنم کہا ہے تو انہوں نے اعتراف کیا ہاں تو پوچھا وہ کیسے؟ تو بتایا مجھے میرا والد نے اپنے والد موسیٰ بن عمران سے انہوں نے جبرائیل سے روایت کی ہے کہ امت محمد ﷺ میں عمر بن خطاب نامی ایک شخص ہوگا جو دین وایمان کے اعتبار سے سب سے اچھا ہوگا جب تک وہ امت میں ہوگا دین سربلند رہے گا اور پھیلتا رہے گا اور جہنم پر تالا لگا ہوا ہوگا جب عمر کا انتقال ہوگا دین کمزور ہوتا چلا جائے گا یقین میں کمی آتی جائے گی لوگ خواہش پرستی میں مبتلا ہوں گے اور مختلف فرقوں میں بٹ جائیں گے جہنم کے تالے کھول جائیں گے اس طرح بہت سے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۱...... حسن سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے عمر پر اللہ کا حق ہے کہ بیت المال کو ہر سال ایک مرتبہ صاف کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت کر سکے کہ میں نے اس میں کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۲...... محمد بن قیس عجلی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جب کسریٰ کی تلوار کمر کا پٹہ اور زبرجد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو فرمایا قوم اس کو ایک امانتدار کے پاس پہنچایا ہے تو علی نے فرمایا کہ چونکہ آپ اپنے ہاتھ کو خیانت سے) صاف رکھتے ہیں اس لئے رعایا بھی خیانت سے دور رہتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۳...... ابی بکرہ سے منقول ہے کہ ایک اعرابی عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا ہوا اور کہا اے عمر اللہ تجھے بدلہ میں جنت دے تو میری لڑکیوں کو سامان دے اور ان کو کپڑا پہنا دے میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں آپ ضرور ایسا کریں گے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر ایسا نہ کیا تو پھر کیا ہوگا؟ تو اس نے کہا میں قسم کھاتا ہوں میں عنقریب چلا جاؤنگا

تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اگر چلا گیا تو اس کے بعد کیا ہوگا؟ اس نے جواب دیا اللہ میری حالت کے بارے میں ضرور سوال کرے گا۔

جس دن سوالات ہوں گے مسئول وہاں کھڑا ہوگا سامنے فیصلہ یا تو جنت کا ہوگا یا جہنم کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سنکر رو پڑے یہاں تک ان کی ڈاڑھی تر ہوگئی اور اپنے لڑکے سے کہا میری قمیص ان کو اس دن کے لئے دیدو نہ کہ اس شعر کی وجہ سے اللہ کی قسم اس قمیص کے علاوہ میری ملک میں کوئی اور چیز نہیں ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۸۲۴...... ہم سے بیان کیا ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا ابوبکر خطیب نے کہ ان کے پاس ابو بکر حیری آیا انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابوعباس محمد بن یعقوب اصم نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عباس بن ولید البیرونی نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی محمد بن شعیب نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن سعید یسار نے عبدالملک بن عیاش جذامی ابی عفیف سے انکو حدیث بیان کی عرزب کندی نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بہت سی نئی باتیں پیدا ہوں گی میرے نزدیک پسندیدہ بات وہی ہے کہ تم عمر رضی اللہ عنہ کی نئی باتوں پر عمل کرو اس کو اپنے اوپر لازم کرو۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۵...... سلمہ بن سعید سے منقول ہے کہ عمر بن خطاب کے پاس مال لایا گیا تو عبدالرحمٰن بن عوف نے کھڑے ہو کر کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ اس مال میں سے کچھ حصہ بیت المال کے لئے روک لیتے تاکہ کسی حادثہ یا اہم کام پیش آتے وقت کام آئے تو فرمایا یہ ایک بات ہے جس کو پیش کی شیاطین نے اللہ نے اس کی حجت میرے دل میں پیدا کردی اور اس کے فتنہ سے میری حفاظت فرمائی ہے کیا آئندہ کے خوف سے اس سال نافرمانی کریں ایسے مواقع کے لئے اللہ کا تقویٰ تیار کرو ارشاد باری ہے۔

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب

اور یہ میرے بعد آنے والوں کے لئے فتنہ بنے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۶...... (مسندہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کثرت سے کرو کیونکہ جب ان کا ذکر ہوگا ان کے عدل کا تذکرہ ہوگا جب عدل کا تذکرہ ہوگا اللہ یاد آئے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۲۷......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت مروی ہے کہ جب مجلس میں عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوتا ہے باتوں میں حسن پیدا ہوتا ہے۔
رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ مجلس کی زینت ہے

۳۵۸۲۸......عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اپنی مجالس کو عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ سے زینت دو (ابن عساکر، کشف الخفاء ۱۴۴۳)
۳۵۸۲۹......عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ جب صالحین کا تذکرہ ہوتو عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ضرور کیا کرو۔
ابن عساکر والاسرار المرفوعه ۲۶ تحذیر المسلمین ۹
۳۵۸۳۰......ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا جب صالحین کا تذکرہ ہوتو عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ضرور کرلیا کرو۔
ابن عساکر الاسرار مرفوعه ۲۶ تحذیر المسلین ۹۰
۳۵۸۳۱......(مسندہ) سلیمان بن سحیم سے روایت ہے کہ مجھے ایسے شخص نے بتایا جس نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز میں ہوتے ہچکولے کھاتے جھکتے اور آہ آہ کرتے حتیٰ کہ اگر ہمارے علاوہ کوئی دیکھ لیتا تو یہ خیال کرتا ہے شاید ان پر کچھ جنات کے اثرات ہیں یہ جہنم کے تذکرہ سے ایسا ہوتا جب اس آیت پر گذر ہوتا و اذاا لقوا منها مكانا ضيقا مقرنين دعوا هنا لک ثبورًا یا اس جیسی دیگر آیات۔
ابوعبیدہ نے فضائل عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔
۳۵۸۳۲......(ایضاً) حسن سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی۔
ان عذاب ربک لو اقع ماله من دافع
ان کا سانس تیز ہوگیا جس سے بیس دن تک بیمار رہے۔ (ابوعبید)
۳۵۸۳۳......(ایضاً) عبید بن عمیر سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی سورۃ الیوسف شروع کی جب **وابیضت عیناه من الحزن فهو کظیم**، پر پہنچا خوب روئے اور وقف کر کے رکوع کرلیا۔ (ابوعبید)
۳۵۸۳۴......(ایضاً) حسن سے منقول ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا قرآن جمع نہ ہوا فرمایا کہ میرا انتقال اس حال میں ہوجائے کہ میں قرآن کو زیادہ یاد کرنے والا بنوں مجھے یہ بات اس سے زیادہ پسند ہے کہ میرا انتقال ہو اور میں نقصان میں رہوں انصاری نے کہا مراد قرآن کا کچھ حصہ بھلادوں۔ (ابوعبید)
۳۵۸۳۵......(ایضاً) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ ذکر فرمایا کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادہ سے دار ارقم پہنچا تو نبی کریم ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا اور **ومن عنده علم الكتاب** اور فرمایا رسول اللہ ﷺ سے یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا **بل هو ابات بينا ت في صدور والذين اتو اا العلم**۔ (ابن مردویہ)
۳۵۸۳۶......(مسند علی) علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر شک نہیں کرتے تھے کہ سکینہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر نازل ہوتی ہے (مسدد، ابن منیع، البغوی فی الجعد یات سعید بن منصور، حلیة الا ولیاء، بیهقی فی الد لائل)
۳۵۸۳۷......علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم آپس میں کہتے تھے کہ ایک فرشتہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان بولتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء)
۳۵۸۳۸......عباد بن ولید سے روایت ہے کہ ہم سے حدیث بیان کی محمد بن موسیٰ شیبانی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ربیع بن عبداللہ مدنی نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبداللہ بن حسن نے محمد بن علی سے انہوں نے علی سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ جو کچھ آپ نے معراج کی رات دیکھا ہے جنت میں تو ارشاد فرمایا اے ابن خطاب! اگر میں تم میں اتنے سالوں تک زندہ رہا جتنے نوح علیہ السلام اپنی قوم میں زندہ رہے یعنی ایک ہزار تو میں تمہیں بتلاؤں گا جو کچھ میں نے دیکھا جنت میں اور کاموں سے فارغ ہوا لیکن اے عمر جب تم نے بیان

کرنے کی درخواست کی تم سے بیان کر ہی دیتا ہوں جو تمہارے علاوہ کسی اور کے سامنے بیان نہیں کرونگا میں نے اس میں محلات دیکھا جن کی بنیاد زمین میں تھی اور چھت عرش کے درمیان میں نے جبرائیل سے پوچھا اسکی چھت عرش کے درمیان ہے جب کہ بنیاد زمین میں؟ تو کہا مجھے معلوم نہیں میں نے کہا جبرائیل یہ تو بتائیں یہ کس کو ملیں گے کون ان میں رہائش پذیر ہوگا اس کی روشنی تو ایسی ہے جیسے دنیا میں سورج کی روشن ہوتی ہے تو جبرائیل نے کہا ان میں وہ لوگ رہیں گے جو حق کہتے ہیں اور حق کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جو ان کو حق بیان کردیا جائے تو ناراض نہیں ہوتے اور اور توحید پر ہی ان کو موت آتی ہے میں نے پوچھا اے جبرائیل مجھے کسی کا نام بھی بتاؤ گے؟ تو کہا ہاں ایک ہی شخص کا نام بتاؤں گا نے پوچھا وہ ایک کون ہے تو بتایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے تو یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اور چیخ ماری اور بیہوش رہے ابو محمد نے کہا عبداللہ بن حسن نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد سے منہ بھر کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک دنیا سے تشریف لے گئے۔ (ابن مردویہ)

۳۵۸۳۹...... بریدہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو کالے رنگ کی باندی آئی اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے نذر مانی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صحیح سالم واپس لایا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤنگی تو آپ نے فرمایا اگر تو نے واقعی نظر مانی ہے تو دف بجالے ورنہ نہیں تو وہ دف بجانے لگی آپ ﷺ تشریف فرما تھے ابوبکر صدیق بھی آگئے وہ ابھی تک دف بجاتی رہی پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو باندی نے فوراً دف کو زمین پر پھینک دیا اور اس کے اوپر بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمر میں بیٹھا ہوا تھا وہ دف بجاتی رہی پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے وہ دف بجاتی رہی پھر جب تم داخل ہوئے اس نے فوراً دف کو پھینکا اور اس کے اوپر بیٹھ گئی۔

احمد، ابو یعلی، ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا

۳۵۸۴۰...... عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ خصوصیت کے ساتھ اسلام کو غلبہ نصیب فرما۔ (یعقوب بن سفیان، ابن عدی، بیہقی، ابن عساکر)

۳۵۸۴۱...... عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان میں رسول اللہ ﷺ میں کچھ باتوں کا فیصلہ تھا تو آپ نے فرمایا کہ تم یہ چاہتی ہو کہ ہمارے درمیان ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوں تو عرض کیا نہیں تو فرمایا یہ چاہتی ہے کہ پھر ہمارے درمیان عمر رضی اللہ عنہ ہوں میں نے کہا کون عمر؟ فرمایا عمر بن خطاب تو میں نے کہا اللہ کی قسم نہیں میں عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرتی ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان عمر رضی اللہ عنہ سے ڈرتا ہے فرمایا ان کے چلنے کی آہٹ سے ڈرتا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۴۲...... عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے ایک دم لوگوں کا بچوں کا شور ہوا تو دیکھا کچھ حبشی کھیل کے کرتب دکھارہے تھے اور لوگ ارد گرد جمع تھے تو آپ نے فرمایا آجاؤ کھیل دیکھ لو میں اپنی تھوڑی ان کی کندھے پر رکھے سر اور کندھے کے درمیان سے دیکھتی رہی آپ بار بار فرماتے رہے یا عائشہ (رضی اللہ عنہا) کیا سیر نہیں ہوئی؟ میں کہتی نہیں میرا مقصد یہ تھا کہ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ کے نزدیک میرا کتنا مقام ہے میں نے دیکھا آپ بار بار پاؤں بدل کر راحت حاصل کررہے تھے اچانک عمر رضی اللہ عنہ آگئے تو لوگ اور بچے سب منتشر ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا انسان اور جنات دونوں کے شیاطین بھاگ گئے آپ ﷺ نے فرمایا تھوڑی ہی دیر میں پچھاڑ دیئے جاؤ گے لوگوں میں پچھاڑ دیئے گئے لوگوں نے اس کی خبر دی۔ (عدی، ابن عساکر)

۳۵۸۴۳...... عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک خذیرہ (حلواء) لے کر آئی جو میں نے آپ کے لئے پکایا تھا میں نے سودہ رضی اللہ عنہ سے کہا کھاؤ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان تھے میں نے کہا ضرور کھاؤ گی ورنہ تمہارے چہرے کو لت پت کردونگی انہوں نے کھانے سے انکار کیا تو میں نے کچھ حصہ ان کے چہرے پر مل دیا نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اپنا ران مبارک بچھا دیا ان کی خاطر اور سودہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم بھی کچھ ان کے چہرے پر مل دو انہوں نے میرے چہرے پر کچھ مل دیا نبی کریم ﷺ دوبارہ ہنس پرے عمر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گذر

ہوا آپ ﷺ نے آواز دی اے عبداللہ اے عبداللہ آپ کو یہ خیال ہوا وہ عنقریب داخل ہوں گے تو آپ نے فرمایا اٹھ کر ان دونوں کے چہرے دھلا دیں میں عمر رضی اللہ عنہ سے برابر ڈرتی رہی رسول اللہ ﷺ کا ان سے ہیبت کی وجہ سے۔(ابویعلیٰ ابن عساکر)

٣٥٨٤٤......عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ جو تم کو پڑھائے اس کو پڑھو جس کا حکم دے اس پر عمل کرو۔رواہ ابن عساکر

٣٥٨٤٥......حذیفہ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ آپ ہمارے لئے کوئی خلیفہ مقرر نہیں فرماتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم اپنے کام کا ذمہ دار عمر رضی اللہ عنہ کو بنالو تو تم ان کو اللہ کے دین کے معاملہ میں سخت مضبوط پاؤ گے۔

ابو نعیم فی المعرفه

٣٥٨٤٦......حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم میں عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر آدمی ہو؟ تو لوگوں نے کہا ہاں تو ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں کوئی عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہوا تو تم ذلیل اور پست ہو جاؤ گے لوگ مسلسل ترقی کرتے رہیں گے جب تک ان میں خیار موجود ہوں گے۔

ابن جریر

٣٥٨٤٧......خباب بن ارت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ دین کو قوت عطاء فرما عمر بن خطاب یا عمرو بن ھشام یعنی ابوجہل کے ذریعہ۔رواہ ابن عساکر

٣٥٨٤٨......سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عمر رضی اللہ عنہ سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی آپ فرمارہے تھے بہادر مؤمن سخی متقی دین کا احاطہ کرنے والا اسلام کا بادشاہ ھدایت کا نور اور تقویٰ کی منزل بشارت ہو اس شخص کو جو تمہاری اتباع کرے اور ھلاکت ہو اسکو جو تمہیں رسوا کرے۔(ابن عساکر اور اس طرح منقول ہے شاید لفظ منازل کے بجائے منار ہو)

٣٥٨٤٩......طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ ہم آپس میں کہا کرتے تھے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر ایک فرشتہ گفتگو کرتا ہے۔

يعقوب بن سفيان ابن عساكر.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت رکھنا

٣٥٨٥٠......ابی سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام تمام لوگوں سے عمومی فخر فرماتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خصوصی ہر نبی کی امتی میں کوئی دین کا صحیح تشریح کرنے والا پیدا ہوا میری امت میں کوئی ہوگا تو وہ عمر ہوگا پوچھا کیسے تجدید کرے گا تو فرمایا ایک فرشتہ ان کی زبان پر بولے گا۔رواہ ابن عساکر

٣٥٨٥١......ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا، وہاں سونے کا ایک محل نظر آیا مجھے اس کا حسن بہت پسند آیا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے بتایا گیا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمایا مجھے اس میں داخل ہونے سے نہیں روکا مگر اس بات نے کہ مجھے علم تھا تمہاری غیرت کا اے عمر (رضی اللہ عنہ) تو عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا آپ پر غیرت کروں گا اے اللہ کے رسول تو آپ نے ارشاد فرمایا یتیم لڑکی سے بھی شادی کے بارے میں اجازت طلب کی جائے گی اگر خاموشی اختیار کرے تو یہ اس کی طرف سے اجازت ہے اگر انکار کرے اس کو مجبور کرنے کا حق نہیں۔رواہ ابن عساکر

٣٢٥٨٥٢......عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللهم اعز الاسلام بابی جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب تو صبح کے وقت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا پھر نکلے اور مسجد الحرام میں آکر اعلانیہ نماز ادا کی۔رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۳......نافع ابن عمر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ عمر کے ذریعہ دین کو قوت عطاء فرما۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کی قوت کا سبب

۳۵۸۵۴......ابن عمر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں بشارت ہو رسول اللہ ﷺ نے تمہارے حق میں دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ دین کو قوت عطاء فرمائے اس وقت مسلمان مکہ میں چھپے ہوئے تھے جب تم اسلام لائے تو تمہارا اسلام قبول کرنا اسلام کی قوت کا سبب بنا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۵......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو جبرائیل علیہ السلام آئے اور نبی کریم ﷺ سے کہا اے محمد (ﷺ) آسمان والے عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے خوش ہوئے ہیں۔ (دارقطنی فی الافراد، ابن عساکر، ضعیف ابن ماجہ ۱۹)

۳۵۸۵۶......یعقوب روایت کرتے ہیں جعفر بن ابی المغیرہ سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو رب کریم کی طرف سے سلام پہنچا دو اور بتا دو ان کی زبان میں حکمت ہے غصہ میں عزت ہے۔ (عدی، ابن عساکر، عدی نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نہیں کہا سوائے اسماعیل بن ابان نے اور ایک جماعت نے یعقوب بن جبیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلا نقل کیا ہے بعض یعقوب بروایت انس رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے)

۳۵۸۵۷......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا اور پوچھا ابن خطاب تمہیں معلوم ہے میرے تبسم کی کیا وجہ ہے؟ عرض کیا اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ ہی کو معلوم ہے تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرفہ کی رات فرشتوں پر فخر فرمایا عام مؤمنین کے ذریعہ عمومی طور پر اور عمر بن خطاب کے ذریعہ خصوصی طور پر۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۸......ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عرفہ کے دن عام لوگوں کے ذریعہ عمومی اور عمر بن خطاب کے ذریعہ خصوصی طور پر فخر فرمایا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۵۹......عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اپنی مجالس کو زینت دیا کرو رسول اللہ ﷺ پر درود اور عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے ذریعہ۔

۳۵۸۶۰......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ ان دونوں میں سے آپ کے نزدیک جو محبوب ہو اس کے ذریعہ اسلام کو قوت عطاء فرما عمر بن خطاب اور ابی جہل بن ھشام تو دونوں میں اللہ کے نزدیک عمر بن خطاب محبوب ثابت ہوا۔

احمد، عبد بن حمید، ابویعلی، ابن عساکر

۳۵۸۶۱......ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ دونوں میں سے تیرے نزدیک پسندیدہ شخص کے ذریعہ دین کو قوت عطاء فرما یا عمر بن خطاب اور ابی جہل عمرو بن ھشام رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ دین کو قوت حاصل ہوتی۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۲......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا وہ تم ہوتے۔

خطیب نے روایت کر کے کہا منکر ہے۔ ابن عساکر

۳۵۸۶۳......ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں جنت کو دیکھا کہ اس میں ایک حسین عورت وضو کر رہی ہے محل کے ایک جانب میں میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا عمر رضی اللہ عنہ کا مجھے ان کی غیرت یاد آئی اس لئے پیچھے ہٹ گیا یہ روایت سن کہ عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے وہ مجلس میں تھے اور عرض کیا رسول اللہ ﷺ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں مجھے آپ پر غیرت آئے گی؟ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۴......(مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور اس کو ایڑھ لگائی تو ان کی

ران کا کچھ حصہ کھل گیا تو اہل نجران کو ان کے ران پر سیاہ دانہ نظر آیا تو انہوں نے کہا یہ وہی ہے جس کے متعلق ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں کہ یہ ہم کو ہماری سرزمین سے باہر نکال دیں گے۔ (ابونعیم نے معرفہ میں نقل کیا اور اس کی سند صحیح ہے)

۳۵۸۶۵...... حسن سے روایت ہے کہ اہل اسلام عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے خوش ہوئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۶...... سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے تو ایک مسلمان کا ایک منافق پر گذر ہوا تو اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تم بیٹھے ہوئے ہو تو اس نے جواب دیا تمہیں کوئی در پیش ہو تو کام پر چلے جاؤ تو انہوں نے کہا میرا خیال یہی ہے کہ تم پر ایسا آدمی گذرے گا جو تجھ پر نکیر کرے گا اتفاق سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا اس سے پوچھا اے فلاں نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں اور تم بیٹھے ہوئے ہو تو اس نے پہلے جیسا جواب دیا تو فوراً اس پر جھپٹے اور اسکو ڈانٹا پھر مسجد میں داخل ہو کر آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اے اللہ کے نبی میرا فلاں پر گذر ہوا آپ نماز میں تھے میں نے اس سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھا رہے ہیں تم ویسے بیٹھے ہوئے ہو تو اس نے جواب دیا اپنے کام میں لگ جاؤ اگر کوئی کام کرنا چاہتے ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی گردن کیوں نہ ماردی؟ تو جلدی سے اس کے لئے اٹھا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر واپس آجاؤ کیونکہ تمہارے غصہ میں عزت ہے اور رضاء میں حکمت ہے اللہ کے فرشتے ساتوں آسمان میں اللہ کے لئے نماز پڑھتے ہیں وہ فلاں کی نماز سے مستغنی ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ان کی نماز کس طرح ہوتی ہے تو آپ علیہ السلام نے کوئی جواب نہیں دیا تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا اے اللہ کے نبی کریم (ﷺ) کیا عمر فرشتوں کی آسمان میں نماز کے متعلق سوال کررہا ہے فرمایا ہاں تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا ان کو سلام پہنچادیں پھر بتادیں کہ آسمان دنیا والے سجدہ میں ہیں قیامت تک کے لیے اور ان کی تسبیح ہے **سبحان ذی الملک و الملکوت** دوسرے آسمان والے قیامت تک کے لئے حالت قیام میں ہیں اور ان کی تسبیح **سبحان رب العزة و الجبروت** اور تیسرے آسمان والے حالت قیام میں ہیں قیامت تک کے لئے اور ان کی تسبیح ہے **سبحان الحی الذی لایموت**۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۷...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ **اللھم اید الاسلام بعمر**۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۸...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد ہم برابر باعزت ہوتے گئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۶۹...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام عزت تھی ان کی ہجرت فتح ونصرت ان کی امارت رحمت اللہ کی قسم ہم بہت گرداعلانیہ نماز پڑھنے پر قادر نہ تھے یہاں عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان سے مقابلہ کیا یہاں تک ہم نے نماز پڑھی میرے خیال میں عمر رضی اللہ عنہ کی دو آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو ان کی تائید کرتا ہے میرے خیال میں شیطان ان سے ڈرتا ہے صلحاء کا تذکرہ ہو تو عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ضرور ہونا چاہئے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۰...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم اس بات میں نہیں آسکتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۱...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۲...... ابن عقیل اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی مجلس میں تھے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اپوچھا اے عمر تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا آپ میرے نفس کے علاوہ ہر چیز سے محبوب ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تمہارے نفس کے مقابلہ میں بھی مجھے محبوب بنانا ہوگا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اب آپ علیہ السلام مجھے اپنے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر اب۔ (ایمان کامل ہوا ہے)۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۳...... (مسند علی) شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے سامنے عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا گیا میرے دل میں یہ بات آئی جب تمہارا دشمن سے مقابلہ ہوگا تم ان کو شکست دو گے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کو بعید نہیں سمجھتے تھے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور قرآن میں بہت سی آیات عمر رضی اللہ عنہ کی رائے پر نازل ہوئیں ہیں امام شعبی فرماتے ہیں ہر امت میں دین کو تجدید کرنے والا ہوا اس امت کے مجدد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۴.....مجاھد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جب کسی معاملہ میں عمر رضی اللہ عنہ کی ایک رائے ہوتی ہے اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا ہے۔رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ نازل ہونا

۳۵۸۷۵.....علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم آپس میں بات کرتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۶.....(ایضاً) وھب سوائی سے منقول ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور پوچھا کہ نبی کے بعد اس امت کا بہتر شخص کون ہے لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ تو فرمایا نہیں بلکہ ابوبکر ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہمارا گمان یہی تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔
رواہ ابن عساکر

۳۵۸۷۷.....علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے غصہ سے بچو کیونکہ ان کے غصہ پر اللہ کو بھی غصہ آتا ہے۔
ابن شاهين المتنا هيه ۳۰۵

۳۵۸۷۸.....علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب صالحین کا تذکرہ ہو عمر رضی اللہ عنہ کا ضرور تذکرہ ہونا چاہئے کیونکہ اصحاب محمد ﷺ اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر سکینہ نازل ہوتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

۳۵۸۷۹.....(ایضا) عبد خیر روایت کرتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے قریب تھا جب ان کے پس نجران کا وفد آیا میں نے کہا اگر عمر رضی اللہ عنہ پر رد ہوگا تو وہ آج کا دن ہے انہوں نے سلام کیا اور آپ کے سامنے صف باندھ کر بیٹھ گئے پھر بعض نے اپنا ہاتھ قمیص میں داخل کیا ایک خط نکال کر علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا اور کہا امیر المؤمنین آپ کی تحریر آپ کے سامنے ہے جو رسول اللہ ﷺ نے آپ سے املاء کروایا تھا تو راوی کا بیان ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے آنسو بہہ کر رخسار پر پڑے پھر ان کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا اے اہل نجران یہ آخری خط ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لکھا تو انہوں نے کہا جو کچھ اس میں ہے ہمیں بتائیں تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تم سے جو کچھ لیا اپنی ذات کے لئے نہیں لیا وہ مسلمانوں کی جماعت کے لئے لیا ہے اور جو تم سے لیا وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں دیا اللہ کی قسم عمر رضی اللہ عنہ کے جو کچھ کیا میں اس کو رد نہیں کرونگا بے شک عمر رضی اللہ عنہ معاملہ کے درست فیصلہ کرنے والے تھے۔ (بیہقی)

۳۵۸۸۰.....(ایضاً) سعد بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے داخل ہونے کی اجازت طلب کی اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں تھیں آپ سے بیت المال کے مال کا مطالبہ کر رہی تھیں اور اصرار کے ساتھ آوازیں بلند کر رہی تھیں جب عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی جلدی سے پردہ کی اوٹ میں چھپ گئیں رسول اللہ ﷺ نے ان کو داخل ہونے کی اجازت دی تو عمر داخل ہوئے آپ علیہ السلام تبسم فرمارہے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہنسنے کی کیا وجہ ہے؟ اے اللہ کے رسول تو آپ علیہ السلام نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب ہوا جو میرے پاس تھیں جب انہوں نے تمہاری آواز سنی فوراً پردہ کی اوٹ میں چھپ گئیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ زیادہ حقدار ہیں کہ یہ آپ سے ڈرتیں پھر ان عورتوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا اے اپنے نفس کے دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں عورتوں نے کہا ہاں تم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت ہو زبان و دل کے اعتبار سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے شیطان بھی جب تم سے راستہ میں ملتا ہے تو فوراً راستہ بدل لیتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۳۵۸۸۱.....زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ عمر بن خطاب کے ذریعہ دین کو قوت نصیب فرما۔
خیثمه فی فضائل الصحابة' ابن عساکر

۳۵۸۸۲......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام سنادیں اور بتادیں ان کا غصہ غرت ہے اور حالت رضاء انصاف ہے۔ (ابونعیم اور اس میں محمد بن ابراہیم بن زیاد الطیالسی، دارقطنی نے کہا متروک ہیں)

۳۵۸۸۳......(مسند انس رضی اللہ عنہ) عمرو بن رافع قزوینی یعقوب قمی سے وہ جعفر بن ابی مغیرہ سے وہ سعید بن جبیر سے وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام پہنچادو اور یہ کہ ان کی رضاء عدل ہے اور ان کا غصہ عزت ہے۔ رواہ ابن عساکر

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا سلام

۳۵۸۸۴......(ایضا) ابراہیم بن رستم سے مروی ہے کہ ہم سے بیان کیا یعقوب بن عبداللہ قمی نے جعفر بن ابی المغیرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ جبرائیل نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو سلام پہنچادو اور یہ بتادیں کہ ان کا غصہ عزت ہے اور رضاء عدل وانصاف ہے (عدی، ابن عساکر، عدی نے کہا یہ حدیث یعقوب بروایت ابراہیم متصل السند نہیں ہے ایک جماعت نے یعقوب سے وہ جعفر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلا نقل کیا ہے)

۳۵۸۸۵......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف فرما تھے قریش کی چند عورتیں آئیں آپ سے کچھ مانگ رہی تھیں اور اصرار کررہی تھیں آوازیں بلند کرکے اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت حاصل کی جب عورتوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی جلدی سے پردے میں چلی گئیں عمر رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مل گئی تو عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے آپ علیہ السلام ہنس رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے دعا پڑھی، اضحک اللہ سنک "اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ آپ کو مزید خوشی نصیب کرے ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟ تو فرمایا کوئی وجہ نہیں سوائے اس کے کہ قریش کی چند عورتیں آئیں مجھ سے کچھ مانگ رہی تھیں اور اصرار کرتے ہوئے آوازیں بلند کررہی تھیں میری آواز پر جب تمہاری آواز سنی جلدی سے پردے کی اوٹ میں چھپ گئیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اپنے نفس کے دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور نبی علیہ السلام پر جرأت کرتی ہو تو ان میں ایک عورت نے کہا کہ تم زیادہ سخت ہو زبان اور گرفت کے اعتبار سے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے عمر جاؤ اللہ کی قسم جس وادی سے عمر گذرتا ہے وہاں سے کبھی شیطان نہیں گذرتا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۸۸۶......طارق عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں چالیس میں چوتھا مسلمان ہوں تو یہ آیت نازل ہوئی: یایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین. ابومحمد اسماعیل بن علی الخطبی فی الاول من حدیثہ)

۳۵۸۸۷......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قریش کا اجتماع ہوا اور اس بات پر مشورہ ہوا کہ کون اس صابی (رسول اللہ ﷺ کے پاس جائے اور ان کو اپنے ارادہ سے پھیردے اور ان کو قتل کردے عمر بن خطاب نے کہا میں تو ایک خفیہ معلومات فراہم کرنے والا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ عمر بن خطاب آپ کے پاس آئے گا آپ ان سے ہوشیار رہیں جب رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز سے فارغ ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ نے فرمایا خدیجہ دروازہ کھول دو جب قریب گئی تو پوچھا کون؟ بتایا عمر تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بتایا اے اللہ کے رسول عمر دروازہ پر ہیں تو آپ کے پاس جو مہاجرین تھے وہ نو تھے دسویں خدیجہ انہوں نے یارسول ہم ان سے شفاء حاصل نہ کرلیں کہ آپ ان کی گردن ماردیں تو ارشاد فرمایا نہیں پھر دعا کی: اللّٰھم اعز الاسلام لعمر بن الخطاب۔ جب عمر بن خطاب داخل ہوا تو پوچھا اے محمد آپ کیا کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا: یہ کہتا ہوں اشھد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ' وان محمدًا عبدہ ورسولہ'۔ کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہیں ان کے ساتھ کوئی شریک نہیں محمد ﷺ اللہ کے بندہ اور رسول ہیں ہم ایمان لاتے ہیں جنت، جہنم، قیامت کے حق ہونے پر تو عمر رضی اللہ عنہ نے بیعت کرلی اور اسلام قبول کرلیا ان پر پانی ڈالا گیا یہاں تک کہ غسل کرلیا پھر آپ کے ساتھ کھانا کھایا رات آپ کے ساتھ ہی نماز پڑھتے رہے اور صبح کے وقت اپنی تلوار لٹکائی رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ اور مسلمان آپ کے پیچھے یہاں تک کہ قریش کے پاس پہنچے ان کا اجتماع ہوا ان کے

سامنے کہا: اشھد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدًاعبدہ' ورسولہ' جوچاہے اسلام قبول کرے جو چاہے کفرپہ قائم رہے قریش مجلس چھوڑ کر منتشر ہوگئے۔ (ابن عساکر، ابن النجار)

۳۵۸۸۸...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ پھر قریش نے عمر رضی اللہ عنہ تیار کر کے بھیجا رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں وہ اس وقت تک مشرک تھے اور رسول اللہ ﷺ صفاء پہاڑ کے دامن میں ایک گھر میں تھے نحام رضی اللہ عنہ کی عمر سے ملاقات ہوئی وہ نعیم بن عبداللہ بن اسید بنی عدی بن کعب کے بھائی جو اس سے قبل مسلمان ہو چکے تھے اور عمر تلوار لٹکائے ہوئے تھے پوچھا اے عمر قصد وارادہ ہے؟ تو بتایا میں محمد کے پاس جارہا ہوں جنہوں نے قریش کو بے وقوف کہا اور ان کے معبودوں کو بے وقوف بتلایا اور جماعت کی مخالفت کی نحام نے ان سے کہا اے عمر تم تو بہت بڑا ارادہ لے کر نکلے ہو تم ہی نے عدی بن کعب کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرلیا کیا تم بنی ھاشم اور بنی زہرہ سے بچ جاؤ گے محمد ﷺ کو قتل کر کے دونوں نے گفتگو یہاں تک کی کہ دونوں کی آواز بلند ہوگئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے خیال میں تم بھی صابی ہو چکے ہو اگر مجھے اس کا علم ہوجائے تو تم ہی سے شروع کرتا ہوں جب نحام نے دیکھا عمر اپنے ارادہ سے باز آنے والا نہیں ہے تو کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارے گھر والے مسلمان ہو چکے ہیں اور تمہارا بہنوئی بھی مسلمان ہو چکا اور تمہیں اپنی گمراہی پر چھوڑ دیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو پوچھا کون کون تو بتایا تمہارے بہنوئی چچازاد بھائی اور تمہاری ہمشیرہ تو عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کے پاس پہنچا رسول اللہ ﷺ کے پاس جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی حاجت مند آتا تو کسی مالدار کو دیکھ کر فرماتے کہ فلاں کو اپنے ہاں مہمان بنالو، اسی پر اتفاق کیا عمر کے چچازاد بھائی اور ان کے بہنوئی سعید بن زید بن عمر وابن نفیل نے رسول اللہ ﷺ نے خباب بن ارت مولیٰ ثابت ابی ام انمار زھرہ کے حلیف ان کا حوالہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (طٰہٰ ماانزل لنا علیک القراٰن لتشقی لا تذکرہ لمن یخشی) رسول اللہ ﷺ نے جمعرات کی رات کو دعا کی اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب اوبابی الحکم بن ھشام تو عمر رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی اور بہن نے کہا ہمیں امید ہے کہ رسول اللہ کی دعا قبول ہوئی ہوگی وہ دعا قبول ہوئی راوی نے کہا عمر رضی اللہ عنہ آئے بہن کے گھر کے دروازے پر تاکہ ان پر حملہ کرے ان کے اسلام قبول کرنے کی خبر کی وجہ سے تو دیکھا خباب بن ارت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن کے پاس ان کو پڑھا رہے تھے (طٰہٰ) اور وہ پڑھ رہی اذا الشمس کورت مشرکین درس کو ہمیشہ کہا کرتے تھے جب عمر داخل ہوئے تو بہن ان کے چہرے پر برے ارادہ کو بھانپ گئی اس لئے صحیفہ کو چھپا دیا اور خباب رضی اللہ عنہ بھی سرک گئے عمر گھر میں داخل ہوا اور بہن سے پوچھا یہ کس چیز کے پڑھنے کی آواز تھی تمہارے گھر میں؟ بہن نے کہا ہم آپس میں باتیں کررہے تھے اس کو ڈانٹا اور قسم کھالی جب تک حالت نہیں بتاوگی گھر سے نہیں جاؤں گا اس کے شوہر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے کہا تم لوگوں کو اپنی خواہش پر جمع نہیں کرسکتے اگر چہ حق اس کے خلاف میں ہو اس بات پر عمر کو غصہ آگیا ان کو پکڑ لیا خوب اچھی طرح پٹائی کردی انتہائی غصہ میں تھے شوہر کو چھڑانے کے لئے بہن کھڑی ہوئی تو عمر نے اس کو بھی ایک طمانچہ رسید کیا جس سے چہرہ زخمی ہوگیا جب خون دیکھا تو کہا تو بہن نے کہا تمہیں جو خبریں پہنچی ہیں کہ میں نے تمہارے معبودوں کو چھوڑ دیا لات وعزیٰ کی عبادت سے انکار کردیا یہ حق ہے اشھد ان لاالٰہ الااللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًاعبدہ ورسولہ اپنے بارے میں سوچ لے اور جو فیصلہ کرنا چاہو کرلو جب عمر نے یہ حالت دیکھی تو اپنے فعل پر نادم ہوا اور بہن سے کہا کیا تم جو پڑھ رہی تھی وہ مجھے دوگی میں تمہیں اللہ کا اعتماد دلاتا ہوں میں اس کو پھاڑونگا نہیں بلکہ پڑھ کر واپس کردوں گا۔

جب بہن نے اسکو دیکھا اور قرآن پڑھنے کی حرص کو دیکھا اس کو امید ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا عمر کے حق میں قبول ہوگئی ہے کہنے لگی تو نجس ہے قرآن کو ناپاک ہاتھ نہیں لگاسکتا ہے اور مجھے تجھ پر کوئی زیادہ اطمینان نہیں تم غسل کرلو جس طرح جنابت سے غسل کیا جاتا ہے اور مجھے کوئی ایسا اعتماد دلاؤ جس سے میرا دل مطمئن ہوجائے تو عمر نے ایسا ہی کیا تو ان کو صحیفہ دیدیا عمر کتاب پڑھنا جانتا تھا تو انہوں نے (طٰہٰ) کی سورۃ پڑھی یہاں تک جب اس آیت پر پہنچا: ان الساعۃ اتیہ اکاداخفیھا لتجزی کل نفس بما تسعی...... فتردی تک اور پڑھا اذاالشمس کورت یہاں تک جب علمت نفس ما احضرت پڑھا اس وقت عمر مسلمان ہوگئے بہن اور بہنوئی سے کہا اسلام کیسا مذھب ہے، تو دونوں نے بتایا تشھد ان لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور یہ کہ تمام معبودوں کو چھوڑ دو لات وعزیٰ کا انکار کرو عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا خباب رضی اللہ عنہ نکل آیا جو گھر کے اندر چھپا ہوا تھا اور اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور کہا اے عمر تمہیں بشارت ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری

عزت وتکریم ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ اسلام کوعزت بخشے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ گھر بتائیں جس میں اس وقت رسول اللہ ﷺ موجود ہیں تو خباب بن ارت نے کہا میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ اس گھر میں جو صفا کے دامن میں ہے عمر رضی اللہ عنہ اس طرف متوجہ ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے بہت زیادہ حریص تھے ادھر رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی کہ عمر آپ کو قتل کرنے کے لئے تلاش میں ہیں لیکن اسلام کی خبر نہیں ملی عمر اس گھر تک پہنچا اور دروازہ کھلوایا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جب عمر کو تلوار لٹکا کر آتے دیکھا خوف زدہ ہو گئے جب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خوف زدہ ہیں تو آپ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر اللہ تعالیٰ نے عمر کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمایا ہوتو وہ اسلام کی پیری کرے گا اور رسول کی تصدیق کرے گا اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہوتو اس کو قتل کرنا ہمارے لئے آسان ہے کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دوڑ پڑے رسول اللہ ﷺ گھر کے اندر ہی تشریف فرما تھے آپ پر وحی نازل ہورہی تھی آپ ﷺ باہر نکلے جب عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی آپ کے جسم پر چادر نہیں تھی آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص کا گریبان اور چادر پکڑ لیا اور کہا اے عمر میں نہیں سمجھتا کہ آپ اس حد تک پہنچ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر بھی ایسا ہی عذاب نازل فرمائے۔ جیسے ولید بن مغیرہ پر فرمایا پھر فرمایا اے اللہ عمر کو ہدایت دے عمر رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اے اللہ کے نبی اشھد ان لاالہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ مسلمانوں نے زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا جس کو دیوار کے باہر بھی لوگوں نے سنا مسلمان اس زمانہ میں چالیس سے کچھ اوپر مرد تھے اور گیارہ عورتیں۔ رواہ ابن عساکر

وفاتہ عام الرمادۃ

۳۵۸۸۹......(مسندہ) اسلم روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے عام الرمادہ عمرو بن العاص کے پاس خط لکھا کہ اللہ کا بندہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عاصی بن عاصی کی طرف میری زندگی کی قسم کہ جب تو خود اور تیری طرف کے لوگ موٹا ہو جائیں کہ میں اور میری طرف کے لوگ بھوکے کمزور ہو جائیں تو تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں یا الممد دتو عمرو نے جواب لکھا السلام حمد وصلوٰۃ کے بعد لبیک لبیک غلوں سے لدا ہوا اتنا بڑا قافلہ ہوگا کہ اس کا پہلا اونٹ آپ کے پاس اور آخری اونٹ میرے پاس اس کے ساتھ اس کوشش میں بھی ہوں کہ بحری رستہ سے سال بھینے کی بھی کوئی صورت بن جانے جب قافلہ کا پہلا حصہ پہنچا تو زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا نکل کر اس کا استقبال کرو اور اہل نجد میں سے ہر گھر میں خوراک پہنچاؤ جن تک خود نہیں پہنچا سکتے ان کے لئے حکم دو کہ ہر گھر کے لئے ایک مع اس کے ساز وسامان کے اور حکم دو کہ ہر شخص دو دو چادر پہنیں اور اونٹ ذبح کریں چربی کو پگھلائیں گوشت کے ثرید بنائیں اور کھالوں کا پالا بنائیں پھر ایک کبہ گوشت ایک کبہ چربی اور ایک مٹی آٹا ڈال کر اسکو پکائیں اور اس کو کھائیں یہاں تک اللہ تعالیٰ رزق کا انتظام فرمادیں زبیر رضی اللہ عنہ نے نکلنے سے انکار کیا تو فرمایا کہ اللہ کی قسم اس جیسا تمہیں نہیں ملے گا یہاں تک تمہیں موت آجائے پھر دوسرے کو بلایا میرے خیال میں طلحہ ہوگا تو انکار کردیا پھر ابوعبیدہ بن جراح کو بلایا تو وہ اس کام کے لئے نکلا جب واپس آیا ان کے پاس ہزار دینار بھیجا تو ابوعبیدہ نے کہا اے ابن الخطاب میں نے تمہاری خاطر کام نہیں کیا میں نے یہ کام محض اللہ کے لئے کیا ہے اس لئے اس پر کوئی اجرت نہیں لوں گا تو فرمایا ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ نے ایسے امور پر مامور فرمایا ہم نے اس پر کچھ لینے سے انکار کیا تو آپ نے زبردستی قبول کرایا لہٰذا اسکو قبول کرلو اور اس سے دین اور دنیا کے امور میں مدد حاصل کرو تو ابوعبیدہ نے قبول کرلیا۔ (ابن خزیمہ، حاکم، بیہقی)

۳۵۸۹۰......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا اے اللہ امت محمد ﷺ کو میرے دور میں ہلاک نہ فرمایا۔ ابن سعد

۳۵۸۹۱......اسلم نے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بہت ہی برا امیر ہوں گا اگر میں نے خود اچھا کھایا اور رعایا کو سوکھا کھلایا۔ ابن سعد

۳۵۸۹۲......سائب بن زید فرماتے ہیں کہ رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ ایک جانور پر سوار ہونے اس نے راستہ میں لید کیا اس میں سے جو کے دانہ نکلے عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا تو کہا کہ مسلمان تو بھوک سے مر رہے ہیں اور یہ جو کھاتا ہے اللہ کی قسم اس وقت تک اس پر طرح سواری نہیں کروں گا کہ مسلمان کے جینے کا سامان مہیا ہوجائے۔ (ابن سعد، بیہقی، ابن عساکر)

۳۵۸۹۳.....انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں سے قرقر کی آواز آئی وہ رمادہ کے ساتھ اپنے اوپر سکھی کو حرام کرر کھا تھا اپنے پیٹ پر انگلی رکھ کر کہا کہ جس طرح بھی گڑ گڑ اہٹ کی آواز نکالتا ہے نکال ہمارے اس کے علاوہ کچھ نہیں یہاں تک لوگوں کو زندگی کا گذران مل جائے۔(ابن سعد، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر)

۳۵۸۹۴.....اسلم کہتے ہیں رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کرر کھا تھا یہاں تک اور لوگوں کو بھی گوشت کھانے کو ملے۔ ابن سعد

قحط کے زمانہ میں غمخواری

۳۵۸۹۵.....اسلم کہتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ اگر رمادہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ قحط سال کو دور نہ فرماتے ہمارے خیال میں عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے غم سے وفات پا جاتے۔ابن سعد

۳۵۸۹۶.....فراس دیلی روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن عاص نے مصر سے جو اونٹ بھیجا تھا عمر رضی اللہ عنہ ہر روز اس میں بیس اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلاتے تھے۔ابن سعد

۳۵۸۹۷.....صفیہ بنت ابی عبید سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی بیویوں میں سے ایک نے بیان کیا کہ رمادہ کے سال آپ رضی اللہ عنہ عورتوں کے قریب نہیں جاتے تھے یہاں تک کہ لوگوں کا غم دور کیا۔(ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۸۹۸.....عیسیٰ بن معمر سے روایت ہے کہ رمادہ کے سال عمر بن خطاب نے اپنے کسی بچہ کے ہاتھ ایک خربوزہ دیکھا تو فرمایا بخ بخ رک جا۔ امیر المؤمنین کا بیٹا کیا تم میوہ کھا رہے ہو جب کہ امت محمد ﷺ بھوک سے نڈھال ہیں بچہ بھاگتا ہوا نکل گیا اور رونا شروع کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو چپ کروایا پوچھا کہاں سے خریدا؟ لوگوں نے بتایا ایک مٹھی کھجور کا دانہ دیکر خریدا ہے۔ابن سعد

۳۵۸۹۹.....انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے زمانۂ خلافت میں عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ان کے سامنے ایک صاع کھجور رکھدی جاتی اس میں سے کھا جاتے ہیں یہاں تک ردی بھی کھا جائے۔(مالک عبدالرزاق، ابن سعد، ابو عبید فی الغریب)

۳۵۹۰۰.....سائب بن یزید اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب کو آدھی رات کو مسجد نبوی میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا رمادہ کے زمانہ میں وہ دعا میں فرما رہے تھے اے اللہ ہمیں قحط سالی سے ہلاک نہ فرما ہم سے اس بلاء کو دور فرما اس کلمہ کو بار بار دہرا رہے تھے۔ابن سعد

۳۵۹۰۱.....کردم سے روایت ہے کہ رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ تقسیم کرنے والے کو بھیجا کہ قحط سالی کی وجہ سے جس کے پاس ایک بکری ایک چرواہا رہ گیا ہو اسکو بیت المال سے دیدو جس کے پاس دو چرواہے دو بکریاں ہوں اس کو مت دو۔(ابو عبید فی الاموال وابن سعد)

۳۵۹۰۲.....یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ رمادہ کے سال عمر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی وصولی کو مؤخر فرمادیا وصول کرنے والوں کو نہیں بھیجا جب دوسرا سال ہوا اللہ تعالیٰ نے قحط سالی دور فرمادی تو ان کو حکم دیا کہ صدقہ نکالو ایک سال کے صدقہ کو آپس میں تقسیم ایک سال کا بیت المال کے لئے بھیج دو۔(ابن سعد ابن ابی ذباب سے بھی اسی طرح منقول ہے ابو عبید نے اموال میں نقل کیا)

۳۵۹۰۳.....اسلم سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اے لوگو! مجھے اندیشہ ہے کہ اللہ کی ناراضگی عام ہوگئی ہے تم سب اپنے رب کو راضی کرنے کی فکر کرو گناہوں کو چھوڑ دو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو آیندہ اعمال خیر انجام دو۔ابن سعد

۳۵۹۰۴.....سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رمادہ کے زمانہ میں عمر بن خطاب نے لوگوں کو خطبہ دیا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے اپنے نفس کے بارے میں ڈرو اور تمہاری ان باتوں کے بارے میں جو لوگوں سے مخفی ہیں میں تمہاری وجہ سے اور تم میری وجہ سے آزمائش میں رہے معلوم نہیں کہ اللہ کی ناراضگی صرف میری وجہ سے ہے یا صرف تمہارے اعمال کی وجہ سے یا میرے اور تمہارے سب کے اعمال کی وجہ سے آجاؤ اللہ تعالیٰ سے ملکر دعا کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کے دلوں کو درست فرمادیں اور ہم پر رحم فرمائے اور ہم سے قحط سالی کو دور فرمادے۔ابن سعد

۳۵۹۰۵..... نیار الاسلمی سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے استسقاء کی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا لوگوں کو لے کر میدان میں نکلے تو عمال کو حکم نامہ بھیجا کہ فلاں فلاں تاریخ کو لوگوں کے ساتھ نکل کر اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ توبہ استغفار اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس قحط کو دو فرمادے خود بھی اس تاریخ میں نکا آپ کے جسم پر رسول اللہ ﷺ کی چادر تھی یہاں تک کہ عید گاہ پہنچے اور لوگوں کو خطبہ دیا تضرع دعا عاجزی کی لوگ بھی الحاء وزاری کر رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ کی اکثر دعا استغفار پر مشتمل تھی جب دعا ختم کرنے کا وقت قریب آیا ہاتھوں کو دراز کر کے اوپر اٹھایا اور چادر کو پلٹا کہ دائیں کو بائیں اور بائیں کو دائیں طرف کیا پھر ہاتھ کو دراز کیا اور دعا میں خوب آہ وزاری کی اور اتنا روئے کہ ان کی ڈاڑھی مبارک تر ہوگئی۔ ابن سعد

۳۵۹۰۶..... (مسند عمر) لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کو مدینہ میں سخت قحط سالی لاحق ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمادہ کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا وہ مصر کے گورنر تھے اللہ کا بندہ امیر المؤمنین عمر کی طرف سے عمرو بن العاص کی طرف السلام علیکم اما بعد میری زندگی کی قسم اے عمرو اگر تمہارا اور تمہارے ساتھ والوں کا پیٹ بھر جائے تو تمہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ساتھ والے ہلاک ہو جائیں اے فریاد کو سننے والے فریاد کو سن لے امیر المؤمنین اس کلمہ کو دہراتے رہے اس خط کے ملنے کے بعد عمرو بن العاص نے جواب لکھا اما بعد لبیک ثم یا لبیک میں نے تمہاری طرف اونٹوں کا اتنا بڑا قافلہ روانہ کیا ہے پہلا اونٹ تمہارے پاس پہنچے گا تو اس کا آخری اونٹ میرے پاس ہوگا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عمرو بن عاص نے ایک بڑا قافلہ روانہ کیا اول مدینہ منورہ پہنچ چکا تھا آخری مصر سے روانہ ہوا ہر اونٹ دوسرے کے پیچھے قطار میں تھا وہ سامان عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو اس سے لوگوں پر خوب وسعت فرمائی مدینہ منورہ اور اردگرد کے لوگوں میں ایک گھر کے لئے ایک اونٹ مع ساز وسامان کے عطاء فرمایا عبدالرحمٰن بن عوف زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص کو بھیجا کہ اس مال کو لوگوں میں تقسیم کریں۔ انہوں نے ہر گھر ایک اونٹ اور کھانے کا سامان دیا، کہ کھانا کھائیں اور اونٹ ذبح کریں اس کا گوشت کھائیں اور چربی پگھلا کر سالن بنائیں اور کھال کی جوتی بنائیں اور جس تھیلی کے اندر کھانا تھا اس سے لحاف وغیرہ بنوائیں اللہ تعالیٰ نے اس طرح لوگوں پر وسعت فرمادی جب عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حالت دیکھی اللہ کا شکر ادا کیا اور عمرو بن العاص کے پاس خط لکھا کہ خود بھی مدینہ آئے اور اپنے ساتھ مصری شرفاء کی ایک جماعت لے کر آئے اب وہ سارے آگئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمرو! اللہ تعالیٰ نے مصر کو مسلمانوں کے ہاتھ فتح فرمایا اور اس کو اہل مصر اور تمام مسلمانوں کے لئے قوت کا ذریعہ بنایا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا جب میں نے اہل حرمین پر آسانی پیدا کرنا چاہا اور ان پر وسعت دینا چاہا کہ نہر کھدواؤں دریا نیل سے کہ وہ سمندر میں بہے یہ ہمارے لئے آسان ہے جو ہم چاہتے ہیں کہ کھانا مکہ اور مدینہ منورہ تک پہنچائیں کیونکہ پیٹھ پر لاد کر لانا مشکل بھی ہے اور اس سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہوسکتا ہے آپ اور آپکے ساتھی جا کر مشورہ کریں تاکہ آپ لوگوں کی رائے میں اتفاق پیدا ہو انہوں نے جا کر بقیہ ساتھیوں سے مشورہ کیا تو یہ کام ان پر بھاری گذرا انہوں نے کہا ہمیں خوف ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے مصر کو نقصان پہنچ جائے لہٰذا آپ امیر المؤمنین پر اس کا مشکل ہونا ظاہر کردیں کہ اس پر نہ اتفاق ہوسکتا ہے نہ کام انجام پاسکتا ہے نہ ہی ہمیں اس کے بغیر کوئی راستہ نظر آرہا ہے اب عمرو بن العاص عمر بن خطاب کی بات سے تعجب کرنے لگا اور کہا اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین آپ نے سچ کہا کہ معاملہ ایسا ہی ہوا جو آپ نے کہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے عمرو میری طرف سے پختہ عزم لے کر جائیں آپ اس میں اتفاق پائیں گے تم میں کوئی تغیر نہیں آئے گا یہاں تک کہ اس کام سے فارغ ہو جاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ عمرو رضی اللہ عنہ واپس گئے اس کے لئے کھدائی کرنے والوں کو جمع کیا جس سے کام مکمل ہو خلیج کی کھدائی کی جو فسطاط کی جانب سے ہے جس کو خلیج امیر المؤمنین کہا جاتا ہے اس کو دریائے نیل سے بحر قلزم تک پہنچایا کوئی اختلاف پیدا نہ ہوا اس میں کشتیاں چلنے لگیں اس کے ذریعہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تک کھانے کا سامان آسانی کے ساتھ پہنچنے لگا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اہل حرمین کو فائدہ پہنچایا اس کا نام خلیج امیر المؤمنین ہے اس نہر کے ذریعہ برابر کھانے کا سامان غلہ وغیرہ پہنچتا رہا ان کے بعد عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ تک چلتا رہا بعد میں حکام نے اسکو ضائع کردیا اس کو چھوڑ دیا گیا اس پر ریت جم گیا اس طرح نہر بند ہوگئی اس کا آخری کنارہ ذنب التمساح ہوگیا جو طحاء قلزم کے کنارہ پر ہے۔ (ابن عبدالحکم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اخلاق

۳۵۹۰۷...... حسن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ سے ڈرو تو جواب میں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں کوئی بھلائی نہیں اگر ہمیں وہ تقویٰ کی تلقین نہ کرے اور ان میں کوئی خیر نہیں اگر ان کو تقویٰ کی تلقین نہ کریں۔ (احمد فی الزھد)

۳۵۹۰۸...... بجیرہ سے روایت ہے کہ میرے چچا خداش نے رسول اللہ ﷺ ایک پیالہ مانگا جس میں آپ کو کھانا تناول فرماتے دیکھا وہ پیالہ پھر ہمارے پاس رہا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پیالہ کو میرے پاس لاؤ اس میں زمزم کا پانی بھرتے ہیں ہم ان کے پاس لاتے وہ اس سے پیتے اور اپنے سر اور چہرے پر ڈالتے پھر ایک چور ہمارے گھر آیا اس کو ہمارے دیگر سامان سمیت چرالیا اس کے چوری ہونے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے بتایا اے امیر المؤمنین وہ پیالہ چوری ہوگیا ہمارے سامان سمیت تو فرمایا اللہ ہی اس کے باپ پر رحم کرے کہ رسول اللہ ﷺ کا پیالہ چوری کرے گا اللہ کی قسم نہ آپ نے اس کو گالی دی نہ لعن طعن کیا (ابن سعد نے طبقات میں اور ابن بشیر نے آمالی میں نقل کیا ہے)

۳۵۹۰۹...... طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ جب عمر بن خطاب ملک شام آئے ان کو قضاء حاجت کی ضرورت پیش آئی تو اونٹ سے اترے اور اپنے موزے اتارے انکو اپنے ہاتھ میں لیا اور اونٹ کے لگام کو ہاتھ سے پکڑا پھر طہارت کی جگہ میں داخل ہوئے تو ابوعبیدہ بن جراح نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے اہل شام کے نزدیک بڑا کام انجام دیا کہ اپنے موزوں کو اتارا اپنی سواری کو خود سنبھالا اور طہارت کی جگہ داخل ہوئے عمر رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ کے سینہ پر مکا مارا اور کہا کیا وہ ان باتوں کا زور سے تذکرہ کرتے ہیں اگر تمہارے علاوہ کوئی اور یہ بات کہتا تم لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل تھے اور گمراہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی بدولت عزت دی اگر اسلام کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت تلاش کرو گے تو اللہ عزوجل تمہیں ذلیل کریں گے۔ (ابن المبارک وھناد حاکم حلیۃ الاولیاء بیہقی)

۳۵۹۱۰...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے تم پر قربان فرمایا تو جواب میں فرمایا پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے مبارک فرمائے۔ (ابن جریر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف خدا

۳۵۹۱۱...... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا میں ان کے ساتھ نکلا تھا وہ ایک باغ میں داخل ہوئے تو میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا اس حال میں کہ میرے اور ان کے درمیان دیوار حائل تھی وہ باغ کے بیچ میں تھے امیر المؤمنین اللہ کی قسم یا تو اللہ سے ڈر کر زندگی گذارو یا اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے گا۔ (مالک ابن سعد ابن ابی الدنیا فی محاسبۃ النفس وابونعیم فی المعرفہ، ابن عساکر)

۳۵۹۱۲...... ضحاک سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کرتے تھے کاش کہ میں گھر والوں کا دنبہ ہوتا وہ مجھے اپنی مرضی سے موٹا کرتے جب میں خوب موٹا ہو جاتا پھر ان کے ہاں کوئی محبوب مہمان آتا وہ میرے بعض حصہ کو بھونتے اور بعض کو قدید بناتے پھر مجھے کھا جاتے اور فضلہ بنا کر نکال باہر کرتے کاش میں انسان نہ ہوتا۔ (ھناد حلیۃ بیہقی)

۳۵۹۱۳...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تم پر قربان فرمایا ہے تو جواب میں کہا پھر اللہ تمہارے لئے مبارک کرے۔ (ابن جریر)

۳۵۹۱۴...... عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ انہوں نے زمین سے ایک تنکا اٹھایا اور کہا اے کاش کہ میں یہ تنکا ہوتا اے کاش کہ میں پیدا ہی نہ ہوتا اے کاش کہ میں کچھ بھی نہ ہوتا اے کاش کہ میری والدہ مجھے نہ جنتی اے کاش میں نسیا منسیا ہوتا۔

ابن المبارک ابن سعد ابن ابی شیبۃ مسدد ابن عساکر

۳۵۹۱۵......عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو یہ آیت
پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے کاش کہ یہ پوری پڑھتا۔(ابن المبارک وابوعبید فی فضائلہ وعبد بن حمید، ابن المنذر)
۳۵۹۱۶......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر آسمان سے کوئی آواز لگائے کہ اے لوگو! تم سب جنت میں داخل ہوں گے سوائے ایک شخص کے مجھے خوف ہوگا کہیں وہ میں نہ ہوں اور اگر کوئی یہ آواز لگائے کہ اے لوگو! تم سب جہنم میں جاؤ گے سوائے ایک شخص کے مجھے امید ہوگی کہ وہ شخص میں ہوں۔(حلیۃ الاولیاء)
۳۵۹۱۷......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی ابوموسیٰ اشعری سے ملاقات ہوئی تو کہا اے ابوموسیٰ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو اعمال کئے وہ تمہاری نجات کا ذریعہ بن جائیں کہ برابر سرابر چھوٹ جاؤ خیر شر کا مقابلہ میں شر خیر کے مقابلہ میں ہو جائے نہ تم کو زائد کچھ ملے نہ تمہارے ذمہ کوئی حق باقی رہے؟ تو عرض کیا نہیں اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم میں بصرہ پہنچا وہاں ان میں جہالت عام تھی میں نے ان کو قرآن وسنت کی تعلیم دی میں نے ان کے ساتھ مل کر جہاد کیا اس لئے میں اللہ کے فضل کی امید رکھتا ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو یہ چاہتا ہوں برابر سرابر ہو نہ مجھے کچھ ملے نہ میری پکڑ ہو میرا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمل کرنا نجات کا ذریعہ بن جائے۔
رواہ ابن عساکر
۳۵۹۱۸......حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے خطبہ میں اذالشمس کورت پڑھتے جب **علمت نفس ما احضرت** پر پہنچتے رک جاتے۔(الشافعی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دنیا سے بے رغبتی

۳۵۹۱۹......حسن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان کے پاس گوشت تھا پوچھا یہ گوشت کیسے؟ کہا میرے دل میں اس کے کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے؟ تو پوچھا جو چیز بھی تمہارا دل چاہے اس کو کھاؤ گے آدمی کا اسراف کرنے والا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے ہر خواہش کی چیز کھالے۔ ابن المبارک ،عبد الرزاق، احمد، فی الزھد، عسکری ،فی المواعظ ،ابن عساکر
۳۵۹۲۰......یسار بن نمیر سے روایت ہے جب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کیا میں اس میں قصوروار ٹھہرا۔(ابن المبارک سعد وھناد)
۳۵۹۲۱......سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ یزید بن ابی سفیان (ایک وقت میں) مختلف قسم کا کھانا کھاتا ہے تو اپنا غلام یرفاء سے فرمایا کہ جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ اپنا شام کا کھانا کھانے لگا ہے مجھے اطلاع کر دینا جب کھانے کا وقت ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ کو بتا دیا عمر رضی اللہ عنہ پہنچے اور اندر جانے کی اجازت مانگی تو اجازت مل گئی اور کھانا ان کے سامنے رکھا گیا ثرید اور گوشت لایا گیا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھایا پھر ان کے سامنے بھنا ہوا گوشت رکھا گیا یزید نے ہاتھ آگے بڑھایا۔عمر رضی اللہ عنہ رک گئے اور فرمایا اللہ کی قسم اے یزید بن ابی سفیان یہ تو کھانے پر کھانا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔اگر تم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت سے ہٹ گئے تو تم ان کے طریقہ سے ہٹا دیئے جاؤ گے۔(ابن المبارک)
۳۵۹۲۲......ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اہل بصرہ کے وفد کے ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہم ان کے پاس حاضر ہوئے روزانہ کھانے کے وقت ان کے پاس روٹی آتی جس پر تیل لگا ہوتا کبھی گھی کا سالن ہوتا کبھی تیل کا کبھی دودھ کا کبھی خشک گوشت جس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پانی میں ابالا گیا ہو کبھی تازہ گوشت ہوتا لیکن وہ بہت تھوڑی مقدار میں ہوتا ایک دن ہم سے فرمانے لگے بخدا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے کھانے کا اندازہ لگاتے ہو اور میرے کھانے کو ناپسند کرتے ہو واللہ اگر میں چاہتا تم سے زیادہ عمدہ کھانا اور عیش کی زندگی گذار سکتا تھا واللہ میں سینہ کے گوشت اور کوہان کے گوشت سے ناواقف نہیں ہوں اسی طرح صلاح صلائق اور صناب سے بھی ناواقف نہیں ہوں جریر بن حازم نے کہا صلاء سے مراد بھنا ہوا گوشت اور صناب سے مراد کھانے کا مصالحہ صلائق نرم روٹی ،لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کو سنا ایسی زندگی گذارنے

والوں پر عیب لگایا ہے۔''اذھبتم طیبٰعکم فی حیا تکم الدنیا واستمتعتم بھا تو ابوموسیٰ نے اپنے ساتھیوں سے کہا اگر تم بات کرنا چاہو کہ امیر المؤمنین تمہارے لئے بیت المال سے کھانا مقرر کردے تو بات کرلو چنانچہ انہوں نے بات کرلی تو امیر المؤمنین نے فرمایا اے امراء کیا تم اپنے لئے اس زندگی کو پسند نہیں کرتے جس کو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں تو وفد کے لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین مدینہ منورہ ایسی سرزمین ہے یہاں گذران بہت مشکل ہے ہم نہیں سمجھتے آپ کا کھانا رات کو کھانے کے قابل ہو ہم تو ایسی جگہ کے رہنے والے ہیں جو سرسبز وشاداب ہے اور ہمارا امیر ہمیں شام کا کھانا کھلاتے ہیں جو وہ ہم سے کھایا بھی جاتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکایا پھر سر اٹھایا اور کہا میں نے تمہارے لئے بیت المال سے دو بکریاں اور دو تھیلیاں جب صبح ہو جائے تو ایک بکری ایک تھیلی کھانے کے ساتھ تم اور تمہارے ساتھی کھائیں پھر پانی حلال شراب منگوا کر پئیں، پھر اپنے دائیں جانب والے کو پلائیں پھر جو اس سے متصل ہو پھر اپنی ضرورت پوری کرلو پھر شام کے وقت رکھی ہوئی بکری کو رکھی ہوئی کھانے کی تھیلی میں ملاؤ تم اور تمہارے ساتھی ملکر کھائیں سن لو لوگوں کو بھی گھروں میں پیٹ بھر کر کھلاؤ ان کے بچوں کو بھی کھلاؤ اگر تم نے لوگوں کے ساتھ بے وفائی کی ان کے اخلاق اچھے نہیں ہوں گے اور اپنے بھوکوں کو کھانا نہیں کھلائیں گے۔

اللہ کی قسم جس گلی سے روزانہ دو بکریاں اور دو تھیلیاں لے لئے جائیں گے اس کی طرف خرابی بہت جلد بڑے گی۔

ابن المبارک وابن سعد، ابن عساکر

۳۵۹۲۳......عروہ عمر رضی اللہ عنہ کے ایک گورنر کی طرف سے روایت کرتے ہیں جو ازر عات پر متعین تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ان کے جسم پر کھدر کا ایک کرتا تھا وہ مجھے دیا اور فرمایا اس کو دھو کہ پیوند لگا دو میں نے دھویا اور پیوند لگایا پھر میں نے ایک کتان کی قمیص بنائی اور دو قمیص ان کے پاس لے کر آیا اور عرض کیا یہ آپ کا کرتا ہے اور یہ دوسرا کرتا میں نے انکے لئے بنایا ہے تا کہ زیب تن فرمائیں اس کو ہاتھ لگا کر دیکھا تو نرم پایا فرمایا اس کی ہمیں ضرورت نہیں پہلا کرتا اسکے مقابلہ زیادہ پسینہ کو جذب کرنے والا ہے۔ (ابن المبارک)

۳۵۹۲۴......حمید بن ھلال سے روایت ہے کہ حفص بن ابی العاص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کے وقت حاضر ہوا کرتے تھے لیکن کھانے میں شریک نہیں ہوتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ شریک ہونے سے کیا چیز مانع ہے؟ تو عرض کیا کہ آپکا کھانا بدمزہ اور سخت ہوتا ہے میں نرم کھانا پسند کرتا ہوں میرے لئے ایسا کھانا تیار کیا گیا ہے اس میں سے کچھ کھا کر دیکھا پھر فرمایا کیا تم مجھے اس سے عاجز سمجھتے ہو کہ میں ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دوں اس سے بال صاف کر لیا جائے پھر آٹا کے متعلق حکم دوں اس کو چھان لیا جائے پھر اس سے نرم روٹی پکائی جائے پھر میں حکم دوں ایک صاع کشمش کو گھی میں ڈالا جائے پھر اوپر سے پانی ڈالا جائے اور وہ ہرن کے خون کی طرف سرخ ہو جائے تو حفص نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ ہر عیش زندگی سے واقف ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں بالکل واقف ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ قیامت کے روز میری نیکیوں میں کمی ہو جائے گی تو میں تمہارے ساتھ پر عیش زندگی گذارنے میں شریک ہوتا۔

ابن سعد وعبد بن حمید

۳۵۹۲۵......ربیع بن زیاد حارثی سے روایت ہے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وفد کے ساتھ حاضر ہوا ان کو عمر رضی اللہ عنہ کی ہیبت وغیرہ دیکھ کر تعجب ہوا عمر رضی اللہ عنہ سے سخت کھانا کھانے کی شکایت کی ربیع نے کہا اے امیر المؤمنین نرم کھانا کھانے نرم اور اعلیٰ سواری پر سواری کرنے نرم لباس پہننے کا سب سے زیادہ حقدار آپ ہی ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ٹہنی لے کر ان کے سر پر ماری اور کہا خدا کی قسم تم نے اس بات سے اللہ کو راضی کرنے کا ارادہ نہیں کیا بلکہ تو میرا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے میں گمان کرتا تھا کہ تجھ میں سمجھ ہے ارے تیرا ناس ہو کیا تو چاہتا ہے میری اور ان لوگوں کی مثال پوچھا اوران کی مثال کیا ہے؟ فرمایا اس قوم کی مثال ہے جو سفر میں نکلی ہے اور اپنے خرچہ سب جمع کر کے ان میں سے ایک شخص کو دیدیا اور اس سے کہا ہم پر خرچ کرو کیا اس کو حق حاصل ہوگا کہ اپنے نفس کو اوروں پر ترجیح دے تو عرض کیا نہیں اے امیر المؤمنین تو فرمایا یہی مثال ہے میری اور ان کی۔ (ابن سعد، ابن راھویہ، ابن عساکر)

۳۵۹۲۶......عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چادر میں ہماری امامت کی۔ ابن سعد

۳۵۹۲۷......انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا جس زمانہ میں وہ امیر المؤمنین تھے کہ اپنے دو کندھوں کے درمیان

کرتا تین پیوند اوپر نیچے لگایا۔ (مالک، بیہقی)

جوتی پر ہاتھ صاف کرنا

۳۵۹۲۸...... عاصم بن عبیداللہ بن عاصم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی جوتی پر ہاتھ صاف کر لیتے تھے اور فرماتے آل عمر رضی اللہ عنہ کے رومال ان کی جوتیاں ہیں۔ ابن سعد

۳۵۹۲۹...... سائب بن یزید کہتے ہیں کہ بسا اوقات میں نے عمر بن خطاب کے پاس رات کا کھانا کھایا وہ روٹی اور گوشت کھاتے پھر اپنا ہاتھ پاؤں پر صاف کر لیتے اور فرماتے یہ عمر اور آل عمر کا رومال ہے۔ ابن سعد

۳۵۹۳۰...... انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا پسندیدہ کھانا بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور پسندیدہ شراب نبیذ تھا۔ ابن سعد

۳۵۹۳۱...... احوص بن حکیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گوشت لایا گیا اس میں گھی بھی تھا آپ نے دونوں کو ایک ساتھ کھانے سے انکار فرمایا کہ دونوں میں سے ہر ایک سالن ہے۔ ابن سعد

۳۵۹۳۲...... ابی حازم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے ٹھنڈا سالن اور روٹی پیش کی اور شوربہ میں تیل ڈالا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک برتن میں دو سالن ؟ فرمایا موت تک اس کو نہیں چکھوں گا۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۳۳...... حسن سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس گئے ان کو پیاس لگی تو پانی مانگا تو وہ شخص شہد لے کر آیا پوچھا یہ کیا ہے بتایا شہد ہے تو فرمایا بخدا کہیں ایسا نہ ہو قیامت کے دن اس کا مجھ سے حساب لیا جائے۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۹۳۴...... ابی وائل سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا تو فرمایا ایک ہی قسم کا کھانا لاؤ۔ (ھناد)

۳۵۹۳۵...... ابی وائل سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا عصیدہ کو اچھی طرح پکاؤ تا کہ تیل کی حرارت ختم ہو جائے ایک قوم اپنا عمدہ کھانا دنیا ہی میں استعمال کر لیتی ہے۔ (ھناد)

۳۵۹۳۶...... عتبہ بن فرقد سے روایت ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس چند ٹوکری خبیص (کھجور کا حلوا) لے کر آیا پوچھا یہ کیا ہے میں نے کہا یہ کھانے کی چیز ہے آپ کے پاس لایا ہوں کیونکہ آپ لوگوں کے کام انجام دینے کے لئے صبح سویرے نکلتے ہیں جب کھانے کے لئے واپس آئیں تو اس میں سے کھائیں اس سے آپ کو قوت حاصل ہوگی ایک ٹوکری کھول کر دیکھا اور فرمایا اے عتبہ میرا ارادہ یہ ہے کہ ہر مسلمان کو ایسی ایک ٹوکری دے دیں۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین اگر میں قبیلہ قیس کا تمام مال بھی خرچ کر دوں پھر بھی تمام مسلمانوں کے لئے پورا نہیں ہو سکتا ہے پھر مجھے اس حلوا کی ضرورت نہیں پھر ثرید کا ایک پیالہ منگوایا جس میں سخت روٹی اور سخت گوشت تھا وہ میرے ساتھ بہت رغبت کے ساتھ کھا رہے تھے میں نے گوشت کے ایک ٹکڑا کی طرف کوہان کا گوشت سمجھ کر ہاتھ بڑھایا وہ پٹھے کا گوشت نکلا میں نے اس ٹکڑا کو خوب چبایا لیکن نگل نہ سکا ان سے آنکھیں چرا کر اسکو منہ سے نکال کر دسترخوان کے نیچے دبا دیا پھر نبیذ کا ایک کھوپی مانگا جو کہ سرکہ بننے کے قریب ہو گیا تھا مجھ سے فرمایا پیو، لیکن میں اس کو بھی گلے سے نہ اتار سکا انہوں نے لے کر پی لیا پھر فرمایا اے عتبہ سن لے ہم روزانہ اونٹ ذبح کرتے ہیں اس کی چربی اور عمدہ حصہ ان مہمانوں کو کھلاتے ہیں جو دور دراز سے آتے ہیں اس کی گردن عمر کے گھر والوں کے لئے جو اس سخت گوشت کو کھاتے ہیں اور اس سخت نبیذ کو پیتے ہیں ہمارے پیٹ کاٹتے ہیں اور تکلیف دیتے ہیں۔ (ھناد)

۳۵۹۳۷...... ابی عثمان نہدی روایت کرتے ہیں کہ عتبہ بن فرقد جب آذربیجان پہنچا انکو خبیص (کھجور کا حلوا) پیش کیا گیا جب کھایا تو اس کو عمدہ حلوا پایا تو فرمایا اگر امیر المؤمنین کے لئے ایسا بنا کر لیجاؤں چنانچہ انہوں نے حکم دیا تو ان کے لئے دو بڑے دیگ میں پکایا گیا پھر اسکو ایک اونٹ پر رکھا گیا اور دو آدمیوں کے ساتھ امیر المؤمنین کے پاس روانہ کر دیا جب ان کے پاس پہنچا تو کھول کر دیکھا اور پوچھا کیا چیز ہے لوگوں نے بتایا حلوا ہے اس کو چکھ کر دیکھا پھر قاصد سے پوچھا کیا ہر مسلمان کو اپنے کجاوا اس حلوا سے پیٹ بھرنے کا موقع ملا ہے شاید اس نے کہا نہیں تو فرمایا میں تو

نہیں کھاؤ نگا دونوں قاصدوں کو بلاؤ پھر عتبہ کے پاس خط لکھا کہ یہ نہ تمہارے محنت کی کماتے ہیں نہ تمہارے باپ کی نہ تمہارے ماں کی ہر مسلمان کو اپنے کجاوا (گھر میں) اس طرح کھلاؤ جس طرح اپنے گھر والوں کو کھلائے ہو۔ (ابن راھویہ وھناد والحارث، ابویعلی، حاکم بیہقی)

۳۵۹۳۸...... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو ایک کھانے پر مدعو کیا گیا جب وہ ایک رنگ کا لاتے تو اس کو اپنے ساتھ والے کے ساتھ مخلوط کر لیتے۔ (ھناد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کفایت شعاری

۳۵۹۳۹...... حبیب بن ابی ثابت اپنے بعض ساتھیوں سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس اہل عراق کے چند اشخاص آئے ان میں جریر بن عبداللہ بھی تھے ان کے پاس ایک پیالہ لا گیا جو روئے اور تیل سے تیار کیا گیا تھا ان سے فرمایا کھاؤ، انہوں بہت تھوڑا لیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارے معاملہ کو دیکھ رہا ہوں تم کس طرح کا کھانا چاہتے ہو، میٹھا، کھٹا گرم اور ٹھنڈا پھر انہوں نے پیٹ میں ڈال لئے۔

هناد، حلية الا وليه

۳۵۹۴۰...... مسروق سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دن ہمارے پاس آئے ان کے جسم پر روئی سے بنی ہوئی چادر تھی لوگوں نے نظر جما کر دیکھنا شروع کیا تو فرمایا شعر:

لاشي فيما ترى الا بشا شته يبقى الاله ويودى الما ل و الولد

جو کچھ تو دیکھ رہا ہے اس کی بشاشت کے سواء کچھ نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات باقی ہے مال اور اولاد سب ہلاک ہونے والا ہے واللہ کی قسم دینا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی ایک چھلانگ کے برابر ہے۔ هناد ابن ابى الدنيا فى قصر الامل

۳۵۹۴۱...... قتادہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ خلافت کے زمانہ میں ایک اونی جبہ پہنتے تھے جس پر بعض جگہ سے چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا کندھے پر درہ رکھ کر بازار کا چکر لگاتے لوگوں سے معمولی تقریر فرماتے دھاگہ کی گٹھلی راستہ میں مل جاتا اس کو اٹھا لیتے اور لوگوں کے گھروں میں ڈالتے تاکہ لوگ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ (دینوری نے مجالہ میں نقل کیا ہے ابن عساکر)

تصویر والے گھر میں داخل نہ ہونا

۳۵۹۴۲...... حسن سے روایت ہے کہ خلافت کے زمانہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ ان کی چادر میں بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔ (احمد فی زھد، ھناد ابن جریر ابونعیم نے نقل کیا)

۳۵۹۴۳...... ابی وائل سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملک شام کا سفر کیا ایک منزل پر قیام کیا ایک دھقان امیر المؤمنین کے متعلق پوچھتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا جب دھقان نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو سجدہ میں گر گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس طرح کا سجدہ ہے؟ تو عرض کیا کہ ہم بادشاہوں کے ساتھ یہی برتاؤ کرتے ہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس اللہ کے آگے سجدہ کرو جس نے تمہیں پیدا فرمایا اس نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے آپ کے لئے کچھ کھانا تیار کیا ہے آپ تشریف لائیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے گھر میں عجم کے سرداروں کی تصاویر ہیں اس نے کہا ہاں تو فرمایا پھر تو ہم آپ کے گھر نہیں جائیں گے البتہ گھر جا کر ہمارے لئے ایک طرح کا کھانا تیار کر کے لاؤ اس سے زیادہ نہیں وہ گھر گیا اور ایک ہی طرح کا کھانا تیار کر کے لایا اس میں سے آپ رضی اللہ عنہ نے تناول فرمایا پھر اپنے غلام سے پوچھا کہ تمہارے مشکیزے میں کچھ نبیذ ہے اس نے کہا ہاں وہ لایا اور برتن میں ڈالا اس کو سونگھ کر دیکھا تو اس میں سے بو آرہی تھی تو اس پر تین مرتبہ پانی بہایا پھر پی لیا اس کے بعد کہا اگر تمہیں اپنے مشروب کے بارے میں شک ہو تو اس طرح کرو پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دیباج اور حریر استعمال مت کرو اور سونے چاندی کے برتن میں مت پیو کیونکہ یہ دنیا میں کافروں کے لئے ہے اور آخرت میں

تمہارے لئے (مسدد، حاکم، ابن عساکر)

۳۵۹۴۴......حفص بن ابی العاص سے روایت ہے کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کا کھانا کھا رہے تھے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا۔ ''یوم یعرض الذین کفروا علی النار اذھبتم طیبٰتکم'' جس دن کافروں کو آگ پر پیش کیا جائے گا ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی دنیوی زندگی میں مزہ حاصل کر چکے ہو۔ (ابن مردویہ)

۳۵۹۴۵......ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جابر بن عبداللہ کے ہاتھ میں ایک درھم دیکھا تو پوچھا یہ درھم کیسا ہے؟ بتایا میں اپنے گھر والوں کے لئے شت خریدنا چاہتا ہوں جس کی انہیں بہت خواہش ہے تو فرمایا کیا جس چیز کا دل چاہے گا اس کو ضرور کھاؤ گے اس آیت پر عمل کہاں ہوگا۔

اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بھا. سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، حاکم، بیہقی

۳۵۹۴۶......قتادہ سے روایت ہے کہ ہمارے لئے ذکر کیا گیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے اگر میں چاہتا تو تم میں سب سے زیادہ اچھا کھانا اور عمدہ نرم لباس استعمال کر سکتا تھا لیکن میں نے عیش کی زندگی کو آخرت پر قربان کر دیا ہمارے لئے یہ بھی بیان کیا گیا کہ عمر رضی اللہ عنہ جب ملک شام پہنچے ان کے لئے ایسا عمدہ کھانا تیار کیا گیا کہ اس جیسا پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تو فرمایا یہ کھانا تو ہمارے لئے ہوا ان فقراء مسلمین کا کیا حال ہوا جو انتقال کر گئے کبھی ان کو پیٹ بھر کر جو کی روٹی نصیب نہیں ہوئی؟ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ علیہ السلام نے کہا ان کے لئے جنت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور فرمایا اگر ہمارا حصہ دنیا کی یہ حقیر چیزیں ہوں اور وہ لوگ جنت کما کر لے گئے تو انہوں نے بہت بڑا افضل وشرف حاصل کر لیا۔ (عبد بن حمید، ابن جریر)

۳۵۹۴۷......عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق کے کچھ لوگ آئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کھانا بہت ہی کراہت کے ساتھ کھا رہے ہیں تو فرمایا اے اہل عراق! اگر میں چاہتا تو تمہارے لئے بھی ایسا ہی عمدہ اور لذیذ کھانا تیار کروا سکتا تھا جس طرح تم اپنے لئے تیار کرواتے ہو لیکن ہم دنیا کی لذت کو آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتے ہیں کیا تم نے اللہ کا یہ قول نہیں سنا۔

اذھبتم طیبٰتکم فی حیاتکم الدنیا الایۃ. حلیۃ الاولیاء

۳۵۹۴۸......سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص کوفہ میں تھے وہاں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس خط لکھا کہ اس میں اجازت طلب کی رہائش کے لئے کوئی مکان تعمیر کرے تو جواب میں لکھا ایک ایسا مکان تعمیر کر لو جو تمہیں سورج کی دھوپ سے چھپائے اور بارش سے بچائے کیونکہ دنیا تو گذارہ کرنے کی جگہ ہے اور عمرو بن العاص جو مصر کا گورنر تھے ان کے نام لکھا تم اپنے رعایا کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جو تم اپنے بارے میں اپنے امیر کا برتاؤ دیکھنا چاہتے ہو۔ (ابن ابی الدنیا والدینوری)

۳۵۹۴۹......ثابت سے روایت ہے کہ جارود نے عمر بن خطاب کے پاس کھانا کھایا جب فارغ ہوا تو کہا اے جاریہ دستار یعنی رومال لے کر آؤ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اپنے سرین سے ہاتھ صاف کر لے یا چھوڑ دو۔ (الدینوری)

۳۵۹۵۰......عمر رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک برتن میں شہد پیش کیا گیا تو اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر فرمانے لگے اگر میں نے اس کو پیا تو اس کی حلاوت ختم ہو جائے گی عیب باقی رہ جائے گا تین مرتبہ یہ فرمانے کے بعد ایک شخص کو دیدیا اس نے پی لیا۔ (ابن المبارک)

۳۵۹۵۱......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن واقد بن عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عراق سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ زیورات بھیجے وہ ان کے سامنے میں اسماء بنت زید بن خطاب کے کمرہ میں رکھے گئے عمر رضی اللہ عنہ ان کو اپنی جان سے زیادہ محبت رکھتے تھے جب سے ان کے والد یمامہ کی لڑائی میں شہید ہو گئے ان پر مہربان ہوئے ان زیورات سے ایک انگوٹھی لے کر ہاتھ میں ڈال لی آپ رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوا اس کا بوسہ لیا اس کو اپنے سینہ سے لگایا جب اس کو اس سے غافل پایا انگوٹھی اس کے ہاتھ سے لے کر زیورات میں ڈالی اور فرمایا اس کو مجھ سے لے لو۔ (ابن ابی الدنیا)

۳۵۹۵۲......ابن شہاب روایت کرتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ جب شام آئے تو ان کو ھدیہ میں خبیص (حلواء) کی ٹوکری دی گئی تو فرمایا اس کھانے کو میں نہیں جانتا کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین خبیص ہے پوچھا خبیص کیا ہے؟ تو بتایا ایک حلواء ہے جو شہد صاف آٹا ملا کر

تیار کیا جاتا ہے تو فرمایا اللہ کی قسم موت تک ایسا کھانا نہیں کھاونگا الا یہ کہ تمام لوگوں کو ایسا عمدہ کھانا نصیب ہو جائے لوگوں نے کہا تمام مسلمانوں کو ایسا عمدہ کھانا نہیں مل سکتا تو فرمایا پھر مجھے اس کھانے کی کوئی حاجت نہیں۔ (خطیب نے رواہ مالک میں نقل کیا)

۳۵۹۵۳...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) وھب بن کیسان جابر بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں میری ملاقات عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی میرے ساتھ گوشت تھا جس کو میں نے ایک درھم کا خریدا پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین بچوں عورتوں کے لئے خریدا ہے فرمایا تم میں سے جو جس کو چاہتا ہے اس کے فتنہ میں مبتلاء ہوتا ہے دو تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی اپنا پیٹ اپنے پڑوسی اور چچازاد بھائی کے لئے نہ لپیٹے پھر فرمایا تمہارے نزدیک اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

۳۵۹۵۴......ابی بکرہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو روٹی اور تیل پیش کیا گیا تو فرمایا اے پیٹ تو روٹی اور تیل پر مرے گا جب تک گھی اوقیہ کے عوض فروخت ہو۔ (بیہقی)

۳۵۹۵۵...... (مسندہ) ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ عتبہ بن فرقد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ان کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا اس کے کھا رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی فرمایا کہ کھاؤ تو عتبہ نے بادل نخواستہ کھانا شروع کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چاہو تو چھوڑ دو تو کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ کھانا تیار کروالیا کریں اس سے مسلمانوں کے خراج میں کوئی کمی نہیں آئے گی تو فرمایا تیرا ناس ہو کیا میں دنیوی زندگی میں عمدہ کھانا کھالوں اور اس سے نفع اٹھالوں؟ رواہ ابن عساکر

بیت المال سے خرچ لینے میں احتیاط

۳۵۹۵۶...... (ایضا) عروہ عاصم سے وہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے لئے حلال نہیں سمجھتا کہ تمہارے مال سے کھاؤں مگر اتنا جتنا میں اپنے ذاتی مال سے کھایا کرتا تھا روٹی اور تیل یا روٹی اور گھی کہ بسا اوقات ان کے پاس پیالہ لایا جاتا تھا جو تیل سے تیار کیا گیا اس میں گھی کی ملاوٹ ہو جاتی تو معذرت کر دیتے تھے اور فرمایا میں ایک شخص ہوں جو مداومت کرنا چاہتا ہوں میں ہمیشہ یہ تیل استعمال کرنے پر قادر نہیں ہوں۔ (ھناد)

۳۵۹۵۷......طلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال لایا گیا اس کو مسلمانوں میں تقسیم فرما دیا کچھ مال بچ گیا اس کے متعلق مشورہ فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مشورہ دیا اس کو روک کر رکھا جائے تاکہ کسی حادثہ کے وقت کام آئے علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے انہوں نے کوئی بات نہیں کی پوچھا ابوالحسن آپ کیوں بات نہیں کر رہے ہیں؟ کہا لوگوں نے اپنی رائے دے دی ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ بھی رائے دیں تو کہا اللہ تعالیٰ تو اس مال کی تقسیم سے فارغ ہو چکا ہے پھر بحرین سے جو مال آیا تھا اسکے متعلق حدیث ذکر کی کہ مال آنے کے بعد اس میں اور تقسیم میں رات حائل ہوئی تو آپ نے نمازیں مسجد میں پڑھیں میں آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار محسوس کرتا یہاں تک مال کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ بقیہ مال کو ضرور تقسیم کر دیں چنانچہ انہوں نے تقسیم کر دیا اس میں سے جھے بھی آٹھ سو دراھم ملے۔ (البزار)

۳۵۹۵۸...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) سالم بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو بیت المال سے جو وظیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ عمر رضی اللہ عنہ بھی لیتے رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی حاجت بڑھ گئی تو مہاجرین صحابہ کی ایک جماعت بیٹھی تھی جس میں عثمان، علی، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنہم تھے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ ان کے وظیفہ میں اضافہ کر دیا جائے علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ وہ ایسا کریں ہمارے ساتھ چلیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا وہ تو عمر رضی اللہ عنہ ہیں پہلے باہر باہر سے ان کی رائے معلوم کریں ہم حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر بات کرتے ہیں اپنے نام چھپائیں گے ان کے پاس پہنچے اور ان سے بات کی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو ہماری رائے سے مطلع کریں اور ہمارا نام ظاہر نہ کریں الا یہ کہ وہ خود پوچھیں وہ ان سے بات کر کے نکلے حفصہ رضی

اللہ عنھا کی عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر غصہ کے آثار ظاہر تھے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ تو عرض کیا نام تو نہیں بتاؤں گی پہلے آپ کی رائے معلوم ہوجائے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مجھے معلوم ہوجائے وہ کون ہیں مار مار کے ان کے چہرے سیاہ کردوں گا تم میرے اور ان کے درمیان ہو میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے گھر میں سب سے اچھا لباس کونسا استعمال فرمایا تو بتایا منقش چادر مہمانوں کے استقبال کے لئے استعمال فرماتے تھے انہی میں جمعہ کا خطبہ ارشاد فرماتے تھے سب سے عمدہ کھانا کونسا تناول فرمایا بتایا ہماری روٹی جو کی ہوتی، وہ گرم ہوتی اس کے ساتھ کھجور کی حبر بنالیتے روٹی کھاتے تلذذ کے لئے حلوہ کھالیتے پوچھا سب سے عمدہ بستر کونسا استعمال فرمایا جو سب سے نرم ہو؟ بتایا ہماری ایک موٹی چادر تھی گرمی کے زمانہ میں نیچے بچھا لیتے تھے اور سردی کے زمانہ میں آدھا اوپر بچھاتے اور آدھا نیچے تو فرمایا اے حفصہ وظیفہ اضافہ کرنے والوں کو بتادیں کہ رسول اللہ نے اندازہ لگایا اور زائد کو اپنی جگہ لگایا اور اپنے خرچہ اور گھر والوں کے خرچہ میں کفایت شعاری سے کام لیتے تھے میں نے بھی اندازہ لگالیا ہے زائد کو اس کی جگہ خرچ کروں گا اور کفایت شعاری سے کام چلاؤں گا میرے اور میرے ساتھیوں کی مثال ایسی ہے تین آدمی سفر میں ایک راستہ پر چل رہے تھے پہلا چلے گئے انہوں نے اتنا توشہ لیا تھا کہ منزل تک پہنچ گئے دوسرا بھی ان کے راستہ پر چل پڑا وہاں تک پہنچ گیا پھر تیسرے نے ان کا راستہ اختیار کیا اگر ان کے طریقہ کو اپنایا اور ان کے برابر زادراہ پر راضی رہا ان سے مل جائے گا اور ان کے ساتھ ہوگا اگر ان کے راستہ کو چھوڑ دیا تو کبھی ان کے ساتھ اکٹھا نہ ہوسکے گا۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۹۵۹......(ایضاً) حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جامع مسجد بصرہ میں آیا وہاں ایک مجمع تھا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا وہ آپس میں ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہ کے زھد کا تذکرہ کررہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کتنے فتوحات عطاء فرمایا اور ان کے حسن سیرت کا تذکرہ چل رہا تھا میں ان کے قریب ہوا تو ان میں احنف بن قیس تمیمی بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق کی طرف ایک سریہ کے ساتھ بھیجا اللہ تعالیٰ نے عراق اور فارس کا ایک شہر ہم پر فتح فرمایا تو ہمیں اس میں فارس اور خراسانکی عمدہ کھالیں ملیں جن کو اپنے ساتھ لیا ان میں سے بعض کی چادریں بنالیں جب ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے ہم سے اعراض کیا ہم سے بات نہیں کی ہمارے ساتھیوں پر یہ معاملہ شاق گذرا ہم ان کے بیٹے عبداللہ کے پاس آئے وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ہم نے ان سے شکایت کی امیر المؤمنین کے خفا ہونے کی تو عبداللہ نے بتایا امیر المؤمنین نے تمہارے جسم پر وہ لباس دیکھا جیسے رسول اللہ ﷺ کو پہنتے ہوئے نہیں دیکھا تھا نہ ان کے بعد آپ علیہ السلام کے خلیفہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تو ہم گھروں کو واپس آئے اور یہ لباس اتار دیا اور اس لباس میں حاضر ہوئے جو پہلے ہماری عادت تھی تو عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر ایک ایک آدمی کو سلام کیا اور ہر ایک سے معانقہ کیا ملے گویا یہ ہماری پہلی ملاقات تھی اس سے پہلے کبھی ملاقات ہوئی نہیں ہم نے مال غنیمت ان کے سامنے رکھا اسکو ہمارے درمیان برابر تقسیم فرمایا اور غنائم خبیص کی چند ٹکریاں بھی ان کو پیش کی گئیں زرد اور سرخ رنگ کی اس کو عمدہ خوشبو اور عمدہ ذائقہ کا پایا تو ہماری طرف متوجہ ہوا اور فرمایا اللہ اے مہاجرین اور انصار کی جماعت ہوسکتا ہے اس کھانے پر تم میں سے بیٹا باپ کو بھائی بھائی کو قتل کردے پھر اس کے متعلق حکم دیا مہاجرین اور انصار نے وہ کھانا ان بچوں کو کھلایا جن کے والد رسول اللہ کے زمانہ میں شہید ہوگئے پھر عمر رضی اللہ عنہ واپسی کے لئے کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ صحابۂ کرام کی جماعت تھی تو انہوں نے کہا اے انصار اور مہاجرین کی جماعت تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے زھد اور حلیہ کے بارے میں؟ ہمیں تو ہمارے نفس نے عاجز کردیا جب سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ قیصر اور کسریٰ کا ملک فتح فرمایا مشرق ومغرب کے ممالک عرب وعجم کے وفود ان کی خدمت میں آئے ہیں وہ اس جبہ کو دیکھتے ہیں کہ اس پر بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں اگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے درخواست کرو کہ تم بڑے ہو رسول اللہ کے ساتھ غزوات اور سفر وحضر میں ساتھ رہے مہاجرین وانصار میں تمہیں سبقت حاصل ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اس جبہ کے بدلہ میں کوئی نرم کپڑا زیب تن فرمائیں جس سے ان کا منظر ہیبت ناک لگے ان کے پاس صبح وشام کھانے کا پیالہ آئے اس میں سے خود بھی کھائیں اور مہاجرین وانصار میں سے حاضرین مجلس کو بھی کھلائیں تو پوری قوم نے کہا یہ بات تو علی بن ابی طالب ہی کرسکتا ہے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے سب سے جری یہی ہیں اور یہ ان کے داماد بھی ہیں ان کے بیٹے حفصہ رضی اللہ عنہا کے توسط سے جو کہ زواج مطہرات میں

سے ہیں بھی سب سے اس جرات ہے کیونکہ ان کا رسول اللہ کے ہاں بڑا مقام تھا انہوں نے اس سلسلہ میں علی رضی اللہ عنہ سے بات کی علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں خود تو عمر رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کر سکتا البتہ تم لوگ ازواج مطہرات سے بات کرو چونکہ وہ امہات المؤمنین ہیں اس لئے وہ جرات کر لیتی ہیں احنف بن قیس نے کہا انہوں نے عائشہ وحفصہ رضی اللہ عنہما سے درخواست کی دونوں اکٹھی تھیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں امیر المؤمنین سے درخواست کروں گی حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں سمجھتی کہ وہ بات مان لیں گے عنقریب تمہارے سامنے بات ظاہر ہو جائے گی اب دونوں ازواج مطہرات عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کو قریب بٹھایا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا امیر المؤمنین اگر اجازت ہو تو کچھ گفتگو کروں تو فرمایا اے ام المؤمنین اجازت ہے تو کہا رسول اللہ اپنے راستہ پر چلتے ہوئے جنت پہنچ گئے اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کی نہ آپ علیہ السلام نے دنیا کو طلب کیا نہ دنیا آپ کی طلب میں آئی اس طرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آپ علیہ السلام کی سنت کو زندہ کرنے کے بعد ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے جھوٹے مدعیان نبوت کو قتل کیا مبطلین کی حجت کو باطل کیا رعایا میں انصاف قائم کیا ان میں مال کو مساوی طور پر تقسیم کیا اللہ تعالیٰ جو تمام مخلوق کا رب ہے ان کو راضی کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی رحمت اور رضوان کی طرف بلالیا اور اپنے نبی کے ساتھ مراتب علیا پر فائز فرمایا نہ دنیا کا قصد کیا نہ دنیا نے ان کا قصد کیا اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر قیصر اور کسریٰ کے خزانوں کو کھولدیا اور ان کے علاقوں کو فتح کرایا اور ان کے مال آپ کے پاس پہنچایا اور مشرق اور مغرب کے لوگ آپ کے تابعدار ہوئے اللہ تعالیٰ سے مزید کی امید رکھتے ہیں اور اسلام میں آپ کے تائید کی عجم کے قاصد بن اور عرب کے وفود آپ کے پاس آئے ہیں اور آپ کے جسم پر یہ جبہ ہے جس پر بارہ پیوند لگے ہوئے ہیں اگر آپ اس کے بدلہ میں ایک نرم و ملائم لباس زیب تن فرمائیں جس میں آپ کا منظر ہیبت ناک معلوم ہو اور صبح وشام آپ کے پاس عمدہ کھانوں کا پیالہ آئے جس سے آپ خود بھی کھائیں اور آپ کے آنے والے انصار ومہاجرین بھی کھائیں یہ باتیں سن کر عمر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے پھر فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کیا آپ جانتی ہیں کہ رسول اللہ نے گندم کی روٹی مسلسل دس دن پانچ یا تین دن کھائی ہو یا صبح وشام دونوں وقت کا کھانا کھایا ہو یہاں تک اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گئے عرض کیا میرے علم میں نہیں اور پوچھا کیا آپ جانتی ہیں کہ کبھی آپ علیہ السلام کے لئے کھانے کا دستر خوان زمین سے ایک بالشت اونچا بچھایا گیا ہو کھانے کے بارے میں حکم فرماتے زمین پر رکھ کر کھایا جائے منبر کو اٹھا دیا جائے دونوں نے جواب دیا بالکل ایسا ہی ہے فرمایا دونوں ازواج مطہرات میں سے ہیں اور امہات المؤمنین ہیں آپ دونوں کا مؤمنین پر حق ہے خاص طور پر مجھ پر حق ہے آپ دونوں میرے پاس آ کر دنیا کی ترغیب دے رہی ہیں میرے علم میں ہے کہ رسول اللہ نے اونی جبہ استعمال فرمایا کرتے تھے بسا اوقات اس کی خشونت سے کھال مبارک چھپ جاتی کیا آپ دونوں کو یہ باتیں معلوم ہیں؟ فرمایا ہاں ضرور معلوم ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ بستر کی ایک تہہ پر سوتے تھے؟ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تمہارے گھر میں ایک موٹی چادر تھی دن بچھونا کا کام آتا اور رات کے وقت بستر کا ہم آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات دیکھے جاتے تھے سن لے اے حفصہ رضی اللہ عنہا تم ہی نے بیان کیا تھا کہ تم نے ایک رات چادر کو دو تہہ کر کے بچھا دیا آپ نے اس کو نرم پایا آپ علیہ السلام اس پر سوئے پھر صبح اذان بدل ہی پر بیدار ہوئے اور آپ نے پوچھا اے حفصہ ایسا کیوں کیا؟ میرے لئے بچھونا رات کے وقت دہرا کر دیا یہاں تک مجھے صبح تک سونا پڑا؟ میرا دنیا کی لذت سے کیا واسطہ دنیا کو مجھ سے کیا واسطہ مجھے نرم بستر کے ذریعہ مشغول کر دیا اے حفصہ! کیا تم جانتی ہو آپ علیہ السلام کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے تھے؟ بھوک کی حالت میں شام کی سجدہ کی حالت میں سوئے مسلسل رکوع کرتے رہتے مسلسل سجدہ میں رہتے رات اور دن کے اوقات میں روتے عاجزی انکساری سے کام لیتے یہاں تک اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی اپنی رحمت اور رضوان میں جگہ نصیب فرمادی عمر نہ عمدہ غذا استعمال کرے گا نہ نرم لباس پہنے گا وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے نقش قدم پر چلے گا کبھی دو سالن کو جمع نہیں کیا سوائے نمک اور تیل کے اور گوشت نہیں کھاونگا مگر مہینہ میں ایک بار یہاں تک اجل پورا ہو جائے جس طرح لوگوں کا پورا ہوتا ہے ہم آپ کے پاس سے نکل آئیں اور صحابۂ کرام کو اس کی خبر دی آپ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں رہے حتیٰ کہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

رواہ ابن عساکر

اپنے گھر والوں کے ساتھ انصاف

۳۵۹۶۰...... حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی وہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا امیر المؤمنین اس مال سے اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کریں اللہ تعالیٰ نے اقرباء کے حقوق کے بارے میں وصیت فرمائی ہے تو فرمایا اے جان پدر میرے رشتہ داروں کا حق میرے مال میں ہے یہ تو مسلمانوں کا مال ہے تم نے آپ کو دھوکہ میں ڈالا اٹھ جاؤ وہ چادر گھسیٹی ہوئی اٹھ گئی۔ (احمد فی زھد میں نقل کیا)

۳۵۹۶۱...... اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ارقم کو دیکھا وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا عرض کیا اے امیر المؤمنین ہمارے پاس جلولاء کے زیورات میں سے ایک زیور ہے چاندی کا برتن آپ کے پاس فرصت ہو کسی دن تو اس کے متعلق حکم فرمائیں تو فرمایا کہ جب مجھے فارغ دیکھو بلا لینا ایک دن پھر آئے اور عرض کیا آج آپ فارغ معلوم ہوتے ہیں تو فرمایا ہاں میرے لئے چادر بچھاؤ پھر حکم دیا اس مال کو اس پر پھیلا دو پھر اس کے سامنے کھڑا ہوئے فرمایا اے اللہ آپ نے اس مال کے متعلق فرمایا ہے زین للناس حب الشھوات یہاں تک پوری آیت پڑھی۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم یعنی جو مال چلا جائے اس پر غم نہ کیا جائے اور جو مال آئے اس پر خوشی نہ منائی جائے ہم میں تو استطاعت نہیں مگر اسی کی کہ ہم مال پر خوشی مناتے ہیں اے اللہ ہمیں توفیق دے، ہم اس کو حق پر خرچ کریں اور اس کے شر سے پناہ مانگیں تو ان کے ایک بیٹے کو اٹھا کر لایا گیا جس کو عبدالرحمٰن بن بہیہ کہا جاتا ہے۔ کہا اے ابا جان مجھے ایک انگوٹھی عطیہ دیں فرمایا اپنی امی کے پاس جاؤ تا کہ تمہیں وہ ستو پلائے فرمایا اللہ کی قسم اس کو کچھ بھی نہیں دیا۔ (ابن ابی شیبۃ، احمد فی الزھد، ابن ابی الدنیا نے کتاب الاشراف میں ابن ابی حاتم اور ابن عسا کر نے نقل کیا ہے)

۳۵۹۶۲...... اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ ایک دن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے مشک وغیرہ آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی عورت ملے جو اچھی طرح وزن کرنا جانتی ہو تا کہ یہ خوشبو وزن کر کے دے میں اس کو مسلمانوں میں تقسیم کروں ان کی بیوی عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نوفل نے کہا مجھے اچھی طرح وزن کرنا آتا ہے میں وزن کر کے دیتی ہوں تو فرمایا نہیں تم وزن مت کرو پوچھا کیوں؟ فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ تم وزن کرنا شروع کرو اس دوران بالوں میں ہاتھ پھیرو گردن پر پھیرو اس طرح تمہارا حصہ دوسرے مسلمانوں سے بڑھ جائے گا۔ (احمد نے زھد میں نقل کیا ہے)

۳۵۹۶۳...... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن وہ مال تقسیم فرما رہے تھے لوگ آپ پر چاروں طرف سے گرنے لگے فرمایا یہ کیا حماقت ہے اگر یہ میرا مال ہوتا میں تمہیں اس میں سے ایک درھم بھی نہ دیتا۔ (عبد بن حمید، بیہقی)

عمر رضی اللہ عنہ کی دعا کی قبولیت

۳۵۹۶۴...... زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب دعا کرتے تھے اے اللہ مجھے ایسا شخص قتل نہ کرے جس نے ایک رکعت نماز پڑھی ہو یا ایک سجدہ کیا ہوا (یعنی مسلمان) پھر وہ قیامت کے روز مجھ سے آپ کے دربار میں جھگڑا کرے۔ (مالک، ابن راھویہ، بخاری نے حلیۃ اسکو صحیح قرار دیا)

عمر رضی اللہ عنہ کے شمائل

۳۵۹۶۵...... قیس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ شام آئے تو لوگوں نے ان کا استقبال کیا وہ ایک اونٹ پر سوار تھے لوگوں

نے درخواست کی اے امیر المؤمنین اگر آپ گھوڑے پر سوار ہو جاتے اس لئے کہ بڑے بڑے سردار آپ سے ملاقات کریں گے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں وہاں نہیں دیکھ رہا ہوں ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ (ابن ابی شیبۃ، حلیہ)

۳۵۹۶۶......یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سالانہ چالیس ہزار اونٹوں پر سواری کرواتے ایک شخص کو اونٹ پر سوار کروا کر عراق بھیجتے ایک شخص کو سوار کروا کر شام بھیجتے اہل عراق میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا مجھے اور سیما کو سواری دیدیں آپ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں تمہیم رق مراد ہے تو اعتراف کیا ہاں۔ (مالک ابن سعد)

۳۵۹۶۷......اسلم سے روایت ہے بلال رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اسلم عمر رضی اللہ عنہ کو کیسے پاتے ہو میں نے کہا بہترین شخص ہے مگر جب ان کو غصہ آجائے تو بہت بڑا مسئلہ بن جاتا ہے تو بلال رضی اللہ عنہ نے کہا اگر ان کے غصہ کے وقت میں ان کی پاس ہوتا تو ان کو قرآن پڑھ کر سناتا کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۶۸......مالک الدار سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مجھے چیخ کر پکارا اور درہ لے کر مجھ پر چڑھ میں نے کہا میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں تو درہ پھینک دیا اور کہا تم نے مجھے بہت عظیم ذات یاد دلایا۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۶۹......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ میں دیکھا پھر کسی نے انکو اللہ یاد دلایا یا ان کو خوف دلایا یا کسی نے ان کے سامنے قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھی تو وہ اپنے ارادہ کی تکمیل سے روک گئے۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

۳۵۹۷۰......زھری سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پتھر لگا وہ پتھر پھینک رہا تھا اور ان کے سر کو زخمی کر دیا فرمایا جرم کا بدلہ جرم سے لیا جائے گا اور شروع کرنے والا بڑا مجرم ہے۔ (ھناد)

۳۵۹۷۱......اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے دل میں تازہ مچھلی کھانے کی خواہش پیدا ہوئی یرفا (غلام) سواری پر سوار ہوا آگے پیچھے چار میل تک دوڑا کر ایک عمدہ مچھلی خرید کر لایا پھر جانور کی طرف متوجہ ہوا اس کو غسل دیا اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آئے سواری کے پاس چلو اس کو دیکھا تو فرمایا اس بستہ کو دھونا بھول گیا جو اس کے کان کے نیچے ہے تم نے ایک بے جان کو عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش پوری کرنے کے لئے تکلیف پہنچائی اللہ کی قسم عمر تیری مچھلی کو نہیں چکھے گا۔ (ابن عساکر)

۳۵۹۷۲......ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جب غصہ آتا تھا تو اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا کرتے تھے۔ (ابونعیم)

۳۵۹۷۳......ابوامیہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ مجھے مکاتب غلام بنایا جائے تو انہوں نے پوچھا بدل کتابت کتنی ادا کریں گے میں نے کہا سو اوقیہ (ایک اوقیہ چالیس درھم کا ہوتا ہے) انہوں نے زیادہ کا مطالبہ نہیں کیا اسی پر مکاتب بنالیا اور چاہئے کہ مجھے اپنے مال کا ایک حصہ معجلا دیدے ان کے پاس اس زمانہ میں مال نہیں تھا اس لئے حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا کہ میں نے اپنے غلام کو مکاتب بنالیا ہے میں چاہتا ہوں کہ ان کو مال کا ایک حصہ جلدی ادا کروں میرے پاس سو درھم بھیج دیں مال آنے تک انہوں نے سو درھم بھیج دیئے عمر رضی اللہ عنہ نے وہ درھم دائیں ہاتھ میں لئے اور یہ آیت پڑھی۔

والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا واتوھم من مال اللہ الذی اتاکم

اور مجھ سے فرمایا یہ لے لو اللہ نے مجھے اس میں برکت عطا فرمادی میں نے اس سے غلام آزاد کئے اور بہت مال کمایا میں نے ان سے درخواست کی مجھے عراق جانے کی اجازت دیدیں تو فرمایا کہ جب میں نے آپ کو مکاتب بنالیا آپ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں کچھ اور لوگوں نے مجھ سے کہا جنہوں نے اپنے آقاؤں سے مکاتبت کا معاہدہ کیا ہوا تھا کہ آپ امیر المؤمنین سے بات کریں کہ ہمیں خط لکھدیں عراق کے گورنر کے پاس تاکہ وہاں ہمارے ساتھ اکرام کا معاملہ ہو مجھے یقین تھا آپ رضی اللہ عنہ اس سلسلہ میں میری موافقت نہیں فرمائیں گے تاہم مجھے اپنے ساتھیوں سے شرم آئی اس لئے میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے بات کی کہ اے امیر المؤمنین آپ عراق میں اپنے گورنر کے نام ہمارے لئے خط لکھدیں تاکہ وہاں ہمیں عزت ملے راوی نے بیان کیا کہ وہ غصہ میں آگئے اور مجھے ڈانٹا اللہ کی قسم انہوں نے مجھے گالی نہیں دی نہ اس سے پہلے کبھی ڈانٹا مجھے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ لوگوں پر ظلم کرو؟ میں نے کہا نہیں فرمایا تم ایک مسلمان شخص ہو تمہارے وہی حقوق ہیں جو اوروں کے ہیں میں

عراق آیا بہت مال کمایا بہت منافع حاصل کئے میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک پیالہ اور ایک قالین ھدیہ میں پیش کیا تو میری تعریف کرنے لگے یہ بہت اچھا ہے عمدہ ہے میں نے کہا اے امیر المؤمنین ھدیہ ہے جو میں نے آپ کے لئے پیش کیا تو فرمایا تمہارے ذمہ بدل کتابت کی کچھ رقم باقی رہ گئی ہے ان کو بیچ کر اس کی ادائیگی میں مدد حاصل کرو اس ھدیہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۷۴......محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے اس کے اونٹوں کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کچھ کمزور ہے اور کچھ تازہ تو فرمایا میرے گمان کے مطابق سب موٹے تازے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کا وہاں سے گذر ہوا وہ اپنے اونٹ کے پیچھے حدی پڑھ رہے تھے۔

اقسم باللہ ابو حفص عمر ما ان بھا من نقب ولا دبر فاغفر لہ اللھم ان کا ن فجر.

ابو حفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی کہ اونٹوں میں کوئی دبلا اور کمزور نہیں۔ اے اللہ ان کی مغفرت فرما اگر انہوں نے گناہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیسی باتیں ہیں؟ بتایا امیر المؤمنین نے مجھ سے اپنے اونٹوں کے متعلق سوال کیا میں نے ان کو حالات بتائے تو ان کا خیال یہ ہے کہ سب موٹے تازے ہیں حالانکہ اونٹ کی حالت تم دیکھ رہے ہو۔ فرمایا میں امیر المؤمنین عمر ہوں میرے پاس فلاں مقام پر آ جاؤ جب وہ آیا وہ اونٹ لے لئے اور ان کے بدلے میں صدقات کے اونٹوں میں سے دیا۔

۳۵۹۷۵......جراد بن طارق سے روایت ہے کہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر آیا یہاں تک جب بازر پہنچا تو ایک نومولود بچہ کے رونے کی آواز سنی تو اسکے قریب کھڑا ہو گیا تو دیکھا اس کے قریب اس کی ماں بھی ہے اس سے پوچھا کیا حال ہے؟ بتایا میں ایک ضرورت سے بازار آئی تھی مجھے دردزہ شروع ہو گیا تو یہ لڑکا پیدا ہوا وہ بازار میں ایک قوم کے ایک جانب تھی پوچھا اس بازار والوں میں سے کسی کو تمہارے متعلق علم ہے؟ اگر مجھے معلوم ہوا کہ ان کو علم ہونے کے باوجود انہوں نے تیری مدد نہیں کی میں ان کو ایسی ایسی سزا دونگا پھر اس کے لئے ستو کا شربت منگوایا جو گھی ملا ہوا تھا فرمایا اس کو پی کیونکہ یہ درد کو ختم کرتا ہے یہ معدہ کو مضبوط کرتا ہے اور آنتوں کی حفاظت کرتا ہے اور رگوں کو کھلتا ہے یعنی دودھ اتارتا ہے، ہم مسجد میں داخل ہوئے (ابن السنی وابونعیم ایک ساتھ طب میں، بیہقی)

۳۵۹۷۶......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے معرکوھوتک نکل رہے تھے میں نے پوچھا امیر یالمؤمنین کیا حال ہے فرمایا ایک بھنا ہوا ٹڈی کھانے کا جی کر رہا ہے۔ (الحارث ابن السنی فی الطب)

۳۵۹۷۷......اسلم سے روایت ہے کہ ایک رات ہمیں احساس نہیں ہوا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں انہوں نے ہماری سواریوں پر کجاوا کسا پھر اپنی سواری پر کجاوا کسا جب ہم بیدار ہوئے تو یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے:

لاتاخذ اللیل علیک بالھم
والبس لہ القمیص واعتم
وکن شریک رافع واسلم
تم اخدم الا قوام کیما تخدم

رات کو اپنے اوپر غمگین مت بنا اس کی خاطر قمیص اور پگڑی پہن لے رافع اور اسلم کا شریک ہو کر قوم کی ایسی خدمت کر جیسے تمہاری خدمت کی جاتی ہے، ہم جلدی سے پہنچے وہ اپنے کجاوے اور ہمارے کجاوا کسنے سے فارغ ہو چکے تھے ان کو جگانا نہ چاہا۔ ابونعیم سعید بن عبدالرحمن مدنی نے کہا رافع اور اسلم رضی اللہ عنہ دونوں نبی کریم ﷺ کے خادم تھے ابن عساکر

۳۵۹۷۸......اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک رات چکر لگا رہے تھے ایک عورت کو دیکھا وہ اپنے گھر میں ہے اس کے گرد دو بچے ہیں جو رو رہے ہیں چولہے پر ایک پتیلا رکھ کر اس میں پانی بھر دیا عمر رضی اللہ عنہ دروازہ کے قریب پہنچے اور پوچھا اے اللہ کی بندی یہ بچے کیوں رو رہے ہیں؟ بتایا بھوک کی وجہ سے رو رہے ہیں اور پتیلا جو چولہے پر ہے اس میں کیا ہے بتایا اس میں پانی ہے تاکہ اس طرح ان کو بہلاؤں اور وہ کھانا سمجھ کر سو جائیں عمر رضی اللہ عنہ یہ ماجرا دیکھ کر رو پڑے پھر صدقہ میں آئے ایک بوری لے کر اس میں کچھ آٹا کچھ چوری گھی کھجور کپڑے

دراھم ڈالے یہاں تک اس کو بھرلیا پھر فرمایا اسلم اس کو میرے کندھے پر ڈبدو میں نے کہا اے امیر المؤمنین میں آپ کی طرف سے اٹھاؤں گا فرمایا اے اسلم تیری ماں نہ ہو میں خود اپنے کندھے پر اٹھاؤنگا اس لئے کہ قیامت کے روز مجھ ہی سے سوال ہوگا اس بوری کو اٹھا کر اس عورت کا گھر پہنچا بتلا لے کر اس میں کچھ آٹا کچھ چربی اور کھجور ڈالی پھر اس کو ہاتھ سے ملایا پھر چولہے پر رکھکر آگ پر پھونک مارا میں دیکھ رہا تھا کہ دھواں ان کی ڈاڑھی کے درمیان سے نکل رہا تھا یہاں تک ان کے لئے کھانا تیار کرلیا پھر اپنے ہاتھ سے کھانا نکالکر ان کو کھلایا یہاں تک کہ سیر ہوگئے پھر ان کے سامنے آکر بیٹھ گویا ان کا پہرہ دار ہے مسلسل وہاں بیٹھے رہے تھے بات کرنے سے ڈرلگا اس لئے کچھ نہیں کہا یہاں تک بچے ہنسنے لگے پھر کہنے لگے اسلم تمہیں معلوم ہے کہ میں وہاں کیوں بیٹھا رہا؟ میں نے کہا نہیں فرمایا میں نے ان کو روتے ہوئے دیکھا تھا مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں ان کو چھوڑ کر چلا جاؤں یہاں تک کہ ان کو ہنستا ہوا دیکھوں جو وہ بچے ہنسنے لگے میرا دل خوش ہوا۔ (الدینوری وابن شاذان فی مشیختہ ابن عساکر)

۳۵۹۷۹......اصمعی سے روایت ہے کہ لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے بات کی کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ سے بات کرے کہ ان کے ساتھ نرمی کرے کیونکہ انہوں نے لوگوں کو خوف زدہ کیا حتیٰ کہ باکرہ عورتیں پردوں میں خوف زدہ ہیں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بات کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں ان کے لئے یہی مناسب سمجھتا ہوں واللہ اگر ان کو معلوم ہوجاتا کہ ان کے لئے میرے دل میں کتنی نرمی رحم اور شفقت ہے تو وہ میرے کندھے سے میرا کپڑا اتار دیتے۔ (الدینوری)

۳۵۹۸۰......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابی کبشہ روایت کرتے ہیں کہ میں باغ کے درمیان یہ رجزیہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

اقسم باللہ ابو حفص عمر

ما سمھا من نقب والا دبر

فاغفر لہ اللّٰھم ان کان فجر

راوی کہتا ہے مجھے خوف زدہ نہیں کیا مگر یہ کہ وہ میری پیٹھ کے پیچھے تھا کہا میں قسم دے کر پوچھتا ہوں تمہیں میرے یہاں موجود ہونے کا علم تھا؟ کہا اللہ کی قسم اے امیر المؤمنین مجھے آپ کی موجودگی کا علم نہیں تھا فرمایا میں قسم کھاتا ہوں کہ تمہیں سواری کا اونٹ دونگا۔ (الحاکم فی الکنی)

۳۵۹۸۱......ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عیینہ بن حصن بن بدر آیا اور اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس مقیم ہوا یہ اس جماعت میں شامل تھا جن کو عمر رضی اللہ عنہ اپنے قریب رکھتے تھے قراء کرام عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر باش ہوتے تھے بوڑھا ہو یا جوان عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا اے بھتیجے اس امیر کے پاس تمہارا مقام ہے لہٰذا تم میرے لئے ان کے پاس داخل ہونے کی اجازت لو انہوں نے اجازت لی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی جب مجلس میں پہنچا تو کہا اے ابن الخطاب نہ تو ہم کو بڑا عطیہ دیتا ہے نہ ہم میں انصاف سے فیصلہ کرتا ہے عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک قتل کا ارادہ کیا تو حر رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا "خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین" اور یہ جاھلین میں سے ہے جب یہ آیت پڑھ کر سنائی عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے آگے نہ بڑھا وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو خوب جاننے والا ہے۔ بخاری، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ بیھقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فراست ایمانی

۳۵۹۸۲......یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ایک شخص سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا جمرہ پوچھا کس کے بیٹے ہو اس نے کہا ابن شہاب پوچھا کہاں کے رہنے والے ہو بتایا حرقہ کا پوچھا رہائش کہاں ہے؟ بتایا بحرۃ النار میں پوچھا کونسی شاخ میں؟ بتایا ذات لظی میں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا گھر واپس جاؤ وہ جل چکے ہیں اور واقعی ایسا ہی ہوا۔

(مالک نے اسکو روایت کیا ہے، ابوالقاسم ابن بشران نے اپنی امالیہ میں موصولا موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کے آخر میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ شخص گھر واپس لوٹا تو گھر والے جل چکے تھے)۔

۳۵۹۸۳......حکم بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے کہ میں عمر بن خطاب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ایک شخص نے آکر سلام کیا عمر رضی اللہ عنہ نے

پوچھا تمہارے اور اہل نجران کے درمیان قرابت داری ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اس شخص نے پھر کہا نہیں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اللہ کی قسم ہے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس میں اور نجران کے درمیان قرابت ہے اس نے باتیں کی قوم میں سے ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین اس میں اور اہل نجران میں اس اس جہت سے قرابت ہے اس کو ایک نجران کی عورت نے جنا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا رک جاؤ ہم قیافہ سے واقف ہیں۔ (عبدالرزاق، ابن سعد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شکر گذاری

۳۵۹۸۴......عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے دو سواریاں دی جائیں ایک شکر کی دوسری صبر کی تو مجھے پرواہ نہ ہوگی جس پر چاہوں سوار ہو جاؤں۔ رواہ ابن عساکر

۳۵۹۸۵......سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا ضجنان کی گھاٹی پر گذر ہوا تو کہنے لگے میں اپنے کو دیکھ رہا ہوں کہ اس مقام پر بکریاں چرایا کرتا تھا میں جانتا تھا میں کتنا سخت دل اور بدزبان تھا آج میں امت محمدیہ ﷺ کے امور کا ذمہ دار بن گیا پھر مثال کے لئے یہ شعر پڑھا۔

لاشیء فیما تری الا بشاشته
یبقی الا له ویودی المال والولد

پھر اپنے اونٹ کو ہنکایا۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۸۶......عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ ہم عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے واپس لوٹ رہے تھے ضجنان کی گھاٹی پر ہمارا گذر ہوا تو فرمایا میں اپنے کو دیکھتا ہوں اس جگہ خطاب کے اونٹوں کے ساتھ وہ سخت دل بدزبان تھا کبھی اس پر لکڑیاں لاد کر لاتا اور کبھی اس پر چڑھ کر درخت سے پتے جھاڑتا آج میں اس حال میں ہوگیا ہوں کہ لوگ میرے متعلق کہتے ہیں مجھ سے اعلیٰ مرتبہ پر کوئی نہیں پھر یہ شعر پڑھا۔

لا شی فیما تعری الا بشاشته
یبقی الا له ویودی المال والولد

جو کچھ تو دیکھ رہا ہے یہ ظاہری چمک دمک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہنے والی مال اور اولاد سب فناء ہونے والے ہیں۔ (ابوعبید فی الغریب وابن سعد، ابن عساکر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تواضع

۳۵۹۸۷......اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ملک شام گئے ایک اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں نے اس پر باتیں کیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی نظران لوگوں کی سواریوں پر ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (ابن المبارک، ابن عساکر)

۳۵۹۸۸......حارث بن عمیر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر چڑھ گئے اور لوگوں کو جمع کیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: میرے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں جس کو لوگ کھائیں میری چند خالائیں بنی مخزوم میں رہتی ہیں میں ان کے بیٹھا پانی بھرتا تھا وہ مجھے چند مٹھی کشمش دے دیتی تھیں راوی نے کہا پھر منبر سے نیچے گئے لوگوں نے پوچھا ان باتوں سے آپ کا مقصد کیا ہے اے امیر المؤمنین فرمایا میرے دل میں کچھ خیالات آئے میں نے چاہا ان باتوں کے ذریعہ ان کو دبا دوں۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۸۹......حزام بن ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رمادہ کے سال عمر بن خطاب کو دیکھا کہ ان کا گذر ایک عورت پر ہوا جو حلوا پکا رہی تھی تو فرمایا اسکو اس طرح نہیں پکاتے بلکہ اس طرح پکایا جاتا ہے پھر خود ہی وھانڈی لے کر ہلا کر دکھایا کہ اس طرح پکایا جاتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۵۹۹۰......ہشام بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے عمر بن خطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی پانی گرم ہونے سے پہلے آٹا نہ

ڈالے جب پانی گرم ہو جائے پھر تھوڑا تھوڑا کر کے ڈالے اور چمچ سے ہلائے کیونکہ اس سے بڑھ جائے اور حلوہ صحیح پکے گا برتن میں جمے گا نہیں۔

رواہ ابن سعد

۳۵۹۹۱...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حسن سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گرمی کے دنوں میں نکلے اپنی چادر سر پر رکھی ہوئی تھی ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر ان کے پاس سے گذرا تو اس سے فرمایا لڑکے مجھے بھی اپنے ساتھ گدھے پر بٹھا لو لڑکا گدھے سے نیچے اتر آیا اور کہا اے امیرالمؤمنین سوار ہو جائیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اکیلا سوار نہیں ہوں گا بلکہ تمہارے ساتھ ہی پیچھے حصہ پر بیٹھ جاؤں گا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے عمدہ جگہ پر بٹھا کر خود سخت جگہ بیٹھو اس طرح وہ اس کے پیچھے بیٹھ گئے اور مدینہ منورہ داخل ہو لوگ اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ (الدینوری)

۳۵۹۹۱...... محمد بن عمر مخزومی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں عمر بن خطاب نے آواز لگائی ''الصلوٰۃ جامعۃ'' جب لوگ جمع ہوئے ان کی تعداد بڑھ گئی تو منبر پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جیسے بیان کا حق ہے اس کے بعد درود پڑھا پھر فرمایا اے لوگو مجھے اپنے بارے میں یاد ہے کہ میں نبی مخزوم میں اپنی خالاؤں کے جانور چرایا کرتا تھا وہ مجھے چند مٹھی کھجوریں یا کشمش دیا کرتے تھے آج میں اس مقام پر پہنچ گیا ہوں پھر منبر سے نیچے اتر آیا تو عبدالرحمن بن عوف نے پوچھا آپ نے اپنے نفس کا عیب بیان کرنے کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کی تو فرمایا ارے تیرا ناس ہو میں تنہائی میں تھا تو میرے نفس نے مجھ سے کہا کہ تو امیرالمؤمنین ہے تجھ سے افضل کون ہے؟ تو میں نے چاہا نفس کو اس کی حقیقت بتلا دوں۔ (الدینوری)

۳۵۹۹۳...... زر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب کو ننگے پاؤں عید کی نماز کے لئے جاتے ہوئے دیکھا۔ (المروزی فی العیدین)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تقویٰ

۳۵۹۹۴...... زید بن اسلم کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا تو ان کو پسند آیا پلانے والے سے پوچھا یہ دودھ کہاں سے لایا؟ تو بتایا کہ وہ ایک پانی پر گیا وہاں صدقہ کر کے اونٹ چر رہے تھے وہ دودھ پی رہے تھے مجھے بھی یہ دودھ نکال کر دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے حلق میں انگلی ڈال کر قے کر لی۔

مالک بیھقی

۳۵۹۹۵...... عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لئے مال میں سے کھانا حلال نہیں مگر جو میری ملکیت کا مال ہو۔

رواہ ابن سعد

۳۵۹۹۶...... عمران سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو ضرورت پیش آتی تو بیت المال کے خزانچی کے پاس آ کر قرض لیتے بسا اوقات ادائیگی میں تنگی ہوتی تو بیت المال کا ذمہ دار واپس مانگنے آتا اور بیٹھا رہتا عمر رضی اللہ عنہ کوئی حیلہ کرتے جب حق خدمت نکل آتا تو ادا کر دیتے۔

رواہ ابن سعد

۳۵۹۹۷...... براء بن معرور کا ایک بیٹا روایت کرتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک دن پھر آئے ان کو کوئی تکلیف تھی تو علاج میں شہد استعمال کرنا تجویز ہوا بیت المال میں شہد کا مٹکا تھا لوگوں سے فرمایا اگر تم لوگ لینے کی اجازت دو تو لے لونگا ورنہ میرے لئے حرام ہے تو انہوں نے اجازت دیدی۔

ابن سعد، ابن عساکر

۳۵۹۹۸...... عاصم بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے میری شادی کروائی تو بیت المال سے ایک ماہ کا خرچہ دیا پھر میرے پاس یرفا کو بھیجا میں حاضر ہوا تو فرمایا اللہ کی قسم میں اس مال کے متولی بننے سے پہلے اس کو اپنے لیے حلال نہیں سمجھتا تھا مگر جتنا میرا حق بنے جب سے میں اس کا متولی بنا کوئی مال اس میں سے مجھ پر حرام نہیں ہوا اب میری امانت لوٹ آتی ہے میں نے ایک ماہ تک تم پر خرچ کیا اب اس سے زائد نہیں کرونگا البتہ غابہ میں جو میرا مال ہے اس کا پھل تمہیں دیتا ہوں اس کو توڑ لو اور فروخت کرو پھر اپنی قوم کے تاجروں میں سے کسی کے پاس آؤ اور ان کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ جب وہ کوئی چیز خریدے تو تم اس کے ساتھ شریک ہو جاؤ اس طرح خرچ نکالو اور اپنے گھر والوں

پر خرچ کرو۔ (ابن سعد وابوعبید فی الاموال)

۳۵۹۹۹...... حسن سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکی کو دیکھا دبلے پن کی وجہ سے ہوش کھو بیٹھی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کس کی لڑکی ہے تو عبداللہ نے کہا یہ آپ کی لڑکیوں میں سے ایک ہے پوچھا میری کونسی لڑکی ہے بتایا میری بیٹی ہے اس کی یہ حالت کیسی ہوگئی جو میں دیکھ رہا ہوں بتایا آپ کے عمل کی وجہ سے کہ آپ اس پر خرچ نہیں کرتے فرمایا میں اللہ کی قسم تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں دھوکہ میں نہیں رکھونگا اپنی اولاد پر خرچ میں وسعت سے کام لو۔ (ابن سعد، ابن عساکر، ابن ابی شیبۃ)

۳۶۰۰۰...... ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ زمانہ خلافت میں بھی تجارت کرتے تھے شام کے لئے ایک قافلہ تیار کیا عبدالرحمن بن عوف کے پاس پیغام بھیجا کہ چار ہزار دراہم بطور قرض دیدے تو عبدالرحمن نے قاصد سے کہا ان سے کہو بیت المال سے لے لے اور بعد میں واپس کر دے جب قاصد نے واپس آکر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کا پیغام پہنچایا تو ان پر شاق گذرا بعد میں عمر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو پوچھا تم نے کہا ہے کہ بیت المال سے لے لیں (اگر میں نے لے لیا اس کے بعد) اگر مال آنے سے پہلے میرا انتقال ہوجائے تو تم کہو گے امیر المؤمنین نے قرض لیا ہے معاف کر دو پھر قیامت کے روز میرا اس پر پکڑ ہوگا نہیں ہرگز نہیں لونگا لیکن میں تو چاہتا ہوں تم جیسے لالچی اور بخیل شخص سے قرض لوں تاکہ میرا انتقال ہوجائے تو میری میراث سے لے لو۔ (ابوعبید نے اموال میں نقل کیا ابن سعد اور ابن عساکر نقل کیا)

۳۶۰۰۱...... عبدالعزیز بن ابی جمیلہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کی قمیص کی آستین ہتھیلی کے گٹے سے آگے نہیں جاتی تھی۔

رواہ ابن سعد

۳۶۰۰۲...... بدیل بن میسرہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک جمعہ کے لئے نکلا ان کے جسم پر ایک سنبلاتی قمیص تھی لوگوں سے معذرت کرنے لگا کہ اس قمیص نے مجھے نکلنے سے روکا ہے اس کو لوگوں کے سامنے دراز کرنے لگا یعنی اس کے آستین کو جب چھوڑ دیا انگلیوں کے کناروں تک آ گئی۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۰۳...... ھشام سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ناف کے اوپر لنگی باندھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۰۴...... عامر بن عبید باھلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ریشم کے بارے میں تو فرمایا میری تمنا تو یہی ہے کاش کے اللہ تعالیٰ اس کو پیدا نہ فرماتا کیونکہ ہر صحابی نے کسی نہ کسی شکل میں اس کو استعمال کیا ہے مگر عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

ابن سعد وھو صحیح

۳۶۰۰۵...... مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ سے تقویٰ سیکھتے تھے۔ رواہ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عدل وانصاف

۳۶۰۰۶...... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک اونٹ خریدا اس کو میں نے چراگاہ میں چھوڑ دیا جب موٹا ہوگیا تو اس کو لے آیا عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے تو ایک موٹا اونٹ دیکھا پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا تو کہنا شروع کیا اے عبداللہ بن عمر۔ شاباش۔ اے امیر المؤمنین کے بیٹا میں دوڑتا ہوا آیا میں نے پوچھا امیر المؤمنین کیا بات پیش آئی؟ پوچھا یہ اونٹ کیسا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اس اونٹ کو خریدا اور اس کو چراگاہ بھیج دیا میں وہی چاہتا تھا جو مسلمان چاہتے تھے تو فرمایا کہ امیر المؤمنین کے بیٹے کا اونٹ چراؤ اس کو پانی پلاؤ اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جتنے میں خریدا تھا بیچ وہ رقم لے لو اور زائد رقم بیت المال میں جمع کروا دو۔

سعید بن منصور، ابن ابی شیبۃ، بیھقی

۳۶۰۰۷...... عطاء سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے عمال کو حکم فرماتے تھے کہ موسم حج میں جمع ہوجائیں جب جمع ہوگئے تو فرمایا اے لوگو! میں نے اپنے گورنروں کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تمہاری کھال اتاریں یا تمہارے مال پر قبضہ کریں یا تمہاری عزت سے

کھیلیں بلکہ میں نے آن کو اس لئے بھیجا تا کہ تم سے ظلم کو دور کریں مال غنیمت کو تم میں تقسیم کردیں جس کے ساتھ اس کے علاوہ معاملہ کیا ہو وہ کھڑا ہوجائے کوئی بھی کھڑا نہیں ہوا سوائے ایک شخص کے اس نے کھڑے ہوکر کہا اے امیر المؤمنین کہ آپ کے فلاں گورنر نے مجھے سو کوڑے مارے ان سے پوچھا کس جرم کی سزا میں مارا؟ عمرو بن العاص کھڑا ہوئے اور کہا امیر المؤمنین اگر آپ نے گورنروں سے بر سر عام باز پرس شروع کی تو شکایات کا انبار لگ جائے گا اور آپ کے بعد آنے والوں کے لئے ایک سنت بن جائے گی تو فرمایا کیا میں بدلہ نہ دلاؤں جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے نفس سے بھی بدلہ دلاتے تھے تو عمر بن العاص نے کہا کہ ہم اس مظلوم کو راضی کر لیتے ہیں تو فرمایا کرلو تو ان کو دو سو دینار دے کر راضی کرلیا ہر کوڑے پر دو دینار۔ (ابن سعد، ابن راھویہ)

٣٦٠٠٨......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے جس گورنر نے بھی کسی پر ظلم کیا مجھے ظلم کا علم ہوگیا اور میں نے مظلوم کی دادرسی نہ کی تو میں خود ظالم بن جاؤں گا۔ رواہ ابن سعد

٣٦٠٠٩......بہی سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مقداد رضی اللہ عنہ کو گالی دی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میری نذر ہے اگر میں تیری زبان نہ کاٹ دوں لوگوں نے ان سے اس بارے میں بات کی تو فرمایا چھوڑ دو تا کہ اس کی زبان کاٹ دوں تا کہ آئندہ کسی صحابی رسول کو گالی نہ دے۔ (احمد والالکائی اکٹھا السنہ میں ابوالقاسم بن بشران نے اپنی امالیہ میں، ابن عساکر)

٣٦٠١٠......انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مصر میں سے ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا امیر المؤمنین ظلم سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں تو فرمایا آپ نے پناہ کی جگہ پناہ تلاش کی عرض کیا میں نے عمرو بن العاص کے بیٹے سے مقابلہ کیا تو ان سے سبقت لے گیا تو مجھے کوڑے سے مارنے لگا اور کہنے لگا میں مکرم شخص کا بیٹا ہوں تو عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو خط لکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوجائے تو وہ آ گئے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ مصری کہاں ہے؟ یہ کوڑا لو اور تم بھی مار وہ کوڑے سے مارنے لگا عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے ابن الاکرمین کو مار و انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس نے مارا واللہ ہم اس کے مارنے کو پسند کررہے تھے مسلسل مارتے رہے یہاں تک ہمارا خیال ہوا کہ اب چھوڑ دے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے مصری سے فرمایا کہ کوڑے کو عمر رضی اللہ عنہ کے گنجے سر پر رکھ دے اس نے عرض کیا یا امیر المؤمنین ان کے بیٹے نے مجھے مارا تھا میں نے بدلہ لے لیا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کب سے تم نے لوگوں کو اپنا غلام بنالیا ہے جب کہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے؟ تو عرض کیا امیر المؤمنین مجھے نہ اس واقعہ کا علم تھا نہ یہ میرے پاس آیا۔ (ابن عبدالحکیم)

٣٦٠١١......صبیح بن عوف سلمی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص نے اپنے گھر کے لئے لکڑی کا دروازہ بنالیا ہے اور اپنے محل کے لئے بانس کا کمرہ بنالیا ہے محمد بن مسلمہ کو بھیجا اور مجھے بھی حکم ہوا کہ ان کے ساتھ چلوں میں شہروں میں راستہ بتلانے والا تھا ان کو حکم دیا کہ یہ دروازہ اور یہ کمرہ جلا دیا جائے اور حکم دیا کہ سعد کو اہل کوفہ کے لئے ان کی مساجد میں قیام کروایا جائے یہ اس لئے ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو بعض اہل کوفہ نے خبر پہنچائی تھی کہ سعد مال غنیمت کے خمس کو فروخت کرتے ہیں۔

ہم وہاں پہنچے سعد رضی اللہ عنہ کے گھر تک دروازہ اور حجرہ کو جلا دیا اور محمد بن مسلمہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو مسجد میں ٹھہرایا اور لوگوں سے سعد کے متعلق سوالات کئے کہ امیر المؤمنین نے ان کو اس کا حکم دیا ہے لیکن ہر ایک نے سعد رضی اللہ عنہ کی تعریف ہی کی برائی کرنے والا کوئی نہ ملا۔

رواہ ابن سعد

٣٦٠١٢......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق سے کچھ مال آیا اس کو تقسیم کرنے لگے ایک شخص نے کھڑا ہوکر کہا اے امیر المؤمنین آپ اس مال کو حفاظت سے رکھتے تا کہ کسی دشمن کے حملہ کے وقت یا کسی ناگہانی آفت کے وقت کام آتا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تجھے کیا ہوا؟ اللہ تیرا ناس کرے تو شیطان کی زبان بول رہا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف کی مجھے محبت عطاء فرمائی اللہ کی قسم کیا میں آئندہ کی خاطر آج اللہ کی نافرمانی کرونگا لیکن میں ان کے لئے وہی تیار کرونگا جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی۔ (حلیۃ الاولیاء)

٣٦٠١٣......اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن العاص کو ایک دن عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا ان کے لئے رحمت کی دعا کی پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا کسی کو نہیں دیکھا پرواہ نہیں کرتا حق کس

کے خلاف واقعہ ہو والد کے خلاف بیٹے کے خلاف پھر کہا اللہ کی قسم میں چاشت کے وقت مصر میں اپنے گھر میں تھا ایک شخص نے آکر خبر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن غازی ہو کر آئے ہیں میں نے خبر دینے والے سے کہا کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں تو بتایا فلاں فلاں مقام پر مصر کے آخری حصہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس خط لکھا خبر دار اگر میرے گھر کے افراد میں سے کوئی تمہارے پاس آئے تو ان کے ساتھ دوسروں سے امتیازی سلوک نہ کرنا ورنہ آپ کے ساتھ وہ سلوک کرونگا جس کا آپ اہل ہیں اب میں نہ ان کو کوئی ھدیہ دے سکتا تھا نہ ان کے قیام گاہ پہنچ سکتا تھا ان کے والد کے خوف سے واللہ میں اسی تردد میں تھا ایک صاحب نے آکر خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابوسروعہ دروازہ پر حاضر ہیں اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں میں نے کہا دونوں کو اندر بلاؤ دونوں آگئے اور انتہائی خستہ حال اور دونوں نے کہا ہم پر حد قائم کریں ہم نے رات کو شراب پیا ہے اور ہم نشہ میں تھے میں نے ان کو ڈانٹ دیا اور دھتکار دیا تو عبدالرحمٰن نے کہا اگر آپ حد قائم نہیں کریں گے تو میں والد کو اطلاع کروں گا میں وہاں پہنچ جاؤں گا اب مجھے خیال ہوا کہ اگر میں نے اس پر حد قائم نہ کی تو عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے ناراض ہونگے مجھے معزول کردیں اور میرے برتاؤ کے خلاف کریں ہم ابھی اسی میں تھے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے میں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا میں نے ان کو مجلس کے درمیان میں بیٹھانا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا کہ میرے والد نے بلا ضرورت تمہارے پاس آنے سے منع کیا ہے اب میں ایک ضرورت سے آیا ہوں کہ میرے بھائی کا عام مجمع میں ہرگز سر نہ منڈائیں باقی کو جیسے چاہیں ماریں راوی نے بتایا کہ وہ کوڑے مارنے کے ساتھ سر بھی منڈاتے تھے اب میں نے دونوں کو گھر کے صحن میں نکالا اور کوڑے مارے ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے بھائی کو لے کر ایک گھر میں داخل ہوئے اور ان کا سر منڈایا اور ابی سروعہ کا اللہ کی قسم میں نے اس واقعہ کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ کو کچھ بھی نہیں لکھا حتیٰ کہ جب مجھے وقت مقررہ پر خط ملا اس میں لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کا بندہ عمر امیر المؤمنین کی طرف سے عاصی بن عاصی کی طرف اے ابن عاصی مجھے تمہاری جرأت پر اور میرے عہد کی خلاف ورزی پر سخت تعجب ہوا میں نے تمہارے متعلق بدری صحابہ کرام کی رائے کی مخالفت کی ان کے بارے میں جو تم سے بہتر تھے میں نے گورنری کے لئے تمہارا انتخاب کیا تمہاری جرأت کی وجہ سے اب میں یہی سمجھتا ہوں تمہیں معزول کردوں میرا معزول کرنے کا منشاء تمہارا عبدالرحمٰن بن عمر کو گھر کے اندر کوڑے لگوانا اور گھر کے اندر ہی سر منڈانا ہے تمہیں معلوم ہے یہ میری ھدایت کے خلاف تھا عبدالرحمٰن تمہاری رعایا کا ایک فرد ہے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کرتے ہو اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کرنا چاہئے تھا لیکن تم نے کہا وہ امیر المؤمنین کا لڑکا ہے تمہیں معلوم ہے کہ میرے نزدیک کسی کے ساتھ نرمی نہیں کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی حد کے متعلق جو اس پر لازم ہو گئی ہے جب میرا خط تمہارے پاس پہنچ جائے تو فوراً اس کو میرے پاس بھیج دو۔ پاؤں میں بیڑی ڈال کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ کر تاکہ وہ اپنے فعل کا برا انجام دیکھ لے میں نے ان کو باپ کی ھدایت کے مطابق بھیج دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کو باپ کا خط پڑھوا دیا اور عمر رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط لکھا جس میں میں نے معذرت کی اور یہ بتلا دیا کہ میں نے اس کو گھر کے صحن میں کوڑے لگائے ہیں اللہ کی قسم اس سے بڑی قسم نہیں کھائی جاتی میں ذمی اور مسلمانوں پر اپنے گھر کے صحن ہی میں حد لگاتا ہوں اور میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ خط بھیجد یا اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عبدالرحمٰن کو اپنے والد کی خدمت میں حاضر کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے عبدالرحمٰن کے پاؤں میں زنجیر تھا بوجھ کی وجہ سے اٹھا نہیں پارہا تھا فرمایا اے عبدالرحمٰن تو نے ایک غلط کام کیا اور کوڑے لگانے والے نے ایک غلط کام کیا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں بات کی امیر المؤمنین ان کو ایک مرتبہ حد لگائی جاچکی ہے اب آپ دوبارہ حد نہیں لگا سکتے عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرف التفات نہیں کیا بلکہ ان کو جھڑک دیا عبدالرحمٰن چیختے رہے میں بیمار ہوں آپ میرے قاتل ہیں ان پر دوبارہ حد لگائی گئی پھر قید میں ڈالا گیا پھر مرض میں مبتلا ہو کر انتقال کر گئے۔

رواہ ابن سعد

اپنے بیٹے کو کوڑا لگانے کا واقعہ

۳۶۰۱۴.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے بھائی عبدالرحمٰن نے شراب پیا اور ان کے ساتھ ابوسروعہ عقبہ بن الحارث تھے وہ دونوں مصر میں تھے عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں شراب کی وجہ سے بیہوش ہوئے جب ہوش میں آئے تو عمرو بن العاص کے پاس گئے وہ اس

وقت مصر کے امیر تھے دونوں نے کہا ہمیں پاک کریں کیونکہ شراب کی وجہ سے ہم بیہوش ہو گئے تھے عبداللہ نے کہا میرے بھائی نے مجھ سے ذکر کیا وہ شراب نوشی کی وجہ سے بیہوش ہوا میں نے کہا گھر میں داخل ہو جاؤ میں تمہیں پاک کرتا ہوں مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ وہ عمرو کے پاس جا چکے ہیں مجھے میرے بھائی نے بتایا کہ وہ امیر کو اس کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں میں نے کہا آج آپ لوگوں کے سامنے ان کو گنجا نہ کریں گھر میں داخل کریں میں آپ کی طرف سے سرمونڈ دوں گا وہ اس زمانہ میں حد لگانے کے ساتھ سر بھی گنجا کرتے تھے وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے عبداللہ نے کہا میں نے اپنے بھائی کا سر منڈا دیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر حد لگائی اس کا عمر رضی اللہ عنہ کو علم ہو گیا انہوں نے عمرو بن العاص کو خط لکھا کہ عبدالرحمٰن کو پالان سے باندھکر میرے پاس بھیجد و ایسا ہی کیا جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے دوبارہ کوڑا لگایا اور ان کو سزا دی اپنے قرب کی وجہ سے اس کے بعد چھوڑ دیا اس کے بعد ایک مہینہ تک ٹھیک رہے اس کے بعد قضاء الٰہی سے انتقال کر گئے عام لوگوں کا خیال یہ ہے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے کوڑے لگانے کی وجہ سے انتقال کر گئے حالانکہ کوڑے سے انتقال نہیں ہوا۔ (عبدالرزاق ،بیہقی وسندہ صحیح)

۳۶۰۱۵...... مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے کہ ملک روم کا قاصد آیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ایک درھم قرض لیا اس سے عطر خریدا اس کو بوتل میں ڈال کر قاصد کے ذریعہ روم کے بادشاہ کی بیوی کے پاس بھیجد یا جب وہ ہدیہ اس کے پاس پہنچا اس نے بوتل خالی کروایا اس میں جواھر بھر دیا اور عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس بھیجا جب قاصد واپس مدینہ پہنچا اور ہدیہ حوالہ کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے وہ بستر پر ڈالا عمر رضی اللہ عنہ گھر میں آئے اس مال کے متعلق پوچھا تو بیوی نے واقعہ سنایا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جواہر لے لیا اور اس کو فروخت کر کے ایک دینار بیوی کو دے دی باقی مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کروا دیا۔ (الدینوری فی المجالسۃ)

۳۶۰۱۶...... (مسند عمر) مجاھد سے مروی ہے کہ بنی مخزوم کا ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ابوسفیان کے خلاف ظلم کی فریاد لے کر کہا اے امیر المؤمنین ابوسفیان نے مجھ پر تعدی کی ہے مکہ میں میری ایک زمین میں عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس زمین کو جانتا ہوں بسا اوقات میں وہاں کھیلتا تمہارے اس جگہ موجودگی میں جب ہم بچے تھے جب میں مکہ آؤں تو تم وہاں میرے پاس آ جانا جب عمر رضی اللہ عنہ مکہ پہنچے تو مخزومی آیا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا گیا عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کے ساتھ اس زمین پر پہنچے تو فرمایا اے ابوسفیان تو نے حد سے تجاوز کیا یہ پتھر یہاں سے اٹھاؤ اور وہاں رکھدو ابوسفیان نے پتھر اٹھایا اور اس جگہ رکھدیا جہاں عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ابوسفیان کے ساتھ جو معاملہ کیا اس سے دل میں کچھ تردد سا ہوا تو بیت اللہ میں جا کر دعا کی اے اللہ تمام تعریفیں آپ کے لئے ہیں کہ آپ نے مجھے موت سے پہلے ابوسفیان پر غلبہ عطا فرمایا اسکی خواہشات پر اور اس کو اسلام کے ذریعہ میرا تابع کر دیا ابوسفیان بھی بیت اللہ گیا اور کہا اے اللہ تیرا شکر ہے کہ موت سے پہلے اسلام کی حقانیت کو میرے دل میں پیدا کر دیا کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کا تابع بنا دیا۔ (اللالکائی)

۳۶۰۱۷...... سعید بن عامر محمد بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ آیا اور ان سے شکایت کی گئی کہ ابوسفیان نے ہم پر سیلاب چھوڑ دیا ہے عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چلے اور حکم دیا کہ اے ابوسفیان یہ پتھر اٹھاؤ اس کو اپنے کندھے پر اٹھایا دوبارہ آیا حکم ہوا کہ یہ پتھر بھی اٹھاؤ پھر اس کو اٹھاؤ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیا کہ الحمدللہ الذی امرا باسفیان ببطن مکہ فیطیعنی یعنی تمام تعریفیں اس اللہ کے ہیں جس نے مجھے وادی مکہ میں ابوسفیان پر حاکم بنایا وہ میری اطاعت کر رہا ہے۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۰۱۸...... جویریہ بن اسماء سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب مکہ مکرمہ آئے اور گلیوں میں چکر لگایا اور لوگوں سے کہا کہ گھر کے صحن کو جھاڑ دو یا کرو ابوسفیان کے سامنے سے گذرے اور فرمایا اے ابوسفیان اپنے صحنوں کو صاف رکھا کرو تو انہوں نے کہا جی ہاں اے امیر المؤمنین جب ہمارا خادم آ جائے گا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ چکر لگایا تو دیکھا صحن ویسا ہی ہے جیسے پہلے تھا تو فرمایا اے ابوسفیان کیا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ اپنے صحن کو صاف کرو عرض کیا ہاں اے امیر المؤمنین ہم ایسا کریں گے جب خدمتگار آ جائے گا درہ لے کر اس کے سر پر کانوں کے درمیان مارا (اس کی بیوی) ہند نے سنا تو کہا ان کا خیال رکھو اللہ کی قسم ایک زمانہ وہ تھا۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے سچ کہا لیکن اسلام کی بدولت اللہ تعالیٰ ایک قوم کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے دوسرے کے مرتبہ کو گراتا ہے۔

رواہ ابن عساکر

٣٦٠١٩......سعید بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے ابوسفیان سے کہا کہ میں تجھ سے کبھی محبت نہیں رکھوں گا بہت سی راتوں میں تو نے رسول اللہ ﷺ کو غمگین کیا۔ رواہ ابن عساکر

اقربا پروری کی ممانعت

٣٦٠٢٠......اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میرے بعد اقرباء پروری دیکھو گے جب عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو آپ نے چادریں تقسیم کیں تو میرے پاس بھی ایک چادر بھیجی میرے لئے وہ چھوٹی تھی اس لئے اپنے بیٹے کو دیدی اس دوران کہ میں نماز پڑھ رہا تھا سامنے سے ایک قریشی گذرا اس پر چادر تھی بڑی ہونے کی وجہ سے گھسیٹ رہا تھا مجھے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یاد آیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد اقرباء پروری ہوگی میں نے کہا اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو میری بات کی خبر دی وہ میرے پاس آئے میں نماز ہی میں تھا فرمایا اے اسید نماز پڑھ لے جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ سے پوچھا تم نے یہ بات کیسے کی؟ میں نے عرض کر دیا تو فرمایا یہ چادر تو میں نے فلاں صحابی کو دی تھی جو کہ بدری احد اور عقبی ہیں ان کے پاس یہ جوان آیا اور اس نے خرید لی کیا تو نے اس حدیث کا مصداق میرے زمانے کو سمجھا ہے؟ میں نے کہا اے امیر المؤمنین مجھے یقین ہوگیا کہ یہ آپ کے زمانہ میں نہ ہوگا۔ (ابویعلی ابن عساکر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیاست اپنے نفس اہل وعیال اور امراء کے متعلق

٣٦٠٢١......عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کا ایک بیٹا ان کے پاس آیا بالوں کو کنگھی کیا ہوا تھا اور اچھا لباس پہنا ہوا اس کو درہ سے مارا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے مارنے کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ وہ خود پسندی میں مبتلاء ہو رہا تھا اس لئے خیال ہوا اس کے نفس کو چھوٹا کر دوں۔ (عبدالرزاق)

٣٦٠٢٢......(مسند ابن عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جلولا کی لڑائی میں شریک ہوا میں نے مال غنیمت کو چالیس ہزار دراھم میں خرید لیا جب عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس پہنچا تو فرمایا اگر میں آگ میں ڈالا جاؤں اور تجھ سے کہا جائے فدیہ دے کر مجھے چھڑا تو چھڑالو گے؟ میں نے عرض کیا جو چیز بھی آپ کے لئے تکلیف دہ ہوگی میں فدیہ ادا کر کے آپ کو اس سے چھڑالوں گا تو فرمایا گویا لوگوں کے ساتھ موجود تھا جب وہ آپس میں خرید فروخت کر رہے تھے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی امیر المؤمنین کا بیٹا اور باپ کا محبوب ترین بیٹا ہے تو یقیناً ایسا ہی ہے تو تجھے سو درھم سستا دینا ان کو پسند تھا کہ ایک درھم تجھے مہنگا دے میں مال غنیمت تقسیم کرنے والا مسئول ہوں کسی قریشی تاجر نے جو نفع کمایا ہوگا میں اس سے تمہیں دوگنا دوں گا پھر تاجروں کو بلایا تو انہوں نے ایک لاکھ میں خرید اتو مجھے اسی ہزار درھم دے بقیہ مال سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا اور فرمایا کہ اس کو اس لڑائی کے شرکاء میں تقسیم کر دیں جن کا انتقال ہوگیا ہو ان کے ورثہ کو بھیج دیں۔

رواہ ابو عبید

٣٦٠٢٣......ان ہی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی مسئلہ میں تیز گفتگو ہوئی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ تیز باتیں کہہ دیں تو مقداد رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی تو عمر رضی اللہ عنہ نے نذر مان لی کہ اس کی زبان کاٹ دونگا جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کو باپ سے خوف لاحق ہوا تو کچھ لوگوں کو درمیان میں ڈالا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھوڑ دو میں اس کی زبان کاٹ دیتا ہوں تا کہ یہ ایک سنت جاری ہو جائے میرے بعد اس پر عمل ہو سکے جو شخص بھی کسی صحابی رسول کو گالی دے اس کی زبان کاٹ لی جائے۔ رواہ ابن عساکر

٣٦٠٢٤......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) هشام بن حسان سے روایت ہے کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیت المال کو جھاڑ دیا اس میں سے ایک درھم نکل آیا وہاں سے عمر بن خطاب کا ایک بیٹا گذرا یہ درھم اس کو دیدیا جب عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کے ہاتھ میں درھم دیکھا تو پوچھا کہاں سے ملا؟

کہا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے دیا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہیں مدینہ منورہ میں آل عمر سے حقیر کوئی گھرانہ نہیں ملا تم یہ چاہتے ہو کہ امت محمد ﷺ کا ہر فرد ہم سے اس درھم کے بدلے میں ظلم کا مطالبہ کرے درھم بچے کے ہاتھ سے لیا اور بیت المال میں ڈال دیا۔

ابن النجار

۳۶۰۵۲ ..... (ایضا) ابوالنضر سے روایت ہے کہ ایک شخص عمر بن خطاب کے پاس کھڑا ہو وہ منبر پر تھے کہا اے امیر المؤمنین آپ کے گورنر نے مجھ پر ظلم کیا اور مجھے مارا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں ان سے قصاص دلاؤں گا تو عمرو بن العاص نے کہا امیر المؤمنین آپ اپنے گورنروں سے قصاص لیں گے؟ فرمایا اللہ کی قسم ان سے قصاص لوں گا رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات سے قصاص دلایا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات سے قصاص دلایا کیا میں قصاص نہ لوں؟ تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا امیر المؤمنین اس کے علاوہ کوئی راستہ اختیار کیا جائے پوچھا کونسا راستہ بتایا اس مظلوم کو راضی کرلیا جائے فرمایا ایسا ہوسکتا ہے تو کرلیں۔ (بیہقی نے روایت کر کے کہا یہ منقطع ہے دوسرے طرق سے متصل بھی روایت کی گئی ہے)

۳۶۰۲۶ ..... (ایضا) احنف بن قیس سے روایت ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر ایک مرتبہ پوچھا وہ کیسے اے ابوحر؟ بتایا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وفد کے ساتھ حاضر ہوئے ایک بڑی فتح سے واپسی کے موقع پر جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو ہم نے آپس میں کہا کہ اگر ہم سفر کے لباس اتار کر دوسرا لباس پہن لیں اس کے بعد امیر المؤمنین کی خدمت میں عمدہ حالت میں ہوں تو بہتر ہوگا چنانچہ ہم نے سفر کا لباس اتار دیا اور اُن کا لباس پہن لیا جب ہم مدینہ کی شروع کی آبادی تک پہنچے تو ایک شخص سے ہماری ملاقات ہوئی تو اس نے کہا ان دنیاداروں کو دیکھو رب کعبہ کی قسم میں ایک شخص تھا کہ میری رائے نے مجھے فائدہ دیا مجھے یقین ہوگیا کہ قوم کے لئے مناسب نہیں چنانچہ واپس ہوا اور لباس بدل لیا اونی لباس کو زنبیل میں ڈال کر بند کردیا البتہ چادر کا کنارہ باہر نکلا ہوا تھا اس کو اندر کرنا بھول گیا پھر سواری پر سوار ہوگیا اور اپنے ساتھیوں سے مل گیا جب ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے ہمارے ساتھیوں سے نظر پھیر لی اور میرے اوپر نظر ڈالی اور مجھے ہاتھ سے اشارہ کیا مجھ سے پوچھا کہاں ٹھہرے؟ میں نے بتایا فلاں فلاں مقام پر مجھ سے فرمایا اپنا ہاتھ دکھاؤ پھر ہمارے ساتھ اونٹ بٹھانے کی جگہ پر گئے اور اونٹوں کو نظر جما کر دیکھنے لگے پھر فرمایا کہ تم اپنے جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ان کا تم پر حق ہے؟ کیا سفر میں ان کے ساتھ اعتدال سے کام نہیں لیتے ہو؟ ان سے کجاوا کیوں نہیں اتارا تاکہ وہ زمین کی گھاس پھوس میں چرتے؟ ہم نے کہا اے امیر المؤمنین ہم فتح عظیم سے واپس آئے ہم نے چاہا جلدی سے جا کر امیر المؤمنین اور مسلمانوں کو فتح کی خبر سنائیں جس سے وہ خوش ہو جائیں ان سے فارغ ہوکر میرے زنبیل پر ان کی نظر پڑی پوچھا یہ کس کا زنبیل ہے؟ میں نے کہا امیر المؤمنین میرا ہے پوچھا یہ کونسا کپڑا ہے میں نے کہا میری چادر ہے پوچھا کتنے میں خریدی؟ میں اس کی قیمت میں سے دوتہائی کم کر کے بتایا تو فرمایا تمہاری یہ چادر بہت اچھی ہے اگر اس کی قیمت زیادہ نہ ہوتی پھر واپس چل پڑے ہم بھی ان کے ساتھ تھے تو راستہ میں ایک شخص ملا اس نے کہا اے امیر المؤمنین میرے ساتھ چلیں فلاں سے میرا بدلہ دلائیں کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا درہ اٹھایا اس کے سر پر مارا اور فرمایا کہ تم امیر المؤمنین کو چھوڑ دیتے ہو جب وہ تمہارے سامنے ہوتا ہے پھر وہ مسلمانوں کے امور میں سے کسی کام میں مشغول ہوتا ہے تو اس کے پاس آ کر کہتے ہو ظلم کا بدلہ دلاؤ ظلم کا بدلہ دلاؤ وہ شخص ناراضگی سے بڑبڑاتا ہوا چلا گیا تو فرمایا اس شخص کو میرے پاس واپس بلا کر لاؤ جب آیا تو اس کو درہ دے کر فرمایا بدلہ لے لے اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم اس کو اللہ کی خاطر اور تمہاری خاطر چھوڑتا ہوں تو فرمایا کہ اس طرح نہیں یا تو اس کو اللہ کے پاس جو اجر و ثواب ہے اس کو حاصل کرنے کے ارادہ سے چھوڑ دے یا میری خاطر چھوڑ دے میں اس کو جان لوں اس نے کہا اللہ کی خاطر چھوڑتا ہوں پھر چلا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ تھے نماز شروع کی دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد بیٹھ گئے اور اپنے کو خطاب کرتے ہوئے کہا اے خطاب کے بیٹے تو کمینہ تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے عزت دی تو راہ بھولا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے ہدایت دی تو ذلیل تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے عزت دی پھر تجھے مسلمانوں کے کندھوں پر بیٹھایا۔ (امیر المؤمنین بنایا) پھر ایک تمہارے پاس آکر انصاف طلب کرتا ہے تو اس کو درہ مارتا ہے کل جب رب تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگا تو کیا جواب دے گا؟ پھر اپنے نفس کی خوب سرزنش شروع کی ہمیں یقین ہوگیا کہ اہل زمین میں سب سے بہتر یہی ہیں۔ رواہ ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی متفرق سیرت

۳۶۰۲۷......(مسند) سعید بن مالک عبسی سے روایت ہے کہ میں نے اور میرے ایک ساتھی نے دو اونٹ پر حج کیا ہم مناسک حج ادا کر کے واپس لوٹے جب ہم مدینۃ الرسول ﷺ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے کہا اے امیر المؤمنین ہم نے حج کیا میں اور میرے ساتھی نے حج کے مناسک سے فارغ ہو کر واپس آئے ہیں اے امیر المؤمنین منزل مقصود تک پہنچنے کا سامان دیدیں اور سواری کے لئے اونٹ دیدیں فرمایا اپنے اونٹ میرے پاس لے آؤ میں دونوں کو لے آیا اور ان کو بیٹھایا ان کی پیٹھ کو دیکھا پھر اپنے غلام عجلان کو بلایا اور فرمایا ان دونوں اونٹ کو لے جاؤ چراگاہ میں صدقات کے اونٹ میں شامل کر دو، دو جوان فرمانبردار اونٹ لے آؤ چنانچہ وہ لے آیا اور ہم سے فرمایا کہ یہ دونوں اونٹ لے لو اللہ تمہیں سوار کرائے اور منزل تک پہنچائے جب تم منزل تک پہنچ جاؤ چاہو تو ان کو اپنے قبضہ میں رکھو چاہو فروخت کر کے رقم کام میں لاؤ۔

رواہ ابو عبید

۳۶۰۲۸......(ایضاً) زہری سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال کے تمام مسلمان غلاموں کو آزاد کر دیا شرط یہ رکھی کہ میرے بعد خلیفہ کی تین سال تک خدمت کریں ان کے لئے شرط یہ ہے کہ تمہارے ساتھ وہی سلوک کریں جو میں کرتا ہوں خیار نے اپنی تین سالہ خدمت کو عثمان رضی اللہ عنہ سے اپنے غلام ابوفروہ کے بدلے میں خرید لیا۔ (عبدالرزاق)

نبی کریم ﷺ کے عطایا کی وفاداری

۳۶۰۲۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ جب تمیم داری رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو تمام روئے زمین پر غلبہ عطا فرمائے گا مجھے بیت المال میں میرا گاؤں ھبہ فرمادیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ تمہارے لئے ہو گیا اس زمین کے متعلق عہد نامہ لکھدیا جب عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شام پر غلبہ حاصل ہوا تو تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا عہد نامہ لے کر حاضر ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں خود بھی اس عہد نامہ کا گواہ ہوں پھر ان کو وہ زمین دے دی۔ (ابوعبید فی الاموال، ابن عساکر)

۳۶۰۳۰......(ایضاً) سماعہ سے روایت ہے کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ بطور جاگیر دیدیں شام کی بستیاں عینون اور قلا یہ وہ جگہ جس میں ابراہیم علیہ السلام اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی قبریں ہیں اس میں ان کا گھر اور علاقہ تھا رسول اللہ ﷺ کو اس درخواست پر تعجب ہوا فرمایا جب میں نماز سے فارغ ہو جاؤں تو یہ درخواست کرنا چنانچہ انہوں نے ایسا کیا آپ علیہ السلام نے ان کو بطور قطع وہ زمین دیدی جب عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر شام کو فتح فرمادیا تو انہوں نے اس عہد نامہ پر عمل کیا۔

ابو عبید، ابن عساکر

۳۶۰۳۱......لیث بن سعد سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تمیم کو جاگیر عطا کی اور فرمایا اس کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں چنانچہ آج تک ان کے خاندان میں باقی ہے۔ (ابوعبید، ابن عساکر، عبدالرزاق)

۳۶۰۳۲......(ایضا) ہمیں خبر دی ابن عیینہ نے انکو خبر دی عمرو بن دینار نے ابی جعفر سے کہ عباس بن عبدالمطلب نے عمر بن خطاب سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بحرین سے جاگیر عطاء کرنے کا وعدہ فرمایا تھا تو پوچھا آپ کا گواہ کون ہے؟ بتایا مغیرہ بن شعبہ، عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا ان کے ساتھ دوسرا گواہ کون ہے؟ عرض کیا ان کے ساتھ دوسرا گواہ کوئی نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو نہیں مل سکتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لینے سے انکار کیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ تیری ماں کے ہونٹ کاٹ دے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے والد کا ہاتھ پکڑ کر یہاں سے اٹھا دو۔ (عبدالرزاق)

عمر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ مقرر کرنا

۳۶۰۳۳..... شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ اگر میں سالم مولیٰ ابی حذیفہ خلیفہ مقرر کروں تو اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے کہ اس کو کیوں خلیفہ بنایا تو میں عرض کرونگا اے رب میں نے تیرے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دلی محبت کرتا ہے اگر میں معاذ بن جبل کو خلیفہ مقرر کر دوں پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے سوال کرے اس پر تو عرض کر دوں گا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرمائے ہوئے سنا ہے کہ جب علماء قیامت کے دن اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان کے آگے ہوگا ایک پتھر پھینکے جانے کے فاصلہ پر۔ (حلیۃ الاولیاء)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات

۳۶۰۳۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں پہلا شخص ہوں جو عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت ان کو نیزہ مارا گیا فرمایا ابن عباس مجھ سے تین باتیں محفوظ کرلو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے مل نہیں پائیں گے۔ (۱) میں نے کلالہ کی میراث کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا (۲) میں نے لوگوں پر کسی کو خلیفہ نہیں بنایا (۳) میرے مملوکہ تمام غلام آزاد ہیں ان سے کہا گیا کہ خلیفہ مقرر کریں تو فرمایا میں وہی کام کروں گا جو مجھ سے پہلے مجھ سے بہتر حضرات نے کیا اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں تو مجھ سے بہتر شخص صدیق اکبر نے بھی خلیفہ مقرر کر دیا اگر میں خلافت کا معاملہ لوگوں پر چھوڑ دوں تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اس معاملہ کو لوگوں پر چھوڑ دیا تھا میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو جنت کی بشارت ہو آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی اور بہت طویل زمانہ تک اختیار کیا پھر خلیفہ مقرر ہوئے انصاف قائم کیا اور امانت کو ادا کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارا مجھے جنت کی بشارت دینا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر مجھے آسمان وزمین کے خزانہ بھی مل جائے میں اپنے سامنے کے منازل آسانی سے طے کرنے کی خاطر فدیہ میں سب دے ڈالوں گا اس سے پہلے کہ مجھے خبر معلوم ہو جائے باقی تم نے جو مسلمانوں کا معاملہ ذکر کیا ہے میں تو اتنا چاہتا ہوں کہ برابر سرابر چھوٹ جاؤں نہ میرے ذمہ کوئی گناہ لازم ہو نہ مجھے کوئی ثواب دیا جائے باقی رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا جو ذکر ہوا ہے ہاں یہ ایک بات امید افزا ہے۔ (عبدالرزاق، ابوداؤد الطیالسی، احمد وابن سعد)

۳۶۰۳۵..... یحییٰ بن ابی راشد بصری سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹے جب موت کا وقت حاضر ہو جائے تو مجھے قبلہ رخ لٹا دینا اپنے دونوں گھٹنے میری پیٹھ پر داہنا ہاتھ میرے پہلو پر یا رخسار پر رکھنا اور بایاں ہاتھ رخسار کے نیچے جب میری روح قبض ہو جائے میری آنکھیں بند کر دینا اور میرے کفن میں میانہ روی اختیار کرنا اگر میرے لئے اللہ کے ہاں خیر ہوگی تو قبر کو حد نظر وسیع فرما دیں گے اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو قبر کو مجھ پر اس طرح تنگ کر دیں گے کہ میری پسلیاں ایک دوسری میں گھس جائیں گی میرے جنازہ کے ساتھ کوئی عورت نہ نکلے اور میرے تزکیہ کرتے ہوئے ایسے اوصاف بیان مت کرو جو مجھ میں موجود نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے حالات سے خوب واقف ہیں جب میرا جنازہ لے کر نکلو تو تیز چلو کیونکہ اگر میرے لئے اللہ کے ہاں خیر ہو تو مجھے خیر کی طرف جلدی پہنچا دو اگر معاملہ اس کے علاوہ ہو تو تم اپنے کندھے سے ایک بری چیز کو اتار پھینکو۔ (ابن سعد وابن ابی الدنیا فی القبور)

۳۶۰۳۶..... قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کو جس وقت نیزہ مارا گیا لوگ جمع ہوئے اور ان کی تعریفیں بیان کرنے لگے کچھ لوگ الوداع کہہ رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم امارت کے باوجود میری تعریف کر رہے ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی روح قبض فرمائی وہ مجھ سے راضی تھے پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا ان کی مکمل اطاعت کی پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں ان کا مکمل اطاعت گذار تھا مجھے سب سے زیادہ اندیشہ تمہاری اس امارت کا ہے۔ (ابن سعد، ابن ابی شیبہ)

۳۶۰۳۷..... عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم جن علاقوں پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ پورا اگر مل جائے تو قیامت کی ہولناکی سے ڈر کر سب فدیہ میں دے ڈالوں۔ (ابن المبارک وابن سعد وابوعبید فی الغریب، بیہقی فی کتاب عذاب القبر)

۳۶۰۳۸..... عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا اس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ وقت ہے اگر وہ تمام زمین اور اس کے خزانے سب مجھے ملجائیں تو سبکو قیامت کے ہولناک منظر سے بچنے کے لئے فدیہ میں دیدوں تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے امیر المؤمنین اللہ کی قسم آپ کا اسلام قبول کرنا اسلام کی مدد تھی آپ امارت اسلام کی فتح آپ نے روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا پوچھا کیا قیامت کے روز آپ اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان باتوں کی گواہی دیں گے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جی ہاں عمر رضی اللہ عنہ ان باتوں سے خوش ہوئے اور ان کو پسند کیا۔ (ابن سعد، ابن عساکر)

۳۶۰۳۹..... جاریہ بن قدامہ سعدی سے روایت ہے کہ ہم نے عمر بن خطاب سے کہا ہمیں کچھ نصیحت فرمائیں تو فرمایا اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو کیونکہ جبتک اس کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو نگے اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں مہاجرین کا خیال رکھو کیونکہ لوگوں کی تعداد بڑھتی رہتی ہے وہ تعداد میں کم ہو جائیں گے اور انصار کا لحاظ رکھو کیونکہ وہ اسلام کی گھاٹی ہیں جس کی پناہ حاصل کی گئی اور اعراب کا خیال رکھو کیونکہ وہ تمہارا اصل اور بنیاد ہیں اور غلاموں کا خیال رکھو کیونکہ ان کے متعلق ہی تمہارے نبی کا عہد ہے اور وہ تمہاری اولاد کے لئے روزی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

ابن سعد، ابن ابی شیبۃ

۳۶۰۴۰..... زھری سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سال کہا جس سال ان کو نیزہ مارا گیا اے لوگو! میں تمہیں کچھ باتیں بتلاتا ہوں جوان کو یاد کرے ان کو وہاں تک پہنچائے جہاں اس کی سواری جا سکے اور جس کو یہ باتیں یاد نہ رہیں میں اللہ کی پناہ حاصل کرتا ہوں ایسے شخص سے جو میری طرف منسوب کر کے لوگوں کو ایسی باتیں بتلائیں جو میں نے نہ کہی ہوں۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۱..... عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس وقت دیکھا جب ان کو نیزہ مارا گیا ان پر زرد رنگ کا لحاف ہے انہوں زخم پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔ (ابن سعد، ابن ابی شیبۃ)

۳۶۰۴۲..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک مرغے نے مجھے ایک یا دو ٹھونگے مارے اس کی تعبیر میں نے یہ لی کہ مجھے عجم میں یا عجمی میں سے کوئی قتل کرے گا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۳..... سعید بن ابی ھلال سے روایت ہے کہ ان کو خبر پہنچی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جس کا وہ اہل ہے پھر فرمایا کہ لوگو! میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر یہی سمجھ میں آ رہی ہے کہ میری موت کا وقت قریب ہے کہ میں نے دیکھا ایک سرخ مرغ نے مجھے ایک یا ٹھونگے مارے میں نے اسماء بنت عمیس کے خواب بیان کیا انہوں نے تعبیر بتائی کہ ایک عجمی شخص مجھے قتل کرے گا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۴..... عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا میں ان کے خدمت میں حاضر ہوا مجھے نماز کی صف اول میں حاضری سے ان کی ہیبت مانع ہوئی کیونکہ وہ بارعب آدمی تھے لہٰذا میں دوسری صف میں کھڑا ہوا عمر رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ سے پہلے صف کو دیکھتے تھے اگر کوئی شخص صف سے آگے نکلا ہوا اس کو پیچھے کرتے اور اگر کوئی پیچھے ہٹا ہوا ہو اس کو صف میں کھڑے کے لئے درہ لگاتے تھے یہی چیز صف اول میں کھڑا ہونے سے میرے لئے مانع ہوئی عمر رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے تو ابولولوٗ نے اس کو تین نیزے مارے۔ میں نے سنا عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہاتھ پھیلا کر کہ کتے کو پکڑو اس نے مجھے قتل کر دیا ہے لوگ ایک دوسرے میں گھس پڑے ہمیں عبدالرحمٰن بن عوف نے قرآن کی مختصر ترین سورتوں سے نماز پڑھادی۔ انا اعطینک الکوثر، اذا جاء نصر اللہ ان کو اٹھا کر گھر لایا گیا فرمایا اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جا کر لوگوں میں آواز لگائیں کہ امیر المؤمنین کہہ رہے ہیں تمہارے مشورہ سے ایسا ہوا ہے لوگوں نے کہا معاذ اللہ نہ ہمیں اس کا علم ہے نہ ہمیں اس کی اطلاع ہے فرمایا میرے لئے کوئی معالج تلاش کرو ایک طبیب بلا کر لایا گیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کونسی شراب آپ کو محبوب ہے؟ فرمایا نبیذ ان کو نبیذ پلایا گیا تو زخم کے ایک سوراخ سے نکل گیا لوگوں نے کہا یہ پیپ نکلا ہے ان کو دودھ پلاؤ تو دودھ پلایا گیا تو زخم سے نکل گیا تو طبیب نے کہا میرے خیال میں شام تک زندہ نہیں رہیں گے جو معاملات کرنا ہے کرلیں۔ تو فرمایا اے عبداللہ بن عمر میرے پاس شانہ کی وہ ہڈی لے آؤ جس میں کل میں نے دادا کی میراث کا مسئلہ لکھا ہے اگر اللہ تعالیٰ کو یہ مسئلہ جاری رکھنا منظور ہوا تو جاری رکھیں گے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کو مٹادوں گا تو فرمایا

نہیں اللہ کی قسم میرے علاوہ کوئی نہیں مٹائے گا تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے مٹادیا اس میں دادا کا حصہ بھی تھا پھر فرمایا علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ کو بلا کر لاؤ۔ جب یہ حضرات عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے تو فرمایا اگر یہ کسی بے ضرر شخص کو اپنا ولی بنالیں تو اللہ ان کو سیدھے رستہ پر چلائے گا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ خود کیوں امیر مقرر فرمانہیں دیتے۔ تو فرمایا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ زندگی اور موت کے بعد دونوں حالت میں امارت کا بوجھ برداشت کروں۔

ابن سعد والحارث، حلیة اولیاء والا لکائی فی السنة وصحیح

انتخاب خلیفہ کا طریقہ

۳۶۰۴۵..... سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جب موت کا وقت قریب ہوا تو فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کردوں تو بھی سنت پر عمل ہوگا اگر نہ کروں تب بھی سنت پر عمل ہوا رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی کوئی خلیفہ مقرر نہیں فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی خلیفہ مقرر فرمائی تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر قائم رہیں گے یہی ہوا جب عمر رضی اللہ عنہ نے مجلس شوریٰ قائم فرمایا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور انصار سے فرمایا کہ ان کو تین دن تک گھر میں رکھیں اگر معاملہ درست کرلیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کی گردن اڑادیں۔

رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۶..... عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس معاملہ کو سنبھالنا اہل بدر کی ذمہ داری تھی ان میں سے کوئی زندہ نہیں رہا پھر اہل احد کہ ان میں سے بھی کوئی زندہ نہیں رہا پھر مختلف جماعتوں کا نام لیا اس میں کسی غلام کا یا غلام کے بیٹے کا یا فتح کے دن مسلمان ہونے والوں کا کوئی حق نہیں۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۷..... ابراہیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کس کو خلیفہ بنایا جائے اگر ابوعبیدہ ہوجائے تو کیسا رہے گا ایک شخص نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یاد نہیں؟ تو فرمایا اللہ تیرا ناس کرے اللہ کی قسم میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا ایک ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جائے جو اپنی بیوی کو طلاق دینا بھی نہ جانتا ہو۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۸..... ابن شہاب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بالغ قیدیوں کو مدینہ منورہ داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے یہاں تک مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ کوفہ سے خط لکھا اس میں ایک لڑکے کا تذکرہ تھا وہ مدینہ منورہ داخل ہونا چاہتا ہے اس کے پاس بہت سے اوصاف ہیں اس میں لوگوں کا بڑا فائدہ ہوگا وہ لوہار بھی ہے نقش ونگاری اور بڑھئی کا کام بھی جانتا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا اور اس لڑکے کو مدینہ منورہ بھیجنے کی اجازت مرحمت فرمائی اس پر مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ہر ماہ سو درھم ٹیکس عائد، کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ٹیکس زیادہ ہونے کی شکایت کی عمر رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے سے پوچھا تمہیں کس کس کام میں مہارت ہے؟ اس نے کام گنوادیا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے کام کے مقابلہ میں ٹیکس زیادہ نہیں ہے وہ ناراض ہوکر بڑبڑاتا ہوا چلا گیا عمر رضی اللہ عنہ نے چند راتیں گذاریں اس کے بعد ایک دن وہ لڑکا وہاں سے گذرا تو اس کو بلا کر پوچھا کیا مجھ سے نہیں کہا گیا کہ تم کہتے ہو کہ اگر میں چاہوں تو ایسی چکی بنا سکتا ہوں جو ہوا سے چلنے والی ہو؟ اس غلام نے غصہ سے منہ بنا کر عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جماعت تھی اس نے کہا میں آپ کے لئے ایک ایسی چکی بناؤں گا کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کریں گے جب غلام چلا گیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے قوم سے فرمایا یہ غلام مجھے دھمکی دے کر گیا ہے چند ہی دن گذرے تھے ابولؤلؤ ایک دودھاری والی خنجر کو کپڑے میں لپیٹ کر اندھیرے میں مسجد کے ایک کونہ میں چھپ گیا وہ وہیں ٹھہرا رہا، یہاں تک عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز فجر کے لئے بیدار کرنے لگے یہ ان کی عادت تھی جب اس کے قریب پہنچے کود کر ان پر حملہ آور ہوا اور خنجر سے تین زخم لگائے ایک ناف کے نیچے سے جس سے گوشت تک زخم چلا گیا یہی جان لیوا ثابت ہوا پھر اہل مسجد کو زخمی کرنا شروع کردیا عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ مزید گیارہ افراد کو زخمی

کیا پھر خنجر سے اپنے کو ذبح کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت فرمایا جب ان کا خون بہنا شروع ہوا لوگ ان پر ٹوٹ پڑے کہ عبدالرحمن بن عوف سے کہو لوگوں کو نماز پڑھادیں پھر عمر رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہنے لگا، حتی کہ ان پر غشی طاری ہوگئی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے انکو لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ ملکر اٹھایا اور ان کے گھر میں داخل کیا پھر عبدالرحمن بن عوف نے نماز پڑھائی ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے میں برابر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا رہا وہ بے ہوشی میں رہے یہاں تک صبح کی روشنی خوب اچھی طرح پھیل گئی اس کے بعد ہوش آیا ہمارے چہروں کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے میں نے کہاہاں تو فرمایا جو نماز ترک کرتا ہے اس کا اسلام نامکمل ہے پھر وضو کا پانی منگوایا وضو کیا اور نماز پڑھی پھر فرمایا اے عبداللہ بن عباس نکل کر لوگوں سے معلوم کریں میرے قتل کا ذمہ دار کون ہے؟ ابن عباس نے کہا کہ میں نے نکل کر ایک ایک کا دروازہ کھٹکھٹایا لوگ جمع ہوئے لیکن عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کے اسباب سے ناواقف تھے میں نے پوچھا امیر المؤمنین کو نیزہ کس نے مارا لوگوں نے بتایا ابولؤلؤ اللہ کے دشمن نے جو کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا میں حالات معلوم کر کے واپس پہنچا تو عمر رضی اللہ عنہ میری طرف غور سے دیکھ رہے تھے اور خبر پوچھنے لگے میں نے کہا امیر المؤمنین نے مجھے خبر معلوم کرنے بھیجا تھا میں نے لوگوں سے پوچھا تو لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اللہ کا دشمن ابولؤلؤ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے نیزہ مارا، آپ کے ساتھ کئی اور لوگوں کو بھی مارا پھر اس نے خودکشی کر لی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمدللہ تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کسی ایسے شخص کو میرا قاتل نہیں بنایا جس کا سجدہ اللہ کے دربار میں اس کے حق میں حجت کرے عرب مجھے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ میں ان کے نزدیک محبوب ہوں اس سے اس پر لوگ اس وقت رو پڑے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم پر مت روئیں جس کو رونا ہو باہر جا کر روئے کیا تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نہیں سنا کہ میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کسی میت پر رونے والے کو نہیں چھوڑتے تھے جو بچہ ہو یا بڑا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میت پر رونے کی اجازت دیتی تھی ان کو عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر اور ابن عمر پر رحم فرمائے انہوں نے جھوٹ نہیں بولا البتہ مطلب سمجھنے میں غلطی کی اس حدیث کا شان ورود یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک میت پر گذر ہوا جس پر گھر والے رو رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میت کے گھر والے رو رہے ہیں اور ان پر عذاب ہو رہا ہے وہ اس کا گناہ کما رہا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۴۹.....ابوالحویرث سے روایت ہے کہ جب مغیرہ بن شعبہ کا غلام آیا تو ان پر ماہانہ ایک سوبیس درھم کی ادائیگی لازم کی گئی روزانہ چار دراھم وہ بڑا خبیث تھا جب چھوٹے قیدیوں کو دیکھتا تو ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتا اور روتا اور کہتا کہ عرب نے میرے جگر کھالیا جب عمر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے آئے تو ابولولوہ ان کے پاس پہنچے وہ عبداللہ بن زبیر کے کندھے پر سہارا لگا کر بازار کی طرف جا رہے تھے سامنے جا کر کہا امیر المؤمنین میرے آقا مغیرہ نے مجھ پر طاقت سے زیادہ ٹیکس عائد کیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کتنا؟ بتایا روزانہ چار دراھم پوچھا کام کیا کرتے ہو بتایا چکی کا اور دیگر اعمال سے خاموشی اختیار کی پوچھا کتنی اجرت پر چکی بناتے ہو اس نے بتایا پوچھا کتنے میں بیچتے ہو اس نے بتایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے تفصیلات سن کر فرمایا تم پر ٹیکس کم ہے اپنے مولی کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس ادا کرو جب واپس جانے لگا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم ہمارے لئے کوئی چکی نہیں بناؤ گے تو اس نے کہا میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ شہر والے اس پر باتیں کرتے رہیں گے عمر رضی اللہ عنہ اس کی باتوں سے ڈر گئے تو علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ اس کی باتوں کا کیا مطلب لیتے ہیں؟ تو فرمایا امیر المؤمنین اس نے آپ کو دھمکی دی ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارے لئے اللہ کافی ہیں مجھے یقین ہو گیا کہ وہ اپنی بات کی انتہائی حد تک پہنچنا چاہتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۰.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابولؤلؤ نے مجھے نیزہ مارا مجھے یہی خیال ہوا کہ کتے نے حملہ کر دیا۔ حتی کہ تیسرا نیزہ مار دیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۱.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ لشکر کے کمانڈروں کے نام خط لکھتے تھے کہ ہمارے پاس کسی عجمی کافر کو مت لاؤ جس پر غم کے آثار ہوں جب ابولؤلؤ نے ان کو نیزہ مارا تو پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا مغیرہ بن شعبہ کا غلام ہے کہا کیا میں نے منع نہیں کیا تھا کہ عجمی کافروں میں سے کسی کو ہمارے پاس مت لاؤ لیکن تم مجھ پر غالب آگئے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۲.....محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا، لوگ ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس آنے لگے تو ایک شخص

سے فرمایا کہ دیکھو زخم کو اس نے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو پوچھا کیا محسوس ہوا؟ تو بتایا کہ آپ میرے خیال میں اتنا عرصہ زندہ رہیں گے جس میں آپ اپنی ضرورت پوری کرلیں تو فرمایا آپ ان میں سچے ہیں اور بہتر ہیں ایک شخص نے کہا واللہ مجھے امید ہے کہ آپ کی کھال کو بھی آگ نہیں چھوئے گی اس کی طرف دیکھا حتیٰ کہ ہمیں اس پر رحم آیا ہم نے ان کو سہارا دیا پھر فرمایا تمہارا علم اس بارے میں ناقص ہے اے فلاں کے بیٹے اگر زمین کا سارا خزانہ بھی میری ملک میں آجائے تو سب کو فدیہ میں دیدوں اس دن کی ہولناکی سے بچنے کے لئے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۳..... شداد بن اوس بن کعب سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ تھا جب اس کو یاد کرتے تو عمر رضی اللہ عنہ یاد آجاتا ان کے پہلو میں ایک نبی تھا جن پر وحی آتی تھی اللہ تعالیٰ نے نبی کی طرف وحی کی کہ اس بادشاہ سے کہو کہ مجھ سے جو عہد کرنا ہے کرلو جو وصیت کرنا ہے کرلو کیونکہ تم تین دن کے بعد مر جاؤ گے نبی نے ان کو یہ خبر دی جب تیسرا دن ہوا تو دیوار اور پلنگ کے درمیان بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے عاجزی انکساری کے ساتھ دعا کی اے اللہ اگر تیرے علم کے مطابق میں نے انصاف سے فیصلے کئے جب کسی معاملہ میں اختلاف ہوا میں نے تیری ہدایت کی پیروی کی اور میں نے ایسا ایسا کیا تو میری عمر میں برکت عطاء فرما یہاں تک میرا لڑکا بڑا ہو جائے اور میری امت کی تربیت کرے اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف وحی فرمائی کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا ہے اور سچ بولا میں نے ان کی عمر میں پندرہ سال اضافہ کر دیا ہے جس میں ان کا لڑکا بڑا ہوگا اور امت کی تربیت کرے گا جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر عمر رضی اللہ عنہ اپنے رب سے دعا کرے کہ ان کو اللہ تعالیٰ باقی رکھے تو عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی گئی انہوں نے فوراً دعا کی کہ اے اللہ مجھے اپنی طرف اٹھالے ایسی حالت میں کہ کسی کی طرف محتاج نہ ہوں نہ ہی کسی کی ملامت کا حقدار۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۴..... شعبی سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو ان کے ساتھی ان کے کردار کی تعریف کرنے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی زندگی سے دھوکہ کھائے وہ واقعی دھوکہ میں ہے میں تو یہی چاہتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح نکل جاؤں جس طرح اس میں داخل ہوا واللہ اگر دنیا کے تمام خزانے بھی مل جائیں تو اس کو قیامت کی ہولناکی سے بچنے کے لئے فدیہ میں دیدوں۔ (ابن سعد والعسکری فی المواعظ)

۳۶۰۵۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو وصیت کی جب ان کا انتقال ہو جائے تو آل عمر کے اکابر کو۔ رواہ ابن سعد

چوتھائی مال کی وصیت

۳۶۰۵۶..... قتادہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چوتھائی مال کی وصیت کی۔ (عبدالرزاق وابن سعد)

۳۶۰۵۷..... عروہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت پر کسی کو گواہ نہیں بنایا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۵۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت وصیت کی کہ ہر اس غلام کو آزاد کر دیا جائے جو نماز پڑھتا ہو امارت کے غلاموں میں سے اگر والی اس بات کو پسند کرے کہ میرے بعد دو سال تک اس کی خدمت کرے اس کی بھی اجازت ہے۔ رواہ ابن سعد

عمالوں کے متعلق وصیت

۳۶۰۵۹..... ربیعہ بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ان کے عمال کو سال بھر کے لئے قائم رکھیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۰..... عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر سعد کو والی بناؤ تو بھی ٹھیک ہے ورنہ والی اس کو اپنا مشیر بنائے کیونکہ میں نے ان کو ناراضگی کی وجہ سے معزول نہیں کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۱......عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کا آخری کلام یہی تھا کہ عمر اور عمر رضی اللہ عنہ کی ماں کی ہلاکت ہے اگر اللہ میری مغفرت نہ فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔(ابن سعد ومسدد)

۳۶۰۶۲......ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو کعب رضی اللہ عنہ آئے اور دروازہ پر رونے لگے اور کہنے لگے واللہ اگر عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ ان کی موت میں تاخیر ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا کریں گے ابن عباس رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے اور عرض کیا امیر المؤمنین یہ کعب رضی اللہ عنہ دروازہ پر ہیں اس طرح اس طرح کہہ رہے ہیں تو فرمایا پھر تو اللہ کی قسم بالکل ایسی دعا نہیں کروں گا عمر اور عمر کی ماں کی ہلاکت ہے اگر اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت نہ فرمائی۔رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۳......مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا اندر آئیں اور کہا اے رسول اللہ کے صحابی اے رسول اللہ ﷺ کے سسر اے امیر المؤمنین تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے عبداللہ مجھے بٹھا دو جو کچھ الفاظ سن رہا ہوں میں اس پر صبر نہیں کر سکتا پھر حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میں آپ کو پابند کرتا ہوں میرے آپ پر حق کی وجہ سے خبردار اس وقت کے بعد میری تعریف کر کے نہ رونا اس کے بغیر تمہاری آنکھیں روئیں وہ میرے اختیار میں نہیں جس میت پر بھی ایسے اوصاف بیان کر کے رویا جائے جو اس میں نہیں ہے فرشتے ضرور اس پر غصہ کرتے ہیں۔(ابن سعد ابن منیع والحارث)

۳۶۰۶۴......انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کچھ واویلا کیا تو اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے حفصہ! کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اہل میت کے رونے سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے راوی نے بیان کیا صہیب رضی اللہ عنہ بھی رونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے صہیب کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میت پر رونے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۵......عبدالملک بن عمیر ابو بردہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب عمر کو نیزہ مارا گیا صہیب رضی اللہ عنہ بلند آواز سے رونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا مجھ پر روتے ہو؟ تو عرض کیا ہاں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس پر رویا جائے اس کو عذاب دیا جاتا ہے عبدالملک نے کہا مجھ سے موسیٰ بن طلحہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ یعنی کفار کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۶......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر والوں کو منع کیا ان پر رونے سے۔رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۷......مطلب بن عبداللہ بن حطب سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ پر انہی کپڑوں میں جنازہ پڑھا گیا جن میں تین زخم لگائے گئے تھے۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۸......ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لڑکے ام المؤمنین کے پاس جا کر اجازت طلب کرو کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے پھر واپس آکر مجھے بتلاؤ۔ بتایا کہ ام المؤمنین نے اجازت کا پیغام بھیجا تو انہوں نے آدمی بھیجا پھر نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک میں قبر کھودی گئی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اے بیٹے میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ مجھے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت دیدیں چنانچہ انہوں نے اجازت دے دی مجھے اندیشہ ہے کہ سلطنت کے خوف سے ایسا نہ کیا ہو۔ جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے غسل دینا اور کفن پہنانا پھر اٹھا کر عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر رکھنا اور یہ کہنا کہ عمر رضی اللہ عنہ اجازت مانگ رہا ہے کہ داخل ہو جاؤں؟ اگر اجازت مرحمت فرمائے تو مجھے ان کے ساتھ دفن کرنا ورنہ بقیع میں دفن کرنا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۶۹......مطلب بن عبداللہ بن حطب سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا تو انہوں نے اجازت دے دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کمرہ تنگ ہے ایک لاٹھی منگوایا اس سے طول کا اندازہ لگایا پھر فرمایا اس کے بقدر قبر کھودو۔رواہ ابن سعد

۳۶۰۷۰..... عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی ان کو مشک سے غسل نہ دیا جائے نہ ہی ان کو مشک کے قریب کیا جائے۔ (ابن سعدؓ مروزی فی الجنائز)

۳۶۰۱۷..... فضیل بن عمر سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی ان کے جنازہ کے ساتھ نہ آگ لے جائی جائے نہ کوئی عورت جائے نہ ان کو مشک سے حنوط لگائے۔ (ابن سعد والمروزی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے روز سورج گرہن

۳۶۰۷۲..... عبدالرحمٰن بن بشار سے روایت ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شریک ہوا اس دن سورج گرہن ہوا تھا۔ (ابونعیم)

۳۶۰۷۳..... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا مجھے بلایا اور فرمایا مجھ سے تین باتیں یاد کرلو جو میرے بارے میں ان کے متعلق گفتگو کرے وہ جھوٹا ہوگا:

۱..... جو کہے میں نے اپنے پیچھے کوئی غلام چھوڑا ہے، اس نے جھوٹ بولا۔

۲..... جو کہے کہ میں نے کلالہ کے متعلق کوئی فیصلہ کیا اس نے بھی جھوٹ بولا۔

۳..... اور جو کہے کہ میں نے اپنے بعد کسی کو خلیفہ مقرر کیا ہے اس نے جھوٹ بولا۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا، رونے کا سبب کیا ہے اے امیر المؤمنین! فرمایا مجھے آخرت کا معاملہ ڈرا رہا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو تین خصوصیات حاصل ہیں ان کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب نہیں دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ عرض کیا:

۱..... آپ جب بات کرتے ہیں سچ بولتے ہیں۔

۲..... جب آپ سے رحم طلب کیا جائے آپ رحم کرتے ہیں۔

۳..... جب آپ فیصلہ کرتے ہیں تو انصاف قائم رکھتے ہیں۔

تو پوچھا کیا تم اللہ تعالیٰ کے دربار میں ان باتوں کی گواہی دوگے اے ابن عباس؟ عرض کیا ہاں۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۷۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی ہے کہ جب مجھے قبر کے اندر رکھ دو تو میرے رخسار کو زمین کی طرف کھول دو تا کہ میری کھال اور زمین کے درمیان کوئی اور چیز حائل نہ ہو۔ (ابن منیع)

۳۶۰۷۵..... عثمان بن عروہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے اسی ہزار روپے قرض لیا تھا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا قرض کی ادائیگی کے لئے پہلے عمر کا مال فروخت کرنا اگر اس سے قرض ادا ہو جائے تو ٹھیک، ورنہ بنی عدی سے کہنا ان کے عطیہ سے پورا ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ قریش سے سوال کرنا ان کے علاوہ کسی اور سے نہ کہنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا آپ بیت المال سے قرض کیوں نہیں لیتے تا کہ اس کو ادا کردیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ تا کہ تم اور تمہارے ساتھی بعد میں یہ کہنے لگو کہ ہم نے تو اپنا حصہ عمر رضی اللہ عنہ کے لئے چھوڑ دیا اس طرح تم مجھے دھوکہ میں مبتلا کردو پھر بعد کچھ لوگ میری اتباع کرنے لگیں میں ایک ایسی بات میں پڑ جاؤں اس سے کوئی نکالنے والا نہ ہو پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا قرض کی ادائیگی کا ضامن بن جاؤ وہ ضامن بن گئے عمر رضی اللہ عنہ کے دفن سے پہلے ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں اپنے اوپر گواہ قائم کیا چند انصار کو ابھی دفن کے بعد ایک جمعہ بھی نہیں گذرا تھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مال عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حوالہ کیا اور مال ادا کرکے بری ہونے پر گواہ قائم کیا۔ رواہ ابن سعد

۳۶۰۷۶..... محمد بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اور چند شیوخ نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا بیان کیا کہ میں نے خواب میں ایک سرخ مرغ دیکھا جس نے مجھے تین ٹھونگے مارے ناف اور عانہ کے درمیان اسماء بنت عمیر

ام عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ عمر سے کہو کہ وصیت نامہ لکھوادے وہ خواب کی تعبیر بیان کرتی تھی ان کے پاس ابولؤلؤ کافر مجوسی آیا جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور کہا کہ مغیرہ نے میرے اوپر جو ٹیکس لگایا ہے وہ میری طاقت سے باہر ہے پوچھا کتنا؟ بتایا اتنا اتنا ہے پوچھا تمہارا کیا عمل ہے بتایا چکی بناتا ہوں تو فرمایا یہ ٹیکس زیادہ نہیں کیونکہ ہمارے علاقہ میں تمہارے علاوہ یہ کام کوئی نہیں جانتا ہے کیا میرے لئے کوئی چکی نہیں بناؤ گے؟ اس نے کہا میں آپ کے لئے ایسی چکی بناؤں گا کہ دنیا والے سنیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ حج کے لئے گئے واپسی کے موقع پر محصب میں لیٹ گئے اور اپنی چادر کو سر کے نیچے رکھا چاند کی طرف دیکھا ان کو چاند کی برابر اور حسن پر تعجب ہوا فرمایا ابتداء بہت کمزور پیدا ہوا پھر اللہ تعالیٰ مسلسل اس کو بڑھاتے رہے یہاں تک مکمل ہوگیا اور سب سے حسین ہوگیا پھر کم ہوتا رہے گا یہاں تک اسی حالت پر لوٹ آئے گا جس پر شروع میں تھا یہی حالت ہے تمام مخلوق کی پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا اور فرمایا اے اللہ میری رعایا بہت زیادہ ہوگئے اور اطراف عالم میں پھیل گئے، مجھے اپنی طرف اٹھالے عاجزی اور ضائع کئے بغیر پھر مدینہ منورہ واپس ہوا ان سے ذکر کیا گیا کہ مقام بیداء میں ایک مسلمان عورت کا انتقال ہوا اس کو زمین پر پھینک دیا گیا لوگ وہاں سے گذرتے ہیں نہ کوئی اسکو کفن دیتا ہے نہ دفن کرتا ہے یہاں تک کلیب بن بکیر لیثی کا ہاں سے گذر ہوا وہ وہاں رک گیا اس نے کفن و دفن کردیا یہ واقعہ عمر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا تو پوچھا وہاں سے کس کس مسلمان کا گذر ہوا؟ لوگوں نے بتایا وہاں سے گذرنے والوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کو بلایا اور پوچھا کہ تیرا ناس کہ ایک مسلمان عورت پر تیرا گذر ہوا جس کو راستہ کے کنارہ پر پھینکا گیا تھا تم نے اس کو نہ چھپایا کفن بھی نہیں دیا تو عرض کیا اللہ کی قسم نہ مجھے اس کا پتہ چلا نہ ہی کسی نے مجھے اس کی اطلاع دی فرمایا مجھے اندیشہ ہوا کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھ میں خیر کا پہلو نہ ہو پوچھا اس کو کس نے کفن دیا اور دفنایا؟ لوگوں نے بتایا کلیب بن بکیر لیثی نے فرمایا واللہ کلیب خیر حاصل کرنے کے زیادہ حقدار ہیں عمر رضی اللہ عنہ نکلے اپنے درہ کے ذریعہ لوگوں کو صبح کی نماز کے لئے جگاتے ہوئے ابولؤلؤ کافر ان کے سامنے سے آیا اور خنجر سے ناف اور عانہ کے درمیان تین زخم لگائے کلیب بن بکیر نے اس کو نیزہ مارا اس پر حملہ کردیا لوگوں نے ایک دوسرے کو بلایا ایک شخص نے اس پر برنس پھینکا اس کو چادر سے لپیٹ لیا عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لایا گیا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھادی عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا نماز میں ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا فرمایا جو نماز کا اہتمام نہ کرے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں انہوں نے نماز پڑھی زخم سے خون بہہ رہا تھا پھر لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہمیں اللہ کی ذات سے امید ہے آپ کی موت کو مؤخر کرے آپ کو ایک مدت تک کے لئے زندہ رکھے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے پسندیدہ شخص تھے ان سے فرمایا نکل کر دیکھو میرا قاتل کون ہے؟ وہ نکلے واپس آکر بتایا امیر المؤمنین بشارت ہو آپ کا قاتل ابولؤلؤ مجوسی ہے، جو کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام ہے انہوں نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا یہاں تک آواز دروازہ سے باہر نکلی پھر فرمایا الحمدللہ الذی لم یجعلہ رجلا من المسلمین یحاجنی بسجدۃ سجدھا للہ یوم القیامۃ پھر قوم کی طرف متوجہ ہوئے پوچھا یہ تم میں سے کس کے مشورہ سے ہوا لوگوں نے کہا معاذ اللہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے ماں باپ آپ پر قربان کریں۔ آپ کی عمر ہماری عمر سے زیادہ کردیں۔ آپ کو کوئی زیادہ تکلیف نہیں فرمایا یرفاء مجھے پانی پلاؤ تو وہ دودھ لے کر آیا اسکو پیا تو پیٹ میں پہنچتے ہی زخموں سے باہر آگیا جب یہ حالت دیکھی ان کو یقین ہوگیا کہ اب عنقریب موت واقع ہوجائے گی تو لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے آپ ہم میں کتاب اللہ پر عمل فرمائے رہے اور نبی کریم ﷺ کی سنت کا اتباع کرتے رہے اس سے آپ دوسری طرف اعراض نہ کریں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔ فرمایا کیا تم امارت کے ہوتے ہوئے مجھ پر غبطہ کرتے ہو اللہ کی قسم میں تو چاہتا ہوں اس سے نجات پا جاؤں برابر سرابر نہ مجھ سے کوئی مواخذہ ہو نہ مجھے کچھ ملے جا کر خلافت کے معاملہ میں مشورہ کرلو اور اپنے میں سے ایک آدمی کو خلیفہ مقرر کرلو جو مخالفت کرے اس کی گردن اڑادو، وہ اٹھ گئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے کا سہارا دیا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کیا تم امیر مقرر کررہے ہو جب کہ امیر المؤمنین زندہ ہیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں صہیب رضی اللہ عنہ تین دن تک نماز پڑھائیں اور طلحہ کا انتظار کرو اور اپنے معاملہ میں مشورہ کرو تم ایک شخص کو امیر مقرر کرلو جو تمہاری مخالفت کرے اس کی گردن اڑادو اور فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ ان کو میرا اسلام پہنچاؤ اور کہو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا اور تم پر کوئی تنگی بھی نہ ہوگی میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں اور اگر اس سے آپ کا نقصان اور حرج ہو تو میری زندگی کی قسم کہ اس جنت البقیع میں وہ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم اور امہات المؤمنین مدفون ہیں جو عمر سے بہتر ہیں ان کے پاس قاصد پہنچا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس سے نہ میرا کوئی نقصان ہے نہ مجھ پر کوئی تنگی تو فرمایا مجھے ان دونوں حضرات کے ساتھ دفن کرنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان پر موت کی غشی طاری ہونے لگی میں ان کو اپنے سینہ کے ساتھ تھاما ہوا تھا پھر فرمایا اے تیرا نا بھلا پھر میرے سر کو زمین پر رکھ دوان پر پھر غشی طاری ہوئی دوباری میں نے اس کو محسوس کیا پھر ہوش میں آیا فرمایا اے تیرا بھلا ہو میرے سر کو زمین پر رکھ دو میں نے ان کا سر زمین پر رکھ دیا۔ مٹی سے لوٹ پوٹ ہوا اور کہا عمر کی ہلاکت ہے اگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہ فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ ابن ابی شیبہ

ابولؤلؤ کا قتل

۳۶۰۷۷...... جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ لگا ہم ان کے پاس گئے وہ فرمار ہے تھے اس شخص کے متعلق فیصلہ کرنے میں جلدی مت کرو اگر میں زندہ بچ گیا تو اپنی رائے پر عمل کروں گا اگر انتقال کر گیا تو معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے لوگوں نے بتایا اے امیر المؤمنین وہ تو قتل کر دیا گیا کاٹ دیا گیا فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر فرمایا وہ کون تھا؟ لوگوں نے بتایا ابولؤلؤ ء تو فرمایا اللہ اکبر پھر اپنے بیٹے عبداللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اے میرے بیٹے میں تمہارا کیسا باپ تھا؟ بتایا بہترین والد فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے نہ اٹھانا تا کہ میرے رخسار زمین سے ملصق رہے یہاں تک مجھے ایسی موت آئے جیسے غلام کو آتی ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ابا جان یہ معاملہ مجھ پر بہت شاق ہے پھر فرمایا اٹھ جاؤ مجھ سے مزید سوال جواب مت کرو وہ کھڑے ہوئے اٹھا کر ان کے رخسار زمین کے ساتھ لگایا پھر فرمایا اے عبداللہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں اللہ کے حق اور عمر کے حق کا جب میرا انتقال ہو جائے۔ مجھے دفن کرنے کے بعد اپنے سر اس وقت تک نہ دھونا یہاں تک عمر کے گھر والوں کی زمین بیچ کر اسی ہزار بیت المال المسلمین میں جمع نہ کر وادو عبدالرحمن بن عوف جو ان کے سرہانے کھڑے تھے عرض کیا اے امیر المؤمنین اسی ہزار کی مقدار میں آپ نے اپنے اہل وعیال کو یا آل عمر کو نقصان پہنچایا ہے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھ سے دور ہٹ جاؤ اے ابن عوف پھر عبداللہ کی طرف دیکھ کر فرمایا بیٹے میں نے تیس ہزار تو بارہ حج جو اپنے دور میں کئے ان میں اور جو مختلف قاصدین میں نے شہروں کی طرف بھیجے ان پر خرچ کیا تو عبدالرحمن بن عوف نے کہا اے امیر المؤمنین آپ خوش ہو جائیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھیں کیونکہ ہم سے مہاجرین وانصار میں سے ہر ایک نے مال میں سے اتنا حصہ وصول کر لیا ہے جو آپ نے مال سے وصول کیا اور رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا وہ آپ سے راضی تھے اور بہت سے غزوات میں آپ نے ان کے ساتھ شرکت کی فرمایا اے ابن عوف عمر تو یہی چاہتا ہے کہ دنیا سے اس طرح صاف ہو کر چلا جائے جسے آیا تھا میں چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کروں مجھ سے کسی چھوٹے بڑے حقوق کا مطالبہ نہ کرے۔ (العدنی)

۳۶۰۷۸...... ابی رافع سے روایت ہے کہا ابولؤلؤ ء مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا وہ چکی تیار کیا کرتا تھا مغیرہ رضی اللہ عنہ روزانہ ان سے چار دراھم وصول کرتے تھے۔ ابولؤلؤ نے عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور کہا اے امیر المؤمنین مجھ پر کرایہ بڑھا دیا ہے آپ ان سے بات کریں کچھ ہلکا کرے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈر اپنے آقا کے ساتھ حسن سلوک کر عمر رضی اللہ عنہ کا ارادہ یہی تھا مغیرہ سے ملاقات کریں تخفیف کے لئے کہے لیکن اس بات سے غلام کو غصہ آیا اور کہا ان کا عدل وانصاف میرے علاوہ تمام لوگوں کے لئے عام ہے دل میں ارادہ کر لیا عمر رضی اللہ عنہ کے قتل کا ایک دو دھاری خنجر تیار کیا اس کو دھار لگایا پھر زہر آلود کیا پھر ہرمزان کے پاس لایا اور اس سے پوچھا اس کو کیسے پاتے ہو؟ اس نے کہا تم اس سے جس کو بھی مارو گے قتل کر دو گے ابولؤلؤ ء نے تیاری کی اور فجر کی نماز کے وقت آ کر عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی جب نماز کھڑی ہوتو فرمائے اقیموا صفوفکم صفیں سیدھی کر لیں یہ الفاظ کہہ کر فارغ ہوئے تکبیر تحریمہ کیا تو ابولؤلؤ نے اچانک خنجر مارا ایک ناف کے نیچے ایک کندھے پر ایک کو لہے پر عمر رضی اللہ عنہ گر پڑے اور اس نے اپنے خنجر سے تیرہ آدمیوں کو زخمی کیا جن میں سے سات شہید ہو گئے چھ کو صف سے الگ کر لیا گیا عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لایا گیا لوگ مضطرب تھے یہاں تک سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آواز دی۔ لوگو نماز ادا کر لو لوگ نماز کی طرف دوڑے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور مختصر ترین سورتوں

سے نماز پڑھادی نماز سے فارغ ہوکر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو پینے کی چیز منگوائی گئی تا کہ زخم کی گہرائی معلوم ہوا نبیذ لایا گیا جیسے ہی اس کو پیا زخم سے باہر نکل گیا معلوم نہ ہوسکا نبیذ ہے یا خون؟ پھر دودھ لایا گیا وہ بھی زخم سے باہر نکل گیا لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ پر کوئی حرج نہیں انہوں نے فرمایا اگر قتل میں کوئی حرج ہے تو میں قتل کر دیا گیا ہوں لوگ عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگے اللہ آپ کو جزائے خیر عطاء فرمائے اے امیر المؤمنین آپ ایسے اچھے اوصاف کے حامل تھے پھر اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر رہے تھے پھر دوسری جماعت آ کر اس طرح تعریفیں کرتی رہی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم تم میرے بارے میں یہ باتیں کر رہے ہو میری تو خواہش یہ ہے کہ میں دنیا سے اس طرح نکل جاؤں کہ میرے ذمہ کسی کا حق باقی نہ رہے بس رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی برکت میری آخرت کے لئے باقی رہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بات کی کہ اللہ کی قسم آپ برابر سرابر نہیں جائیں گے آپ نے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے وہ اوروں کی صحبت سے بہت برتر ہے آپ ان کے معاون و مددگار حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا وہ آپ سے راضی تھے پھر آپ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے پھر آپ خود امیر المؤمنین بنے اور آپ نے امارت کے فریضہ کو انتہائی حسن وخوبی سے انجام دیا اور آپ نے ایسے ایسے عدل وانصاف قائم کئے عمر رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گفتگو سے سکون محسوس کر رہے تھے فرمایا اے ابن عباس اپنی باتوں کا اعادہ کریں انہوں نے اعادہ کیا تو عمر نے فرمایا تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ اپنی جگہ برحق ہے لیکن میرے دل کی حالت یہ ہے کہ اگر آج مجھے زمین بھر سونا بھی مل جائے اس کو میں اس دن کی ہولناکی سے بچنے کے لئے فدیہ میں دیدوں گا میں نے چھ آدمیوں کا شوریٰ بنایا ہے عثمان، علی، طلحہ بن عبید اللہ، زبیر بن عوام، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم ان کے ساتھ مشیر بنایا وہ شوریٰ کے رکن میں سے نہیں ہونگے ان میں تین بڑے ہوں گے اور صہیب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ (عبدالرزاق، حاکم، بیہقی)

نزع کے وقت کے متعلق وصیت

۳۶۰۷۹.....یحییٰ بن ابی راشد بصری سے روایت ہے کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت ہوا بیٹے سے فرمایا جب نزع کا وقت شروع ہو جائے تو مجھے لٹادینا اور اپنے دونوں گھٹنوں کو میری پیٹھ کے ساتھ لگانا اور دائیں ہاتھ پیشانی پر دوسرا ٹھوڑی کے نیچے۔ (المروزی)

۳۶۰۸۰.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے گھر والوں کو اپنے اوپر رونے سے منع فرمایا۔ (ابوالہم فی جزءٍ)

۳۶۰۸۱.....ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو موت کے وقت غشی طاری ہوگئی میں نے آپ کا سر پکڑ کر اپنی گود میں رکھا افاقہ ہوا تو فرمایا میرے سر کو میرے حکم کے مطابق رکھو میں نے عرض کیا ابا جان میری گود اور زمین برابر ہے تو فرمایا تیری ماں مرے میرے سر کو میرے حکم کے مطابق زمین پر رکھو جب روح نکل جائے تو قبر کی کھدائی میں جلدی کرنا قبر میرے حق میں بہتر ہوگی تو تم مجھے خیر کی طرف جلدی پہنچاؤ گے یہ شر ہو گی تو مجھے اپنے کندھے سے جلدی اتار پھینکو گے۔ (ابن المبارک)

۳۶۰۸۲.....عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت فرمایا میری اور میری ماں کی ہلاکت اگر اللہ تعالیٰ میری مغفرت نہ فرمائے اسی گفتگو کے دوران انتقال کر گئے۔ (ابن المبارک)

۳۶۰۸۳.....ھبیرہ بن مریم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہر آنے والا سال تم پر گذشتہ سال سے برا ہوگا لوگوں نے کہا کیا اس سال گذشتہ سال سے زیادہ تروتازگی نہیں ہے؟ فرمایا میری مراد یہ نہیں ہے میری مراد یہ ہے کہ علماء ختم ہو جائیں گے میرا خیال یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال سے تہائی علم چلا گیا۔ رواہ ابن عساکر

۳۶۰۸۴.....(مسند علی رضی اللہ عنہ) ابی مطر سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب ابولؤلؤ نے ان کو نیزہ مارا وہ رو رہے تھے میں نے کہا آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے اے امیر المؤمنین تو انہوں نے فرمایا مجھے آسمانی خبر نے رلایا ہے کہ کیا مجھے جنت میں لے جایا جائے گا یا جہنم میں میں نے کہا تم کو جنت کی بشارت ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بار بار سنا

ہے کہ فرماتے تھے جنت کے بوڑھوں کے سردار ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ ہیں ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں پوچھا اے علی کیا تم میرے لئے جنت کی بشارت پر گواہ ہو؟ میں نے کہا جی ہاں پھر فرمایا اے حسن! گواہ رہو کہ اپنے والد کے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ اہل جنت میں سے ہیں۔رواہ ابن عساکر

۳۶۰۸۵......(ایضاً) اوفی بن حکیم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن میں نے کہا میں ضرور علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤں گا میں علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دیکھا لوگ ان کا انتظار کر رہے تھے تھوڑی دیر میں باہر تشریف لائے کچھ دیر خاموشی کے بعد سر اٹھایا پھر فرمایا: اللہ ہی کے لئے عمر رضی اللہ عنہ پر رونے والی واہ عمراہ نے راہ کو سیدھا کیا عمدہ انتظام کیا واہ عمراہ انتقال کر گیا صاف وستھرا و اعیب لگنے سے پہلے واہ عمر علم اٹھ گیا فتنہ باقی رہ گیا اللہ اسکو ہلاک کرے جس نے فتنے کا دروازہ کھول دیا لیکن وہ ایک بات تھی جو ہوگئی واللہ ابن خطاب نے اس کے خیر کو حاصل کر لیا شر سے نجات پا یا گیا۔ابن النجار

۳۶۰۸۶......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بعد خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے حقوق کا خیال رکھے ان کی عزت وناموس کا تحفظ کرے اور وصیت کرتا ہوں انصار کا لحاظ رکھے جنہوں نے مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی مدینہ میں مقیم رہ کر ایمان کو ٹھکانہ دیا کہ ان کے حساب کو قبول کرے سیئات سے درگذر کرے اور دیگر شہر کے لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرے کیونکہ وہ اسلام کے معاون مددگار ہیں مال حاصل ہونے کے ذرائع ہیں اور دشمنوں کو غصہ دلانے کا سبب ہیں ان سے ان کی رضاء کے بغیر زکوٰۃ میں عمدہ مال نہ لیا جائے اعراب کے ساتھ بھی خیر کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی نبیاد ہیں اور اسلام کا مادہ ہیں کہ ان سے ان کی مواشیوں کی زکوٰۃ وصول کر کے ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے اس طرح وصیت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول کے ذمہ کو پورا کیا جائے کہ ان سے کئے گئے وعدہ عہد کو پورا کیا جائے اور ان کی حفاظت کے لئے لڑا جائے اور ان پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے۔

ابن ابی شیبة وابو عبیدہ فی الاموال وابو یعلی، ابن حبان، بیہقی

تم بمنہ وحسن توفیقہ طبع الجزء الثانی عشر من کتاب کنز العمال

للعلامة علی متقی الھندی رحمہ اللہ المتوفی ۹۷۵ھ

دارالاشاعت کی مطبوعہ فقہی کتب ایک نظر میں

خواتین کے مسائل اور انکا حل ۲ جلد ـــــ جمع وترتیب مفتی ثناء اللہ محمود فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

فتاویٰ رشیدیہ مبوّب ـــــ حضرت مفتی رشید احمد گنگوہیؒ

کتاب الکفالۃ والنفقات ـــــ مولانا عمران الحق کلیانوی

تسہیل الضروری لمسائل القدوری ـــــ مولانا محمد عاشق الٰہی البرنیؒ

بہشتی زیور مدلل مکمل ـــــ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح

فتاویٰ رحیمیہ اردو ۱۰ حصے ـــــ مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری

فتاویٰ رحیمیہ انگریزی ۳ حصے ـــــ ″ ″ ″

فتاویٰ عالمگیری اردو ۱۰ جلد مع پیش لفظ مولانا محمد تقی عثمانی ـــــ اورنگ زیب عالمگیر

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۱۲ حصے ۱۰ جلد ـــــ مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ۲ جلد کامل ـــــ مولانا مفتی محمد شفیع رح

اسلام کا نظام اراضی ـــــ ″ ″ ″

مسائل معارف القرآن (تفسیر معارف القرآن میں مذکور قرآنی احکام) ″ ″ ″

انسانی اعضاء کی پیوندکاری ـــــ ″ ″ ″

پراویڈنٹ فنڈ ـــــ ″ ″ ″

خواتین کے لیے شرعی احکام ـــــ اہلیہ ظریف احمد تھانوی رح

بیمہ زندگی ـــــ مولانا مفتی محمد شفیع رح

رفیق سفر سفر کے آداب و احکام ″ ″ ″

اسلامی قانون نکاح، طلاق، وراثت ـــــ فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی

علم الفقہ ـــــ مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی رح

نماز کے آداب و احکام ـــــ انشاء اللہ خان مرحوم

قانون وراثت ـــــ مولانا مفتی رشید احمد صاحب

داڑھی کی شرعی حیثیت ـــــ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب

الصبح النوری شرح قدوری اعلیٰ ـــــ مولانا محمد حنیف گنگوہی

دین کی باتیں یعنی مسائل بہشتی زیور ـــــ مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح

ہمارے عائلی مسائل ـــــ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

تاریخ فقہ اسلامی ـــــ شیخ محمد خضری

معدن الحقائق شرح کنز الدقائق ـــــ مولانا محمد حنیف گنگوہی

احکام اسلام عقل کی نظر میں ـــــ مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح

حیلۂ ناجزہ یعنی عورتوں کا حق تنسیخ نکاح ″ ″ ″

دارالاشاعت — مستند اسلامی وعلمی کتب کا مرکز

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی، پاکستان ۰۲۱-۲۶۳۱۸۶۱

تفاسیر وعلوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر

دار الاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

تفاسیر وعلوم قرآنی

تفسیر عثمانی بطرز تفسیر مع عنوانات جدید کتابت ۲ جلد — علامہ شبیر احمد عثمانی، اضافہ عنوانات جناب محمد ولی رازی
تفسیر مظہری اُردو — ۱۲ جلدیں — قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی
قصص القرآن — ۴ حصے در ۲ جلد کامل — مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی
تاریخ ارض القرآن — علامہ سید سلیمان ندوی
قرآن اور ماحولیات — انجینئر شفیع حیدر دانش
قرآن سائنس اور تہذیب و تمدن — ڈاکٹر حقانی میاں قادری
لغات القرآن — مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن — قاضی زین العابدین
قاموس الفاظ القرآن الکریم (عربی انگریزی) — ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی
ملک البیان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی) — جان پینرس
اعمال قرآنی — مولانا اشرف علی تھانوی
قرآن کی باتیں — مولانا احمد سعید صاحب

حدیث

تفہیم البخاری مع ترجمہ وشرح اُردو ۳ جلد — مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دیوبند
تفہیم المسلم ۳ جلد — مولانا زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی
جامع ترمذی ۲ جلد — مولانا فضل احمد صاحب
سنن ابوداؤد شریف ۳ جلد — مولانا سر احمد صاحب، مولانا خورشید عالم قاسمی صاحب فاضل دیوبند
سنن نسائی ۳ جلد — مولانا فضل احمد صاحب
معارف الحدیث ترجمہ وشرح ۴ جلد، ۷ حصے کامل — مولانا محمد منظور نعمانی صاحب
مشکوۃ شریف مترجم مع عنوانات ۳ جلد — مولانا عابد الرحمٰن کاندھلوی / مولانا عبداللہ جاوید
ریاض الصالحین مترجم ۲ جلد — مولانا خلیل الرحمٰن نعمانی مظاہری
الادب المفرد کامل مع ترجمہ وشرح — از امام بخاری
مظاہر حق جدید شرح مشکوۃ شریف ۵ جلد کامل اعلیٰ — مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری فاضل دیوبند
تقریر بخاری شریف — ۴ حصص کامل — حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب
تجرید بخاری شریف — ایک جلد — علامہ حسین بن مبارک زبیدی
تنظیم الاشتات — شرح مشکوۃ اُردو — مولانا ابوالحسن صاحب
شرح اربعین نووی — ترجمہ وشرح — مولانا مفتی عاشق الٰہی البرنی
قصص الحدیث — مولانا محمد زکریا اقبال، فاضل دارالعلوم کراچی

ناشر:- دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱-۲۲۱۳۷۶۸-۰۲۱